ما شاء اللّٰہ لا قوة الا باللّٰہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

انوار الاذکیا

(ترجمہ اردو)

تذکرۃ الاولیا

از اہتمام کمترین حقیر ازلی محمد احمد علی تجاوز اللّٰہ عن ذنبہ الخفی والجلی

مطبع مجیدی واقع کانپور طبع شد

خلاصۃ التفاسیر خدا کے فضل سے مسلمانوں کے بچے قرآن شریف تو بخوبی پڑھ لیتے ہیں مگر بسبب ناواقفیت زبان عربی اُسکے مطالب سے بے بہرہ رہتے ہیں اور ہر ایک کا کام نہیں کہ پوری تحصیل عربی کی کرکے بخوبی سمجھنے کی لیاقت پیدا کرلے اور قرآن مجید کا سمجھنا بہت ضروری ہے اسی پر نظر کرکے علماء نے اُردو میں ترجمہ کرنا اور تفسیر لکھنا شروع کیا جسقدر تفسیریں اسوقت تک تالیف ہوئی ہیں اُن سب میں بہتر خلاصۃ التفاسیر ہے اسکی خوبی اسکے نام سے ظاہر ہے کہ تمام معتبر عربی و فارسی تفسیروں کا خلاصہ ہے ہر آیت کے ساتھ اسکا ترجمہ ہے بعد اسکے شان نزول الفاظ عربی کی تحقیق سورتوں کی صحیح احادیث سے فضائل فقہ کے مسائل آیت کے مناسب حدیثیں جو مضمون جس تفسیر سے نقل کیا گیا اسکا حوالہ بھی لکھدیا ہے یہ کتاب دو ہزار چھ سو صفحات سے کچھ زائد پر ختم ہوئی ہے یہ تفسیر بہت بڑے سائز پر چار جلدوں میں ہے — **قیمت دس روپیہ**

تفسیر موضح القرآن اُردو مصنفہ مولانا شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی یہ تفسیر مولانا نے اپنے والد ماجد مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کے فارسی ترجمہ کے بعد سنہ ۱۲۰۵ھ میں لکھی ہے ترتیب یہ رکھی ہے کہ اول ایک آیت لکھکر پھر اسکے معنی بہت صاف صاف لفظوں میں لکھے ہیں معنی کے لحاظ سے عالموں کو اور مطالب کی غرض سے واعظوں کم استعداد والوں کو اس تفسیر کا دیکھنا نہایت ہی مناسب ہے اور عورتوں کے لیے سب سے زیادہ مفید ہے **قیمت تین روپیہ**

سراج مبین یہ سورۂ یٰسٓ شریف کی مکمل اُردو تفسیر ہے کاغذ چکنا گٹ دو — **قیمت پانچ آنہ**

ترجمہ مجموعہ فتاوی عزیزی اُردو مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کے نام سے کون ہندوستان کا مسلمان ہے جو واقف نہیں سچ پوچھیے تو ہندوستان کے جس گوشہ میں علم کا چرچا ہے وہ سب اسی خاندان کا فیض ہے اس خاندان کے سب سے زیادہ روشن چراغ حضرت خاتم المحدثین سراج المفسرین تاج المحققین زبدۃ المدققین مولانا شاہ محمد عبد العزیز صاحب قدس سرہ کے نام نامی سے ہر ادنیٰ و اعلیٰ واقف ہے یوں تو شاہ صاحب کی ہر کتاب جواہر سے تولنے کے قابل ہے مگر اس فتاوی کی قدر و منفعت مستفید ہیں کہ اور فتاوی اسکا مقابلہ نہیں کرسکتے لہذا احقر نے اسکا ترجمہ اُردو کی بامحاورہ زبان میں کرایا ترجمہ ایسا سلیس ہے کہ بادی النظر میں ترجمہ ہی نہیں معلوم ہوتا اسپر مزید یہ کہ اصل میں کمی و بیشی کو دخل نہیں دیا گیا ہے پھر نہایت اہتمام سے عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نہایت واضح چھپوایا ہے کتاب دو جلدوں پر ختم ہوئی ہے — **قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ**

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ ملاصی ٹولہ نمبر ۵

انوار الاصفیا

(ترجمہ)

تذکرۃ الاولیا

باہتمام کمترین حقیر ازلی محمد احمد علی تجاوز اللہ عن ذنبہ الحنفی والجلی

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع ہوا

تاجر کے کارخانہ سے ہر قسم کی کتابیں بہ نرخ تاجرانہ جلد بکفایت ویلیو پی ایبل روانہ ہوتی ہیں المشتہر محمد سعید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تتمۂ محراب رواقِ قدیم

لمبر جم

حمد و ثنا میں اُس خدا کی کہ جسکی صفت یگانگی و یکتائی ہے اور خاصیت عظمت و جلال و کبریائی بھلا عامۂ خلائق کو زبان کشائی کیسے زیبا ہو جبکہ اخص الخواص سرورِ کائنات مفخر موجودات امام رسل پیشوائے سُبُل حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کہ جنکی بدولت ہژدہ ہزار عالم خلوتخانۂ عدم سے شہرستانِ ظہور میں جلوہ گر ہوا معترف بعجز ہون پس ناچار یہ بندۂ خاکسار احقر زمن محمد میرزا جان عفی عنہ السبحان دہلوی مدعائے ضروری الاظہار کو پیشکشِ ناظرینِ با تمکین کرتا ہے ان دنون میرے کرم فرمائے اکرم جناب حاجی حرمین شریفین مولوی محمد سعید صاحب دام اقبالہ مالک مطابع و تاجر کتب کلکتہ نے کہ جنکے اوصاف حمیدہ و خصائل محمودہ کے لکھنے سے قلم قاصر ہے فرمایا کہ کیا خوب ہوتا کہ اگر تذکرۃ الاولیا کا ترجمہ با محاورہ زبانِ اُردو میں ہو جاتا کیونکہ اگرچہ وہ ترجمے جو اس نسخے کے زبان ماضی میں ہو گئے ہیں اب بھی موجود ہیں لیکن ہمیں خلائق کو اُنکی طرف کم راغب پاتا ہون اور گویا کہ اُسکے حال سے یہ نمایان ہوتا ہے کہ اگلے ترجمون کو مطالعہ کرتے کرتے سیر ہو گئے ہیں اور یہ چاہتے ہیں

کہ اگر کوئی ترجمہ صاف اور سلیس اردو مین بامحاورہ ہو تو اسکو مطالعہ کرین حالانکہ اس بے بضاعت کو بوجہ مشغولی کاروبار مرجوعہ فرصت بہت کم ہو لیکن تو بھی ایسے کرم فرما کے فرمانے سے پہلوتہی کرنا مناسب نہ جان کر اہتمام اس کار عظیم کا اپنے ذمے لیا اور موسوم بہ انوار الاذکیا ترجمۂ تذکرۃ الاولیا کیا خدا کے فضل و کرم سے امید واثق ہو کہ بہت جلد اختتام پذیر ہو کر طالبان حق کو انوار فیض الٰہی سے منور کرے اور راغبان لِلّٰہ کو مخزن عرفان الٰہی بنادے اور ہر شیخ و شاب کو علی قدر درجاتھم نفع کثیر بخشے اور مقبول خواص و عوام ہو ؎

واللہ الموفق والمعین وبہٖ نستعین

سب تعریف اللہ ہی کے واسطے لائق ہو جو طرح طرح کی بہتر نعمتون سے بڑی بخشش کرنے والا قسم قسم کی بزرگ بخششون ہی بڑا احسان کرنیوالا حمد کیا گیا بلند مرتبہ والون مین کہ بزرگی اور بڑائی کے صاحب ہین عبادت کیا گیا ہو زمین اور آسمان کے طبقون مین ساتھ بہترین جنس عبادات سے عزت اور بزرگی و خوبی کا صاحب ہے جلال اور بادشاہی اور تعریف کا کہ بلند تر ہو۔ بالک ہو صاحبان بینائی کی بصارت اور دیکھنے والون کی آنکھون سے پاکی اور بزرگی کی روشنیون مین۔ پوشیدہ ہے ایسے چلنے والون کی بصیرت سے کہ جنکی آنکھین رنج کی سوزش مین ہین نزدیک اور اقرب ہے آشنے ایسے لوگون کے کنارۂ بقا کو کہ اسکی توحید کے سمندرون مین غوطہ لگانے والے ہین فنا اور نیستی کے ساتھ ملایا ہو اور ان لوگون کے شرف فنا کو جو اسکی بزرگی کے قرب کی گہرائی مین تہ تک پہونچنے والے ہین بقاے خالص سے پیوستہ کیا ہو اور انکو فقر کی بزرگی عطا کر کے اختیار کی احتیاج کی ذلت سے بے پروا بنایا ہو اور انکو ان نعمتون کے حمد و شکر کی کہ اسکے احسانات کے خزانون مین ہین توفیق بخشی ہو اور انکو فنا کے سبب بقا سے اور بقا کے سبب فنا سے غنی کیا ہے پس وہ فناء الفنا کی روشنی کے سبب سے نفسانی خواہشون اور انسانی موت کے خطرون سے

آزاد ہو گئے اور ریا کی کے استغنا کے سبب فناء الفنا کے حریص ہوئے اور پوری پوری نور حقیقی کے
حاصل ہونے کی برکت سے سایون کے تخیلات اور پرچھائیون کے تصورات سے کہ نو پیدا بلقت
اور صور علیہ حق تعالی مین علیحدگی اختیار کی ہم اسکا شکر کرتے ہین جسنے دشمنون کی مکر سے ہمکو
اپنے سایے مین بچایا اور ہمسے اسکی شر و برائی کو کہ دل سے ہمارا قصد کرتا تھا اور منھ سے ہماری
ایذا رسانی پر آمادہ تھا دور کیا اور ہمکو اس چیز سے کہ اس سے یعنی خدا سے باز رکھنے والی تھی علیحدہ
و جدا رکھا اور درمیان ہمارے اور اس چیز کے کہ ہمارے اور اسکے درمیان الفت دینے والی تھی
الفت ڈالی اور ہمکو اپنا خادم اور پرستش کرنیوالا بنایا اور ہمکو اپنے بزرگ خطاب اور بزرگ کتاب سے
بزرگی عطا کی اور ہمکو اپنے دوست کا پیروی کرنیوالا بنا کر اپنے دوستون مین شامل کیا اور ہم گواہی
دیتے ہین کہ نہین ہے کوئی لائق پرستش کے سواے اللہ کے کہ وہ واحد ہے اور نہین ہے
کوئی شریک اسکا کہ اسکے مقابل ہو اور نہین ہے کوئی مثل اسکا کہ اس سے مانند اور مشابہ ہو
پس اگر ہم اسکی الوہیت کی صفتون پر نظر کرتے ہین تو نہین ہے پرستش کے لائق سوا ہے اسکے
اور اگر ہم اسکے وجود پر غور کرتے ہین تو نہین ہے کوئی اس جیسا مگر وہ خود ہی ہے اور ہم گواہی دیتے ہین
کہ محمد اسکے بندے ہین اور اسکے رسول اور اسکے نبی اور اسکے برگزیدہ ہین اور اسنے انکو سچا کلام عطا
صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲
فرما کے گروہ خلائق کی طرف بھیجا ہے اور انکے مرتبے کی بلندی کے سبب سے سرکشون اور گمراہونکو
پست کیا ہے اور ذلت و خواری کی جماعتون کا شمار کم تر پایا جاتا ہے اور گمراہی کی آگ کو انکی روشنی
سے سرد کیا ہے اور انکے مددگارون کو ہدایت کے مکان مین جگہ دی ہے اور دین کے جواہر کی
روشنیون کی ہدایت سے ہدایت پانیوالون کے دلون کو روشن کیا ہے اور انکو یقین کے
ذخیرون کی بزرگیون کی نگاہداشت کی توفیق دی ہے اور انکو انبیا کے اسرار کی باریکیون کی
بصارت عطا کی ہے اور خاص کیا متقیون اور برگزیدون کو کہ انکی پیروی کی برکت سے
دونون جہان سے دست بردار ہوئے اور انھون نے دونون جہان کی نعمتون کی خواہش کو
مشاہدات غیبی کے سبب سے کہ خلق انکو انکی بینائیان نہین دیکھ سکتین اور جن تک عقلون کی پہونچ

اور گیانون کے کان نہین پہونچتے اپنی دلون سے نکال ڈالا اور اُنکے دل مکاشفے کے سبب سے
مطالب کی نہایت اور غم و درد کی انتہا تک پہونچے اور اُنکے دلون کو اُس چیز سے کہ نہایت سے
مقاصد اور غایات غم سے دکھائی اسرار پر باہر کیا اور اُنکی روحون کو اُس چیز کی برکت
یعنی انوارِ پاک کی تجلّی سے کہ تاریکیون کی تیرگیون اور وسوسون کی کثافت سے پاک کرتی ہے
مُصَفّٰا اور روشن کیا۔ اللہ کی رحمت کاملہ اُنپر اور اُنکی اولاد پر اور اُنکے دوستون پر جب تک کہ
لطف کا آفتاب فضل کے مشرق سے تابان رہے اور جب تک کرامات کا سائبان قائم رہے اور
جب تک کہ عاشق دوری مین مبتلا رہین اور جب تک کہ ہدایت کا کونداعنایت کے ابر سے چمکے۔
اور جب تک کہ عشق کے کلمات عاشقانِ صادق کی زبان پر جاری ہین اور جب تک کہ شوق کا چرچا
ذوق کے میدان مین رہے نازل ہو اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار سلامتیان اُن پر ہون۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے واضح ہو کہ قرآن اور احادیث کے بعد کوئی کلام مشائخ طریقت یعنی بزرگانِ دین کے
کلام سے بالا نہین ہے خدا کی رحمت ہو اُن سب پر کیونکہ اُنکا کلام کوششون اور ذوق و شوق کا نتیجہ ہے
نہ حفظ و قال کا ثمرہ۔ اور عیان سے ہے نہ بیان سے۔ اور اسرار سے ہے نہ تکرار سے۔ اور جوشش سے ہے
نہ کوشش سے۔ اور علمِ لدنی سے ہے نہ علم کسبی سے۔ اور عالمِ اَدَّبَنِی رَبِّی سے ہے نہ جہان عَلَّمَنِی
آبِی سے۔ اسلیے کہ اولیاء اللہ انبیا کے وارث ہین خدا کی رحمت کاملہ اُنپر ہو اور مین اپنے
دوستون سے ایک جماعت کو اُن بزرگون کے کلام پر بہت راغب دیکھتا تھا اور مجھے بھی حد درجے کا
شوق اُنکے کلام کے مطالعے کا تھا اور کلام بہت تھا اگر مین سب کو جمع کرتا تو کتاب بڑھ جاتی
ناچار مینے اپنے اور اپنے دوستون کیواسطے خلاصہ کیا اور اگر تو بھی اُنہین سے یعنی شائقون سے ہے
تو تیرے واسطے بھی اور اگر کوئی اس سے زیادہ چاہے تو اگلون اور پچھلون کی کتابون مین
اِس جماعت اولیاء اللہ کے احوال و کلمات بہت سے موجود ہین وہانسے مطالعہ کرے اور اگر کوئی

طالب اس جماعت کے کلمات کی شرح طلب کرے تو کتاب شرح القلب اور کتاب کشف الاسرار اور کتاب
معرفۃ النفس و الرب مطالعہ کرے اور ان معانی و مطالب پر محیط ہووے اور جسنے ان تینون کتابون
(مذکورۂ بالا) کو معلوم کیا گمان وہ ہے کہ اس جماعت کی کوئی بات اُسپر پوشیدہ نرہیگی دگر جسکو اللہ نے
چاہا) اور اگر مین یہان اُن کلمات کی شرح کرتا تو یہ کتاب ایک ہزار ورق کی ہوجاتی لیکن ایجاز اور اختصار
کی راہ چلنا سنت ہے جیسا کہ رسول اللہ نے (اللہ کی رحمت اُنپر ہو اور سلام) فخر کیا ہے کہ مجھے جوامع الکلم عطا
کیا گیا ہے اور مختصر کیا گیا ہے واسطے میری کلام اور بعضی باتین ایسی تھین کہ ایک کتاب مین ایک بزرگ سے نقل
تھین اور دوسری کتاب مین اس (کتاب اوّل) کے برخلاف یعنی دوسرے بزرگ سے نقل تھین اور
حالات اور حکایتون کی نسبت کرنے مین بھی اختلاف تھا جہان تک خبرداری کہ مجھسے ہوسکی ملنے کی
مگر شرح نہ کرنے کا اول سبب تھا کہ مینے اپنے آپ کو اُنکے کلام کے درمیان لانا خوب نہ دیکھا اور مناسب نہ سمجھا
اور اپنی کلام کو ایسے بزرگون کے کلام سے ملانا پسند نہ آیا مگر چند جگہ کچھ اشارہ نامحرمون اور نا اہلون کے
دفع خیال کے واسطے کیا گیا اور دوسرا سبب یہ تھا کہ جس کسی کو اُنکے کلام کی شرح کی ضرورت ہو بہتر ہے
کہ وہ اُنکے کلام پر نظر کرے اور پھر شرح کو مطالعہ کرے اور تیسرا سبب یہ تھا کہ اولیاء اللہ مختلف طور کے ہین
بعضے اہل معرفت ہین اور بعضے اہل معاملت اور بعضے اہل محبت اور بعضے اہل توحید اور بعضے بہمہ صفات
(مذکورۂ بالا) موصوف اور بعضے اون صفت سے متصف اور بعضے بے صفت اور اگر مین ہر ایک کا حال منفصل طور پر
جدا جدا لکھتا تو کتاب شرط اختصار سے خارج ہوجاتی اور اگر مین انبیا اور صحابہ اور اہل بیت کا ذکر کرتا
تو ایک اور کتاب کی علٰحدہ ضرورت ہوتی اور بھلا ایسی جماعت کے حالات کی شرح زبان سے کیونکر ادا
ہوسکتی ہے کہ جنکا ذکر خدائے تعالیٰ اور رسول نے کیا ہے اور قرآن اور احادیث مین سراہے گئے ہین اور وہ
عالم عالم دوسرا ہے اور جہان دوسرا۔ واضح ہو کہ انبیا اور صحابہ اور اہل بیت تین قسم کے ہین اگر خدا نے
چاہا تو اُنکے احوال مین ایک کتاب جمع کرونگا تاکہ اس جماعت کے احوال مین عطار یعنی مجھی سے ایک
مثلث یادگار رہے اور مجھے اس کتاب کے جمع کرنے مین چند باتین باعث ہوئین۔ اوّل یہ کہ مجھسے
یادگار رہیگی اور جو شخص کہ اس کتاب کو پڑھےگا اور اسکی برکت سے کشایش پائیگا مجھکو دعاء خیر مین یاد کرےگا

اور شاید کہ اسکی کشایش کے سبب سے میری قبر مین بھی کشایش بخشین جیسا کہ یحییٰ عمار کو کہ امام ہروی ہیں اور استاد شیخ عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے تھے وفات کے بعد لوگون نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدای تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا فرمایا کہ حق تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ ای یحییٰ مین تیری ساتھ سخت باز پرس کرتا تھا لیکن تو ایک روز ایک مجلس مین ہماری تعریف کر رہا تھا ہمارے دوستون سے ایک دوست وہان گذرا اُسنے سُنا اور خوشوقت ہوا مینے تجھکو اُسکے کام مین شریک کیا ورنہ تو وہ تھا کہ تو دیکھتا کہ تیرے ساتھ ہمارے کارکُن کیا کرتے دوسرا سبب یہ تھا کہ لوگون نے شیخ بو علی دقاق سے کہا کہ مردانِ راہ خدا کے ذکر سُننے مین کچھ فائدہ ہی جبکہ ہم اُسپر عمل نکرسکین۔ فرمایا ہان اُسمین دو فائدے ہین اوّل یہ کہ اگر مرد طالب ہوگا تو اُسکی ہمت قوی ہوگی اور اُسکی طلب بڑھیگی دوسرے یہ کہ اگر کوئی شخص متکبر ہوگا تو اُسکا تکبر گھٹیگا اور غرور کے دعوی کو سر سے باہر کریگا اور اپنی بھلائی اُسکو بُرائی دکھائی دیگی اور اگر کور باطن نہوگا تو خود معائنہ کریگا جیسا کہ شیخ محفوظ نے (اللہ کی رحمت اُنپر ہو) فرمایا کہ خلق کو اپنی ترازو مین مت تول لیکن اپنے آپ کو مردانِ راہِ خدا کی ترازو مین تول تاکہ تو اُن کی بزرگی اور توانگری اور اپنے افلاس کو جانے تیسرا سبب تھا کہ لوگون نے حضرت جُنید سے کہا کہ مُرید کے واسطے اِن حکایتون اور روایتون مین کیا فائدہ ہی فرمایا کہ خدا کی راہ کے مردون کا ذکر خدای تعالیٰ کے لشکرون سے ایسا لشکر ہی کہ اُسکے طفیل سے اگر مُرید کا دل ٹوٹا ہوا ہوتا ہی تو مضبوط ہو جاتا ہی اور اُس لشکر سے کمک پاتا ہی اور اس بات کا ثبوت یہ ہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی اے محمد اگلون کا قصہ ہم تیرے سامنے بیان کرتے ہین تاکہ تیرا دل اُس سے آرام حاصل کرے اور قوی تر ہووے چوتھا سبب یہ تھا کہ نبیون کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ نے (اللہ کی رحمت اُنپر ہو اور سلام) فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ کے ذکر کے وقت رحمتِ الٰہی نازل ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی شخص ایسا دسترخوان بچھاوے کہ اُس دسترخوان پر رحمتِ الٰہی برسے ضرور ہے کہ اُسکو بھی کارکنانِ الٰہی اُس دسترخوان سے بے بہرہ نہ رکھینگے پانچوان سبب تھا کہ ان بزرگون کی ارواح پاک سے فیض اِس پریشان زمانہ کو پہونچے اور اُسکی برکت سے موت سے پیشتر دولت سعادت اسکو نصیب ہو چھٹا سبب یہ تھا کہ جب سے مینے دیکھا

کہ قرآن اور احادیث نبوی کے بعد انکا کلام سارے کلاموں سے بہتر ہے اور میں نے انکا تمامی
کلام احادیث اور قرآن کے مطابق دیکھا تو میں نے آپ کو اس شغل میں مشغول کیا اس خیال سے
کہ اگرچہ میں ان بزرگوں سے نہیں ہوں بہرحال آپ کو انکی صورت میں تو بناؤں کہ وارد ہے
جسنے صورت بنائی کسی قوم کی پس وہ ہوا ایک انہیں سے اور جیسا کہ جنیدؒ نے فرمایا تحقیق کہ نیک سمجھو
اسلیے کہ دے تحقیق کرنے والوں کی صورت میں ہیں اور انکے پانوں جو ہو کیونکہ اگر ہمت بلند
نہ رکھتے ہوتے تو دوسری کسی چیز کا دعویٰ کرتے. ساتواں سبب یہ تھا کہ چونکہ قرآن اور احادیث
کے واسطے لغت اور صرف و نحو کی ضرورت ہے اور اکثر خلق اسکے معانی و مطالب سے حصہ نہیں
پا سکتے ان اقوال و حالات میں کہ قرآن و احادیث کی گویا شرح ہیں خاص اور عام کے واسطے
حصہ ہے اگرچہ پہلے عربی میں تھے فارسی زبان میں لکھے گئے تاکہ سب کو فائدہ حاصل ہو
آٹھواں سبب یہ تھا کہ میں ظاہر دیکھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص تیرے برخلاف کوئی بات
کہتا ہو تو تو اس شخص کے قتل کرنے میں کوشش کرتا ہو اور برسوں اس ایک بات پر کینہ
رکھتا ہو جبکہ جھوٹی ناشایستہ بات کا تیرے دل میں اسقدر اثر ہوتا ہو ضرور ہے کہ سچی شایستہ
بات کا اثر بھی تیرے دل میں ضرور ہوگا بلکہ ہزار درجے اس سے بڑھ کر اثر ہوگا اگرچہ تو اس سے
بے خبر ہو جیسا کہ شیخ عبد الرحمن اسکاف رحہ سے لوگوں نے پوچھا کہ کوئی شخص قرآن پڑھے اور نہ جانے
کہ کیا پڑھتا ہو اسکو کچھ اثر ہوتا ہے یا نہیں فرمایا کہ اگر کوئی شخص دوا پیے اور نجانے کہ وہ کیا پیتا ہو
اسکو دوا کچھ اثر کرتی ہو یا نہیں مطلب یہ ہے کہ ضرور کرتی ہو پھر جاؤ کہ قرآن کیسے اثر نہ کریگا
بلکہ بہت بڑا اثر کریگا اور جس حالت میں کہ خود جانے کہ کیا پڑھتا ہو ظاہر ہے کہ اسکا اثر بہت بڑا
اثر ہوگا۔ نواں سبب یہ تھا کہ میرا یہ ارادہ تھا کہ سواے اولیاء اللہ کے ذکر کے نہ کہوں اور نہ سنوں
مگر ناپسندی اور ضرورت اور ناچاری سے یعنی اگر کوئی بات سواے اولیاء اللہ کے ذکر کے کروں
تو ناچاری سے کروں نہ بخوشی خاطر۔ اسلیے میں نے انکے کلام کا وظیفہ بنایا تاکہ اہل زمانہ
اس دسترخوان پر میرے ساتھ ہم پیالہ و ہم نوالہ ہوں جیسا کہ شیخ بو علی سینا نے ذ اللہ کی

رحمت اُس پر ہو) کہا کہ مجھے دو آرزوئیں ہیں ایک وہ کہ جب سنوں (خدا کا) ذکر سنوں - دوسرے وہ کہ جسکو دیکھوں وہ خدا کے دوستوں ہی سے ایک ہو - اور چونکہ میں بے پڑھا لکھا شخص ہوں نہ تو کچھ لکھ سکتا ہوں نہ کچھ پڑھ سکتا ہوں پس مجھے ایسے شخص کی ضرورت ہے کہ اُسکا ذکر کرے اور میں سنوں یا میں کہوں اور وہ شخص سنے اور اگر بہشت میں اسکا ذکر نہو گا تو بوعلی کے واسطے ضرور ہے کہ ایسی بہشت کو بھی ترک کرے - دسواں سبب یہ تھا کہ لوگوں نے امام یوسف ہمدانی سے (اللہ کی رحمت اُن پر ہو) پوچھا کہ جب یہ بزرگان دین کا زمانہ گذر جاوے اور یہ جماعت پوشیدگی کا پردہ منھ پر ڈال لیوے تو ہم کیا کریں تاکہ ہم مکروہات دنیوی سے سلامت رہیں فرمایا کہ ہر روز آٹھ ورق اُنکے کلام سے پڑھتے رہو پس میں نے غافلوں کے واسطے وظیفہ بنانا فرض عین سمجھا - گیارھواں سبب یہ تھا کہ خود بخود لڑکپن کے زمانے سے اس جماعت کی دوستی میری جان میں موج مارتی تھی اور ہر وقت میرے دل کو فرحت اُنکے کلام و ذکر سے حاصل ہوتی تھی اسلیئے میں نے موافق اسکے کہ ہر ایک کا حشر اُسکے ساتھ ہو گا جسکو وہ دوست رکھتا ہے اپنے حوصلے کے موافق اُنکے کلام کو ظاہر کیا اور آراستہ کیا اسلیئے کہ یہ وہ زمانہ ہے کہ اسطرح کے کلام نے بالکل منھ پردے میں چھپایا ہے اور مدعی اہل حقیقت کے لباس میں نکل پڑے ہیں اور صاحب دل سرخ گندھک کی طرح نایاب ہوے ہیں جیسا کہ جنید رح نے شبلی رح سے فرمایا کہ اگر تو سارے جہان میں ایسا شخص پاوے کہ ایک کلمے میں جو کچھ کہ تو کہتا ہے تجھسے موافق ہو تو تو اُسکا دامن مضبوط پکڑ اور ہرگز مت چھوڑ کیونکہ تیری مقصد براری اُسی سے ہوگی - بارھواں سبب یہ تھا کہ جب میں نے دیکھا کہ ایسا زمانہ ظاہر ہوا ہے کہ بہتر لوگ نیکو کار لوگوں کو بھول گئے ہیں میں نے اولیا اللہ کا تذکرہ بنایا اور اس کتاب کا نام تذکرۃ الاولیا رکھا تاکہ زمانہ کے زیان کار اُن صاحبان دولت کو فراموش نکریں اور گوشہ نشینوں اور خلوت گزینوں کو تلاش کریں اور اُنپر مائل ہوں تاکہ اُنکی دولت سعادت کی زمزمہ سے کچھ نہ کچھ ملے میں دائمی سعادت پاویں - تیرھواں سبب یہ تھا کہ یہ کلام سارے کلاموں سے بہتر ہے کئی وجہ سے - اول وجہ یہ ہے کہ دنیا کو لوگوں کے دل پر سرد کرتا ہے - دوسری

ویہ ہے کہ آخرت کو یاد دلاتا ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ خدا کی دوستی آدمی کے دل مین پیدا کرتا ہے
چوتھی وجہ یہ ہو کہ جب آدمی اس کلام کو سنیگا تو آخرت کی راہ کا توشہ طیار کرنے مین مشغول ہوگا پس ایسی
باتون کا جمع کرنا واجبات سے تھا اور کہہ سکتے ہین کہ دنیا مین اس سے بہتر کتاب نہین ہے
اسلیئے کہ اولیا اللہ کا کلام قرآن اور احادیث کی (کہ جو بہترین کلام ہے) شرح ہے اور کہہ سکتے ہین
کہ ایسی کتاب ہے کہ مخنثون کو مرد کرتی ہے اور مردون کو شیر مرد کرتی ہی اور شیر مردون کو مرد فرد کرتی ہے
اور فردون کو صاحب درد کرتی ہی اور کیونکر نہ درد وہ بنا دے اسلیئے کہ جو شخص اس کتاب کے
پڑہنے کی شرط سے پڑھیگا خوب واقف ہوگا کہ درد کیا چیز ہے اور کہان سے آنکی جانون
مین پیدا ہوا جسکے سبب سے یہ افعال اور اقوال اُنکے دل سے نکل کر میدان ظہور مین آیا یعنی
جسکی وجہ سے یہ قول اور فعل اُنسے صادر ہوا اور مین ایک روز امام مجد الدین خوارزمی کی خدمت مین گیا تو کیا
دیکھتا ہون کہ رو رہے ہین مین نے کہا خیر ہی فرمایا عجب سپہ سالار تھے جو امت مین گذرے کہ مثل انبیا
علیہم السلام کے تھے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے علما بنی اسرائیل کے
انبیا کے مثل ہونگے پہر فرمایا کہ مین اسلیئے رو رہا ہون کہ کل مین نے دعا مانگی کہ اے خداوند تیرا کوئی
کام بے سبب نہین ہے یا تو مجھکو اس قوم سے کر۔ یا اس قوم کے دیکھنے والون سے کر اسلیئے
کہ مین دوسرے قسم کی طاقت نہین رکھتا ہون اب مین نہین کہہ سکتا کہ میری دعا مقبول ہوئی
یا نہین پچودھوان سبب یہ تھا کہ کل قیامت کو نظر شفاعت اس عاجز کے کام مین کرینگے
اور مجھے اصحاب کہف کے کتے کی طرح محروم نہ رکھینگے اگرچہ مین بالکل نکما ناچیز ہون نقل
ہے کہ جمال موصلی رحمہ نے اسی امید مین عمر بھر خون دل پیا اور جان کو ہلاکی مین ڈالا اور جاد و مال اپنا
خرچ کیا کہ حضرت محمد مصطفےٰ (اللہ کی رحمت ہو انپر اور سلام) کے روضہ مبارک کے قرب مین
ایک قبر کی جگہ پاؤن جب وہان جگہ مل گئی تو اسوقت وصیت کی کہ میری قبر پر لکھنا کہ آپ کا کتا طیرہ پر
پڑا ہے ای خداوند ایک کتا چند قدم تیرے دوستون کے ساتھ چلا تو نے اسکو اُنکے کام مین تیرا یاب
مین بھی تیرے دوستون کی دوستی کا دعویٰ کرتا ہون کہ تو مجھ غریب عاجز کو بھی

اپنی علما اور اولیا اور انبیا کی جان پاک کے طفیل سے اس قوم سے شرمندہ مت کیجیو اور اس خاص رحمت سے کہ اپنے تجویز ہی ہے بے نصیب نہ فرمائیو اور اس کتاب کو درجہ قرب کا ذریعہ کیجیو نہ سبب دوری کا اور بیشک تو مالک قبولیت کا ہے۔ اور اب ہم ان بزرگوں کے نام کہ اس کتاب میں ہیں۔ چھیالوے باب میں بیان کرتے ہیں۔ اللہ کے احسان سے اور اسکی بخشش سے

فہرست ابواب

پہلا باب

حضرت امام جعفر صادق کے ذکر میں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عارف عاشق ابو محمد امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی وہ شان ہے کہ اگر آپکو ملت مصطفوی کا سلطان حجت نبوی کی برہان عامل صدیق عالم تحقیق میوہ دل ولیا جگر گوشہ سید انبیا تا فد علی وارث نبی اللہ کی رحمت ہو اُنپر اور سلام کہا جائے تو سزاوار ہے۔ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ اگر ہم انبیاؑ اور صحابہؓ اور اہل بیتؓ کا ذکر کریں تو ایک کتاب علیحدہ چاہیے اور اس کتاب میں ان اولیاء اللہ کے حال کی شرح ہے جو آنکے بعد ہوئے ہیں لیکن اب ہم تبرکاً حضرت امام جعفر صادقؓ کے احوال سے شروع کرتے ہیں اسلئے کہ وہ بھی بعد آنکے ہوئے ہیں اور چونکہ اہل بیتؓ سے تھے طریقت کی باتیں

بہت کچھ آپ نے فرمائی ہیں اور اکثر روایات آپ سے ہیں ہم چند کلمے آپ کے حالات میں بیان کرتے ہیں کیونکہ
وہ سب ایک ہیں جب ایک کا ذکر کیا جائیگا تو گویا سب کا ذکر ہو جائیگا تو نہیں دیکھتا ہے کہ جو قوم آپ کا
مذہب رکھتی ہے گویا بارہ امام کا مذہب رکھتی ہے یعنی ایک مثل بارہ کے ہے اور بارہ مثل ایک کے
اور اگر میں صرف آپ ہی کے اوصاف لکھوں تو بھی میرے بیان و زبان سے باہر ہوں اس لیے
کہ آپ کا ہر علم و اشارت میں حد درجہ کا کمال حاصل تھا اور آپ پیشوا تمامی مشائخ کے تھے اور سب کا
اعتماد آپ پر تھا اور آپ پیشوائے مطلق تھے انہوں کے بھی شیخ تھے اور محدیوں کے بھی امام تھے
اہل ذوق کے بھی پیشرو تھے اور صاحبان عشق کے بھی پیشوا عابدوں کے بھی مقتدا تھے اور زاہدوں
کے بھی مخدوم و مکرم۔ صاحب تصنیف حقائق بھی تھے اور کاشف لطائف تفسیر اور اسرار
تنزیل بھی بلکہ اسمیں بے مثل تھے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے بہت باتیں نقل کی ہیں اور
میں تعجب رکھتا ہوں اس قوم سے جنکو یہ خیال آوے کہ اہل سنت والجماعت کو اہل بیت کے ساتھ کچھ
عداوت ہے اسلیئے کہ اہل سنت والجماعت درحقیقت محب اہل بیتؓ ہیں اور ہر فرد بشر پر لازم ہے
کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہے تو انکی اولاد اطہار کو بھی دل و جان سے مانے اور
دوست رکھے چنانچہ حضرت امام شافعی کو رضی اللہ عنہ ان سے اہل بیتؓ کی دوستی میں رافضی بتایا
اور انکو قید کیا اور خود انھوں نے اس بارے میں چند شعر کہے اور انمیں سے ایک بیت کے معنی
یہ ہیں کہ اگر دوستی حضرت محمد رسول اللہ کی (اللہ کی رحمت ان پر ہو اور سلام) اولاد کی رفض ہے
تو تمامی جن اور انسان میرے رفض پر گواہی دو اور اگر رسول کی آلؓ اور اصحابؓ کا جاننا اصول ایمان
سے نہ بھی ہو تو بھی جاننا چاہیئے کیونکہ جس حالت میں کہ تو بہت سی فضول باتوں کو جانتا ہے
اگر انکو بھی جانے گا تو تیرا کچھ نقصان نہوگا بلکہ انصاف یہ ہے کہ جیسے تو دنیا اور آخرت کا بادشاہ حضرت
محمد رسول اللہ کو (اللہ کی رحمت ان پر ہو اور سلام) جانتا ہے اسیطرح انکی وزیروں کو انکے مرتبوں
کے موافق پہچانے اور صحابہ کو انکے رتبہ کے موافق جانے اور انکی اولاد کو انکے درجے
کے موافق پہچانے تاکہ تو سچا سنی ہو جاوے اور بادشاہ کے علاقہ داروں سے

کسی کے ساتھ الگا نہ رکھے جیسا کہ لوگون نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ اُن سے راضی ہو
پوچھا پیغمبر خدا اللہ کی رحمت اُن پر ہو اُسکے علاوہ داروں سے کون فضیلت مین زیادہ ہے آپ نے فرمایا
کہ بوڑھون مین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رض اور جوانون مین حضرت عثمان اور
حضرت علی مرتضی ہین اور عورتون مین حضرت عائشہ ہین اور لڑکیون مین حضرت فاطمہ رض ہین اللہ تعالے
اُن سب سے راضی ہو **نقل ہے** خلیفہ منصور نے ایک رات اپنے وزیر سے کہا کہ جاکر صادق رض کو بلا لا تاکہ
مین اُسکو قتل کردون وزیر نے کہا کہ ایسے شخص کو جو ایک گوشہ مین بیٹھا ہو اور خلوت اختیار کئے ہوئے ہے
اور عبادت الہی مین مشغول ہے اور ملک دنیا سے ہاتھ سمیٹے ہو تو قتل کرنا چاہتا ہے خلیفہ اُس سے
ناخوش ہوا اور کہا کہ جا اسکو لا تاکہ مین قتل کردون وزیر نے ہر چند بار بار کہنا چاہا مفید نہوا ناچار وزیر بلانے کو گیا اور
خلیفہ نے غلامون کو حکم دیا کہ جب آوے اور مین تاج کو اپنے سر سے اُتارون تم اسی دم اُسکو قتل کر ڈالنا جب
حضرت صادق رض کو لائے جھٹ منصور اُٹھ کھڑا ہوا اور نہایت عاجزی کے ساتھ حضرت صادق رض کے
استقبال کو دوڑا اور مقام صدر پر اُنکو بٹھایا اور آپ مؤدب اُنکے سامنے بیٹھا غلامون کو تعجب معلوم ہوا
منصور نے کہا کہ آپ کیا حاجت رکھتے ہین حضرت صادق رض نے فرمایا کہ مجھے تو دوسری بار اپنے
حضور مین نہ طلب کرے اور مجھ سے مواخذہ نکرے تاکہ مین خدائے تعالی کی عبادت مین مشغول
رہون منصور نے آپ کو اجازت دی اور بڑی عزت سے اُنکو رخصت کیا اور اسوقت منصور کا بدن
کانپنے لگا اور بیہوش ہو گیا اور تین روز تک اسی حالت مین رہا اور بعض نے کہا ہے کہ اتنی دیر بیہوش
رہا کہ تین نمازین اسکی قضا ہو گئین جب ہوش مین آیا وزیر نے پوچھا کہ کیا حال تھا کہا کہ جب
حضرت صادق رض دروازے سے داخل ہوئے مین نے دیکھا کہ ایک بڑا اژدہا آپ کے
ہمراہ تھا جسکا ایک لب چبوترے کے نیچے اور دوسرا اوپر تھا اور مجھ سے زبان حال سے کہتا تھا
کہ تو نے اگر اسکو ستایا تو مین تجھکو مع اس چبوترے کے نگل گیا مین نے اُس اژدہے کے خوف سے
نہ جانا کہ مین کیا کہہ رہا ہون مین نے اُن سے معذرت کی اور ایسا بیہوش ہو گیا۔
نقل ہے کہ ایک بار داؤد طائی رحمہ اللہ علیہ حضرت صادق رض کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ای

رسول خدا کے بیٹے مجھے کچھ نصیحت کر کہ میرا دل کالا ہو گیا ہے آپ نے فرمایا کہ ای ابو سلیمان آپ خود زاہد وقت ہیں
آپ کو میری نصیحت کی ضرورت نہیں ہے امام داؤد نے کہا کہ ای پیغمبر صاحب کے فرزند خدا نے آپ کو
سب پر بزرگی عطا کی ہے اور آپ پر واجب ہے کہ سب کو نصیحت کریں آپ نے فرمایا کہ یا ابو سلیمان میں اس سے
ڈرتا ہوں کہ قیامت کو میرے دادا مجھے پکڑ کر کہیں کہ تو نے کیوں میری فرمانبرداری کا حق ادا نہ کیا یہ کار نسب سے
ٹھیک نہیں ہے بلکہ یہ کار خدائے تعالی کے یہاں معاملے سے شائستہ ہے امام داؤد رو دئیے اور کہا
کہ ای خداوند داوہ شخص کہ جسکی طینت کا خمیر نبوت کے پانی سے ہے اور جسکی طبیعت کی بناوٹ
صاحبان برہان و حجت سے اور جسکے دادا رسول ؐ ہیں اور جسکی والدہ بتول ؓ وہ اسقدر حیران
و دنگ ہے داؤد بیچارہ کون ہے کہ اپنے معاملے پر مغرور و خود بین ہو - **نقل ہے**
کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق ؓ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنی غلاموں سے فرمایا کہ آؤ تاکہ
ہم بیعت کریں اور آپس میں عہد و پیمان باندھیں کہ جو ہم میں سے روز قیامت کو نجات پاوے سب کی
شفاعت کرے انھوں نے کہا ای ابن رسول اللہ آپکو ہماری شفاعت کی کیا حاجت ہے اسلئے کہ
آپ کے دادا تمام مخلوق کے شفیع ہیں حضرت جعفر صادق ؓ نے فرمایا میں اپنے ان فعلوں سے شرم
رکھتا ہوں کہ قیامت کے روز اپنے دادا کے چہرہ کی طرف دیکھوں - **نقل ہے** کہ جب حضرت
امام جعفر صادق ؓ نے خلوت اختیار کی اور باہر نکلنا ترک کیا حضرت سفیان ثوری (اللہ کی رحمت
اُن پر ہو) اُنکے پاس گئے اور کہا ای ابن رسول اللہ لوگ آپ کی برکتوں سے محروم ہیں آپ نے کیوں گوشہ نشینی
اختیار کی ہے حضرت جعفر صادق ؓ نے فرمایا کہ اب میں نے یہی مناسب سمجھا اور یہ دو بیتیں اپنے حال
کے موافق پڑھیں (ترجمہ ابیات) وفا جانیوالے کے مثل جاتی رہی + اور لوگ اپنی خیالات میں ڈوبے جاتے
محو ہیں + ایک دوسرے کے ساتھ محبت کا اظہار تو کرتا ہے مگر انکے دل بچھوؤں سے بھرے ہیں + **نقل ہے**
کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق ؓ کو دیکھا کہ بیش قیمت لباس پہنے تھے لوگوں نے کہا کہ ای ابن
رسول اللہ یہ لباس اہل بیت کو زیبا نہیں ہے آپ نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا اور آستین کے اندر پھیرا
ایسا ٹاٹ پہنے تھے کہ ہاتھ کو چھیلتا تھا اور فرمایا کہ یہ خلق کے واسطے ہے اور وہ خالق کے واسطے

نقل ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے حضرت امام ابو حنیفہ (اللہ کی رحمت اُن پر ہو) سے پوچھا کہ عاقل کون ہے
آپ نے فرمایا وہ کہ نیکی اور بدی میں فرق کرے حضرت جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ یہ تو چوپائے بھی
کر سکتے ہیں اسلیے کہ جو اُنکو مارتے ہیں یا چمکارتے ہیں اُنکو خوب پہچانتے ہیں حضرت امام
ابو حنیفہؒ نے کہا کہ آپکے نزدیک عاقل کون ہے آپنے فرمایا کہ وہ جو درمیان دو خیر اور دو شر کے
تمیز کرے تا کہ دو خیروں سے بہترین خیر کو اختیار کرے اور دو شروں سے بہتر شر کو چنے۔ نقل ہے
کہ حضرت جعفر صادقؓ سے لوگوں نے کہا کہ آپ میں سارے ہنر موجود ہیں زاہدی اور کرم باطنی اور آپ
خاندان مصطفوی کی آنکھ کی ٹھنڈک ہیں لیکن آپ کو تکبر زیادہ ہے آپنے فرمایا کہ میں متکبر نہیں ہوں
لیکن میرا خالق ایسا کبریا ہے کہ جب میںنے غرور اور کبر کو ترک کیا تو اُسکی کبریائی میری طرف آئی اور
میرے کبر کی جگہ سمائی اپنے کبر پر تکبر نکرنا چاہیے لیکن اسکی کبریائی پر کبر کرنا روا ہے۔ نقل ہے
کہ کسی شخص کے دیناروں کی تھیلی گم ہوگئی اُس شخص نے حضرت جعفر صادقؓ کو پکڑ کر کہا کہ تو نے لی ہے
اور آپ کو نہ پہچانا حضرت جعفر صادقؓ نے پوچھا کتنے تھے اُسنے کہا ایکہزار دینار۔ آپ اسکو گھر میں
لے گئے اور ہزار دینار اسکو دیدیے بعد اسکے اُس مرد نے اپنا زر دوسری جگہ پایا حضرت جعفر صادقؓ
کا زر اُنکے پاس واپس لایا اور کہا میں نے غلطی کی تھی حضرت جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ جو چیز ہمنے
دیدی واپس نہیں لیتے اُسکے بعد اُسنے ایک سے پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا کہ حضرت
جعفر صادق ہیں (راضی ہو اللہ اُن سے) وہ مرد بہت شرمندہ ہوا اور چلا گیا۔ نقل ہے
کہ ایک روز آپ تنہا راہ میں اللہ اللہ کہتے چلے جاتے تھے ایک درویش سوختہ بھی آپکے پیچھے
اللہ اللہ کہتا ہوا چلا جاتا تھا حضرت جعفر صادقؓ نے فرمایا یا اللہ میرے پاس جامہ نہیں ہے اے اللہ
میرے پاس جبہ نہیں ہے اُسیدم ایک پاکیزہ لباس کا جوڑا نمود ہوا حضرت جعفر صادقؓ نے پہن لیا
وہ سوختہ سامنے آیا اور کہا اے خواجہ میں بھی اللہ اللہ کہنے میں آپکے ساتھ شریک تھا اب آپ اپنا
پرانا لباس مجھے دیدیجیے حضرت جعفر صادقؓ کو یہ بات پسند آئی وہ پرانا لباس اسکو دیدیا۔
نقل ہے کہ ایک شخص حضرت جعفر صادقؓ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ مجھے خدا کا دیدار دکھلا دیجیے

آپ نے فرمایا کیا تو نے نہین سُنا کہ موسیٰ سے کہا کہ تو نہ دیکھ سکیگا اُسنے کہا ہان مینے سُنا ہی لیکن یہ ملت تو ملت
محمدی ہی کہ ایک فریاد کرتا ہی کہ میرے پروردگار کو میرے دل نے دیکھا دوسرا چلاتا ہی کہ مین ایسے رب کی
عبادت نکرونگا کہ جسکو نہ دیکھون حضرت جعفر صادق رضہ نے فرمایا کہ اُسکے ہاتھ پانون باندھکر دجلے مین ڈالدو
پانی نے اُسکو جھکولا دیا اور پھر اوپر کو اُچھالا۔ اُسنے کہا ای ابن رسول اللہ فریاد ہی فریاد ہی حضرت جعفر
صادق رضہ نے فرمایا کہ ای پانی اُسکو اپنے مین چھپالے پانی نے اُسکو نیچے جھکولا دیا اور پھر اُبھارا
کئی بار اسیطرح نیچے لیگیا اور پھر اوپر لایا اور وہ یہی پکارتا رہا ای حضرت جعفر صادق رض بچائیے بچائیے
یہانتک کہ تھک گیا اور پھر جب دجلے مین نیچے کیطرف گیا امید خلق سے قطع کردی اس بار کہ پانی نے اُسکو
اوپر کو اُچھالا تو اُسنے کہا یا اللہ میری فریاد کو پہونچ میری فریاد کو پہونچ حضرت جعفر صادق رضہ نے فرمایا
کہ اُسکو نکال لاؤ لوگ نکال لائے اور تھوڑی دیر بیٹھا رہنے دیا تو اپنے حواس مین آیا پھر فرمایا کہ تمنے
حق تعالیٰ کو دیکھا اُسنے کہا کہ جبتک مین غیرون کو پکڑتا رہا پردہ تھا اور جب مین نے بالکل اُسی سے
پناہ مانگی اور مین بیچین ہوگیا تو میرے دل مین ایک روزن کھل گیا تب مین نے نظر کی اور دیکھا اور
جبتک بیقراری اور جوش نہ تھا وہ نہ تھا جیسا کہ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ کون ہی کہ جواب دے حاجتمند کو
جبکہ وہ پکارے اُسکو حضرت جعفر صادق رضہ نے فرمایا کہ جبتک تو صادق رض کو پکاررہا تھا کاذب تھا
اب اُس روشندان کی حفاظت کرتا رہ اور فرمایا کہ جو کہ کہتا ہی خدا چیز پر ہے یا چیز سے ہے وہ کافر
ہوجاتا ہی اور فرمایا کہ جو گناہ کہ اوّل اُسکے خوف ہو اور آخر اُسکے توبہ بندے کو خدا کے نزدیک
کرتا ہی اور جو عبادت کہ اُسکے اوّل مین امن ہو اور آخر مین خودبینی اور غرور بندے کو خدا سے جُدا
کرتی ہی عبادت پر ناز کرنے والا گنہگار ہی اور گناہ پر عذر لانے والا فرمانبردار ہے لوگون نے
حضرت جعفر صادق رضہ سے پوچھا کہ درویش صابر زیادہ فضیلت رکھتا ہی یا تونگر شاکر آپ نے فرمایا
کہ صابر درویش۔ اسلیے کہ تونگر کا دل تھیلی پر لگا ہوتا ہی اور درویش کا خدای تعالیٰ کے ساتھ اور
فرمایا کہ عبادت بغیر توبہ کے صحیح نہین کیونکہ خدای تعالیٰ نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا ہی جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے ہین اور فرمایا کہ دیکھو آیت قرآنی مین ذکر توبہ

مقدم ہی ذکر طاعت پر اور حقیقت یاد خدا وہ ہی کہ خدای تعالی کے ذکر کے مقابل مین تمام چیزون کو
بھول جاوی اسلیے کہ خدای تعالی اُسکے واسطے عوض ہوتا ہی تمام چیزون کا اور آپنے فرمایا کہ دیکھو اس
آیۂ یختص برحمتہ من یشاء کے معنی مین کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مین خاص کرتا ہون اپنی رحمت سے
جسکو چاہتا ہون۔ پس دیکھو وسیلے اور اسباب درمیان سے اُٹھا دیے گئے ہین تا کہ جانین کہ عطا
بلا واسطہ ہی نہ بالواسطہ اور فرمایا مومن وہ ہی کہ اپنے نفس امارہ کے مقابلے مین کھڑا ہی اور عارف
وہ ہی کہ اپنے خداوند کے حضور مین کھڑا ہی اور فرمایا جو کہ اپنے نفس امارہ سے جنگ و جدل کرتا ہی اپنی ذات
کے واسطے وہ صاحب کرامات ہوتا ہی اور جو کہ نفس امارہ سے جنگ کرتا ہی خدای تعالی کے واسطے وہ خدا کو
پاتا ہی اور فرمایا کہ الہام مقبولون کے اوصاف مین سے ہے اور اس بات کو دلیل سے ثابت کرنا کہ
الہام کچھ چیز نہین ہے علامت بیدینون کی ہی اور فرمایا کہ خدای تعالی بندے مین زیادہ پوشیدہ ہی
اندھیری رات مین سیاہ پتھر پر چیونٹی کے چلنے سے اور فرمایا کہ عشق خدا کا نہ اچھا ہی نہ برا۔ اور فرمایا
کہ راز حقیقی مجھپر اُسوقت کھلا کہ جب مجھے دیوانہ بنا دیا اور فرمایا کہ مرد کی نیکبختی ایک وہ ہی کہ اُسکا
دشمن عاقل ہو اور فرمایا کہ پانچ شخصون کی صحبت سے پرہیز کر ایک جھوٹ بولنے والا کہ تو ہمیشہ اُسکی
وجہ سے دھوکے مین رہیگا دوسرے احمق کہ ہر چند تیرا نفع چاہی گا تیرا نقصان ہی ہوگا اور وہ نہ جانے گا
کہ مین کیا کر رہا ہون جس سے نقصان ہی یا فائدہ تیسرے بخیل کہ تیرے اچھے وقتون کو برباد کریگا۔
چوتھے ڈرپوک کہ ضرورت کے وقت تجکو تباہی مین چھوڑ دیگا پانچوین فاسق کہ تجھکو ایک لقمے پر
بیچ ڈالے گا بلکہ طمع کیوجہ سے اس سے بھی کم پر تجھکو آفت مین ڈالے گا اور فرمایا کہ حق تعالے کی
بہشت اور دوزخ اس دنیا مین بھی ہی بہشت جبکہ عافیت ہو اور دوزخ جبکہ عافیت نہ ہو۔
بہشت وہ ہی کہ اپنے کام خدا کو سونپے اور دوزخ وہ کہ اپنے کام نفس امارہ کے حوالے کرے۔ اور
فرمایا من لم یکن بہ ستر فہو مضر اگر اعدا کی صحبت اولیا کے لیے مضر ہوتی تو ضرور آسیہ کو فرعون سے
ضرر پہونچتا اور اگر اولیا کی صحبت اعدا کے لیے نافع ہوتی تو ضرور حضرت لوطؑ اور حضرت نوحؑ
کی بیوی کو نفع ہوتا لیکن قبض اور بسط کے علاوہ کچھ نہین ہوتا اور آپ کا کلام بہت ہے۔

مین نے مختصر بطور پر چند کلمے آپ کے لکھے اور ختم کیا۔

دوسرا باب حضرت اویس قرنی کے ذکر مین راضی ہو اللہ اُن سے

وہ تابعین کے قبلہ وہ اربعین کے پیشوا وہ آفتاب پنہان وہ ہم نفس رحمان وہ سہیل یمنی یعنی اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ ہین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اویس القرنی خیر التابعین باحسانٍ ایسے شخص کی تعریف جسکی تعریف حضرت رحمۃ للعالمین فرماوین میری زبان سے کیونکر ادا ہو سکتی ہے کبھی کبھی جہان کے سردار یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روے مبارک یمن کی طرف کرتے اور فرماتے تحقیق مین پاتا ہون محبت کی نسیم یمن کی جانب سے اور حضرت خواجہ انبیا نے (اللہ کی رحمت اُنپر ہو اور سلام) فرمایا کہ کل قیامت کو حق تعالے ستر ہزار فرشتے پیدا کریگا اویس کی صورت مین تاکہ اویس اُنکے درمیان میدان قیامت مین آوے اور بہشت مین جاوے اور کوئی مخلوق اُسکو نہ پہچانے مگر جسکو اللہ چاہے کہ اُنمین اویس کونسا ہے اسلیے کہ وہ دنیا کے مسافرخانے مین حق تعالے کی عبادت پوشیدگی کے گنبد کے نیچے کرتا تھا اور آپ کو لوگون سے دور رکھتا تھا آخرت مین بھی غیرون کی نظرون سے محفوظ رہیگا جیسا کہ وارد ہے کہ میرے دوست میری قبا کے نیچے ہین اسلیے اُنکو سواے میرے اور کوئی نہین پہچان سکتا اور احادیث غریبہ مین آیا ہے کہ کل قیامت کو خواجہ انبیا (اللہ کی رحمت اُنپر ہو اور سلام) بہشت مین اپنے محل سے باہر تشریف لاوینگے اور فرماوینگے کہ اویس کہان ہے تاکہ مین دیکھون آواز آئیگی کہ آپ تکلیف نہ اُٹھایے جیسے کہ آپ نے دنیا مین اُسکو نہین دیکھا یہان بھی نہین دیکھینگے پھر حضرت خواجہ انبیا نے (اللہ کی رحمت اُنپر ہو اور سلام) فرمایا کہ میری اُمت مین ایک ایسا مرد ہے کہ قبیلہ ربیعہ اور مضر کی بھیڑون کے بالون کے برابر اُسکی شفاعت قبول ہوگی اور یہ دو قبیلے تھے عرب مین کہ اُنکے یہان بھیڑین بکثرت والے نہایت تھے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ

یہ کون شخص ہوگا آپ نے فرمایا کہ خدا کے بندون سے ایک بندہ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم سب خدا کے بندے ہین
اسکا نام کیا ہی آپ نے فرمایا کہ اویس قرنی صحابہؓ نے کہا کہ وہ کہان ہی آپ نے فرمایا کہ قرن مین ہے صحابہؓ
نے کہا کہ اُسنے آپ کو دیکھا ہی آپ نے فرمایا ظاہر کی آنکھ سے نہین دیکھا ہی لیکن دل کی آنکھون سے
دیکھا ہی صحابہؓ نے کہا کہ ایسا عاشق اور آپ کی صحبت مین نہ آیا آپ نے فرمایا کہ دو سبب سے نہین آیا
ایک تو غلبۂ حال اور دوسرے میری شریعت کی عظمت کے خیال سے کیونکہ اُسکی مان مومنہ ضعیفہ ہے اور
اندھی اور وہ خود شتربانی کرتا ہی اور اپنی مان کے لیے روٹی کپڑا اُس سے حاصل کرتا ہی صحابہؓ نے کہا
ہم اسکو دیکھ سکتے ہین آپ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا کہ تم اسکو نہ دیکھ سکوگے مگر عمر فاروقؓ
اور علی مرتضیٰؓ اسکو دیکھینگے اور اُس مرد کے سارے بدن پر بال ہین اور اسکی ہاتھ کی ہتھیلی
اور بائین پہلو پر درم کے برابر ایک سفید داغ ہے اور وہ کوڑھ کا داغ نہین ہے جب تم
اُس سے ملو میرا سلام اُسکو پہونچانا اور کہنا کہ میری اُمت کے واسطے دعا کرے پھر حضرت خواجۂ عالم نے
(اللہ کی رحمت ہو اُنپر اور سلام) فرمایا کہ اولیاؤن مین جو اتقیاے اخفیا ہین اُنمین وہ بزرگتر ہے
صحابہؓ نے کہا ہم اُسکو کہان پائینگے آپ نے فرمایا شہر یمن مین ایک ساربان اویس نامی ہے
تمکو چاہیے کہ اُسکے قدم بقدم چلو۔ **نقل ہے** کہ جب حضرت رسول علیہ السّلام کی وفات کا
وقت قریب ہوا صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپ کا مرقع ہم کسکو دیوین آپ نے فرمایا کہ اویس قرنی کو
حضرت رسول علیہ السّلام کی وفات کے بعد جب حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کوفے مین آئے
تو حضرت عمر فاروقؓ نے خطبے مین کہا کہ ای اہلِ نجد اُٹھ کھڑے ہو سب اُٹھ کھڑے ہوئے
اور فرمایا کہ تم مین قرن کا کوئی شخص ہے اُنھون نے کہا ہان ہی حضرت عمر فاروقؓ نے
اُویس قرنی کی خبر پوچھی اُنھون نے کہا کہ ہم اُس سے شناسا نہین ہین ہان البتہ ایک دیوانہ ہے
کہ خلق سے وحشی ہو گیا ہی اور لوگون کی صحبت سے بھاگتا ہی حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا وہ
کہان ہی اُنھون نے کہا کہ وادی عرنہ مین اونٹ چرایا کرتا ہی اور رات کو سوکھی روٹی کھاتا ہے
اور آبادی مین نہین آتا اور کسی کے ساتھ بات چیت نہین کرتا اور جو چیز کہ آدمی کھاتے ہین وہ

نہین کہاتا اور غم اور خوشی کو نہین جانتا اور جب لوگ ہنستے ہین تو وہ روتا ہی اور جب روتی ہین تو وہ
ہنستا ہی پھر حضرت عمر فاروق رضہ اور حضرت علی مرتضیٰ اس وادی مین گئے اُنکو نماز پڑھتے پایا اور
حق تعالی نے فرشتونکو حکم کیا تہا کہ اُنکے اونٹون کو چرارہے تہی جب آدمی کی آہٹ پائی نماز کو
ختم کیا اور سلام علیک کہا حضرت عمر فاروق رضہ نے وعلیکم السلام کہا اور بعد اُسکے پوچہا کہ آپ کا نام
کیا ہی آپنے فرمایا بندۂ خدا حضرت عمر فاروق رضہ نے فرمایا کہ ہم سب خدا کے بندے ہین مین آپ کا
خاص نام پوچہتا ہون کہا اویس ہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنا داہنا ہاتھ دکہاؤ
آپنے دکہایا وہ علامت کہ رسول علیہ السلام نے فرمائی تہی دیکہی اُنکے ہاتھ کو بوسہ دیا اور فرمایا
رسول خدا نے آپ کو سلام فرمایا ہی اور اپنا مُرقع آپ کے واسطے بہیجا ہی اور وصیّت کی ہے
کہ میری اُمّت کے واسطے دُعا کیجیے حضرت اویس رضہ نے فرمایا کہ آپ دُعا کرنے مین زیادہ اَولی ہین
کیونکہ آپ سے زیادہ عزیز کوئی نہین ہے حضرت عمر فاروق رضہ نے فرمایا مین یہی کار کرتا ہون آپ
بہی رسول خدا کی وصیّت پر عمل کیجیے حضرت اویس رضہ نے فرمایا ای حضرت عمر فاروق آپ بغور دیکہیے
شاید کہ وہ اور کوئی شخص سوا میرے ہو حضرت عمر فاروق رضہ نے فرمایا کہ رسول خدا نے آپ کے
نشان جو فرمائے تہے وہ ہم سب آپ مین پاتے ہین آپنے فرمایا کہ پیغمبر صاحب کا مُرقع مجھکو عطا کیجیے
تا کہ مین دُعا کرون حضرت عمر فاروق رضہ نے مُرقع آپ کو دیا آپنے لیکر فرمایا کہ آپ یہان ٹہریے
اور خود اُنسے فاصلے پر چلے گئے اور مُنہ خاک پر رکہا اور فرمایا کہ یا اللہ مین اس مُرقع کو نہ پہنونگا
جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اُمّت کو میری سفارش سے نہ بخشے اسلیے کہ پیغمبر صاحب نے
یہان حوالہ کی ہی اور رسول اور فاروق رضہ اور مرتضیٰ رضہ سب نے اپنا اپنا کام کیا اب تیرا کام رہا ہے
آواز آئی کہ ہمنے چند شخصونکو تیری سفارش سے بخشدیا آپ نے فرمایا کہ جب تک سب کو تو
نہ بخشے گا مین نہ پہنونگا ندا آئی کہ اور ہمنے کئی ہزار بخشدیے فرمایا کہ مین تو سب کو
چاہتا ہون اسی طرح سے آپ کہہ رہے تہے کہ اسی حالت مین حضرت فاروق رضہ و
حضرت مرتضیٰ رضہ آپ کے سامنے گئے آپنے اُنکو دیکہکر کہا کہ آپ کیون آگئے مین ہرگز

یہ مرقع نہ پہنتا جب تک کہ حق تعالیٰ ساری اُمّت محمدیہ کو میری سفارش سے نہ بخشدیتا جب حضرت
فاروق رضی نے اُویس رح کو دیکھا تو کمل کا لباس پہنے تھے اور اُس کمل کے نیچے اٹھارہ ہزار عالم کی
توانگری تھی حضرت فاروق رض کا دل بیزے سے اور اپنی خلافت سے رنجیدہ و ملول ہوا اور فرمایا کہ کوئی ہی
کہ اس خلافت کو مجھ سے روٹی کی ایک پرت کے عوض خرید لیوے حضرت اُویس نے کہا کہ جسکو
عقل نہو وہ خریدے بیچئے کیا ہو پھینکدو تاکہ جو چاہے اُٹھا لیوے خرید و فروخت کا درمیان مین کیا
کام ہی پھر حضرت اُویس رح نے مرقع کو پہنا اور کہا کہ بنی ربیعہ اور مضر کی بھیڑون کے بالون کے برابر
محمد علیہ السلام کی اُمّت سے میری شفاعت اور اس مرقع کی برکتون سے بخشدیے گئے اور حضرت
علی رض مرتضیٰ خاموش بیٹھے تھے حضرت عمر فاروق نے کہا ای اُویس آپ نے رسول خدا سے کیون
ملاقات نہین کی حضرت اُویس رح نے کہا کہ آپ نے حضرت کو دیکھا ہی حضرت فاروق رض نے فرمایا
کہ ہان دیکھا ہی حضرت اُویس رح نے کہا کہ شاید آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک بھی دیکھی ہو گی اگر
اُسکو دیکھا ہی تو فرمایئے کہ آنحضرت کی بھوین جُٹی تھین یا پھیلی ہوئی عجب یہ ہی کہ وہ نہ بتا سکے
پھر حضرت اُویس رح نے کہا کہ آپ محمد صاحب کے دوست ہین اُنھون نے کہا ہان کہا اگر آپ
دوستی مین ثابت قدم تھے تو اُس روز کہ دندان مبارک شہید ہوئے آپ نے موافقت کے
لحاظ سے کیون اپنے دانت شہید نہین کیے کیونکہ شرط موافقت یہی تھی اور اپنے دانت دکھائی سارے
دانت شہید ہوئے تھے فرمایا کہ مین نے آنحضرت کی صورت مبارک بغیر دیکھے توڑ ڈالے اور اپنے سارے
دانت آپ کی موافقت کے لیے توڑے اسلیے جو دانت کہ مین توڑتا تھا میرا دل قرار نہین پاتا تھا
اس خیال سے کہ شاید یہ دانت نہین یہ دانت ہو حتی کہ مینے اپنے سارے دانت توڑ ڈالے۔ حضرت
عمر فاروق رض اور حضرت علی رض مرتضیٰ کو رقت ہوئی اور سمجھے کہ منصب اور منصب دیگر ہے حالانکہ
رسول کو نہین دیکھا اور یہ موافقت کی پس ادب آپ سے سیکھنا چاہیے پھر حضرت فاروق رض نے
فرمایا ای اُویس میرے لیے دعا کیجیے آپ نے فرمایا کہ ایمان مین کچھ خواہش اور آرزو نچاہیے مین نے
دُعا مانگ دی ہے اور ہر نماز کے تشہد مین کہتا ہون ای اللہ جملہ ایماندار مرد اور عورتون پر

رحم فرما اور بخش دے — اگر آپ سلامتی ایمان کے ساتھ قبر مین جاؤ گے بیشک تم میری دعا کو پاؤ گے
وگرنہ مین اپنی دعا کو برباد نکرونگا پھر حضرت فاروقؓ نے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمائیے
آپ نے فرمایا یا عمرؓ آپ خدای تعالی کو پہچانتے ہین حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہان پہچانتا ہون آپ نے فرمایا
کہ اگر آپ سوا خدای تعالی کے کسی اور کو نہ پہچانین تو آپ کے واسطے بہتر ہے پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا
کہ اور کچھ فرمائیے آپ نے فرمایا کہ ای عمرؓ خداو تعالی آپ کو جانتا ہی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جانتا ہی آپ نے
فرمایا کہ اُسکے سوا اگر اور کوئی آپ کو نجانے تو آپکے لیے بہتر ہی پھر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ
آپ ذرا ٹھہریے تاکہ مین کوئی چیز آپکے واسطے لاؤن حضرت اُویسؒ نے جیب مین ہاتھ ڈالکر دو درم
نکالے اور فرمایا کہ میری ساربانی کی کمائی ہی اگر آپ ضمانت کرلینگے کہ جب تک جیتا رہونگا کہ ان
درہمون کو کھا لونگا تو مین اُسوقت اور کو قبول کرونگا ورنہ کچھ حاجت نہین پھر فرمایا کہ آپ
دونون صاحبونکو تکلیف ہوئی کہ یہانتک تشریف لائے اب آپ لوٹ جائیے کہ قیامت قریب ہی
وہان آپسے ایسی ملاقات ہوگی کہ پھر جُدائی نہوگی اور اب اِسوقت مجھے فرصت نہین ہی کیونکہ
اِسوقت مین قیامت کی راہ کی توشے کی طیاری مین مشغول ہون جب حضرت عمر فاروقؓ اور
حضرت علی مرتضیٰؓ وہان سے واپس چلے آئے تو حضرت اُویسؒ کی لوگ بہت تعظیم و تکریم کرنے لگے اور
آپ کو کچھ اِس بات کا خیال نہ تھا آخرکار آپ وہانسے بھاگے اور کوفے مین تشریف لائے
اور اُسکے بعد کسی نے آپ کو نہ دیکھا مگر حیان کے بیٹے ہرم نے (اللہ کی رحمت اُسپر ہو) کہا کہ جب
مین نے اُویسؒ کی شفاعت کے درجہ کو سُنا تو اُنکی دیدار کی آرزو مجھپر غالب ہوئی مین کوفے مین آیا
اور اُنکو تلاش کیا اتفاق سے مینے فرات کے کنارے پایا کہ وضو کر رہے تھے اور کپڑے دھو
رہے تھے اُس صفت سے جو مینے سُنی تھی اُنکو پہچانا مینے سلام علیکم کہا اُنھون نے وعلیکم السلام کہا
اور میری طرف بغور دیکھا مینے چاہا کہ مصافحہ کرون ہاتھ نہ دیا مینے کہا اے اُویسؒ اللہ تعالے
آپ پر رحم کرے اور آپ کو بخشے۔ مین اُنکی دوستی اور رحم سے جو مجھکو اُنکے ناتوان حال پر آیا
بہت رویا۔ اُویسؒ بھی رو دیے اور کہا ای ہرم بن حیان اللہ تعالے تجھکو نیک بدلہ دیوے

تجھے یہاں کیا چیز لائی ہے اور کسنے مجھ تک راہ دکھائی میںنے کہا کہ آپنے میرا نام اور میرے باپ کا نام کیونکر جانا اور کس طرح پہچانا حالانکہ اس سے پہلے آپ نے مجھکو کبھی نہ دیکھا تھا آپنے فرمایا اُس نے مجھے خبر دی کہ جسکے علم سے کوئی چیز باہر نہیں ہے اور میری روح نے تیری روح کو پہچانا کیونکہ ایماندار دن کی روحین آپس مین آشنا ہوتی ہین میںنے کہا کہ میرے سامنے کوئی حدیث رسول علیہ السلام کی بیان کیجیے کہا کہ مینے آنحضرت سے ملاقات نہین کی لیکن آپکے اوصاف دوسروں سے سُنے ہین اور مین نہین چاہتا کہ محدث یا مفتی یا مذکر بنون کیونکہ مجھے خود بہت شغل اشغال درپیش ہین پھر مینے کہا کہ کوئی آیت میرے سامنے پڑھیے تاکہ آپ کی زبان مبارک سے سُنوں آپنے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا اور بیقرار ہوکر روئے پھر فرمایا خداوند جل جلالہٗ یون فرماتا ہے کہ و ما خلقت الجن و الانس سے لیکر آپنے ہو الرحیم تک پڑھا اور پھر ایک ایسی بانگ کی کہ مینے خیال کیا کہ اب وہ مجنون ہوگئے پھر کہا اے حیان کے بیٹے کیا چیز تجھکو یہاں لائی مینے کہا وہ کہ آپ سے دوستی کرون اور آپ کی بدولت آسودہ ہون آپنے فرمایا کہ مین ہرگز خیال نہین کرسکتا کہ جسنے خدا کو پہچانا اُسکے سوا دوسرے سے محبت و اُنس کرسکے اور اُسکے سوا دوسرے سے آرام و سکھ پاوے مینے کہا کہ مجھے کچھ وصیت کیجیے کہا موت کو تکیے کے نیچے رکھکر سویا کر اور جب اُٹھے تو زیادہ امید مت رکھ اور گناہ کو چھوٹا مت سمجھ بلکہ اُسکو بڑا جان کیونکہ اگر تو گناہ کو چھوٹا سمجھے گا تو گویا خدا کو چھوٹا سمجھے گا اور اسوجہ سے گنہگار ٹھہرے گا مینے کہا کہ آپ میرے ٹھہرنے کے واسطے کہاں حکم فرماتے ہین کہا شام مین قیام کر مینے کہا کہ وہاں گذارے کا سامان کسطرح پر کرون آپنے فرمایا کہ افسوس ہے ایسے دلوں پر کہ شک و شبہہ اُنپر غالب ہوا ہے اور نصیحت نہین مانتے مینے کہا کہ آپ مجھے اور کچھ وصیت فرمائیے فرمایا کہ اے پسر حیان تیرا باپ مرگیا اور آدم اور حوا اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور داؤد علیہم السلام سب مرگئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات کرگئے اور ابوبکر جو آپکے خلیفۂ اول تھے انتقال کرگئے اور میرے بھائی عمر رضی اللہ عنہ اس جہان سے رحلت فرماگئے اور پھر آپنے فرمایا آہ عمر آہ مینے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابھی رحلت نہین کی فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھکو اُن کی موت کی خبر دی ہے

پھر فرمایا کہ مین اور تو دونون مُردون مین ہین اور درود پڑھا اور کچھ دعا کی اور فرمایا کہ میری وصیت
یہ ہے کہ تو کتاب خدا اور راہ صلاح کو اختیار کرے اور ایکدم موت کی یاد سے بیخبر نہو اور جب تو
اپنی قوم کے پاس پہونچے تو انکو تو نصیحت کریو اور خلق خدا سے نصیحت دریغ نکریو اور ایک قدم بھی اُمت
محمدی کی جماعت کی موافقت سے کھینچا نہ رکھیو کہ خدا نکرے کہ تو بیدین ہو جاوے اور نجانے اور دوزخ مین
پڑے اور پھر چند دعائین تاتھین کین اور فرمایا اے ہرم حیان جا اور اب اسکے بعد نہ تو مجھکو دیکھیگا
نہ مین تجھکو دیکھونگا اور دیکھ تو مجھکو دعائین یاد رکھیو کیونکہ مین بھی تجھے دعائین یاد رکھونگا اور تو
اِس طرف جا تاکہ مین اُس طرف جاؤن حیان کہتے ہین کہ مینے چاہا کہ ایک ساعت اُنکے ساتھ
چلون اجازت نہ دی اور روئے اور مجھکو بھی رولایا اور مین اُنکے پیچھے دیکھتا رہا یہان تک کہ
میری نظر سے گم ہو گئے اور اُسکے بعد انکی خبر نہ ملی اور حیان کہتے ہین کہ پہلی جو بات کہ مینے کہی
چارون صحابہ کا ذکر تھا رضی اللہ عنہم اور ربیع کہتے ہین کہ مین اویس کے دیدار کی آرزو مین گیا
مینے انکو صبح کی نماز پڑھتے پایا جب نماز سے فارغ ہوئے اور تسبیح مین مشغول ہوئے یہانتک کہ ظہر کی
نماز کا وقت آگیا بعد اسکے دوسری نماز تک وظیفہ پڑھتے رہے اور اسیطرح صبح کر دی غرض یہ کہ
تین روز تک نہ کچھ کھایا اور نہ سوئے چوتھی رات کو مینے دیکھا کہ آپ ذرا دیر سوئے اور اپنی جگہ سے
اُچھلے اور مناجات شروع کی اور فرمایا اے الٰہی مین تجھسے پناہ مانگتا ہون چشم پرخواب اور پُرشکمی سے
مین سمجھکر کہ میرے لیے یہی کافی ہے واپس آیا اور کہتے ہین کہ کبھی رات کو نہ سوتے تھے اور
کہتے تھے یہ وہ رات ہے کہ جسمین سجدہ کرنا چاہیے اور یہ وہ رات ہے کہ جسمین رکوع کرنا چاہیے اور
یہ وہ رات ہے کہ جسمین قیام کرنا چاہیے اور ہر رات کو دوسری طرح سے زندہ رکھتے تھے لوگون نے
حضرت اویس سے کہا کہ نماز کس طرح پڑھنا چاہیے کہا مین چاہتا ہون کہ سجدہ مین سبحان ربی الاعلے
نہ کہہ چکا ہون کہ صبح نکل آتی ہے کیونکہ مین چاہتا ہون کہ عبادت آسمانی فرشتون کی عبادت کے
مثل کرون لوگون نے اُنسے پوچھا کہ نماز مین خشوع کیا ہے آپنے فرمایا وہ کہ نیزہ اُسپر مارین اور
اُسکو خبر نہو تو لوگون نے اُنسے کہا آپ کسطرح ہین آپنے فرمایا کہ کس طرح ہوگا وہ شخص کہ صبح کو

اُٹھے اور بجانے کہ موت رات تک اُسکو مہلت دیگی یا نہین لوگون نے کہا کہ آپ کا کام کسطرح پر ہی آپنے فرمایا کہ ہائے ہے توشگی اور راہ کی درازی نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ اگرچہ تو خدای تعالی کی عبادت آسمانون اور زمینون کی عبادت کے برابر کرے لیکن وہ تجھسے قبول نہ کریگا جب تک کہ تو اُسکا یقین نرکھتا ہوگا پوچھنے والے نے پوچھا کہ کسطرح یقین رکھنا چاہیے آپنے فرمایا کہ اُس چیز سے کہ تیرے واسطے مقرر فرمائی ہی بیفکر و فارغ ہوجا تاکہ اُسکی عبادت کے وقت تو دوسری چیز کے ساتھ مشغول نہووے اور فرمایا جو شخص کہ تین چیزون کو دوست رکھتا ہی دوزخ اُسکی گردن کی رگ سے اُسکے زیادہ نزدیک ہوتی ہی کہ ۱ اچھا کھانا اور ۲ لباس عمدہ پہنتا اور ۳ دولتمندون کی صحبت مین بیٹھنا حضرت اویس سے لوگون نے کہا یہان سے قریب ایک مرد ہے کہ تیس برس سے قبر مین بیٹھا ہی اور کفن گردن کو لپیٹے ہی اور روتا ہی آپنے فرمایا کہ مجھے وہان لیچلو تاکہ مین اُسکو دیکھون لوگ آپ کو اُسکے پاس لے گئے دیکھا کہ زار و نزار ہوگیا ہی اور روتے روتے خشک ہوگیا ہی آپ نے فرمایا کہ اے فلان گور اور کفن نے تجھے خدا سے رُوگردان کیا ہی۔ اور ان دونون کی وجہ سے تو خدا سے باز رہا ہی اور یہ دونون چیزین تیری راہ کا پردہ ہوئی ہین اُس مرد نے آپ کی روشنی سے یہ بلا اپنے مین دیکھی اور ایسی حالت اُسپر ظاہر ہوگئی ایک چیخ ماری اور اسی قبر مین سرد ہوگیا اگر گور اور کفن پردہ ہوگا تو اسی پر خیال کرو کہ اور چیزین کیا بلا و پردہ ہونگی۔ نقل ہے کہ آپنے تین روز سے کھانا اور پانی نہ کھایا تھا چوتھے روز باہر نکلے ایک دینار زر راہ مین دیکھا آپ نے اس خیال سے کہ کسیکا گرپڑا ہے نہ اُٹھایا اور آگے بڑھے تاکہ گھاس وغیرہ کھاوین ایک بھیڑ کو دیکھا کہ گرم روٹی مُنھ مین لیے آئی اور آپ کے سامنے دھردی حضرت اویس نے کہا کہ شاید کسی کی ملک ہے اُس بھیڑ نے زبانِ حال سے عرض کی اور کہا مین اُسی خدا کی بندی ہون جسکا تو بندہ ہی جب آپنے روٹی اُٹھالی وہ بھیڑ گُم ہوگئی آپ کی تعریفین و فضیلتین بہت اور بیشمار ہین شروع مین شیخ ابوالقاسم گورگانی اویسی تھے اور حضرت اویسؓ کا مقولہ ہے کہ جسنے خدا کو پہچانا کوئی چیز اُسپر پوشیدہ نہین رہتی یعنی خدا کو

خدا ہی سے پہچان سکتے ہین جو شخص کہ خدا کو خدا سے جان جاتا ہی ہر چیز کو جان لیتا ہے اور فرمایا
کہ سلامتی تنہائی مین ہی اور تنہا وہ ہووے کہ فرد ہووے اور وحدت وہ ہی کہ غیر کے خیال کی دل مین
گنجایش نہووے تاکہ سلامت ہووے کیونکہ خلوت دوسرون کے خیال کے ساتھ ٹھیک نہین۔ اسلیے کہ
شیطان بھاگتا ہی دو شخصون سے یعنی جس جگہ کہ دو آدمی جمع ہوتے ہین شیطان وہان نہین جاتا
کیونکہ وہ جانتا ہی کہ انکو بہکانے کی ضرورت نہین کیونکہ یہ خود ایک دوسرے کے ساتھ مشغول ہین اور
خدا کو بھولے ہوئے ہین اور آپ ہی کا مقولہ ہی کہ علیک بقلبک تجھپر ہی تیرے دل پر یعنی دل کو حاضر رکھے
تاکہ غیر اسمین راہ نہ پاوے اور فرمایا مینے طلب کیا بلندی و رفعت کو پس پایا فروتنی اور تواضع مین اور
مینے طلب کیا سرداری اور ریاست کو پس پایا خلق کی نصیحت مین اور مینے طلب کیا مروت و مردمی کو پس پایا
صدق و راستی مین اور مینے طلب کیا فخر و بزرگی کو پس پایا فقر و محتاجی مین اور مینے طلب کیا نسبت کو
پس پایا پرہیزگاری اور تقویٰ مین اور مینے طلب کیا شرف کو پس پایا قناعت مین اور مینے طلب کیا
راحت کو پس پایا زہد مین اور مینے طلب کیا بے پروائی و استغنا کو پس پایا توکل مین نقل ہی کہ حضرت
اویس کے ہمسائے کے لوگون نے کہا کہ ہم آپکو دیوانہ سمجھتے تھے ہمنے چندہ کرکے ایک مکان آپ کے
واسطے تیار کرا دیا آپ اسمین رہنے سہنے لگے آپ اسقدر بے سامان تھے کہ آپکے پاس اتنا بھی نہ تھا کہ آپ
اس سے روزہ کھولتے اور آپ کی وجہ معاش یہ تھی کہ کھجور کی گٹھلیان چنتے تھے اور بیچتے تھے اور
اسکی قیمت کا کھانا خریدتے اور روزہ افطار کرتے اور اگر کھجورین ملجاتین تو انکو بیچتے اور قیمت اسکی
خیرات و صدقہ مین صرف کرتے اور آپ کا لباس پھٹا پرانا تھا جو گھوڑے کے چیتھڑون کو چنکر اور
پاک کرکے سیا تھا اور صبح کی نماز کے وقت آپ باہر نکلتے تھے اور عشا کی نماز کے بعد داخل ہوتے تھے
اور جس جگہ کہ جاتے تھے لڑکے انکو پتھر مارتے تھے آپ فرماتے تھے چھوٹے پتھرون سے مارو تاکہ خون
نہ بہے اور میرا وضو نہ ٹوٹے کیونکہ مجھے اپنی نماز کا غم ہی پانوٗن کا غم نہین کہتے ہین کہ اپنی عمر کے
آخر مین حضرت امیر المومنین علیؓ کے پاس آئے اور انکے ساتھ صفین کی جنگ مین شریک ہوے
یہانتک کہ شہید ہوگئے اور واضح ہو کہ ایک قوم ہی کہ اسکو اویسیہ کہتے ہین اس لیے کہ انکو پیر کی

حاجت نہیں ہوتی اور وہ بغیر کسی کے واسطے کے حضرت اویس رح کی طرح فیض حق سے معمور ہوتے ہیں حالانکہ حضرت اویس رح نے اگرچہ ظاہر میں خواجۂ انبیا کو علیہ السلام نہیں دیکھا لیکن پرورش و تربیت آنحضرت سے باطنی طور پر پائی اور یہ حقیقت ہی اور مقام بہت بزرگ ہی اس درجے کو حاصل کرنا اور اس سعادت سے مشرف ہونا اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہی جسکو عطا فرما دے والسلام۔

تیسرا باب حضرت حسن بصری رح کے ذکر میں اللہ کی رحمت اُن پر ہو

وہ خاندان نبوت کے پرورش یافتہ وہ فتوت و جوانمردی کے خوگرفتہ وہ علم و عمل کے کعبہ وہ پرہیزگاری اور حلم کے قبلہ وہ سنت رسول اللہ کی صدر کی صاحب صدری میں سبقت بردہ حضرت حسن بصری رح ہیں آپکے اوصاف بہت ہیں اور آپکے محامد بیشمار ہیں آپ صاحب علم اور معاملہ تھے اور ہمیشہ خدا کے عشق و محبت کے غم اور جلال الٰہی کے خوف میں چھپے رہتے اور آپ کی والدہ شریفہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی میں سے تھیں جبکہ آپ کی والدہ کسی کام میں مشغول ہوتیں تو حسن رح روتے حضرت ام سلمہ رض اپنی پستان مبارک آپکے منھ میں دیتیں آپ چوسنے لگتے اور چند دودھ کی بوندیں نکل آتیں اتنی ہزار برکتیں کہ حق تعالیٰ نے آپ میں پیدا کیں ساری خاتون مصطفیٰ ص کے اثر سے تھیں نقل ہے کہ حسن رح لڑکے تھے آپ ایک روز رسول علیہ السلام کے آبخورے سے پانی پی کر ام سلمہ رض کے گھر میں آئے رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ پانی کون پی گیا حضرت ام سلمہ رض نے فرمایا کہ حسن بصری رح آنحضرت ص نے فرمایا کہ جسقدر کہ اس آبخورے سے پانی پیا ہی اسیقدر میرا علم اسمیں سرایت اور اثر کریگا اور بھی نقل کرتے ہیں کہ ایک روز پیغمبر علیہ السلام حضرت ام سلمہ رض کے گھر میں تشریف لائے حضرت ام سلمہ رض نے حسن رح کو آپ کی گود میں ڈالدیا آنحضرت ص نے دعا کی جو کچھ کہ حضرت حسن بصری کو حاصل ہوا اسی دعا کی برکت سے حاصل ہوا نقل ہے کہ جب حسن بصری پیدا ہوئے

تو اُنکو حضرت عمرؓ کی خدمت مین لائے آپ نے فرمایا سموہ حسنًا فانہ حسن الوجہ یعنی اسکا نام حسن
رکھو کیونکہ خوبصورت ہے حضرت اُمّ سلمہ (اللہ اُن سے راضی ہو) اُنکی پرورش اور کفالت
کرتی تھین اور راس شفقت کے سبب کہ اُنپر فرماتی تھین اُنکے دودھ اُتر آیا اور دعا فرماتی
تھین اے خداو ند اسکو پیشواے خلق کیجو ایسا ہی ہوا کہ آپنے ایکسو تیس صحابہؓ سے ملاقات
کی کہ ستر اُن مین سے بدر والے تھے اور آپ حسنؓ بن علیؓ کے مُرید تھے اور علوم بھی اُن ہی سے
تحصیل کیے اور تحفہ مین لکھا ہے کہ حضرت حسن بصری مُرید حضرت علیؓ کے تھے اور خرقہ اُن سے
حاصل کیا اور اُنکی توبہ کا آغاز یہ ہوا کہ وہ جوہری تھے اور لوگ اُنکو حسن لُولُوئی کہتے تھے
ایک مرتبہ روم مین گئے اور وزیر کے پاس حاضر ہوئے ایک گھڑی تک اُسکے روبرو کھڑے
رہے وزیر نے کہا ہم ایک جگہ چلتے ہین آپ بھی ہمارے ساتھ چلیے اور حکم دیا تو ایک گھوڑا
حسنؓ کے واسطے آراستہ کیا اور دونون ایک جنگل مین گئے حسنؓ نے دیکھا کہ ایک خیمہ دیباے
رومی کا استادہ ہے اور اُسکی طنابین ریشم کی اور میخین سونے کی ہین اور دیکھا ایک بڑی فوج
کہ ہتھیار جنگ سے مسلح تھی خیمے کے اِردگرد پھری اور کچھ کہا اور چلدیے اور اُسکے بعد چند شوکت
والے بوڑھون کو دیکھا کہ اُنھون نے بھی ایسا ہی کیا اُسکے بعد حکما اور دبیر دانشمند کہ قریب
چار سو کے تھے نظر آئے کہ خیمے کے آس پاس پھرے اور ایسا ہی کیا پھر چاند سی صورت کی لونڈیان
کہ قریب دو سو کے تھین اور ہر ایک کے پاس زر و جواہر کا بھرا تھال تھا خیمے کے گرد پھرین اور کچھ کہا
اور چلدین پھر قیصر اور وزیر خیمے مین گھسے اور باہر نکلے اور چلدیے حسنؓ کہتے ہین کہ مین دنگ و
حیران ہوا اور جی مین کہا نہین معلوم کہ یہ کیا بات ہے پھر مینے وزیر سے پوچھا اُسنے کہا کہ قیصر کا ایک
صاحب جمال لڑکا تھا جو ہر نوع علم مین کامل اور میدان معرکہ مین بے مثل تھا اور باپ ہزار دل سے
عاشق تھا یکا یک بیمار پڑا حاذق طبیب اُسکے معالجے سے عاجز ہوئے آخر کار مرگیا اسکو اس خیمے
مین دفن کیا ہے ہر سال ایکبار اُسکی زیارت کو آتے ہین اول وہ بڑی فوج کہ تو نے دیکھی
اِس خیمے کے گرد پھرتی ہے اور کہتی ہے اے ہمارے شہزادے اگر یہ حالت کہ تجھے پیش آئی

جنگ و جدال سے دفع ہوتی تو ہم سب اپنی جانین تجھپر قربان کرتے تا کہ تجھکو جنگ دشمن سے چھڑاتے لیکن یہ حال ایسے شخص سے ہے کہ اُسکے ساتھ کسی طرح اور صورت سے جنگ نہین کر سکتے بعد اُسکے فیلسوف اور دبیر آتے ہین اور کہتے ہین کہ ای شہزادے اگر ہم دانش و فیلسوفی اور حکمت اور خرد شناسی سے اس بلا کو دفع کر سکتے تو ہم کرتے یہ کہتے ہین اور لوٹ جاتے ہین بعد اُنکے معزز بوڑھے آتے ہین اور کہتے ہین ای شہزادے اگر ہم شفاعت اور زاری سے تیری بلا کو دفع کر سکتے تو کوشش کرتے لیکن یہ بلا ایسے شخص کی بھیجی ہوئی ہو کہ مال اور جمال اُسکے روبرو بیقدر ہین پھر قیصر مع وزیر کے خیمے مین جاتا ہی اور دونون کہتے ہین ای جانِ پدر باپ کے قبضۂ قدرت مین کیا ہے کچھ بھی نہین ہو اسلیے کہ مین تیری واسطے بڑی بھاری فوج لایا اور اپنے حکیمون اور بزرگون اور شفیقون اور مدبرون اور صاحب جمالون اور توانگرون اور نعمتہای الوان کے ساتھ آیا اگر ان تدبیرون سے اس حادثے کا دفع کرنا ممکن ہوتا تو مین سب کو تیرے لیے صرف کرتا اور جو کچھ کر سکتا عمل مین لاتا لیکن یہ کار ایسے شخص کا ہی کہ تیرا باپ اور جو کچھ کہ جہان مین ہی سب اُسکی قدرت کی مٹھی مین عاجز و ناچیز ہین ہمارا اسلام دوسرے برس تک کے لیے تجھپر ہو یہ کہتا ہی اور لوٹ جاتا ہے اس بات نے حسن کے دل مین ایسا اثر کیا کہ جملہ کار دنیوی سے بیکار ہو گئے اور اس فکر مین پڑے کہ آخرت کا زاد راہ مہیا کرین اور بصری مین آئے اور قسم کھائی کہ دوسری بار اس دنیا مین نہ ہنسونگا وقت مرگ تک۔ اور ایسا اپنے آپ کو عبادت اور مجاہدے مین مشغول کیا کہ اس زمانے مین کوئی ویسا نہ تھا اور ستر برس تک اپنی مدت عمر مین بے وضو نہ رہے اور گوشۂ تنہائی مین بسر کی ور سب سے بڑھ گئے جیسا کہ ایک روز ایک شخص نے سوال کیا کہ حسن کو یہ بزرگی اور بہتری کیون ہی ایک بزرگ نے کہا اسوجہ سے کہ جملہ خلق کو اُسکے علم کی حاجت ہی اور اُسکو خدا کے سوا کسی کی حاجت نہین اور دین مین سب کے سب اُسکے محتاج ہین اور وہ اس سبب سے ہمارا سردار ہی نقل ہی کہ آپ ہفتے مین ایکبار وعظ کہتے اور جب مجلس مین حضرت رابعہؓ کو نہ دیکھتے تھے تو ترک کرتے لوگ کہتے کہ اتنے بزرگ اور خواجہ آسکے ہین اگر ایک بڑھیا نہین آئی تو کیا ہوا فرماتے ہان تم سچ کہتے ہو

لیکن ایسا شربت جو ہے ہاتھیون کے نشے کے لیے بنایا ہو چیونٹیون کے برتن مین نہین بھر سکتے
اور جب وعظ مین جوش مین آتے تو اپنا مُنہ حضرت رابعہ کیطرف کرتے اور کہتے یہ گرمی و جوش تیری ہی گرمی کا
گرمی و جوش سے ہے لوگون نے آپ سے پوچھا کہ بڑی کثیر جماعت کہ آپ کے وعظ مین حاضر ہوتی ہے آپ
اس سے خوش ہوتے ہین فرمایا کہ ہم کثرت سے خوش نہین ہوتے ہان البتہ اگر کوئی درویش محبت
الٰہی کا سوختہ حاضر ہوتا ہے تو ہم اس سے خوش ہوتے ہین لوگون نے پوچھا کہ مسلمانی کیا ہے اور
مسلمان کون ہے آپنے فرمایا کہ مسلمانی کتابون مین ہے اور مسلمان خاک کے نیچے قبرون مین لوگون نے کہا
کہ اصل دین کیا ہے آپنے فرمایا کہ ورع و پرہیزگاری لوگون نے کہا وہ کیا شے ہے کہ ورع و پرہیزگاری کو
تباہ کرتی ہے آپنے فرمایا کہ طمع و لالچ لوگون نے کہا کہ عدن کے باغات کیسے ہین آپنے فرمایا کہ سونے کا
ایک محل ہے کہ اسمین سوائے پیغمبر و صاحب صدیق و شہید و سلطان عادل کے کوئی داخل نہ ہوگا
لوگون نے کہا کہ بیمار طبیب بیمارون کا علاج کیسے کرے آپنے فرمایا کہ اول علاج اپنا کرو پھر علاج دوسرونکا
اور آپنے فرمایا کہ میرا کلام سنو کیونکہ میرا علم تمکو مفید ہوگا اور میری بے علمی تمکو نقصان نہ کرے گی
لوگون نے سوال کیا کہ ہمارے دل سوتے ہوئے ہین اسلیے آپ کا کلام اثر نہین کرتا ہم کیا کرین آپنے فرمایا
تمھارے دل مُردہ ہین اسلیے کہ سویا ہوا ہلانے سے بیدار ہوجاتا ہے پر مُردہ بیدار نہین ہوتا لوگون
نے سوال کیا کہ ایک قوم باتون سے ہمکو ایسا ڈراتی ہے کہ ہمارا دل خوف سے ٹکڑے ٹکڑے ہوتا ہے
آپنے فرمایا بہتر ہے کہ تم آج ڈرانے والون کی ہم صحبت ہوتا کہ کل قیامت کو امید رحمت حق ہو
لوگون نے کہا کہ ایک قوم آپکے کلام کو یاد رکھتی ہے تا کہ اسپر اعتراض کرے اور عیب لگاوے آپنے فرمایا
کہ مین خود آپکو عیب وار پاتا ہون اسلیے کہ بہشت برین کی حرص کرتا ہون اور طالب قربت
حق تعالیٰ ہون حالانکہ ایک دوسرے کے خلاف ہے اور دوسرے یہ کہ مین سلامتی کی امید ہرگز
لوگون سے نہین کرتا اسلیے کہ پیدا کرنیوالا انکی زبان سے نہین چھوٹا ہے کیونکہ اکثر لوگون نے
خدا پر کہ واحد مطلق ہے الزام دوئی کا لگایا پس انسان کیسے چھوٹ سکتے ہین لوگون نے کہا کہ
بعضے کہتے ہین کہ خلق کو پند و نصیحت اسوقت کرنا چاہیے کہ اپنی ذات کو پاک و صاف بنالیا ہو

آپ نے فرمایا کہ شیطان اس آرزو مین ہے کہ دروازہ امر معروف اور نہی منکر احکام حق تعالیٰ کا بند ہو جاوے لوگون نے کہا کہ ایماندار و مومن کو مسکر کرنا روا ہے آپ نے فرمایا کیا تم قصۂ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون کا بھول گئے لیکن جب پیغ سینے میں کالڈ آلے تو کچھ نقصان نہین رکھتا نقل ہے کہ حضرت حسنؒ کا ایک مرید تھا جبکہ وہ آیت قرآن سنتا تھا زمین پر بیخود ہو کر گر پڑتا تھا آپ نے فرمایا کہ یہ کام کیا کرتا ہے کر لیکن جہانتک ہوسکے آواز نکر ایسا نہو کہ اس سے تجھکو ریا پیدا ہو جاوے اور اپنے آپ کو تو ہلاکی مین ڈالے اور پھر تیری اگر ایسی حالت بھی نہو وے تو بھی تو آپ کو تکلف سے بیخود بناوے اور ہمکو اور ہماری پند و نصیحت و تربیت کو بیٹھ کے پیچھے دس منزل کے فاصلے پر پھینکدیوے پھر فرمایا کہ جو آواز کرتا ہے اسکا قاصد نہین ہے کہ شیطان نقل ہے کہ ایک روز آپ مجلس مین وعظ فرما رہے تھے ناگاہ حجاج مع اپنی فوج شمشیر برہنہ کے آیا ایک بزرگ وہان موجود تھے انھون نے اپنے دل مین کہا کہ آج حسنؒ کا امتحان کیجیے یعنی دیکھین کہ حجاج کے سامنے بھی پند و نصیحت کرتا ہی یا خوشامد کی گفتگو کرتا ہی حجاج بیٹھ گیا حسنؒ نے ذرا بھی اُسکی پروا نکی اور نظر اُٹھا کر بھی ندیکھا اس بزرگ نے کہا کہ حسن حسن ہی یعنی مثل اپنے نام کے صفت حسن رکھتا ہے کہ کسی کی پاسداری و رعایت احکام خدا مین نہین کرتا جب مجلس برخاست ہوئی تو حجاج حضرت حسنؒ کے پاس گیا اور آپکے ہاتھ کو چوما اور کہا اگر تم چاہتے ہو کہ مرد دیکھو تو حسنؒ کو دیکھو لوگون نے حجاج کو بعد مرگ خواب مین دیکھا میدان قیامت مین لوگون نے پوچھا کہ کیا تلاش ہی کہا اُسکو ڈھونڈھتا ہون جسکو موحد ڈھونڈھتے ہین یعنی طالب جمال حق تعالیٰ ہون اور کہتے ہین کہ جب حجاج حالت جانکنی مین تھا تو اُسکی زبان پر یہ کلمات جاری تھے کہ ای خداوند تو غفار ہی اور ساری بزرگون سے زیادہ بزرگ. اپنی غفاری کا اظہار اس کم حوصلہ مٹھی بھر خاک پر کر یعنی مجھے اپنی فضل سے بخشدے کیونکہ سارے لوگ ایک دل اور ایک زبان ہین کہ مین قابل عفو و رحم نہین ہون اور عذاب مین گرفتار ہونگا پس تو اُنکے خلاف مجکو بخشدے اور اُنکو دکھا کہ فعال لما یرید مین ہون لوگون نے یہ بات حضرت حسنؒ سے بیان کی آپ نے فرمایا کہ یہ بدکار آخرت کو بھی زبان درازی سے حاصل کیا چاہتا ہے۔

نقل ہے کہ جب حضرت علی (اللہ اُنسے راضی ہو) اونٹ کی مہار اپنی کمر پر باندھی بصرہ مین آئے اور تین
روز تک قیام فرما ہوئے آپ کے حکم سے سارے منبر توڑ ڈالے اور واعظونکو منع کیا لیکن جب حضرت حسنؓ کی
مجلس مین تشریف لیگئے تو حسنؒ کچھ وعظ کہہ رہے تھے حضرت علیؓ نے سوال کیا کہ تو عالم ہے یا طالب علم حضرت حسنؒ نے کہا
کہ مین کوئی بھی نہین ہون البتہ جو کلام کہ پیغمبر کا مینے سنا ہے اسکو بیان کرتا ہون حضرت علی مرتضیؓ نے آپکو منع نکیا
اور فرمایا کہ یہ جوان وعظ کہنے کے لائق ہے اور پھر چلے گئے جب حضرت حسنؒ کو خبر ہوئی کہ وہ حضرت علیؓ تھین آپ
منبر سے اُترکر اُنکے پیچھے روانہ ہوئے جب اُن تک پہونچے تو کہا کہ آپ خدا کے واسطے مجھکو وضو کرنا سکھلایئے
پس طشت لایا گیا اور حضرت علیؓ نے آپ کو وضو کرنا سکھلایا اسلیے اب وہ مقام باب الطشت کے
نام سے مشہور ہے اور حضرت علیؓ تشریف لیگئے۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ بصرہ مین خشک سال ہوا
دو لاکھ آدمی استسقا کی نماز کے واسطے گئے اور ایک منبر رکھا گیا اور حضرت حسنؒ کو منبر پر بھیجا کہ دعا کرین
حضرت حسنؒ نے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ مینھ برسے تو مجھے بصرہ سے نکالدو۔ اور اسطرح نقل کی ہے کہ اسقدر
خوف خدا حضرت حسنؒ پر غالب تھا کہ اگر تم آپ کو بیٹھا ہوا دیکھتے تو کہتے کہ شاید جلاد کے سامنے بیٹھے ہین
اور کبھی کسی نے آپ کو ہنستا نہین دیکھا ہمیشہ دردمند رہتے تھے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ نے
ایک مرد کو دیکھا جو رو رہا تھا پوچھا کیون روتا ہے اُسنے کہا کہ مین محمد کعب قرظیؒ کی مجلس وعظ مین
حاضر تھا اُنھون نے بیان کیا کہ مومنون سے ایک مرد ہوگا کہ اپنے گناہونکی نحوست وشومی سے
کئی برس تک دوزخ مین رہیگا آپ نے فرمایا کہ کیا اچھا ہوتا کہ حسنؒ اُسکے عوض دوزخ مین ڈالا جاتا
اسلیے کہ اُسکو یعنی مجکو ہزار برس کے بعد آگ سے باہر نکالینگے پس اُسکے عوض بھی اندر
چند سال آگ مین رہتا اور وہ نجات پاتا۔ نقل ہے کہ ایک روز یہ حدیث پڑھی جاتی تھی کہ
سب کے آخر مین اس اُمت کا جو شخص کہ دوزخ سے باہر نکلیگا بعد اسی برس کے ہنباد ہوگا
حضرت حسنؒ نے کہا کیا اچھا ہوتا کہ حسنؒ وہ فرد ہوتا۔ نقل ہے کہ حضرت حسنؒ ایک رات گھر مین
رو رہے تھے لوگون نے کہا کہ آپ کیون روتے ہین اسلیے کہ جیسے آپ ہین عابد ومتقی
اور دوسرا کوئی نہین آپ نے فرمایا اسلیے روتا ہون کہ خدا نکرے کہ میری نادانستگی اور بھول اپنا

کوئی ایسا کار ہو گیا ہو یا کوئی قدم غلطی سے بیتیٰ ایسی جگہ مین رکھا ہو کر وہ خدا کی درگاہ مین پسندیدہ نہو
پس حسنؒ کو کہا ہو کہ جا تیرا ہماری درگاہ مین کچھ مرتبہ نہ رہا اور اِسکے بعد ہم تیری کسی عبادت کو
قبول نہ کرینگے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ عبادت خانے کے بالاخانے پر اسقدر روئے
کہ آپ کے آنسو پرنالے سے بہہ نکلے ایک شخص وہان سے گذرتا تھا اُسپر ٹپکے اُسنے کہا کہ یہ
پانی پاک ہے یا ناپاک حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ بھائی وضو ڈالو اسلیے کہ ایک گنہگار بندے
کی آنکھ کے آنسو ہین۔ نقل ہے کہ ایک بار آپ جنازے کی نماز کو گئے جب لوگ مُردے کو
دفن کر چکے اور قبر درست کر دی تو حضرت حسنؒ اُس قبر پر بیٹھ گئے اور اسقدر روئے کہ
خاک کیچڑ ہو گئی پھر فرمایا کہ اے لوگو اول اور آخر لحد ہے دُنیا کے آخر گور ہے اور آخرت
کے اوّل گور ہے کہ وارد ہے القبر منزلٌ من منازلِ الآخرۃ یعنے قبر منزل ہے آخرت کی
منزلون سے۔ کیا فخر کرتے ہو ایسے عالم پر جسکے آخر یہ ہے اور کیون نہین ڈرتے ہو ایسے عالم سے
جسکا اوّل یہ ہے اور جب اوّل و آخر تمھارا یہ ہے تو اے غافلو اوّل اور آخر کا کام درست کرو
یہ باتین سُنکر جماعت جو حاضر تھی اسقدر روئی کہ سب بیخود ہو گئے۔ نقل ہے کہ ایک روز
حضرت حسنؒ ایک قبرستان مین ایک جماعت کے ساتھ جا رہے تھے آپ نے فرمایا کہ اس قبرستان مین ایسے مرد
مدفون ہین کہ اُنکی ہمّت کا سر آٹھون بہشتون کی ناز و نعمت پر نہین جُھکا ہے اور اُنھون نے
توجہ نہین کی ہے لیکن اسقدر حسرت اُنکی خاک کے ساتھ ملی ہے کہ اگر اُس حسرت کا ایک ذرّہ آسمانون
کے سامنے پیش کیا جاوے تو سب خوف کے مارے گر پڑین۔ نقل ہے کہ لڑکپن کے زمانے مین کوئی
نافرمانی آپ سے ہو گئی تھی جبکہ آپ نیا کرتا سیتے تھے اُس گناہ کو اُس کرتے کے گریبان پر
لکھتے تھے پھر اسقدر روتے تھے کہ بیہوش ہو جاتے تھے ایکمرتبہ عمر بن عبدالعزیز نے (اللہ اُن سے
راضی ہو) آپ کو ایک نامہ لکھا اور درخواست کی کہ آپ مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمایئے کہ جسکو مین ہمیشہ
یاد رکھون اور اُسکو اپنا پیشوا بناؤن یعنی ہر کام مین عمل مین لاؤن حضرت حسنؒ نے یہ لکھا کہ اگر خدا
تیرے ساتھ ہے تو تو خوف کس سے رکھتا ہے اور اگر خدا تیرے ساتھ نہین ہے تو تو امید کس سے رکھتا ہے

اور دوسرے وقت حضرت حسنؒ نے انکو نامہ لکھا کہ اس روز کو آیا ہوا جان کہ جس روز کے بعد کوئی نہ جیئے گا
عمر بن عبد العزیزؒ نے جواب مین لکھا کہ اس روز کو آیا ہوا جان کہ دنیا ہی خود نہو گی اور آخرت ہی ہو گی
ایک مرتبہ ثابت بنانی نے (اللہ کی رحمت اسپر ہو) حضرت حسنؒ کو نامہ لکھا کہ مینے سنا ہی کہ آپ حج کو
جائینگے مین چاہتا ہون کہ آپکے ہمراہ رکاب ہون آپ نے فرمایا کہ ہمین رہنے دو کہ ہم خدای تعالے
کی ستاری کے پردے مین زندگانی کرین کیونکہ اکٹھا ہونے سے ایک کو دوسرے کا عیب معلوم ہوگا
اور پھر ہم ایک دوسرے کو برا خیال کرینگے نقل ہے کہ حضرت حسنؒ نے ایک مرتبہ سعید بن جبیرؒ کو بطور
نصیحت فرمایا کہ تین کام مت کیجیو ایک تو یہ کہ بادشاہون کے بچھونے پر قدم مت رکھیو اگرچہ کسی قدر
تیرے حال پر مہربانی فرمادین دوسرے یہ کہ کسی سے پوشیدہ راز خلوت مین بھی ظاہر نکیجیو اگرچہ رابعہ
وقت ہو اور تو نے اسکو کتاب خدا سکھائی ہو اور پڑھائی ہو تیسرے یہ کہ ہرگز راگ گانا
مت سنیو اگرچہ تو مردون مین مردانگی کا درجہ رکھتا ہو اسلیے کہ آفت سے خالی نہین اور آخرکار
اپنا اثر پیدا کرتا ہی مالک بن دینارؒ نے نقل کی کہ مینے حضرت حسنؒ سے پوچھا کہ لوگون کی خرابی
کس چیز مین ہی آپ نے فرمایا کہ دل کے مرنے مین کہا کہ دل کا مرنا کیا ہی آپ نے فرمایا کہ دنیا کی
محبت عبد اللہؒ نے نقل کی کہ مین علی الصباح اٹھا کہ جماعت سے جاکر نماز پڑھون مین حضرت حسنؒ
کی مسجد کے دروازے پر آیا دروازہ بند تھا اور حضرت حسنؒ دعا مانگ رہے تھے اور لوگ
آمین کہہ رہے تھے مینے اپنے دل مین کہا کہ شاید حضرت حسنؒ کے احباب یہان موجود ہین مین تھوڑی
دیر ٹھہر رہا یہان تک کہ صبح ہو گئی مینے دروازے پر ہاتھ رکھا اور دروازہ کھل گیا مین اندر گیا
حضرت حسنؒ کو اکیلا پایا مین حیرت مین رہا جب مین نماز سے فارغ ہوا تو وہ قصہ ان سے
بیان کیا اور مینے کہا کہ خدا کے واسطے مجھے اس حال سے خبردار کیجیے آپ نے فرمایا کہ کسی سے مت
کہنا ہر جمعے کی رات کو جن پریان یہان آتے ہین مین انکے سامنے وعظ کہتا ہون اور پھر دعا
کرتا ہون اور وہ آمین کہتے ہین۔ نقل ہے کہ جب حضرت حسنؒ دعا مانگتے تو حبیب عجمیؒ
دامن پھیلاتے اور کہتے کہ مین قبولیت کو دیکھ رہا ہون۔ ایک بزرگ نے نقل کی کہ ہم لوگ

حضرت حسنؓ کے ہمراہ حج کو گئے ہمکو پیاس لگی ہم ایک کوئین کی جگت پر پہونچے ہمنے ڈول اور رسّی نہ دیکھا کہ جس سے بھر کر پانی پیئین حضرت حسنؓ نے کہا کہ جب مین نماز پڑھون تو تم پانی پیو پھر آپ نماز پڑھنے لگے ہم کوئین کی جگت پر گئے دیکھا کہ پانی کوئین کی جگت پر جوش مار رہا ہا ہم سب نے پانی خوب پیا ایک نے ہماری ساتھیون سے ایک کوزہ چھپا کر بھر لیا پانی کوئین مین اتر گیا جب حضرت حسنؓ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم نے خدا پر یقین نہ رکھا اسلیے پانی کوئین مین اتر گیا بعد اسکے ہم وہان سے روانہ ہوئے حضرت حسنؓ نے راہ مین کھجورین پائین اٹھالین اور ہمکو دین ہمنے کھائین اُن کھجورون کی گٹھلیان سونے کی تھین ہم اُن گٹھلیون کو مدینے مین لے گئے اور انکی عوض کھانا لیا اور خیرات کی کہتے ہین کہ ابو عمروؒ امام قرآن پڑھایا کرتے تھے ایکبار ایک بے داڑھی مونچھ کا خوبصورت لڑکا اُنکے پاس آیا اور کہا کہ آپ مجھے بھی قرآن پڑھایئے ابو عمروؒ نے اُسپر خیانت کی نظر سے نگاہ کی الف الحمد سے لیکر سین من الجنۃ والناس تک یعنی تمام کلام مجید بھول گیا ایک طرح کا جوش اُسمین پیدا ہوا اور بیقرار ہوا حضرت حسنؓ کے پاس گیا آپنے فرمایا کہ اب حج کا زمانہ قریب ہے جا کر حج کر اور جب حج کر چکے تو تجھے مسجد خیف مین ایک بوڑھے شخص ملینگے محراب مین بیٹھے ہوئے تو اُنکے وقت کو تباہ نہ کیجیو اور ٹھہر رہیو جب تک کہ اوراد و وظائف سے فارغ ہون پھر اُنسے کہیو تا کہ دعا فرماوین ابو عمروؒ نے ایسا ہی کیا اور مسجد کے ایک کونے مین جا بیٹھا ایک شوکت دار بوڑھے کو دیکھا کہ بہت لوگ اُسکے گرد بیٹھے ہین جب تھوڑی دیر گذری ایک مرد وہان سفید پاکیزہ لباس پہنے آیا لوگ اُسکے سامنے گئے اور سلام کیا اور آپسمین بات چیت کرتے رہے جب نماز کا وقت آیا تو وہ مرد چلا گیا اور لوگ بھی اُسکے ہمراہ چلے گئے اور وہ بوڑھے شخص تنہا رہ گئے ابو عمروؒ کہتا ہے کہ مین اُنکے پاس گیا اور مینے اُنکو سلام کیا اور کہا کہ خدا کے واسطے میری فریاد کو پہونچیے اور اپنا حال مفصل بیان کیا وہ شخص غمناک ہوئے اور کن انکھیون سے آسمان کیطرف نظر کی ابھی اُس بزرگ نے سر آگے کیطرف نہ جھکایا تھا کہ سارا قرآن مجھپر کشف ہوگیا ابو عمروؒ کہتا ہے کہ مین خوشی کے مارے اُنکے قدمون پر گر پڑا اُس بزرگ نے کہا

تجھے میسر آتی کسنے دیا تینے کہا کہ حضرت حسن بصری ؓ نے اُنھون نے کہا کہ حسن ؓ نے ہمکو رسوا کیا ہم اسکو بھی رسوا کر ینگے اُسنے ہمارا پردہ پھاڑا ہم اُسکا بھی پردہ پھاڑ ینگے پھر کہا تو نے اُس بزرگ کو دیکھا جو ظہر کی نماز کے پہلے یہان آئے اور سبسے پہلے چلے گئے اور سفید پاکیزہ لباس پہنے تھے اور ہم سب لوگون نے اُنکی تعظیم کی تھی تینے کہا کہ ہان میںنے دیکھا اُس بزرگ نے فرمایا کہ وہ حسن بصری ؓ تھے ہر روز ظہر کی نماز بصرہ مین پڑھکر یہان آتے ہین اور ہمسے بات چیت کرتے ہین اور دوسری نماز کے وقت بصرہ چلے جاتے ہین پھر فرمایا کہ جسکا امام حسن ؓ جیسا ہو اُسکو ہماری دُعا کی کیا حاجت ہے۔ نقل ہے کہ حضرت حسن ؓ کے زمانے مین ایک مرد کا گھوڑا عیب دار ہو گیا وہ مرد نہایت حیران وعاجز ہوا اور اپنا حال حضرت حسن ؓ سے بیان کیا حضرت حسن ؓ نے اُس گھوڑے کو چار سو درم کے عوض اُس سے خرید لیا رات کو اُس مرد نے ایک سبزہ زار بہشت کے اندر خواب مین دیکھا کہ ایک گھوڑا مع چار سو بچھیڑون کے کہ سب مُشکی تھے اُس مین چر رہا ہے پوچھا کہ اِن گھوڑون کا مالک کون ہے فرشتون نے کہا کہ یہ سب تیرے نام تھے اب حسن ؓ کے نام کر دیے گئے جب وہ مرد جاگا تو حضرت حسن ؓ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امام بیع کو واپس کر کیونکہ مین اُسکو بیچکر پشیمان ہوا ہون حضرت حسن ؓ نے کہا کہ چلا جا کہ وہ خواب جو تو نے دیکھا ہے مینے تجھسے پہلے دیکھا تھا وہ مرد غمگین ہوا اور لوٹ گیا دوسری رات کو حضرت حسن ؓ نے محل اور بالاخانے دیکھے پوچھا کہ اِنکا مالک کون ہے فرشتون نے کہا یہ اُسکے واسطے ہین جو بخوشنودی بیع کو فسخ کرے حضرت حسن ؓ نے علی الصباح اُس مرد کو بلایا اور بیع اوّل کو بدل کر لیا یعنی درم لے لیے اور گھوڑا دیدیا۔ نقل ہے کہ حضرت حسن ؓ کے ہمسائے مین ایک آتش پرست شمعون نامی رہتا تھا بیمار پڑا اور قریب مرگ ہوا ایک شخص آیا اور حضرت حسن ؓ سے کہا کہ ہمسائے کی خبر لے حضرت حسن ؓ اُسکے سرہانے گئے اُسکو دیکھا کہ آگ کے دھوئین سے کالا پڑ گیا ہے آپ نے فرمایا کہ خدا سے ڈر کیونکہ تو نے ساری عمر آگ اور دھوئین کی پرستش مین بسر کی اب بھی اسلام کو آزما شاید کہ تجھپر رحمت خدا نازل ہو شمعون نے کہا کہ مجھے تین چیزین اسلام سے پھیرے ہوئے ہین ایک تو یہ کہ تم دُنیا کو بُرا کہتے ہو

اور پھر رات دن دنیا کی تلاش مین ہو دوسرے وہ کہ تم کہتے ہو کہ موت برحق ہی اور کچھ بھی سامان
مرگ تیار نہین کرتے ہو تیسرے وہ کہ کہتے ہو کہ خدا کا دیدار دیکھنے کے قابل ہی اور آج وہ کام کرتے ہو
کہ سب اُسکی مرضی کے خلاف ہون حضرت حسنؓ نے فرمایا یہ علامت حق شناسونکی ہی اور یہ تو بتا اگر مومن
ایسا کرتے ہین تو تو کیا کرتا ہی تو نے تو اپنی ساری عمر آتش پرستی مین صرف کردی اور مومن جو ایماندار
اور کچھ نہین تو اُسکی یگانگی کے تو مقر ہین اور دیکھ تو نے ستر برس آگ کی پرستش کی اور مینے بالکل نہین
پوجا اگر ہم تم دونون اسمین گرین تو مجھے تجھے دونونکو برابر جلا دیگی اور تیری حق کا کہ ستر برس پرستش کی
ذرا بھی لحاظ نکریگی لیکن اگر میرا خدا چاہی تو آگ کی کیا مجال ہے کہ میرے تن پر ایک بال کو تو جلا دیوے
اب آ تا کہ مین اپنے ہاتھونکو آگ مین کردون تا کہ تو آگ کی کمزوری اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھے آپ نے
یہ فرمایا اور اپنے ہاتھ آگ پر رکھدیے اور دیر تک رکھے رہے ذرا بھی آنچ نہ لگی اور خدا کی قدرت سے نہ جلے
شمعون نے جب یہ حال دیکھا تو بیقرار ہو گیا اور خدا کی محبت کا نور اُسکی پیشانی مین چمکنے لگا حضرت حسنؒ
سے کہا اب تک پوری ستر برس ہوئے کہ مینے آگ کی پوجا کی اب چند سانس باقی ہین تو اُسمین کیا
تدبیر کرسکتا ہون حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ تیری تدبیر آسان ہی کہ مسلمان ہوجا شمعون نے کہا
اگر تو ایک اقرارنامہ لکھدیوے کہ حق تعالی مجھکو عذاب نکریگا تو مین ایمان لے آؤن حضرت حسنؒ نے
ایک اقرارنامہ لکھا شمعون نے کہا کہ آپ حکم دیجیے کہ بصرہ کے عادل لوگ اسپر گواہی لکھین چنانچہ سب نے
گواہی لکھدی تب حضرت حسنؒ نے وہ خط شمعون کو دیا شمعون بیقرار ہوکر رویا اور مسلمان ہو گیا اور
حضرت حسنؒ کو وصیت کی کہ جب مین مرجاؤن تو غسل دینے کے بعد آپ مجھے قبر مین اُتارنا اور یہ خط میرے
ہاتھ مین رکھنا کہ میرے مسلمان ہونے کا ثبوت کل قیامت کو یہ خط ہوگا پھر کلمہ شہادت پڑھا اور مر گیا
حضرت حسنؒ نے اُسکی وصیت کے موافق کیا اور اُسکو دفن کیا اور بہت لوگون نے اُسکے جنازے کی
نماز پڑھی حضرت حسنؒ کو اُس رات فکر کے سبب نیند نہ آئی تمام رات نماز پڑھتے رہے اور اپنے دل مین
کہتے تھے کہ یہ مینے کیا کیا مین تو خود گنہگار ہون مین ڈوبا ہوا ہون اور ڈوبا ہوا دوسرے کا ہاتھ
کیونکر پکڑ سکتا ہی مجکو اپنی جان اور پر کچھ قدرت نہین ہی بھلا خدا کی ملک پر مینے کس طرح مہر کردی

اسی خیال میں محو گئے شمعون کو دیکھا کہ شمع کی طرح تاج سر پر اور مکلف لباس پہنے بہشت کے
باغوں میں ٹہل رہا ہے حضرت حسنؓ نے کہا کہ اے شمعون کیا حال ہے اُسنے کہا کہ آپ کیا
پوچھتے ہیں اسطرح ہے کہ آپ دیکھتے ہیں حق تعالی نے مجکو اپنے فضل سے اپنی محل میں اتارا
اور اپنے کرم سے اپنا دیدار دکھایا اور جو جو مہربانیان اور انعام کہ مجھپر فرمائے مجھ میں تو قدرت
نہیں کہ انکو بیان کرسکون اب آپکے ذمے کچھ بوجھ نہ رہا اور آپ سبکدوش ہوگئے لیجیے اپنا اقرارنامہ
کیونکہ اب اسکی ضرورت نہیں ہے جب حضرت حسنؓ خواب سے بیدار ہوئے تو اُس خط کو اپنے ہاتھ
میں دیکھا اور کہا کہ اے خداوند ظاہر ہے کہ تیرے کام بے سبب ہیں اور کل کام بالکل تیرے فضل پر
ہیں تیرے دروازے پر کون نقصان اٹھاویگا جبکہ یہ حال ہے کہ آتش پرست جسنے ستر برس آگ کو
پوجا تو نے ایک کلمے میں اپنا قرب عطا فرمایا پس تو مومن کو کہ جسنے ستر برس تیری عبادت
کی ہو کسطرح بے نصیب چھوڑ دیگا۔ نقل ہے کہ حضرت حسنؓ میں اسقدر فروتنی اور عاجزی تھی
کہ جسکو وہ دیکھتے تھے اسکو اپنے سے بہتر جانتے تھے ایک روز دجلے کے کنارے جارہے تھے
ایک حبشی کو دیکھا کہ ایک عورت کے ساتھ شراب پی رہا ہے اور شراب کا شیشہ آگے دھرا ہے
حضرت حسنؓ کے دل میں گذرا کہ کیا یہ آدمی مجھسے بہتر ہے اور پھر کہا کہ یہ مرد مجھسے بہتر نہیں ہوسکتا
کیونکہ عورت کے ساتھ شراب پی رہا ہے اور شراب کی بوتل آگے دھری ہے اسی فکر و خیال میں
تھے کہ ایک کشتی اسباب سے بھری دجلے میں پہونچی اور چکر کھا کر ڈوب گئی سات آدمی پانی میں
ڈبکی کھانے لگے وہ حبشی پانی میں کود پڑا اور چھ آدمیونکو باہر نکال لایا پھر حضرت حسنؓ کیطرف
متوجہ ہوا اور کہا کہ اگر آپ مجھسے بہتر ہیں تو اُٹھیے میں نے تو چھ آدمیونکو بچایا ہے آپ اس ایک ہی کو
بچا لیجئے اے مسلمانوں کے امام وہ عورت کہ آپنے دیکھی میری ماں ہے اور اس شیشے میں پانی ہے
کہ جو میں آپکا امتحان کرنے کے لیے پی رہا تھا تاکہ معلوم کرون کہ آپ بینا ہیں یا کور بس معلوم
ہوا کہ کور ہیں حضرت حسنؓ اُسکے قدموں پر گر پڑے اور معذرت کی اور سمجھے کہ وہ خدا کا
موکل ہے اور آپنے فرمایا کہ اے حبشی جسطرح کہ تو نے اُن لوگوں کو دریا سے نجات دی ہے

مجھے بھی خودبینی اور غرور کے دریا سے رہائی دے آپنے کہا کہ اللہ آپ کی آنکھیں روشن کرے اُسکی
دعا کی برکت سے ایسا ہی ہوا کہ کبھی آپنے اپنے کو بہتر کسی سے خیال نکیا یہانتک کہ ایک مرتبہ ایک
کتے کو دیکھا آپنے فرمایا کہ یا اللہ مجھکو اس کتے کے طفیل سے قبول کرلے ایک شخص نے حضرت حسنؒ
سے سوال کیا کہ آپ بہتر ہین یا کتا آپنے فرمایا کہ اگر خدا کے عذاب سے نجات پاجاؤنگا تو مین بہتر
ہون اور اگر گرفتار ہونگا خدا کے عذاب مین تو قسم ہے خدا کی بزرگی اور عزت کی کہ کتا
مجھ ایسے سَو سے بہتر ہے۔ نقل ہے کہ لوگون نے حضرت حسنؒ کے کان مین پہونچایا کہ فلان
شخص نے آپ کی غیبت کی ہے آپ نے تازے چھوہارون کا ایک تھال بھر کر اُس مرد کو
بطور تحفہ بھیجا اور معذرت کہلا بھیجی اور فرمایا کہ مینے سُنا ہے کہ تو نے اپنی نیکیونکو میرے
اعمال کے دفتر مین نقل کیا پس مینے چاہا کہ اُسکا عوض کرون معاف کرلیو اِسلیے کہ بدلا اُسکی
خیرات کا یہ تحفہ ہرگز نہین ہوسکتا۔ نقل ہے کہ حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ مجھے چار شخصون کے
کلام سے تعجب آتا ہے جب یاد آتا ہے ایک تو لڑکے دوسرے مست تیسرے مخنث چوتھے عورت
لوگون نے پوچھا کیا ہوا تھا آپنے فرمایا کہ مینے ایک روز ایک مخنث کے کپڑے کھینچ لیے اُسنے
کہا اے صاحب ہمارا حال ابتک ظاہر نہین ہوا ہے آپ میرا جامہ نہ کھینچیے کیونکہ روز آخرت کے
معاملے کو خدا جانتا ہے کہ کیا ہوگا۔ اور ایک مست کو دیکھا کہ کیچڑ مین لڑکھڑاتا چلا جا رہا ہے مینے کہا
کہ پاؤن جما کر رکھتا کہ نہ گرے اُسنے کہا کہ آپ ثابت قدم رہیے کیونکہ آپ کو دعوی ہے اور دوسرے
یہ کہ اگر مین گر پڑونگا تو کچھ پروا نہین کہ مست ہون اور اگر مٹی مین لتھڑ بھی جاؤنگا تو اُٹھ کر
دھو ڈالونگا اور یہ بات بہت آسان ہے لیکن آپ اپنے گرنے سے ڈریے کیونکہ آپکی لغزش سے ساری
قوم پھسل جائیگی اور ایک نقصان عظیم وقوع مین آئیگا اِس بات نے بھی میرے دل مین اثر کیا اور اسیطرح
ایک لڑکا اپنے ہاتھ مین چراغ لیے جاتا تھا مینے کہا کہ یہ روشنائی کہانسے لایا ہے اُسنے اُسیوقت چراغ کو
گل کردیا اور کہا کہ آپ بتائیے کہ روشنی کہان گئی تا کہ مین بتاؤن کہ کہانسے لایا ہون اسیطرح
مینے ایک عورت کو دیکھا کہ ننگے سر اور مُنھ اور آستین چڑھائے غصے مین بھری تھی اور چالاک

خوبصورت تھی اپنے خاوند کی شکایت مجھ سے کرنے لگی میں نے کہا اے عورت اپنا منھ اور ہاتھ ڈھانک لے
اُسنے کہا کہ ایک مخلوق کی محبت میں میرا یہ حال ہے کہ میری عقل جاتی رہی ہے اور ایسی دیوانی
ہو رہی کہ اگر تو نہ کہتا کہ تیرا منھ اور سر برہنہ ہے تو میں اسیطرح اُسکے ذوق وشوق میں بازار
چلی جاتی اگر تو ساتھ اس عوے کے خدا کی دوستی کا رکھتا ہے کیا اچھا ہوتا اگر میرے منھ کو
کھلا نہ دیکھتا۔ نقل ہے کہ جب حسنؒ منبر سے اُترتے تو حاضرین مجلس سے چند شخصونکو روک لیتے
اور فرماتے کہ آؤ تاکہ میں تمپر نور بکھیرون یعنی اپنی توجہ خاص تمپر کرون۔ ایک روز ایک
شخص جو اس جماعت سے نہ تھا آپ کے ساتھ چلنے لگا آپ نے فرمایا کہ تو لوٹ جا۔
نقل ہے کہ ایک روز حضرت حسنؒ نے اپنے یارون سے فرمایا کہ تم رسول اللہ علیہ السلام کے
صحابہ کے مثل ہو سب یار بہت خوش ہوئے آپ نے فرمایا کہ تم صورت وشکل میں مشابہ ہو
نہ افعال وکردار میں اسلیے کہ اگر تم انکو دیکھتے تو سب کو دیوانہ سمجھتے اور اگر اُن کو یعنے
صحابہ کرام کو تمھاری حالت پر آگاہی ہوتی تو وہ تم میں سے کسی کو مسلمان نہ کہتے اس لیے
کہ وہ ایسے پیشوا تھے کہ گھوڑون پر سوار گئے اور مثل پرندون کے اُڑتے ہوئے اور مثل ہوا
کے تیز چلتے ہوئے گئے اور ہم وہ لوگ ہین کہ ایسے گدھون پر سوار ہین کہ جنکی پیٹھین
زخمی ہین بس چلانے اور چلنے سے مجبور ہین۔ نقل ہے کہ ایکبار ایک بدوی حضرت حسنؒ
کے پاس آیا اور سوال کیا کہ صبر کسکو کہتے ہین آپ نے فرمایا کہ صبر دوطرح پر ہے ایک بلا اور مصیبت پر
اور دوسرے اُن چیزون پر کہ جنکو خدا تعالی نے اُنسے منع فرمایا ہے اور جیسا کہ حق صبر ہے
آپنے بیان کیا اُس بدوی نے کہا کہ اے حضرت میں نے آپکے مثل زاہد ہرگز نہین دیکھا ہے اور نہ
آپ سے زیادہ کوئی صابر سُنا ہے حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ اے بدوی میرا زہد تمامی خواہش اور رغبت
آخرت کے سبب سے ہے اور میرا صبر بے صبری کے سبب سے اُس بدوی نے کہا حضرت آپ اس بات کا
صاف صاف مطلب فرمائیے کیونکہ میرا دل متردد ہو گیا آپ نے فرمایا کہ میرا صبر بلا اور مصیبت یا طاعت
الٰہی پر جزع ہے وہ اپنے منھ سے بول رہا ہے کہ میں دوزخ کی آگ سے ڈر رہا ہون اور یہی جزع

کہتے ہیں اور میری پرہیزگاری و زہد جو اس دنیا میں ہے وہ آخرت کی رغبت کی وجہ سے ہے اور یہ
عین حصہ طلبی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ صبر اس شخص کا قوی ہے کہ اپنے حصے پر راضی ہو اور آخرت کی
نعمتوں کا آرزومند نہو تاکہ اسکا صبر خدا کے واسطے ہو نہ اپنے تن کے بچاؤ کے لیے عذاب دوزخ سے
اور اسکا زہد خدا کے واسطے ہو دوزخ و بہشت کی نعمتیں حاصل کرنے کے لیے اور یہ علامت و نشان
اخلاص کا ہے اور آپ نے فرمایا کہ مرد کو علم چاہیے نافع اور عمل چاہیے کامل اور ساتھ اسکے اخلاص
خالص اور قناعت پوری اور صبر جمیل اور جب یہ تینوں حاصل ہوئیں پھر میں نہیں جانتا کہ
قیامت کے روز اسکے ساتھ کیا معاملہ کرینگے اور آپ نے فرمایا کہ بھیڑ آدمی سے زیادہ آگاہی رکھتی ہے
اسلیے کہ چرواہے کی آواز اسکو چرنے سے باز رکھتی ہے اور آدمی خدا کا حکم اپنی مراد کے مقابلے میں
ترک کرتا ہے اور فرمایا کہ بدوں کی ہمنشینی مرد کو بدگمان کرتی ہے نیکوں کی طرف سے اور فرمایا کہ اگر کوئی
مجھے شراب پینے کو بلاوے تو میں بہتر زیادہ سمجھتا ہوں دنیا کی طلب سے اور فرمایا کہ معرفت وہ ہے
کہ تو اپنے میں ذرہ بھر نفسانیت اور خصومت نپاوے اور فرمایا بہشت کہ جاودانی اور دائمی ہے ان
چند روز کے عمل پر حاصل نہوگی بلکہ نیک نیتی سے حاصل ہوگی۔ اور فرمایا کہ جب بہشتی بہشت
کی طرف دیکھینگے تو سات سو ہزار سال تک بیہوش ہو جاوینگے کیونکہ حق تعالی ان پر تجلی کریگا
اگر اسکے جلال کو دیکھینگے تو مست ہیبت ہونگے اور اگر اسکے جمال کو دیکھینگے تو غرق وحدت
ہونگے اور فرمایا کہ فکر آدمی کے واسطے ایک ایسا آئینہ ہے کہ جسمیں برائیاں اور بھلائیاں اس کی
اسکو نظر آتی ہیں اور فرمایا کہ جسکا کلام نصیحت آمیزی سے خالی ہے وہ بالکل شر و فساد ہے اور جسکی کہ
خاموشی فکر کے خیال سے نہیں ہے وہ تمامی خواہش نفس اور غفلت ہے اور جو نظر نصیحت و عبرت لینے
کے خیال سے نہیں ہے وہ تمامی لہو و بازی و ذلت ہے اور فرمایا کہ توریت میں ہے کہ جسنے قناعت
کی خلق سے بے پروا و بے نیاز ہوا اور جسنے کہ لوگوں سے گوشہ عزلت اختیار کیا سلامتی پائی
اور جسنے کہ خواہش نفسانی کو پاؤں کے نیچے کیا آزاد ہوا اور جسنے کہ حسد کو ترک کیا اسپر دوستی
و مودت ظاہر ہوئی اور جسنے کہ چند روز یعنی ایسی مدت الغرض کہ قلیل ہے صبر کیا بہ خورداری

جاوید پائی اور فرمایا کہ عقلمند ہمیشہ خاموشی کی عادت کرتے ہین یہانتک کہ اسکی برکت سے انکے
دل گویا و ناطق ہوجاتے ہین پس اسکا اثر زبان پر پڑتا ہے اور فرمایا کہ ورع و پرہیزگاری کے
تین درجے ہین ایک وہ کہ بات نہ کہے مگر راست و حق خواہ غضب مین ہو خواہ خوشنودی مین دوسرے
وہ کہ اپنے تمام اعضا کو نگاہ رکھے ہر چیز سے کہ خدا کا غصہ اسمین ہے تیسرے وہ کہ اسکا قصد و ارادہ
ایسی چیز کیطرف ہو کہ خدا تعالی نے اپنی مرضی اسمین ظاہر کی ہے اور فرمایا کہ ذرہ بھر پرہیزگاری
و ورع ہزار سال کے نماز و روزہ سے بہتر ہے اور پھر فرمایا کہ اعمال مین سب سے زیادہ بزرگ فکر اور ورع
و پرہیزگاری ہے اور فرمایا کہ اگر مین جان جاتا کہ مجھ مین نفاق و دوروئی نہین ہے تو اپنی ذات کو
ہر چیز سے کہ روئے زمین مین ہے زیادہ دوست رکھتا اور فرمایا کہ ظاہر اور باطن کا خلاف نفاق و دوروئی ہی
سے ہے اور فرمایا کہ کوئی مومن و ایماندار گذرے ہوون سو ایسا نہین ہوا ہے اور نہوگا کہ اپنے اوپر
نہ کانپتا ہو اس خوف سے کہ ایسا ہو کہ مین منافق ہون اور فرمایا جو شخص کہتا ہے مین مومن و ایماندار ہون
خدا کی قسم وہ مومن نہین مین یقینا کہتا ہون اور فرمایا کہ مومن وہ ہے کہ اسمین آہستگی ہووے اور جب
کوئی نہووے جو کچھ عبادت و ریاضت کہ کر سکے کرے اور تنہائی مین جو کچھ کہ زبان پر آوے کہے
اور فرمایا کہ تین شخصون کی غیبت منع نہین ہے صاحب حرص و ہوا کی اور فاسق کی اور ظالم
بادشاہ و پیشوا کی اور فرمایا کہ غیبت کا کفارہ استغفار کافی ہے اگر تو چاہتا ہے کہ چھٹکارا ہو
اور فرمایا کہ بیچارہ آدمی راضی ہوا ہے ایسے مکان اور سرا سے پر کہ جسکے حلال کا حساب دینا
ہوگا۔ اور جسکے حرام کا عذاب سہنا ہوگا اور فرمایا کہ آدمی اگرچہ کسی حال مین ہو لیکن دنیا سے
جدائی کے وقت تین حسرتون کے ساتھ جدا ہوتا ہے ایک وہ کہ آسودہ نہوا تھا جمع کرنے
سے دوسرے وہ کہ وہ چیز حاصل نہین کی تھی جسکا آرزومند و امیدوار تھا تیسرے وہ کہ
سامان تیار نہین کیا تھا اس راستے کا جو اسکے درپیش تھا ایک شخص نے کہا کہ فلان شخص جانکنی
مین ہے آپنے فرمایا کہ تو ایسا مت کہہ کیونکہ وہ ستر برس سے جانکندنی اور حالت نزع مین ہے
اب اس جانکنی سے چھوٹ جائیگا اور فرمایا کہ ہلکا بوجھ رکھنے والون یعنی انکو کار جو دنیا سے کچھ

ولیکن ہلکی نور رکھتے تھے ان یارون نے نجات پائی اور بھاری بوجھ رکھنے والے دنیادار ہلاک ہوئے
اور فرمایا کہ حق تعالی ایسے لوگونکو بخشے کہ جنکے خیال مین دنیا امانت تھی یعنی نعمتونپر دنیا کی نازان
نہ تھے کیونکہ اسکو امانت سمجھتے تھے اور امانت کو واپس دیا اور سبکبار گئے اور فرمایا کہ میرے نزدیک
عاقل اور دانا وہ ہی کہ دنیا کو اجاڑا کرتا ہی اور اسکے ویرانے مین آخرت کی عمارت تعمیر کرتا ہی اور
فرمایا کہ جسنے خدا کو پہچانا وہ اسکو دوست رکھتا ہی اور جسنے کہ دنیا کو پہچانا وہ اسکو دشمن سمجھتا ہی
اور فرمایا کہ کوئی سرکش جانور دنیا مین تیری نفس سے زیادہ سخت لگام کے لائق نہین ہی اور فرمایا اگر تو
چاہتا ہی کہ دنیا کو دیکھے کہ تیرے بعد کسطرح ہوگی تو دیکھ لے کہ دوسرونکی موت کے بعد کسطرح ہے
اور فرمایا کہ خدا کی قسم لوگون نے نہین پوجا بتون کو مگر دنیا کی محبت و دوستی ہین اور فرمایا جو لوگ
کہ تمسے پہلے تھے انھون نے اس کتاب کی قدر و مرتبہ جانا جو خدای تعالی سے انکو پہونچی تھی کہ رات کو
اسکے مطالب پر غور کرتے تھے اور دن کو اسپر عمل کرتے تھے اور تمنے اسکو درست کیا اور
عمل کرنا اسپر چھوڑ دیا اور حالانکہ تمنے اسکے اعراب زیر و زبر و پیش اور حروف درست کیے ہین
اور پھر دنیا کی کتاب کی درستی مین مشغول ہو اور فرمایا کہ خدا کی قسم کہ چاندی اور سونے کو
کوئی شخص عزیز نہین رکھتا کہ خدای تعالی اسکو ذلیل و خوار نہین کرتا اور فرمایا کہ جس احمق نے کہ
لوگونکو اپنا پیرو دیکھا اور خیال کیا کہ مین پیشواے قوم ہون اسکا دل درست نہ رہا
یعنے گمراہ ہوگیا اور فرمایا کہ جس بات کی تو کسیکو نصیحت کرنا چاہی چاہیے کہ پہلے خود اس پر
عمل کرے اور فرمایا جو شخص کہ لوگونکا ذکر تیرے آگے کرتا ہی تیری باتین بھی ضرور لوگون کے
پاس لیجائیگا اور فرمایا کہ دینی بھائی ہمکو بیوی اور بچون سے زیادہ عزیز ہین اسلیے کہ وہ
دین کے یار ہین اور بیوی بچے دنیا کے یار اور دین کے دشمن اور فرمایا آدمی جو کچھ اپنے
اور اپنی مان باپ کے کھانے کپڑے مین خرچ کرتا ہی اسکا حساب دینا ہوگا مگر جو کھانا کہ
مہمانون اور دوستون کے آگے رکھتا ہی اسکا حساب نہوگا اور فرمایا کہ جس نماز مین کہ دل حاضر
نہین ہوتا وہ نماز عذاب سے ملی ہوئی ہی لوگون نے کہا کہ خشوع کیا ہی آپنے فرمایا کہ خوف

جو ہر دم دل میں جاگیر ہو لوگوں نے کہا ایک مرد ہے کہ وہ بیس برس سے جماعت کی نماز میں نہیں آیا ہے
اور کسی سے ملتا جلتا نہیں ہے حضرت حسنؒ اسکے پاس گئے اور فرمایا کہ او فلاں تو نماز میں کیوں نہیں آتا
اور لوگوں سے نہیں ملتا جلتا اُسنے کہا کہ آپ مجھے معاف فرمائیں کہ میں مشغول ہوں آپ نے فرمایا
کس کام میں اُسنے کہا میں کوئی سانس نہیں لیتا کہ ایک نعمت اس سے مجھکو حاصل نہیں ہوتی اور کوئی
نافرمانی مجھ سے ظہور میں نہیں آتی کہ میں اس نعمت کے شکر اور اس نافرمانی کے عذر میں مشغول
ہوں حضرت حسنؒ نے کہا اسیطرح کرتا رہ کیونکہ تو مجھ سے بہتر ہے لوگوں نے پوچھا کہ کسی وقت
کبھی آپ کو خوشی بھی حاصل ہوئی ہے آپ نے فرمایا کہ ایک روز جب میں کوٹھے پر تھا تو ایک پڑوسن
اپنے خاوند سے کہتی تھی کہ پچاس برس کے قریب ہوئے کہ میں تیرے گھر میں ہوں اس مدت میں اگر
کوئی چیز ہوئی تو ورنہ اگر نہ ہوئی تو میں نے صبر کیا جاڑے میں بھی اور گرمی میں بھی اور میں نے
زیادہ طلبی تجھ سے نہیں کی اور تیرے نام و نمود کا خیال رکھا اور تیری شکایت کسی سے نہیں کی لیکن میں
اس بات پر ہرگز راضی نہ ہونگی کہ تو میرے سر پر دوسری بیوی اختیار کرے اور یہ سب مصیبتیں میں نے
اسلیے اٹھائی ہیں کہ میں تجھکو دیکھوں اور تو مجھکو نہ اسلیے کہ تو دوسری کسی عورت کو دیکھے اور
آج کے روز کہ تو دوسری عورت کیطرف توجہ کرتا ہے اب میں مسلمانوں کے امام کا دامن پکڑ کر تیری
شکایت اس سے کرونگی حضرت حسنؒ کہتے ہیں کہ مجھے اس بات پر بےحد خوشی ہوئی اور آنسو میری
آنکھوں سے بہنے لگے میں نے قرآن میں تلاش کیا کہ کوئی آیت اس امر کی مطابقت کے لیے پاؤں میں نے
یہ آیت پائی - آیہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی تیری
ساری خطائیں معاف کر دونگا لیکن اگر تو گوشۂ خاطر سے دوسرے کی طرف میل و توجہ کرے گا
ہرگز نہ معاف کرونگا نقل ہے کہ ایک شخص نے حضرت حسنؒ سے پوچھا کہ آپ کس طرح ہیں
آپ نے فرمایا ان لوگوں کی حالت کیسی ہوگی کہ دریا میں ہوں اور کشتی ٹوٹ جائے
اور ہر شخص تختے کے ٹکڑے پر بیٹھا رہ جائے اُسنے کہا کہ ایک سخت حالت ہوگی آپ نے فرمایا
کہ میری حالت ایسی ہی ہے نقل ہے کہ حضرت حسنؒ عید کے روز ایک ایسی جماعت پر

کہ ہنس رہی تھی اور کھیل کود کر رہی تھی گذرے آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسے لوگوں سے تعجب آتا ہے کہ ہنستے ہیں اور انکو اپنے حال کی حقیقت کی خبر نہیں نقل ہے کہ حضرت حسنؒ نے ایک شخص کو قبرستان میں روٹی کھاتے دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ شخص منافق ہے لوگوں نے کہا آپ کسطرح یہ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جس شخص کی ان مُردوں کے آگے خواہش نفس جنبش کرے تو تم ہی سمجھو کہ وہ موت اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے ہرگز نہیں رکھتا اور یہی علامت منافقوں کی ہے نقل ہے کہ حضرت حسنؒ مناجات میں کہتے تھے الٰہی تو نے مجھکو نعمت دی میں نے شکر نہیں کیا تو نے بلا بھیجی میں نے صبر نہیں کیا اس سبب سے کہ میں نے شکر نہیں کیا تو نے اپنی دی ہوئی نعمت واپس نہ کی اور اس سبب سے کہ میں نے صبر نہیں کیا تو نے بلا کو ہمیشہ کے واسطے مجھپر مسلط نہیں کیا الٰہی تجھ سے سوائے کرم و فضل کے اور کچھ ظاہر نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ جب حضرت حسنؒ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ ہنسے حالانکہ کبھی کسی نے آپ کو ہنستے نہیں دیکھا تھا اور فرمایا کہ کونسا گناہ کونسا گناہ اور جان بحق ہوئے ایک بزرگ نے بعد وفات کے آپ کو خواب میں دیکھا کہا کہ آپ زندگی کی حالت میں کبھی نہ ہنسے جان کنی کے وقت ہنسنے کا کیا سبب تھا آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک آواز سُنی کہ اے ملک الموت سختی کر کہ ابھی اسکا ایک گناہ باقی ہے مجھے اس خوشی سے ہنسی آئی اور میں نے پوچھا کہ کونسا گناہ اور جان دیدی اور کسی بزرگ نے اُسی رات کہ آپ نے وفات کی آپ کو خواب میں دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے تھے اور منادی آواز لگا رہا تھا کہ حسنؒ بصری خدا کے پاس پہونچا اور خدا اُس سے راضی ہوا۔

چوتھا باب مالک بن دینار کے ذکر میں اللہ کی رحمت اُنپر ہو

حضرت مالک بن دینار کہ جنکو اگر سراپا ہدایت اور متوکل و لایت اور راستبازوں کا پیشوا اور دین کی

راہ کا بہتر اور خدا پرستوں اور عارفوں کا بادشاہ کہا جائے تو بجا ہے حضرت حسن بصری کے ہم زمانہ اور
ان بزرگوں صوفیوں کی جماعت میں تھے اور آپ کی پیدائش اپنے باپ کے غلامی کے زمانے میں ہوئی
اگرچہ آپ غلام زادے تھے لیکن دونوں جہان سے آزاد تھے آپ کی کرامتیں مشہور اور آپ کی ریاضتیں
مذکور اور آپ کے والد کا نام دینار تھا بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مالکؒ کشتی میں سوار تھے جب
کشتی دریا کے بیچوں بیچ میں پہونچی تو ملاحوں نے کرایہ طلب کیا آپ نے فرمایا کہ میرے پاس
کرایہ نہیں ہے ملاحوں نے اسقدر آپ کو مارا کہ آپ بیہوش ہوگئے جب پھر ہوش میں آئے تو کرایہ
مانگنے لگے اور دوسری بار آپ کو پھر مارا اور کہا کہ ہم آپ کا پاؤں پکڑ کر دریا میں ڈالدینگے قدرت خدا سے
دریا کی مچھلیاں پانی کی سطح پر نمودار ہوئیں اور ہر ایک کے منھ میں ایک دینار تھا حضرت مالکؒ نے اپنا ہاتھ
بڑھایا اور ایک مچھلی سے دینار لیکر ملاحوں کو دیا جب انھوں نے یہ دیکھا تو آپ کے پاؤں پر گر پڑے
آپ نے قدم کشتی سے باہر رکھا اور دریا کی سطح پر روانہ ہوئے اور لوگوں کی نظر سے گم ہوگئے اسی
سبب سے لوگوں نے آپ کا نام مالک دینار رکھا اور آپ کی توبہ کا سبب یہ لکھا ہے کہ آپ بہت خوبصورت اور
مالدار تھے اور دمشق میں قیام فرماتے تھے آپ جامع مسجد دمشق میں جسکو حضرت معاویہؓ نے تیار کرایا تھا
اور بہت کچھ اس مسجد کے نام وقف کیا تھا اکثر اعتکاف فرماتے تھے ایک بار آپ کے دل میں یہ
طمع پیدا ہوئی کہ ایسا کام کیجیے جسکے سبب سے لوگ اس مسجد کا متولی مجھکو کر دیویں اور یہ تمام مال ہاتھ
لگے اس خیال سے آپ نے اعتکاف پر اعتکاف کرنا شروع کیا اور برابر ایکسال تک نماز میں مشغول رہے
حتی کہ جب کوئی شخص آتا آپ کو نماز میں پاتا لیکن آپ اپنے دل میں کہا کرتے تھے کہ تو منافق ہوگیا ہے
اتفاق سے آپ بعد ایکسال کے ایکبار سیر دیکھتے کو مسجد سے باہر نکلے تو غیب سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے
کہ اے مالک تجھے کیا ہوگیا ہے کہ تو توبہ نہیں کرتا ہے جب آپ نے یہ آواز سنی تو حیران و پریشان مسجد
میں واپس آئے اور اپنے دل میں کہا کہ پورا ایکسال ہوگیا کہ میں نے خدا کی عبادت ریا اور نفاق
سے کی اب بہتری اسمیں ہے کہ اخلاص سے عبادت کروں اور خدا سے شرم کروں پھر آپ
فرماتے ہیں کہ اسی رات کو میں نے صاف دل سے عبادت کی دوسرے روز کیا دیکھتا ہوں

کہ لوگ اُس مسجد کے دروازہ پر اکٹھا ہو گئے اور آپس میں کہنے لگے کہ ہم دیکھتے ہین کہ اس مسجد کے حجرہ کا دروبام
بگڑے ہوئے ہین مناسب ہے کہ ایک شخص کو اس مسجد کا متولی بنا کر اہتمام مسجد اُسکے ذمہ کیا جاوے پھر سب نے
آپس میں اتحاد کرکے کہا کہ ہمارے نزدیک کوئی شخص مالک سے زیادہ لائق نہیں ہے پس اُسی کو متولی
بنانا چاہیے یہ کہکر سب تیرے پاس آئے میں نماز مین تھا ٹھہرے رہے جبکہ میں نماز سے فارغ ہوا تو
کہنے لگے کہ ہم سب آپکے پاس اسواسطے آئے ہین کہ آپ ہم سب کے کہنے سے اس مسجد کی تولیت قبول فرما دین
جب مینے یہ سُنا تو کہا الٰہی مینے تیری برابر ایکسال ریا سے عبادت کی کسی شخص نے میری طرف نظر بھر کر بھی نہ دیکھا
اب کہ مین دل سے تیری طرف متوجہ ہوا اور اپنے اعتقاد کو درست کیا کہ بعد اسکے طمع نہ کرونگا تو تو نے بیس
شخصونکو بھیجدیا کہ اس کام کی ہنسلی میری گردن مین ڈالین اے خدا تیری عزت کی قسم ہے کہ اب تو مین ہرگز
اسکا متولی نہ ہونگا لوگ کہتے ہین کہ آپنے یہ کلمات کہا اور بیخود ہوکے فرمائے اور مسجد سے باہر نکل آئے
اور اپنے خدا کی عبادت مین متوجہ ہوئے اور ریاضت اور مجاہدہ کرنے لگے کہتے ہین کہ شہر بصرہ مین ایک
دولتمند تھا جب وہ مرگیا تو اُس سے بہت کچھ مال رہا اُسکی ایک بیٹی بہت خوبصورت تھی اپنے باپ کے
مال کی وارثہ ہوئی ایکبار ثابت بنانی رح کے پاس وہ لڑکی آئی اور کہا مین چاہتی ہون کہ میری شادی
مالک دینار رح کے ساتھ ہوجاوے تاکہ مجھے عبادت خدا اور دوسرے دنیا کے کارون مین اُن سے
مدد ملے ثابت رح نے مالک رح سے کہا حضرت مالک رح نے فرمایا کہ مینے دُنیا کو تین طلاقین دی ہین
اور عورت بھی دُنیا ہے پس بتائیے کہ جسکو تین طلاقین دے چکا ہون اُس سے نکاح کیسے
جائز ہوسکتا ہی۔ نقل ہے کہ حضرت مالک رح ایکروز ایک دیوار کے سایہ مین سوتے
تھے لوگون نے دیکھا کہ ایک سانپ نرگس کی شاخ منھ مین لیے تھا اور آپ کو ہوا کر رہا تھا۔
نقل ہے کہ حضرت مالک رح نے فرمایا کہ کئی سال مین ایسی آرزو مین رہا کہ جہاد کو جاؤن جب ایسا
موقع آیا کہ جاؤن تو جنگ کے روز مجھے تپ آگئی اور ایسی شدت سے ہوئی کہ مین جا نہ سکا مین
رنج و غم مین یہ کہتا ہوا سوگیا کہ اے مالک اگر تیری خدا کے نزدیک کچھ بھی قدر و منزلت ہوتی
تو تجھے یہ تپ نہ آتی مینے سونے کی ہی حالت مین یہ آواز سُنی کہ ایک ہاتف غیب کہتا ہے

کہ اگر تو آج کے روز جنگ کرتا تو ضرور پکڑا جاتا اور جب پکڑا جاتا تو وہ لوگ تجھکو سوئر کا گوشت کھانے کو دیتے اور جب تو سوئر کا گوشت کھاتا تو وے لوگ تجھکو بے دین بناتے یہ تپ تیرے لیے ایک بڑا بھاری تحفہ ہے حضرت مالکؒ کہتے ہین کہ جب مَین خواب سے بیدار ہوا تو خدا کا شکر کیا مَین نے نقل ہے کہ ایکبار حضرت مالکؒ کا ایک دہریہ کے ساتھ مباحثہ ہوا گفتگو بڑھ گئی اور ان دونون سے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ مَین حق پر ہون آخر کار دونون طرف کے لوگون نے اتفاق کر کے کہا کہ ان دونون کا ایک ایک ہاتھ باہم ملاکر باندھو اور آگ مین کر دو جسکا ہاتھ جل جائے جانو کہ باطل و دروغ گو تھا ایسا ہی کیا خدا کی قدرت سے ایسا ہوا کہ دونون مین سے کسی کا ہاتھ نہ جلا بلکہ آگ سرد ہو گئی لوگون نے کہا کہ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ دونون حق پر ہین حضرت مالکؒ رنجیدہ خاطر اپنے گھر کو گئے اور جا کر سجدہ خاک پر رکھا اور مناجات کی کہ الٰہی مَین نے ستر برس تیری عبادت کی اور تو نے آخر کار مجھکو ایک دہریہ کے برابر کر دیا غیب سے آواز آئی کہ تجھے خبر نہین ہے کہ تیرے ہی ہاتھ نے دہریے کے ہاتھ کی مدد کی اگر فقط دہریہ اپنا ہاتھ آگ مین ڈالتا تو ضرور تھا کہ جل جاتا۔ نقل ہے کہ مالکؒ کہتے ہین کہ مَین ایک بار ایسا سخت بیمار ہوا کہ مَین خود اپنی زندگی سے مایوس و نا امید ہو گیا جب کہ مَین کچھ تندرست ہوا تو مجھے کسی چیز کی ضرورت ہوئی مَین بڑی ہی کوشش سے بازار مین گیا اتفاق سے شہر کے سردار کی سواری آ پہونچی نقیب و چوبدار چلانے لگے کہ ہٹ جاؤ ہٹ جاؤ چونکہ مجھ مین طاقت نہ تھی آہستہ آہستہ چلتا تھا ایک چوبدار نے میرے کوڑا مارا مینے کہا کہ اللہ کرے تیرے ہاتھ کٹ جائین دوسرے روز مینے اُس مرد کو دیکھا کہ دونون ہاتھ کٹا شہر کے چورستے مین پڑا ہے۔ نقل ہے کہ ایک بڑا شورہ پشت جوان حضرت مالکؒ کے پڑوس مین رہتا تھا حضرت مالکؒ ہمیشہ اُس سے ناخوش رہتے تھے مگر اسکو کچھ نہین فرماتے تھے اس خیال سے کہ اگر کوئی اُسکی شکایت کرے تو اُس جوان کو تنبیہ و تادیب کرون ایکبار ایک جماعت اُس جوان کے ظلم سے تنگ ہو کر آپکے پاس اُسکی شکایت لائی حضرت مالکؒ اُٹھکر اُسکے پاس گئے وہ جوان نہایت ہی سرکش اور بے باک تھا

حضرت مالکؒ سے کہنے لگا کہ آپ نہیں جانتے کہ میں ملازم شاہی ہون اور کسیکو یہ قدرت نہین ہے کہ مجھکو میرے
کام سے باز رکھ سکے حضرت مالکؒ نے فرمایا کہ مین بادشاہ سے جاکر کہونگا اُس جوان نے کہا کہ بادشاہ میری
مرضی کے خلاف نہین کرتا ہے اور میری ہر گفتار وکردار کو پسند فرماتا ہے حضرت مالکؒ نے کہا کہ اچھا اگر مین
بادشاہ سے تیری شکایت نہین کرسکتا تو رحمٰن سے تو کرسکتا ہون اُس جوان نے کہا کہ وہ خدا ایسا کریم و
رحیم ہے کہ ہرگز میری گرفت نکریگا حضرت مالکؒ لاجواب ہوکر باہر تشریف لائے اسپر چند روز اور
گذرے کہ اُس جوان کا شر وفساد حد سے گذر گیا دوسری بار لوگ شکایت کو آئے حضرت مالکؒ
نے ارادہ کیا کہ اُس جوان کو ادب دین آپ چلے راہ مین جارہے تھے کہ ایک آواز سُنی کہ دیکھو
ہمارے دوست کے آزار کے درپے مت ہو حضرت مالکؒ کو تعجب ہوا آپ اُس جوان کے پاس گئے جوان
نے جب آپ کو دیکھا تو کہا کہ پھر آئے حضرت مالکؒ نے فرمایا کہ مین اس مرتبہ اسلیے آیا ہون تاکہ تجھکو
خبر کردون کہ مینے ایک آواز ایسی سُنی ہے جوان نے جب یہ بات سُنی تو کہنے لگا کہ اگر اب یہی
بات ہے تو اچھا جو کچھ میرے پاس ہے سب اُسکے واسطے خیرات کرونگا اور جو کچھ کہ اُسکے پاس مال
اور جائداد تھی سب خیرات کردی اور خود چل دیا اور پھر کسی نے اُسکو نہ دیکھا حضرت مالکؒ کہتے ہین
کہ مینے مدت کے بعد اُسکو مکے مین اس صورت پر دیکھا کہ سوکھ کر مثل تنکے کے تھا اور جان
لبون پر تھی اور کہہ رہا تھا کہ اُسنے فرمایا ہے کہ ہمارا دوست ہے پس مین قربان ہون دوست پر اور
طالب ہون اُسکا کہ جو کچھ اُسکی مرضی ہے اور مین خوب جانتا ہون کہ دوست کی مرضی و خوشنودی
اُسکی عبادت و فرمانبرداری مین ہے پس مین توبہ کرتا ہون کہ کبھی اُسکے حکم کے خلاف نہ کرونگا
یہ کلمے کہے اور سرد ہوگیا۔ نقل ہے کہ ایک بار حضرت مالکؒ نے ایک گھر ایک یہودی کے
پڑوس مین کرایہ پر لیا حضرت مالکؒ کا حجرہ اُس یہودی کے مکان کے دروازے پر تھا
اُس یہودی نے ایک پرنالا بنایا تھا اور ہمیشہ نجاست حضرت مالکؒ کے گھر مین اُس پرنالے
کی راہ سے پھینکا کرتا تھا اور آپ کی جاے نماز کو ناپاک کرتا تھا اُسنے مدت تک ایسا ہی کیا اور
حضرت مالکؒ نے کسی سے نہ کہا ایک روز وہ یہودی آیا اور کہا کہ اے حضرت آپ کو میرے پرنالے

سے کچھ تکلیف تو نہیں ہی آپنے فرمایا کہ ہی لیکن میرے ایک لنگاری اور ایک جھاڑو رکھ چھوڑی ہے
ہین جو نجاست کہ گرتی ہی اسکو جھاڑ ڈالتا ہون اور پانی سے دھو ڈالتا ہون اُسنے کہا کہ آپ اسقدر
تکلیف اپنے اوپر کیون گوارا کرتے ہین اور یہ غم و غصہ کیون کہاتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہمارے
خدای تعالیٰ کا حکم یون ہی ہی کہ فرمایا ہے جو لوگ کہ غم کہاتے ہین اور غصے کو پیتے ہین اور
لوگون کی خطائین معاف کرتے ہین ہم انکو ثواب دینگے۔ یہودی نے کہا کہ آپ کا دین عجب پسندیدہ
دین ہی کہ خدا کی دوستی کے لیے دشمن کا رنج یون کہینچین اور فریاد نہ کرین اور اس حد تک صبر
کرین اور اسی وقت وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔ نقل ہے کہ سالہا سال گذر جاتے تھے
کہ حضرت مالکؒ کوئی ترشی یا شیرینی نہ کہاتے تھے ہر رات کو نان بائی کی دوکان پر جاتے
اور روٹی خرید کر روزہ افطار فرماتے اور روٹی ہی کی گرمی کو سالن یا لگاون خیال کرتے اور
اسی سے سیر ہو جاتے ایک مرتبہ بیمار ہوئے اور آپکے دل مین گوشت کی آرزو پیدا ہوئی
آپنے صبر کیا جبکہ نہایت درجہ جی چاہا کہ گوشت کہائین تو آپ ایک کلہ فروش کی دوکان پر گئے
اور تین پارچے خرید کیے اور آستین مین رکھ لیے اور چل دیے کلہ فروش نے اپنے شاگرد سے کہا
کہ آپکے پیچھے جا کر دیکھ کہ مالکؒ ان پارچون کو کیا کرتے ہین شاگرد روانہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد
روتا ہوا آیا اور کہا کہ وہ چلتے چلتے ایک سنسان مقام پر پہونچے اُن پارچون کو آستین سے نکالا
اور تین بار سونگھا اور فرمایا کہ ای نفس اس سے زیادہ تیرا حصہ نہین ہی پھر وہ روٹی اور پارچے
ایک فقیر کو دیدیے اور فرمایا کہ ای میرے کمزور تن یہ تکلیف و رنج کہ مین تجھپر رکھتا ہون تو
ایسا خیال نہ کیجیو کہ دشمنی کے سبب سے ہی بلکہ اسلیے ہی کہ تو چند روز صبر کر شاید کہ اس صبر کی برکت
سے یہ رنج و تکلیف بسر ہو جاوے اور تو ایسی نعمت پاوے کہ جسکو کبھی زوال و نیستی نہو اور پھر فرمایا
کہ مین نہین جانتا کہ اس بات کا مطلب کیا ہی کہ کہا ہے کہ جو شخص چالیس روز گوشت
نہین کہاتا اُسکی عقل مین نقصان آجاتا ہی اور حالانکہ مین نے بیس برس سے گوشت
نہین کہایا اور میری عقل روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہی۔ نقل ہے کہ حضرت مالکؒ

چالیس برس تک بصرہ مین رہے اور کھجور نہ کھائی جب آپ کھجورون کے پاس پہونچتے فرماتے
کہ ای اہل بصرہ دیکھو میرا پیٹ کھجور نہ کھانے کے سبب گھٹ نہین گیا ہے اور تم کہ ہر روز
کھجورین کھاتے ہو تمھارا پیٹ بڑھ نہین گیا ہی جب چالیس برس گذر گئے تو اُن کا دل کھجور
کھانے کو بہت للچایا اور آپ نفس کو منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ای نفس مین ہرگز تیری یہ آرزو
پوری نکرونگا یہانتک کہ ایک رات کو آپ کو خواب مین ارشاد ہوا کہ کھجورین کھا اور نفس سے قید کو
دور کر جب آپ نے خواب مین یہ سُنا تو نفس فریاد کرنے لگا حضرت مالکؒ نے فرمایا کہ ای نفس اگر تو ایک
ہفتے تک ایسے روزے رکھے کہ جسمین دن و رات دونون مین نہ کھاوی اور رات کو خدا کی عبادت مین
بسر کرے تو مین تیری یہ آرزو پوری کرونگا پس نفس نے موافقت کی اور روزے رکھے بعد تمام ہونے کے
حضرت مالکؒ نے کھجورین خریدین اور ایک مسجد مین گئے تا کہ کھاوین ایک لڑکے نے اپنے باپ کو
پکار کر کہا کہ ای باپ ایک یہودی کھجورین خرید کر مسجد مین کھانے کے لیے گھسا ہی اُسکے باپ نے کہا
کہ یہودی کا مسجد مین کیا کام اور ایک لاٹھی لیکر آیا جب بغور دیکھا تو پہچانا کہ مالکؒ ہین آپ کے
پاؤن پر گر پڑا اور کہا کہ ای خواجہ معاف فرمائیے کیونکہ ہمارے محلے مین دن کو یہودیون کے سوا
کوئی شخص کچھ نہین کھاتا اور ہر ایک شخص روزہ رکھتا ہی لڑکے نے آپ کو نادانی کی وجہ سے
نہین پہچانا آپ اسکو معاف فرمائیے حضرت مالکؒ نے جب یہ بات سُنی تو ایک طرح کا جوش و
خروش آپ کی جان مین پیدا ہوا اور آپ نے فرمایا کہ بیشک لڑکے کی زبان غیبی زبان ہے
اور فرمایا کہ ای خداوند آپ نے میرا نام بغیر کھجورین کھائے ایک بیگناہ کی زبان پر یہودی
جاری کیا اگر مین کھاؤنگا تو تو ضرور میرا کوئی ایسا نام رکھے گا کہ جو کفر سے بھی بڑھکر ہو بس اے
خدا تیری عزت و بزرگی کی قسم ہی کہ مین ہرگز نہ کھاؤنگا۔ نقل ہے کہ ایک رات بڑی آگ
شہر بصرہ مین لگی حضرت مالکؒ اپنی لاٹھی اور جوتیان اُٹھا کر بالاخانے پر چڑھ گئے اور
وہان سے دیکھنے لگے اور لوگ رنج و مصیبت مین مبتلا تھے بعض جل رہے تھے اور بعض کود
پھاند رہے تھے اور بعضے اپنا اسباب نکال رہے تھے حضرت مالکؒ نے فرمایا کہ نَجَا الْمُخِفُّوْنَ

وہلک المثقلون یعنے ملکے پھلکون نے نجات پائی اور بوجھل ہلاک ہوئے۔ اور ایسا ہی قیامت کو ہوگا۔ نقل ہے کہ ایک روز مالکؒ ایک بیمار کی بیمار پرسی کو گئے آپ فرماتے ہین کہ مینے جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ اُسکی موت کا وقت قریب ہے مینے کلمۂ شہادت اُسکو تلقین کیا ہر چند کوشش کی لیکن وہ سوائے اِسکے اور کچھ نہ کہتا تھا کہ دس گیارہ۔ پھر کہنے لگا کہ اے شیخ میری آنکھون کے سامنے ایک آگ کا پہاڑ ہے جبکہ مین یہ چاہتا ہون کہ کلمۂ شہادت پڑھون آگ مجھے پکڑنے کو دوڑتی ہے آپ فرماتے ہین کہ مینے پوچھا کہ اُسکا عمل کیا تھا لوگون نے کہا کہ یہ شخص بیاج بھی کھاتا تھا اور ناپ تول مین بھی کمی کرتا تھا اور جعفر بن سلیمان نے نقل کی ہے کہ مین مالکؒ کے ساتھ مکہ معظمہ مین تھا جب کہ آپ نے لبیک اللھم لبیک شروع کی تو بیہوش ہوکر گر پڑے جب ہوش مین آئے تو مین نے بیہوش ہوجانے کا سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ خوف غالب ہوا کہ ایسا نہو کہ اُسکے جواب مین ندا آوے لا لبیک نقل ہے کہ جب مالکؒ ایاک نعبد و ایاک نستعین جسکے معنے ہین کہ اے پروردگار مین خاص تیری ہی عبادت کرتا ہون اور تجھی سے مدد چاہتا ہون پڑھتے تو بیقرار ہوکر روتے پھر فرماتے کہ اگر یہ آیت کلام مجید کی اور سورۂ فاتحہ مین نہوتی تو مین ہرگز نہ پڑھتا یعنے ہم کہتے ہین کہ تجھکو ہم پرستش کرتے ہین اور حالانکہ اپنے نفس کو پوج رہے ہین اور ہم کہتے ہین کہ تجھسے مدد چاہتے ہین اور حالانکہ ہم اِسکے اُسکے دروازے پر جاتے ہین اور دوسرے لوگون کا شکر یا شکایت کرتے ہین نقل ہے کہ حضرت مالکؒ ساری رات جاگتے رہتے تھے آپ کی ایک صاحبزادی تھی ایک رات کہنے لگی کہ آخر اے باپ تھوڑی دیر تو آرام کر آپنے فرمایا کہ اے جان پدر تیرا باپ غضب الٰہی کے چھاپے و تاخت سے ڈرتا ہے اور کبھی فرمایا کہ مین اس سے ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ دولتِ سعادت ظہور کرے اور مجھے سوتا پاوے لوگون نے پوچھا کہ یہ بات کسطرح پر ہے آپنے فرمایا کہ مین خدای تعالی کی نعمت کھاتا ہون اور شیطان کی فرمانبرداری کرتا ہون اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص مسجد کے دروازے پر ندا کرے

کہ تم سب میں بدتر کون ہی باہر نکلے تو ضرور ہی کہ کوئی سوای میرے باہر نہ نکلیگا عبد اللہ بن مبارک جنہنے جب یہ بات سنی تو کہا کہ مالکؒ کی بزرگی اسی بات سے ہی اور اس امر کی سچائی و صداقت بار بار ہیں نقل کی ہی کہ ایک مرتبہ ایک عورت نے حضرت مالکؒ کو کہا کہ او ریاکار آپنے کہا کہ بیس برس ہو گئے کہ کسی نے مجھے میری نام سی نہیں پکارا لیکن آفرین ہو تجھپر کہ تو نے خوب جانا کہ میں کون ہوں اور فرمایا کہ جب سے میں نے عادت مخلوق کو پہچانا ہی مجھے کچھ اسکی پروا نہی کہ کوئی میری تعریف کری یا برائی کرے اسلیے کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی تعریف کرنے والا مگر زیادہ گو اور مفرط۔ اور نہیں دیکھا میں نے کوئی برائی کرنیوالا مگر بکواسی مفرط اور مفرط کے معنی ہیں حد سی بڑھنے والا یعنے جسکو دیکھا مبالغہ کرتے دیکھا۔ اور فرمایا کہ جو کچھ تو چاہی لے مگر اسقدر کہ قیامت کے روز اسکا حساب ہو۔ اور فرمایا کہ ایسے مصاحب کی صحبت سے پرہیز کر جس سے تجھے فائدہ آخرت کا نہو۔ اور فرمایا کہ اہل یا نہ دنیا داروں کی دوستی بازاری فالودے کے مثل ہے کہ خوش رنگ و بدمزہ ہوتا ہی اور فرمایا کہ اس مسخر کرنے والی یعنی دنیا سے پرہیز کرو اسلیے کہ اسنے علماؤنکو اپنی تابع کیا ہی۔ اور فرمایا کہ جو شخص لوگوں کے ساتھ بات کرنا بہت پسند کرتا ہی بہ نسبت خدا کی یاد اور مناجات کے اسکا علم تھوڑا اور اسکا دل اندھا اور اسکی عمر برباد۔ اور فرمایا کہ میرے نزدیک سب سے بہتر عمل اخلاص ہے۔ اور فرمایا کہ خدای تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو وحی کی کہ لوہے کی نعلین اور عصا تیار کر اور زمین کی سطح پر چل اور نئی ظاہر ہونیوالی چیزوں اور عبرت سے بھری اشیا کو تلاش کر اور ہماری نعمتوں اور حکمتوں کا نظارہ کر یہاں تک کہ وہ نعلین گھس جاویں اور اس عصا کے ٹکڑے ہو جاویں مطلب اسکا یہ ہی کہ صبر کرنا چاہیے جیسا کہ وارد ہے تحقیق دین و شرع طویل ہے پس مشغول ہو اسمیں نرمی و آہستگی کے ساتھ اور فرمایا کہ توریت میں آیا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی میں نے تمکو اپنا مشتاق بنایا لیکن تم مشتاق نہ بنے اور میں نے گیت سنائے لیکن تم ناچنے والے نہوئے۔ اور فرمایا کہ میں نے بعض آسمانی کتابوں میں پڑھا ہی کہ حق تعالی نے امت محمدؐ کو دو چیزیں وہ دی ہیں کہ نہ جبرئیلؑ کو دیں اور نہ میکائیلؑ کو۔ ایک تو یہ ہے کہ فرمایا فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ یعنے جب تم یاد کرتے ہو مجھکو میں یاد کرتا ہوں تمکو۔ دوسرے وہ کہ

اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنے جب تم مجھکو پکارتے ہو مین جواب دیتا ہون اور تمھاری دعا کو مستجاب فرماتا ہون۔ اور آپنے فرمایا کہ مینے توریت مین پڑھا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اے صدیقو تم میرے ذکر سے دنیا مین چین سے بسر کرو اسلیے کہ میرا ذکر دنیا مین ایک بڑی نعمت ہی اور آخرت مین ایک بڑی جزا و ثواب اور آپ نے فرمایا کہ بعضی آسمانی کتابون مین ہی کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ جو عالم کہ دنیا کو دوست رکھتا ہی سب ادنی بات کہ مین اُسکے ساتھ کرتا ہون یہ ہے کہ اپنی مناجات اور ذکر کی لذت اُسکے دل سے لے لیتا ہون اور آپنے فرمایا کہ جو شخص کہ دنیا مین طالب خواہش نفس ہوتا ہی شیطان اُسکی تلاش سے بے فکر ہو جاتا ہی اسلیے کہ وہ خود بے راہ ہی پھر کیا ضرور کہ شیطان اُسکی تلاش کری کہ کہان ہی تاکہ اُسکو بے راہ بنادی اور کہتے ہین کہ ایک شخص نے وقت مرگ آپ سے وصیت کی درخواست کی آپنے فرمایا کہ ہر وقت خدا کی کارسازی پر راضی ہو اسلیے کہ خدا ہمیشہ تیرے لیے وہ سامان مہیا کرتا ہی جنکے ذریعے سے تو عذاب آخرت سے نجات پاوی۔ جب آپنے انتقال فرمایا تو ایک بزرگ نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدای تعالے نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا کہ خداوند جل جلالہ کو مینے باوجود اس گناہگاری کے دیکھا اور حق تعالی نے نیک گمانی کے سبب سے کہ مین اُسکے ساتھ رکھتا تھا میری ساری خطائین معاف کردین۔ ایک دوسرے بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھا اسطرح سے کہ قیامت قائم ہے اور حضرت مالک دینارؒ اور محمد واسعؒ دونون کو فرشتے بہشت مین اُتار رہے ہین وہ بزرگ فرماتے ہین کہ مینے اس خیال سے نظر کی کہ دیکھون بہشت مین پہلے کون جاتا ہی۔ پہلے حضرت مالک دینارؒ کو لے گئے مینے کہا کہ تعجب ہے اسلیے کہ محمد واسعؒ حضرت مالکؒ سے زیادہ عالم اور زیادہ کامل تھے فرشتون نے جواب مین کہا کہ ہان تو سچ کہتا ہی لیکن محمد واسعؒ کے دنیا مین دو پیراہن تھے اور حضرت مالکؒ کا ایک ہی پیراہن تھا یہ فرق اسی وجہ سے ہی کہ مالکؒ کو پہلے بہشت مین داخل کیا۔ اللہ کی بے نہایت و بے حد رحمتین اُن پر ہون۔

پانچواں باب حضرت محمد واسع کے ذکر میں اللہ کی رحمت اُنپر ہو

وہ زاہدوں کے پیشوا اور عابدوں کے معظم وہ عالم باعمل وہ عارف کامل وہ قناعت کرنیوالے تونگر حضرت محمد واسع اللہ کی رحمت اُنپر ہو اپنے وقت میں اپنا مثل نرکھتے تھے اور آپنے بہت تابعیوں کی خدمت کی اور اکثر بزرگ شیخوں سے ملاقات کی اور طریقت و شریعت میں ایک بڑا حصہ رکھتے تھے اور ریاضت میں ایسے تھے کہ سوکھی روٹی پانی میں بھگو کر کھاتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص کہ اسپر قناعت کرتا ہے خلق سے بے حاجت ہو جاتا ہے اور مناجات میں فرماتے کہ اے خدای تعالی تو مجکو اپنے دوستوں کے مثل ننگا اور بھوکا رکھتا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ یہ بات مجکو کس سبب سے نصیب ہوئی کہ میرا حال تیرے دوستوں کے حال کے مثل ہوا۔ اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ آپ نہایت بھوک سے حسن بصری رح کے گھر جاتے اور جو کچھ پاتے کھا جاتے جب حسن آتے تو اس بات سے خوش ہوتے اور آپ کا مقولہ ہے کہ خوشحال اُس شخص کا کہ صبح کو بھوکا اُٹھے اور رات کو بھوکا سو وے اور ایسی حالت میں خدای تعالی کو فراموش نہ کیا ہو کسی شخص نے حضرت واسع رح سے وصیت کی درخواست کی آپنے فرمایا کہ میں تجھے ایسی وصیت کرتا ہوں جسکی بدولت تو دنیا اور آخرت کا بادشاہ بن جاوے یعنے تو دنیا میں زاہدی کو اختیار کرے اور کسی شخص کے ساتھ حرص و طمع نکرے اور تمامی مخلوق کو محتاج خدا سمجھے ضرور ہے کہ تو سب سے بے نیاز اور مستغنی ہو جائیگا اور یہی بادشاہ بننا ہے کہتے ہیں کہ ایک روز آپنے مالک دینار رح سے فرمایا کہ خلق کے لیے زبان کا نگاہ رکھنا درم اور دینار کے نگاہ رکھنے سے زیادہ مشکل ہے کہتے ہیں کہ آپ ایک روز قتیبۃ بن المسلم رح کے پاس آئے اُونی لباس پہنے تھے اُنھوں نے کہا کہ آپنے اُون کیوں پہنا ہے آپنے کچھ جواب نہ دیا پھر اُنھوں نے کہا کہ آپ جواب کیوں نہیں دیتے آپ نے فرمایا کہ میں زہد کا حال بیان کرنا

چاہتا ہوں لیکن اس سبب سے نہیں کہتا کہ میں نے اپنی تعریف کی ہوگی یا درویشی کی کیفیت بیان
کرکے حق تعالیٰ کا شکوہ و شکایت کی ہوگی۔ کہتے ہیں کہ ایک روز آپ نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ
بہت خوش پھر رہا ہے آپ نے فرمایا کہ تجھے کچھ خبر ہے کہ تو کون ہے۔ تیری ماں کو میں نے دو سو درم کے
عوض خریدا تھا اور میں جو تیرا باپ ہوں ایسا ہوں کہ بدتر مسلمانوں میں کوئی شخص نہیں ہے۔
پھر جو تو اتراتا ہے کس چیز پر اتراتا ہے۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ آپ کس طرح ہیں۔ آپ نے
فرمایا کہ ایسے شخص کا حال کس طرح ہوگا کہ جس کی عمر گھٹ رہی ہو اور گناہ اس کے بڑھ رہے ہوں۔
اور معرفت میں آپ کی کیفیت و حالت ایسی تھی کہ آپ فرماتے تھے کہ میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی مگر کہ
خدائے تعالیٰ کو اس چیز میں دیکھا۔ لوگوں نے آپ سے سوال کیا کہ آپ خدائے تعالیٰ کو پہچانتے ہیں
آپ تھوڑی دیر سر جھکائے رہے اور فرمایا کہ جس نے خدا کو پہچانا اس کا کلام کم ہوا اور اس کو
دائمی حیرت لاحق ہوئی۔ اور فرمایا کہ سزاوار ہے کہ خدائے تعالیٰ ایسے شخص کو کہ کبھی اس کے
مشاہدے سے غیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور کسی کو اس پر اختیار نہیں کرتا اپنی معرفت سے
صاحب نصیب و معزز فرمادے۔ اور فرمایا کہ صادق ہرگز صادق نہیں ہوتا جب تک کہ جس پر کہ
امید رکھتا ہے اس سے خوفناک نہ ہووے یعنی خوف اور امید اس کی برابر ہونا چاہیے
تاکہ صادق اور مومن حقیقی ہووے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ خیر الامور اوسطہا۔

چھٹا باب حبیب عجمی کے ذکر میں اللہ کی رحمت اس پر ہو

وہ غیرت کے گنبد کے آقا و متولی وہ وحدت کے پردے کے خاص برگزیدہ وہ صاحب صدق
وہ صاحب ہمت وہ صاحب یقین بے گمان وہ خلوت نشین بے نشان وہ فقیر عدمی حبیب عجمی
اللہ کی رحمت اس پر ہو ابتدا میں اور ریاضتوں سے بے خبر تھے اور شروع میں مالدار تھے اپنا مال
سود پر اہل بصرہ کو دیتے تھے اور ہر روز اپنے لین دین کے تقاضے کے واسطے جایا کرتے تھے
اور جب تک کہ جس سے لینا ہوتا تھا وصول نہ کر لیتے تھے نہ ٹلتے تھے اور اگر وہ نہ دیتے تو کچھ

وصول نہیں ہوتا تو کہتے کہ اچھا میرے آنے کی مزدوری دو اور اسی سے اپنا گذارا کرتے ایک روز آپ
مال کی طلب کو گئے وہ قرضدار گھر میں نہ تھا اسکی بیوی نے کہا کہ میرا خاوند غیر حاضر ہے اور میرے پاس
کچھ نہیں ہے میں نے ایک بھیڑ ذبح کی تھی اب اسکی گردن سوا اور کچھ نہیں ہے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو
دیدوں آپ نے کہا کہ اچھا دیدو اور وہ بھیڑ کی گردن لیکر اپنے گھر آئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ میری سود
میں آئی ہے پکاؤ بیوی نے کہا کہ روٹیاں اور لکڑیاں نہیں ہیں آپ نے کہا کہ میں ابھی جا کر سود میں
روٹیاں اور لکڑیاں لاؤنگا گئے اور اسی طرح پر روٹیاں اور لکڑیاں لے آئے بیوی نے ہانڈی
چڑھائی جب پک گئی تو چاہا کہ پیالے میں نکالے ایک سائل نے دروازے پر آواز دی اور کہا کہ بابا کچھ موجود ہو
تو راہ خدا میں دے حبیب نے فرمایا کہ چل ہٹ کوئی چیز تجھے نہیں ہونچتی اسلیے جسقدر کہ ہم تجھکو دینگے
اسقدر سے تو امیر نہوگا البتہ ہم فقیر ہو جاینگے بیچارہ مانگنے والا مایوس ہو کر لوٹ گیا حضرت حبیبؒ
کی بیوی نے جو ڈوئی ہانڈی میں ڈالی تو کیا دیکھتی ہے کہ اسمیں سب خون ہی خون ہے اپنے خاوند کو
آواز دے کر کہا کہ آئیے اور دیکھیے کہ آپ کی بدبختی و شومی سے یہ کیا ہو گیا حضرت حبیبؒ نے جب
وہ دیکھا تو اسطرح کی آگ انکے دل میں لگی کہ کسی طرح سو سرد ہوتی تھی آپ نے فرمایا کہ اے میری بیوی
تو گواہ رہ کہ میں نے ہر کار بد سے توبہ کی اور وہ دوسرے روز باہر آئے تاکہ قرضداروں کو تلاش کر کے
اپنا مال و زر انسے واپس لیویں اور پھر سود پر نہ چلاویں جمعے کا روز تھا اور لڑکے کھیل رہے تھے
جبکہ حضرت حبیبؒ کو دیکھا تو آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو حبیب بیاج خور آیا الگ ہٹ جاؤ ایسا نہو
کہ اسکے پاؤں کی گرد ہم پر پڑ جاے کہ ہم بھی مثل اسکے بدبخت ہو جاوینگے جب یہ آواز حبیبؒ
کے کان میں پڑی تو بہت رنجیدہ ہوئے اور حضرت حسن بصریؒ کی مجلس کی طرف گئے
حسن بصریؒ نے کچھ ایسی نصیحت کی کہ جسکی وجہ سے ایکبارگی حبیبؒ کے دل کو بیقرار بنا دیا
اور آخر کو یہ ہوا کہ توبہ کی اور جب آپ حضرت حسنؒ کی مجلس سے واپس آتے تھے دیکھا کہ ایک
قرضدار آپ کو دیکھکر بھاگ رہا ہے آپ نے فرمایا کہ مت بھاگ کیونکہ اب مجھکو تجھ سے بھاگنا چاہیے یہ کہا
اور گھر کیطرف لوٹے راہ میں وہی لڑکے ملے آپس میں کہنے لگے کہ الگ ہٹ جاؤ ایسا نہو کہ

جب توبہ کر کے آرہا ہی ہماری گرد اسپر چڑھا دی اور ہم خدا کے سامنے گنہگار ٹھہرے حضرت حبیبؒ
نے اپنے دل میں کہا اے خداوند تعالیٰ تیری عجب قدرت ہے کہ ابھی ایک دن میں کہ تجھ سے صلح کی تو نے
اسکا اثر اپنے دوستوں کے دل میں پہونچایا اور میرا نام نیکنامی کے ساتھ مشہور کیا پھر آپ نے
ندا کی کہ جسپر حبیب کا کچھ لینا ہی وہ آوے اور اپنی رقم واپس لیجاوے سب لوگ جمع ہوئے اور
آپنے جو مال کہ جمع کیا تھا سب لوگوں کو بانٹ دیا یہانتک کہ کچھ آپکے پاس باقی نہ رہا ایک شخص آیا اور
دعوی پیراہن کا کیا آپنے پیراہن اتار کر اسکو دیدیا اسیطرح دوسرا شخص آیا اور آپکی بیوی صاحبہ کی
چادر کا دعوی کیا آپنے چادر اتار کر اسکو دیدی اور دونوں میاں بیوی برہنہ رہ گئے آپ نے
فرات کے کنارے ایک عبادت خانہ تیار کیا اور وہاں خدا کی عبادت میں مشغول ہوئے دن کو
حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں علم سیکھتے تھے اور رات کو عبادت کرتے تھے اور آپ کو عجمی
اسوجہ سے کہتے تھے کہ آپ قرآن مجید درست نہ پڑھ سکتے تھے جب ایک مدت گذر گئی تو آپ کی
بیوی کے پاس کچھ سامان نہ رہا آپ کی بیوی نے کہا کہ کھانے کپڑے کی ضرورت ہی حضرت حبیبؒ
نے کہا کہ میں مزدوری کو جاتا ہوں اور دن بھر عبادت خانے میں جا کر عبادت میں مشغول رہے
جب رات کو گھر آئے تو بیوی نے کہا کہ آپ کچھ بھی نہیں لائے حضرت حبیبؒ نے کہا کہ جس شخص کی کہ
میں نے مزدوری کی تھی وہ کریم ہے مجھے اسکے کرم کے سبب کچھ مانگتے ہوئے شرم آئی وہ خود ہی
جب وقت آجائیگا دیدیگا اور وہ ایسا فرماتا تھا کہ دس روز میں مزدوری دیتا ہوں بس آپ
ہر روز عبادت خانے میں جاتے تھے اور عبادت کرتے تھے یہانتک کہ دس روز پورے ہوگئے
دسوین روز آپنے خیال کیا کہ میں آج کے روز کیا چیز گھر لے چلوں اور اسی فکر میں مستغرق
ہوگئے حق تعالیٰ نے ایک مزدور کو آپکے گھر کے دروازے پر مع ایک بورہ آٹے کے بھیجا
اور ایک مزدور کو ایک صاف ذبح کیا ہوا بکرا دیکر اور ایک مزدور کو گھی اور شہد دے کر
اور ایک خوبصورت جوان انکے ساتھ تین سو درہم کی تھیلی سمیت حضرت حبیبؒ کے گھر پر آیا اور
دروازہ کھٹکھٹا کر وہ چیزیں حضرت حبیبؒ کی بیوی کو دیدیں اور کہا کہ یہ چیزیں جسکا

حضرت حبیبؒ کا ذکر کرتے ہیں اُسنے بھیجی ہیں اور یون فرمایا ہی کہ حضرت حبیبؒ سے کہدو کہ کام میں ترقی کرے تاکہ میں مزدوری بڑھاؤن یہ کہکر چلا گیا جب رات ہوئی تو حضرت حبیبؒ شرمندہ گھر کے دروازہ پر گئے کھانے کی خوشبو گھر سے آپکے دماغ میں آئی جسوقت گھر میں گئے تو بیوی آپکے سامنے آئی اور بہت نرمی و آہستگی سے کہا کہ آپ کسکی مزدوری کرتے ہیں وہ تو بڑا مہربان اور سخی اور سردار معلوم ہوتا ہی اور اُسنے آج یہ یہ چیزیں بھیجی ہیں اور ایسا ایسا کہلا بھیجا ہی حضرت حبیبؒ نے کہا کہ عجب ہے کہ میں نے دس روز مزدوری کی اُسنے میری ساتھ یہ نیکی کی اگر اس سے زیادہ روز کرونگا تو نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا سلوک کریگا پھر آپنے بالکل دُنیا سے روگردانی کی اور خدا کی عبادت کو سب پر مقدم کیا یہانتک کہ مستجاب الدعوات بزرگوں سے ہوئے اور آپ کی دُعا سے بہت لوگ اُس زمانے کے بہرہ ور ہوئے ایک روز کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک عورت بہت روتی ہوئی آئی اور کہا کہ میرا لڑکا کھو گیا ہی اور میں اُسکی جُدائی میں بیچین ہون خدا کے واسطے آپ دُعا کیجیے تاکہ آپکی دعا کی برکت سے میرا لڑکا مل جاوے آپنے فرمایا کہ تیرے پاس کچھ نقد ہی اُسنے کہا کہ ہان دو درہم ہیں آپنے اُس سے لے لیے اور فقیرون کو خیرات کردیے اور دعا کی اور فرمایا کہ جا تیرا بیٹا آگیا عورت ابھی گھر تک نہ پہونچی تھی کہ اپنے بیٹے کو دیکھا شور و فریاد کرنے لگی کہ میرا لڑکا یہی ہے پھر کہا ای بیٹے تیرا کیا حال ہے اُسنے کہا کہ میں شہر کرمان میں تھا اُستاد نے مجھے گوشت خریدنے کو بازار بھیجا تھا میں گوشت خرید کر گھر لیجا رہا تھا ناگاہ ایک ہوا آئی اور مجھکو اُڑا لے گئی میں نے ایک آواز سُنی کہ کوئی کہتا ہی کہ اے ہوا اُسکو اُسکے گھر پہونچا دے حضرت حبیبؒ کی دُعا کی برکت سے اور اُن دو درہم کی برکت سے کہ خیرات کیے آگے کا جملہ حضرت فریدالدین عطارؒ کا مقولہ ہی اگر کسی موقع پر کوئی شخص کہے کہ ہوا اُس لڑکے کو کیونکر اُڑا لائی تو تو کہدے جیسے کہ جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کو ایک ماہ کی راہ پر ایک روز میں لیجاتی تھی یا جس طرح کہ بلقیس کے تخت کو پلک مارنے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے روبرو پہونچایا تھا۔ **نقل** ہے کہ لوگون نے حضرت حبیبؒ کو ترویہ کے روز بصرہ میں دیکھا

اور عرفات کے روز عرفات میں دیکھا نقل ہے کہ ایک مرتبہ شہر بصرہ میں قحط عظیم ہوا حضرت حبیبؒ
نے بہت سا کھانا قرض خرید کر فقیروں کو خیرات کیا اور تھیلی سی کر سرہانے رکھی جب قرضخواہ
مانگنے آئے تو اپنی تھیلی سرہانے سے باہر نکالی درہم سے پر تھی آپ نے سب کا قرض ادا کر دیا
کہتے ہیں کہ آپ کا گھر شہر بصرہ کے چوراہے میں تھا آپ کے پاس ایک پوستین تھا ہمیشہ اسی کو پہنے
رہتے تھے ایک روز آپ پوستین راستے کے سرے پر رکھکر غسل کرنے کو چلے گئے اتفاق سے
حضرت حسن بصریؒ وہاں پہونچے اس پوستین کو دیکھکر کہا کہ یہ تو حبیب عجمی کا پوستین ہے یہاں چھوڑ کر
چلا گیا ہے ایسا نہو کہ کوئی اٹھا کر لیجاوے وہاں ٹھہرے رہے جبکہ حبیبؒ واپس آئے تو سلام کیا
اور کہا کہ اے مسلمانوں کے امام یہاں آپ کیوں کھڑے ہیں حضرت حسن بصریؒ نے کہا کہ تم نہیں
جانتے کہ پوستین یہاں چھوڑ کر چلے گئے اگر کوئی لیجاتا تو کیا ہوتا تم کسکے بھروسے پر یہاں
چھوڑ گئے تھے حضرت حبیبؒ نے فرمایا کہ میں اسکے بھروسے پر چھوڑ گیا تھا کہ جنے آپ کو اسکا نگہبان
بنایا تاکہ حفاظت کریں نقل ہے کہ ایک روز حضرت حسنؒ حضرت حبیبؒ کے پاس آئے حضرت حبیبؒ
کے یہاں پاس جو کی ٹکیاں مع چند کنکری نمک کے رکھی تھی حضرت حسنؒ کے سامنے رکھی حضرت حسنؒ نے
اسکو کھانا شروع کیا اتفاق سے ایک سائل نے آکر سوال کیا حضرت حبیبؒ نے وہ ٹکیا مع نمک کے
حضرت حسنؒ کے آگے سے اٹھا کر سائل کو دیدی حضرت حسنؒ نے کہا کہ اے حبیبؒ تو لائق مرد ہے
اگر تجھے تھوڑا سا علم ہوتا تو بہت خوب ہوتا اسلیے کہ تو اسقدر نہیں جانتا کہ ساری روٹی مہمان کے
آگے سے اٹھانا نہیں چاہیے ٹکڑا توڑ کر سائل کو دینا چاہیے اور ٹکڑا مہمان کے آگے
چھوڑ دینا چاہیے حضرت حبیبؒ یہ سنکر خاموش ہو رہے کچھ جواب نہ دیا تھوڑی دیر گذری ہوگی
کہ ایک غلام ایک خوان سر پر دھرے جسمیں قورمہ اور حلوا اور مانڈے اور پانسو درم تھے آیا
اور حضرت حبیبؒ کے سامنے لاکر رکھدیا حضرت حبیبؒ نے نقد فقیروں کو خیرات کر دیا اور
دونوں نے ملکر کھانا تناول کیا بعد فراغ طعام حضرت حبیبؒ نے کہا اے استاد حسن بصریؒ
تو نیک مرد ہے لیکن تھوڑا سا یقین رکھتا ہوتا تو بہت خوب ہوتا کہ دونوں صفت سے متصف ہوتا

تجھے علم بھی ہوتا اور یقین بھی کہ علم یقین کے ساتھ چاہیے نقل ہے کہ حضرت حسنؓ شام کی نماز کے
وقت حضرت حبیبؒ کے عبادت خانہ میں جبکہ وہ تکبیر کہکر نیت نماز باندھ چکے تھے آئے دیکھا کہ حبیبؒ الحمد کی
جا حطی کو ہا ہوز سے یعنی الہمد ادا کرتے ہیں حضرت حسنؓ نے سوچا کہ انکے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ
کلام مجید غلط پڑھتے ہیں حضرت حسنؓ نے اپنی نماز علیحدہ ادا کی اسی رات کو حضرت حسنؓ نے حق تعالی کو
خواب میں دیکھا پوچھا کہ ای بزرگ خدای تعالی تیری خوشنودی کس چیز میں ہے خطاب ہوا کہ اے حسنؓ تجھے
ہماری مرضی رضا پائی تھی لیکن تو نے اسکا مرتبہ نہ جانا آپ نے عرض کی کہ بارِ خدا وہ کیا چیز تھی
ارشاد ہوا کہ نماز حبیبؒ کے پیچھے ادا کرنا کہ وہ نماز تیری ساری نماز وں سے افضل و اعلی تھی لیکن تو الحمد کی
عبارت کی درستی کے خیال میں رہا اور نیت کی درستی کو خیال نہ کیا بس بڑا فرق ہے زبان کی
درستی اور دل کی درستی میں نقل ہے کہ حضرت حسنؓ حجاج کے پیادوں سے بھاگ کر
حضرت حبیبؒ کے عبادت خانہ میں جا کر پوشیدہ ہوئے پیادے آئے اور حضرت حبیبؒ سے پوچھا کہ حسنؓ
کہاں ہیں آپ نے فرمایا کہ اس عبادت خانہ میں ہیں لوگ اندر گھسے لیکن حضرت حسنؓ کو نہ دیکھا
حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ ان پیادوں نے سات بار ہاتھ مجھپر رکھا اور عجب ہے کہ مجھکو نہ دیکھا آخر کار باہر
نکلے اور کہا ای حبیبؒ جو کچھ کہ حجاج آپکے ساتھ کریگا بیشک آپ اسکے لائق ہیں اسلیے کہ آپ
جھوٹ بولتے ہیں حضرت حبیبؒ نے کہا کہ وہ تو میرے ساتھ اس عبادت خانے میں داخل ہوئے
اگر تم انکو نہ دیکھو تو میری کیا خطا پیادے دوسری بار اندر گھسے اور تلاش کیا نہ پایا باہر آئے
اور چلے گئے بعد کو حضرت حسنؓ باہر تشریف لائے اور کہا کہ ای حبیبؒ تمنے میری استادی کے
حق کا لحاظ نہ کیا اور مجھے بتا دیا حضرت حبیبؒ نے کہا کہ ای استاد میرے سچ بولنے کے سبب آپ
بچ گئے خدا نکرے اگر میں جھوٹ بولتا تو میں تم دونوں گرفتار ہو جاتے حضرت حسنؓ نے پوچھا
کہ تمنے کیا چیز پڑھی کہ جسکی برکت سے وہ لوگ مجھکو نہ دیکھ سکے آپ نے فرمایا کہ دو بار آیۃ الکرسی
اور دس بار قل ہو اللہ احد اور دس بار امن الرسول اور میں نے کہا کہ ای خدای تعالی میں نے
حسنؓ کو تیرے سپرد کیا اسکو نگاہ رکھ نقل ہے کہ ایک روز حضرت حسنؓ کہیں کو جا رہے تھے

دجلے کے کنارے پر پہونچے اتفاق سے حضرت حبیبؒ بھی وہان پہونچے اور پوچھا کہ ای امام آپ یہان کیون کھڑے ہین آپ نے کہا کہ کشتی کا انتظار کر رہا ہون ذرا دیر مین آ لگی حضرت حبیبؒ نے کہا کہ ای اُستاد مینے علم آپ نے سیکھا ہو۔ لوگون کے ساتھ حسد دل مین نہ رکھیے اور دُنیا کی محبت دل پر سرد کیجیے اور بلاؤن کو غنیمت سمجھیے اور تمام کامون کو خدا کی طرف سے دیکھیے پھر قدم پانی پر رکھکر پانی سے گذر جائیے اور حضرت حبیبؒ یہ کہکر پانی کی سطح پر قدم دھرتے چلے گئے حضرت حسنؒ بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے لوگون نے کہا کہ تجھے کیا ہوگیا تھا حضرت حسنؒ نے کہا کہ اُسنے علم مجھسے سیکھا ہو اسوقت مجکو ملامت کی اور خود پانی کے سطح پر قدم دھرتا چلا گیا اگر کل قیامت کو آواز آوےگی کہ پُل صراط سے جو آگ پر واقع ہو گذرو اگر ہم اسی طرح عاجز رہین گے تو کیا کرسکتے ہین پھر حضرت حبیبؒ سے کہا کہ تمنے یہ مرتبہ کس طرح سے پایا آپ نے فرمایا کہ مین دل کو سپید کرتا ہون اور تو کاغذ کو سیاہ کرتا ہو حضرت حسنؒ نے کہا کہ میرے علم نے دوسرونکو نفع دیا اور مجکو کچھ نفع نہ بخشا آگے کے جملے حضرت فریدالدین عطارؒ کا مقولہ ہین اور شاید کہ کسیکو شک و شبہہ پڑے کہ حضرت حبیبؒ کا درجہ حضرت حسنؒ کے درجے سے بڑھکر ہے ایسا نہین ہے اسلیے کہ کوئی چیز خدا کی راہ مین علم کے درجے سے بلند و عالی نہین ہے اور یہی سبب تھا کہ خطاب و فرمان ہوا حضرت محمد مصطفےٰ کو (اللہ کی رحمت ہو اُنپر اور سلام) وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یعنے تو کہہ کہ ای پروردگار میرے زیادہ کر میرے علم کا درجہ اور جیسا کہ کلامِ مشائخ مین ہے کہ کرامات چودھوین درجے پر ہے طریقت سے۔ اور اسرار اٹھارھوین درجے مین ہو اسلیے کہ کرامات بہت عبادت سے حاصل ہوتی ہے اور اسرار بہت غور و فکر کرنے سے۔ اور اسکی مثال حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حال سے ظاہر ہے کہ وہ شان و شوکت کہ سلیمانؑ کو حاصل تھی جہان مین کسی کو حاصل نہ تھی دیو اور پری اور ابر اور باد اُنکے فرمان بردار تھے اور وحوش و طیور اُنکے تابع تھے اور آب و آتش اُنکے مطیع تھے اور چالیس فرسنگ کا تخت باوجود اس عظمت کے ہوا مین چلتا تھا اور زبان مرغون کی اور لغت چیونٹیون کے سمجھتے تھے اور کتاب

کہ تمام امیر اور سے تھی حضرت موسیٰؑ کو عطا کی تھی (حق تعالیٰ نے) اسیوجہ سے سلیمانؑ باوجود اس
شوکت اور حشمت کے پیرو اور تابع حضرت موسیٰؑ کے تھے۔ نقل ہے کہ حضرت احمد حنبلؒ اور
حضرت شافعیؒ دونوں بیٹھے تھے حضرت حبیبؒ وہاں جا نکلے حضرت احمد حنبلؒ نے کہا کہ ہم
اُن سے سوال کرینگے حضرت شافعیؒ نے کہا کہ اس قوم سے ایسا نہیں کرنا چاہیے اسلیے کہ
یہ لوگ عجب طرح کے لوگ ہیں جب حضرت حبیبؒ نزدیک آئے تو حضرت احمد حنبلؒ نے
کہا کہ آپ ایسے شخص کے بارے میں کہ جسکی پانچ نمازوں سے ایک نماز قضا ہوگئی ہو اور وہ
نہیں جانتا ہو کہ وہ کونسی نماز ہے کیا فرماتے ہیں اور اب اُسکو کیا کرنا چاہیے حضرت حبیبؒ نے
کہا کہ ایسے شخص کا دل خدا سے غافل ہے اُسکو ادب کرنا چاہیے اور پانچوں نمازیں اُسکو قضا
کرنا چاہیں حضرت احمد حنبلؒ یہ جواب سنکر حیران ہوگئے حضرت شافعیؒ نے کہا کہ میں نے آپسے
نہ کہا تھا کہ آپ ان لوگوں سے سوال نہ کیجیے۔ نقل ہے کہ حضرت حبیبؒ کے ہاتھ سے
تاریک گھر میں سوئی گر پڑی لوگ چراغ لیکر دوڑے آئے گھر روشن ہوگیا حضرت حبیبؒ نے
ہاتھ آنکھوں پر رکھا اور کہا کہ نہیں نہیں مجھے چراغ کی حاجت نہیں اسلیے کہ میں تو سوئی کو
بغیر چراغ کے ڈھونڈھ لیتا ہوں نقل ہے کہ ایک لونڈی حضرت حبیبؒ کے گھر میں تیس ۳۰ برس
سے تھی کبھی آپنے اس مدت میں اُسکا منھ نہ دیکھا تھا ایک روز آپنے اپنی لونڈی سے کہا
کہ اے پردہ نشین ہماری لونڈی کو پکار دے لونڈی نے کہا کہ میں ہی تو آپ کی لونڈی
ہوں حضرت حبیبؒ نے کہا کہ اس تیس ۳۰ برس میں مجھکو اپنی لونڈی کے سوا کسیکے منھ پر نگاہ
کرنے کا اتفاق نہوا اسوجہ سے میں نے تجھکو نہیں پہچانا۔ نقل ہے کہ حضرت حبیبؒ ایک گوشے
میں بیٹھے کہہ رہے تھے کہ الٰہی جو تجھسے خوش نہیں ہے اُسکو خوشی نصیب نہو جیو اور جسکو کہ
تجھسے محبت نہیں ہے کسی شخص سے اُسکو محبت نہو جیو لوگوں نے کہا کہ آپ ایک گوشے میں
بیٹھے ہیں اور کاروبار دنیوی سے دست بردار ہیں یہ تو فرمائیے کہ رضا کس چیز میں ہے
آپنے فرمایا کہ ایسے دل میں ہے کہ نفاق کے غبار سے صاف و بے کدر ہو۔ اور جبکہ لوگ آپکے

آپکے کلام مجید پڑھتے وقت آپ نہایت بیقرار ہو کر روتے لوگون نے کہا کہ آپ باشندہ عجم ہین اور قرآن مجید عربی زبان مین ہے اسوجہ سے آپ اسکو نہین جانتے پھر آپکے رونے کی وجہ کیا ہو آپنے فرمایا کہ میری زبان عجمی ہے لیکن میرا دل عربی ہو ایک درویش نقل کرتے ہین کہ مینے حضرت حبیبؒ کو مرتبہ عظیم و بزرگ پر دیکھکر پوچھا کہ آپ تو عجمی ہین اس درجے کو کہانسے حاصل کیا ایک آواز آئی کہ ہان سچ ہو عجمی ہے لیکن حبیب ہے نقل ہے کہ لوگون نے ایک قاتل کو سولی پر چڑھایا اُسی رات کو قاتل کو خواب مین دیکھا کہ بہشت کے سبزہ زارون مین ٹہل رہا ہے اور لباس فاخرہ پہنے ہے لوگون نے پوچھا کہ تو تو قاتل تھا تجکو یہ درجہ کہانسے حاصل ہوا اُسنے کہا کہ جسوقت مجکو سولی پر چڑھایا حضرت حبیب عجمی مجپر گذرے اور کن انکھیون سے میری طرف دیکھا اور کچھ دعا فرمائی یہ تمامی جو تم دیکھتے ہو انکی برکتون کے سبب سے ہی والسلام

ساتوان باب ابو حازم مکی کے ذکر مین اللہ کی رحمت ہو انپر

وہ با اخلاص پرہیزگار و متقی وہ مقتدیون کے پیشوا وہ سبقت کرنیوالون کی تبع وہ عباد و زہاد کی صبح وہ فقیر غنی حضرت ابو حازم مکی اللہ کی رحمت انپر ہو مجاہدے اور مشاہدے مین پیش تھے اور بہت مشائخ کے پیشوا تھے اور آپ کی عمر بڑی ہوئی اور ابو عثمان مکی نے آپکی شان مین بڑا مبالغہ کیا ہو اور آپکا کلام ہر دل عزیز ہی اور ہر مشکل کے واسطے کنجی۔ اور آپکا کلام کتابون مین کثرت سے ہی جو شخص زیادہ کا خواستگار ہو اُس سے کہدو کہ دوسری کتابون مین تلاش کرے ہم بطور تبرک کے چند کلمے نقل کرتے ہین آپ بزرگان تابعین سے تھے اور بہت صحابہؓ سے آپ نے ملاقات کی جیسے کہ انس بن مالک اور ابو ہریرہ راضی ہو اللہ اُن دونون سے نقل ہے کہ ہشام بن عبد الملک نے

حضرت ابو حازم مکی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے کہ جسکی بدولت ہم اس کار سلطنت میں نجات
حاصل کریں آپ نے فرمایا کہ تو درہم کو وصول کرے ایسی جگہ سے وصول کرے کہ وہاں سے لینا
حلال و جائز ہووے اور ایسی جگہ میں صرف کرے کہ وہاں خرچ کرنا جائز و درست ہووے
ہشام بن عبد الملک نے کہا کہ یہ کون کر سکتا ہی آپنے فرمایا جو کہ دوزخ سے بھاگنے والا اور بہشت کا
ڈھونڈھنے والا اور رحمٰن کی رضا کا طالب ہو وہ کر سکتا ہی اور حضرت ابو حازم مکی رحمۃ اللہ علیہ کے مقولات
ہیں کہ اے لوگو تمکو چاہیے کہ دنیا سے پرہیز کرو کیونکہ مجھ تک پہونچا ہی کہ قیامت کے روز ایسے بندے کو
کہ دنیا کو دوست رکھتا تھا اور ساری عبادتیں کہ کرتا تھا جماعت کے روبرو کھڑا کر کے منادی
کرینگے کہ دیکھو یہ وہ بندہ ہی کہ جسنے اُس چیز کو کہ خدائے تعالیٰ اُسکو حقیر و بیقدر سمجھتا تھا اور اُسکو
پھینک دیا تھا اُٹھایا اور دوست رکھا اور دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہی کہ جس چیز کے آخر میں
ایسی چیز نہیں ہی کہ تو اُس سے غمگین نہووے اور یاد رہے کہ عیش صاف کہ جس کے بعد غبار
کدورت نہو دنیا میں نہیں پیدا کیا ہی۔ اور فرمایا کہ دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی چیز تجکو آخرت
کی بڑی بڑی چیزوں سے اپنی طرف مائل کرتی ہی۔ اور فرمایا کہ مینے ساری چیزوں کو دو چیزوں میں
پایا ایک وہ چیز جو میرے واسطے ہی دوسرے وہ چیز جو میرے واسطے نہیں ہی اگر میں اُس چیز
سے کہ میرے واسطے ہی بھاگونگا بھی تو بھی میری طرف آویگی اور وہ چیز کہ دوسرے کے واسطے
ہی چاہی کیسی ہی کوشش کروں تو بھی مجھ تک آئیگی اور فرمایا کہ اگر میں دعا سے محروم
رہوں تو مجھپر قبول نہونے کی دشواری سے زیادہ دشوار ہوگا۔ اور فرمایا کہ اے لوگو تم ایسے
وقت میں پیدا ہوئے ہو کہ جس زمانے کے لوگ صرف قول پر فعل سے راضی ہوگئے ہیں اور
صرف علم بے عمل سے خوش ہیں پس تم درمیان بدترین مردوں اور بہترین زمانے کے ہو ایک
شخص نے سوال کیا کہ آپکا حال کیا ہی آپنے فرمایا کہ خدا کی خوشنودی اور خلق سے بے نیازی اور
ضرور ہے کہ جو شخص خدا سے راضی ہوگا خلق سے بے نیاز ہوگا۔ کہتے ہیں کہ آپ اس وجہ
لوگوں سے بے نیاز تھے کہ ایک روز آپ کا ایک قصاب کی طرف سے کہ جس کے یہاں

فربہ گوشت رکھا تھا گذر ہوا آپ نے گوشت کی طرف نگاہ کی قصاب نے کہا کہ لیجیے گا
فربہ ہے آپ نے کہا میرے پاس پیسے نہین ہین قصاب نے کہا کہ مین آپ کو مہلت
دیتا ہون جب ہو دیدیجیے گا آپ نے فرمایا کہ مین اپنے نفس کو مہلت پر راضی کرونگا
قصاب نے کہا کہ اسی لیے آپ کی پسلی کی ہڈیان نکل آئی ہین آپ نے فرمایا کہ قبر کے
کیڑون مکوڑون کے لیے یہی کافی ہین ۔ نقل ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہین کہ مین نے
ارادہ حج کا کیا جب مین بغداد مین پونچا تو ابوحازم مکی کے پاس گیا مینے اسکو سوتا ہوا پایا
مینے تھوڑی دیر صبر کیا جب آپ بیدار ہوئے تو فرمانے لگے کہ مینے اسوقت حضرت پیغمبر
علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ آنحضرتؐ نے مجکو تیرے لیے پیغام دیا اور فرمایا کہ کہدو کہ
اپنی مان کے حقوق کی نگاہداشت کرے کہ اُسکے لیے وہی بہتر ہے حج کرنے سے اب تو
لوٹ جا اور اُسکے دل کی رضا کو طلب کر مین واپس پھرا اور مکہ معظمہ نہ گیا والسلام

آٹھوان باب عتبۃ بن الغلام کے ذکر مین اللہ کی رحمت ہو انپر

وہ جمال الٰہی کے سوختہ وہ وصال الٰہی کے گم شدہ وہ وفاداری کے بحر وہ صفا و برگزیدگی کے
کان وہ مخلوق کے خواجہ عتبۃ بن الغلام اولیاؤن کے مقبول تھے اور عجب رویہ و روش رکھتے
تھے ہر خاص و عام اُنکی تعریف کرتے تھے اور شاگرد حسن بصری کے تھے ایکمرتبہ آپ حضرت حسن بصری کے
ساتھ دریا کے کنارے سے گذرے حضرت عتبہؒ پانی پر قدم دہرتے چلے گئے حضرت حسنؒ نے
تعجب کیا اور پوچھا کہ بتاؤ تو سہی کہ آپ کو یہ درجہ کس سبب سے حاصل ہوا حضرت عتبہؒ نے پکار کر کہا
کہ آپ کو تیس برس ہوگئے کہ وہ کام کرتے ہین جو فرمودہ ہین اور مین وہ کام کرتا ہون کہ جو
حق تعالےٰ کو منظور ہی اور یہ اشارہ طرف تسلیم و رضا کے ہی ۔ اور انکی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ آپنے شروع مین

ایک عورت کیطرف نظر بھر کر دیکھا ایک طرح کی تاریکی آپکے دل مین چھا گئی لوگون نے اُس عورت کو پوشیدہ طور پر خبر کی اسنے ایک لونڈی کو بھیجکر دریافت کیا کہ آپنے میرا کونسا عضو بدن دیکھا ہی آپ نے فرمایا کہ آنکھین اُس عورت نے اپنی آنکھین نکالین اور ایک طباق مین رکھکر بھیجین اور کہلا بھیجا کہ جو چیز آپنے دیکھی ہی لیجیے ہمیشہ دیکھتے رہیے حضرت عتبہؒ چونکے اور توبہ کی اور حضرت حسنؒ کی خدمت مین گئے یہانتک کہ ایسے ہوگئے کہ اپنی قوت اپنے ہی ہاتھ سے بوتے تھے اور اُن جوؤن کو پیسکر آٹا کرتے اور پانی سے بھگوکر آفتاب مین سکھاتے اور ہفتہ بھر تک ایک ایک ٹکیا کرکے اُس سے کھاتے اور خدا کی عبادت مین مشغول رہتے تھے اور کہتے تھے کہ مین کرام کاتبین سے شرماتا ہون نقل ہے کہ لوگون نے حضرت عتبہؒ کو ایک جگہ سخت جاڑے مین دیکھا کہ آپ ایک تہ کا پیراہن پہنے کھڑے تھے اور پسینا اُس پیراہن سے ٹپک رہا تھا لوگون نے کہا کیا حالت ہی آپنے فرمایا کہ شروع مین ایک جماعت میرے یہان مہمان آئی تھی اُنھون نے اِس میرے پڑوسی کی دیوار سے تھوڑی سی مٹی لیکر اپنے ہاتھ دھوئے جب کبھی کہ مین یہان پہنچتا ہون تو اُس شرمندگی اور ندامت سے اِسقدر پسینا مجھسے ٹپکتا ہی اگرچہ مین اُس سے معاف بھی کرا چکا ہون لوگون نے عبدالواحد زید سے کہا کہ تو کسی ایسے شخص کو جانتا ہی کہ وہ اپنے حال سے لوگون کے ساتھ مشغول نہوا ہو کہا کہ مین ایک کو جانتا ہون کہ وہ ابھی آیندا لاسہے تھوڑی دیر مین حضرت عتبہ بن الغلامؒ آئے لوگون نے کہا کہ آپ نے راہ مین کسکو دیکھا آپ نے فرمایا کہ مینے کسی شخص کو نہین دیکھا اور حالانکہ آپ بازار مین ہوکر آئے تھے۔ نقل ہے کہ کبھی حضرت عتبہؒ کھانے پینے کی اچھی چیزین نہ کھاتے تھے آپ کی والدہ صاحبہ نے آپ سے فرمایا کہ اپنے ساتھ نرمی کرو آپ نے فرمایا کہ مین تو قیامت کے روز نرمی چاہتا ہون اسلیے یہ بہتر ہے کہ چند روز رنج و سختی کھینچکر ہمیشہ کی آرام و راحت کو حاصل کرون نقل ہے کہ حضرت عتبہؒ کئی رات صبح تک سوئے اور یہی کہتے رہے کہ اے پروردگار اگر تو عذاب کرے تو مین تجھکو دوست رکھتا ہون

اور اگر بیبات کرے تو تجھکو دوست رکھتا ہون نقل ہے کہ ایک رات ایک حور کو خواب میں
دیکھا کہ وہ کہتی ہے اے عتبہ مین تجھپر عاشق ہون ذرا اتنا صبر دیکھ اور ایسا کام نکر کہ مجھ مین
تجھمین جدائی ہو عتبہ نے کہا کہ مین نے دنیا کو طلاق دی ہے اور ہرگز مین اُسکی طرف التفات نہ
کرونگا جب تک کہ تجھکو نہ دیکھ لونگا۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک شخص حضرت عتبہ کے پاس
آیا اسوقت آپ تہ خانے مین تھے لئے کہا کہ اے عتبہ لوگ آپکا حال مجھسے پوچھتے ہین
آپ کوئی کرامت مجھے دکھائیے تا مین دیکھون آپنے فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہے اُسنے کہا کہ
تر چھوہارے مانگتا ہون اور موسم جاڑے کا تھا آپنے فرمایا کہ لے اور ایک زنبیل تازہ
چھوہارون کی بھری اُسکو دی۔ نقل ہے کہ محمد سماک اور ذوالنون مصری دونون حضرت
رابعہ کے مکان پر تھے حضرت عتبہ آئے اور نیا پیراہن پہنے تھے اور اکڑ اکڑ کر چلتے تھے محمد
نے کہا کہ یہ کیا چال ہے حضرت عتبہ نے کہا کہ کیون نہ اکڑ کر چلون کہ میرا نام غلام جبار
ہے یہ کہا اور گر پڑے جب بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ انتقال فرما گئے آپکو خواب مین
دیکھا کہ آپ کا آدھا منھ کالا ہو گیا تھا کہا کہ یہ کیا ہوا آپنے فرمایا کہ مین ایکمرتبہ جب مین
اُستاد کے پاس جا رہا تھا میری نگاہ ایک بے داڑھی مونچھ کے لڑکے پر پڑ گئی تھی حق تعالی نے فرمایا
کہ اسکو دوزخ پر سے بہشت مین لیجاؤ جب میرا گذر دوزخ پر سے ہوا تو دوزخ سے ایک سانپ نے
نکل کر میرے آدھے چہرے پر کاٹا اور کہا کہ تف ہے اُسکی نظر پر۔ اگر زیادہ نظر کرتا تو مین زیادہ
کاٹتا۔ اور سلام ہو انپر جو پیروی کرتے ہین راہ راست کی۔ اور اللہ خوب جانتا ہے ٹھیک بات کو

نوان باب رابعہ العدویہ کے ذکر مین

اللہ کی رحمت اُنپر ہو

وہ مخدومہ اور خاص پردہ نشین بی بی صاحبہ وہ اخلاص اور خلوص کے نقاب کو منھ پر ڈالنے والی

وہ عشق اور اشتیاق کی جلی ہوئی وہ قرب و احتراق کی شیفتہ وہ دوسری مریم صفیہ مقبول بی بی
رابعۃ العدویہ ہیں۔ اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ تو نے ایک عورت کا ذکر مردون کی صف مین
کیون کیا تو ہم جواب مین کہینگے کہ خواجۂ انبیا (اللہ کی رحمت ہو انپر اور سلام) فرماتے ہین کہ تحقیق
اللہ تعالی صورتون پر نظر نہین کرتا بلکہ نظر کرتا ہی اُنکے دلون پر اور اُنکی نیتون پر کام صورت
پر نہین ہی بلکہ نیت پر ہے جیسا کہ فرمایا حضرت رسول اللہ نے (اللہ کی رحمت ہو انپر اور
سلام) کہ لوگونکا حشر حساب و کتاب روز قیامت کو اُنکی نیتون پر ہوگا جب عورت راہ خدا
مین مرد ہو یعنی عبادت و ریاضت مثل مردون کے کرے اُسکو عورت نہین کہہ سکتے جیسا کہ
عباسہ طوسی نے کہا کہ کل روز قیامت کو جب میدان قیامت مین آواز دینگے کہ اے مردو اوّل
جو شخص کہ مردون کی صف مین قدم رکھے گا حضرت مریم ہونگی کہتے ہین کہ اگر حضرت رابعہ حسن بصری
کی مجلس مین نہ ہوتی تھین تو آپ وعظ نفرماتے تھے اور اُس مجلس مین تشریف نہ لاتے تھے پس ضرور ہے
کہ حضرت رابعہ کا ذکر مردون مین کیا جاوے۔ بلکہ اصلی مطلب وہ ہی کہ اسجگہ جن لوگونکا ذکر ہی سب
باعتبار توحید حکم واحد رکھتے ہین پس یہان من و توئی کا کیا ذکر ہی اور مرد و عورت کا کیا تذکرہ
جیسا کہ بوعلی فارمدی کہتا ہی کہ نبوت ذات عزت اور بلندی ہی بڑائی اور چھوٹائی کو اسمین دخل
نہین پس ولایت بھی اسیطرح پر ہی خاص کرکے حضرت رابعہ بصری کہ اپنے زمانے مین معاملت
اور معرفت مین ثانی نہ رکھتی تھین اور تمام بزرگ اُنکو معتبر و صاحب عزت سمجھتے تھے اور اہل زمانہ کے
لیے حجت قاطعہ تھین۔ نقل ہے کہ جس رات کو کہ حضرت رابعہ پیدا ہوئین اُنکے باپ کے
گھر مین اسقدر بھی نہ تھا کہ روغن کو دیتین تا کہ اُنکی ناف کو ملین (یعنے اسقدر بھی نہ تھا کہ جسکا تیل
لاکر اُنکی ناف پر ٹپکایا جاتا اور وہ چکنی ہوتی جیسا کہ دستور ہے) غرضکہ یہانتک تنگ حال تھے
نہ گھر مین چراغ تھا نہ لتہ لپیٹنے کو پرانا کپڑا کہ اُنکو اوڑھاتے اُنکے والد کے تین بیٹیان اور تھین اور حضرت
رابعہ چوتھی تھین اور اُنکو رابعہ اسی وجہ سے کہتے ہین کہ رابعہ کے معنی چوتھی عورت کے ہین پس
اُنکی بیوی نے کہا کہ فلان پڑوسی کے پاس جاکر تھوڑا سا تیل مانگ لاسیئے تا کہ ہم

چراغ جلائیں اور کہتے ہیں کہ حضرت رابعہؒ کے باپ نے عہد کیا تھا کہ کسی مخلوق سے کوئی چیز نہ مانگونگا - باہر آئے اور اُس پڑوسی کے دروازے پر دستک دی اور لوٹ آئے اور بیوی سے آنکر کہا کہ وہ پڑوسی دروازہ نہین کھولتا ہی اور اسی رنج وغم مین سو گئے حضرت رسول علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین غمگین مت ہو اسلیے کہ یہ لڑکی ایسی مقبول اور برگزیدہ لڑکی ہو کہ ستر ہزار اُمت اُسکی شفاعت مین ہوگی یعنی میری اُمت کے ستر ہزار آدمی اُسکی شفاعت سے بخشے جائینگے پھر فرمایا کہ امیر بصرہ کے پاس ایک کاغذ پر یہ لکھکر بھیجنا کہ ہر رات تو مجھپر سو بار درود بھیجتا تھا اور جمعے کی رات کو چار سو بار یہ جمعے کی رات جو گذر گئی تو اُس مین درود پڑھنا بھول گیا اُسکے عوض مین چار سو دینار بطور کفارہ اس مرد کو دے حضرت رابعہؒ کے والد جب بیدار ہوئے تو روتے ہوئے اُٹھے اور اس مضمون کی عرضی لکھی اور ایک دربان کے ہاتھ بھیجی امیر نے وہ عرضی دیکھتے ہی کہا کہ دس ہزار درم فقیرون کو اسکے شکرانہ مین دو کہ حضرت رسول اللہ نے مجکو یاد فرمایا ہی اور چار سو درہم اس مرد کو دو اور اس سے کہدو کہ مین چاہتا ہون کہ تو اندر آئے کہ مین تجھکو دیکھون لیکن خوب نہین معلوم ہوتا کہ تجھ ایسا شخص ساتھ اس نعمت کے متصف کہ پیغام رسول علیہ السلام کا لایا ہی میرے روبرو آئے مین خود آؤنگا اور داڑھی سے تیری چوکھٹ کی خاک صاف کرونگا لیکن مین تجھکو خدا کا واسطہ دیتا ہون کہ جب کبھی تجھے کچھ ضرورت در پیش آئے تو مجھپر ظاہر کرے پھر حضرت رابعہؒ کے باپ نے وہ زر لیا اور جس چیز کی ضرورت تھی خریدی - جب حضرت رابعہؒ بڑی ہوئین اُنکے والدین نے انتقال کیا اور شہر بصرہ مین قحط پڑا اور بہنین متفرق ہوگئین اور حضرت رابعہؒ بھی کسی طرف کو چلدین ایک ظالم نے اُنکو پکڑ کر اپنی خادمہ بنایا اور پھر چند درہم پر بیچڈالا خریدار گھر مین لے گیا اور آپسے سخت محنت کا کام لیتا تھا - حضرت رابعہؒ ایک روز جا رہی تھین ایک نامحرم آپ کے سامنے آگیا حضرت رابعہؒ بھاگین راہ مین گر پڑین آپ کا ہاتھ ٹوٹ گیا آپنے منھ خاک پر رکھکر کہا کہ اے بار خدایا مین غریب ہون اور بے مان اور باپ کی اور قیدی اور ہاتھ ٹوٹی ہوئی مجکو باوجود ان سب باتون کے کچھ غم نہین ہی مگر ہان تیری

رضا کی طالب ہون اپنے فضل سے مجھپر ظاہر کردے تو مجھے اتنی ہی بس ہے یا شیخ ایک آواز سنی کہ تو غم مت کھا
کہ کل بروز قیامت تیرا وہ مرتبہ ہوگا کہ آسمان کے مقرب فرشتے تجھپر فخر کرینگے پھر حضرت رابعہ اپنے مالک کے
گھر مین آئین آپ ہمیشہ روزہ رکھتی تھین اور خواجہ کی خدمت کرتی تھین اور شام سے لیکر صبح تک نماز و
قیام مین گذارتی تھین اتفاق سے ایک رات خواجہ خواب سے بیدار ہوا۔ ایک آواز سنی نگاہ کی حضرت
رابعہ کو دیکھا کہ سجدے مین پڑی یہ کہہ رہی ہین الٰہی تو جانتا ہے کہ میرے دل کی آرزو و خواہش تیرے فرمان کے
بجالانے مین ہے اور میری آنکھونکی روشنی تیری درگاہ کی خدمت مین ہے اگر کام میرے ہاتھ مین ہوتا یعنی اگر
مین خود مختار ہوتی تو ایکدم تیری خدمت سے نہ آسودہ ہوتی ہر دم کو تیری خدمت مین صرف کرتی لیکن
تو نے مجکو ایک مجھ ایسے مخلوق کا ماتحت کیا ہے اس سبب سے مین دیر کرکے خدمت مین حاضر ہوتی ہون۔
اور اسطرح پر مناجات کر رہی ہین۔ خواجہ نے بغور دیکھا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک قندیل نور آپکے سر پر
معلق ہے اور سارا گھر اسکی روشنی سے بھرا ہے جب یہ کیفیت دیکھی تو اٹھ بیٹھا اور سوچنے لگا اور اپنے دل مین
کہتا تھا ایسے درجے کے شخص سے اپنا کار خدمت لینا مناسب نہین بلکہ ہمکو اسکی خدمت کرنا چاہیے
جب روز روشن ہوا تو اس خواجہ نے حضرت رابعہ پر نوازش کی اور آزاد کر دیا اور کہا کہ اگر آپ یہان
رہینگی تو ہم سب آپکی خدمت کرینگے ورنہ آپ مختار ہین حضرت رابعہؓ اجازت مانگکر باہر آئین
اور خدا کی عبادت مین مشغول ہوئین کہتے ہین کہ حضرت رابعہؓ ایک رات اور دن مین نماز کی
ہزار رکعتین پڑھتی تھین اور کبھی کبھی آپ حضرت حسن بصریؒ کی مجلس مین جاتی تھین اور انکے پند و وعظ
سے حظ اٹھاتی تھین۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ شروع مین گانی بجاتی تھین اور پھر
توبہ کی اور ویرانے مین سکونت پذیر ہوئین اور اسکے بعد عبادت خانے مین گوشہ گزین ہوئین اور مدت تک
وہان عبادت کرتی رہین بعد اسکے آپ کو خانہ کعبہ کے حج کا شوق پیدا ہوا آپ نکلکر بیابان مین آئین
آپکے پاس ایک لاغر و ضعیف گدھا تھا آپ نے اپنا سارا اسباب اسپر لاد لیا بیابان مین وہ گدھا مر گیا
لوگون نے کہا کہ ہم آپکا اسباب اٹھا کر لے چلین گے آپ نے فرمایا کہ تم سب لوگ جاؤ اسلیے کہ مین تمہارے
بھروسے پر نہین آئی ہون قافلہ چلدیا حضرت رابعہؓ اکیلی رہ گئین آپ نے سر اٹھا کر کہا

کہ الٰہی عظیم القدر شہنشاہ ایک عاجز و غریب عورت کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتے ہین کہ مجھکو تو نے اپنے گھر کی طرف
بلایا اور راہ کے درمیان میرے گدھے کو مار ڈالا اور بیابان مین مجھکو اکیلا چھوڑ دیا ابھی مناجات ختم نہوئی تھی
کہ گدھا اُٹھ کھڑا ہوا پھر حضرت رابعہؒ نے اسباب اُسپر لادا اور جانب مکہ معظمہ روانہ ہوئین۔ ایک راوی
اسطرح پر روایت کرتے ہین کہ مدت کے بعد مینے اُس قریب اور ضعیف گدھے کو دیکھا کہ لوگ بیچ رہے ہین مصنفؒ
کی اِس جگہ اس نقل کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رابعہؒ کی دُعا کی برکت سے اُس
مُردہ گدھے کو حیات دراز عطا فرمائی کہ بعد مدت کے دیکھنے والے نے اُس گدھے کو اُسی حالت مین کہ پہلے
دیکھا تھا پھر دیکھا جب حضرت رابعہؒ مکہ معظمہ کے قریب مین پہونچ گئین تو آپ چند روز بیابان مین
ٹھہرین اور مناجات کی کہ الٰہی میرا دل مغموم و رنجیدہ ہے کہ مین کہان جاتی ہون اسلیے کہ مین تو ایک
مٹی کا ڈھیلا ہون اور وہ خانہ کعبہ ایک پتھر کا گھر ہے اور میرا دلی مدعا یہ ہے کہ تجھکو پاؤن۔ حق تعالیٰ
نے بیواسطہ آپکے دل مین خطاب کیا کہ اے رابعہؒ کیا تو چاہتی ہے کہ اٹھارہ ہزار عالم کا خون تیرے
نام لکھا جائے کیا تو نے نہین سُنا کہ موسیٰؑ نے دیدار کی آرزو کی تھی تو ہمنے اپنی تجلی کے چند ذرے
پہاڑ پر ڈالے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا **نقل ہے** کہ دوسری مرتبہ حضرت رابعہؒ حج کو جاتی تھین آپنے
بیابان کے درمیان سے کعبے کو دیکھا کہ آپکے استقبال کے لیے آیا تھا حضرت رابعہؒ نے کہا کہ مجھے
رب البیت یعنی مالک خانہ کعبہ کہ حق تعالیٰ ہے چاہیے مین خانہ کعبہ کو کیا کرونگی مجھے استقبال
من تقرب الی شبراً تقربت الیہ ذراعاً یعنے جو آتا ہے میری طرف ایک بالشت مین آتا ہون اُسکی
طرف گز بھر۔ کا چاہیے۔ مین کعبے کو کیا دیکھون اور کعبے کے جمال سے کیا خوشنود ہون۔

نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم اللہ کی رحمت اُنپر ہو جب عازم مکہ ہوئے تو چودہ برس
کے عرصے مین قدم قدم پر دو رکعت نماز پڑھتے کعبے تک پہونچے اور آپ ہر دم یہ فرماتے
تھے کہ دوسرے اس راہ مین قدم سے چلے ہین مین آنکھون سے چلون گا جب آپ
مکے مین داخل ہوئے تو آپ نے خانہ کعبہ کو نہ دیکھا آپنے فرمایا کہ افسوس یہ کیا حادثہ ہے شاید کہ
میری آنکھون مین کچھ خلل آگیا غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی کہ تیری آنکھون مین

کسی طرح کا نقصان نہیں آیا ہی بلکہ کعبہ استقبال کو ایک ضعیفہ کے گیا ہی کہ وہ اس طرف کو آرہی ہے
حضرت ابراہیم ادہم غیرت سے شور مین آئے اور کہا کہ وہ کون عورت ہے اتنے مین حضرت رابعہؓ کو دیکھا کہ لکڑی
ٹیکتی آرہی ہین کعبہ اپنی جگہ پر آکر قائم ہوا حضرت ابراہیمؒ ادہم نے کہا ای رابعہؒ یہ کیا شور ہے اور کیا
ہنگامہ کہ جہان مین تو نے برپا کیا ہی حضرت رابعہؒ نے کہا کہ تو نے خود شور جہان مین ڈالا ہی کہ چودہ
برس کے عرصے مین خانۂ کعبہ تک پہونچا ہی حضرت ابراہیمؒ ادہم نے کہا کہ ہان سچ ہے مینے چودہ برس کے
عرصے مین قدم قدم پر نماز پڑھ کے بیابان کو طے کیا ہے حضرت رابعہؒ نے کہا کہ تو نے نمازین پڑھ
پڑھ کے طے کیا ہے اور مینے ساتھ عجز و نیاز کے طے کیا ہے پھر حج ادا کیا اور زار زار روئین اور کہا الٰہی
تو نے حج پر بھی وعدۂ نیک فرمایا ہی اور مصیبت پر بھی اب اگر میرا حج مقبول نہین ہے تو یہ بڑی
مصیبت ہے پس میری مصیبت کا ثواب کہان ہی پھر بصرہ کو آئین اور عبادت الٰہی مین مشغول
ہوئین جب دوسرا سال آیا تو کہا کہ اگر اگلے سال کعبے نے میرا استقبال کیا تھا تو اس سال مین
کعبے کا استقبال کرونگی جب وقت سفر کا آیا تو حضرت شیخ فارمدی کہ اللہ کی رحمت اُنپر ہو نقل کرتے
ہین کہ آپ بیابان کی طرف راہی ہوئین اور سات برس کے عرصے مین پہلو کے بل لُڑھکتی لُڑھکتی
عرفات تک پہونچین غیب سے ہاتف نے آواز دی کہ اے مدعیۂ دیدار یہ کیا آرزو ہی کہ تجھے ہوئی ہے
اگر تو مجھے چاہتی ہی تو درخواست کر تاکہ مین ایک تجلّی کرون کہ آناً فاناً مین تو جلکر خاکستر ہو جاوے
حضرت رابعہؒ نے کہا کہ ای رب العزت رابعہؒ کو اسقدر طاقت نہین ہی ہان البتہ رتبۂ فقر کی خواستگار
ہون ندا آئی کہ ای رابعہؒ فقر گویا کہ ہمارے قہر کا خشک سال ہی کہ جسکو ہمنے ایسے مردون کی راہ پر
رکھا ہی کہ جب اُنمین اور ہماری وصال کی بارگاہ مین ایکسر بال سے زیادہ فرق نہین رہتا ہے
تو معاملہ پلٹ جاتا ہی اور فراق سے مبدّل ہوتا ہی یعنے جب وہ قریب ہے کہ ہمارے وصال کو
پاوین ہم پھر اُنکو اپنے قرب سے دور ڈالدیتے ہین اور باوجود اسکے وہ شکستہ خاطر نہین
ہوتے اور ہر دم سرگرم رہتے ہین اور تو ابھی اپنے زمانے کے ستر پردون مین ہی جب تک کہ
اُن سے باہر نہ نکلے اور قدم ہماری راہ مین نہ جائے اور اُن ستر پردون کو نہ اُتارے

تجھکو زیب نہین دیتا کہ ہماری فقر کا نام لے اور ذکر کرے لیکن دیکھو حضرت رابعہؒ نے دیکھا تو خون کا
دریا ہوا مین معلق نظر آیا غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی کہ یہ سب ہمارے عاشقون کی
آنکھ کا خون ہے کہ ہماری طلب پر مستعد ہوئے ہین اور پہلی ہی منزل مین ایسے منخسف ہوئے ہین
کہ اُنکے نام و نشان کا دونون جہان مین کسی مقام پر سراغ نہین لگتا حضرت رابعہؒ نے کہا کہ
یا رب العزت ایک صفت تو اُنکی دولت سے مجھے بھی دکھلا دے اُسی دم حضرت رابعہؒ کو عذر کہ عورتونکو
ہوتا ہے درپیش آیا غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی کہ اول مقام اُنکا یہی ہے جو سات برس
پہلو کے بل چلتے ہین تاکہ ہماری راہ مین ایک ڈھیلے کی زیارت کرین جب اُس ڈھیلے کے
قریب پہونچتے ہین اُنکی بیماری کے سبب سے راہ اُنپر بند ہو جاتی ہے حضرت رابعہؒ نے بیقرار ہو کر کہا
کہ اے خداوند اگر تو مجھکو اپنے گھر مین رہنے کی اجازت نہین دیتا ہے تو اچھا مجھکو بصرہ مین
کہ میرا وطن ہے رہنے کی اجازت دے اور بیشک مین تیرے گھر مین رہنے کی لیاقت نہین رکھتی
ہون کیونکہ بغیر تیرے گھر کے پہونچے ہوئے تیرے دیدار کی آرزو کی اسلیے سزاوار اسی
محرومی کی ہون یہ کہکر حضرت رابعہؒ لوٹ آئین اور بصرہ مین آکر عبادت خانے مین
معتکف ہوئین نقل ہے کہ دو شیخ حضرت رابعہؒ کی زیارت کو آئے اور دونون
بھوکے تھے آپس مین کہنے لگے کہ اگر حضرت رابعہؒ کھانا پیش کرینگی تو ہم کھالینگے اس لیے
کہ اُنکا کھانا حلال روزی سے ہوگا حضرت رابعہؒ کے پاس دو ٹکیان اُسوقت موجود تھین
پیش کرنے ہی کو تھین اتنے مین ایک سائل نے آواز دی حضرت رابعہؒ نے دونون ٹکیان اُٹھا کر سائل کو
دیدین وہ دونون شیخ حیرت مین آگئے تھوڑی دیر کے بعد ایک لونڈی آئی اور گرم روٹیون کی
تھئی لائی اور کہا کہ بیگم صاحب نے بھیجی ہین حضرت رابعہؒ نے گنین تو اٹھارہ تھین آپنے فرمایا
کہ واپس لیجا کیونکہ تو نے غلطی کی ہے شاید یہ روٹیان کسی اور کے واسطے بھیجی ہین مجھکو نہین
بھیجین تو غلطی سے مجھکو دیے جاتی ہے لونڈی نے عرض کیا کہ حضرت بی بی صاحبہ نے آپکو ہی بھیجی
ہین آپ ہی کے پاس بھیجی ہین حضرت رابعہؒ نے کہا کہ نہین لیجا تو نے غلطی کی سمجھی تو لے گئی

ناچار ہوکر واپس لے گئی اور اپنی بیگم سے سارا ماجرا کہا اُسنے دو اور روٹیان اور اُن روٹیون پر رکھکر
کہا کہ لیجا جب حضرت رابعہؒ کے پاس لونڈی پھر لائی تو آپ نے پھر گنا بیس تھین لے لین اور
اُن دونون شیخون کے آگے رکھدین تو وہ دونون کہاتے جاتے تھے اور حیرت و تعجب مین تھے
بعد فراغ طعام اُن دونون نے پوچھا کہ یہ کیا راز تھا حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ جب تم آئے تو
مین تمکو دیکھکر جان گئی کہ تم بھوکے ہو مینے اپنے دل مین کہا کہ دو ٹکیان دو بزرگون کے سامنے
کیا رکھون جب سائل آیا تو مینے اُسکو دیدین اور مناجات کی کہ ای پروردگار تونے فرمایا ہے
کہ ایک کے عوض مین ہم دس گنا دیتے ہین اور اسپر مین یقین رکھتی ہون اب مینے تیری رضا کے لیے
دونون روٹیان دی ہین تو اُسکے عوض مین موافق اپنے فرمان کے بیس عطا فرما جب لونڈی اٹھارہ
روٹیان لیکر آئی تو مین جان گئی کہ یا تو کچھ تصرف ہوا ہے یا مجکو نہین بھیجی ہین مینے واپس کین
یہانتک کہ بیس پوری ہوگئین نقل ہے کہ حضرت رابعہؒ ایکبار رات عبادت خانے مین نماز پڑھتے
پڑھتے اسقدر تھک گئین کہ سو گئین اور ایسی ذوق و شوق الٰہی مین مستغرق تھین کہ آپ کی
آنکھہ مین نرکل چبھہ گیا اور آپ کو خبر نہوئی ایک چور آیا اور چادر حضرت رابعہؒ کی لیکر چاہا کہ چلدیوے
راستہ نپایا چادر کو جس جگہہ رکھی تھی ناچار ہوکر لا رکھا راستہ ملگیا پھر اُس چور نے چادر کو اُٹھایا پھر
راستہ بھول گیا غرضکہ اُسنے چند بار اسیطرح پر کیا کہ چادر کو رکھا اور اُٹھایا یہانتک کہ اُسنے عبادت خانے
کے گوشہ سے ایک آواز سُنی کہ ای مرد تو اپنے آپ کو رنج و تکلیف مین مت ڈال اسلیے کہ کئی برس
ہوگئے ہین کہ اُسنے اپنے آپ کو ہمارے سپرد کیا ہے جب سے ابلیس مین وہ قدرت نہین رہی
کہ اُسکے پاس پھٹکے چور بیچارے کی کیا طاقت ہے کہ اُسکی چادر کے پاس تک پھٹکے بس تو چلا جا
اور ای گردن کٹے اس محنت مین مت پڑ اسلیے کہ اگر ایک دوست سو رہا ہے تو دوسرا دوست تو
جاگ رہا ہے وہ تجکو کس طرح لیجانے دے گا۔ نقل ہے کہ حضرت رابعہؒ کی ایک خادمہ
سالن پکا رہی تھی کئی روز سے کچھ پکایا نہ تھا پیاز کی حاجت ہوئی لونڈی نے کہا اگر فرمایئے
تو پڑوس سے جا کر مانگ لاؤن حضرت رابعہؒ نے کہا کہ چالیس برس ہوگئے کہ مینے عہد کیا ہے

کہ سوای خدا کے اور کسی سے کچھ نہ مانگونگی اگر پیاز نہین ہو تو نہین سہی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک
پرندہ چند گٹھیان پیاز کی چھلی ہوئی اپنے پنجون مین لایا اور ہانڈی مین ڈالدین حضرت رابعہؒ نے فرمایا
کہ مین شیطان کے کر سے بیخوف نہین ہون اور پیاز کی گٹھیون کو پڑا رہنے دیا اور روکھی
روٹی کھائی نقل ہے کہ ایک روز حضرت رابعہؒ ایک پہاڑ پر چڑھ گئین ساری شکار ہرن
گور خر وغیرہ آپکے پاس آکر جمع ہوتے اور آپکو تکنے لگے اتفاق سے حضرت حسن بصری ادھر سے
گذرے سب بھاگ گئے حضرت حسنؒ نے جب یہ دیکھا تو حیرت مین گئے اور پوچھا کہ ای رابعہؒ یہ سب جانور
مجھ سے کیون بھاگ گئے اور تجھسے کیون مانوس ہوئے حضرت رابعہ نے کہا کہ آپنے آج کیا کھایا ہی
حضرت حسنؒ نے کہا کہ مینے گوشت روٹی کھایا ہی حضرت رابعہؒ نے کہا کہ بھلا جب آپ نے انکا
گوشت کھایا ہی تو وہ آپسے کسطرح نہ بھاگین نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت رابعہ حضرت حسنؒ کے گھر
جا نکلین حضرت حسنؒ عبادت خانے کے کوٹھے پر اسقدر روتے تھے کہ آنسو پرنالے سے ٹپک رہے
تھے حضرت رابعہؒ نے دریافت کیا یہ کیسا پانی ہی جب معلوم ہو گیا کہ آنسو ہین تو کہا کہ ای حسنؒ
اگر یہ رونا نفس کی مکاری سے نہین ہے تو آنسو مت بہا تاکہ تیرے اندر ایسا دریا ہو جاوے کہ اگر تو دل کو
اسمین ڈھونڈھے تو نپاوے مگر نزدیک خدای تعالی کے کہ وہ صاحب قدرت ہی حضرت حسنؒ کو
یہ بات ناگوار معلوم ہوئی لیکن آپنے کچھ نہ کہا ایکروز حضرت حسنؒ نے حضرت رابعہ کو دریا کے فرات
کے کنارے پر بیٹھا دیکھا حضرت حسنؒ نے اپنی جانماز پانی پر بچھائی اور کہا ای رابعہؒ آؤ تاکہ ہم تم
دونون یہان دو رکعت نماز ادا کرین حضرت رابعہؒ نے کہا کہ ای استاد اگر تو چاہتا ہی کہ دنیا کی
بازار مین خلق کو دکھاوے تو اسیطرح چاہیے تاکہ تیرے دوسرے ہمجنس اس سے عاجز ہون
پھر حضرت رابعہؒ نے اپنی جانماز ہوا مین بچھائی اور کہا کہ ای حسنؒ یہان آؤ تاکہ خلق کی
نظرون سے پوشیدہ ہو جاوین پھر حضرت رابعہؒ نے چاہا کہ حضرت حسنؒ کا دل راضی کردین
کہا ای استاد جو کچھ کہ تو نے کیا ادنی مچھلی کرتی ہے اور جو کچھ کہ مینے کیا چھوٹی سی
چھوٹی مکھی کرتی ہو حقیقت کار ان دونون سے باہر ہے نقل ہے کہ حضرت حسن بصری

نے فرمایا کہ میں ایک شبانہ روز حضرت رابعہؒ کے پاس رہا اور ہمنے طریقت اور حقیقت کا ذکر اس خوبی
اور محویت کے ساتھہ بیان کیا کہ نہ میرے دل پر گذرا کہ میں مرد ہون اور نہ اُسکے دل پر کہ وہ
عورت ہی۔ آخر کار جب میں اُٹھا تو ہمنے اپنے آپ کو ایک مفلس دیکھا اور اُسکو ایک مخلص
پایا۔ **نقل ہے** کہ حضرت حسنؒ ایک رات مع اپنے یارون کے حضرت رابعہؒ کے پاس گئے حضرت
رابعہؒ کے یہان چراغ نہ تھا اور اُن لوگونکو چراغ کی ضرورت ہوئی حضرت رابعہؒ نے اپنی انگلیو پر
پھونک ماری اُنگلیان دہک اُٹھین اور تاریک گھر مثل روز روشن کے منور ہو گیا اگر کوئی
معترض اعتراض کرے کہ یہ بات خلافِ قیاس ہی تو ہم اُس سے کہینگے کہ جو شخص پیروی نبیؐ کی
کریگا ضرور اُسکو آنحضرتؐ کے معجزے سے حصہ نصیب ہوگا۔ ہان یہ فرق الفاظ کا بیشک ہی کہ پیغمبرؐ کے
کار کو کہ خلافِ عادت ہو معجزہ کہتے ہین اور ولی کے ایسے کار کو کرامت اور وہ کرامت دراصل
برکت پیروی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوتی ہی جیسا کہ وارد ہی کہ جو شخص کہ مال حرام سے
ایک دانگ دشمن کو لوٹا دیتا ہی اور اُسکو نہین لیتا مدارج نبوت سے ایک درجہ ضرور پاتا ہی
اور فرمایا سچا خواب نبوت کے چالیس درجون سے ایک درجہ ہے۔ **نقل ہے** کہ ایکبار
حضرت رابعہؒ نے تین چیزین حضرت حسنؒ کو بھیجین۔ موم۔ اور سوئی۔ اور ایک بال۔
اور کہلا بھیجا کہ موم کی طرح جہان کو منور رکھہ اور آپ کو جلاتا رہ اور سوئی کی طرح برہنہ رہ
اور ہمیشہ کام کرتا رہ جب اِن دونون کو عمل مین لاوے تو مثل بال کے ہو جا تاکہ تیرا
کام نہ بگڑے۔ **نقل ہے** کہ حضرت حسنؒ نے حضرت رابعہؒ سے کہا کہ خاوند کی رغبت کرو
یعنی آپ کسی سے نکاح کرو حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ عقد نکاح ایسے شخص کے لیے ثابت ہے
کہ ہستی و جسم رکھتا ہو یہان ہستی و جسم کہان ہی اسلیے کہ مین خود مختار نہین ہون بلکہ پروردگار
عالم کی مملوکہ ہون اُس سے نکاح کی گفتگو کرنا چاہیے پھر حضرت حسنؒ نے کہا کہ ای رابعہؒ
تمنے یہ درجہ کیونکر پایا حضرت رابعہؒ نے کہا کہ واضح ہو کہ ہمنے کل موجودات کو اُسمین گم کر دیا
حضرت حسنؒ نے کہا کہ تمنے اُسکو کیونکر جانا حضرت رابعہؒ نے جواب دیا کہ چون و چرا سے

آپ نے جانا ہوگا ہم تو اسکو یعنی وچرا جانتے ہین۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت حسن بصریؒ
حضرت رابعہؒ کے عبادت خانے مین گئے اور کہا کہ میرے سامنے اُن علوم سے جنکی تم نے تعلیم نہین ہوئی
اور نہ تمنے سُنے بلکہ بغیر وسیلے مخلوق کے تمھارے دل مین حق تعالیٰ نے القا کیے کچھ بیان فرمایئے
حضرت رابعہؒ نے کہا کہ مینے چند سُوت کی انٹیان کاتی تھین تاکہ اُنکو بیچکر اپنی روزی حاصل کرون
مینے دو درم کے عوض اُن انٹیون کو بیچکر ایک درم ایک ہاتھ مین لیا اور دوسرا دوسرے ہاتھ مین
اور اس خوف سے کہ اگر مین دونون درمون کو ایک مٹھی مین لونگی تو جوڑا ہوجائیگا اور مجھے راہ سے
بے راہ کریگا ایک تو وہی بات میری آج کے دن کی کشایش کی باعث ہوئی حضرت رابعہؒ سے
لوگون نے کہا کہ حضرت حسنؒ کہتے ہین کہ اگر کل قیامت کو مین ایک دم حق تعالیٰ کے دیدار سے
محروم رہونگا تو روز آخرت کو اسقدر گریہ وزاری کرونگا کہ تمامی بہشتیونکو مجھپر رحم آوے
حضرت رابعہؒ نے کہا کہ یہ بات سچ ہے لیکن آخرت مین سوائے ایسے شخص کے کسیکو شایان
نہین کہ جسکی اس دنیا مین ایسی حالت ہو کہ اگر ایکدم خدا کی یاد سے غافل رہتا ہے تو
بیقراری سے گریہ وزاری آغاز کرتا ہے۔ لوگون نے حضرت رابعہؒ سے کہا کہ آپ شوہر
کیون نہین کرتین آپ نے فرمایا کہ مجھے تین چیزون کا غم ہے اگر تم مجھے اُنسے بے غم کردو
تو مین شوہر کرون اوّل یہ ہے کہ بتاؤ کہ ایمان کی سلامتی کے ساتھ مرونگی یا نہین لوگون
نے کہا کہ ہم نہین جانتے اور دوسری یہ ہے کہ میرا اعمال نامہ داہنے ہاتھ مین دینگے یا نہین لوگون
نے کہا کہ خدا کو خبر ہے اور تیسری یہ ہے کہ جسوقت کہ ایک جماعت کو داہنے ہاتھ کی طرف سے
بہشت مین لیجاوینگے اور ایک جماعت کو بائین ہاتھ کی طرف سے دوزخ مین بھیجین گے
مین کونسی طرف جاؤنگی لوگون نے کہا کہ ہم نہین جانتے آپنے فرمایا کہ جب مجھکو یہ رنج والم
درپیش ہین تو تم ہی بتاؤ کہ مجھے کس طرح خاوند کی آرزو ہو۔ تو لوگون نے حضرت رابعہؒ سے
پوچھا کہ آپ کہانسے آئی ہین آپ نے فرمایا کہ اُس جہان سے لوگون نے کہا کہ آپ کہان
جائینگی فرمایا کہ اُس جہان مین لوگون نے کہا تو پھر آپ اِس جہان مین

کیا کرتی ہین فرمایا کہ افسوس کرتی ہون لوگون نے کہا کیون۔ فرمایا اسلیے کہ روٹی اُس جہان کی
کھاتی ہون اور کام اس جہان کا کرتی ہون لوگون نے کہا کہ آپ بہت شیرین زبان ہین مسافرخانے کی
نگہبانی کی آپ شایان ہین فرمایا کہ مین خود اندر بسا فرخانے کی محافظ ہون جو کچھ کہ میرے اندر ہے اُسکو
باہر نکالتی ہون اور جو کچھ کہ باہر ہے اُسکو اندر نہین گھسنے دیتی ہون خواہ کوئی آوے یا جاوے مجھے کچھ
اس سے کام نہین کیونکہ مین محافظ دل ہون نہ گل۔ لوگون نے حضرت رابعہؒ سے کہا کہ شیطان سے آپ
دشمنی رکھتی ہین فرمایا کہ رحمن کی دوستی سے مجکو فرصت کہان کہ شیطان کی دشمنی مین مشغول ہون
نقل ہے کہ حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا
آپ نے فرمایا کہ اے رابعہ تو مجکو دوست رکھتی ہے مینے کہا کہ یا رسول اللہ کون ہوگا کہ آپکو
دوست نہ رکھتا ہوگا لیکن خدا کی محبت مجپر ایسی چھائی ہے کہ اُسکے سوا کی دوستی اور دشمنی کی
میرے دل مین جگہ نہین ہے لوگون نے محبت کی کیفیت پوچھی فرمایا کہ محبت روز ازل سے
آئی اور ابد ہوکر گذری۔ اٹھارہ ہزار عالم مین کسیکو ایسا نپایا کہ ایک گھونٹ اُسکا پیتا آخر کار
واصل بحق ہوئی اور وہان سے یہ ارشاد ہوا کہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ اللہ اُنکو دوست رکھتا ہے
اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہین لوگون نے حضرت رابعہؒ سے کہا کہ جسکو آپ پوجتی ہین
اُسکو دیکھتی بھی ہین فرمایا کہ اگر مین نہ دیکھتی تو پرستش نکرتی۔ نقل ہے کہ حضرت رابعہؒ
ہمیشہ روتی رہتی تھین لوگون نے کہا کہ آپ اسقدر کیون روتی ہین فرمایا کہ مین اُسکی
جُدائی سے ڈرتی ہون اسلیے کہ اُسکی خوگر ہوگئی ہون ایسا نہو کہ موت کے وقت
ندا آوے کہ تو ہماری درگاہ کے لائق نہین ہے لوگون نے کہا کہ بندہ کب راضی ہوتا ہے
حضرت رابعہؒ نے فرمایا جسوقت کہ محنت پر شاکر ہوتا ہے جسطرح کہ نعمت پر لوگون نے کہا
کہ اگر گنہگار توبہ کرتا ہے تو کیا ان قضا و قدر قبول کرتے ہین یا نہین حضرت رابعہؒ نے
فرمایا کہ گنہگار ہرگز توبہ نہین کرسکتا جبتک کہ خداوند اُسکو توبہ کی توفیق نہ دیوے
پس خداوند تعالی قبول بھی فرماتا ہے اور پھر حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ اے لوگو دیکھو آنکھ

اور زبان اور کان اور ہاتھ پانؤن سے خدا کی طرف راہ نہین ہو کام دل سے پڑا ہے پس
جہانتک ہو سکے کوشش کرو تاکہ دل بیدار ہو اسلیے کہ جب دل بیدار ہو گیا پھر یار کی حاجت
نہین یعنے دل بیدار وہ ہی کہ حق مین گم ہو جاوے اور جو کہ اسمین گم ہوا اُسے یار کی کیا حاجت ہو
کیونکہ درجہ فنا فی اللہ یہی ہی نقل ہے کہ حضرت رابعہؓ نے فرمایا کہ زبان سے استغفار کرنا کام
جھوٹون کا ہی اور فرمایا کہ اگر ہم خود بینی کے ساتھ توبہ کرین تو دوسری توبہ کے محتاج ہین
اور فرمایا کہ اگر صبر مرد ہوتا تو کریم ہوتا اور فرمایا کہ معرفت کا ثمرہ خدا کیطرف متوجہ ہونا ہی اور فرمایا
کہ عارف وہ ہی کہ حق تعالی سے دل چاہے اور جب حق تعالے اُسکو پاک و صاف دل
عطا فرماوے تو اُسیدم اسکو خدا کے سپرد کر دیوے تاکہ اُسکے قبضے مین محفوظ رہے اور اُسکے
پردہ مین لوگون سے پوشیدہ رہے حضرت صالح مری رحمہ اللہ اکثر فرماتے تھے کہ جو کوئی کہ
کسی دروازہ کو کھٹکھٹاتا ہی ایک نہ ایک دن ضرور وہ دروازہ اُسپر کشادہ ہوتا ہی ایک بار
حضرت رابعہ موجود تھین یہ سنکر فرمانے لگین کہ یہ کب تک کہوگے کہ کھلے گا پہلے یہ تو بتاؤ کہ
کسنے بند کیا ہی کہ پھر کھولے گا یعنے وہ دروازہ تو ہمیشہ کشادہ ہی بند ہی کب ہوا ہی کہ پھر کھولا جائیگا
یہ سنکر حضرت صالح مریؒ نے کہا کہ عجب ہے مجھ مرد کی نادانی اور اس بوڑھی عورت کی دانائی پر
ایک روز حضرت رابعہؓ نے ایک مرد کو دیکھا کہ ہای غم ہای غم کہہ رہا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ نہ کہہ
بلکہ یون کہہ ہاے بے غمی ہای بے غمی اسلیے کہ اگر تجھ مین غم ہوتا تو بات کیسی تو سانس تک
نہ لے سکتا۔ نقل ہے کہ حضرت رابعہؓ نے ایکبار ایک شخص کو دیکھا کہ سر کو پٹی باندھے ہی پوچھا
کہ یہ پٹی کیون باندھی ہی اُسنے کہا کہ میرے سر مین درد ہی آپ نے فرمایا کہ تیری عمر کیا ہوگی
اُسنے کہا کہ تیس برس کا ہون آپنے فرمایا کہ اتنے دنون تو تندرست رہا یا بیمار اُسنے کہا
کہ تندرست رہا آپ نے فرمایا کہ تو نے اتنے دنون تک تو شکر گذاری کی پٹی ایک دن بھی
نہ باندھی اور اب ایک روز کی بیماری پر شکایت کی پٹی باندھتا ہے۔ نقل ہے
کہ ایک مرتبہ حضرت رابعہؓ نے چار درم کسی شخص کو دیے کہ کمبل خرید لاوے اُس مرد نے کہا

فرستادہ کمبل لاؤں یا کالا آپ نے فرمایا کہ درہم مجھے دے اور لیکر دجلے میں ڈالدیئے اور فرمانے
لگیں کہ ابھی کمبل نہیں خریدا تفرقہ در پیش آیا نقل ہے کہ ایکبار حضرت رابعہؒ فصل بہار
میں گوشہ نشین ہوئی تھیں اور باہر نہیں آتی تھیں آپ کی ایک خادمہ نے عرض کی کہ اے
سیدہ آپ باہر تشریف لائیے تاکہ حق تعالیٰ کی کاریگری کے آثار دیکھیں حضرت رابعہؒ نے
فرمایا کہ ذرا تو یہاں اندر آتا کہ خود صانع ہی کو دیکھے اور فرمانے لگیں کہ میرا شغل صانع کا
مشاہدہ ہے نہ صنعت کا مطالعہ ایک مرتبہ ایک جماعت حضرت رابعہؒ کے حضور میں آئی دیکھتی
کیا ہے کہ حضرت رابعہؒ دانتوں سے گوشت کاٹ رہی ہیں اُس جماعت نے کہا کہ آپکے پاس
چھری نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے جدائی کے خوف سے کبھی چھری نہیں رکھی اسلیے کہ
چھری کا کام کاٹنا ہے ایسا نہو کہ مجھ میں اور میرے محبوب میں جدائی ڈالدے۔ نقل ہے
کہ ایک بار حضرت رابعہؒ سات دن رات روزے سے رہیں اور مطلق رات کو نہ سوئیں آٹھویں
رات کو بھوک نے غلبہ کیا نفس فریاد کرنے لگا کہ آپ مجھکو کب تک تکلیف و رنج میں مبتلا
رکھیں گی یکایک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کھانے کا پیالہ لاکر حضرت کو دیا آپنے لیکر
رکھدیا تاکہ چراغ جلا دیں اتنے میں ایک بلی نے آکر پیالے کو اوندھا دیا آپنے فرمایا کہ اچھا
پانی سے روزہ کھول لونگی جب آپ پانی کا آبخورہ بھر کر لائیں تو چراغ گل ہو گیا آپنے چاہا کہ
پئیں آبخورہ ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت رابعہؒ نے ایسی آہ بھری کہ خوف تھا کہ
گھر نہ جلا دے اور فرمایا کہ یا اللہ یہ کیا ہے کہ تو مجھ بیچاری کے ساتھ کرتا ہے ایک آواز سنی کہ آگاہ ہو
اگر تو چاہے تو ہم دنیا کی نعمت تجھکو عطا کریں لیکن اپنا غم تیرے دل سے لے لینگے اسلیے کہ میرا غم
اور دنیا کی نعمت ایک دل میں اکٹھا نہیں ہو سکتے ہیں اے رابعہؒ تیری بھی ایک مراد ہے اور
ہماری بھی ایک مراد ہے اور ہماری اور تیری مراد باہم جمع نہیں ہو سکتیں حضرت رابعہؒ فرماتی
ہیں کہ جب میں نے یہ خطاب سنا تو اپنے دل کو دنیا سے ایسا جدا کیا اور امید کو کوتاہ کیا کہ جسے
اُسکو اپنی آخری نماز سمجھا اُصلّی صلوٰۃ المودّع یعنے میں رخصت ہونیوالے کی نماز کے مثل

نماز پڑھتی ہوں اور اسقدر مخلوق سے علیحدہ ہوئی کہ جب روز ہوتا ہے تو مین اس خوف سے
کہ ایسا ہو کہ لوگ مجھے اپنی کاروبار مین مشغول کر لیوین دعا مانگتی ہون کہ اے خداوند مجھے اپنی
طرف مشغول کر تاکہ کوئی مجکو تیری طرف سے نہ پھیر سکے ۔ نقل ہے کہ حضرت رابعہؒ ہمیشہ روتی تھین
لوگون نے کہا کہ ہم ظاہرا کوئی بیماری اور سبب آپ مین نہین پاتے ہین پھر کیا سبب ہے کہ آپ ہمیشہ
روتی رہتی ہین حضرت رابعہؒ نے کہا کہ تحقیق کیا خبر ہے میرے سینے کے اندر ایسی بیماری ہے کہ جہان کا
کوئی حکیم و طبیب اسکا علاج نہین کرسکتا اور میرے زخم کا مرہم اسکا وصال ہے مین بہانہ ڈھونڈھتی
ہون کہ شاید مین کل قیامت کے روز آخرت مین اپنے مقصد سے بہرہ ور ہون اسلیے اپنے آپ کو
دردمندون کی صورت مین بناتی ہون کہ کل اسی کے ذریعے سے کامیاب ہون ۔ نقل ہے
کہ چند بزرگ حضرت رابعہؒ کے پاس گئے حضرت رابعہؒ نے کہا کہ تم مین سے ہر ایک بیان کرو کہ خدا
تعالی کو کس لیے پوجتا ہے ایک نے کہا کہ دوزخ کے سات درجے خوف و ترس سے پر ہین اور
سب کو ان پر سے گذرنا ہے مین اسلیے خوف و ترس کی دہشت سے اسکی پرستش کرتا ہون
دوسرے نے کہا کہ بہشت کے آٹھ درجے بہترین مقامات ہین اور طرح طرح کی نعمتون اور
آسائشون کا وہان وعدہ کیا گیا ہے اسلیے ہم اسکی پرستش کرتے ہین حضرت رابعہؒ نے یہ سنکر
فرمایا کہ برا بندہ ہے جو اپنے خداوند کی کسی چیز کے ڈر کے سبب یا کسی مزدوری کی
امید پر عبادت کرے پھر انھون نے کہا کہ آپ کس لیے پوجتی ہین کیا آپکو خداے تعالی
سے کچھ طمع نہین ہے حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ اَلجَارُ ثُمَّ الدَّارُ یعنی اول پڑوسی ہے پھر گھر اسکا
اور پھر فرمانے لگین کہ ہمارے واسطے دوزخ و بہشت کا ہونا اور نہونا یکسان ہے اسلیے کہ ہم اسکی
عبادت ہمارے واسطے فرض عین ہے اور کیا یہ تو بتاؤ کہ اگر دوزخ اور بہشت نہوتے تو کیا
ہم اسکی عبادت نکرتے اور کیا خدا تعالی اسکے لائق نہین ہے کہ بغیر واسطے کے ہم اسکی
پرستش کرین ۔ نقل ہے کہ ایک بزرگ حضرت رابعہؒ کے پاس گئے دیکھتے کیا ہین
کہ آپ نہایت میلے کچیلے پرانے سوراخ دار کپڑے پہنے ہین وہ بزرگ یہ دیکھکر کہنے لگے

کہ بہت سے آدمی ہین کہ اگر آپ ذرا اشارہ فرمادین تو آپ پر نظر شفقت کرین حضرت رابعہؒ نے
فرمایا کہ مجھے دنیا کسی سے مانگتے ہوئے شرم آتی ہو اسلیے کہ درحقیقت مالک دنیا کا بھی حق تعالے
ہو اور ظاہر ہے کہ ایسے شخص سے مانگنا کہ کوئی چیز عاریتہً اُسکے پاس ہو نہایت شرم کی
بات ہو اُس بزرگ نے کہا کہ اس بوڑھی عورت کی بلند ہمتی کو دیکھو کہ حق تعالے نے
اُسکو کیا بلند درجہ عطا کیا ہو کہ اُسکو اپنا وقت عزیز سوال مین صرف کرتے افسوس آتا ہے
نقل ہے کہ چند لوگ حضرت رابعہؒ کے آزمانے کو اُنکے پاس گئے اور جاکر کہا کہ ای رابعہؒ دیکھو
کہ وکیلان قضا وقدر نے ساری فضیلتین مَردون پر نچھاور کی ہین اور کرامت کا پٹکا بھی
مَردون ہی کی کمر پر باندھا ہو اور آج تک کوئی عورت سوای مَردون کے پیغمبر بھی نہین
ہوئی ہو پھر آپ بتائین کہ یہ ڈہنگ کس بات پر کرتی ہین حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ جو کچھ
تمنے کہا سب سچ ہو لیکن یہ تو بتاؤ کہ آج تک کسی عورت نے بھی سوا مَردون کے غرور اور تکبر
کے سبب کلمۂ انا ربکم الاعلیٰ (یعنے مین ہون تمھارا بزرگ پروردگار) کا کہا ہے اور کوئی
عورت بھی کبھی مخنث ہوئی ہو سوا مَردون کے کہ اُن مین مخنث بھی ہین۔ نقل ہے
کہ حضرت رابعہؒ ایکبار بیمار پڑین لوگون نے پوچھا کہ آپ کی بیماری کا سبب کیا ہے آپ نے
فرمایا کہ صبح ہی جو میرے دل نے بہشت کی طرف توجہ کی تو دوست مجھپر خفا ہوا اس بیماری
کا سبب اُسکا عتاب ہے حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہین کہ مین آپ کی بیمار پُرسی کو گیا کیا
دیکھتا ہون کہ بصرے کے سردارون سے ایک خواجہ حضرت رابعہؒ کے عبادت خانہ کے دروازہ پر
روپیون کا توڑہ آگے دھرے رو رہا ہو مینے پوچھا کہ کیون رو رہے ہو کہنے لگا کہ اس زاہدۂ
فاضلہ کریمہ زمانہ کے واسطے کہ اگر برکت اِسکی نہو وے تو مخلوق ہلاکی مین پڑجاوے
یہ کچھ پیسے لایا ہون لیکن اس خوف سے کہ قبول نہ کریگی پیش نہین کرسکتا آپ
سفارش کرین شاید کہ قبول کرلیوے حضرت حسنؒ فرماتے ہین کہ مین اندر گیا اور اُسکا
پیغام کہا حضرت رابعہؒ نے کَن انکھیون سے میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ جسنے جب سے

ایسی ذات کو کہ باوجود نافرمانی کے روزی بند نہیں کرتا ہو اور اپنے عاشقوں کو بے دانہ و پانی زندہ رکھتا ہو بھلا ناہو مینے مخلوق کی طرف پُشت کی ہو لیئے مخلوق سو امید رکھنا چھوڑ دیا ہے اور بھلا بتاؤ تو سہی کہ کسیکا مال میں کیسے لے لوں حالانکہ نہیں جانتی کہ حلال ہے یا حرام

نقل ہے کہ حضرت رابعہؓ نے فرمایا کہ ایکمرتبہ مینے بادشاہ کے چراغ کی روشنی مین اپنے پھٹے پیراہن کو سیا مدت تک میرا دل بستہ رہا اور مینے جب تک پھاڑ نہ ڈالا میرا دل کشادہ نہ ہوا اور خدا سے عذر چاہا تاکہ میرا دل بند مین نہ رکھے عبد الواحد عامرؒ کہتے ہین کہ ایک روز مین اور سُفیان حضرت رابعہؓ کی بیمار پُرسی کو گئے ہم اُسکی دہشت اور رُعب سے اوّل بات نہ کر سکے حضرت رابعہؓ نے خود سُفیانؒ سے کہا کہ کوئی بات کہو سُفیانؒ نے کہا کہ اے حضرت رابعہؓ دُعا کیجیے کہ حق تعالیٰ اس رنج و تکلیف کو آپ پر آسان کر دیوے حضرت رابعہؓ نے یہ سُنکر اُسکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ ای سُفیان آپ کو خبر نہیں کہ یہ بیماری مجھپر خدا ہی کے حکم سے آئی ہے سُفیانؒ نے کہا کہ آپ درست فرماتی ہین یہ سُنکر حضرت رابعہؓ نے کہا کہ جب آپ جانتے ہین تو پھر کیون فرماتے ہین کہ مین خدای تعالیٰ سے درخواست کرون اور کیا یہ اُسکی مرضی کے خلاف نہوگا اور حالانکہ دوست کو زیبا نہین کہ دوست کی مرضی کے خلاف کرے پھر سُفیانؒ نے کہا کہ ای رابعہؓ آپ کو کسی چیز کی آرزو ہے حضرت رابعہؓ نے کہا کہ ای سُفیان آپ تو صاحب علم معلوم ہوتے ہین کیون ایسی بات کہتے ہین دیکھو بارہ[12] برس سے میرا دل تازہ چھوہارون کو چاہتا ہے اور آپ جانتے ہین کہ بصرہ مین چھوہارے کیسے سستے بیقدر ہین لیکن مینے ابتک نہین کھائے ہین اسلیے کہ مین بندی ہون اور بندے کو آرزو کے ساتھ کیا کام اور ظاہر ہے کہ جس چیز کو میرا خداوند نہین چاہتا ہے اگر مین چاہون تو کفر ہووے پھر سفیانؒ نے کہا کہ مین تو آپکے معاملے مین کچھ نہین کہہ سکتا ہون آپ مجھ کو کچھ نصیحت فرمایے حضرت رابعہؓ نے فرمایا کہ تو نیک مرد ہوتا اگر دُنیا کو دوست نرکھتا مینے کہا کہ یہ آپ نے کیا فرمایا فرمانے لگین کہ ایسی باتین کرنا جو کہ نادانی پر دلیل ہوتی ہین یعنی باوجود اسکے کہ جانتے ہو

کہ دُنیا فانی ہی اور پھر نادانی کی باتین کرتے ہو کہ مجھسے پوچھتے ہو کہ تمھارا دل دُنیا کی کس چیز کو
چاہتا ہی حضرت سُفیانؒ کہتے ہین کہ مجھے اِس بات پر رونا آگیا اور مینے کہا کہ ای خداوند مجھسے
راضی ہو حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ تجھے شرم نہین آتی کہ اُسکی رضا ڈھونڈھتا ہی جس سے تو خود
راضی نہین ہے حضرت مالک دینارؒ کہتے ہین کہ مین حضرت رابعہؒ کے پاس گیا دیکھتا کیا ہون کہ ٹوٹی
بدھنی وہان رکھی ہی اور آپ اُس سے وضو کرتی تھین اور اُسی سے پانی پیتی تھین اور ایک پُرانا بوریا اور
اینٹ پڑی تھی کہ جسکو بجاے تکیے کے سر کے نیچے رکھتی تھین حضرت مالکؒ فرماتے ہین کہ یہ دیکھکر
میرے دل کو رنج ہوا مینے کہا اے رابعہؒ میری دولتمندون سے دوستی ہی اگر آپ اجازت دین تو
مین اُنسے کچھ آپکے واسطے مانگون حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ ای مالکؒ آپ نے بڑی غلطی کی کیا
میرا اور اُنکا روزی دینے والا وہی ایک نہین ہی حضرت مالکؒ کہتے ہین کہ مینے کہا ہان سبکے
سب کا وہی ایک رازق ہی فرمانے لگین تو پھر کیا وہ درویشون کی روزی کو اُنکی درویشی کے
سبب سے بھول گیا ہی اور دولتمندون کی روزی کو اُنکی دولتمندی کے سبب سے یاد رکھتا ہے
حضرت مالکؒ کہتے ہین کہ مینے کہا نہین یعنی ایسا نہین ہی یہ سُنکر حضرت رابعہؒ نے کہا
کہ پھر جس حالت مین کہ وہ حال ہر ایک کا جانتا ہے کیا ضرور کہ ہم اُسکو یاد دلاوین اُسکو
اسی طرح منظور ہے پس ہم بھی وہی پسند کرتے ہین جو اُسکو پسند ہے نقل ہے
کہ حسن بصریؒ اور مالکؒ اور شقیق بلخیؒ تینون حضرت رابعہؒ کے پاس موجود تھے
اور دربارۂ صدق بات چیت ہو رہی تھی حضرت حسنؒ نے کہا کہ وہ شخص اپنے دعوی
مین صادق نہین ہے کہ جو اپنے آقا کی مار پر صبر نکرے حضرت رابعہؒ نے یہ سُنکر فرمایا
کہ اِس قول سے بو خودی کی آتی ہے حضرت شقیق بلخیؒ نے کہا کہ جو شخص اپنے خداوند
کی مار پر شکر نکرے وہ اپنے دعوی مین صادق نہین ہی حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ
اِس سے بہتر چاہیے حضرت مالکؒ نے کہا کہ جو شخص کہ اپنے دوست کے زخم سے لذت نپاوے
وہ اپنے دعوی مین صادق نہین ہی حضرت رابعہؒ نے یہ سُنکر بھی کہا کہ اِس سے بہتر چاہیے

یہ سنکر اُن تینون نے کہا کہ اب آپ فرماوین حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ جو شخص کہ زخم کے درد کو اپنے محبوب کے مشاہدہ مین بھول نجائے وہ اپنے دعوی مین صادق نہین ہے اور اگر کوئی خالق کے مشاہدہ مین اس صفت پر ہو تو تعجب نہین ہے اسلیے کہ مصر کی عورتون نے حضرت یوسف کے مشاہدہ کے وقت اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کچھ تکلیف انکو معلوم نہوئی۔ نقل ہے کہ بصرہ کے شیخون سے ایک شیخ حضرت رابعہؒ کے پاس آئے اور اُنکے سرہانے بیٹھ گئے اور دُنیا کو بُرا کہنے لگے حضرت رابعہؒ نے یہ سنکر فرمایا کہ تو دُنیا کو بہت ہی دوست رکھتا ہے کیونکہ اگر اُسکو دوست نرکھتا ہوتا تو اُسکا ذکر نکرتا کہ اسباب کا توڑنے والا خریدار ہوتا ہے اگر تو دُنیا سے فارغ ہوتا تو اُسکے نیک و بد کا ذکر نکرتا لیکن اسلیے یاد کرتا ہے کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنے جو شخص کہ کسی شے کو دوست رکھتا ہے اُسکا ذکر بہت کرتا ہے۔ نقل ہے کہ حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ مین عصر کی نماز کے وقت حضرت رابعہؒ کے پاس گیا اور وہ کچھ پکانا چاہتی تھین گوشت دیگچی مین ڈالدیا تھا جب مین اُنسے باتین کرنے لگا تو فرمانے لگین کہ یہ باتین تو دیگچی پکانے سے بہتر ہین دیگچی کو اسیطرح چھوڑ دیا یہانتک کہ ہمنے نماز مغرب ادا کی بعد نماز مغرب آپ سُوکھی روٹی کا ٹکڑا اور پانی کا آبخورہ لائین اور دیگچی کے پاس گئین تا کہ اُسمین سے سالن نکالین خدا کی قدرت سے ہانڈی پکی تیار تھی آپ پیالے مین نکال لائین اور ہم دونون نے اُس گوشت سے کھایا ایسا گوشت پکا ہوا تھا کہ مینے تو کبھی ایسے مزے کا گوشت نہ کھایا تھا حضرت سفیانؒ کہتے ہین کہ مین ایک رات کو حضرت رابعہؒ کے پاس موجود تھا آپ محراب مین جاکر کھڑی ہوئین اور صبح تک نماز پڑھتی رہین اور مین دوسرے گوشے مین نماز پڑھتا تھا صبح کے وقت آپ فرمانے لگین کہ ہم کس طرح اُسکا شکر کرین کہ اُسنے ہمکو تمام رات عبادت کرنے کی توفیق دی اور پھر فرمایا کہ ہم کل شکرانے کا روزہ رکھین گے حضرت رابعہ بصری کی مناجات ہے کہ اے بارِ خدا اگر تو کل محکو دوزخ مین بھیجے گا تو مین تیرا ا

بعید ظاہر کرونگی کہ دوزخ مجھ سے ہزار برس کی راہ پر بھاگے اور فرمایا الٰہی جو کچھ کہ تو نے دُنیا سے
ہمارا حصّہ کیا ہی وہ اپنے دشمنونکو دی اور جو چیز کہ آخرت سے تو نے ہمارا حصّہ کی ہی وہ اپنے دوستونکو دے
اسلیے کہ ہمارے واسطے تو تو ہی کافی ہی اور فرمایا کہ ای خداوندا اگر مین تیری دوزخ کے خوف سے عبادت
کرون تو تو مجکو دوزخ مین جلا اور اگر بہشت کی امید سے پرستش کرون تو تو اسکو مجھپر حرام کر اور
اگر تجھے خاص تیری ہی واسطے پوجون تو اپنے جمال باقی سے مجھے بے نصیب مکرنا اور فرمایا کہ
ای بار خدا اگر تو مجکو دوزخ مین ڈالے گا تو مین فریاد کرونگی اور کہونگی کہ مین تجھے دوست رکھتی تھی
دوستون کے ساتھ ہرگز ایسا معاملہ نہین کرتے ہ آپنے آواز دی کہ ای رابعہ تو ہمپر بدگمانی مت کر
ہم تجکو اپنے دوستون کے پڑوس مین ٹھہراوینگے تاکہ تو ہمسے بات چیت کرے اور فرمایا کہ الٰہی میرا
کام اور میری آرزو دُنیا مین تمامی دُنیا سے یاد تیری ہے اور آخرت مین تمامی آخرت سے
دیدار تیرا۔ میری آرزو و خواہش تو یہی ہے آیندہ تو مالک ہے جو چاہے سو کر۔ اور ایک
رات کہتی تھین اے پروردگار یا تو میرا دل حاضر کر یا میری بے دلی کی نماز قبول فرما
جب آپ کی موت کا وقت قریب ہوا بزرگ لوگ آپکے سرہانے موجود تھے آپنے فرمایا کہ تم سب
اُٹھ جاؤ اور خدا کے بھیجے ہوؤن کی واسطے جگہ خالی کرو وہ سب اُٹھ کھڑے ہوے اور باہر
آئے اور دروازہ بند کردیا ایک آواز سنی کہ يَآ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيٓ اِلٰى رَبِّكِ یعنے
ای نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر پھر دیر تک کچھ آواز نہ آئی اندر گئے تو دیکھا کہ
آپنے وفات پائی ہی مشایخ نے فرمایا ہی کہ حضرت رابعہ دنیا مین آئین اور آخرت کو گئین اور
کبھی حق تعالیٰ کے ساتھ بے ادبی نہین کی اور کچھ اُس سے نچاہا اور نہ کہا کہ مجکو اس طرح یا
اُسطرح رکھ بھلا اسکا تو کیا ذکر ہے کہ خلق سے کچھ درخواست کرین۔ کسی نے حضرت رابعہ کو
خواب مین دیکھا کہا کہ منکر نکیر کا تو حال کہیے آپ نے فرمایا کہ جب وہ جوانمرد آئے اور کہا کہ
تیرا رب کون ہی تو مینے کہا کہ لوٹ جاؤ اور حق تعالیٰ سے کہو کہ تو نے باوجود ہزارہا مخلوق
کے ایک بوڑھی ناتوان عورت کو فراموش نہ کیا بھلا مین کہ ساری دُنیا سے تجھی کو

پر کیفتی تھی کیسے مقبول جاتی نہین معلوم کرکیا وجہ ہو کہ تو کسیکو بھیجکر پوچھتا ہو کہ تیرا خدا کون ہے
محمد اسلم طوسی اور نفحی عطر طوسی کہ جنھون نے ایک بیابان مین تین ہزار مرد کو پانی پلایا دونون
حضرت رابعہؓ کی قبر پر آئے اور فرمایا کہ اے وہ شخص کہ تو شیخی مارتی تھی کہ مین دونون جہان سے
فارغ ہون اب بتا کہ کیا حال ہو آواز آئی کہ جو چیز کہ مینے دیکھی ہے اور دیکھ رہی ہون مجکو مبارک ہو
اللہ پاک و برتر اپنی بخشش سے اُسپر رحمت کرے۔

دسوان باب فُضَیل بن عیاض کے ذکر مین اللہ کی رحمت اُسپر ہو

وہ توبہ کرنیوالون کے پیشوا وہ جہان کرم کے آفتاب وہ خداشناسی اور پرہیزگاری کے دریا وہ ہر دو جہان
سے فارغ اپنے زمانے کے پیر کامل فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ مشائخ بزرگ سے تھے اور طریقت کی کسوٹی
اور اپنے ہم زمانہ لوگون کے ممدوح تھے اور اُس زمانے کے لوگ آپکے بہت معتقد تھے اور ریاضت اور کرامت
مین دستگاہ بلند رکھتے تھے اور پرہیزگاری اور خداشناسی مین بےمثل تھے اوّل حالت آپ کی ایسی
تھی کہ آپنے مرو اور باورد کے بیابان مین خیمہ ڈال رکھا تھا ٹاٹ کا لباس پہنتے تھے اور اُونی ٹوپی
اوڑھتے تھے اور ایک تسبیح گردن مین ڈالے رہتے تھے اور آپکے یار بہت سے تھے کہ سب چور اور
ڈاکو تھے جو مال کہ اُنکے پاس لاتے تھے وہ تقسیم کرتے تھے کیونکہ اُنکے سردار تھے اور جو چیز کہ اُنکو
پسند ہوتی تھی وہ اپنے واسطے رکھ لیتے تھے اور کبھی نمازِ جماعت نہ چھوڑتے تھے اور جو خدمتگار
کہ جماعت سے نماز نہ پڑھتا تھا اُسکو اپنے یہان سے نکال دیتے تھے ایک روز ایک
بڑا قافلہ اُس طرف سے گذرا قافلے والون نے چورون کی شہرت سُنی تھی ایک مرد کے
پاس قافلے مین بہت سا روپیہ تھا اُسنے اپنے دل مین کہا کہ بیابان کے درمیان کسی جگہ چھپا دون
تاکہ اگر قافلہ لٹ بھی جائے تو یہ نقدی تو بچ رہے اُس بیابان مین گیا دیکھتا کیا ہے

کہ ایک خیمہ کے اندر ایک شخص ٹاٹ کا لباس پہنے مصلے پر بیٹھا تسبیح پھیر رہا ہے اُسنے اپنے دل مین
کہا کہ خوب ہوا کہ اس بزرگ سے ملاقات ہو گئی اب مین روپیہ اسکے سپرد کر دونگا وہان گیا
اور اپنا حال بیان کیا آپنے اشارہ کیا کہ خیمے مین رکھدے اُس مرد نے رکھدیا اور قافلے کی
طرف آیا یہان چورون نے قافلہ لوٹ لیا تھا اِس مرد نے جو کچھ کہ قافلے مین بچ گیا تھا اُٹھایا
اور اُس خیمے کی طرف آیا کہ اپنی امانت لیوے جب اُس خیمے کے پاس پہونچا تو کیا دیکھتا ہے
کہ چور مال تقسیم کر رہے ہین اِس مرد نے اپنے دل مین کہا ہاے مینے اپنا مال اپنے ہاتھون
چور کو دے دیا فضیل رح نے جو اِس مرد کو دور سے دیکھا آواز دی وہ مرد ڈرتا ڈرتا وہان گیا
فضیل رح نے پوچھا کہ کس کام کو آیا ہے اُس مرد نے کہا کہ اپنی امانت چاہتا ہون کہا کہ جس جگہ کہ
تو نے رکھی ہے اُٹھا لے اُس مرد نے اُٹھالی اور قافلے کی طرف راہی ہوا فضیل رح کے یارون نے کہا
کہ ہمنے اِس قافلے مین کچھ بھی نقدی نہین پائی تو نے کسواسطے اِسکا روپیہ اسکو لوٹا دیا فضیل رح نے کہا
کہ یہ مرد مجھپر نیک گمان لیجاتا ہے اور مین بھی خداے تعالی پر نیک گمان رکھتا ہون مینے اُسکے
گمان کو سچا کیا ہے تاکہ خداے تعالی اپنے کرم و احسان سے میرے گمان کو سچا کرے اُسکے
بعد لٹیرون نے دوسرے قافلے کو لوٹا اور بہت مال لائے اور کھانا کھانے بیٹھے قافلے
والون سے ایک مرد نے اُنسے پوچھا کہ تمھارا کوئی سردار نہین ہے لٹیرون نے کہا کیون نہین ہے
اُسنے کہا کہ کہان ہے چورون نے کہا کہ دریا کے کنارے نماز پڑھ رہا ہے اُس مرد نے کہا کہ نماز کا وقت
نہین ہے چورون نے کہا کہ نفل پڑھ رہا ہے پھر اُسنے کہا کہ وہ کھانا نہین کھاتا چورون نے کہا
کہ روزہ رکھتا ہے اُسنے کہا کہ ماہ رمضان نہین ہے چورون نے کہا کہ وہ نفل روزے رکھتا ہے
اِس مرد کو تعجب ہوا فضیل رح کے پاس گیا اور کہا کہ یہ تو بتاؤ کہ روزہ اور چوری اور
نماز باہم کیا نسبت رکھتے ہین فضیل رح نے کہا کہ تو قرآن جانتا ہے اُسنے کہا کہ جانتا
ہون کہا کہ تو نے یہ آیت نہین پڑھی ہے کہ وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا
یعنے اور دوسرون نے اقرار کیا اپنے گناہون کا اُنھون نے نیک عمل کو ملا جلا دیا

وہ مرد یہ سنکر سخت حیران ہوا۔ نقل ہے کہ فضیل رح کی طبیعت مین مروت اور ہمت اسقدر تھی کہ اگر قافلے مین کوئی عورت ہوتی تھی تو اُس قافلے کے پاس بھی نہ بھٹکتے تھے اور جسکے پاس کم مال تھوڑا ہوتا تھا اُسکا نہ پکڑتے تھے اور ہر شخص کے پاس تھوڑی پونجی چھوڑ دیتے تھے اور آپ کی توجہ نیکی پر بہت رہتی تھی شروع مین ایک عورت پر عاشق تھے جو کچھ کہ لوٹ مار سے حاصل کرتے تھے اُس عورت کو بھیجدیتے تھے اور کبھی کبھی اسکے پاس خود بھی جاتے تھے اور اُسکے عشق و محبت مین رویا کرتے تھے اتفاق سے ایک رات ایک قافلہ گذرا اُس قافلے مین ایک شخص یہ آیت پڑھتا تھا کہ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ یعنی کیا ایمان والون کے واسطے وہ وقت نہین آیا کہ اُنکے دل خدا سے ڈرین اس آیت نے فضیل رح کے دل پر ایسا اثر پیدا کیا کہ گویا ایک تیر تھا کہ جسنے جاکر فضیل رح کی جان کو سوراخ دار بنادیا اُسیوقت یہ کہا کہ ہائے مین کب تک لوٹ مار کرتا رہونگا اب وہ وقت آگیا کہ اے پروردگار ہم تیری راہ طے کرین یہ کہکر فریاد کرنا اور کہنا شروع کیا کہ وَجَاءَ تَبَابٌ وَاَنَابَ یعنی وقت آگیا اور آئے اور توبہ کی اور اللہ کی طرف رجوع ہوگئے اور پریشان اور شرمندہ اور بیقرار ایک ویرانے کو چلدیے وہان ایک قافلہ اُترا ہوا تھا بعض نے اُن مین سے کہا کہ فضیل راستے پر موجود ہین اس راہ سے جانا نہ چاہیے فضیل رح نے یہ سنکر کہا اے جماعت تمھین خوشخبری ہو کہ اُسنے توبہ کی آج وہ تم سے بھاگتا ہے یہ کہتے جاتے تھے اور زار زار روتے تھے اور جنکا دل دُکھایا تھا اُنکو راضی کرتے تھے اور اپنا قصور اُنسے معاف کراتے تھے مگر ابیوردمین ایک یہودی تھا کہ وہ کسی طرح راضی نہوا اور اُس یہودی نے اپنے یارون سے کہا کہ آج وہ روز ہو کہ ہم محمدیون کی حقارت کرین پھر فضیل رح سے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ مین تمھین معاف کردون تو اُس ریت کے ٹیلے کو یہان سے اُٹھادو اور وہ ایک بہت بڑا ٹیلا تھا فضیل رح نے اُسکو رات دن ڈھونا شروع کیا اتفاق سے ایک رات آندھی آئی اور اُس ریت کو نیست و نابود کردیا یہودی نے جب یہ دیکھا

تو کہنے لگا کہ مینے قسم کھائی تھی کہ جب تک میرا مال ندوگے معاف نکرونگا اب میری تکیے کے نیچے
سونے کی تھیلی دھری ہی اُٹھا کر مجھے دیدو تا کہ میری قسم راست ہوجاوے اور مین تمھین معاف کر دون
فضیل رحنے اُسکے تکیے کے نیچے سے ہاتھ ڈالکر سونے کی تھیلی نکالکر اُسکو دیدی یہودی نے کہا کہ
پہلے دین اسلام کی مجھے ہدایت کرو تب تمھین معاف کرونگا آپنے کلمۂ شہادت پڑھایا اور یہودی
مسلمان ہوگیا اور آپ کو معاف کردیا پھر کہنے لگا کہ آپ جانتے ہین کہ مین مسلمان کیون ہوگیا آپنے
کہا نہین کہا کہ آج کے روز تک مجھ تحقیق نہین معلوم ہوا تھا کہ سچا دین کونسا ہی آج مجھے تحقیق ہوگیا
اسلیے کہ مینے توریت مین پڑھا تھا کہ جسکی توبہ سچی ہوتی ہی اگر وہ شخص خاک کے ڈھیر پر ہاتھ رکھے
تو سونا ہوجاتی ہی میرے تکیے کے نیچے خاک تھی مینے چاہا کہ آپ کو آزماؤن اب مجھے معلوم ہوگیا
کہ آپ کا دین سچا ہے۔ **نقل ہے** کہ فضیل رحنے ایک شخص سے کہا کہ تو خدا کے واسطے مجھے
بند و نصیحت کر اور بادشاہ کے پاس لیچل کیونکہ مینے شرع کے خلاف بہت سے کام کیے ہین
وہ مجھپر حکم شرع قائم کرے اُسنے ایسا ہی کیا بادشاہ نے جب اُنکی پیشانی پر نظر کی تو اُنکو
نکوکار پایا حکم دیا کہ عزت کے ساتھ اُنکے گھر پہونچا دو جب گھر کے دروازے پر پہونچے
تو آپنے آواز دی گھر والون نے کہا کہ ہای آج اُسکی آواز بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے شاید کہ
کوئی زخم کھایا ہی یہ سُنکر فضیل رحنے کہا کہ ہان تم سچ کہتے ہو مینے بڑا زخم کھایا ہے اُنھون نے کہا
کہ کہان کہا کہ جان پر اور گھر مین گھسے اور بیوی سے کہا کہ مین کعبۃ اللہ کا ارادہ رکھتا ہون
اگر تم چاہو تو مین تمھین آزاد کردون بیوی نے کہا کہ مین تو آپ سے کبھی علحدہ نہونگی اور جس جگہ
آپ رہینگے آپ کی خدمت کرونگی پس دونون نکلے گئے اور حق تعالیٰ نے راستہ اُنپر آسان کردیا
اور وہان کی مجاوری اختیار کی اور بعض اولیاء اللہ سے ملاقات کی اور حضرت امام ابو حنیفہ رح کی
صحبت مین مدت تک رہی اور اُنسے علم پڑھا اور ریاضت اور روایات مین کمال حاصل کیا اور
مکے کے لوگ آپکے پاس جمع ہوتے تھے اور آپ اُنکے سامنے وعظ کہتے تھے یہانتک کہ ان کا
حال ایسا ہوا کہ اُنکے رشتہ دار باورد سے اُنکی ملاقات کو آئے آپنے اُنکو اپنے پاس آنے نہ دیا

اور جب لوگون نے مجبور کیا تو آپ بالا خانہ پر چڑھ گئے اور کہا اے غافل مرد خدائے تعالیٰ تمکو عقل دیوے اور کسی کام مین مشغول کرے یہ سنکر سب کھڑے سے گر پڑے اور آخر کار مایوس ہوکر خراسان کو روانہ ہوئے اور فضیل رح سیلیح کو بیٹھے پر روتے رہے اور انکے واسطے دروازہ نہ کھولا

نقل ہے کہ ایکرات ہارون رشید نے فضیل برمکی سے کہا کہ تو مجھے اس رات کسی بزرگ کے پاس لیچل کیونکہ میرا دل اس کاروبار سے اکتا گیا ہے تھوڑی دیر آرام پاؤن فضیل برمکی ہارون رشید کو سفیان ح عینیہ کے مکان پر لے گئے دروازہ کھٹکھٹایا سفیان رح نے کہا کون ہے کہا امیر المومنین کہا کہ مجھے خبر کیون نہ کی کہ مین خود خدمت مین حاضر ہوتا ہارون رشید نے یہ سنکر کہا کہ وہ یہ مرد نہین ہے کہ جسکو مین تلاش کرتا ہون سفیان رح نے یہ سنکر جواب مین کہا کہ ویسا مرد کہ جیسا آپ تلاش کرتے ہین فضیل عیاض رح ہے فضیل عیاض رح کے مکان کے دروازے پر گئے آپ یہ آیت پڑھ رہے تھے کہ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّئَاتِ اَنْ نَّجْعَلَہُمْ کَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ ہارون رشید نے کہا اگر کوئی نصیحت طلب کرون تو یہ آیت کافی ہے اور معنی اس آیت کے یہ ہین کہ جن لوگون نے کہ برے کام کیے ہین کیا وہ گمان کرتے ہین کہ ہم انکو ان لوگونکے ساتھ کہ جنھون نے نکوکاری کی ہے برابر کردینگے۔ پھر دروازہ کھٹکھٹایا فضیل رح نے کہا کون ہے کہا کہ امیر المومنین ہین کہا کہ امیر المومنین کا مجھسے کیا کام ہے اور مجھے انکے ساتھ کیا کام ہے مجھکو مشغول مت کرو فضیل برمکی نے کہا کہ حاکمون کی اطاعت کرنا واجب ہے کہا کہ مجھے رنج مت دو فضیل برمکی نے کہا کہ ہمکو اجازت دو ورنہ ہم زبردستی گھس آئینگے کہا کہ اجازت نہین ہے اگر زبردستی آتے ہو تو تم مختار ہو ہارون رشید اندر داخل ہوئے فضیل رح نے چراغ گل کردیا کہ ہارون رشید کا چہرہ نظر نہ آوے اسی اثنا مین ہارون رشید کا ہاتھ حضرت فضیل رح کے ہاتھ پر پڑ گیا حضرت فضیل رح نے فرمایا کہ یہ ہاتھ کیسا نرم ہے اگر دوزخ کی آگ سے رہائی پاوے اور یہ کہکر نماز کی نیت باندھ لی ہارون رشید رونے لگے اور کہا کہ آخر آپ کوئی بات تو کہیے حضرت فضیل رح نے جب سلام پھیرا

تو کہا کہ آپ کے باپ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اُنھون نے آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ مجھکو کسی قوم کا سردار کر دیجیے آن حضرتؐ نے فرمایا
کہ ای چچا مینے آپکو آپکے نفس پر سردار کیا یعنے تمھارا نفس خدا کی اطاعت مین خلق کی ہزار سال
کی اطاعت سے بہتر ہی اسلیے کہ تحقیق حکومت قیامت کے روز ندامت ہوگی ہارون رشید نے کہا
کچھ اور فرمایئے حضرت فضیلؒ نے فرمایا کہ جب عمر عبد العزیزؒ کو تخت سلطنت پر بٹھایا تو اُسنے سالم بن
عبد اللہ اور رجاء بن حیوٰۃ اور محمد بن کعب کو بُلایا اور کہا کہ مین اس کار دبار مین مبتلا ہوا ہون
میری تدبیر کیا ہی ایک نے کہا اگر تو چاہتا ہی کہ کل تجکو عذاب سے نجات ہووے تو مسلمان بوڑھون کو
بجاے اپنے باپ کے جان اور جوانون کو بجاے بھائی کے اور بچون کو بجاے فرزندون کے
اور عورتون کو بجاے بہن اور مان کے اور اُنکے ساتھ معاملہ ایسا کر کہ باپ اور مان اور
بھائی اور بہن کے ساتھ۔ کہا کچھ اور کہیے کہا کہ مسلمانون کے گھر تیری گھر کے مثل ہین۔
اور لوگ تیرے لڑکے بالون کے مثل ہین۔ کہا کہ کچھ اور کہیے کہا کہ مہربانی کر بزرگون کے ساتھ
اور احسان کر بھائیون کے ساتھ اور نیکی کر اولاد کے ساتھ۔ پھر کہا کہ مین تیری خوبصورت
صورت سے ڈرتا ہون کہ ایسا نہو دوزخ کی آگ مین مبتلا ہووے اور بُری ہووے اور کہا کم ہین وجہ
صبیح فی النار یفضح وکم من امیر ھناک اسیر یعنی بہت سی اچھی صورتین آگ مین فضیحت ہونگی
اور بہت امیر وہان قید ہونگے۔ کہا کچھ اور بھی فرمایئے اور ہای ہاے کرکے روتا تھا
حضرت فضیل رحمہ اللہ نے کہا کہ خداے ڈر اور خداوند کے جواب کے واسطے ہوشیار ہو اور
تیار رہ کہ قیامت کے روز خداے تعالیٰ تجھسے ایک ایک مسلمان کے بارے مین
باز پرس کریگا اور ہر ایک کا انصاف طلب کریگا اگر کسی رات کوئی بڑھیا بھی کسی گھر مین
بھوکی سوئی ہوگی کل قیامت کو تیرا دامن پکڑیگی اور تجھسے جھگڑے گی ہارون رشید
روتے روتے ایسا بیہوش ہوگیا کہ کچھ خبر نہ رہی فضیل برمکی نے کہا کہ ای فضیلؒ بس کیجیے
کہ آپنے امیر المؤمنین کو مار ڈالا حضرت فضیلؒ نے کہا کہ چپ رہ ای ہامان اسلیے کہ مینے نہین

بلکہ تونے اور تیری قوم نے اسکو قتل کیا ہارون رشید اس بات سے اور بھی بیقرار ہو کر رویا
اور فضیل برمکی سے کہا کہ مجھے امان اس سبب سے کہا کہ مجھکو فرعون جانتا ہی پھر ہارون رشید نے
پوچھا کہ آپ کو کسیکا کچھ دینا ہے حضرت فضیل رح نے کہا کہ ہان خداے تعالی کا قرض مجھپر ہے
اور وہ قرض طاعت ہی اگر وہ میری اسپر گرفت کرے افسوس مجھپر ہارون رشید نے کہا کہ مین
لوگون کا قرض پوچھتا ہون کہا اللہ کا شکر ہے کہ اسنے مجھکو نعمت بہت بخشی ہے اور مجھے
اسکی کچھ شکایت نہین پھر ہارون رشید نے ہزار دینار کی تھیلی انکے سامنے رکھدی اور کہا کہ
یہ مال حلال ہے اور مجھے مان کے ورثہ سے ملا ہی حضرت فضیل رح نے کہا کہ میری ان ساری
نصیحتون نے تجھے کچھ فایدہ ندیا اور تونے اسی جگہ سے ظلم شروع کیا اور بے انصافی اختیار کی
عجب ہے کہ مین تو تجھکو نجات اور بے تعلقی کیطرف بلاتا ہون اور تو مجھے ہلاکت مین ڈالتا ہے
اور مجھپر بوجھ لادتا ہی مین کہتا ہون کہ جو کچھ تیرے پاس ہے حقدارون کو دے تو دوسرے کو
کہ جسکو نہین چاہیے دیتا ہی یہ کہکر ہارون رشید کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوے اور دروازہ
بند کرلیا ہارون رشید باہر آئے اور کہا اے یہ کیسا مرد ہے اور سچ تو یہ ہی کہ درحقیقت فضیل رح ہے۔
نقل ہے کہ ایک روز حضرت فضیل اپنے بیٹے کو گود مین لیکر پیار کرنے لگے جیسے کہ معمول والدین
کا ہی لڑکے نے کہا ای باپ آپ مجھے دوست رکھتے ہین آپ نے فرمایا ہان کہا کہ آپ
خداے تعالی کو بھی دوست رکھتے ہین فرمایا ہان کہا اے باپ ایک دل مین دو دوست
تو نہین رکھ سکتے حضرت فضیل رح جان گئے کہ یہ بات حق تعالی ہی کی طرف سے ہے
لڑکے کو گود سے اتار دیا اور خدا کی عبادت مین مشغول ہوئے نقل ہے کہ حضرت فضیل رح
ایک روز عرفات مین کھڑے خلق کو دیکھ رہے تھے اور انکی گریہ و زاری سنتے تھے
ایکبارگی آپ فرمانے لگے سبحان اللہ اگر اسقدر مخلوق کسی بخیل کے پاس جاکر اس سے
زر طلب کرین وہ انکو مایوس نہ پھیرے ای خداوند تیرے نزدیک کہ تو خداوند کریم ہے انکا
بخشدینا اس سے آسان زیادہ ہے اور تو تو سارے کرم کرنے والون سے زیادہ کرم

کرنیوالا ہو تجھہ سے امید ہو کہ ان سب کو بخشدے نقل ہے کہ عرفات کی رات مین لوگون نے
حضرت فضیل رح سے پوچھا کہ آپ اس مخلوق کے بارے مین کیا کہتے ہین آپنے فرمایا کہ اگر فضیل رح
انمین نہوتا تو سارے بخشدیے جاتے لوگون نے اُنسے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم ڈرنیوالون کو نہین
دیکھتے ہین آپنے فرمایا کہ اگر تم خائف ہوتے تو وہ تم سے پوشیدہ نہوتے اسلیے کہ خائف کو بجز خائف کے
اور ماتمی کو بغیر ماتمی کے کوئی نہین دیکھہ سکتا لوگون نے کہا کہ مرد کس وقت خدا کی دوستی مین کمال کو
پہونچتا ہی آپنے فرمایا کہ جب منع کرنا اور عطا کرنا اُسکے نزدیک برابر ہو لوگون نے کہا کہ آپ
ایسے مرد کے حق مین کہ جو لبیک کہنا چاہتا ہی لاکے خوف سے لبیک نہین کہہ سکتا کیا کہتے ہین
آپنے کہا کہ مین امید رکھتا ہون کہ جو شخص کہ ایسا ہو اور آپکو ایسا جانے کوئی لبیک کہنے والا
اُس سے زیادہ نہین ہوسکتا لوگون نے پوچھا کہ اصل دین کیا ہی آپنے فرمایا کہ عقل لوگون نے کہا
کہ اصل عقل کیا ہی آپنے فرمایا کہ حلم پھر پوچھا کہ اصل حلم کیا ہی فرمایا صبر حضرت احمد حنبل رح فرماتے ہین
کہ مینے فضیل رح کو یہ کہتے سُنا کہ جو ریاست دُنیا کا جویان ہوا خوار ہوا مینے کہا کہ آپ مجھے کچھ
وصیت فرمائیے آپنے فرمایا کہ تابع ہو متبوع مت ہو کہ یہ پسندیدہ ہی بشر حافی رح کہتے ہین کہ مینے
حضرت فضیل رح سے پوچھا کہ زہد بہتر ہے یا رضا آپنے فرمایا کہ رضا اسلیے کہ راضی برضا سے مولی
کوئی مرتبہ اپنے مرتبے سے زیادہ طلب نہین کرتا نقل ہے کہ حضرت سفیان ثوری رح کہتے ہین
کہ ایک رات کو مین حضرت فضیل رح کے پاس گیا اور مین آپکے سامنے آیات اور احادیث اور
پسندیدہ اقوال بیان کرتا رہا اور پھر مینے کہا کہ بڑی مبارک رات آج کی رات ہے اور بڑا
مبارک جلسہ اس رات کا جلسہ ہے اور یقیناً ایسا جلسہ خلوت سے بہتر ہی حضرت فضیل رح نے کہا کہ بہت
بُری رات جو آج ہی اور بہت بُرا جلسہ کہ کل تھا مینے کہا کہ یہ آپنے کیا فرمایا فرمانے لگے اسلیے
کہ تو ساری رات اسی خیال مین رہا کہ ایسی بات کہے کہ مجھے پسند آوے اور مین اسی فکر مین رہا
کہ کہان سے ایسا عمدہ جواب دون کہ تجھے پسند ہو ہم دونون ایک دوسرے کی بات کے
خیال مین خداے تعالی سے غافل رہے پس تنہائی اور خدا کے ساتھ مناجات کرنا بہتر ہے۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت فضیل رح نے عبداللہ مبارک کو اپنی آگے جاتی ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا
کہ جہان سے آئے ہو لوٹ جاؤ ورنہ مین لوٹ جاؤنگا تم اسلیے آتے ہو کہ مجھسے کچھ باتین کرو اور
مین تم سے کچھ باتین کرون۔ نقل ہے کہ ایک مرد حضرت فضیل رح کی زیارت کو آیا آپ نے فرمایا
کہ کس کام کو آئے ہو اُسنے کہا اسلیے آیا ہون کہ تم سے آسایش پاؤن اور آپ کی گفتگو سے محبت
دُانش حاصل کرون آپ نے فرمایا خدا کی قسم یہ امر وحشت سے بہت نزدیک ہی اور تم نہین آئے ہو مگر
اسلیے کہ مجھکو جھوٹ سے فریب دو اور مین تمکو جھوٹ سے فریب دون تم جہان سے آئے ہو
وہین لوٹ جاؤ اور آپ نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ بیمار ہو جاؤن تاکہ نماز جماعت کو نہ جاؤن اور
لوگونکو نہ دیکھون اور فرمایا کہ اگر ہو سکے تو ایسی جگہ خلوت گزین ہو کہ کوئی تمکو نہ دیکھے اور تم کسیکو
نہ دیکھو کہ یہ بات بہت بزرگ ہی۔ اور فرمایا کہ ایسے شخص کا کہ میرے پاس آوے اور مجھے سلام نکرے
اور اگر مین بیمار پڑون تو میری بیمار پرسی کو نہ آوے مین بڑا احسانمند اور شکرگزار ہون
اور فرمایا کہ جب رات ہوتی ہی تو مین خوش ہوتا ہون کہ اب مجھے خلوت بے تفرقہ حاصل ہوگی
اور جب صبح ہوتی ہی تو مین غمگین ہوتا ہون اس خیال سے کہ اب لوگ آوینگے اور مجھکو تشویش مین
ڈالینگے اور فرمایا کہ جو شخص کہ تنہائی سے بھاگتا ہی اور مخلوق سے اُنس پکڑتا ہی سلامت سے دور ہے
اور فرمایا کہ جو شخص کہ اپنے عمل کی گفتگو کرتا ہی اُسکی بات بہت کم ہوتی ہی مگر اُس چیز مین کہ اُسکے
کار آمد ہو اور فرمایا کہ جو شخص کہ خداے تعالی سے ڈرتا ہی اُسکی زبان گونگی ہو جاتی ہے
اور فرمایا کہ اگر خداے تعالی کسی بندے کو دوست رکھتا ہی تو اُسکو رنج و غم بہت سا دیتا ہے
اور اگر دشمن رکھتا ہی تو دُنیا کو اُسپر فراخ کرتا ہے اور فرمایا کہ اگر کوئی غمگین کسی اُمت کے
درمیان روتا ہے تو ساری اُمت کو اُسکے واسطے غمگین کرتے ہین اور فرمایا کہ ہر چیز کی
زکوٰۃ ہے اور عقل کی زکوٰۃ دراز غم ہے اور یہی وجہ ہی کہ حضرت رسالت آب
صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ غمگین رہتے تھے اور فرمایا مجھے یہ عجیب بات ہی کہ بہشت مین کوئی
روئے اس سے زیادہ یہ عجیب ہے کہ دُنیا مین کوئی ہنسے اور فرمایا کہ جس شخص کے کہ دل مین

خوف الٰہی سما جاتا ہی ایسی بات کہ اُسکے کار آمد ہو اُسکی زبان پر نہین گذرتی اور اُس خوف کے
سبب سے دنیا کی محبت اور نفس کی خواہشونکو جلاتا ہی اور دُنیا کی رغبت کو دل سے دور کرتا ہے
اور فرمایا کہ جو شخص کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہی ساری چیزین اُس سے ڈرتی ہین اور جو شخص کہ
خدای تعالیٰ سے نہین ڈرتا وہ خود تمام چیزون سے ڈرتا ہی اور فرمایا کہ بندہ کا خوف وڈر بندے
کے علم کے موافق ہوتا ہی اور بندے کا زہد دنیا مین بندہ کی رغبت کے موافق ہوتا ہی آخرت کے
ساتھ اور فرمایا کہ مینے کسی شخص کو اس اُمت مین ابن سیرین سی زیادہ خدا سے امید کرنے والا
اور اُس سے ڈرنے والا نہین دیکھا اور فرمایا کہ اگر ساری دُنیا مجھپر حلال کردین تو مین اُس سے
اسقدر شرم کرون کہ جسقدر تم مُردار سے شرم کرو اور فرمایا کہ ساری بُرائیون کو ایک مکان مین جمع کیا
اور اُسکی کُنجی دُنیا کی دشمنی کی اور فرمایا کہ دُنیا مین شروع کرنا آسان ہی لیکن بری الذمہ ہونا
اور خلاص پانا دشوار ہی اور فرمایا کہ دُنیا مثل ایک بیمارون کی مکان کے ہی اور خلق اُسمین مثل
دیوانون کے ہی دیوانے بیمارخانے مین بندھی جکڑے رہتے ہین اور فرمایا کہ خدا کی قسم اگر آخرت
باقی مٹی کی ہوتی اور دُنیا فانی زر کی تو لائق تھا کہ خلق کی رغبت باقی مٹی پر ہوتی اور جس
صورت مین کہ دُنیا کی اصل فانی مٹی سی ہے اور آخرت کی زر باقی سی تو زیب دیتا ہی کہ آخرت پر
رغبت ہو اور فرمایا کہ کسی شخص کو دُنیا کی کوئی شی نہین دی جبتک کہ اُسکی آخرت سی ستّو حصّے کم
نہ کیے اسلیے کہ تجھے خدا کے یہان وہی ملیگا کہ تونے کمایا ہی اور کماتا ہی اب تجھے اختیار ہے
چاہے بہت کر چاہے تھوڑا۔ اور فرمایا کہ نرم جامہ و مزہ دار کھانے کا مزہ مت ڈالو کہ کل کو
اُس لباس اور کھانے کی لذت سے محروم رہوگے اور فرمایا کہ جن لوگون نے ایک دوسرے
سے ملنا جلنا چھوڑا ہی تکلّف کی وجہ سے چھوڑا ہی جسوقت کہ تکلف درمیان سے اُٹھ جائیگا
گستاخانہ باہم زندگی بسر کرینگے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے پہاڑون کو وحی کی کہ مین تم
مین سے ایک پر ایک پیغمبر کے ساتھ کلام کرونگا سارے پہاڑون نے تکبّر کیا سوا ے
طور سینا کے کہ اُسپر حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ کلام کیا اسی وجہ سے کہ اُسنے

تواضع کی اسکو پسند کیا اور خدا کے ساتھ تواضع کرنا عاجزی کرنا ہی اور اُسکے حکموں کو بجا لانا اور جو کچھ کہ
فرمائے اسکا قبول کرنا اور جس سے کہ منع فرمائے اس سے باز رہنا اور فرمایا کہ جس شخص نے کہ اپنے آپ کو
معزز سمجھا وہ تواضع سے بےنصیب ہے اور فرمایا کہ تین چیزوں کی طالب مت ہو انسواسطے کہ نہ پاؤ گے
ایک تو ایسا عالم کہ جسکا علم عمل کی ترازو میں پورا ہو نہ پاؤ گے اور بےعلم رہوگے دوسری ایسے
عامل کی کہ اسکا اخلاص عمل کے ساتھ موافق ہو تلاش مت کرو کہ نہ پاؤگے اور بےعامل ہوگے
تیسرے برادر بےعیب مت ڈھونڈھو کہ نہ پاؤ گے اور بےبرادر رہوگے اور فرمایا جو شخص کہ اپنے
بھائی کے ساتھ دوستی ظاہر کرتا ہی زبان سے اور دل میں دشمنی رکھتا ہی خدائے تعالی اسپر لعنت کرتا ہے
اور اسکو اندھا اور بہرا کریگا اور فرمایا کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ عمل کرنا ریا تھا اب وہ وقت ہے کہ
عمل نہ کرنا ریا ہی اور فرمایا کہ خلق کیواسطے عمل کو درست رکھنا ریا ہی اور خلق کے لیے عمل کرنا
شرک ہی اور اخلاص وہ ہی کہ حق تعالی تجھکو ان دونوں صفت سے محفوظ رکھے اور فرمایا کہ
اگر میں قسم کھا کر کے یہ کہتا کہ میں ریاکار ہوں زیادہ پسند کرتا ہوں اس کہنے سے کہ میں ریاکار کا
دیکھنے والا ہوں اور فرمایا کہ اصل زہد حق تعالی سے ہر کام پر راضی ہونا ہی کہ جو وہ کرے اور
سب سے زیادہ لائق مخلوق کہ راضی برضا مولی ہوا اہل معرفت ہیں اور فرمایا کہ جو شخص کہ خدائے
تعالی کو جیسا کہ حق اسکے پہچاننے کا ہی پہچانتا ہی وہ اسکی عبادت بھی جیسا کہ حق عبادت کا ہی
بجا لاتا ہی اور جوانمردی وہ ہی کہ برادران اسلام سے مدد کا خواہان نہو اور فرمایا کہ اصل توکل
وہ ہی کہ اللہ کے سوا کسی سے امید نہ رکھے اور سوا خدا کے کسی سے نہ ڈرے اور فرمایا کہ متوکل وہ ہے
کہ خدا پر اعتماد رکھے وہ شخص نہیں ہی کہ خدا پر ہر امر میں الزام لگاوے اور اُس کی
شکایت کرے یعنی ظاہر و باطن اُسکے احکام پر سر جھکاوے اور فرمایا کہ جب تجھسے پوچھیں
کہ تو خدا کو دوست رکھتا ہی تو تو خاموش رہ کیونکہ اگر کہیگا نہیں تو تو کافر ہو جائیگا اور اگر
کہیگا ہاں تو تیرا فعل دوستوں کے فعل جیسا نہیں ہی پس یہ جھوٹ ہوگا اور فرمایا کہ مجھے خدائے تعالی
سے بہت شرم آتی ہی کہ بار بار پاخانے کو جاؤں حالانکہ آپ تین روز میں ایکبار رفع حاجت کو

جاتے تھے اور فرمایا کہ بہت سے مرد ہین کہ کسی جگہ مین طہارت کو جاتے ہین اور پاک ہوکر باہر آتے ہین
اور بہت سے مرد ہین کہ کعبہ جاتے ہین اور ناپاک ہوکر باہر آتے ہین یعنی گنہگار کے گنہگار ہی رہتے ہین۔
اور فرمایا کہ عاقلون کے لیے لڑنا بے عقلون کے ساتھ حلوا کھانے سے زیادہ آسان ہی اور فرمایا کہ جو
شخص کہ فاسق کے سامنے بخندہ پیشانی ہنستا ہی مسلمانی کے ویران کرنے مین کوشش کرتا ہی اور فرمایا
کہ اگر کوئی چارپایہ کو لعنت کرتا ہی تو چارپایہ کہتا ہی کہ میری اور تیری دونون کیطرف سے آمین
اور جو کوئی کہ خدا کا نافرمان زیادہ ہی اُسپر لعنت ہو اور فرمایا کہ اگر مجھے خبر کردین کہ تیری ایک دُعا
مقبول ہوگی جو کچھ چاہے مانگ تو مین وہ دُعا بادشاہ کے لیے مانگون کیونکہ اگر اپنی بہتری
کے واسطے دُعا کرونگا تو اسمین صرف میری ہی بہتری ہوگی اور بادشاہ کی بہتری مین مخلوق کی
بہتری ہوگی اور فرمایا کہ دو خصلتین دل کو خراب کرتی ہین بہت کھانا اور بہت سونا اور فرمایا کہ تم
مین دو خصلتین ہین کہ دونون نادانی کی اصل ہین ایک تو یہ ہی کہ بغیر کوئی عجیب غریب بات
دیکھے ہوئے ہنستے ہو اور دوسرے یہ کہ لوگون کو نصیحت کرتے ہو اور خود اسپر عمل نہین کرتے
اور شب بیداری سے بھاگتے ہو اور فرمایا کہ خدای تعالی فرماتا ہی اے فرزند آدم اگر تو مجھے یاد کرتا ہی
تو مین تجھے یاد کرتا ہون اور اگر تو مجھے فراموش کرتا ہی تو مین تجھے فراموش نہین کرتا ہون اور
جبکہ تو مجھے یاد نہین کریگا وہ تیرا قصور ہے اور کیا تیرا قصور نہین ہی اب خیال کر کہ تو کیا کر رہا ہی
اور فرمایا کہ حق تعالی نے پیغمبرون سے ایک پیغمبر کو ارشاد کیا ہے کہ گنہگارون کو خوشخبری دے
کہ اگر تم توبہ کروگے تو مین قبول کرونگا اور ڈرا صدیقون کو کہ اگر مین عدل سے اُنکے ساتھ
معاملہ کرونگا تو سب کو عذاب کرونگا ایک شخص نے حضرت فضیل رح سے کہا کہ آپ مجھے کچھ نصیحت
کیجیے آپنے فرمایا کہ اہل تفرقہ نیک ہین یا اللہ پاک کہ واحد ہی بڑا قہر کرنے والا نیک ہی ایک روز
آپنے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ ایک دینار ہاتھ مین لیے جانچ رہا ہی اور اُسپر جو میل کچیل ہے
اُسکو ہاتھ سے مل مل کر صاف کر رہا ہی آپنے فرمایا کہ ای بیٹے تیرے واسطے اسکا ترک کرنا
دس حج اور عمرے سے بڑھ کر ہے نقل ہے کہ ایک روز آپکے صاحبزادے کا پیشاب

بند ہوگیا تھا حضرت فضیل رح نے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ ای پروردگار تجھے میری دوستی کی قسم ہے کہ تکلیف ہے اسکو رہائی عطا فرما فی الفور لڑکا اچھا ہوگیا آپ مناجات مین فرمایا کرتے کہ ای اللہ تو مجھے بھوکا رکھتا ہی اور میرے بال بچون کو بھوکا اور ننگا رکھتا ہی اور رات کو چراغ تک نہین دیتا ایسا معاملہ تو تیرا تیرے دوستون کے ساتھ ہوتا ہی مینے کس طرح سے یہ دولت پائی کہ تو میرے ساتھ بھی ایسا معاملہ کرتا ہے اور آپ مناجات مین فرماتے الٰہی مجھپر رحمت کر کہ تو میری حال پر واقف و بینا ہی اور مجھپر عذاب مت کر کیونکہ تو مجھپر قادر ہے۔ نقل ہے کہ تیس برس تک کسی نے حضرت فضیل رح کو ہنستے نہ دیکھا مگر اس روز کہ آپکے صاحبزادے نے انتقال کیا آپ مسکرائے لوگون نے کہا کہ ای خواجہ یہ کیا موقع ہنسی کا ہی آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حق تعالےٰ اسکی موت سے راضی ہوا مین بھی اسکی رضا کی موافقت کے واسطے مسکرایا اور آخر عمر مین آپ فرماتے تھے کہ مجھے پیغمبرون پر رشک نہین کیونکہ انکے لیے بھی قبر اور قیامت اور دوزخ اور پل صراط درپیش ہی اور سبکے سب کم حوصلگی کے سبب سے نفسی نفسی کہین گے اور فرشتون پر بھی رشک نہین ہے کیونکہ انکا خوف بنی آدم کے خوف سے زیادہ ہی مجھے تو اسپر رشک آتا ہے جو کہ مان کے پیٹ سے نہ پیدا ہوا ہی اور نہ ہوگا کہتے ہین کہ ایک روز ایک خوش خوان قاری نے آپکے سامنے ایک آیت خوش آوازی سے پڑھی آپ نے فرمایا کہ اسکو میرے بیٹے کے پاس لیجاؤ تاکہ اُسکے روبرو پڑھے اور آپ نے منع فرمادیا کہ دیکھو خبردار سورۃ القارعۃ نہ پڑھنا کیونکہ میرا بیٹا قیامت کے ذکر سننے کی طاقت نہین رکھتا ہی اتفاق سے قاری نے سورۃ القارعۃ پڑھی اُس پاک ذات لڑکے نے چیخ ماری اور جان بحق تسلیم ہوا جب حضرت فضیل رح کے موت کا وقت قریب پہونچا تو آپ کی دو صاحبزادیان تھین آپ نے اپنی بیوی صاحبہ کو وصیت فرمائی کہ میرے دفن کرنے کے بعد ان دونون کو بوقبیس پہاڑ پر لیجانا اور آسمان کی طرف منھ کر کے کہنا کہ ای خداوند فضیل رح نے مجکو یہ وصیت کی کہ جب تک مین جیتا رہا ان بے پناہ جانبے والیون کو اپنے پاس رکھتا رہا اب کہ تو نے مجکو قبر کے قیدخانے مین قیدی کیا ہے مین ان بے پناہ جانبے والیون کو تیرے حوالے پھر کرتا ہون کہتے ہین کہ جب حضرت فضیل رح کو دفن کر چکے

تو آپ کی بیوی صاحبہ نے ایسا ہی کیا اور مناجات کی اور بہت روئین اسی اثنا مین سردار مع
اپنے دونون بیٹون کے وہان وارد ہوا اور وہ گریہ وزاری سنکر حال پوچھا آپ کی بیوی صاحبہ نے ساری
کیفیت بیان فرمائی یہ سنکر اس سردار نے کہا کہ اگر آپ اجازت دیوین تو مین ان دونون لڑکیون کا
اپنے دونون بیٹون کے ساتھ نکاح کردون آپ نے فرمایا مجھے منظور ہے اسیوقت سردار نے عماری کی
تیاری کا حکم دیا اور مکلف کپڑون سے آراستہ کیا اور دونون کو سوار کرکے یمن مین لیگیا اور وہان کے
بزرگونکو جمع کرکے اپنے دونون بیٹون کے ساتھ دونون صاحبزادیون کا نکاح کردیا اور ہر ایک کا
دس ہزار مہر قرار دیا سچ ہے جو اللہ کا ہوجاتا ہے اللہ اسکا ہوجاتا ہے حضرت عبداللہ مبارک رح
فرماتے ہین کہ جب حضرت فضیل رح نے انتقال فرمایا تو مین کیا بیان کرون کہ کیا صورت پیش آئی
یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین و آسمان آپ کو رُو رہے ہین۔

گیارہوان باب حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ دین اور دنیا کے سلطان وہ قاف یقین کے سیمرغ وہ عزلت کے جہان کے خزانہ وہ وہ تنہائی کے گنجینہ
وہ بہت بڑی ولایت کی دولت کے بادشاہ یعنی ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ متقی وقت تھے
اور صدیق روزگار تھے اور طرح طرح کے معاملون اور قسم قسم کی حقیقتون مین کامل حصہ رکھتے تھے
اور مقبول خاص و عام تھے اور آپنے بہت سے بزرگان دین سے ملاقات کی اور حضرت امام اعظم
ابو حنیفہ رح کی صحبت مین رہے ہے اور شیخ العراق جنید رح نے فرمایا ہے کہ اس جماعت کی عالمون کے
سارے علمون کی کنجی ابراہیم ادہم رح ہے نقل ہے کہ ایک روز حضرت ابراہیم ادہم رح حضرت
امام اعظم ابو حنیفہ رح صاحب کے پاس آئے آپ کے دوستون نے نظر حقارت سے حضرت ابراہیم ادہم کو دیکھا
حضرت ابو حنیفہ رح صاحب نے فرمایا سیدنا ابراہیم یعنے اے ہمارے سردار ابراہیم ادہم رح آیئے

حضرت ابو حنیفہؒ صاحب کے دوستوں نے یہ سنکر کہا کہ اسنے یہ سرداری کیونکر پائی حضرت ابو حنیفہ صاحبؒ نے فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ وہ ہر وقت خداوند تعالیٰ ہی کی عبادت مین مشغول رہتا ہو اور ہم تو دوسری کامون مین بھی مشغول ہوجاتی ہین بس دیکھ لو کہ کس درجے کا شخص ہے۔ کہتے ہین کہ آپ کی شروع حالت ایسی تھی کہ آپ بلخ کے بادشاہ تھے اور ایک جہان آپ کے زیر فرمان تھا جب آپ سوار ہوتے تھے تو چالیس ڈھالین سونے کی اور چالیس گرز سونے کے آپکے آگے اور پیچھے لیکر چلتے تھے ایک رات آپ تخت پر سو رہے تھے آدھی رات کے وقت آپکو چھت پر آہٹ معلوم ہوئی آپ نے آواز دیکر پوچھا کہ کون ہی کہا کہ آپ کا جان پہچان ہی ایک اونٹ کھو گیا ہی اسکو ڈھونڈھ رہا ہون آپ نے فرمایا کہ اونٹ کا چھت پر کیا کام اُسنے کہا کہ اے غافل تو خدا کو اطلسی لباس اور سونے کے تخت پر ڈھونڈھتا ہی کیا کوٹھے پر اونٹ ڈھونڈھنے سے یہ بات زیادہ تعجب کی نہین ہے اسکی اس بات سے حضرت ابراہیم ادہمؒ کے دل مین ایک طرح کی دہشت پیدا ہوئی اور آگ انکے قلب مین لگی آپ بہت فکرمند اور حیران اور غمگین ہوگئے دوسرے روز جبکہ سارے امیر وزیر اپنی جگہون پر استادہ تھے اور غلام سامنے صف بستہ تھے اور دربار عام ہو رہا تھا یکایک ایک مرد با شوکت دروازے سے اندر آیا اور اُسکا کچھ ایسا رعب نوکرون چاکرون اور سپاہ پر چھا گیا کہ کسیکی ہمت نہ پڑی کہ پوچھتا کہ وہ کون ہی تمامی گونگے بن گئے وہ مرد جب تخت کے پاس آیا تو آپنے پوچھا کہ کیا ڈھونڈھتا ہی اُس مرد نے کہا کہ مین اس سرای مین اُترنا چاہتا ہون حضرت ابراہیم ادہمؒ نے کہا کہ یہ سرای نہین ہے یہ تو میرا محل ہے اُس مرد نے پوچھا کہ یہ تو بتاؤ کہ آپ سے پہلے یہ محل کس کے پاس تھا آپنے فرمایا کہ میری باپ کے پاس تھا اُس مرد نے کہا کہ اُس سے پہلے اسکا کون مالک تھا آپنے فرمایا کہ میری دادے کا تھا اُس مرد نے کہا کہ اُس سے پہلے کس کا تھا آپنے فرمایا فلان شخص مالک تھا اسیطرح آپنے چند آدمیون کے نام لیے یہ سنکر کے اُس مرد نے کہا کہ اچھا اب آپ ہی بتائیے کہ یہ مسافرخانہ نہین ہے تو کیا ہی کہ ایک آتا ہی اور ایک جاتا ہی اور یہ کہکر باہر چلا گیا اور گم ہوگیا حضرت ابراہیم ادہمؒ اکیلے اسکے پیچھے روانہ ہوئے یہانتک کہ اُسکو پایا پوچھا کہ تو

کون ہے اُسنے کہا کہ مین خضر ہون یہ سُنکر ایک طرح کی آگ حضرت ابراہیم ادہم کی جان مین لگی اور آپ کا
شوق و ذوق بڑھا اور حکم دیا کہ گھوڑا کسو تاکہ ہم جنگل مین پھرین اور دیکھین کہ کیا ظہور مین آتا ہے اور
ایک جماعت کے ہمراہ جنگل کو راہی ہوئے اور جدھر منہ اُٹھتا تھا چلے جاتے تھے اسی اثنا مین آپ لشکر سے
بچھڑ گئے یکایک آواز سُنی کہ بیدار ہو جاگو دوسری بار پھر یہی آواز سُنی یہانتک کہ تین چار بار یہی
آواز سُنی کہ جاگو جاگو اُس سے پہلے کہ موت سے تکو بیدار کرین حضرت ابراہیم ادہم یہ سُنکر بیخود ہوگئے
اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک ہرن نمودار ہوا آپنے اپنے آپ کو اُسکی طرف متوجہ کیا ہرن نے کہا کہ
مجھے تو خود شکار کرنے کو بھیجا ہے آپ مجکو شکار نہین کر سکتے ہین اور کیا آپ کو اسی کام کیواسطے پیدا کیا ہے
جو آپ کر رہے ہین اور آپکے لیے دوسرا کام نہین ہے حضرت ابراہیم ادہم سمجھ گئے کہ کیا حال ہے ہرن
کی طرف سے منہ پھیرا وہی بات کہ ہرن سے سُنی تھی زین پوش سے سُنی ایک طرح کا خوف آپ مین
سما گیا اور کشف کا درجہ زیادہ ہوا جب حق تعالی جل جلالہ کو منظور ہوا کہ کام تمام کرے دوسری بار
آپکے گریبان کی گھنڈی سے یہی آواز آئی اور وہ مرتبہ کشف یہان تمامیت کو پہونچا
اور عالم ملکوت کا دروازہ آپ پر کھل گیا اور واقعات نازل ہونے لگے اور درجہ یقین
حاصل ہوا آپ اسقدر روئے کہ سارا لباس اور گھوڑا آپکے آنسوؤن سے بھیگ گیا اور آپ نے
توبۂ نصوح کی اور راستے سے ایک جانب کو متوجہ ہوئے آپنے ایک چرواہے کو دیکھا کہ کمل کا کرتا
اور اُون کی ٹوپی پہنے ہے آپنے اپنا جوڑا تاج اور زربفت کا لباس اُسکو دیا اور وہ کرتا اُس سے
لے لیا اور فرمایا کہ یہ بھیڑین بھی ہمنے تجھی کو بخشین اور سارا عالم ملکوت آپ کو نظر آیا
(آیندہ فقرہ مؤلف کا ہے) (کیا خوب بادشاہت ہے کہ جسنے ابراہیم ادہم کو منہ دکھایا) اور
لباس شاہی اُتار کر جامۂ فقر پہنا اور بیدل پہاڑ اور بیابان مین پھرنے لگے اور اپنے گناہ پر
روتے تھے پھرتے پھرتے مرو تک پہونچے وہان ایک پل تھا ایک اندھا اُسپر سے گذر رہا
تھا حضرت ابراہیم ادہم نے کہا اللھم احفظ یعنی یا اللہ اس اندھے کو بچا وہ معلق ہوا مین
کھڑا ہوگیا اور حضرت ابراہیم ادہم کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا آپ اس معاملے سے حیرت مین آئے

اور خیال کیا کہ یہ کیسا بزرگ شخص ہے پھر وہانسے روانہ ہوگئے اور نیشاپور میں پہنچے وہاں ایک غار
مشہور ہے نو برس تک اُس غار میں سکونت پذیر رہے اور بہت مجاہدہ اور ریاضتیں کیں اور سامان
آخرت جمع کیا آپ تنہا اسمیں ہوتے تھے جمعرات کے روز غار سے باہر نکلتے اور لکڑیوں کا ڈھیر جمع کرتے
اور صبح کو نیشاپور میں لیجاکر بیچتے اور جمعہ کی نماز پڑھکر روٹی خریدتے اور آدھی فقیر کو دیتے اور پھر دوسرے
ہفتے تک غار میں رہتے۔ نقل ہے کہ آپ نے غار کے اندر ایک رات کو کڑاکے جاڑے میں برف
توڑکر غسل کیا اور صبح تک نماز پڑھتے رہے صبح کو آپکو بہت سردی معلوم ہوئی اور سمجھے کہ اب نہ بچونگا
آپکے دل میں آیا کہ اگر تھوڑی سی آگ ہوتی تو کیا خوب ہوتا یہ خیال ہی کرنا تھا کہ آپ کو معلوم ہوا
کہ کسی نے پوستین آپکی پیٹھ پر ڈالدیا اور آپ کی پیٹھ گرم ہوگئی آپ سو گئے جب جاگے تو کیا
دیکھتے ہیں کہ وہ تو اژدہا ہے کہ جسنے آپ کو گرم کر رکھا ہے آپ کا دل دھڑکنے لگا اور آپ نے فرمایا
کہ اے خداوند آپنے تو اسکو لطف کی صورت میں میرے پاس بھیجا تھا لیکن اب میں اسکو قہر کی
صورت میں دیکھتا ہوں مجھ میں اُسکی برداشت نہیں ہے اُسی دم اژدہا زمین پر آ تر پڑا
اور چلکر گم ہوگیا نقل ہے کہ جب لوگوں نے آپ کے حال پر آگاہی پائی تو آپ اُس
غار سے نکلکر بھاگ گئے۔ اور مکہ معظمہ کی جانب راہی ہوئے اور اُسوقت کہ شیخ ابو سعید ابوالخیر
رحمۃ اللہ علیہ اُس غار کی زیارت کو گئے تو فرمایا کہ سبحان اللہ اگر یہ غار مشک سے بھرا ہوتا تو بھی
ایسی خوشبو نہ تھا کہ جسقدر کہ اب ایک جوانمرد با خدا کے رہنے سے عیش و آسایش سے بھرا ہے
نقل ہے کہ جب حضرت ابراہیم ادہمؒ نے بیابان نوردی اختیار کی ایک شخص
بزرگان دین سے آپ کو ملے اور اسم اعظم آپ کو سکھایا آپنے اُسی نام سے خدا کی
یاد کرنا شروع کی فی الفور حضرت خضر کو دیکھا کہا کہ اے ابراہیم ادہمؒ وہ شخص کہ جسنے
تجکو خدائے تعالیٰ کا نام سکھایا ہے میرا بھائی الیاسؑ تھا پھر حضرت خضرؑ اور آپ کے
درمیان بہت گفتگو رہی اور آپ خضرؑ کے مرید ہوئے جسکی بدولت اس درجے کو خدا کے
حکم سے پہنچے حضرت ابراہیم ادہمؒ فرماتے ہیں کہ میں بیابان میں جا رہا تھا جب ذات العرق میں

پہونچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بیشمار گدڑی پوش مقتول پڑے ہیں اور خون اُنسے بہہ رہا ہے
ہیں اُنکے اُس پاس پھرا ایک مین تھوڑی سی جان باقی تھی مین نے اُس سے پوچھا
کہ اے جوانمرد یہ کیا حالت ہے اُسنے کہا اے ادہم کے بیٹے علیک بالماء والمحراب یعنے
اپنے اوپر حضرت پانی اور عبادت گاہ لازم کرلے دور دور مت جا کہ مہجور ہوگا اور نزدیک
نزدیک مت آ کہ رنجور ہوگا خدا نکرے کہ کوئی شخص سلامت کے بچھونے پر بے ادبی کرے
اور ایسے دوست سے ڈر کہ حاجیوں کو روم کے کافرون کیطرح قتل کرتا ہے اور حاجیوں
کے ساتھ جہاد کرتا ہے دیکھ ہم سب صوفی تھے ہم سب خدا کے توکل پر بیابان کی طرف
راہی ہوئے اور ہمنے اپنے دل مین یہ عہد کرلیا کہ ہم بات چیت نہ کرینگے اور سوای خدا کے
کسی سے فکر و اندیشہ نہ رکھین گے اور اُسی کے واسطے حرکت و سکون کرینگے اور سوا سے
اُسکے کسی کی طرف توجہ نکرینگے جب ہم جنگل طے کر کے احرام گاہ مین پہونچے تو خضر علیہ السّلام
ہمارے پاس آئے ہمنے سلام کیا اور ہم خوش ہوئے اور ہمنے کہا الحمد للہ کہ ہماری کوشش
حق تعالی کے یہان مقبول ہوئی اور طالب مطلوب تک پہونچا کہ ایسا شخص ہمارے
استقبال کو آیا اسی دم ہماری جانون کی طرف خطاب ہوا کہ اے جھوٹو اور مدعیو تم نے مجھ سے
یہی قول و قرار کیا تھا کہ مجھکو بھول گئے اور ہماری بجا دوسرے کے ساتھ مشغول ہوگئے اچھا
کیا پروا ہے مین اُسکے جرمانے مین تمھاری جانین لونگا اور تمھارا خون بکھیر دونگا۔ ترجمہ بیت۔
ہماری ولایت مین ہمیشہ خونریزی ہوتی ہے اور ہمیشہ بجاے آگرکے جان انگیٹھی پر جلائی جاتی ہے۔
اگر تمھارا خیال ہمارے خیال کے مثل ہے تو تو آؤ ورنہ ہمارے پاس سے دُور ہٹ جاؤ۔
اسلیے کہ ہم مقتول دوست ہین اور شاید کہ تم ایسا خیال نہ رکھ سکو یہ ساری جوانمرد جنکو تو دیکھ رہا ہے
اسی باز خواست کے سوختہ ہین اور خبردار ہو اے ابراہیم ادہم کہ اگر تیرا بھی ایسا خیال ہے
تو تو پاؤن آگے بڑھا نہین تو ابھی کچھ نہین گیا ہے دور رہ۔ حضرت ابراہیم ادہمؒ کہتے ہین
کہ مین حیران رہا اور پوچھا کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ تم کیسے بچ گئے اُسنے جواب دیا کہ یہ سب

کامل تھے اور مین ابھی ناقص ہون اب مین کوشش کر رہا ہون کہ کامل بنون اور اُن کے
پیچھے چلون یہ کہا اور جان بحق تسلیم کی ۔ نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم چالیس برس کے
عرصے مین اسطرح راہ طے کرتے کہ قدم بقدم گریہ وزاری و نماز کرتے تھے مکۂ معظمہ تک پہونچے
حرم کے بزرگون نے جب آپ کے پہونچنے کی خبر پائی تو استقبال کے لیے باہر آئے حضرت ابراہیم ادہم
یہ سنکر قافلے سے آگے بڑھ گئے تاکہ کوئی اُنکو نہ پہچانے خدمتگارون کہ اُن بزرگون
سے آگے آئے تھے حضرت ابراہیم ادہم کو دیکھا پوچھا کہ کیا ابراہیم ادہم نزدیک ہے کہ سارے حرم
کے بزرگ و مشائخ اُنکے استقبال کو آئے ہین حضرت ابراہیم ادہم نے یہ سنکر کہا کہ وہ اُس
بے دین سے کیا چاہتے ہین خادمون نے یہ سنکر آپ کی گردن پر گردنیان مارنی شروع کین اور
کہنے لگے کہ ہان تو ایسے بزرگ عالی قدر مرد کو زندیق اور بے دین بتلاتا ہے زندیق در حقیقت
تو ہی ہے حضرت ابراہیم ادہم نے کہا کہ بھائی مین بھی تو یہی کہتا ہون کہ زندیق مین ہی ہون جب وہ
سب آگے بڑھ گئے تو آپ نے اپنے نفس سے کہا کہ کیون اے نفس تو نے اپنی سزا پائی بہت
خوش ہو رہا تھا اور آرزو کر رہا تھا کہ حرم کے مشائخ میرے استقبال کو آوین خدا کا شکر ہے
کہ تیرے اپنے مقصد کے موافق تجھکو دیکھا آپ یہ کہہ ہی رہے تھے کہ اُن لوگون نے پہچان لیا کہ
ابراہیم ادہم یہی ہین بہت معذرت کی پھر آپ مکے مین سکونت پذیر ہوئے اور وہان آپ کے
بہت سے مرید ہو گئے لیکن آپ ہمیشہ اپنی کمائی کھاتے تھے کبھی لکڑیان ڈھوتے تھے اور کبھی
کھیت کی نگہبانی کرتے تھے نقل ہے کہ جب آپ بلخ سے روانہ ہوئے تو آپ کا ایک چھوٹا
لڑکا تھا جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو اُسنے ماں سے پوچھا کہ میرا باپ کہان ہے ماں نے ساری کیفیت
مفصل بیان کی اور کہا کہ اب لوگ کہتے ہین کہ مکہ معظمہ مین ہین لڑکے نے کہا کہ اگر آپ اجازت
دیوین تو مکہ معظمہ جاؤن اور خانہ کعبہ کی زیارت کرون اور اپنے باپ کو تلاش کرکے انکی
خدمتگاری مین رہون بعد اسکے شہر بلخ مین منادی کرا دی کہ جس کسیکو ارادہ حج ہو آوے
اسکا سارا خرچ کھانے اور سواری کا ہم دینگے کہتے ہین کہ چار ہزار آدمی آئے آپ کا صاحبزادہ

سے اپنی والدہ کے سب کو رخصت کیا اُنے اور سواری کا اپنے پاس سے دیکر مکہ معظمہ تک لایا اور
امیدوار تھا کہ اب باپ کا دیدار نصیب ہوگا جب مکے میں پہونچا مسجد حرم میں گدڑی پوشوں
کی ایک جماعت دیکھی پوچھا کہ تم ابراہیم ادہم کو پہچانتے ہو انھوں نے کہا کہ وہ تو ہمارے شیخ و پیر و
مرشد ہیں پوچھا کہاں ہیں کہا کہ لکڑیوں کی تلاش میں جنگل گیا ہوا ہے تاکہ لاوے اور بیچے
اور ہمارے واسطے روٹی خرید کر لاوے لڑکا یہ سنکر جنگل کی طرف راہی ہوا ایک بوڑھے کو دیکھا
کہ لکڑیوں کا گٹھا گردن پر رکھے آرہا ہے لڑکا یہ حال دیکھکر بیقرار ہو گیا اور اُسکی آنکھوں سے
آنسو بہنے لگے لیکن اپنے آپ کو ضبط کیا اور آپکے پیچھے پیچھے روانہ ہوا جب حضرت ابراہیم بازار
میں پہونچے تو آواز دی کہ کوئی ہے کہ مال حلال کو مال حلال کی عوض خریدے ایک مرد نے
وہ لکڑیاں خرید لیں اور روٹیاں آپکو دیدیں حضرت ابراہیم ادہم لیکر درویشوں کے پاس آئے
اور روٹیاں اُنکے آگے دھر دیں اور خود نماز پڑھنے لگے انھوں نے روٹی کھانی شروع کی
حضرت ابراہیم ادہم ہمیشہ اپنے مریدوں سے کہا کرتے تھے کہ دیکھو اپنے آپ کو بے داڑھی مونچھ
کے لڑکوں سے نگاہ رکھا کرو خاص کرکے آج کے روز کہ عورت اور لڑکے کثرت سے ہوئے
ہیں سب مریدوں نے آپکے فرمان کو قبول کر لیا تھا جب حاجی طواف میں مشغول ہوئے
تو آپ بھی اپنے مریدوں کے ساتھ طواف کرنے لگے اُس وقت آپکا فرزند آپکے روبرو آگیا
حضرت ابراہیم ادہم نے نظر بھر کر اُسکی طرف دیکھا مرید اس بات سے تعجب میں ہوئے جب
آپ طواف کر چکے تو سب مریدوں نے عرض کی کہ اللہ آپ پر رحم فرماوے ہمکو تو آپنے فرمایا
کہ کسی عورت اور بے داڑھی مونچھ کے لڑکے پر نظر نکرنا اور آپنے خود ایک خوبصورت لڑکے
کی طرف نظر بھر کر دیکھا فرمائیے کہ اُسمیں کیا حکمت تھی آپنے فرمایا کہ تمنے دیکھا تھا کہ جب میں
بلخ سے روانہ ہوا تو ایک شیرخوار بچے کو وہاں چھوڑ آیا تھا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی
میرا بیٹا ہے دوسرے روز آپکے مریدوں سے ایک مرید قافلے میں گیا اور بلخ کا قافلہ تلاش کیا
دیکھا کہ ایک دیبا کا خیمہ استادہ ہے اور اُسکے اندر کرسی بچھی ہے اور وہی لڑکا کرسی پر بیٹھا

قرآن پڑھ رہا ہے اور رو رہا ہے اُس درویش نے اجازت چاہی اور پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں
اُسنے جواب دیا کہ بلخ سے پھر پوچھا کہ آپ کسکے بیٹے ہیں اُس لڑکے نے کہا کہ میں نے اپنے باپ کو
سوائے کل کے روز کے نہیں دیکھا ہے اب نہیں معلوم کہ وہی ہے یا اور کوئی ہے اور اس ڈر
کے سبب سے نہیں پوچھ سکتا ہوں کہ اگر میں پوچھوں تو ایسا نہ ہو کہ وہ بھاگ جاوے کیونکہ ہم سے
بھاگ کر یہاں آیا ہے اور میرے باپ کا نام ابراہیم ادہمؒ ہے اُس درویش نے کہا کہ آپ آئیے
تاکہ میں آپ کو اُنکے پاس لیجاؤں جبکہ یہ لوگ روانہ ہوئے حضرت ابراہیم ادہمؒ رکن یمانی
کے آگے مع اپنے مریدوں کے بیٹھے تھے دور سے آپ نے نظر کی اور دیکھا کہ آپ کا مرید آپ کے
بیٹے کو مع اُسکی والدہ کے ساتھ لیے آرہا ہے اتنے میں آپ کی بیوی کی نظر بھی پڑی بے قرار
ہوگئی اور فریاد برلائی اور اپنے بیٹے سے کہا دیکھو تمہارے باپ یہی ہیں سارے مرید بھی اس حالت کو
دیکھکر فریاد برلائے اور جو اور لوگ وہاں بیٹھے تھے اُنکے ساتھ فریاد کرنے لگے اور بہت
روئے آپ کے صاحبزادے بیہوش ہو کر گر پڑے جب افاقہ ہوا تو باپ کو سلام کیا
حضرت ابراہیم ادہمؒ علیک السلام فرما کر بغلگیر ہوئے اور فرمایا کہ تم کس دین پر ہو بیٹے نے
کہا کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوں آپ نے فرمایا الحمد للہ پھر آپ نے فرمایا کہ تو قرآن کو جانتا ہے
اُسنے جواب دیا ہاں آپ نے فرمایا الحمد للہ پھر دریافت فرمایا کچھ تو نے علم بھی پڑھا ہے اُسنے کہا
ہاں آپ نے فرمایا الحمد للہ پس حضرت ابراہیم ادہمؒ نے چاہا کہ چلے جاویں بیٹے نے آپ کو نہ چھوڑا
اور آپ کی بیوی صاحبہ شور و فریاد کرنے لگیں حضرت ابراہیم ادہمؒ نے آسمان کیطرف منہ اٹھا کر
کہا یا اللہ تو میری مدد کر بیٹے نے اسی حال میں آپ ہی کی گود میں جان دیدی مریدوں نے
یہ حال دیکھکر کہا کہ اے حضرت یہ کیا ہوا آپ نے فرمایا کہ جب میں اُس سے بغلگیر ہوا اسکی محبت میرے
دل میں جوش زن ہوئی جناب باری تعالیٰ کا خطاب ہوا کہ اے ابراہیم تو ہماری دوستی کا تو
دعویٰ کرتا ہے اور ہمارے سوا اور دوسرے کے ساتھ میل کرتا ہے اور مشغول ہوتا ہے اور دوستی
و شرکت کرتا ہے اور اپنے مریدوں کو تو تو نے نصیحت کی تھی کہ بے داڑھی مونچھ کے لڑکے پر

نظر نکرنا اور تو خود بیوی اور لڑکے کے ساتھ عشق کرتا ہی جب بیٹے نے یہ سُنا تو دُعا کی کہ اے رب العزت
میری فریاد کو پہنچ اگر میرے بیٹے کی محبت تیری محبت سے مجکو جُدا کرنیوالی ہو تو یا تو اسکی جان
لے لے یا میری جان لے لے میری دُعا اُسکے حق مین مستجاب ہوگئی (فقرہ آیندہ مؤلف کا ہے)
اگر اس حال سے کسیکو تعجب آوے تو ہم جواب دیتے ہین کہ یہ بات حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے
معاملے سے کہ خدا کی راہ مین اپنے فرزند رشید اسمٰعیل علیہ السّلام کو قربانی کرنے لگے تھے
زیادہ تعجب خیز نہین ہی۔ نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم فرماتے ہین کہ مَین خانۂ کعبہ مین بہت
راتون ایسی جگہ تلاش کرتا رہا کہ جہان کوئی ہو لیکن نہائی اتفاق سے ایک رات بڑی بارش
ہوئی اور صرف مَین ہی طواف کر رہا تھا مَینے خانۂ کعبہ کے حلقے مین ہاتھ ڈالکر اپنے گناہ سے
پاکی کی درخواست کی مَینے ندا سُنی کہ اے ابراہیم تو ہمسے گناہ سے پاکی کی درخواست کرتا ہے
اور ساری مخلوق بھی ہمسے یہی درخواست کرتی ہی اور ہم سب کو پاک بنا دیوین تو ہماری غفّاری
اور غفوری اور غافری اور رحمانی اور رحیمی کے دریا جو جوش مار رہے ہین کس کام آوینگے
آپ فرماتے ہین کہ مَینے یہ سُنکر کہا یا اللہ تو صرف میرے ہی گناہونکو بخشدے پھر مَینے آواز سُنی
کہ اے ابراہیم سارے جہان کا ذکر تو ہمارے سامنے کرے پر اپنا ذکر نکرے اور تیرے حق مین
وہی بہتر ہوگا کہ دوسرے کہین اور آپ مناجات مین فرماتے تھے الٰہی تو جانتا ہے کہ آٹھون
بہشتین اس اکرام کے مقابلے مین کہ تو نے مجھپر کیا ہی بہت ہی کم ہین اور اسیطرح سے آٹھون
بہشتین اس تیری محبت کے مقابلے مین کہ تو نے مجکو عطا کی ہی اور اس اُنس کے مقابلے
مین جو اپنے ذکر کے ساتھ بخشی ہی اور اس فراغت کے مقابلے مین جو تو نے اپنی عظمت کے
تفکر کے وقت مین مجکو عطا فرمائی ہی ہیچ ہین۔ اور دوسری آپ کی مناجات یہ تھی کہ الٰہی مجکو
نافرمانی کی خواری و ذلت سے چھڑا کر اپنی عبادت و بندگی کی عزت عطا کر اور آپ
فرماتے تھے کہ افسوس جو کہ تجکو جانتا ہو نہین جانتا ہی کیا حال ہوگا ایسے شخص کا کہ بالکل تجکو
نہین جانتا ہے۔ نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم فرماتے ہین کہ مَینے پندرہ برس تک

سختی اور مشقت جھیلنے کے بعد ایک ندا سنی کہ اسکا بندہ بن جا تاکہ تو آرام و چین سے بیٹھا ہو
یعنے جیسا کہ حکم ہوا اُسکی بجا آوری کے واسطے آمادہ و مستعد ہو۔ لوگون نے حضرت ابراہیم ادہم
سے پوچھا کہ آپکے بادشاہت چھوڑ دینے کا باعث کیا ہوا تھا آپنے فرمایا کہ ایک روز مین
تخت پر بیٹھا تھا آئینہ دار نے آئینہ میرے سامنے رکھا مینے نظر کی تو اپنی منزل قبر دیکھی
اور اُسمین باوجود کسی دوست اور غمخوار نہونے کے دور دراز سفر درپیش دیکھا اور اپنے آپ کو
بے توشہ پایا اور کیا دیکھتا ہون کہ منصف قاضی فرمانروا ہے اور میرے پاس کوئی حجت نہین
اِس سب کیفیت کے دیکھنے سے بادشاہت کی محبت میرے دل پر سرد ہو گئی پھر لوگون نے پوچھا
کہ آپ خراسان سے کیون بھاگے آپنے فرمایا کہ لوگ آتے تھے اور پوچھتے تھے کہ کل آپکا مزاج
کیسا تھا اور آج کسطرح ہے۔ پھر پوچھا کہ آپ بیوی کیون نہین کرتے ہین آپنے فرمایا کہ بھلا
کوئی عورت ہے کہ ایسا خاوند کرے کہ جسکی بدولت ننگے پاؤن اور بھوکی رہے اور مجھسے
جو ہو سکے تو مین ابھی آپکو طلاق دینے کو موجود ہون پھر بتاؤ تو سہی کہ مین دوسرے کو اپنے
نکاح بند مین کس طرح باندھ سکتا ہون اور مجھسے کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی بیچاری عورت کو فریب
دون پھر آپنے ایک درویش سے پوچھا کہ تیری بیوی ہے اُسنے کہا نہین پھر پوچھا کہ کوئی لڑکا ہے
اُسنے جواب دیا کہ نہین آپنے فرمایا کہ تو بہت اچھا ہے اُس درویش نے کہا کہ یہ کیونکر ہے
آپنے فرمایا کہ جس درویش نے کہ عورت کی گویا کشتی مین بیٹھا اور اگر کوئی لڑکا پیدا ہوا
تو گویا کشتی ڈوب گئی۔ نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم نے ایک درویش کو ایک
درویش کے سامنے شکایت کرتے دیکھا آپنے فرمایا کہ مین گمان کرتا ہون کہ تو نے درویشی کو
مفت خریدا ہے اُس درویش نے کہا کہ کیا درویشی بھی خریدی جاتی ہے آپنے فرمایا کہ
ہان دیکھو ایک مین ہی ہون جسنے بلخ کی بادشاہت کے عوض خریدا ہے اور اب بھی
نفع مین ہون اسلیے کہ یہ اُس سے زیادہ قیمتی شے ہے۔ نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم کے
پاس کوئی شخص ایک ہزار درہم لایا اور عرض کی کہ آپ اِنھین قبول فرمایئے آپنے فرمایا

کہ مین درویشون سے کچھ نہین لیتا ہون آپنے کہا کہ مین تو اگر ہون آپ نے فرمایا کہ جسقدر
کہ تیرے پاس ہی کیا اس سے زیادہ کی تجھکو ضرورت ہے آپنے کہا کہ ہان ضرورت تو ہے
آپنے فرمایا کہ یہ جو کچھ تو لایا ہی لیجا کیونکہ درویشون کا سردار تو خود تو ہی ہے اور سچ
تو یہ ہے کہ اسکو درویشی بلکہ گدائی یعنے بھیک مانگنا کہنا چاہیے اور آپنے فرمایا کہ بہت
دشوار حالت کہ مجکو پیش آئی ہی یہ ہے کہ ایسی جگہہ پہونچ جاؤن کہ مجھے پہچانتے ہون ضرور
ہی میرے واسطے کہ وہان سے بھاگون اور مین نہین جانتا ہون کہ ناشناسی کے وقت مین
ذلت کھینچنا دشوار زیادہ ہی یا پہچاننے کے وقت مین عزت سے بھاگنا مشکل زیادہ ہے اور
فرمایا کہ ہمنے درویشی ڈھونڈھی توانگری پیش آئی اور دوسرون نے توانگری ڈھونڈھی
اور درویشی پائی ایک شخص دس ہزار درم آپ کے پاس لیگیا آپنے قبول نہ کیے اور
فرمایا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ میرا نام درویشی کے دفتر سے ان تھوڑے سے درمون کے عوض
مٹائے نقل ہے کہ جب غیب سے کوئی حالت آپ پر طاری ہوتی تھی تو آپ فرماتے تھے
کہ دنیا کے بادشاہ کہان ہین تاکہ دیکھین کہ یہ کیا کاروبار ہے اور انکو اپنی بادشاہی سے
شرم آوے اور آپنے فرمایا کہ جو کہ طالب خواہش نفس ہو صادق نہین ہے اور آپ نے فرمایا
کہ نیت کی سچائی کا نام اخلاص ہے خدای تعالے کے ساتھ۔ اور آپنے فرمایا کہ جو شخص کہ
اپنا دل تین مقام پر حاضر نپاوے سمجھ جاوے کہ دروازے اسپر بند کر رکھے ہین ایک تو
قرآن پڑھنے کے وقت مین دوسرے خدا کے ذکر کرنے کے وقت مین تیسرے نماز پڑھنے کے
وقت مین اور آپنے فرمایا کہ علامت عارف کی یہ ہی کہ اکثر اسکا دل تفکر مین رہے اور ہر چیز
سے عبرت لے اور اکثر خدا کی تعریف وثنا مین رہے اور سب سے زیادہ عمل اسکا طاعت ہو اور ہمیشہ
اسکی نظر خدا کی قدرت اور کاریگریون کی باریکیون پر رہے اور آپنے فرمایا کہ مینے ایک پتھر
راستے مین پڑا ہوا دیکھا اسپر لکھا تھا کہ اسکو الٹ کر پڑھو مینے الٹا اور پڑھا لکھا تھا کہ جبکہ تو
جس چیز کو کہ جانتا ہے اور اسپر عمل نہین کرتا ہی پھر کسواسطے ایسی چیز کو کہ جسکو نہین جانتا ہے

طلب کرتا ہو اور فرمایا کہ کوئی چیز مجھپر کتاب کی جدائی سے زیادہ نہ تھی کہ حکم ہوا کہ اُسکو
مت کر اور فرمایا کہ کل قیامت کے روز وہی اعمال ترازو مین سب سے زیادہ وزنی ہونگے
کہ آج کے روز تجھپر گران و دشوار زیادہ ہاین اور فرمایا کہ تین پردے تو سالک کے دل کے آگے سے ضروری
اٹھنے چاہیئین تاکہ دولت کا دروازہ اُسپر کشادہ ہووے ایک یہ ہی کہ اگر دو جہان کی بادشاہت اُسکو
ہمیشہ کیواسطے بخشین خوش نہووے اسلیئے کہ شئے موجودہ پر خوش ہوا ہوگا اور یہ بات حرص سی ہے
پس وہ ابھی حریص ہی اور حریص ہمیشہ محروم رہتا ہی دوسرے یہ ہی کہ اگر دو جہان کی بادشاہی اُسکے
پاس ہوا ور اُس سے چھین لیوین مفلسی سے غمگین نہووے اسلیئے کہ یہ نشانی کمینگی کی ہے اور کمینہ
عذاب کے لائق ہو تیسرے یہ ہی کہ کسی طرح کی بخشش یا تعریف پر فریفتہ نہووے اسلیئے کہ جو شخص
کہ بخشش پر فریفتہ ہوتا ہی پست ہمت ہوتا ہی اور پست ہمت شرمندہ رہتا ہی پس بلند ہمت
رہنا چاہیئے۔ نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم نے ایک شخص سے کہا کہ تو چاہتا ہے کہ
اولیا کی جماعت مین شریک ہو اُسنے کہا کہ ہان چاہتا ہون آپنے فرمایا کہ دُنیا اور آخرت
مین ذرے کے برابر رغبت مت کر اور خدای تعالی کیطرف متوجہ ہو اور اپنے آپ کو غیر اللہ
سے فارغ کر اور کھانا حلال کا کھا اگرچہ قیام شب اور صیام روز نہ کر اور فرمایا کہ کسی شخص نے
مردون کا درجہ نماز اور روزہ اور جہاد اور حج سے نہین پایا مگر اُسی شخص نے جسنے جانا کہ وہ
کیا کھاتا ہی لوگون نے کہا کہ ایک جوان بہت صاحب وجد و حالت ہی اور ریاضت بہت کرتا ہے
حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ تم مجھے اُسکے پاس لیچلو تاکہ مین اُسکو دیکھون آپ وہان گئے
اُس جوان نے کہا کہ آپ تین روز میری یہان مہمان رہیئے آپ تین روز تک اُسکے یہان
رہے اور اُس جوان کے حال کو معائنہ فرماتے رہے آپنے اُسکو اُس سے زیادہ پایا کہ لوگون نے
کہا تھا حضرت ابراہیم ادہم کو غیرت آئی کہ ہم تو ایسے افسردہ اور مُرجھائے ہوئے رہتے ہاین
اور وہ تمام رات بیدار و بیقرار رہتا ہی آپکے دل مین آیا کہ آو اُسکا حال تو دریافت کرین تاکہ
معلوم ہو کہ کسی شیطان نے تو اُسکی حالت مین اُدخل نہین پایا ہی اور جملہ اعمال اُسکے خالص شرع مین

پھر آپ نے کہا کہ جو چیز کہ شیاد کار ہو اسکی تلاش کرنا چاہیے اور وہ اکل حلال ہے آپ نے دریافت فرمایا
کہ اسکا کھانا کس طرح ہے اور معلوم ہوا کہ حلال روزی سے نہیں ہے آپ نے فرمایا اللہ اکبر یہ شیطان سے ہے
پھر آپ نے اس جوان سے فرمایا کہ تو بھی تین روز کیواسطے ہمارے یہاں مہمان چل اور اس جوان کو اپنے ہمراہ
لے آئے اور اپنا کھانا کھلایا جوان کا وہ وجد و حال گھٹ گیا اور وہ اسکا شوق و عشق نرہا اور وہ
گرمی اور بیقراری بالکل جاتی رہی اُسنے حضرت ابراہیم ادہمؒ سے کہا کہ آپ نے میرے ساتھ کیا کیا
آپ نے فرمایا کہ کچھ نہیں تیری روزی حلال کی نہ تھی اسوجہ سے شیطان اُس سبب کے ساتھ تیرے اندر
جاتا تھا اور باہر آتا تھا اب کہ لقمہ حلال تیرے باطن میں گیا اصل کار نمایاں ہو گیا تاکہ تو جان جاوے
کہ اس خدمت کی بنیاد لقمہ حلال پر ہے اور آپ نے ابو سفیانؒ سے فرمایا کہ تو تھوڑے سے یقین کا
محتاج ہے اگرچہ علم بہت سا رکھتا ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز شقیقؒ اور ابراہیم ادہمؒ باہم تھے شقیقؒ نے کہا
کہ آپ خلق سے کیوں بھاگتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں اپنے دین کو بغل میں مارے ہوں اور اس شہر
سے اس شہر کیطرف بھاگتا ہوں اور اس پہاڑ سے اس پہاڑ کیطرف تاکہ جو کہ مجھکو دیکھے
خیال کرے کہ مزدور ہے یا یون کہو کہ وسواسی ہوں اس خیال سے کہ شیطان سے دین کو بچاؤن
اور سلامت موت کے دروازے سے باہر لیجاؤن اسلیے بھاگتا پھرتا ہوں۔ نقل ہے کہ حضرت
ابراہیم ادہمؒ رمضان شریف میں دن کو گھاس لاکر بیچتے اور جو قیمت ملتی درویشوں کو
خیرات کر دیتے اور خود تمام رات صبح تک نماز پڑھتے لوگوں نے پوچھا کہ یہ تو بتائیے
کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ کبھی نیند آپ کو نہیں آتی ہے آپ نے فرمایا کہ وجہ یہی ہے کہ ہم ہمیشہ
آنکھوں کا رونا بند نہیں ہوتا ہے اور تم ہی بتاؤ کہ جنکی یہ حالت ہو انمیں نیند کا گذر کیسے
ہو سکتا ہے اور جب آپ نماز پڑھ چکتے تو اپنے مُنھ کو ہاتھوں سے ڈھانک لیتے اور فرماتے
کہ میں ڈرتا ہوں کہ ایسا نہو کہ نماز اُلٹا کر میرے مُنھ پر ماریں۔ نقل ہے کہ ایک روز
آپ نے کچھ کھانا نہ پایا آپ نے فرمایا کہ الٰہی میں شکر لانے کی چار رکعت نماز ادا
کرونگا دوسری رات میں کچھ نہ پایا آپ نے اسیطرح چار رکعت نماز ادا کی سات رات تک

ایسا ہی ہوا اور آپ برابر شکرانے کی چار رکعت نماز ادا کرتے رہے اسکے بعد بہت کمزور ہوئی آپ نے فرمایا ای پروردگار اگر اب کچھ عطا فرمایئے تو خوب ہے اسوقت ایک جوان آیا اور کہا کہ آپکو کھانے کی ضرورت ہو آپ نے فرمایا ہو کہا آپ میرے گھر مہمان چلیے آپ اسکے گھر گئے میزبان نے جناب کو بغور دیکھ کر چیخ ماری اور کہا کہ مین آپ کا غلام ہون اور جو کچھ کہ میری پاس ہو یہ سب آپ ہی کا مال ہے آپ نے فرمایا کہ مینے تجھے آزاد کر دیا اور جو کچھ کہ تیری پاس ہے تجھی کو بخشدیا اب تو مجھے اجازت دے تاکہ مین جاؤن پھر آپ نے فرمایا کہ یا اللہ مین عہد و پیمان کرتا ہون کہ اسکے بعد سوای تیرے کسی چیز کی درخواست نکرونگا کیونکہ مینے تو اب سے روٹی کا ٹکڑا مانگا تھا آپ نے دنیا میرے سامنے پیش کر دی۔ نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہمؒ مع اپنے مین مریدون کے ایک ٹوٹی پھوٹی مسجد مین رہتے تھے ایک رات ہوا نہایت ٹھنڈی تھی حضرت ابراہیم ادہمؒ جاکر اسکے دروازے پر کھڑے ہوگئے اور صبح تک کھڑے رہے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیون کیا فرمایا کہ ہوا بہت ٹھنڈی چل رہی تھی مینے اپنے دل مین کہا کہ اگر مین دروازے پر کھڑا رہونگا تو ٹھنڈی ہوا کم تمکو لگے گی۔ عطای سلمیؒ نے عبداللہ مبارکؒ کی اسناد سے نقل کی ہو کہ ایکبار حضرت ابراہیم ادہم سفر مین تھے آپکے پاس توشہ نرہا آپ نے چالیس روز تک مٹی کھائی اور صبر کیا اور اس خیال سے کہ کسیکو تکلیف ہوگی سے نہ کہا۔ نقل ہے کہ سہل بن ابراہیمؒ کہتے ہین کہ مینے حضرت ابراہیم ادہمؒ ساتھ سفر کیا اتفاق سے مین بیمار پڑگیا آپکے پاس جو کچھ کہ تھا آپ نے سب میرے کھانے پینے مین خرچ کیا اور بعد اسکے اپنے گدھے کو بیچڈالا اور مجھپر خرچ کیا جب مین اچھا ہو گیا تو مینے پوچھا کہ گدھا کہان ہو آپ نے فرمایا کہ بیچڈالا مینے کہا کہ اب مین کس چیز پر سوار ہون گا آپ نے فرمایا کہ میری گردن پر سوار ہوجا اور آپ مجھکو اپنی گردن پر بٹھا کر تین منزل تک لائے عطاے سلمیؒ کہتے ہین کہ ایکبار حضرت ابراہیم ادہمؒ کے پاس کھانے کو نرہا آپ نے پندرہ روز تک ریت کھائی اور آپ نے فرمایا کہ مینے مکۂ معظمہ کا میوہ چالیس برس سے نہین کھایا ہو اور اگر مین جانکنی کی حالت مین نہوتا تو نہ کہتا اور مینے اس لیے نہین کھایا

کر لشکریوں سے بعض زمینیں مکہ معظمہ کی خریدی ہیں نقل ہے کہ آپ نے کئی حج پیدل کیے
اور چاہ زمزم سے پانی نہ پیا کیونکہ کنوئیں کا ڈول شاہی تھا نقل ہے کہ آپ ہر روز مزدوری کو
جاتے اور رات تک کام کرتے اور جو کچھ ملتا یاروں میں خرچ کرتے لیکن آپ کا یہ معمول تھا
کہ مغرب کی نماز پڑھکر کوئی چیز خریدتے اور یاروں کے پاس لیجاتے ایک رات اتفاق سے
دیر ہوگئی یاروں نے آپس میں کہا کہ اب ہم انکا انتظار نکرینگے کچھ خرید کر کھالی سو رہے حضرت
ابراہیم ادہم جب آئے تو سب کو سوتا پایا آپ نے فرمایا کہ ہائے ہائے آج یہ بیچارے بھوکے ہی سو رہے
آپ تھوڑا سا آٹا لائے تھے آپ نے گوندھا اور آگ کو پھونکنے لگے مگر وہ بھڑکتی نہ تھی آپ نے اپنی
داڑھی سے دھونکنا شروع کیا اتنے میں یاروں کی آنکھ کھل گئی پوچھا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں
آپ نے فرمایا کہ میں نے تمکو سوتا پایا اپنے دل میں خیال کیا کہ تم بھوکے سو رہے ہو میں نے کہا کہ کھانا طیار
کر رکھوں تا کہ جب جاگیں تو کھالیویں انھوں نے آپس میں کہا کہ دیکھو ہم نے آپ کی نسبت کیسا خیال
کیا تھا اور وہ ہماری نسبت کیسا خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو کوئی آپکے ساتھ رہنے کی
درخواست کرتا تھا آپ اس سے تین شرطیں کرتے ایک تو یہ کہ خدمت سب کی میں کرونگا اور دوسرے اذان میں دونگا
اور تیسرے اگر کوئی چیز ملیگی تو باہم برابر تقسیم کرینگے ایکبار ایک شخص نے کہا کہ مجھے اسکی طاقت نہیں ہے
حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ مجھے تیری صدق پر تعجب آتا ہے نقل ہے کہ ایک شخص مدت تک حضرت
ابراہیم ادہم کی صحبت میں رہا جب وہ جدا ہونے لگا تو کہا کہ اے حضرت جو عیب کہ آپ نے مجھ میں
دیکھا ہو اس سے مطلع فرمائیے حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ بھائی میں نے تو تم میں کوئی عیب نہیں
دیکھا اسلیے کہ میں تو تمکو دوستی کی نظر سے دیکھتا تھا اپنا عیب دوسرے سے پوچھیے نقل ہے
کہ ایک عیالدار شخص تھا جب مغرب کی نماز کے وقت گھر جانے لگا تو اُسے خیال ہوا کہ آج کے
روز میں نے کچھ پایا نہیں ہے گھر جاکر بال بچوں سے کیا کہونگا بیچارہ بہت غمگین اور رنجیدہ ہوا
اور پریشان و حیران گھر کی جانب چلا راستے میں حضرت ابراہیم ادہم کو خاموش بیٹھے دیکھکر
کہنے لگا اے ابراہیم مجھے آپ پر رشک آتا ہے کہ آپ تو ایسے آرام سے اور بے فکر بیٹھے ہیں اور میں ایسا

پریشان اور حیران جارہا ہون حضرت ابراہیم ادہمؒ یہ سنکر جواب دیا کہ مینے جسقدر کہ عبادت
مقبول اور خیرات پسندیدہ کی ہو سبکا ثواب تجھے بخشتا تو اپنا اِس ایکدم کا غم مجھے بخشدے
نقل ہے کہ معتصم نے حضرت ابراہیم ادہمؒ سے پوچھا کہ آپ کا پیشہ کیا ہے آپنے فرمایا کہ دُنیا کو مینے
اُسکے طالبون کے واسطے چھوڑا ہے اور آخرت کو آخرت کے طالبون پر چھوڑ دیا ہے اور مینے
اپنے واسطے اِس جہان مین خدا کے ذکر کو چُن لیا ہے اور اُس جہان مین اپنے واسطے خدا کے
دیدار کو پسند کیا ہے۔ ایک اور شخص نے حضرت ابراہیم ادہمؒ سے پوچھا کہ آپ کا پیشہ کیا ہے۔ آپ نے
فرمایا کہ تو نہین جانتا کہ خدا کے کارکنون کو حاجت پیشے کی نہین ہے۔ نقل ہے کہ ایکبار ایک
حجّام آپکے لب کے بال کاٹ کر درست کر رہا تھا آپ کا ایک مُرید اتفاقاً وہان آنکلا اُس نے کہا
کہ اگر آپکے پاس کچھ چیز ہے تو اِس حجّام کو دیجیے آپنے ایک ہمیانی حجّام کو دی اِاسّے مین
ایک سائل وہان آیا اور حجّام سے سوال کیا حجّام نے کہا کہ یہ ہمیانی اُٹھا لے حضرت
ابراہیم ادہمؒ نے فرمایا کہ یہ تھیلی زر سے بھری ہے حجّام نے کہا کہ اے کنجوس مجھے بھی یہ خبر ہے
اور تو نہین جانتا کہ تو انگری درحقیقت دل کی تو انگری ہے نہ مال کی تو انگری۔ حضرت
ابراہیم ادہمؒ نے پھر فرمایا کہ یہ سونا ہے اُسنے کہا کہ اے جھوٹے اور بیہودہ گو جس شخص کو کہ مین
دیتا ہون مین جانتا ہون کہ کون ہے حضرت ابراہیم ادہمؒ فرماتے ہین کہ مجھے اُسوقت ایسی
شرمندگی ہوئی کہ کسی چیز سے مین اُسکا مقابلہ نہین کر سکتا ہون اور مینے اُسوقت نفس امّارہ کو دیکھا
کہ اُسنے جیسا کہ چاہیے تھا سزا پائی۔ لوگون نے آپ سے پوچھا کہ جب سے آپنے اِس راہ حق کو
اختیار کیا ہے کبھی کوئی خوشی بھی آپنے پائی ہے آپنے فرمایا کہ کئی بار پہلی مرتبہ یہ کہ مین ایک
کشتی مین سوار تھا اور میرے کپڑے پھٹے اور بال لمبے تھے اور کشتی کے لوگ میری حالت سے
کہ یہ کون ہے بالکل بیخبر تھے سب مجھپر ہنستے تھے اور ایک مسخرہ اُن مین تھا دم بدم آتا اور میرے
سر کے بال پکڑ کے نوچتا اور گردنیان میری گردن پر مارتا اور مجھکو اِس نفس کی خواری سے
خوشی حاصل ہوتی تھی کیونکہ مین خیال کر رہا تھا کہ جیسی سزا کہ نفس کو پانی چاہیے تھی اُس کو

میں بھی ہو بیٹھا کیا ایک بڑا جوش دریا میں پیدا ہوا سب ڈرے کہ اب ڈوبے ملاح نے کہا کسیکو کشتی سے دریا میں ڈالو تاکہ جوش و خروش دریا کا ٹھہرے لوگوں نے میرا کان پکڑ کر چاہا کہ پھینکیں کہ اتنے میں جوش ہلکا پڑ گیا اور کشتی یا تو جھکولے کہا رہی تھی یا ٹھہر گئی جسوقت کہ میرا کان پکڑا تھا کہ دریا میں پھینکیں اسوقت مجھکو بڑی خوشی حاصل ہوئی تھی کیونکہ مینے نفس کی خواری و سزا ایسی کہ چاہیے تھی دیکھی۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ ایکبار میں ایک مسجد میں گیا تاکہ سو رہوں لوگوں نے مجھکو سونے کی اجازت نہ دی اور میں ایسا تھک گیا تھا کہ مجھ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ کھڑا بھی ہو سکوں لوگوں نے میرا پاؤں پکڑ کر کھینچنا شروع کیا اور مسجد کے زینے تک لاکر مجھکو دھکا دیدیا میں لڑھکتا اور سر ہر سیڑھی سے ٹکراکر ٹوٹتا ہوا نیچے کی سیڑھی تک آیا اور ہر سیڑھی کے نیچے مجھپر راز ایک اقلیم ولایت کا کشف ہوا مینے اپنے دل میں کہا کہ کیا اچھا ہوتا کہ سیڑھیاں زیادہ ہوتیں تاکہ میں اس سے زیادہ کشف حاصل کرتا۔ اور ایکبار کا ذکر ہے کہ میں ایک ناشناسوں کے جلسے میں جا پھنسا اور وہاں ایک مسخرے نے مجھپر پیشاب ڈالدیا وہاں بھی میں خوش ہوا اور ایکبار کا ذکر ہے کہ میرے پاس ایک پوستین تھا اُس میں جوئیں کثرت سے تھیں مجھے کاٹتی تھیں یکایک مجھکو شاہی لباس یاد آیا میرے نفس نے شور کیا کہ کیا مصیبت ہے کہ تو نے اپنے اوپر گوارا کی ہے میں اُس حالت میں بھی نفس کو اُسکی مراد پر دیکھکر خوش ہوا۔

نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم فرماتے ہیں کہ ایکبار خدا کے توکل پر میں ایک بیابان میں گیا کئی روز تک کچھ میسر نہ آیا میرا ایک دوست تھا دل میں آیا کہ اُسکے پاس چلیے لیکن پھر مینے خیال کیا کہ اگر اُسکے پاس جاؤنگا تو میرا توکل باطل ہو جائیگا میں ایک مسجد میں گھس گیا اور یہ کہنا ذکر مینے بھروسا کیا ہے ایسی ذات پر کہ وہ زندہ ہے اور اُسکو موت نہیں ہے شروع کیا ایک ہاتف نے آواز دی کہ پاک ہے وہ خدا جسنے روے زمین کو متوکلوں سے پاک و صاف کر دیا۔ مینے کہا کیوں۔ اُسنے کہا کہ ایسا شخص متوکل کسطرح ہو سکتا ہے جو کھانے کے واسطے دُنیا کے دوستوں کے پاس جانے کا قصد کرے اور پھر کہے کہ مینے بھروسا و توکل کیا ہے ایسی ذات پر کہ وہ زندہ ہے اور اُسکو موت نہیں ہے اور دروغ کا توکل نام رکھے۔ **نقل ہے**

کہ حضرت ابراہیم ادہم فرماتے ہین کہ مینے ایکبار ایک زاہد متوکل کو دیکھا مینے اُس سے پوچھا کہ آپ کہان سے کھاتے ہین اُسنے کہا کہ مین اسکی حقیقت سے واقف نہین ہون روزی دینے والے سے پوچھنا چاہیے مجھے اِن بیہودہ باتون سے کیا سروکار ہی اور آپ فرماتے ہین کہ مینے ایکبار ایک غلام خریدا اُس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا وہی ہی جس سے آپ پکارین مینے کہا کہ تو کیا کھاتا ہے اُسنے کہا کہ جو آپ کھانے کو دلوین مینے کہا کہ کیا پہنتا ہے اُسنے کہا کہ جو آپ پہنا دین مینے کہا کہ کیا کرتا ہی اُسنے کہا جسکا آپ حکم دلوین مینے کہا کیا چاہتا ہی اُسنے کہا کہ بندے کا اپنی خواہش کے ساتھ کیا کام ہے مینے اپنے دل مین کہا کہ ای مسکین تو عمر بھر خدا کا ایسا بندہ نہوا اب تجھے بندگی سیکھنا چاہیے اور مین اسقدر رویا کہ بیہوش ہوگیا۔ نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم کبھی آلتی پالتی مار کر نہ بیٹھتے تھے لوگون نے آپ سے پوچھا آپنے فرمایا کہ مین ایکروز آلتی پالتی مار کر بیٹھا تھا مینے ایک آواز سُنی کہ اے ادہم کے بیٹے مالکون کے سامنے اِسطرح بیٹھا کرتے ہین مینے توبہ کی اور دوزانو بیٹھا۔ نقل ہے کہ لوگون نے آپسے پوچھا کہ آپ کسکے بندے ہین آپ کانپنے لگے اور گر پڑے اور خاک پر لوٹتے تھے پھر اُٹھے اور یہ آیت پڑھی۔ اِنْ کُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِی الرَّحْمٰنِ یعنے یقین شک نہین ہی کہ جو چیزین زمین اور آسمان مین ہین رحمٰن کی طرف سے آئی ہین لوگون نے کہا کہ آپنے اول ہی جواب کیون نہ دیا آپنے فرمایا کہ مین ڈرا کہ اگر یہ کہون کہ اُسکا بندہ ہون تو وہ اپنی بندگی کا حق طلب کریگا اور اگر یہ کہون کہ نہین ہون تو یہ کہہ نہین سکتا لوگون نے آپسے پوچھا کہ آپ اپنے وقتون کو کسطرح گذارتے ہین آپنے فرمایا کہ میرے پاس چار سواریان ہین اور اُنکو چھوڑ رکھا ہی جبکہ کوئی نعمت ظاہر ہوتی ہی شکر کی سواری پر سوار ہوکر اُسکے سامنے جاتا ہون اور جب کسی طرح کی بندگی ظاہر ہوتی ہی اخلاص کی سواری پر سوار ہوکر اُسکے سامنے جاتا ہون اور جب کوئی بلا پیش آتی ہی صبر کی سواری پر سوار ہوتا ہون اور جب کوئی گناہ ہوجاتا ہے تو توبہ و استغفار کی سواری پر سوار ہوتا ہون

اور آپ نے فرمایا کہ جب تک کہ تو اپنی بیوی اور بچون کو چھوڑ دے اور انکو مثل بے باپ کے بچون کے نہ سمجھے اور رات کو گھوڑے پر مثل کتون کے نہ سوے مردون کی صف مین بیٹھنے کی طمع مت رکھ اور آپ کا یہ فرمانا بالکل صحیح ہی اسلیے کہ آپنے جب بادشاہی کو چھوڑا تب اس درجہ کو پہونچے نقل ہے کہ ایک روز ایک مشائخون کی جماعت بیٹھی تھی حضرت ابراہیم ادہم نے انکی صحبت مین بیٹھنا چاہا اُنھون نے اجازت ندی اور کہا چلدیجیے ابھی آپ سے بوے بادشاہت آتی ہو مجھے تعجب آتا ہی کہ جب اُن مشائخون نے باوجود اس خدا پرستی اور دنیا گذاشتی کے حضرت ابراہیم ادہم کو اپنے پاس آنے کی اجازت ندی نہین معلوم کہ وہ ہمرون کو کیا کہتے۔ نقل ہے کہ لوگون نے حضرت ابراہیم ادہم سے پوچھا کہ دلون پر حق تعالی سے پردہ کیون ہو آپنے فرمایا اسلیے کہ جس چیز کو حق تعالی دشمن رکھتا ہی وہ دوست رکھتے ہین اور اس نیست ہونیوالی بہار کی دوستی مین کھیل کود کا گھر ہے مشغول ہوے ہین اور ہمیشگی کے گھر اور بے زوال نعمتون کو چھوڑ دیا ہی اور ایسے ملک اور ایسی زندگی اور ایسی لذت سے کہ نہ اُسکو نقصان ہی اور نہ جدائی محروم رہے ہین۔ نقل ہے کہ ایک شخص نے آپسے وصیت کی درخواست کی آپنے فرمایا کہ اپنے خداوند کو اپنا یار رکھ اور تمامی مخلوق کو چھوڑ دی دوسرے نے وصیت چاہی آپنے فرمایا کہ بندھے کو کھول اور کھلے کو بند کر۔ اُسنے کہا کہ مین اسکا مطلب نہین سمجھا آپنے فرمایا کہ تھیلی کا منھ کھولدے اور زبان کو کہ کھلی ہے بند کر احمد خضرویہ کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم ادہم نے ایک شخص سے طواف مین کہا کہ تو صالحون کا درجہ نپاے گا جب تک کہ چار دشوار گذار منزلون کو طے نہ کرے گا ایک تو یہ ہی کہ نعمت کا دروازہ اپنے اوپر بند کر اور محنت کا دروازہ کھول۔ دوسرے عزت کا دروازہ اپنے اوپر بند کر اور ذلت کا دروازہ کھول۔ تیسرے خواب کا دروازہ اپنے اوپر بند کر اور بیداری کا دروازہ کھول چوتھے توانگری کا دروازہ اپنے اوپر بند کر اور درویشی کا دروازہ کھول۔ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت ابراہیم ادہم کے پاس آیا

اور کہا کہ ای شیخ مینے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا ہے مجھے آپ کوئی ایسی نصیحت فرمائیے کہ مین اسکو اپنا پیشوا
بناؤن حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ اگر تو میری نصیحت قبول کرے تو مین تجھے چھ خصلتین بتاتا ہون
کہ پھر تو جو کچھ کریگا تجھے نقصان نہ دیگا۔ اول یہ ہے کہ جب تو گناہ کرے اُسکی روزی نہ کھا اُسنے کہا
کہ روزی دینے والا تو وہی ہے پھر مین کہانسے کھاؤن آپنے فرمایا کہ یہ خوب نہین معلوم ہوتا کہ
اُسی کی روزی کھائے اور اُسی کی نافرمانی کرے دوسری یہ کہ اگر تو گناہ کرنا چاہے تو اُسکے ملک سے
باہر نکل کے کر اُسنے کہا کہ مشرق سے لیکر مغرب تک خدا کے ملک ہین مین کہان جاؤن حضرت
ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ یہ خوب نہین معلوم ہوتا کہ تو اُسی کے ملک مین رہے اور اُسی کی نافرمانی
کرے تیسرے جب تو گناہ کرنا چاہے تو ایسی جگہ مین جاکر کر کہ وہ تجھے نہ دیکھے اُسنے کہا کہ وہ تو
چھپے بھیدون کا جاننے والا ہے اور دلون کے رازون پر واقف ہے اور ذرہ بھی اُس سے
چھپا نہین ہے حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ یہ خوب نہین معلوم ہوتا کہ تو اُسی کی روزی کھائے
اور اُسی کے ملک مین رہے اور اُسی کے سامنے گناہ کرے چوتھے یہ ہے کہ جب ملک الموت تیری
جان قبض کرنے کو آوین تو تو اُنسے کہے کہ آپ مجھے مہلت دیجئے تاکہ مین توبہ کرلون اُسنے کہا
کہ وہ ہرگز میرا کہنا نہ سنین گے حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ جبکہ تجھ مین یہ قدرت نہین
کہ ملک الموت کو روک سکے اور موت سے پہلے توبہ کرسکے تو تجھے لازم ہے کہ اسوقت کو غنیمت سمجھے
پانچوین یہ ہے کہ جب منکر نکیر تیرے پاس آوین تو دونون کو اپنے پاس سے دور کرے
اُسنے کہا کہ مین یہ بھی نہین کرسکتا ہون آپنے فرمایا تو لازم ہے کہ اُنکا جواب تیار رکھے
چھٹے یہ ہے کہ جب قیامت کو حکم ہو کہ گناہگارونکو دوزخ مین لیجاؤ تو تو کہے کہ مین تو نہین
جاؤنگا اُسنے کہا کہ وہ زبردستی لیجاوینگے آپنے فرمایا کہ اب لازم ہے کہ تو گناہ نہ کرے مرد
نے جب یہ باتین سنین کہنے لگا کہ جو کچھ آپنے فرمایا حق ہے اور اسیوقت توبہ کی اور اُسی تو
مرا۔ والسلام۔ نقل ہے کہ لوگون نے حضرت ابراہیم ادہم سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے
کہ ہم خدائے تعالیٰ سے دعا مانگتے ہین اور مقبول نہین ہوتی آپ نے فرمایا کہ وجہ یہی ہے

کہ تم خدای تعالی کو جانتے ہو اور اُسکی بندگی نہین کرتے اور اُسکے رسول کو پہچانتے ہو اور اُسکی
سُنّت کی پیروی نہین کرتے اور قرآن پڑھتے ہو اور اُسپر عمل نہین کرتے اور حق تعالےٰ کی
نعمت کہاتے ہو اور اُسکا شکر نہین کرتے اور تم خوب جانتے ہو کہ بہشت فرمانبرداروں کے
واسطے آراستہ کی گئی ہو اور طلب نہین کرتے اور یہ بھی خوب جانتے ہو کہ دوزخ جسمین آگ کی
بیڑیان اور طوق ہین نافرمانون کیواسطے بنائی گئی ہو اور تم اُس سے نہین بھاگتے اور
جانتے ہو کہ شیطان دشمن ہو اور اُس سے عداوت نہین کرتے بلکہ اُسکے ساتھ موافقت کرتے ہو
اور جانتے ہو کہ موت ہے اور موت کا سامان مہیا نہین کرتے اور ماں اور باپ اور اولاد کو قبر مین
رکھتے ہو اور اُس سے عبرت نہین لیتے اور اپنے عیبون سے باز نہین آتے ہو اور اسپر دوسرون کے
عیبون کیطرف مشغول ہو تے ہو جو کہ ایسا ہو وے بھلا بتاؤ کہ اُسکی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے
لوگون نے کہا کہ اگر مرد بھوکا ہو اور اُسکے پاس کچھ نہو تو کیا کرے آپنے فرمایا صبر کرے ایک روز
دو روز تین روز لوگون نے کہا کہ ہمنے مانا دس روز تک صبر کیا پھر کیا کرے آپنے فرمایا کہ صبر کرے
اور اسی حالت مین مرجاوے تاکہ خون بہا قاتل پر ہووے نقل ہے کہ لوگون نے آپسے کہا کہ گوشت
مہنگا ہو آپنے فرمایا کہ ہمین خریدنا نہ چاہیے سستا ہو جائیگا کہتے ہین کہ ایک قوم نے آپ کی
دعوت کی اور لوگ ایک شخص کا انتظار کرتے تھے ایک نے اُنمین سے کہا کہ وہ بڑا بدمزاج آدمی ہے
حضرت ابراہیم ادہم نے یہ سنکر کہا کہ ای لوگو دستور ہو کہ پہلے روٹی کہاتے ہین پھر گوشت لیکن
تمنے پہلے گوشت ہی کہانا شروع کردیا یعنے غیبت کرنے لگے نقل ہے کہ آپ اکبار ایک حمام
کی طرف گئے آپکے کپڑے پھٹے تھے لوگون نے گھسنے نہ دیا آپ جذبے مین آگئے اور فرمایا کہ جب
مفلس کو شیطان کے گھر مین گھسنے نہین دیتے بھلا حق تعالی کے گھر مین بغیر بندگی کے کسطرح گھسنے دینگے
اور آپنے فرمایا کہ مین اکبار ایک جنگل مین توکل بخدا کرکے جارہا تھا تین روز کوئی چیز میسر نہ آئی
شیطان نے آکر مجھسے کہا کہ تمنے بلخ کی بادشاہی اور وہ نعمت چھوڑکر یہی پایا کہ بھوکے
پیاسے کعبے کے حج کو جاتے ہو کیا اُس شوکت کے ساتھ نہین جاسکتے تھے مینے کہا کہ الٰہی تو نے

دشمن کو دست پر مقرر کیا ہو تاکہ مجکو پریشان کرے اِس بیابان کو مین تیری ہی مدد سے طی کر سکتا ہون منیز ایک دانشمند کا ہو ابراہیم جو کچھ کہ تیری جیب مین ہو نکالکر پھینکدے تاکہ جو کچھ غیب مین ہو ہم باہر نکالین مینے جیب مین ہاتھ ڈالا تو چار دانگ چاندی تھی کہ مین اُسکو اپنے پاس سے پھینکنا بھول گیا تھا جب مینے پھینکدی تو شیطان میرے پاس سے بھاگا اور غیب سے قوت مجھ مین آگئی اور آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مین گھجے چنے گیا جتنی بار کہ مینے دامن بھرا مجھے مارتے تھے اور مجھے چھین چھین لیتے تھے چالیس مرتبے ایسا ہی کیا اکتالیسوین مرتبہ کچھ نہ کہا مینے ایک آواز سُنی کہ یہ چالیس بار اُن چالیس سونے کی ڈھالون کے مقابلہ مین ہو جو آگے آگے لیکر چلتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا کہ میرے ایک باغ سپرد کیا تاکہ اُسکی نگھبانی کرون باغ کا مالک آیا اور مجھسے کہا کہ میٹھا انار لے آؤ مین کئی انار اُسکے آگے لایا لیکن سب کھٹے نکلے اُسنے کہا کہ آپ کو انار کھاتے مدت گذر گئی اور ابتک یہ نہین پہچانتے ہو کہ یہ انار میٹھا ہے اور یہ کھٹا یہ سُنکر مینے کہا کہ آپنے باغ مجھے اِسلیے سپرد کیا ہے کہ نگھبانی کرون نہ اِسلیے کہ انار کھاؤن اُس مرد نے یہ سُنکر کہا کہ یہ پرہیزگاری کہ آپ مین ہے مین خیال کرتا ہون کہ آپ تو ابراہیم ادہم ہین جسوقت کہ مینے یہ سُنا اُسی وقت باغ سے نکلکر چلدیا اور آپنے فرمایا کہ مینے جبرئیل علیہ السّلام کو خواب مین ایک کتاب ہاتھ مین لیے دیکھا مینے کہا کہ یہ کیسی کتاب ہے اُنھون نے فرمایا کہ اِسمین خدا کے دوستون کے نام لکھونگا مینے پوچھا کہ کیا آپ میرا نام بھی لکھینگے فرمانے لگے کہ تو خدا کے دوستون سے نہین ہے مینے کہا کہ مین آخر اُسکے دوستون کے دوستون سے تو ہون یہ سُنکر تھوڑی دیر اندیشہ کیا اور پھر کہا کہ حکم الٰہی آیا ہے کہ پہلے تیرا نام لکھون کہ اِس راہ مین امید نا امیدی سے پیدا ہوتی ہے نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین ایک رات بیت المقدس مین تھا مینے اپنے آپ کو ایک چٹائی کے اندر پوشیدہ کیا اور اُسکو اوپر سے اوڑھ لیا کیونکہ خادم رات کے وقت وہان کسی کو رہنے نہ دیتے تھے جب تھوڑی رات گذری تو مسجد کا دروازہ کھل گیا اور ایک پیر مرد ٹاٹ کا لباس پہنے تشریف لائے اور چالیس مرد کہ اُن سب کا لباس بھی ٹاٹ کا تھا اُنکے

ہمراہ تھے وہ پیر مرد مع اُنکے محراب کے دروازے پر گئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور پس محراب
کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئے ایک نے اُنمین سے کہا کہ آج کوئی ایسا شخص اس مسجد مین ہے کہ جو
ہم مین سے نہین ہے پیر مرد مسکرائے اور کہا کہ ادہم کا بیٹا ہے چالیس رات دن ہو گئے ہین
کہ عبادت کا مزہ نہین پاتا ہے جب مینے یہ بات سُنی تو مین باہر نکلا اور مینے کہا کہ آپ درست
فرماتے ہین لیکن آپکو خدا کی قسم یہ تو فرمایئے کہ اسکا سبب کیا ہوا ہے اُنھون نے فرمایا کہ
فلان روز تو نے بصرے مین کھجورین خریدی تھین اُنمین ایک کھجور دوسرے کی گر پڑی تو نے جانا
کہ تیری ہی ہے اُٹھالی اور اپنی کھجورون مین ملالی حضرت ابراہیم ادہم فرماتے ہین کہ مین یہ سُنتے ہی
بصرے کو راہی ہوا اور اُس مرد کے پاس جا کر جسکی کھجور تھی معافی چاہی اُس خرما فروش نے
معاف کر دیا اور کہا کہ جب معاملہ ایسا نازک ہے تو مینے آج سے کھجورین بیچنا چھوڑا اور اس کام سے
توبہ کی اور دوکان کو چھوڑ دیا اور گروہِ ابدال سے ہوا نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم جنگل مین
جا رہے تھے ایک سپاہی ملا اور آپ سے پوچھا کہ تم کون ہو آپ نے فرمایا کہ بندہ ہون کہا کہ آبادی
کس طرف ہے آپ نے قبرستان کیطرف اشارہ کیا اُسنے کہا کہ تم مجھ سے ہنسی کرتے ہو حضرت
ابراہیم ادہم کو بہت مارا یہانتک کہ آپ کا سر پھوٹ گیا اور آپ کی گردن مین ایک رسی ڈالکر لے چلا
راستے مین اور لوگ مل گئے اُنھون نے کہا کہ اے نادان کسواسطے تو نے ایسا کیا تو نہین جانتا
کہ یہ حضرت ابراہیم ادہم ہین وہ مرد یہ سُنکر حضرت ابراہیم ادہم کے قدمون پر گر پڑا اور معذرت کی
حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ اس معاملہ پر کہ تو نے میرے ساتھ کیا مین تیری واسطے نیک دُعا کرتا تھا
کیونکہ میرے لیے اس معاملے کے عوض کہ تو نے میرے ساتھ کیا بہشت ہے مینے نہ چاہا کہ تیرے لیے دوزخ
ہووے اُس سپاہی نے کہا کہ آپ نے یہ کیون فرمایا کہ مین بندہ ہون آپ نے فرمایا کہ کون ہے جو
خدا کا بندہ نہین ہے اُسنے کہا کہ جب مینے آپ سے آبادی کا نشان پوچھا تو آپ نے قبرستان کی
طرف اشارہ کیون کیا آپ نے فرمایا اسلیے کہ ہر روز قبرستان آبادی مین بڑھتا جاتا اور شہر ویران
ہوتا جاتا ہے ایک بزرگ فرماتے ہین کہ مینے بہشتیون کو خواب مین دیکھا ہر ایک کی آستین

اور وہ ان موتیون سے بھرے تھے مینے پوچھا کہ یہ کیا حال ہے ہم انھون نے جواب دیا کہ
حضرت ابراہیم ادہم کا ایک نادان نے سر پھوڑ دیا ہے ہمکو جناب باری کا حکم ہوا ہے کہ
جب بہشت مین داخل ہو تو اسکے سر پر موتی نچھاور کرو اسلیے ہمنے دامن موتیون سے
بھرے ہین نقل ہے کہ ایکبار حضرت ابراہیم ادہم ایک مست کی طرف ہے گذرے آپ نے
اسکا مُنھ لتھڑا دیکھا آپ نے پانی لاکر اسکا منھ دھویا اور فرمایا کہ ایسا مُنھ کہ خدا کے ذکر سے
اُسپر گذر کیا ہو لتھڑا رہے ہای بڑی بے عزتی کی بات ہے جب وہ مرد ہوش مین آیا تو لوگون نے
اُس سے کہا کہ حضرت ابراہیم ادہم نے تیرا منھ دھویا اور اس طرح پر کہا اُس مرد نے کہا کہ
مینے بھی توبہ کی اُسکے بعد حضرت ابراہیم ادہم نے خواب مین دیکھا کہ وکیلان قضا و قدر
کہتے ہین کہ تو نے ہمارے واسطے اُسکا منھ دھویا ہم نے تیرا دل دھویا۔ نقل ہے
کہ حضرت محمد مبارک صوفی فرماتے ہین کہ مین حضرت ابراہیم ادہم کے ساتھ بیت المقدس
کے بیابان مین تھا ہم قیلولہ کے وقت ایک انار کے درخت کے نیچے اُترے اور کئی رکعت
نماز پڑھین مینے اُس درخت سے ایک آواز سُنی کہ ابا اسحٰق مجکو بزرگ کر اور میرے انار سے
تھوڑا سا کھا حضرت ابراہیم ادہم نے سر آگے جھکا لیا تین بار اُس درخت نے یہی کہا پھر مجھ سے کہا
کہ ای ابا محمد سفارش کر تاکہ مجھ سے انار کھاوے مینے کہا ای ابا اسحٰق آپ سُنتے ہین آپ نے
فرمایا سُنتا ہون آپ اُٹھے اور دو انار توڑے ایک مجکو دیا اور ایک آپ کھایا وہ درخت
چھوٹا سا تھا اور اُسکے انار بھی کھٹے تھے جب ہم واپس آئے تو مینے اُس درخت کو بہت گھنا پایا
اور لمبا پایا اور اُسکے انار بھی میٹھے پائے اور ایک سال مین دو بار اُسمین انار پھلنے
لگے تھے اور لوگون نے اُس درخت کا نام اُسکی برکت کے سبب سے رمان العابدین رکھا تھا
اور عابد لوگ اُسکے سایے مین جاکر بیٹھتے تھے۔ نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم
ایک بزرگ کے ساتھ ایک پہاڑ پر تھے آپس مین باتین ہو رہی تھین اُس بزرگ نے پوچھا
کہ مرد خدا کے کمال کا کیا نشان ہے حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ اگر پہاڑ کو کہے کہ چل

تو چلنے لگے اُسی دم پہاڑ چلنے لگا حضرت ابراہیم ادہمؒ نے فرمایا کہ اے پہاڑ میں نے تجھ سے
نہیں کہا ہے کہ چل اپنے تئیں مثل کی کہا ہے فوراً پہاڑ ٹھہر گیا۔ نقل ہے کہ ایک بزرگ
فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم ادہمؒ کے ساتھ کشتی میں تھا مخالف ہوا چلی لوگ
سمجھے کہ اب کشتی ڈوبی کھلبلی پڑ گئی ہوا سے ایک آواز آئی کہ اے لوگو ڈوبنے کا خوف
مت کرو کیونکہ ابراہیم ادہمؒ تمہارے ساتھ ہے اور اُسیوقت ہوا تھم گئی۔ نقل ہے
کہ حضرت ابراہیم ادہمؒ ایک کشتی میں تھے بڑی لہر اُٹھی حضرت ابراہیم ادہمؒ نے ایک
کلام مجید لیکر ہوا کے درمیان کیا اور کہا الٰہی تو ہمکو غرق کرے گا درحالیکہ کتاب تیری
ہمارے درمیان ہے فوراً جوش وخروش دریا کا ٹھہر گیا۔ اور ایک آواز آئی کہ لاتفعل۔
نقل ہے کہ ایکبار حضرت ابراہیم ادہمؒ کشتی میں سوار ہونا چاہتے تھے اور آپ کے
پاس کچھ موجود نہ تھا کشتی بانوں نے کہا کہ دینار دیجیے تب ہم آپ کو سوار کرینگے
آپ نے دو رکعت نماز پڑھ کر کہا الٰہی مجھ سے کرایہ مانگتے ہیں اُسیدم ساری ریت دریا کی سونا ہو گئی
آپ نے ایک مٹھی بھر کر اُنکو دیدی۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت ابراہیم ادہمؒ دجلے کے
کنارے بیٹھے تھے اور پھٹے چیتھڑوں کو ملا کر گدڑی سی رہے تھے ایک شخص نے آکر کہا
کہ آپ نے بلخ کو چھوڑ کر کیا پایا آپ نے اپنی سوئی دجلے میں ڈالدی اور اشارہ کیا
دجلے سے ہزار مچھلیاں نکلیں اور ہر ایک کے منھ میں ایک سونے کی سوئی تھی حضرت
ابراہیم ادہمؒ نے فرمایا کہ میں اپنی سوئی چاہتا ہوں ایک چھوٹی سی کمزور مچھلی آئی اور آپ کی
سوئی اُسکے منھ میں تھی آپ کے آگے رکھدی حضرت ابراہیم ادہمؒ نے اُس شخص کی طرف
خطاب کرکے فرمایا کہ سب سے ادنیٰ بات کہ بلخ کی بادشاہی چھوڑ کر پائی ہے ایک یہ ہے
نقل ہے کہ ایکروز آپ ایک کنوئیں کی جگت پر بیٹھے ڈول ڈالا سونے سے بھرا نکلا آپ نے
پھینکدیا اور پھر ڈالا چاندی سے بھرا نکلا آپ نے پھر پھینکدیا تیسری بار موتیوں سے بھرا نکلا۔
حضرت ابراہیم ادہمؒ نے فرمایا الٰہی آپ خزانہ میرے سامنے پیش کرتے ہیں اور آپ خوب

جانتے ہین کہ مین اسپر فریفتہ ہونگا آپ مجھے پانی دیجیے تاکہ مین طہارت کرون
نقل ہے کہ ایکبار آپ حج کو جارہے تھے اور دوسرے آپکے ہمراہ تھے اُنھون نے آپ سے کہا
کہ ہماری پاس کھانا نہین ہے حضرت ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ خدا پر یقین کرو پھر فرمایا کہ اس درخت
کی طرف غور سے دیکھو اگر زر کی طمع رکھتے ہو سب نے اُسکی طرف دیکھا خدا کی قدرت سے
سارا درخت سونے کا ہو گیا تھا نقل ہے کہ ایک روز حضرت ابراہیم ادہمؒ درویشون کی جماعت کے
ساتھ جارہے تھے ایک قلعے کے پاس پہونچے قلعے کے دروازے پر بہت لکڑیون کا ڈھیر لگا تھا
لوگون نے کہا کہ آج کی رات ہم اسجگہ ٹھہرینگے اور آگ روشن کرینگے کیونکہ لکڑیان بھی بہت ہین اور
پانی بھی نزدیک ہے سب وہان ٹھہرے اور آگ روشن کی اُنمین سے ایک درویش نے کہا کہ کیا اچھا
ہوتا کہ ہماری پاس حلال کا گوشت ہوتا تاکہ ہم اس آگ پر بھونتے حضرت ابراہیم ادہمؒ نماز
پڑھ رہے تھے جب آپنے سلام پھیرا تو فرمایا کہ خدای تعالیٰ قادر ہے کہ ہمکو حلال گوشت بھیجدیوے
اور آپنے یہ کہکر پھر نماز کی نیت باندھ لی آپنے نیت باندھی ہی تھی کہ شیر کے غرّانے کی
آواز آئی درویشون نے نظر کی دیکھا کہ ایک شیر ایک گورخر کو رگیدتا چلا آرہا ہے۔ درویشون نے
اُس گورخر کو پکڑ لیا اور ذبح کیا اور کباب بنائے اور کھائے اور شیر برابر بیٹھا دیکھتا رہا
نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہمؒ اپنی آخری عمر مین گم ہو گئے اور ایسے کہین جا کر
چھپے کہ اُن کی قبر کا بھی پتہ نہین لگتا بعضے کہتے ہین کہ بغداد مین ہے اور بعضے
کہتے ہین کہ شام مین ہے اور بعضے کہتے ہین حضرت لوط علیہ السّلام کے پاس ہے
اور زمین مین دھنس گئی ہے اور وہ جب لوگون سے بھاگے تھے تو وہان آکر رہے
تھے اور وہین وفات کی۔ نقل ہے کہ جب حضرت ابراہیم ادہمؒ نے وفات کی
تو ایک ہاتف نے آواز دی کہ آگاہ ہو کہ روے زمین کی امان نے وفات کی
لوگ متحیر ہوئے اور سوچنے لگے کہ دیکھیے کیا ہو گا اتنے مین خبر حضرت ابراہیم ادہمؒ کی
وفات کی مشہور ہوئی والسّلام

بارھوان باب بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

دو مجاہدہ کے میدان کے بہادر وہ مشاہدہ کے ایوان کے آراستگی بخشنے والے وہ ہدایت کے کارگاہ کے عامل وہ عنایت کی بارگاہ کے کامل وہ ممالک صافی کے مالک یعنی بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کشف و مجاہدہ میں دستگاہ بلند رکھتے تھے اور بڑے صاحب کرامت اور مشہور زمان تھے اور اپنے ماموں علی حشرم کے مرید تھے اور علم اصول اور فروع میں عالم تھے اور آپ کی جائے پیدائش مرو تھا اور بغداد میں رہتے تھے آپ کی توبہ کا آغاز اسطرح پر ہوا کہ آپ کے مزاج میں جنون تھا ایکدن اپنی مستی کی حالت میں جا رہے تھے آپنے راہ میں ایک کاغذ پڑا دیکھا اُسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا تھا۔ آپنے عطر خریدکر اُسکو معطر کیا اور بڑی تعظیم کے ساتھ ایک بلند جگہ میں رکھدیا۔ اُسی رات میں ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ وکیلان قضا و قدر اُن بزرگ سے کہتے ہیں کہ آپ جائیے اور بشر حافی رح سے کہدیجیے کہ تونے میرے نام کو پاک اور معطر کیا اور تعظیم کی ہم بھی تجکو پاک کرینگے اور دُنیا اور آخرت میں بزرگی عطا فرماوینگے اُن بزرگ نے اپنے دل میں سوچا کہ وہ تو ایک فاسق شخص ہے شاید کہ میں نے یہ خواب غلط دیکھا ہے اُس بزرگ نے سوچ کر وضو کیا اور نماز پڑھی اور سو رہے دوسری بار اُن بزرگ نے پھر یہی خواب دیکھا اسیطرح تین مرتبے اُنکو یہی ارشاد خواب میں ہوا جب صبح ہوئی تو اُن بزرگ نے آپ کو طلب کیا لوگون نے آکر کہا کہ وہ تو شراب کی مجلس میں بیٹھے ہیں وہ بزرگ خود اُس مکان کے دروازے پر گئے لوگون نے کہا وہ بیہوش اور بیخبر پڑے ہیں اُن بزرگ نے کہا کہ تم جاکر اُنسے کہدو کہ مجھے آپ سے ایک پیغام کہنا ہے لوگون نے پھر آکر کہا کہ وہ پوچھتے ہیں کہ آپ کسکا پیغام لائے ہیں اُن بزرگ نے کہا کہ خدائے تعالیٰ کا پیغام لایا ہون حضرت بشر حافی رح رونے لگے اور کہا ہائے نہیں معلوم کہ عتاب آمیز ہے یا عقاب آلودہ ہے اور دوستون کو رخصت کرکے کہا کہ لوگو میں آج تم سے جدا ہوتا ہون اب تم کبھی مجھے اِس کام میں نہ دیکھوگے پھر باہر آئے اور توبہ کی اور اس درجے کو

ہو بلکہ آپ کے نام سننے کی برکت سے لوگوں کو تسکین دل حاصل ہوئی۔ حاصل کلام آپ نے طریقہ زہد کو اختیار کیا اور حق تعالی کے مشاہدے کے غلبے کی شدت سے کبھی جوتی پاؤں میں نہ پہنی اور آپ اسی وجہ سے کہ برہنہ پا رہتے تھے حافی مشہور ہوئے لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ جوتی کیوں نہیں پہنتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جس روز کہ میں نے صلح کی میں ننگے پاؤں تھا اب مجھے شرم آتی ہے کہ جوتی پہنوں اور علاوہ برین یہ بھی ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ میں نے زمین کو تمہارا بچھونا بنایا ہے پس بادشاہوں کے فرش پر جوتی پہنے جانا بے ادبی ہوگی اور ایک جماعت صاحبان خلوت سے ایسی ہوئی ہے کہ ڈھیلے سے استنجا نہ کرتے تھے اور تھوک زمین پر نہ پھینکتے تھے کیونکہ ہر جگہ اور ہر چیز میں خدا کا نور دیکھتے تھے حضرت بشر حافیؒ کا بھی یہی حال تھا بلکہ خدای تعالے کا نور سالک کی آنکھ ہوجاتا ہے کہ اس سے سوای خدا کے کسیکو نہیں دیکھتا اور ظاہر ہے کہ جسکی خدا تعالی آنکھیں ہوا وہ سوای خدا کے اور کسیکو نہیں دیکھ سکتا جیسا کہ رسول علیہ السلام ثعلبہؓ کے جنازے کے پیچھے انگلیوں کے بل چلتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ مجھ خوف ہے کہ ایسا نہو کہ میرا قدم فرشتوں کے پروں پر رکھا جائے وہ فرشتے تم سمجھتے ہو کیا ہیں وہی اللہ کا نور ہے نقل ہے کہ حضرت امام احمد حنبلؒ بہت حضرت بشر حافیؒ کے ساتھ رہتے تھے اور بہت آپ کے معتقد تھے ایک بار امام احمد حنبلؒ کے شاگردوں نے کہا کہ آپ عالم اور محدث اور مجتہد ہیں اور ہر علم میں آپ کو وہ دستگاہ حاصل ہے کہ کوئی آپ کا مثل نہیں ہے آپ ہر گھڑی ایک دیوانے کے پیچھے پھرتے ہیں یہ بات آپ کے لائق نہیں ہے حضرت امام احمد حنبلؒ نے فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو جن علموں کے کہ تم نے نام لیے ہیں انسے بہتر جانتا ہوں لیکن وہ خدا ے تعالی کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں پس حضرت امام احمد حنبلؒ آپ کے ساتھ ساتھ پھرتے تھے اور کہتے تھے کہ حدثنی عن ربی یعنی مجھ سے میرے خدا کی باتیں کہیے۔ نقل ہے کہ ایک رات بشر حافیؒ ایک گھر میں جاتے تھے آپ نے ایک قدم چوکھٹ کے اندر رکھا تھا اور ایک باہر تھا کہ ایک طرح کی حیرت آپ پر طاری ہوئی اور آپ صبح تک یوں ہی کھڑے رہے اور کہتے ہیں کہ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ نے

دل میں گذرا کہ آج کی رات بشر میری گھر آتے ہیں آپ کی ہمشیرہ صاحبہ گھر میں گئیں اور منتظر تھیں
اتنے میں حضرت بشر پریشان دست تشریف لاۓ اور کوٹھے پر چڑھنے لگے زینے کی چند سیڑھیوں پر
چڑھے تھے کہ آپ پر حیرت طاری ہوئی اور صبح تک عالم حیرت میں رہے جب صبح ہوئی تو آپ نے
مسجد میں جا کر صبح کی نماز جماعت سے پڑھی اور پھر آئے آپ کی ہمشیرہ صاحبہ نے آپ سے اس حال کو
دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ میرے دل میں آیا کہ بغداد میں کئی شخص ہیں کہ انکا نام بشر ہے ایک
یہودی ہے اور ایک آتش پرست ہے اور ایک نصاریٰ ہے اور میرا نام بھی بشر ہے اور اللہ تعالیٰ نے
مجکو ایسی دولت عطا فرمائی ہے اور مسلمان ہوں نہیں معلوم کہ انھوں نے کیا کیا کہ دور پڑے اور میں نے
کیا کیا کہ اس دولت کو پہونچا میں اس بات کی حیرت میں مبتلا تھا۔ نقل ہے کہ بلال خواص رح
کہتے ہیں کہ میں بنی اسرائیل کے بیابان میں تھا ایک شخص میرے ساتھ چلتے تھے میرے دل میں آیا
کہ یہ خضر ہیں میں نے کہا کہ آپ کو خدا کی قسم ہے آپ بتلا دیجیے کہ آپ کون ہیں انھوں نے کہا کہ تیرا
بھائی خضر ہوں میں نے کہا کہ آپ امام شافعی رح کے بارے میں کیا کہتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ وہ اوتاد
میں سے ہے میں نے کہا کہ آپ امام احمد حنبل رح کی نسبت کیا فرماتے ہیں انھوں نے کہا کہ وہ
صدیقوں سے ہیں میں نے کہا کہ آپ حضرت بشر حافی رح کی نسبت کیا فرماتے ہیں انھوں نے کہا کہ وہ
ایسا ہے کہ اُسکے بعد اُس جیسا نہوگا اور عبد اللہ جلا کہتے ہیں میں نے حضرت ذوالنون مصری رح کو دیکھا وہ
صفت عبادت سے متصف تھے اور سہل رح کو دیکھا وہ اشارت سے موصوف تھے اور بشر حافی رح کو دیکھا وہ پرہیزگاری
میں ہشیل تھے لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس پر مائل زیادہ ہیں میں نے کہا بشر الحارث کہ وہ ہمارا اُستاد ہے۔
نقل ہے کہ حضرت بشر حافی رح نے حدیث کی کتابوں کے سات ڈھیر جمع کر ساری کتابوں کو زمین میں
دفن کر دیا اور کبھی آپ نے حدیث بیان نہ کی اور آپ نے فرمایا کہ میں اس وجہ سے حدیث بیان نہیں
کرتا ہوں کہ میں اپنے دل میں عزت اور نام آوری کی خواہش پاتا ہوں اگر یہ خواہش مجھ سے
مٹ جائے تو البتہ بیان کروں۔ نقل ہے کہ لوگوں نے حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا
کہ بغداد میں حرام و حلال گڈمڈ ہو گیا ہے بلکہ حرام زیادہ ہے آپ کہاں سے کھاتے ہیں آپ نے

فرمایا کہ جہاں سے تم کھاتے ہو پھر لوگوں نے کہا پھر آپ کس وجہ سے اس درجے کو پہونچے آپ نے
فرمایا کہ خدا کے کرم سے اور ہاتھ کے کوتاہ کرنے سے اور جو شخص کھاتا ہے اور ہنستا
برابر نہیں ہوسکتا ہے اس شخص کے کہ کھاتا ہے اور روتا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ حلال میں
فضول خرچی ہوتی ہے ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ سالن کس چیز کا کھاؤں آپ نے فرمایا عافیت
نقل ہے کہ چالیس برس سے آپ کا دل بکری کی سری کو چاہتا تھا لیکن آپ بوجہ تنگدستی ہوا
نہ لیکے کھاتے اور کہتے ہیں کہ آپ کا دل باقلے کے سالن کو چاہتا تھا اور آپ نے نہیں
کھایا تھا نقل ہے کہ آپ نے کبھی پانی اُس نہر کا کہ بادشاہی ملازموں نے کھدوائی تھی
نہیں پیا اور ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز بشر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا سخت جاڑا تھا
آپ کو برہنہ تن کپکپاتے دیکھکر کہا یا ابا نصر یہ کیا حال ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے درویش یاد آ
میرے پاس مال نہیں تھا کہ اُنکی مدد کرتا میں نے چاہا کہ تن ہی سے اُنکے ساتھ موافقت کرو
لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ اس مرتبے کو کس طرح پہنچے آپ نے فرمایا اس ذریعے
سے پہونچا کہ میں نے اپنے حال کو خدای تعالےٰ کے سوا کسی کے سامنے ظاہر نکیا لوگ عمر بھر
آپ سے کہتے رہے کہ آپ بادشاہ کو وعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتے ظلم و ستم ہوتے ہیں
آپ نے فرمایا کہ میں خدای عز و جل کا نام اس سے بزرگتر جانتا ہوں کہ ایسے شخص کے
سامنے کہ اُسکو نہیں جانتا ہے لوں احمد بن ابراہیم المطیب کہتے تھے کہ حضرت بشر نے
مجھسے کہا کہ معروف رح سے کہنا کہ میں نماز صبح کی پڑھکر تمھارے پاس آؤنگا میں نے آپ کا پیغا
اُنکو دیا اور ہم منتظر رہے ہم ظہر کی نماز پڑھ چکے نہ آئے یہانتک کہ ہم نے نماز عشا پڑھی
اپنے دل میں کہا کہ عجب ہے بشر جیسا آدمی وعدہ خلافی کرے اور میں امید کر رہا
اور مسجد کے دروازے کو تک رہا تھا کہ بشر مصلے اُٹھا کر چلے جب دجلے پر پہو
تو آپ پانی کی سطح پر چلے گئے اور حضرت معروف رح کے ساتھ باتیں کیں اور صبح تک بیٹھے ر
پھر اُسی طرح لوٹے اور پانی پر چلے گئے میں آپکے قدموں پر گر پڑا اور میں نے کہا کہ آپ میرے

واسطے دعا فرمائیے آپ نے مجھے دعا دی اور فرمایا کہ خدا ہمت کرنا جب تک آپ زندہ رہے
مینے کسی سے کیفیت بیان نہیں کی نقل ہے کہ ایک جماعت حضرت بشرؒ کے سامنے موجود
تھی اور آپ رضائے الٰہی کا ذکر فرما رہے تھے ایک شخص نے اُس جماعت مین سے کہا
یا ابا نصر آپ خلق سے کچھ چیز بھی قبول نہین فرماتے ہین اس خیال سے کہ آپ صوفی
ہین ہم نے فرض کیا کہ آپ زہد کی حقیقت کے جاننے والے ہین اور دُنیا سے
رُو گردان ہین لیکن اگر آپ لوگون سے کچھ لیوین اور پوشیدہ طور پر دُرویشون کو دیدین
اور خود توکّل پر بسر کرین اور اپنی روزی غیب سے حاصل کرین تو کیا نقصان ہی یہ بات
حضرت بشرؒ کے دوستون کو نہایت ناگوار معلوم ہوئی حضرت بشرؒ نے فرمایا کہ ای شخص
جواب سُن دیکھ اہل فقر تین قسم کے ہین ایک تو وہ ہین کہ کبھی سوال نہین کرتے
اور اگر لوگ اُنکو دیتے بھی ہین تو نہین لیتے اور لوگون کی صحبت سے بھاگتے ہین
یہ جماعت تو روحانیون کی ہی کہ جب خدای تعالیٰ سے سوال کرتے ہین اور جو کچھ کہ مانگتے
ہین خدائے تعالیٰ اُنکو عطا فرماتا ہی اور ہر دُعا اُنکی فی الفور قبول ہوتی ہے دوسری
ایک قسم وہ ہی کہ سوال نہین کرتے اور اگر دیتے ہین تو قبول کر لیتے ہین یہ قوم اوسط ہے
اور یہ لوگ خدای تعالیٰ کے توکّل پر ثابت قدم رہتے ہین اور یہی لوگ بہشت کے
دسترخوان پر بیٹھنے والے اور پاکی کے بزرگ محلون مین ٹھہرنے والے ہین۔ تیسری قسم وہ ہے
کہ صبر سے بیٹھے ہین اور جہانتک ممکن ہی اپنے وقتون کی حفاظت کرتے ہین اور
خواہش نفسانی کو دور کرتے ہین۔ وہ صوفی یہ جواب باصواب سُنکر کہنے لگا کہ مین آپ کی
اس بات سے راضی ہوا حق تعالیٰ آپ سے راضی ہو جو حضرت بشرؒ فرماتے ہین کہ
مین علی جرجانیؒ کے پاس جبکہ وہ ایک پانی کے چشمے کے قریب تھے پہونچا وہ مجکو
دیکھتے ہی بھاگے اور فرمانے لگے کہ مینے کیا بڑا گناہ کیا کہ آج کے روز آدمی کو دیکھا
مین اُنکے پیچھے دوڑا اور مینے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا

کہ فقر کو بغل مین لے اور زندگانی صبر کے ساتھ کر اور خواہش نفسانی کو دشمن سمجھ اور خواہش
نفسانی کی مخالفت کر اور اپنے گھر کو آج کے روز قبر سے زیادہ خالی کر اصلاح کر تیرا اگر ایسا ہو جاوے
کہ جس روز کہ قبر سے تجکو پکارین تو خوش اور آسودہ خدا کی طرف پہونچے۔ **نقل ہے**
کہ ایک جماعت حضرت بشرؒ کے پاس ملک شام سے آئی اور کہا کہ ہم سب کا ارادہ حج کا ہے
آپ بھی ہماری ساتھ چلین حضرت بشرؒ نے فرمایا کہ تین شرط سے مین تمہارے ساتھ چلونگا
ایک تو یہ کہ کچھ زاد راہ نہ لیوین اور دوسرے یہ کہ کسی سے کوئی چیز نہ مانگین تیسری یہ کہ اگر کوئی
کچھ دیوے تو قبول نکرین انھون نے کہا کہ ہم دو تو کر سکتے ہین لیکن یہ کہ اگر کوئی دیوے اور
ہم قبول نکرین ہمسے نہین ہوسکے گا حضرت بشرؒ نے فرمایا تو تم نے توکل حاجیون کے
توشہ راہ پر کیا ہے اور یہ بیان اُس بات کا ہے کہ آپ نے صوفی کے جواب مین فرمایا
کہ اگر تو نے دل مین یہ ٹھانی ہوتی کہ ہرگز لوگون سے کوئی چیز قبول نکرینگے تو یہ توکل
خدا پر ہوتا۔ **نقل ہے** کہ حضرت بشرؒ فرماتے تھے کہ مین ایک روز گھر مین گیا مینے ایک
مرد کو دیکھا پوچھا کہ تو کون ہے کہ بے اجازت چلا آیا اسنے کہا کہ تیرا بھائی خضر ہون مینے کہا
کہ میرے واسطے دُعا کیجیے اُنھون نے مجھے یہ دُعا دی کہ خدا تعالے اپنی عبادت کا
ادا کرنا تجپر آسان کیجیو مینے کہا کہ اور کچھ فرمایئے اُنھون نے فرمایا کہ خدا کرے تیری
عبادت تجپر پوشیدہ ہو جیو۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص نے حضرت بشرؒ کے ساتھ مشورہ کیا
کہ میرے پاس ہزار درم حلال کے ہین اور مین چاہتا ہون کہ حج کو جاؤن آپ نے فرمایا
کہ تم حج کو نہین جاتے ہو تماشے کو جاتے ہو اگر خدا کی رضامندی کے واسطے جاتے ہو
تو کسی درویش کا قرض ادا کر دو یا کسی یتیم کو دو یا کسی عیالدار کو کہ وہ آرام کراُسکے
دل مین پہونچے سو حج سے بہتر ہے اسنے کہا کہ مین اپنے دل مین حج کا شوق بہت
پاتا ہون آپ نے فرمایا اس لیے کہ یہ مال تو نے حلال سے نہین حاصل کیا ہے
جبتک کہ حرام خرچ بین مین خرچ نکریگا تجکو قرار نہ پڑیگا۔ **نقل ہے** کہ ایکبار آپ

قبرستان کی طرف گذرے آپ نے فرمایا کہ مینے مُردون کو دیکھا کہ قبرون پر بیٹھے باہم جھگڑ رہے
تھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ کوئی جماعت کوئی چیز آپس مین بانٹتی ہے مینے دعا مانگی
کہ اے بار خدا مجکو آگاہ کیجیے کہ یہ کیا حال ہے مینے ایک آواز سُنی کہ خود جاکر پوچھ لے
مینے جاکر پوچھا اُنھون نے کہا کہ ایک ہفتہ ہوتا ہے کہ ایک دیندار شخص نے ہم پر گذر کیا
اور تین بار قل ہو اللہ احد پڑھ کر ہمکو ثواب اُسکا بخشا اُس روز سے اُس ثواب کو ہم
آپس مین تقسیم کر رہے ہین اور اب تک تقسیم نہین کر چکے ہین۔ نقل ہے کہ حضرت بشرؒ نے فرمایا
کہ مینے رسول اللہ علیہ السلام کو خواب مین دیکھا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے بشر تجھے
کچھ خبر ہے کہ خدائے تعالیٰ نے تجکو تیرے ہمسرون سے کیون برگزیدہ کیا اور تیرا
درجہ کیون بڑھایا کہا کہ یا رسول اللہ مجکو کچھ خبر نہین آپ نے فرمایا یہ وجہ ہے کہ تو نے
میری سُنّت کی متابعت کی اور نکوکارون کی تعظیم و عزت کا لحاظ رکھا اور اپنے بھائی
مسلمانون کو نصیحت کی اور میرے اصحابؓ اور اہل بیتؓ کو دوست رکھا اسی سبب سے
تجکو نکوکارون کے مقام پر پہونچایا۔ نقل ہے کہ حضرت بشرؒ نے فرمایا کہ مین نے ایک
رات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا مینے کہا یا رسول اللہ آپ مجھکو کچھ
نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا کہ تو انگر کی شفقت درویشون پر رحمٰن سے ثواب حاصل
کرنے کے واسطے خوب کام ہے اور اُس سے بھی بڑھ کر کام درویشون کا تکبر تو انگر پر اور اعتماد
جہان کے پیدا کرنیوالے کی بخشش پر ہے۔ نقل ہے کہ حضرت بشرؒ نے اپنے دوستون
سے فرمایا کہ سیر کرو کہ جب تک پانی بہتا رہتا ہے صاف رہتا ہے اور جب ٹھہر جاتا ہے
تو اُسکی رنگت بدل جاتی ہے اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص کہ چاہتا ہے دُنیا مین عزیز
ہووے اُس سے کہدو کہ تین چیزون سے دور رہے۔ ایک تو یہ کہ مخلوق سے
حاجت نچاہے دوسرے یہ کہ بُرا نہ کہے تیسرے یہ کہ کسی کے مہمان کے ساتھ نہ جائے
اور آپ نے فرمایا کہ آخرت کی حلاوت نہ پائیگا جو کہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ لوگ اُسکو جانین

اور آپ نے فرمایا کہ اگر قناعت میں زندگانی کی عزت کے سوا اور کچھ نہیں ہو تو بھی کافی ہے
اور آپ نے فرمایا کہ اگر تو اس بات کو دوست رکھتا ہو کہ مخلوق تجھکو جانے یہ دوستی دنیا کی
محبت کا خیال ہو اور آپ نے فرمایا کہ ہرگز تو عبادت اور نیاز کی حلاوت نپائیگا جب تک کہ اپنے
اور خواہش نفس کے درمیان لوہے کی دیوار نہ کھینچے اور آپ نے فرمایا کہ سب مشکل میں کام
ہیں تنگدستی کے وقت میں سخاوت اور خلوت میں پرہیزگاری اور بات کہنا ایسے شخص کے
سامنے کہ جس سے تو ڈرتا ہو اور آپ نے فرمایا کہ ورع وہ ہے کہ تو شبہات سے بالکل صاف
ہو جاوے اور نفس بے حساب کتاب ہر طرفۃ العین میں لیوے اور آپ نے فرمایا کہ زہد ایسا
فرشتہ ہے کہ خالی دل کے سوا کہیں قرار نہیں پکڑتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ غم ایسا فرشتہ ہے
کہ جب کسی جگہ قرار پکڑتا ہو تو دوسری چیزوں کو نہیں چاہتا کہ وہاں قرار پکڑیں اور آپ نے
فرمایا کہ سب سے بزرگ جو چیز کہ بندہ کو دی ہو وہ معرفت ہے اور صبر ہے فقر پر اور آپ نے
فرمایا کہ اگر خدا کے خاص بندے ہیں تو عارف ہیں اور آپ نے فرمایا کہ صوفی وہ ہے کہ خدا
کے ساتھ دل صاف رکھے اور آپ نے فرمایا کہ عارف وہ لوگ ہیں کہ انکو سوائے خدا کے اور
کوئی نہیں پہچانتا اور انکی کوئی تعظیم و عزت نہیں کرتا مگر خدا کے لیے اور آپ نے فرمایا
کہ جو شخص چاہے کہ آزادی کا ذائقہ چکھے اس سے کہدو کہ اپنے خیال کو پاک و صاف
رکھے اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص کہ سچائی سے خدا کے لیے عمل کرتا ہو اسکو لوگوں سے
وحشت پیدا ہوتی ہو اور آپ نے فرمایا کہ اہل دنیا کو سلام کرو مگر ان پر سلام کرنے کو دوست
مت رکھو اور آپ نے فرمایا کہ بخیل کو دیکھنا دل کو سخت کرتا ہو اور آپ نے فرمایا کہ برادران
اسلام کے درمیان ادب کا ترک کرنا ادب ہے اور آپ نے فرمایا کہ میں کسی شخص کے ساتھ نہ بیٹھا
اور کوئی شخص میرے ساتھ نہ بیٹھا کہ جب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو مجھکو یقین ہوا کہ اگر ہم
دونوں باہم نہ بیٹھتے تو دونوں کے واسطے بہتر ہوتا اور آپ نے فرمایا کہ میں موت کا نوالہ ہوں
اور موت کا نوالہ نہ ہووے سوائے اس شخص کے کہ وہ شک میں ہو اور آپ نے فرمایا کہ تو کامل ہوگا

جب تک کہ تیرا دشمن تجھ سے بچوت ہو جاوے اور آپ نے فرمایا کہ اگر تو خدا کی عبادت کی قدرت نہین
رکھتا ہو تو بہر حال اسکی نافرمانی بھی مت کر ایک شخص نے آپ کے سامنے کہا کہ توکلت علی اللہ آپ نے
فرمایا کہ تو خدای تعالی پر جھوٹ بولتا ہی اگر تیرا توکل اسپر ہوتا تو جو کچھ کہ وہ کرتا تو اسپر راضی ہوتا
اور آپ نے فرمایا کہ اگر بات کے کہنے سے تجھے غرور و تکبر آوے تو تو خاموش رہ اور اگر خاموشی سے کچھ
خیال خود بینی کا پیدا ہو تو بات کر غرض یہ ہی کہ ایسا کام کر جس سے خود بینی و غرور دور ہو اور
آپ نے فرمایا کہ اگر ساری عمر دنیا کے اندر شکر کے سجدے مین پڑا رہے تو بھی اسکا شکر ادا نہ کیا ہوگا
اور فرمایا کہ خدای تعالی نے روز ازل مین تیرا ذکر دوستون مین کیا بس کوشش کرتا کہ تو
دوستون سے ہووے جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا آپ کو بڑی بے چینی اور بے قراری
پیدا ہوئی لوگون نے کہا کہ شاید آپ جینے کو عزیز رکھتے ہین آپ نے فرمایا یہ بات تو نہین ہے
لیکن بادشاہون کے بادشاہ کی درگاہ مین جانا بہت دشوار بات ہے۔ نقل ہے کہ
آپ حالت سکرات مین تھے کہ ایک شخص آیا اور مفلسی اور زمانے کی شکایت کی آپ نے
جو پیراہن کہ پہنے تھے اُتار کر اسکو دیدیا اور آپ ایک پیراہن مستعار لیکر پہنا اور اُسی
پیراہن مین وفات کی۔ نقل ہے کہ جب تک حضرت بشرؒ بغداد مین زندہ رہے
کسی چارپایہ نے لید نہ کی آپ کی حرمت کے لحاظ سے کہ آپ ننگے پاؤن پھرتے تھے
ایک رات ایک چارپایہ نے لید کی اُسکا مالک شور کرنے لگا اور کہا کہ حضرت بشرؒ رخصت
ہوگئے کیونکہ بغداد کے سارے راستے مین کہین لید نہین تھی آج کی رات مینے اُسکے
برخلاف دیکھا مین جان گیا کہ بشرؒ چل بسے ہین لوگون نے وفات کے بعد آپ کو
خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے
فرمایا عتاب کیا اور فرمایا کہ تو ہم سے کیون دنیا مین اسقدر ڈرا اور تو نے اس
بات کو نہ سمجھا کہ کرم میری صفت ہی دوسرے شخص نے حضرت بشرؒ کو خواب مین دیکھا
اور پوچھا کہ خدائے تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا کہ مجھے بخش دیا

اور فرمایا کہ کُل یَامَن لَا یَاکُل وَاشرِب یَامَن لَا یَشرِب یعنے کھا ای وہ کہ تونے میری واسطے نہین کھایا اور پی ای وہ کہ تونے میرے واسطے نہین پیا۔ اور ایک شخص نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدا ے تعالی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا کہ مجھے بخشدیا اور آدھی بہشت مجھپر حلال کردی اور فرمایا کہ ای بشر دیکھ اگر تو آگ مین بھی سجدے کرتا تو بھی اسکا شکریہ نہ ادا کر سکتا کہ ہمنے اپنے بندون کے دلون مین تجھے جگہ دی تھی۔ دوسرے شخص نے آپ کو خواب مین دیکھا آپ سے پوچھا کہ خدای تعالی نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا کہ فرمان آیا کہ مرحبا ای بشر جسدم کہ تیری جان کو اٹھایا ہے تجھ سے زیادہ کوئی شخص ہمارا دوست روے زمین پر نہ تھا **نقل ہے** کہ ایک روز ایک بوڑھی عورت حضرت امام احمد حنبل رح کے پاس آئی اور کہا کہ مین کوٹھے پر بیٹھی روئی کات رہی تھی اور خلیفہ کی مشعل ظاہر ہوئی کہ خلیفہ کے نوکر چاکر لیے چلے جاتے تھے اسکی روشنی مین مینے تھوڑا سا سوت کاتا اب آپ یہ فرماییے کہ وہ جائز ہے یا نہین آپ نے پوچھا کہ تو کون ہے کہ اس طرح کی باتین کرتی ہے اسنے کہا کہ مین حضرت بشر حافی رح کی بہن ہون حضرت امام احمد حنبل رح یہ سنکر زار زار روئے اور فرمایا کہ ایسی پرہیزگاری ان ہی کے خاندان کے واسطے روا ہے پھر فرمایا کہ آپ کے واسطے ہرگز جائز نہین ہے خبردار رہیے کہ آپ کا صاف پانی گندلا نہ ہووے اور پیروی ان بشر کی کیجیے یعنے اپنے بھائی صاحب کی تا کہ آپ ایسی ہو جاوین کہ آپ چاہین کہ انکی مشعل کی روشنی مین روئی کاتین تو آپ کا ہاتھ آپ کی فرمانبرداری نکرے کہ آپ کے بھائی صاحب ایسے تھے کہ جسوقت کہ ہاتھ کسی ایسے کھانے کی طرف کہ شبہہ آمیز ہوتا تھا بڑھاتے تھے ہاتھ انکی فرمانبرداری نہ کرتا تھا آپ فرماتے کہ میرا ایک بادشاہ ہے کہ اسکو دل کہتے ہین اور اسکی رعیت تقوی ہے مجھ مین یہ طاقت نہین ہے کہ اسکی اجازت کے بغیر سفر کرون۔ والسلام۔

تیرھوان باب حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ اہل ملامت کے پیشوا اور جمع قیامت کے شمع وہ تجرید اور موہبت الٰہی کی برہان وہ توحید اور معرفت الٰہی کے سلطان وہ فقر فخری کی حجت یعنی حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ طریقت الٰہی کے بادشاہ تھے اور ملامت اور بلا کی راہ کے چلنے والے تھے توحید کے اسرار مین نظر نہایت باریکیون کو پہونچنے والی رکھتے تھے درویش کامل تھے اور ریاضت اور کرامت مین درجہ بزرگ رکھتے تھے پہلے آپ کو مصر کے لوگ زندیق کہتے تھے اور بعضے آپ کے کامون سے دنگ رہتے تھے اور جب تک کہ آپ زندہ رہے سب آپ سے منکر رہے اور آپ نے بھی اپنے آپ کو ایسا چھپایا کہ موت کے وقت تک کسی پر اپنا حال کھلنے نہ دیا اور آپ کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ آپ سے لوگون نے کہا کہ فلان جگہ ایک عابد ہے آپ نے اُسکی زیارت کا قصد کیا اور اُنکو جا کر دیکھا کہ ایک درخت مین لٹکے ہوئے ہین اور یہ کہہ رہے ہین کہ اے تن تو طاعت مین میرے ساتھ موافقت کر ورنہ مین تجکو اسیطرح لٹکا رہنے دونگا تا کہ تو بھوک پیاس سے مرجائے حضرت ذوالنون مصری رح یہ دیکھکر ایسے بیقرار ہو کر روئے کہ اس عابد نے آپکے رونے کی آواز سُنی اور کہا کہ یہ کون ہے کہ رحم کھاتا ہے ایسے شخص پر کہ جسکو شرم تھوڑی ہے اور بہت گنہگار ہے حضرت ذوالنون مصری رح نے فرمایا کہ مین اُنکے سامنے گیا اور سلام کیا اور پوچھا کہ یہ کیا حالت ہے اُنھون نے فرمایا کہ یہ تن میرے ساتھ حق تعالیٰ کی طاعت مین قرار نہین پکڑتا اور مخلوق سے ملنا چاہتا ہے حضرت ذوالنون مصری رح نے یہ سنکر کہا کہ مینے تو یہ خیال کیا تھا کہ آپ نے کسی مسلمان کو مار ڈالا ہے یا کوئی بڑا گناہ کیا ہے اُنھون نے کہا کہ تو نہین جانتا ہے کہ مخلوق سے ملنا ہی ساری چیزون کو بُلاتا ہے حضرت ذوالنون رح فرماتے ہین کہ مین نے کہا کہ آپ بڑے زاہد ہین اُنھون نے کہا کہ آپ مجھ سے بھی بڑا زاہد دیکھنا چاہتے ہین مینے کہا کہ ہان چاہتا ہون اُنھون نے فرمایا

کہ آپ اس پہاڑ پر چڑھ جائیے جب مین پہاڑ پر چڑھا تو کیا دیکھا کہ ایک جوان ایک عبادت خانے کے
دروازے پر بیٹھا ہے اس طرح سے کہ ایک پانون چوکھٹ کے اندر ہے اور ایک کٹا ہوا باہر پڑا ہے
اور کیڑے اسکو کھاتے ہین مین اسکے پاس گیا اور سلام کیا اور اسکا حال پوچھا کہ کس طرح ہو
اسنے کہا کہ مین ایک روز اس عبادت خانے مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت یہان سے گذری
میرا دل اسپر مائل ہوا اور میرے تن نے تقاضا کیا مینے عبادت خانے سے قدم باہر رکھا تھا
کہ ایک آواز سنی کہ تجھے شرم نہین آتی کہ تیس برس تک خداے تعالے کی عبادت اور
طاعت کرکے شیطان کی طاعت کرتا ہے یہ پانون کہ مینے باہر نکالا تھا کاٹ ڈالا اور یہان
بیٹھ گیا اب دیکھیے کیا ظاہر ہو اور میرے ساتھ کیا کرین آپ اس گناہگار کے پاس کہا کیون
آئے اور اگر آپکا یہ ارادہ ہے کہ خداے تعالی کے مردون سے ایک مرد کو دیکھو تو اس
پہاڑ کی چوٹی پر چڑھو حضرت ذوالنونؒ فرماتے ہین کہ پہاڑ کی اونچائی کے سبب سے مین
وہان پہونچ نہ سکا اور مینے اسی جوان سے انکی خبر پوچھی اسنے کہا کہ مدت سے ایک
مرد بزرگ اس عبادت خانے مین عبادت کرتے ہین ایک روز ایک شخص انسے بحث کرنے لگا
کہ روزی کسب سے حاصل ہوتی ہے انھون نے عہد کرلیا کہ مین ہرگز ایسی چیز کہ جسمین مخلوقات کی
کسب کو دخل ہوگی نہ کھاونگا چند روز گذر گئے اور انھون نے کچھ نہ کھایا حق سبحانہ تعالے نے
شہد کی مکھیون کو بھیجا اور انھون نے گرد اڑنا اور شہد دینا شروع کیا حضرت ذوالنون مصریؒ
فرماتے ہین کہ ان معاملون اور باتون سے ایک بڑا ذوق شوق میرے دل مین پیدا ہوا اور مین
جان گیا کہ جو خداے تعالے پر توکل کرتا ہے خداے تعالی خود اسکے کامون کو انجام دیتا ہے اور
اس شخص کی کوشش و محنت برباد نہین پھر مین پہاڑ سے اتر آیا ایک چھوٹا سا اندھا پرندہ دیکھا
ایک درخت پر بیٹھا ہوا یکبارگی وہ پرندہ درخت سے نیچے اترا مینے کہا کہ یہ بیچارہ اندھا پرندہ دانہ
کھانے کہاتا ہوگا اور پانی کہان سے پیتا ہوگا کہ اسنے اپنی چونچ سے زمین کو کھودا ایک سونے
کی پیالی کہ تلون سے بھری تھی اور ایک چاندی کی پیالی کہ گلاب سے بھری تھی ظاہر ہوئین اسنے

پیٹ بھر کر کھایا اور پانی پیا اور درخت پاڑ کر جا بیٹھا اور وہ بیابان گم ہو گیں حضرت ذوالنون نے
جب یہ بات دیکھی تو بالکل بیخود ہو گئے اور آپ کو توکل پر کامل بھروسا ہو گیا اور آپکی توبہ مقبول
ہوئی پھر آپ وہانسے چلے اور راہ میں آپکے کئی یار آپسے مل گئے جب آپ رات کے وقت
ایک ویرانے میں پہونچے تو وہاں ایک دفینہ زر کا پایا کہ اُس دفینے پر ایک تختہ ڈھنکا تھا اور اُس پر
نام اللہ جل جلالہٗ کا لکھا ہوا تھا آپ کے یاروں نے اُس زر کو نکالکر باہم تقسیم کیا حضرت ذوالنون
مصری نے فرمایا کہ یہ تختہ کہ جسپر میرے دوست کا نام لکھا ہے مجھے دیدو اور آپنے اُس تختے کو لے کر
چُوما اُسکا چومنا تھا کہ اُسکی برکت سے آپ کو یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ آپ نے ایک رات کو خواب
میں دیکھا کہ کہتے ہیں کہ اے ذوالنون اور لوگوں نے تو زر و جواہر پر میل کیا اور تو نے
اُن سب سے بزرگتر چیز کو کہ وہ نام ہمارا ہے پسند کیا پس تیرے بھی اُسکی برکت سے علم
اور حکمت کے دروازے تجھپر کھولدیے۔ پھر آپ شہر میں آئے آپ فرماتے ہیں کہ میں
ایک روز ایک نہر پر جسکے کنارے ایک محل تھا پہونچا میں نے نہر کے کنارے بیٹھکر وضو کیا
جب وضو کر چکا تو ناگاہ میری نظر اُس محل کے کوٹھے پر پڑی کیا دیکھتا ہوں کہ ایک
صاحب جمال لونڈی اُس محل کے کنگورے پر کھڑی ہے میں نے چاہا کہ اُسکو آزماؤں
میں نے اُس سے کہا کہ کوئی بات کہو اُسنے کہا کہ اے ذوالنون جب آپ دور سے دکھائی پڑے
تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید یہ دیوانہ ہے اور جب نزدیک آئے تو میں نے خیال کیا کہ یہ عالم ہیں
اور جب اور بھی زیادہ نزدیک آئے تو میں نے جانا کہ یہ عارف ہیں لیکن اسوقت جو میں بغور خیال
کرتی ہوں تو نہ آپ دیوانے ہیں اور نہ عالم ہیں اور نہ عارف ہیں میں نے کہا کہ یہ کیونکر ہے
اُسنے کہا کہ اگر دیوانے ہوتے تو وضو نہ کرتے اور اگر عالم ہوتے تو نامحرم کی طرف نہ دیکھتے
اور اگر عارف ہوتے تو اپنی آنکھ خدائے تعالیٰ کے سوا کسی پر نہ کھولتے اور یہ کہکر غائب
ہو گئی حضرت ذوالنون مصری کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ یہ آدمی نہ تھی بلکہ تنبیہ تھی پھر تو آپ کے
دل میں ایک طرح کی سوزش پیدا ہوئی اور آپ دریا کی طرف روانہ ہوئے ایک جماعت

کشتی مین سوار ہو رہی تھی آپ بھی اُنکے ساتھ کشتی مین سوار ہوئے راستے مین ایک سوداگر کا کشتی مین ایک موتی کھو یا گیا سب نے متفق ہو کر کہا کہ انھون نے لیا ہے اور انکو ستانا اور بے عزت کرنا شروع کیا آپ چپکے بیٹھے رہے جب نہایت ہی تنگ کیا تو آپ نے کہا خداوندا تو جانتا ہے یہ کہنا ہی تھا کہ ہزارون مچھلیان دریا سے اپنے مُنھ مین ایک ایک موتی لیکر نکلین آپ نے ایک مچھلی سے ایک موتی لیکر اُنکو دیدیا کشتی کے لوگون نے جب یہ دیکھا تو آپ کے قدمون پر گر پڑے اور معذرت کی اور اسی سبب سے آپ کو ذوالنون کہنے لگے آپ کی عبادت اور ریاضت کا کیا بیان ہو سکے جبکہ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کہ آپ کی خدمت مین رہتی تھین ایسی عارفہ ہوگئی تھین کہ ایک روز یہ آیت پڑھکر وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ فرمانے لگین کہ الٰہی تو نے اسرائیلیون کو تو منّ اور سلویٰ بھیجا اور محمدیون کو نہین بھیجتا اور یہ کہکر آپ نے فرمایا مین تیری خدائی کی قسم کھاتی ہون کہ جب تک من و سلویٰ نہ بھیجے گا مین کھڑی ہی رہونگی یہ کہنا ہی تھا کہ فی الفور من و سلویٰ برسنے لگا آپ یہ دیکھکر گھر سے باہر نکلین اور بیابان کیطرف چلدین اور پھر کسی نے اُنکا پتہ نہ پایا نقل ہے کہ حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہین کہ مین ایکبار پہاڑون پر پھر رہا تھا میں نے بہت سے بیمارون کو دیکھا کہ ایک جگہ جمع ہین مین نے پوچھا کہ تم سب یہان کیون جمع ہوئے ہو اُنھون نے کہا کہ یہان عبادت خانے مین ایک عابد رہتا ہے اور وہ ہر سال ایکبار باہر نکلتا ہے اور جو بیمار کہ یہان ہوتے ہین سب پر دَم کرتا ہے سب کے سب اچھے ہو جاتے ہین پھر عبادت خانے مین گھس جاتا ہے حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہین کہ مین یہ سُنکر دوسرے سال تک ٹھہرا رہا یہانتک کہ وہ بزرگ باہر آئے ایک مرد زرد رُو بہت دُبلے تھے کہ اُنکی آنکھون مین حلقے پڑ گئے تھے مگر اُنکی شوکت کے سبب سے پہاڑ کانپنے لگا پھر اُنھون نے مہربانی کی نظر سے بیمارون کی طرف نگاہ کی اور آسمان کیطرف دیکھا اور سب بیمارون پر کچھ دَم کیا سب کے سب اچھے ہوگئے بعد اسکے اُنھون نے چاہا کہ عبادت خانے مین جا دین مینے اُنکا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ آپ نے ظاہری بیماریون کا علاج تو کیا ہے خدا کے واسطے

میری باطنی بیماری کا بھی علاج کیجیے انھون نے میری طرف نگاہ کی اور کہا کہ اے ذوالنون میرا
دامن چھوڑ دے کیونکہ دوست اپنی بلندی عظمت اور جلال سے ملاحظہ فرما رہا ہے جبکہ تجکو
دیکھے گا کہ تو اسکے سوا دوسرے کا دامن پکڑتا ہے تجکو اُسکے حوالے کر دیگا اور اسکو تیرے
یہ کہکر وہ بزرگ عبادت خانے کے اندر گھس گئے نقل ہے کہ ایک روز آپکے یارون
نے آپ کو روتا دیکھا پوچھا کہ کیون روتے ہو آپنے فرمایا کہ کل رات سجدے مین
میری آنکھ جھپک گئی مینے خدا تعالے کو خواب مین دیکھا کہ فرمایا اے ابا الفیض مینے
مخلوق کو پیدا کیا دس حصے ہوئی جب دُنیا کو مینے اُنکے سامنے پیش کیا تو اُن مین سے
نو حصے مخلوق دُنیا کیطرف متوجہ ہوئی اور ایک حصے نے اُسکی طرف رُخ بھی نہ کیا
اور پھر اس ایک حصے کے دس حصے ہوگئے مینے بہشت کو اُن پر جلوہ گر کیا تو نو حصے
بہشت کیطرف مائل ہوئے اور ایک حصے نے بہشت پر بھی کچھ توجہ نہ کی اور پھر اس ایک حصے
کے دس حصے ہوئے مینے دوزخ کو اُنکے سامنے ظاہر کیا تو نو حصے تو بھاگ گئے اور دوزخ
کے خوف سے پریشان ہو گئے لیکن ایک حصہ ٹھہرا رہا کہ نہ دُنیا پر فریفتہ ہوا اور نہ بہشت پر
راغب ہوا اور نہ دوزخ سے ڈرا مینے اُنسے پوچھا کہ اے میرے بندو نہ تو تم نے دُنیا پر
نگاہ کی اور نہ بہشت پر مائل ہوئے اور نہ دوزخ سے ڈرے تم کیا چاہتے ہو سب نے سر
جھکالیا اور کہا کہ اَنْتَ تَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ یعنے آپ جانتے ہین جو کچھ کہ ہم چاہتے ہین۔
نقل ہے کہ ایک لڑکا حضرت ذوالنون مصری رح کے پاس آیا اور کہا کہ مجکو ایک لاکھ
دینار ورثہ مین ملے ہین مین چاہتا ہون کہ آپ کی خدمت مین صرف کرون حضرت
ذوالنون مصری رح نے کہا کہ تو بالغ ہے اُسنے کہا کہ نہین آپنے فرمایا کہ جب تک کہ تو بالغ
نہ ہو جاوے تب تک تجھے اس مال کا خرچ کرنا روا نہین جب وہ لڑکا جوان ہوا تو اُسنے
شیخ یعنے حضرت ذوالنون مصری رح کے ہاتھ پر توبہ کی اور وہ ایک لاکھ دینار درویشون پر
خرچ کر دیے ایک روز جوان درویشون کے پاس آیا اتفاق سے ان درویشون کو

کوئی کام درپیش تھا کہ اس میں خرچ کی ضرورت تھی اور کچھ موجود نہ تھا جوان نے یہ حالت
دیکھکر آہ بھری اور کہا کہ ہائے اگر میرے پاس دس ہزار دینار ہوتے تو میں ان سب کو
بھی ان درویشوں پر خرچ کرتا حضرت ذوالنون مصری یہ بات سنکر سمجھ گئے کہ وہ اصل کار سے
غافل ہے کہ دینار کی اسکے نزدیک عزت و قدر ہے آپ نے اس جوان کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ
فلان عطار کی دکان پر جاؤ اور میری طرف سے کہو کہ تین درم کی فلان دوا دیدو وہ جوان
گیا اور وہ دوا لیکر واپس آیا آپ نے فرمایا اسکو اوکھلی میں ڈالکر کوٹ دو اور پھر تیل میں گوندھ کر
تین گولیان بناؤ اور ہر ایک میں سوئی سے سوراخ کرکے لاؤ اسنے ایسا ہی کیا اور آپ کے
سامنے طیار کرکے لایا آپ نے ان گولیون کو ہاتھ میں لیکر ملا اور کچھ پھونک دیا
یاقوت کے تین ٹکڑے ہوگئے کہ کبھی اس جوان نے ویسے نہ دیکھے تھے پھر آپ نے فرمایا
کہ انکو بازار میں لیجا اور دیکھ کیا قیمت اٹھتی ہے لیکن بیچ مت ڈالنا وہ جوان
بازار میں لے گیا اور دکھائے ہر ایک کے سو ہزار دینار قیمت لگی واپس لے آیا اور
حضرت ذوالنون مصری سے کہا کہ یہ قیمت ملتی ہے آپ نے فرمایا ان کو اوکھلی میں ڈالکر چورا کر
اور پانی میں ڈالدے اور خبردار ہو کہ یہ درویش روٹی کے بھوکے نہیں سب کچھ انکے
پاس موجود ہے اس جوان نے توبہ کی اور بیدار ہوا اور جہان کی اسکے دل میں کچھ
وقعت نہ رہی نقل ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے تیس برس تک مخلوق کی دعوت کی
ایک ایسا شخص کہ جیسا کہ چاہیے خدا کی درگاہ میں آیا اور وہ ایک شہزادہ تھا کہ ایک روز
میری مسجد کے دروازے کے آگے سے مع اپنے ماہی مراتب کے گذرا اور میں یہ بات
کہہ رہا تھا کہ کوئی شخص زیادہ احمق اس کمزور سے نہوگا کہ زبردست کے ساتھ لڑتا ہے
وہ شہزادہ مسجد کے اندر آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ اسکا مطلب کیا ہے میں نے کہا کہ آدمی ایک
ضعیف چیز ہے اور زبردست خدائے تعالے ہے کے ساتھ لڑتا ہے اس جوان کا رنگ فق ہوگیا
اور چلا گیا اور دوسرے روز پھر آیا اور مجھ سے پوچھا کہ خدا کی طرف کا راستہ کونسا ہے

جنے کہا کہ دو راستے ہیں ایک بہت چھوٹا اور ایک بہت بڑا اگر تو بہت چھوٹا راستہ چاہتا ہے تو ترک گناہ اور ترک دنیا اور ترک خواہش نفسانی کر اور اگر تو بہت بڑا راستہ چاہتا ہے تو وہ یہ ہے جو کچھ کہ سوا خدا کے ہے اس سب کو چھوڑ دینا اور دل کو ساری چیزوں سے خالی کرنا ثم قال لا اختار الا الطریق الاکبر آپ نے کہا کہ میں تو بزرگتر طریق کے سوا اختیار نہ کرونگا۔ پھر دوسرے روز کمبل کا لباس پہنکر آیا اور ریاضت اور عبادت میں مشغول ہوا یہانتک کہ ابدال سے ہوا حضرت ابو جعفر اعور فرماتے ہیں کہ میں حضرت ذوالنون کے پاس موجود تھا اور آپکے یاروں کی جماعت بھی حاضر تھی اور آپ جمادات کی طاعت کا ذکر فرما رہے تھے وہاں ایک تخت رکھا تھا حضرت ذوالنون مصری نے ایکبارگی فرمایا کہ دیکھو جمادات اولیاء اللہ کے ایسے فرمانبردار ہوتے ہیں کہ اگر میں اس گھڑی اس تخت سے کہوں کہ اس گھر کے گرد گھوم تو گھومنے لگے آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ وہ تخت حرکت میں آیا اور تمام گھر کے گرد گھوم کر پھر اپنی جگہ میں آیا ایک جوان موجود تھا جب اسنے یہ دیکھا اسقدر رویا کہ مر گیا اسی تخت پر اسکو نہلا دھلا کر دفن کیا۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص آپکے پاس آیا اور کہا کہ مجھپر قرض ہے اور میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ نے ایک پتھر زمین سے اٹھا کر اسکو دیدیا وہ شخص اس پتھر کو بازار میں لے گیا وہ پتھر زمرد ہوگیا تھا چار سو درم کو بیچا اور اپنا قرض ادا کیا۔ نقل ہے کہ ایک جوان ہمیشہ صوفیوں کا انکاری تھا ایک روز شیخ نے اسکو اپنی انگوٹھی دیکر کہا کہ نانوائی کے پاس لیجا اور ایک دینار کے عوض گرو کر دے گیا نانوائی نے کہا کہ میں ایکدرم سے زیادہ پر نہ رکھونگا پھیر لایا آپ نے فرمایا کہ اچھا اب صراف کے پاس لیجا وہ صراف کے پاس لے گیا صراف نے اسکی ایک ہزار دینار قیمت لگائی پھیر لایا آپ نے فرمایا کہ تیرا علم صوفیوں کے ساتھ ایسا ہی جیسا کہ نانوائی کا علم انگوٹھی کے ساتھ ہے جوان نے توبہ کی اور اپنے اس انکار سے باز آیا۔ نقل ہے کہ آپ کا دل دس برس تک سِکبا کھانے کو چاہتا رہا اور آپ نے نہ کھایا ایکبار عید کی رات تھی دل نے کہا کہ کیا اچھا ہو کہ اگر کل عید ہے مجھے لذیذ کھانا دو آپ نے فرمایا کہ اگر تو موافقت کرے

کریں دو رکعت نماز میں ایک قرآن ختم کروں تو لذیذ کھانے کی درخواست کرنا درست ہے
آپکے دل نے آمین موافقت کی آپ دوسرے روز لذیذ کھانا لائے نوالہ اٹھا کر چاہتے تھے
کہ منہ میں رکھیں کہ پھر پیالے میں رکھدیا اور کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے جب نماز سے فارغ ہوئے
تو لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا حال تھا آپنے فرمایا کہ جس گھڑی کہ میں وہ نوالہ اٹھایا تو میرے
دل نے کہا کہ دیکھو میں آخر اپنی دس برس کی مراد میں کامیاب ہوا میں نے کہا کہ خدا کی قسم تو اپنی
مراد پر کامیاب نہ ہوگا اور کہتے ہیں کہ اسیوقت ایک مرد آیا اسکے سر پر لذیذ کھانے کی ایک دیگ
تھی کہنے لگا کہ مجھے بھیجا ہے اور میں ایک مزدور ہوں مدت سے میرے بال بچے لذیذ کھانے کے
آرزومند تھے مجھے اسقدر میسر نہ تھا کہ طیار کروں کل کی رات کہ عید کی تھی میں نے لذیذ کھانا
انکے واسطے طیار کرایا آج میں تھوڑی دیر کے واسطے سو گیا میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب میں دیکھا فرمایا کہ اگر تو کل قیامت کو مجھے دیکھنا چاہتا ہے تو اس دیگ کو حضرت
ذوالنون مصریؒ کے پاس لیجا اور انسے کہہ کہ حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب سفارش
کرتے ہیں کہ دم بھر نفس کے ساتھ صلح کرلے اور چند نوالے اس کھانے سے کھالے حضرت
ذوالنونؒ روئے اور کہا کہ میں فرمانبردار ہوں نقل ہے کہ جب حضرت ذوالنون مصریؒ
کے کاروبار نے بلندی پائی تو آپ کا کاروبار لوگوں کی نظر سے پوشیدہ ہوگیا اور کوئی آپکو
نظر نہ کرسکا سارے مصریوں نے اسپر گواہی دی کہ وہ زندیق ہے اور سب انکار کرکے متوکل کے
پاس کہ خلیفہ اس زمانے کا تھا گئے اور آپکے احوال سے اسکو آگاہی دی خلیفہ نے آدمی بھیجا
کہ انکو حاضر کریں بغداد میں آپکے پاؤں میں بیڑیاں ڈالیں اور خلیفہ کی درگاہ میں لائے
جب آپکو لارہے تھے ایک بوڑھیا راہ میں ملی اور کہا کہ دیکھو ہرگز اس بات سے مت
ڈرنا کیونکہ خلیفہ بھی تمھاری ہی طرح ایک خدا کا بندہ ہے جب تک خدا نہ چاہے بندہ کچھ
نہیں کرسکتا پھر حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ مجھکو راستے میں ایک سقا ملا کہ آراستہ
پیراستہ تھا اور اسنے مجھے پاکیزہ پانی دیا میں نے اس شخص سے کہ میرے ساتھ تھا اشارہ کیا کہ ایک دینار

اسکو دیدو اُسنے قبول کیا اور کہا کہ تو قیدی ہے اور بیڑیاں پہنے ہے جوانمردی کی بات نہیں ہے کہ تجھسے کچھ لینا۔ پھر خلیفہ نے حکم دیا کہ آپ کو قیدخانے میں لیجاؤ آپ چالیس دن رات قیدخانے میں رہے اور حضرت بشر حافیؒ کی ہمشیرہ صاحبہ ہر روز ایک روٹی ٹکیا آپکے واسطے لیجاتی تھیں جس روز کہ آپ کو قیدخانے سے باہر نکالا تو دیکھا کہ وہ چالیس ٹکیاں روٹی کی اسیطرح ایک کونے میں رکھی ہیں حضرت بشر حافیؒ کی ہمشیرہ صاحبہ نے جب یہ سُنا تو آزردہ ہوئیں اور کہنے لگیں کہ آپ جانتے ہیں کہ وہ ٹکیاں حلال روزی سے تھیں اور کچھ احسان بھی اُنکے ساتھ نہ تھا آپ نے کیوں نہ کھائیں آپ نے فرمایا کہ اسلیے کہ اُسکی طبیعت پاک نہ تھی یعنے داروغۂ قیدخانہ کے ہاتھ میں جا کر آپ کو پہونچتی تھیں جب آپ قیدخانے سے باہر آئے تو گر پڑے اور آپ کی پیشانی پھوٹ گئی اور بہت خون بہا لیکن خدائے تعالےٰ کے حکم سے آپکے بدن یا کپڑے پر چھینٹ یا دھبا نہیں پڑا اور جسقدر کہ زمین پر گرا اُسکا پتہ نہ لگا کہ کہاں گیا پھر آپ کو خلیفہ کے پاس لے گئے اور خلیفہ نے آپ سے چند سوال کیے اور آپنے اُنکے جواب ایسے فصیح اور بالتشریح دیے کہ متوکل کے سارے امیر وزیر بہت روئے اور آپ کی فصاحت اور بلاغت پر دنگ رہ گئے پھر خلیفہ آپ کا مُرید ہوگیا اور آپ کو بڑی عزت اور تعظیم کے ساتھ شہر مصر کو روانہ کیا۔ نقل ہے کہ احمد سلمیؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت ذوالنون مصریؒ کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں کہ سونے کا طشت آپکے سامنے دھرا ہے اور آپکے اردگرد سے مشک اور عنبر اور عبیر کی لپٹیں چلی آتی ہیں آپنے مجھسے فرمایا کہ تو وہی ہے بادشاہوں کے پاس جانیوالا اور اُنسے تقرب چاہنے والا آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ میرے دل پر انوارالٰہی نازل ہوئے اور میں نے توبہ کی جب میں چلنے لگا تو حضرت ذوالنون مصریؒ نے ایک درم مجھکو دیا وہ کچھ ایسی برکت کا تھا کہ میں اُسی درم کو خرچ کرتا بلخ تک پہونچا۔ نقل ہے کہ حضرت ذوالنون مصریؒ کا ایک مُرید جس نے چالیس چلّے کھینچے تھے اور چالیس بار عرفات میں استادہ ہوا تھا اور چالیس سال تک نہ سویا تھا اور چالیس برس مراقبہ کیا تھا ایک روز حضرت ذوالنون مصریؒ کے پاس آیا

اور کہنے لگا ای شیخ مینے ایسا اور ایسا کیا ہی اور باوجود اس تمام ریاضت اور مشقت کے دوست
مجھسے کوئی بات نہین کہتا ہی اور نظر مجھپر نہین کرتا ہی اور مجھے کسی چیز کے برابر نہین سمجھتا اور کچھ
بھی عالم غیب سے مجھپر ظاہر نہین ہوتا اور یہ سب جو مینے بیان کیا ہی اس سے میری غرض یہ نہین ہے
کہ مین اپنی تعریف کرون بلکہ اس بات کا ذکر کرتا ہون کہ جو کوششین کہ میری امکان مین تھین
بجالایا اور مین خدا کی شکایت بھی نہین کرتا ہون کیونکہ میرا دل وجان اُسکی خدمت کا
مشتاق ہی البتہ اپنی بے اقبالی پر روتا ہون اور اپنی بدقسمتی کی شکایت کرتا ہون اور مین
یہ بات اسلیے بھی نہین کہتا ہون کہ میرا دل اُسکی عبادت سے ملول ہے یا اُکتا گیا ہے بلکہ اس
بات کا ڈر ہے کہ اتنی عمر تو یون ہی محرومی مین گذری ہے ایسا نہو کہ یہ باقی عمر بھی اسیطرح
ختم ہوجاویگی اور میری ساری عمر دروازے کو کھٹکھٹاتے گذری ہی اور مینے کوئی آواز
نہین سُنی مجھے سخت رنج والم ہی اب آپ کہ غم کے مارون کے طبیب ہین مجھے کوئی تدبیر بتایئے
حضرت ذوالنون مصری نے فرمایا کہ جا آج کی رات خوب پیٹ بھر کر کھا اور عشا کی نماز مت پڑھ
اور ساری رات چادر تان کر سو کہ اگر دوست مہربانی سے پیش نہین آتا ہی تو غصے سے تو پیش
آئیگا اور اگر رحمت سے تجھپر نظر نہین کی تو خفگی سے تو نظر کریگا وہ درویش چلا گیا اور خوب پیٹ بھر کر
کھایا لیکن اُسکے دل نے اجازت ندی کہ نماز عشا قضا کرے اور نہ پڑھے ناچار نماز عشا پڑھکر
سو رہا حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرمایا کہ تیرا دوست تجکو سلام پہونچاتا ہی
اور فرماتا ہی کہ وہ مخنث اور نامرد ہی جو کہ ہماری درگاہ مین آوے اور جلد آسودہ ہوجاوے اسلیے
کہ اصل کار قیام واستقامت اور ترک ملامت ہے اور حق تعالے فرماتا ہی کہ تیری چالیس برس کی
مراد دونگا اور جو کچھ کہ تیری امید ہی اُسپر کامیابی بخشونگا لیکن ہمارا پیغام اُس لٹیرے دعوی کرنیوالے
ذوالنون کو پہونچا اور اُس سے کہہ کہ ای جھوٹے مدعی اگر مین تجکو شہر مین رُسوا نہ کرون تو
مجکو خدا نہ کہنا تاکہ تو ہماری درگاہ کے عاجزون اور عاشقون کے ساتھ مکر نکرے وہ درویش
جاگ پڑا اور گریہ وزاری اُسپر طاری ہوئی حضرت ذوالنون مصری کی خدمت مین آیا اور حال کہ

حضرت ذوالنون نے سنا کہ خدا تعالی نے اُسکو سلام سوچنا بُرا کہے اور مدعی اور جھوٹا فرمایا ہی خوشی
کے مارے ہائے ہائے کرکے رونے لگے اگر کوئی معترض کہی کہ بھلا یہ کسطرح ہو سکتا ہی کہ ایک شیخ کسی
سے کہیگا کہ نماز مت پڑھ اور سورہ ہم کہینگے کہ وہ طبیبون کے مثل ہین اور طبیب کسی موقع پر زہر سے
علاج کرتا ہی جبکہ جان جاتا ہی کہ مریض کو اُس سے نفع ہوگا اسیطرح حضرت ذوالنون مصری نے اُس مرید کو
فرمایا جبکہ یہ یقیناً جانتے تھے کہ وہ ہرگز نماز قضا نکریگا جیسا کہ حق تعالی نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو فرمایا
کہ اپنے بیٹے کو قربان کر اور خوب جانتا تھا کہ وہ قربان نکرینگے اور طریقت مین بعض باتین ایسی پیش
آتی ہین کہ ظاہر شریعت کے مقابل نادرست معلوم ہوتی ہین جیسا کہ حضرت خلیل اللہ کو حکم فرمایا اور پھر
خود ہی چاہا کہ ایسا نکرے جیسا کہ حضرت خضر کا لڑکے کو مار ڈالنا کہ حکم نہین کہا کہ ایسا کر لیکن مرضی یہی
تھی کہ ایسا کرے اور جو شخص اس رمز کو نہین سوچتا ہی اور پھر قدم بیان دھرتا ہی وہ زندیق
اور اباحتی اور واجب القتل ہوتا ہی مگر یہ درست ہے کہ جو کام کرے شرع کے حکم کے موافق کرے۔
نقل ہے کہ حضرت ذوالنون نے فرمایا کہ مینے ایک بدوی کو کہ دُبلا اور زرد اور ضعیف اور بہت
ناتوان تھا اور اُسکی ہڈیان تک نکل گئی تھین طواف مین دیکھا مینے اُس سے کہا کہ تو خدا کا
دوست ہے اُسنے کہا ہان ہنے کہا کہ تیرا دوست تیرے نزدیک ہی یا دور ہی۔ اُسنے کہا کہ نزدیک ہے
مینے کہا کہ موافق ہی یا مخالف ہی اُسنے کہا کہ موافق ہی مینے کہا سبحان اللہ کہ تیرا دوست تیرے
نزدیک اور تجھ سے موافق ہی اور پھر تو اسقدر بیقرار اور کمزور اور دُبلا سوکھا ہوا ہی اُسنے کہا
کہ ای بیہودہ گو تجھے یہ خبر نہین ہی کہ موافقت کا عذاب مخالفت کی دوری کے عذاب سے زیادہ
سخت ہی نقل ہے کہ حضرت ذوالنون مصری نے فرمایا کہ مینے ایکبار سفر مین ایک عورت کو دیکھا
مینے اُس سے پوچھا کہ محبت کی نہایت کا درجہ کہا تک ہی اُسنے کہا کہ اے بیہودہ گو محبت کی
نہایت نہین ہی مینے کہا کیون اُسنے کہا اسلیے کہ دوست بے نہایت ہے نقل ہے کہ حضرت
ذوالنون مصری ایک شخص کے پاس اُن شخصون سے کہ اپنے آپ کو عاشق خدا بتاتے ہین اور
عشاق خدا مشہور ہین تشریف لے گئے دیکھا کہ ایک بیماری مین مبتلا ہے وہ حضرت

ذوالنون مصریؒ کو دیکھکر کہنے لگا کہ خدا کو دوست نہین رکھتا ہی وہ شخص کہ حق کے درد سے الم
پاتا ہی حضرت ذوالنون مصریؒ نے یہ سنکر کہا کہ مین تو یہ کہتا ہون کہ خدا کو دوست نہین رکھتا ہے
وہ شخص کہ جو اپنے آپ کو خدا کی دوستی مین مشہور کرتا ہی اس مرد نے کہا کہ استغفر اللہ واتوب الیہ
یعنے مین بخشش چاہتا ہون اللہ سے اور رجوع کرتا ہون اسکی طرف ایسی باتون سے یعنے
آیندہ اپنے آپ کو دوست خدا نہ مشہور کرونگا۔ نقل ہے کہ حضرت ذوالنونؒ بیمار تھے
ایک شخص انکی بیمار پرسی کو آیا اور کہا کہ دوست کا درد پسندیدہ ہوتا ہی حضرت ذوالنونؒ بہت
خفا ہوے اور کہا کہ اگر تو اسکو جانتا تو اس آسانی کے ساتھ اسکا نام نہ لیتا۔ نقل ہے
کہ ایکبار حضرت ذوالنون مصریؒ نے اپنے ایک دوست کو خط لکھا کہ خداے تعالی مجکو اور تجکو
نادانی کی چادر اوڑھاے یعنی نادان و بے خبر دنیاوی امور سے بنا دیوے اور پھر مجھسے اور
تجھسے وہ کام کرائے کہ جس مین اسکی رضامندی ہو اسلیے کہ سب ایسے کام بھی کہ جن سے
وہ خوش نہین نادانی کے پردہ مین ہین۔ نقل ہے کہ حضرت ذوالنون مصریؒ نے فرمایا
کہ ایکبار ایسے جنگل مین کہ برف سے بھرا تھا میرا گذر ہوا مینے ایک آتش پرست کو دیکھا کہ دامن
سر پر ڈالے چینا بکھیر رہا ہی مینے کہا کہ اے آتش پرست یہ کیا کر رہا ہے اس نے کہا کہ آج
پرندون کو دانہ میسر نہین ہوا ہے کیونکہ تمام جنگل برف سے ڈھنک رہا ہے شاید کہ اسکا
ثمرہ مجکو ملے اور خداے تعالے مجھپر رحمت کرے مینے کہا کہ بیگانہ کا دانہ وہان پسند نہین
اسنے کہا کہ اگر پسند نہ بھی کرین تو بھی دیکھتے تو ہین کہ جو کچھ مین کر رہا ہون مین نے کہا کہ
ہان دیکھتے تو ہین اسنے کہا کہ بس یہی میرے واسطے کافی ہی حضرت ذوالنون مصریؒ
فرماتے ہین کہ مین حج کو گیا تو کیا دیکھا کہ وہ آتش پرست عاشقون کی طرح طواف مین
مشغول ہے مجھے دیکھکر کہنے لگا یا ابا الفیض آپنے دیکھا کہ اسنے میری عمل کو دیکھا اور پسند کیا
اور وہ بیج جو مینے بوئے تھے کیسے بار آور ہوئے اور انکے ذریعے سے مجھے اپنا آشنا بنایا اور
معرفت عطا کی اور یہانتک کرم کیا کہ اپنے گھر مین بلا لیا حضرت ذوالنونؒ فرماتے ہین

کر مجکو جوش آگیا اور مینے کہا کہ اے خداوند مٹھی بھر چنیا کے عوض آپ ایسی گبر کو کہ جسنے چالیس برس تک آگ پوجی اپنی طرف راہ دیتے ہیں آپ تو بڑے ارزان فروش ہیں ایک ہاتف نے آواز دی کہ حق سبحانہ و تعالے جسکو بلاتا ہے نہ کسی سبب سے بلاتا ہے اور جسکو ہنکاتا ہے نہ کسی سبب سے ہنکاتا ہے تو اے ذوالنون ایسی باتوں مین دخل نہ دے کیونکہ یہ کام فعال لمایرید کے ہین تیری عقل مین نہ آوینگے **نقل ہے** کہ حضرت ذوالنون نے فرمایا کہ ایک فقیر سے میری دوستی تھی جب وہ مرگیا تو مینے اسکو خواب مین دیکھا مینے پوچھا کہ خدا ے تعالی نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اُسنے کہا کہ خداے تعالی نے فرمایا کہ مینے تجھے بخشدیا اس فکر و تردد کے سبب کہ تجکو رہتا تھا کہ تو دُنیا کے کمینوں سے کچھ نہ لیوے اور وہ فقیر کہتا تھا کہ میرا عمل یہ تھا کہ مینے کبھی پانی اور روٹی آسودہ ہو کر نہین پیا اور نہین کھائی اس خیال سے کہ ایسا نہو کوئی گناہ مجھ سے صادر ہو یا خدا کی نافرمانی کا قصد میرے دل مین پیدا ہو **نقل ہے** کہ جب حضرت ذوالنون مصریؒ نماز کیواسطے کھڑے ہوتے تھے تو کہتے تھے کہ اے بارخدا مین کونسے قدم سے تیری درگاہ مین آؤن اور کونسی آنکھ سے تیرے قبلے کی طرف دیکھون اور کونسی زبان سے تیرا راز کہون اور کونسی لغت سے تیرا نام لون مینے بے سامانی کا سامان مہیا کیا ہے اور تیری درگاہ مین آیا ہون اور جب کچھ بن نہ پڑا تو حیا و شرم کو بالاے طاق رکھا اور تیری درگاہ مین آیا جب یہ کلمات فرماچکتے تو تکبیر کہتے اور نماز پڑھتے **نقل ہے** کہ آپ ہر روز صبح اٹھکر فرماتے کہ اگر آج کے روز مجکو کوئی رنج و الم پیش آنیوالا ہے تو اُس سے کہہ رہا ہون کہ مجھے بچائے اور اگر کل کو کوئی رنج اُسی سے مجکو پہونچے گا تو مین کس سے کہونگا اور فرماتے اے خداوند مجھپر عذاب مت کر اور حجاب کی ذلت سے محجوب مت کیجیو اور فرمایا کہ پاک ہے وہ خدا جسنے اہل معرفت کو آخرت کے حجاب مین دُنیا کی تمامی مخلوق سے پوشیدہ کیا اور تمامی اہل آخرت کو دُنیا کے پردے سے روپوش کیا اور فرمایا کہ بہت بڑا پردہ نفس کی آنکھون کا پردہ ہے کہ منہیات پر نظر نہ کرسکے اور فرمایا کہ حکمت اُس معدے مین کہ کھانے سے پُر ہو قرار نہین پکڑتی۔ اور فرمایا کہ استغفار کرنا اور گناہ سے باز نہ رہنا جھوٹون کی توبہ ہے اور فرمایا کہ بہت خوش حال ہے وہ شخص کہ جسکے دل کا لباس پرہیزگاری ہے اور فرمایا کہ

جسم کی تندرستی کم کھانے مین ہی اور روح کی تندرستی کم گناہ کرنے مین ہی اور فرمایا کہ اس شخص پر کہ اگر کسی مصیبت مین مبتلا ہوا اور صبر کرے تعجب نہین آتا بلکہ تعجب تو ایسے شخص پر آتا ہی کہ کسی بلا مین مبتلا ہو کر بلا پر راضی رہے اور فرمایا کہ جب تک آدمی خدا سے ڈرتے رہینگے کام کے رہینگے اور جبکہ اُسکا خوف اُنکے دل سے نکل جائیگا گمراہ ہوجائینگے اور فرمایا کہ سیدھے راستے پر وہ ہی کہ خدا سے ڈرتا ہے اگر خوف نکل گیا تو راستے سے بہکا۔ اور فرمایا کہ بندے پر خدا کے غضب کی علامت بندہ کا درویشی سے ڈرنا ہوتی ہی اور فرمایا کہ آدمی پر خرابی چھہ چیزون سے آتی ہی ایک تو آخرت کے عمل پر نیت کا کمزور ہونا دوسرے شیطان کے حکمون کی فرمانبرداری مین کوشش و سعی کرنا۔ تیسرے باوجود نزدیکی موت کے امید کی درازی کا غالب ہونا چوتھے خدا کی رضا پر مخلوق کی رضامندی کو اختیار کرنا۔ پانچوین خواہش نفسانی کی پیروی کو سبب رسول علیہ السّلام کی سُنّت کو ترک کرنا اور پس پشت ڈالنا۔ چھٹے گذشتہ بزرگون کی چوکون کو اپنے واسطے حجّت قرار دینا اور اُنکے ہنرون کو دفن کرنا ایسا کہ جسکی وجہ سے اُن بزرگانِ دین پر الزام عائد ہو اور فرمایا کہ صاحب ہمّت اگرچہ کم ہی ہو سلامت سے نزدیک ہی اور صاحب ارادہ اگرچہ صحیح ہو لیکن منافق ہوجائیگا یعنی جو کہ صاحب ہمّت ہوگا اُس کا دل غنی ہوگا اور اُسکو سوال کی خواہش نہوگی اور جو صاحب ارادہ ہی جلد راضی ہوجائے گا اور تھوڑی سی چیز پر پھسل جائیگا۔ اور فرمایا کہ اگر زندگانی ہی تو ایسے مُردون کی صحبت مین ہے کہ جنکے دل پرہیزگاری سے زندہ ہین اور اُنکی خوشی ذکر مولیٰ ہے اور فرمایا کہ ایسے شخص سے دوستی کرنا کہ تیرے ناراض ہونے سے ناراض نہو اور فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ مصاحب دوست ہو تو دوستون کے ساتھ ایسا معاملہ کر جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ساتھ کیا کہ دین اور دُنیا مین کچھ مخالفت آنحضرتؐ کی نہوئی اسلیے خدا نے صاحب آپ کو فرمایا اور فرمایا کہ خدا کی محبّت کی علامت وہ ہے کہ خدا کے محبوب کی پیروی اخلاق اور افعال اور احکام [illegible] کرے اور فرمایا کہ خدا کے ساتھ موافقت سے رہ اور خلق کے ساتھ نصیحت سے رہ اور نفس کے ساتھ مخالفت سے رہ اور دشمن کے ساتھ عداوت سے رہ اور فرمایا کہ جینے کو کوئی

طبیب یا دان اس طبیب سے نہین دیکھا کہ جو ستون کا مستی کے وقت مین معالجہ کرتا ہو یعنے جو شخص کہ ایسے
آدمی کو کہ دنیا کی ہوس کے نشہ مین بیہوش ہی نصیحت کرتا ہو بیفائدہ کام کرتا ہے پھر فرمایا کہ مست کی
دوا نہین ہے مگر یہ کہ جب ہوشیار ہو جاوے تو پھر اسکی دوا کرین اور فرمایا کہ خدا جس بندے
کو کہ عزیز کرتا ہی اسکے نفس کی خواری اسکو دکھاتا ہی اور جسکو کہ ذلیل کرتا ہی اسکے نفس کی خواری
اس سے چھپاتا ہی تاکہ اپنے نفس کی ذلت کو نہ دیکھے اور فرمایا کہ نیک وقت وہ ہی کہ آنکھ کان
کی بد خواہشون سے باز رکھے اور فرمایا کہ اگر تجھکو لوگون کی محبت ہے تو آرزو مت رکھ کہ کبھی بھی تجھے
خدا کے ساتھ محبت ہوگی اور فرمایا کہ مینے کوئی چیز خلوت سے بڑھکر اخلاص تک پہونچانے والی
نہین دیکھی اسلیے کہ جو خلوت اختیار کرتا ہی خدا کے سوا اسیکو نہین دیکھتا اور جو شخص کہ خلوت کو دوست
رکھتا ہی اخلاص کے تھمبون کے ساتھ لٹکتا ہی یعنے سچائی کے ستونون سے ایک ستون کو مضبوط پکڑتا ہی
اور فرمایا کہ پہلے قدم پر جسکا تو تلاشی ہی اسکو نہ پائیگا یعنے اگر تو کچھ بتاوے تو یہ نشان اسکا ہے
کہ ابھی تو نے اس راہ مین ایک قدم بھی نہین رکھا ہی اور خوب سوچ کہ جب تک ذرا سی بھی ہستی
باقی ہی قدم اس راہ مین رکھنا محال ہے اور فرمایا کہ مقربون کا گناہ برابر نیکوکارون کی نیکیون کے
ہی اور فرمایا کہ جسوقت بساط محمدی بچھاتے ہین اگلے اور پچھلون کے گناہ اس بچھونے کے کنارون پر
محو و ناچیز ہو جاتے ہین اور فرمایا کہ انبیا کی ارواح کو جب معرفت کے میدان مین لائے تو ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کی روح ساری ارواحون سے سبقت کرکے روضۂ وصال مین پہونچی اور
فرمایا کہ کیا اچھا ہووے کہ خدا کے محب کو محبت جب دیتے کہ پہلے اسکے دل کے خوف کو جلا دیتے
اور بالکل دور کر دیتے کیونکہ فراق کے خوف سے بڑھکر کوئی چیز دل کی ملول کرنیوالی نہین ہے
اور فرمایا کہ ہر ایک چیز کی ایک سزا مقرر ہے اور محبت کی سزا وہ ہی کہ خدای تعالی کی یاد سے
غافل رہے اور فرمایا کہ صوفی وہ ہے کہ جب کچھ کہے تو اسکی گفتگو اسکے حال کی حقیقت
ہووے یعنی ایسی بات نہ کہے کہ اس مین موجود نہو اور جب خاموش ہووے تو اس کا
معاملہ اسکے حال کا بیان کرنیوالا ہووے اور اسکا حال تعلقون کے کاٹنے پر گواہ ہووے

اور فرمایا کہ عارف ہر گھڑی خوفناک رہتا ہو اسلیے کہ اُسکو دمبدم قربت حاصل ہو لوگون نے کہا
کہ عارف کون ہوتا ہو آپ نے فرمایا کہ ایسا شخص ہوتا ہے کہ مخلوق مین رہتا ہو اور پھر اُن
سے جدا رہتا ہو اور آپ نے فرمایا کہ عارف خوف کرنے والا ہوتا ہو نہ اپنی تعریف خود کرنے والا
اور جو ایسا ہو اُسکو عارف نہ کہنا چاہیے اسلیے کہ عارف وہی ہے کہ جو خوف کرنیوالا ہو
جیسا کہ ارشاد ہوا انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنے تحقیق ڈرنیوالے اللہ سے بندون
مین علما ہین اور فرمایا کہ عارف کیواسطے ایک حالت لازمی نہین اسلیے کہ عالم غیب سے ہر دم اُسپر ایک
حالت وارد ہوتی ہو تاکہ وہ صاحب حالات رہے نہ کہ صاحب ایک حالت رہے اور فرمایا کہ
عارف کا ادب ساری ادبون سے بڑھکر ہوتا ہے اسلیے کہ معرفت کو خوب بناتی ہو اور فرمایا
کہ معرفت تین قسم پر ہو ایک تو معرفت توحید ہے اور یہ سارے ایماندارون کو حاصل ہے اور
دوسری معرفت حجت و بیان ہو اور یہ حکیمون اور بلیغون اور عالمون کے واسطے خاص ہے
تیسری صفات وحدانیت کی معرفت ہے اور یہ اولیاء اللہ کے لیے مخصوص ہے جو لوگ کہ اپنے
دلون سے خدا کو دیکھتے ہین حق تعالیٰ اُنپر ایسے حالات ظاہر فرماتا ہے کہ اہل جہان سے کسی پر
ظاہر نہین فرماتا اور فرمایا معرفت کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالیٰ اپنے اسرار پر آگاہی بخشتا ہے
جسکے سبب سے لطائف انوار ظاہر ہوتے ہین جس طرح کہ آفتاب کی روشنی سے آفتاب کو دیکھ سکتے
ہین اور فرمایا کہ دیکھو خبردار معرفت کا دعوے نہ کرنا یعنے اگر تو دعویٰ کریگا تو جھوٹا ہوگا
دوسری وجہ یہ ہو کہ جب عارف اور معروف حقیقت مین ایک ہو تو تو بتا کہ درمیان مین کیا
چیز ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ اگر تو دعوے کریگا تو یہ ضرور ہے کہ یا تو سچ کہے گا یا جھوٹ
کہے گا اگر تو سچ بھی کہتا ہوگا تو یہ بھی خیال کرلے کہ صدیق اپنی تعریف آپ نہین کرتے
جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لست بخیرکم یعنے مین تم جیسا نیک نہین ہون
اور اس بارے مین منیے بھی کہا ہو اکبر ذنبی معرفتی ایاہ یعنے میرا بڑا گناہ اُسکو پہچاننا میرا ہے
اور اگر تو جھوٹ بولتا ہوگا تو عارف نہوگا حاصل کلام یہ ہو کہ تو خود مت کہہ کہ مین عارف ہون

یا کرنے والا کے اور فرمایا کہ جسقدر زیادہ عارف ہوتا ہو اسیقدر اُسکو خدا کے ساتھ تحیر زیادہ
ہوتا ہو کیونکہ جسقدر کوئی آفتاب کے زیادہ قریب جائیگا اُسیقدر اُسکی حیرت بڑھتی جائیگی
یہاں تک کہ بالکل اُسمین گم و محو ہو جائیگا۔ بیت نزدیکان رابیش بود حیرانی۔ کایشان دانند
سیاست سلطانی۔ یعنی نزدیکون کو حیرانی زیادہ ہوتی ہو کیونکہ وہ بادشاہ کے قہر و غضب سے پورے
پورے واقف ہوتے ہین لوگون نے آپ سے عارف کی صفت پوچھی فرمایا کہ عارف دیکھنے والا
ہوتا ہو بغیر علم کے اور بغیر آنکھ کے اور بغیر خبر کے اور بغیر مشاہدے کے اور بغیر صفت کے اور بغیر
کشف کے اور بغیر حجاب کے اسلیے کہ جو عارف ہین وہ وہ نہین رہتے بلکہ ایسے واصل بحق ہوتے ہین
کہ اُنکی حرکت حق کی حرکت ہوتی ہو اور اُنکا کلام خدا کا کلام ہوتا ہو کہ اُنکی زبان سے کہا جاتا ہے
اور اُنکی نظر خدا کی نظر ہوتی ہو کہ اُنکی آنکھون سے دیکھتی ہے پھر فرمایا کہ دیکھو پیغمبر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام
نے اِن لوگون کے حال سے خبر دی ہے کہ حق تعالےٰ نے فرمایا کہ جب مین بندی کو اپنا دوست
بناتا ہون تو مین کہ خداوند ہون اُسکے کان ہوتا ہون تاکہ مجھسے سُنے اور اُسکی آنکھین ہوتا ہون
تاکہ مجھسے دیکھے اور اُسکی زبان ہوتا ہون تاکہ مجھسے بات کرے اور اُسکا ہاتھ ہوتا ہون تاکہ مجھسے
پکڑے یعنی مجھ مین اور اُسمین اسقدر نزدیکی ہو جاتی ہو کہ مین اُس سے جُدا نہین ہوتا اور فرمایا کہ زاہد
آخرت کے بادشاہ ہین اور عارف زاہدون کی بادشاہ ہین اور فرمایا کہ حق تعالی کی صحبت کی علامت
وہ ہو کہ جسقدر چیزین کہ خدا سے باز رکھنے والی ہین سب کو چھوڑ دیوے یہانتک کہ وہ رہجاوے
اور شغل خدا کا فقط اور فرمایا کہ بیمارِ دل کی چار علامتین ہین ایک تو وہ کہ عبادت سے مزہ نہ پانا۔
دوسرے یہ کہ خدای تعالی کا خوف نہونا تیسرے یہ کہ اس جہان کی چیزون کو نظر عبرت سے نہ دیکھنا
چوتھے یہ کہ علم کی باتون کو سُنکر اُنپر دھیان نہ دینا اور فرمایا کہ وہ شخص کہ مقام عبودیت کو پہونچا ہو
اُسکی علامت یہ ہو کہ خواہش نفسانی کے مخالف ہوتا ہو اور لذات دنیوی کا چھوڑنے والا
اور فرمایا کہ عبودیت اُسکو کہتے ہین کہ تو دل و جان اور ہر طرح سے اُسکا پرستندہ ہو جاوے
جیسا کہ وہ تیرا خداوند ہے ہر طرح سے اور فرمایا کہ علم موجود ہے اور عمل علم کے موافق کم

اور اخلاص عمل مین گم اور حب موجود ہی اور صدق حب مین گم اور فرمایا کہ عوام الناس اپنے
سے توبہ کرتے ہین اور خواص الناس اپنی غفلت سے توبہ کرتے ہین اور فرمایا کہ توبہ کی دو قسمین
ایک توبۂ انابت دوسری توبۂ استجابت توبۂ انابت وہ ہی کہ بندہ حق تعالی کے عذاب کے خوف
توبہ کرے اور توبۂ استجابت وہ ہی کہ خدا کے شرم سے توبہ کرے یعنے اس سے شرمندہ ہو کے کہ خدای تعا
بہت بزرگ و برتر ہے یہ جو عبادت مین کرتا ہون اسکی بزرگی کے مقابل مین ہیچ ہی اور فرمایا کہ ہر
کی توبہ ہی دل کی توبہ یہ ہی کہ حرام کے چھوڑنے کی نیت کرنا اور آنکھہ کی توبہ یہ ہی کہ حرام کردہ چیزون کی
طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھنا اور کان کی توبہ یہ ہی کہ ناراست اور بیہودہ باتون کا نہ سننا اور ہاتھ کی
یہ ہی کہ منہیات کیطرف نہ بڑھانا اور توبہ پاؤن کی یہ ہی کہ منع کردہ چیزون کی طرف نہ چلنا
اور پیٹ کی توبہ یہ ہی کہ حرام چیزون کا نہ کھانا اور اُنسے دور رہنا اور توبہ شرمگاہ کی یہ ہی کہ فحش
باتون یعنی زنا و بدکاری سے دور رہنا اور فرمایا عمل کا چوکیدار خوف ہے اور نکوئی کا سفارشی
امید ہی اور فرمایا کہ خوف ایسا ہونا چاہیے کہ امید سے قوت مین بڑھکر ہو کیونکہ اگر امید غالب ہوجائیگی
تو دل پریشانی مین پڑجائیگا اور فرمایا کہ حاجت کی تلاش و طلب فقر کی زبان سے کرنا چاہیے نہ علم کی
زبان سے کرنا چاہیے اور فرمایا کہ اس صفائی و خلوت سے کہ جسمین خود بینی اور غرور ہے مجکو وہ دردویشی
جسمین کچھ کدورت و غبار بھی ہی پسندیدہ تر ہی اور فرمایا خدا کا ذکر میری جان کی غذا ہی اور ا
تعریف میری جان کی شراب ہے اور اُس سے شرم کرنا میری جان کا لباس ہے اور فرمایا کہ شرم اسکو
کہتے ہین کہ خوف و دہشت ہو دل کے اندر اُن برائیون اور کدورتون کے غم و رنج سے کہ جو مجھسے
ہوگئی ہین اور فرمایا کہ دوستی بات چیت کی ہمت بندھاتی ہے اور شرم خاموش کر
ہے اور خوف بے آرام بناتا ہے اور فرمایا کہ تقوے اسکو کہتے ہین کہ ظاہر کو گناہ و
نافرمانیون سے آلودہ نہ کرے اور باطن کو بیہودہ باتون سے نگاہ رکھے اور خدای تعالے
کے حضور مین استادہ رہے یعنی ہر وقت اسکا خیال رکھے کہ مین اُسکے حضور مین ہون پس
گناہ و فضول باتون سے خبردار رہنا چاہیے اور فرمایا کہ صادق وہ ہی کہ اُسکی زبان راست باز

وسچائی کے کلمے بولے اور فرمایا کہ صدق خدای تعالی کی تلوار ہی اور کبھی اس تلوار نے کسی پر گذر نہین کیا مگر اسکو دو پارہ کیا یعنے جسپر یہ تلوار گذری اسکو دو ٹکڑے کرکے چھوڑا اور فرمایا کہ صدق زبانی معزولی ہی اور سچ بات کہنا معزولی ہی اور فرمایا مراقبہ وہ ہی کہ جس چیز کو حق تعالے نے پسند کیا ہی اسکو اختیار کرنا یعنے جو چیزین کہ بہتر ہین انکو تو اسپر نثار کری اور جس چیز کو خدای تعالے نے بزرگ کیا ہی اسکو عزیز اور عظیم سمجھے اور اگر تجھ مین ذرہ بھر بھی خوبی خیرات و ایثار سے پیدا ہو تو لیکن انکھیون سے بھی اس ایثار کیطرف نہ دیکھے اور جو ایثار کہ تو کری اسکو خدا کا فضل سمجھے اپنا عمل نہ خیال کری اور جس چیز کو کہ حق تعالی نے ذلیل و خوار کیا ہی اسکی طرف توجہ نکرنا اور بالکل اسکو ترک کرنا اور آپ کو اس روگردانی کرنے مین درمیان مین نہ دیکھنا اور فرمایا کہ وجد ایک سر ہے دل مین اور سماع تو وارد ہی حق تعالی سے کہ دلون کو آمادہ کرتا ہی اور اسکی طلب پر حریص بناتا ہی اور جو کہ اسکو حق سے سنتا ہی وہ حق کیطرف راہ پاتا ہی اور جو نفس سے سنتا ہی زندیق ہوجاتا ہی اور فرمایا کہ توکل یہ ہی کہ ساری آقاؤن کو اور انکی بندگی کو چھوڑ کر ایک آقا یعنے خدای واحد کا غلام ہوجاوی اور اسی کے ساتھ مشغول ہووی اور سارے سببون کو قطع کرکے خدا کی بندگی کی صف مین داخل ہووے اور صاحبی کی صفت سے باہر آوی یعنے اپنے آپ کو غلام و بندہ اسکا سمجھے اور فرمایا کہ توکل ترک تدبیر ہے اور اپنی قوت اور حیلت سے باہر آنا یعنے ان سب کا خیال کہ مجھ مین زور ہی یا مین بڑا حکیم و دانشمند ہون اپنے دل سے دور کرنا اور خدا ہی پر بھروسا کرنا ہے اور فرمایا کہ انس وہ ہی کہ صاحب انس کو دنیا اور دنیا کی مخلوق سی وحشت اور نفرت پیدا ہوتی ہے مگر حق تعالی کے دوستون یعنے اولیاء اللہ سے انس و محبت پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اولیاء اللہ کے ساتھ انس کرنا درحقیقت خدای تعالی کے ساتھ انس کرنا ہی اور فرمایا کہ اولیاء اللہ کو جب انس کے بچھونے مین بٹھاتے ہین تو گویا کہ انکے ساتھ نور کی زبان سی بہشت کے اندر خطاب کرتے ہین اور جب ہیبت کے فرش مین ڈالتے ہین تو گویا کہ انکے ساتھ آگ کی زبان سے دوزخ مین خطاب کرتے ہین اور فرمایا کہ خدا کے مومنون کا ادنی مرتبہ وہ ہے کہ اگر انکو آگ مین جلا دیوین تو ذرے کے برابر

انکی ہمت کم ہو اس سبب سے کہ اس سے انس رکھتے ہین اور فرمایا کہ علامت انس کی یہ ہی کہ مخلوق کے
ساتھ انس نہ کرین اور فرمایا کہ عبادت کی کنجی فکر کرنا ہی اور علامت وصال حق کی نفس و ہوا کی
مخالفت ہی اور مخالفت نفس ہوا کی آرزوؤن کا ترک کرنا ہی اور جو کوئی کہ دل کی فکر پر ہمیشگی کرتا ہے
عالم غیب کو روح سے دیکھتا ہی اور فرمایا کہ رضا یہ ہی کہ قضا کی تلخی پر خوش دل ہووے اور اپنے اختیار کو قضا
کے سامنے ترک کرے اور قضا کو بعد اپنے مین تلخی بنا دی اور مصیبت و بلا مین دوستی کا جوش مارے
لوگون نے کہا کہ وہ کون ہی کہ اپنے نفس کو خوب جانتا ہی آپ نے فرمایا جو کہ راضی ہی اس چیز پر کہ اسکی تقدیر
مین لکھی ہی اور فرمایا کہ اخلاص کامل نہین ہوتا جب تک کہ صدق اور صبر اسکے ساتھ نہو اور فرمایا کہ اخلاص
یہ ہی کہ دشمن سے تو آپ کو بچا دے تاکہ تباہ نہ کرے اور فرمایا کہ علامت اخلاص کی یہ ہی کہ تعریف اور ہجو اسکے
نزدیک یکسان ہووے اور نیکو کاریان کرکے فراموش کرے اور انپر آخرت مین کچھ ثواب کی امید نہ رکھے اور
فرمایا کہ ہنر کوئی چیز اخلاص سے خلوت مین مشکل زیادہ نہین دیکھی اور فرمایا کہ جو کہ آنکھون سے دیکھتا ہے اسکی
نسبت علم کیطرف ہے اور جو کہ دل سے دیکھتا ہی نسبت اسکی یقین کیطرف ہے اور فرمایا کہ صبر یقین کا پھل ہے
اور فرمایا کہ یقین کی علامتین تین ہین ایک تو حق کیطرف نظر کرنا ہر چیز مین دوسرے اسکی طرف
رجوع کرنا ہر کام مین تیسرے اس سے مدد چاہنا ہر حال مین اور فرمایا کہ یقین پکارتا ہے امید و آرزو
کی کوتاہی کو اور کوتاہی آرزو کی پکارتی ہی زہد کو اور زہد پکارتا ہے حکمت کو اور حکمت
عاقبت بینی کے پھل پھول نکالتی ہی اور فرمایا کہ تھوڑا سا یقین ساری دنیا سے زیادہ تر ہے
کیونکہ تھوڑا سا یقین دل کو آخرت کی خوشحالی کیطرف مائل کرتا ہے اور تھوڑے سے یقین سے
تمامی ملکوت کو مطالعہ کرتا ہی اور فرمایا کہ یقین کی علامت وہ ہے کہ خلق کی زندگی مین بہت
مخالفت کرے اور خلق کی مدح اور عطا کو ترک کرے اور باوجود آزار پانے کے خلق کو برا نکہے
اور فرمایا کہ جسنے خلق سے انس پکڑا فرعونون کے بچھونے پر قرار پکڑنے والا ہوا اور جسنے کہ اپنے
نفس کی نگاہداشت نہ کی اور اس سے بیخبر رہا اخلاص سے دور پڑا اور جسکو کہ حضوری حق تعالی
کی حاصل ہی خواہ تمام چیزین اسکو حاصل ہون یا ساری چیزین اسکے پاس سے جاتی رہین

کچھ پروا نہین کرتا اور فرمایا کہ جو مدعی کہ دعوی حق بینی کا کرتا ہی حق تعالی کے شہود سے محجوب ہی اور
سراسر جھوٹا ہی اور یہ اسلیے کہ حضوری حق تعالی کی حاصل ہی اسکو دعوی کی حاجت نہین لیکن البتہ جسکو
حضوری حاصل نہین ہے وہی دعوی کرتا ہے اور یہی دعوی علامت مجہولی کی ہی اور فرمایا کہ ہرگز مرید نہین ہوتا
جبتک کہ خدا سے زیادہ فرمانبردار اپنے اُستاد کا ہو۔ اور جو کوئی کہ دل سے وسوسون کو دور کرکے خالصاً
خدا کو واسطے مراقبہ کرتا ہی حق تعالی اُسکی حرکات ظاہر کو بزرگ کرتا ہی اور جو کوئی کہ حق سے ڈرتا ہے
وہ اُسی طرف دوڑتا ہی اور جو کہ خدا کی طرف دوڑتا ہی نجات پاتا ہے اور فرمایا کہ جو شخص کہ قناعت
کرتا ہی اہل زمانہ سے راحت پاتا ہی اور سب کا سردار بنجاتا ہی اور جو شخص کہ تکلیف اُٹھاتا ہی ایسے
کام مین کہ اُسکے کار آمد نہین ہی وہ اُس چیز کو کہ اُسکے دل کے کار آمد ہی برباد کرتا ہی اور فرمایا کہ
جو کہ خدا سے ڈرتا ہی اُسکا دل خدا کو نہین چھوڑتا ہی اور خدا کی دوستی اُسکے دل مین مضبوط ہوتی
ہی اور اُسکی عقل کامل ہوتی ہی اور فرمایا کہ جو شخص طلب کار عظیم کرتا ہے مخاطرہ عظیم مین
کرتا ہی اور جو شخص کہ ایسی چیز کو طلب کرتا ہی کہ اُسکی قدر نہین پہچانتا ذلیل ہوتا ہی اُسکی آنکھ پر
مرتبہ ایسی چیز کا کہ جسکی قدر دل سے کرنا چاہیے اور فرمایا کہ اگر تو حق پر افسوس کم کھاتا ہے تو یہ
اُسکی علامت ہے کہ تیرے نزدیک حق کا مرتبہ کم ہی اور فرمایا کہ جسکا ظاہر اُسکے باطن پر دلالت نکرے
اُسکی صحبت مین مت بیٹھنا اور فرمایا کہ جو کہ در حقیقت خدا کو یاد کرتا ہی وہ اُسکی یاد کے مقابلے
مین تمام چیزون کو بھول جاتا ہی کیونکہ حق تعالی تمام چیزون کا عوض ہوتا ہی لوگون نے آپ سے
پوچھا کہ آپنے خدا تعالی کو کس طرح پہچانا آپنے فرمایا کہ خدا تعالی کو خدا تعالے سے پہچانا۔
اور خلق کو رسول سے پہچانا یعنے اللہ تعالی ہی اور نور اللہ تعالی کا اور خدا خالق ہی اور خالق کو
خالق سے پہچان سکتے ہین اور نور خدا اصل ہی اور اصل خلق نور محمدی ہی پس خلق کو محمد صلی اللہ علیہ و
سلم سے پہچان سکتے ہین لوگون نے کہا کہ آپ خلق کے بارے مین کیا فرماتے ہین فرمایا کہ تمام
خلق غیب کی وحشت مین ہی لوگون نے اُنسے پوچھا کہ بندہ واصل بحق کب ہوتا ہی فرمایا کہ جب اپنے
فعل و نفس سے ناامید ہوجاتا ہی اور تمامی احوال مین خدا ہی سے پناہ ڈھونڈھتا ہے

اور حق تعالی کے سوا کسی سے علاقہ نہین رکھتا ہو لوگون نے کہا کہ ہم کیسے شخص کے ساتھ مصاحب ہون آپ نے فرمایا کہ ایسے شخص کی صحبت مین ہو کہ اُسکے پاس جاہ مال وغیرہ نہو اور کسی حال مین تم سے انکاری نہو اور تمھارے تغیر سے متغیر نہو اگرچہ وہ تغیر بزرگ ہووے اسلیے کہ جسقدر تغیر زیادہ ہوگا اُسیقدر دوست کی زیادہ حاجت ہوگی لوگون نے کہا کہ بندے پر خوف کی راہ کب آسان ہوجاتی ہو آپ نے فرمایا اُس وقت کہ اپنے آپ کو بیمار گنتا ہے اور ساری چیزون سے بیماری کے بڑھجانے کے خوف سے پرہیز کرتا ہو لوگون نے کہا کہ بندہ بہشت کا مستحق کس چیز سے ہوتا ہو آپنے فرمایا پانچ چیزون سے ایک تو ایسی استقامت کہ جسمین برگشتگی نہو دوسرے ایسا اجتہاد کہ جسمین سہو نہو تیسرے ظاہر اور باطن مین خدای تعالے کا مراقبہ چوتھے موت کی انتظاری کہ ساتھ زادِ راہ کی تیاری مین کوشش وجان سپاری پانچوین قبل اسکے کہ اُس سے حساب لیا جاوے اپنا حساب آپ لینا لوگون نے پوچھا کہ خوف کی کیا علامت ہے فرمایا کہ یہ ہے کہ خدا کا خوف اُسکو تمام خوفون سے بیفکر کر دیتا ہو لوگون نے کہا کہ خلق مین کون محفوظ زیادہ ہو آپنے فرمایا وہ شخص کہ اپنی زبان کو نگاہ رکھے لوگون نے کہا کہ توکل کی کیا علامت ہو فرمایا یہ ہے کہ تو ساری مخلوق سے طمع کو قطع کر دیوی پھر پوچھا آپنے فرمایا خلع ارباب قطع اسباب پھر کہا کہ کچھ اور فرمایئے آپنے فرمایا کہ نفس کو ربوبیت سے نکالکر عبودیت مین ڈالنا توکل ہے لوگون نے پوچھا کہ عزلت ٹھیک ٹھیک کسکو کہنا چاہیے آپنے فرمایا جبکہ اپنے نفس سے یکسوئی کی ہو لوگون نے کہا کہ غم کسکو سب سے زیادہ ہوتا ہو آپنے فرمایا جو کہ مخلوق مین سب سے زیادہ بدخصلت ہو لوگون نے کہا کہ دُنیا کیا ہو کہا جو چیز کہ حق تعالی سے تجکو غافل کرے دُنیا ہو لوگون نے کہا کہ کمینہ کون ہے فرمایا جو کہ خدا کی راہ سے بیخبر ہو اور پھر اُسکو دریافت نکرے یوسف بن الحسین رح نے حضرت ذوالنون مصری سے پوچھا کہ مین کسکا مصاحب بنون فرمایا کہ ایسے شخص کے مصاحب بنو کہ جہان تو اور مین درمیان نہو پھر کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمایئے فرمایا کہ خدا کے ساتھ یار رہو اپنے نفس کی دشمنی مین نہ اسکے خلاف نفس کا یار ہو خدا کی دشمنی مین اور کسی شخص کو حقیرمت سمجھ

اگرچہ وہ مشرک ہو اور اُسکے انجام پر نظر کر کہ شاید کہ اُسکی تباہی اُس سے دور کر دیوین اور ایک شخص نے
آپ سے وصیت کی درخواست کی فرمایا کہ اپنے باطن کو خدا کے سپرد کر دے اور اپنے ظاہر کو خلق کے سپرد کر دے اور
خدا تعالیٰ کا پیارا ہو جا تاکہ خدای تعالیٰ تجکو تمامی خلق سے بے نیاز کر دیوے کہا اور کچھ فرمائیے فرمایا کہ
یقین پر شک کو اختیار مت کر اور اپنے نفس سے رضامند ہو جب تک کہ تیرا مطیع ہو جاوے اور اگر
کوئی بلا تجھپر نازل ہو تو صبر سے اُسکی برداشت کر اور ہمیشہ خدا کی حضوری میں رہ۔ دوسرے شخص نے
وصیت کی درخواست کی فرمایا کہ اپنے دل کو گذشتہ اور آیندہ چیزون کیطرف مت کھینچ کہا کہ آپ اسکو
مفصل فرمائیے فرمایا کہ جو چیزین کہ گذر گئیں اور جو کہ آنیوالی ہین اُنکا خیال مت کر اور موجودہ وقت
غنیمت جان لوگون نے پوچھا کہ صوفی کیسے لوگ ہین آپنے فرمایا کہ ایسے مرد ہین کہ جنھون نے
خدا کو ساری چیزون پر اختیار کیا ہو اور چنا ہے اور خدا نے اُنکو ساری چیزون سے چنا ہے
اور مقبول کیا ہو ایک نے کہا کہ آپ مجھے حق تعالیٰ کی رہنمائی کیجیے فرمایا کہ اگر تو اُسکی طرف
رہنمائی چاہتا ہے تو وہ تو بیان سے باہر ہے اور اگر اُسکے قرب کا تلاشی ہے تو وہ پہلے ہی
قدم میں ہو اور اسکی شرح پہلے ہو چکی ہو۔ ایک شخص نے حضرت ذوالنون سے کہا کہ مین آپکو دوست
رکھتا ہون آپ نے فرمایا کہ اگر تو خدا کو پہچانتا ہے تو وہی تیرا دوست کافی ہے اور کی
حاجت نہین اور اگر نہین پہچانتا ہے تو ایسے شخص کو تلاش کر کہ تجکو اُسکی راہ دکھاوے
میری دوستی سے تجکو کیا فائدہ ہوگا۔ لوگون نے پوچھا کہ معرفت کی نہایت کیا ہے فرمایا کہ جو کہ
معرفت کی نہایت کو پہنچا اُسکی علامت یہ ہے کہ وہ اُس مین گم ہو جاتا ہو اور جیسا کہ تھا
ویسا ہی ہو جاتا ہے لوگون نے پوچھا کہ اوّل درجہ کہ عارف اُسکی طرف متوجہ ہوتا ہے
کیا ہے فرمایا تحیر ہے بعد اُسکے افتقار پھر اتصال بعد اُسکے حیات ابدی ہو لوگون نے پوچھا
کہ عارف کا عمل کیا ہو فرمایا کہ کل احوال مین حق کو نظر کرنیوالا ہوتا ہو لوگون نے پوچھا کہ نفس کی
کمال معرفت کیا ہو فرمایا کہ ہمیشہ اُس سے بدگمان رہنا اور کبھی اُسپر گمان نیک نہ لیجانا اور فرمایا کہ
نفس کے نصیبے کو فراموش کرنا حقائق قلب سے ہے اور فرمایا کہ سب سے زیادہ دور خدا تعالیٰ سے

وہ شخص ہے جسکا ظاہر بین اشارہ خدا کی رحمت لی طرف بشیر ہو جیسا کہ اس ذوالنون کی سرگذشت ہر کشتر برس تک توحید اور تفرید اور تجرید مین کوشش کی اور ہاتھ پانؤن مارے اور آخر کو گمان کے سوا اور کچھ حاصل ہوا۔ نقل ہے کہ مرض موت مین لوگون نے آپ سے کہا کہ آپ کو کیا آرزو ہے فرمایا کہ یہ آرزو ہے کہ پہلے اس سے کہ مرون اگرچہ ایک ہی لحظہ ہو اسکو جان لون اور پھر ایک بیت پڑھی جسکا ترجمہ یہ ہے خوف نے مجکو بیمار ڈالا اور شوق نے مجکو جلایا محبت نے مجکو مارا اور حق تعالے نے مجکو زندہ کیا۔ اور بعد اسکے ایک روز بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے تو یوسف حسینؒ نے اُنسے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت کیجیے فرمایا کہ مجھے باتون مین مت لگاؤ کیونکہ مین خدائے تعالے کے احسانات کی حیرت مین ہون پھر وفات کی اُسی رات کو ستر بزرگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرمایا کہ ہم خدا کے دوست ذوالنون کے استقبال کو آئے ہین لوگون نے آپ کی وفات کے بعد آپ کی پیشانی پر سبز خط سے لکھا ہوا دیکھا کہ (ہذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ ہذا قتیل اللہ مات بسیف اللہ) یعنے یہ شخص خدا کا محبوب ہے جان دی اسنے محبت مین اللہ کی یہ شخص اللہ کا قتل کیا ہوا ہے مارا گیا ہے تلوار سے اللہ کی جب آپ کا جنازہ اُٹھایا تو نہایت تیز دھوپ تھی پرندے ہوا کے آئے اور اپنے پرون سے پر ملائے اور آپکے جنازے پر گھرے قبر تک اپنے پرون کے سایے مین پہونچا دیا جس راہ سے کہ آپ کو لیجا رہے تھے اُس راہ مین ایک مؤذن اذان دے رہا تھا جب اُسنے کلمہ شہادت کہا تو حضرت ذوالنونؒ نے انگشت شہادت اُٹھائی لوگ یہ دیکھکر شور و غل مچانے لگے اور کہا کہ شاید آپ زندہ ہین آپ کا جنازہ رکھدیا آپ کی انگلی اُسی طرح تھی بہتیرا چاہا کہ اُنگلی کو بند کردین لیکن بند نہ ہوئی آخرکار آپ کو اسیطرح دفن کیا جبکہ اہل مصر نے یہ دیکھا تو بہت شرمندہ ہوئے اور اُس ظلم و ستم سے کہ آپ پر کیا تھا پشیمان ہوئے اور توبہ کی۔

چودھوان باب حضرت ابا یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ عارفون کے سلطان وہ حقیقت جاننے والون کے برہان وہ خلیفہ الٰہی وہ علامہ ناتمناہی وہ ناکامی کے جہان کے
پختہ یعنے حضرت بایزید بسطامی قدس اللہ روحہ العزیز اکبر مشائخ اور اعظم اولیا تھے اور خدا کی حجت اور
خلیفہ بحق اور عالم کے قطب اور اوتاد کے مرجع تھے آپنے بہت ریاضتین کی تھین اور بہت کرامتین رکھتے تھے
اور اسرار و حقائق مین نظر روشن اور کوشش کمال رکھتے تھے ہمیشہ مقام قرب و ہیبت مین رہتے تھے
اور محبت کی آگ مین مستغرق تھے اور ہمیشہ تن کو مجاہدے مین اور دل کو مشاہدے مین مشغول
رکھتے تھے اور احادیث اور روایات کے بیان مین آپ کو کمال حاصل تھا اور طریقت وحقیقت مین
آپ بے مثل تھے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ اس طریقے مین جو کچھ تھے وہی تھے کہ جنھون نے
جھنڈا جنگل مین نکالا اور آپکے کمالات چھپے نہین ہین یہان تک کہ حضرت جنید بغدادیؒ
نے فرمایا کہ بایزید بسطامیؒ ہم لوگون مین ایسے ہین کہ جیسے ملائکہ مین جبرئیل علیہ السلام اور یہ بھی
حضرت جنیدؒ نے فرمایا ہے کہ تمامی چلنے والون یعنی سالکون کی دوڑ معبود کی نہایت مقام توحید مین
اور بایزیدؒ کی ابتدا برابر ہے بلکہ تمامی مردم جبکہ بایزیدؒ کی ابتدا کے قدم پر پہونچتے ہین
وہین رہ جاتے ہین اور گم ہو جاتے ہین اور مقام حیرت مین متحیر رہتے ہین اور دلیل اسکی
یہ ہے کہ اگر کوئی دو سو برس تک باغ معرفت مین سیر کرے تب شاید کہ ایک پھول اسپر ایسا
جیسے کہ ہمپر سب شگفتہ ہوئے ہین شگفتہ ہو اور شیخ ابو سعید ابو الخیرؒ کہتے ہین کہ اٹھارہ ہزار عالم
کو بایزیدؒ سے پر دیکھتا ہون اور پھر بایزیدؒ کو درمیان مین نہین پاتا یعنے بایزیدؒ خود حق
مین محو و گم ہے اور کہتے ہین کہ حضرت بایزیدؒ کے دادا آتش پرست تھے اور آپ کے
والد بسطام کے بزرگون سے تھے اور جسوقت کہ اپنی والدہ کے پیٹ مین تھے اسیوقت سے

آپ کی کرامتیں ظاہر ہونے لگی تھیں جیسا کہ آپ کی والدہ صاحبہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب میں الیا
نوالہ منہ میں رکھتی تھی کہ جس میں کسی طرح کا شبہہ ہوتا تھا آپ میرے پیٹ میں تڑپنے لگتے تھے
اور جب تک میں اس لقمہ کو باہر نہ نکال ڈالتی آپ قرار نہ پکڑتے اور اس امر کا گواہ یہ ہے کہ
لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ مرد کے واسطے طریقت میں کیا بہتر ہے فرمایا کہ دولت مادرزاد بہتر ہے
کہا کہ اگر یہ نہو دے فرمایا کہ چشم بینا بہتر ہے کہا کہ اگر یہ بھی نہو دے فرمایا کہ گوش شنوا بہتر ہے کہا کہ
اگر یہ بھی نہو دے فرمایا کہ تو پھر مرگ مفاجات بہتر ہے۔ کہتے ہیں کہ جب آپ کی والدہ صاحبہ نے
آپ کو مکتب میں بھیجا تو آپ تحصیل علم میں مشغول ہوئے جس روز کہ سورۂ لقمان میں آپ نے
یہ آیت کہ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْکَ پڑھی یعنے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ شکر کرو میرا اور شکر کرو
ماں باپ کا۔ آپ نے اُستاد سے اس آیت کے معنی پوچھے جب اُستاد نے اس آیت کے معنی بتائے
تو آپ کے دل پر اثر پیدا ہوا تختی رکھدی اور اُستاد سے کہا کہ آپ مجھے اجازت دیجیے تاکہ میں
گھر جاؤں اور ایک بات اپنی ماں سے کہوں اُستاد نے آپ کو اجازت دیدی آپ گھر میں آئے
آپ کی والدہ صاحبہ نے پوچھا کہ اے طیفور کس کام کو آیا ہے شاید کہ کسی لڑکے نے مکتب میں قرآن شروع
کیا ہو یا اور کوئی عذر درپیش آیا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ تو کچھ نہیں ہوا بلکہ آج میں نے ایک آیت
پڑھی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ شکر کر میرا اور شکر کر ماں باپ کا۔ اور یہ بڑی مشکل
بات ہے کیونکہ مجھ سے دو کام تو نہیں ہو سکتے اب یا تو آپ مجھے خدا سے مانگ لیجیے تاکہ میں
آپ کی خدمت کروں یا خدا کے حوالے کر دیجیے تاکہ میں اسی کا ہو رہوں آپ کی والدہ صاحبہ
نے فرمایا کہ اے بیٹے میں نے تجکو خدا ہی کے حوالے کیا اور اپنا حق تجکو بخشدیا جا اور خدا ہی کا ہو جا
پس بایزید بسطام سے روانہ ہوئے اور تیس برس تک شام کے بیابان میں ریاضتیں اور
مجاہدے کیے اور کھانا پینا سونا ترک کیا اور ایک سو تیرہ پیروں کی خدمت میں رہے اور
سب کے فیض حاصل کیا اور انمیں سے ایک حضرت امام جعفر صادقؓ ہیں کہتے ہیں کہ ایک روز
آپ حضرت امام جعفر صادقؓ کے پاس بیٹھے تھے حضرت صادقؓ نے بایزیدؒ سے فرمایا کہ اس

کتاب کو طاق سے اتار لاؤ حضرت بایزیدؒ نے کہا کون سے طاق سے حضرت صادقؓ نے فرمایا کہ تمکو مدت گذر گئی اور تمنے یہان طاق نہین دیکھا بایزیدؒ نے کہا نہین مجھے اس طاق سے کیا کام تھا کہ مین آپکے سامنے سر اٹھاتا اور اوپر کیطرف نظر کرتا حضرت صادقؓ نے فرمایا اگر یہی معاملہ ہے تو بسطام کو جا تیرا کام پورا ہوگیا۔ کہتے ہین کہ آپ کو لوگون نے نشان دیا کہ فلان جگہ ایک بڑا شیخ ہے آپ انکی زیارت کو گئے جب انکے قریب تک پہونچے تو اس بزرگ نے قبلے کیطرف منھ کر کے تھوکا آپ اسیوقت لوٹ آئے اور فرمایا کہ اگر اسکا طریقت مین قدم ہوتا تو شریعت کے خلاف نہ چلتا۔ کہتے ہین کہ آپکے مکان سے مسجد تک چالیس قدم کا فاصلہ تھا آپ کبھی راہ مین مسجد کی عظمت و حرمت کے لحاظ سے نہ تھوکتے تھے۔ کہتے ہین کہ آپ بارہ برس مین کعبے تک پہونچے کہ چند قدم پر جا نماز بچھاتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے اور فرماتے کہ یہ دہلیز دنیا کے بادشاہون کی نہین ہے کہ وہان ایکبارگی پہونچ سکین جب آپ کعبے مین پہونچے تو اس سال مدینہ شریف نہ گئے اور فرمایا کہ ادب سے بعید ہے سردار کی زیارت کو طفیل مین زیارت کرنا مین انکی زیارت کا جدا احرام باندھونگا اور لوٹ آئے اور دوسرے سال جداگانہ اپنے مکان سے احرام باندھا اور شہر سے باہر تشریف لائے یہ سنکر بہت لوگ آپ کی پیروی کے لیے آمادہ ہوئے ایکبارگی آپنے مڑ کر دیکھا کہ بہت لوگ پیچھے چلے آتے ہین پوچھا کہ یہ کون ہین لوگون نے عرض کیا کہ یہ سب لوگ آپ کی ہمراہی مین جانا چاہتے ہین آپنے دعا کی کہ اے خداوند مین تجھ سے عاجزی سے کہتا ہون کہ مخلوق کا پردہ اپنے سے مجھپر کر پھر آپنے اپنی محبت انکے دل سے دور ہونے اور اپنی تکلیف انکی راہ سے اٹھانے کی تدبیر کی آپنے صبح کی نماز پڑھکر ان لوگون کی طرف دیکھا اور فرمایا (اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ) لوگون نے جب یہ سنا تو کہا کہ یہ شخص دیوانہ ہے اور آپ کو چھوڑ کر چلے گئے اور درحقیقت شیخ نے یہ کلمات زبانِ خدا سے فرمائے تھے جیسے کہ بالائے منبر واعظ لوگ کہتے ہین کہ جناب باری جل شانہٗ یہ فرماتا ہے پھر حضرت بایزید بسطامیؒ نے راہ طے کرنی شروع کی راہ مین ایک کھوپڑی پائی جس پر

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ لکھا تھا۔ آپنے ایک چیخ ماری اور اسکو اٹھا لیا اور چوما اور فرمایا کہ یہ کسی صوفی کا سر معلوم ہوتا ہے کہ حق میں محو ہو کر ناچیز ہو گیا اب نہ تو اسکے کان ہیں کہ خطاب لم یزلی سُنے اور نہ آنکھیں ہیں کہ جمال لایزالی دیکھے اور نہ زبان ہی ہے کہ کچھ معرفت کا ذکر کرے یہ آیت جو اسپر لکھی ہے ٹھیک ٹھیک اسکی شان میں ہے کہتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصری نے ایک مرید کو حضرت بایزیدؒ کے پاس بھیجا اور کہا کہ اس سے کہنا کہ ای بایزید تمام رات جنگل میں سوتا ہے اور عیش و آرام میں مشغول رہتا ہے یہانتک کہ قافلہ گذر گیا اُس مرد نے آکر پیغام حضرت ذوالنون مصریؒ کا پہونچایا حضرت بایزیدؒ نے سُنکر جواب دیا کہ ذوالنون سے کہ مرد کامل وہی ہے کہ ساری رات سوئے اور جب صبح کو اُٹھے تو قافلے سے پہلے منزل مقصود پر آکر اُترے جب یہ بات حضرت ذوالنون مصریؒ نے سُنی تو رو دیے اور کہا کہ اُسکو مبارک ہو کہتے ہیں کہ حج کے راستے میں آپ کے پاس ایک اونٹ تھا کہ آپ نے اپنا توشہ اور اسباب اور اپنے مریدوں کا اسباب اسپر لاد رکھا تھا ایک شخص نے کہا کہ اس بیچارے اونٹ پر بہت بوجھ لدا ہوا ہے اور یہ سراسر ظلم ہے حضرت بایزیدؒ نے کہا ای جوانمرد اس سب بوجھ کا اُٹھانیوالا اونٹ نہیں ہے ذرا غور کرکے دیکھ کہ کچھ بوجھ بھی اونٹ کی پیٹھ پر ہے یا نہیں اُسنے جو نظر کی تو دیکھا کہ تمامی اسباب اونٹ کی پیٹھ سے ایک ہاتھ بھر اونچا تھا کہنے لگا سبحان اللہ یہ تو عجب معاملہ ہے حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ اگر اپنا حال تمسے پوشیدہ رکھتا ہوں تو تم ملامت کی زبان دراز کرتے ہو اور اگر ظاہر کرتا ہوں تو تم اُسکی برداشت نہیں کر سکتے ہو اب میں حیرت میں ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا کرنا چاہیے پھر جب آپ گئے اور مدینہ شریف کی زیارت سے فارغ ہوے تو آپکے دل میں گذرا کہ ماں کی خدمت میں چلنا چاہیے بہت سے لوگوں کے ساتھ بسطام کی طرف روانہ ہوئے جب یہ خبر شہر میں مشہور ہوئی تو اہل بسطام بہت فاصلے پر دور دراز راستہ طے کرکے آپکے استقبال کو آئے جب آپ نے اُن کو دیکھا تو خیال فرمایا کہ اِن لوگوں کی مدارات مجھے حق سے باز رکھے گی ضرور ہے کہ کوئی تدبیر کیجیے

تاکہ وہ سب مجھ سے برگشتہ ہو جاویں جب وہ سب لوگ حضرت بایزیدؒ کے قریب پہونچے تو آپ نے
ایک کان سے ایک روٹی کی ٹکیاں اور رمضان تھا کھانے لگے جب اُن لوگوں نے یہ دیکھا تو
سب آپ سے پھر گئے اور اُنکا اعتقاد جو تھا وہ نہ رہا آپ نے اپنے مریدوں سے فرمایا کہ
تم نے دیکھا کہ میں نے ایک شریعت کے مسئلے پر عمل کیا اور سارے لوگوں نے مجکو مردود بنایا
کہتے ہیں کہ آپ بہت سویرے گھر کے دروازے پر پہونچے کان لگا کر سُنا تو یہ آواز معلوم ہوئی
کہ آپ کی والدہ صاحبہ وضو کرتی جاتی تھیں اور یہ دعا فرما رہی تھیں کہ الٰہی میرے اُس مسافر کو
اچھی طرح رکھیو اور بزرگوں کا دل اس سے راضی رکھیو اور احوال نیک اُسکو عطا کیجیو حضرت بایزیدؒ نے
جب سب یہ باتیں سُنیں تو بہت روئے اور پھر دروازہ کھٹکھٹایا آپ کی والدہ صاحبہ نے اندر سے
کہا کہ کون ہے آپ نے فرمایا کہ آپکا مسافر آپ کی والدہ صاحبہ رونے لگیں اور دروازہ کھولا اور
فرمایا کہ اے طیفور اتنی مدت کیوں لگائی میری آنکھیں تو تیری جدائی میں روتے روتے اندھی ہو گئیں
اور تیری جدائی کے غم سے پیٹھ جھک گئی کہتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے کہ وہ کام کہ جسکو میں سب
کاموں سے پیچھے جانتا تھا سب سے پہلے نکلا اور وہ خوشنودی ماں کی تھی اور فرمایا کہ جو چیزیں کہ میں
ریاضتوں اور مجاہدوں اور سفر میں ڈھونڈھتا تھا میں نے صرف اس سے حاصل کیں کہ ایک رات
میری والدہ صاحبہ نے مجھ سے پانی مانگا میں پانی لینے کے واسطے گیا دیکھا تو آبخوری میں پانی
نہ تھا اور گھڑا دیکھا تو وہ بھی خالی تھا میں نہر پر گیا اور پانی لایا جب تک کہ پانی لیکر آؤں
والدہ صاحبہ سو گئی تھیں اور جاڑا بہت پڑ رہا تھا میں آبخورہ ہاتھ میں لیے کھڑا رہا چونکہ سردی
بہت تھی پانی آبخوری میں میرے ہاتھ پر جم کر رہ گیا جبکہ میری والدہ صاحبہ بیدار ہوئیں تو پانی پیا اور
مجکو دعا دی اور کہا کہ تو نے آبخورہ ہاتھ سے رکھ کیوں نہ دیا میں نے کہا کہ میں نے اس خوف سے کہ آپ
بیدار ہوں اور پانی مانگیں اور میں حاضر نہ ہوں ایسا کیا۔ ایکبار اور ایسا ہوا کہ والدہ صاحبہ نے
فرمایا کہ ایک کواڑ کھول دے میں صبح تک اسی خیال میں رہا کہ داہنا کواڑ کھولوں کہ بایاں کھولوں
نہیں معلوم کہ کون سے کواڑ کو فرمایا ہے ایسا نہو کہ خلاف اُنکے حکم کے ہو جبکہ صبح ہو گئی

تو جس چیز کا میں طالب تھا دروازے سے میرے سامنے آئی اور میں مالا مال ہو گیا نقل ہے کہ جب آپ
سے آپ تو ہمدان میں پہونچے آپنے وہان سے کُسم کا بیج خریدا اور گُدڑی کے ایک کونے میں باندھ
جب گھر میں آکر کھولا تو چند چیونٹیاں اسمیں دیکھیں آپنے فرمایا کہ بڑے افسوس کی بات ہو کہ ان
بیچاری چیونٹیوں کو انکی جگہ سے آوارہ کیا اسیوقت اٹھ کھڑے ہوئے اور ان چیونٹیوں کو اسیطرح
باندھکر ہمدان میں لائے کوئی شخص التعظیم لامر اللہ کے مرتبے کی نہایت کو نہ پہونچا اور نہ والشفقۃ علیٰ
خلق اللہ کے نہایت کے درجے کو بجا لایا مانند حضرت بایزید بسطامیؒ کے کہتے ہیں کہ حضرت بایزیدؒ
نے فرمایا کہ میں بارہ برس تک اپنے نفس کا آہنگر رہا اور اسکو ریاضت کی بھٹی میں ڈالکر مجاہدہ کی
آگ سے تپاتا رہا اور ملامت کے ہتھوڑے سے کوٹتا رہا جب کہیں میں نے اپنے نفس کو آئینہ بنایا
پانچ سال تک اسمیں اپنے آپ کو دیکھا اور طرح طرح کی طاعتوں اور عبادتوں سے اس آئینے پر قلعی کی
پھر ایک سال جو اعتبار کی نظر اسپر ڈالی تو عمل خود پسندی اور اعتماد طاعت اور غرور و تکبر کا زنار
اپنی کمر پر پایا پھر پانچ برس تک بڑی بڑی کوششیں کیں تب کہیں وہ زنار کٹ گیا اور میں
از سر نو مسلمان ہوا سب لوگوں کی طرف جو نظر کی تو سب کے سب مجھکو مردہ نظر آئے میں نے سب کی
نماز جنازہ ادا کی اور سب کے جنازوں کیطرف سے لوٹ کر بغیر زحمت خلق کے حق کی مدد سے واصل
بحق ہوا نقل ہے کہ آپ جب مسجد کے دروازے پر پہونچتے تو کھڑے ہو کر روتے لوگوں نے
کہا کہ یہ کیا حالت ہے آپ فرماتے کہ میں اپنے آپ کو عذر والی عورت کے مثل پاتا ہوں کہ مجھکو
ڈر ہوتا ہے کہ اگر میں مسجد میں جاؤں تو ایسا نہو کہ مسجد کو ناپاک کردوں نقل ہے کہ ایکبار
آپنے ارادہ حج کا کیا اور چند منزل جاکر پھر واپس آئے لوگوں نے کہا کہ آپ نے کبھی پہلے اسطرح
اپنے ارادے کو فسخ نہیں کیا اس بار کیا ہوا کہ آپ لوٹ آئے آپ نے فرمایا کہ میں نے راہ میں
ایک زنگی شمشیر برہنہ دیکھا اور اسنے مجھسے کہا کہ اگر لوٹ جائیگا تو خیر ہے ورنہ تیرا سر تن سے
جدا کردونگا اور کہا ترکت اللہ ببسطام وقصدت البیت الحرام یعنی تو خدا کو بسطام میں چھوڑکر
ارادہ خانۂ کعبہ کا کرتا ہے جنید یہ سنتا اور واپس آیا کہتے ہیں کہ ایک شخص آپ کو راہ میں ملا

اور پوچھا کہ کہاں جاتے ہو آپ نے فرمایا حج کو جاتا ہوں اُسنے کہا کہ آپکے پاس کیا ہے آپ نے فرمایا
کہ دو سو درم ہیں اُسنے کہا مجھے دیدیجیے کہ میں عیالدار ہوں اور سات بار آپ میرے آس پاس پھر لیے
کہ آپکا حج یہی ہے آپ نے ایسا ہی کیا وہ مرد درم لیکر چلا گیا جب آپ کا کام بلند ہوا اور آپ کا کلام
اہل ظاہر نہ سمجھ سکے تو سات بار آپکو بسطام سے باہر کیا آپ نے فرمایا کہ مجھے کیوں نکالتے ہو انھوں نے
کہا کہ تو ایک برا آدمی ہے آپ نے فرمایا کہ وہ شہر بڑا اچھا شہر ہے کہ جسکا برا بایزید ہو۔ کہتے ہیں کہ ایک
رات آپ عبادت خانے کے کوٹھے پر گئے تا کہ خدا کی یاد کریں آپ دیوار کی منڈیر پر کھڑے ہوے اور
چپ چاپ کھڑے رہے لوگوں نے نظر کی تو دیکھا کہ بجاے پیشاب کے آپ کو خون آیا تھا لوگوں نے پوچھا
کہ یہ کیا حالت ہے آپ نے فرمایا کہ دو سببوں سے یہ حالت پیش آئی ایک تو یہ کہ میں صبح کو بیکار رہا
اور کچھ عبادتِ الٰہی بجا نہ لایا دوسرے یہ کہ لڑکپن میں ایک ایسی بات میری زبان پر گئی تھی
اُسکا خوف ایسا مجھپر چھایا کہ میں حیرت میں مبتلا ہو گیا اور میری یہ حالت ہو گئی کہ اگر میرا دل
حاضر ہوا تو زبان بیکار ہو گئی اور زبان حرکت میں آئی تو دل بیکار ہو گیا ساری رات اسی
حالت میں مبتلا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور میرا پیشاب اسی خوف و دہشت سے
خون ہو گیا کہتے ہیں کہ جب آپ عبادت کے واسطے خلوت میں تشریف لیجاتے یا کچھ خدا کا
ذکر و فکر کرنا چاہتے تو گھر کے سارے سوراخ بند کر دیتے اور فرماتے کہ ایسا نہو کہ کوئی آواز
میرے دل کو پریشان کرے اور یہی میرے واسطے بہانہ ہو جاوے حضرت عیسی البسطامی رح کہتے
ہیں کہ میں تیس برس تک آپکی صحبت میں رہا لیکن میں نے آپ سے کوئی بات نہ سنی
اور آپکی عادت یہ دیکھی کہ آپ زانو پر سر دھرے رہتے اور اگر کبھی اُٹھاتے تو آہ بھرتے
اور پھر سر کو زانو پر دھرتے شیخ سہلکی رح کہتے ہیں کہ یہ حالت آپکی قبض میں تھی ورنہ حالت بسط
میں آپ نے بہت کلام فرمایا ہے اور آپ سے بہت لوگوں کو فیض پہنچا ہے کہتے ہیں کہ ایکبار خلوت
میں آپکی زبان پر یہ کلمات کہ سبحانی ما اعظم شانی گذرے جب آپ اُس حالت سے
ہوش میں آئے تو مریدوں نے کہا کہ آپ نے ایسے لفظ فرمائے آپ نے فرمایا کہ خدا سے

غالب بزرگ کی تمکو قسم ہو کہ اگر اب کی بار ایسا سنو تو مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دو اور پھر آپ نے ہر ایک مرید کو ایک ایک
چھرا دیا دوسری بار پھر آپ نے وہی کلمات حالت وجد میں فرمائے مریدون نے آپکے قتل کرنے کا
ارادہ کیا دیکھتے کیا ہین کہ تمام وہ مکان بایزید سے بھرا ہے مریدون نے تلوارین مارنا شروع
کین جو تلوار کہ مارتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پانی پر مار رہے ہین جب تھوڑی دیر گذری
تو وہ صورت چھوٹی ہوتے ہوتے حضرت بایزید اپنی اصلی صورت مین محراب مین نظر آئے
مریدون نے وہ حالت آپ سے بیان کی آپ نے فرمایا کہ مین تو یہ ہون کہ جسکو اب تم دیکھتے ہو اور
جسکو تمنے کہ جب دیکھا وہ بایزید نہ تھا اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہی
تو ہم اسکو جواب دینگے کہ جب حضرت آدم علیہ السّلام شروع مین زمین پر آئے تو آپ کا سر
آسمان سے ٹکراتا تھا جب حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے اپنا پر آپکے سر پر ملا تو آپ کا قد
چھوٹا ہو گیا پس جبکہ بڑے قد کا چھوٹا ہونا ممکن ہے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چھوٹا قد بڑا
ہو جاوے اور دوسرے یہ کہ ذرا بچے ہی کی حالت پر غور کیجیے کہ اگر ماں کے پیٹ مین مثلاً
دو سیر کا ہوتا ہی تو پیدایش کے بعد کیسی ترقی کرتا ہی کہ گویا سو سیر کا ہو جاتا ہی تیسرے یہ کہ
جس طرح حضرت جبرئیل علیہ السّلام انسان کی صورت مین حضرت مریم علیہا السّلام پر تجلی
ڈالنے والے ہوئے اسیطرح حضرت بایزیدؒ کی حالت کو بھی خیال کر لو لیکن سچ تو یہ ہی کہ جب تک
کہ کوئی اس شان و مرتبہ کا نہو اسکے لیے یہ تمامی جواب مفید نہون گے کہتے ہین کہ
ایک مرتبہ آپ نے ایک سرخ سیب ہاتھ مین لیکر اسکی طرف بغور دیکھا اور فرمایا کہ کیا خوب
سیب ہے اسیدم آپ کو الہام ہوا کہ ای بایزیدؒ تجھے شرم نہین آتی کہ ہمارا نام کہ جو لطیف ہے سیب پر
لگاتا ہے پھر چالیس روز تک خدا کا نام آپکے دل سے فراموش کر دیا گیا آپ نے یہ معاملہ
دیکھکر کہا کہ مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ جب تک جیون گا بسطام کا کوئی میوہ نہ کھاؤنگا
حضرت بایزیدؒ فرماتے ہین کہ مین ایک روز بیٹھا تھا میرے دل مین یہ خطرہ گذرا کہ مین آج کے روز
پیر وقت ہون اور اسیطرح اس زمانے کا قطب ہون جب مینے خیال کیا تو سمجھ گیا کہ یہ مجھسے بڑی

علاطی کی اسی دم مین اٹھ کھڑا ہوا اور خراسان کیطرف روانہ ہوا راستہ مین ایک منزل پر پہنچ مقام کیا اور قسم کھائی کہ مین یہانسے ہرگز آگے نہ بڑھونگا جب تک کہ حق تعالی کسی ایسے کامل کو کہ وہ میری حقیقت مجکو بتادے نہ بھیجیگا مین تین رات دن وہین پڑا رہا چوتھے روز کیا دیکھتا ہون کہ ایک کانا شخص ایک اونٹ پر سوار چلا آتا ہے جب مینے اسکی طرف بغور دیکھا تو آشنائی کی علامتین اسمین پائین مینے اونٹ کی طرف اشارہ کیا کہ ذرا ٹھہر جا یہ اشارہ کرنا ہی تھا کہ اونٹ کا پاؤن زمین مین اتر گیا اس مرد نے میری طرف دیکھا اور کہا کہ کیا تو مجھے جوش دلاکر یہ چاہتا ہے کہ بند آنکھ کو کھولون اور کھلی کو بند کردون اور شہر بسطام کو اہل بسطام اور بایزید سمیت غرق کردون یہ سنکر تو میرے ہوش اڑ گئے اور مینے اپنے آپ کو بہت سنبھال کر کہا کہ آپ کہانسے تشریف لاتے ہین کہا کہ جس وقت کہ تو نے خدا کے ساتھ عہد کیا مین یہانسے تین ہزار فرسنگ پر تھا وہین سے چلا آتا ہون اور پھر کہا کہ دیکھ اے بایزید دل کی نگہبانی کر اور خبردار رہ یہ کہا اور میری طرف سے منہ پھیرا تھا کہ غائب ہوگئے کہتے ہین کہ حضرت بایزید چالیس برس تک ایک مسجد مین مجاور رہے آپنے مسجد کے کپڑے جدا اور گھر کے جدا اور طہارت کے جدا بنا رکھے تھے اور اس چالیس سال کے عرصے مین آپنے کبھی کسی دیوار سے پیٹھ سوائے مسجد کی یا رباط کی دیوار کے نہ لگائی۔ نقل ہے کہ حضرت بایزید نے فرمایا کہ مین نے چالیس برس تک وہ چیزین کہ آدمی کھاتے ہین نہین کھائین یعنے میرا کھانا اور ہی جگہ سے مقرر تھا اور یہ بھی آپ نے فرمایا کہ مین چالیس برس تک اپنے دل کا پاسبان رہا اور پھر جو مینے نگاہ کی تو بندگی اور خداوندی دونون کو خدا ہی کی طرف سے دیکھا اور یہ بھی فرمایا کہ مینے تیس برس تک خدائے عزشانہ کو تلاش کیا اور آخر جو نگاہ کی تو اسکو طالب اور آپکو مطلوب پایا اور یہ بھی آپنے فرمایا کہ تیس برس ہوگئی ہین کہ جبکہ مین خدائے تعالی کے نام لینے کا قصد کرتا ہون تو تین بار پانی سے منہ اور زبان کو خدا کی عظمت کے خیال سے دھوتا ہون کہتے ہین کہ ابو موسی نے آپسے پوچھا کہ آپنے دشوار تر کام اس راہ مین کیا دیکھا آپنے فرمایا

ہر مین مدت تک کوشش مین رہا کہ نفس کو خدا کی درگاہ مین لیجاؤن لیکن وہ روتا تھا اور بچتا تھا اور
جب خدائے تعالیٰ کیطرف سے توفیق ہوئی تو وہی نفس ایسا ہو گیا کہ مجھکو اسکی درگاہ کیطرف لگا کھینچے
اور پھیر یہ بھی کہتے ہین کہ آخر کو آپ کا کام اس درجے کو پہونچا کہ جو کچھ کہ آپکے باطن مین گذرتا تھا وہی خود
وہ ظہور مین بھی آتا تھا اور جب آپ خدای غالب بزرگ کو یاد کرتے تو پیشاب کے بجائے خون آتا
کہتے ہین کہ ایک روز ایک جماعت آپکے پاس آئی آپنے پہلے سر جھکایا اور پھر سر اٹھا کر کہا کہ مین صبح
سے ابتک ایسا ادنیٰ لطیفہ تلاش کر رہا ہون کہ تمکو دون اور تم اسکی سہار کر سکو لیکن نہین پایا۔
کہتے ہین کہ ابو تراب نخشبی کا ایک مرید راہ خدا مین گرم رو اور صاحب وجد و حال تھا ابو تراب اوس سے
ہمیشہ فرماتے تھے کہ جیسا کہ تو ہے تجھے صحبت حضرت بایزید کی چاہیے ایک روز اس مرید نے کہا کہ جو
شخص ہر دن مین سو بار بایزید کے خدا کو دیکھتا ہے وہ بایزید کو کیا کریگا یہ سنکر ابو تراب نے کہا کہ تو جو
خدا کو دیکھتا ہے اپنی قوت اور حوصلے کے موافق دیکھتا ہے اور اگر حضرت بایزید کی توجہ سے دیکھیگا
تو وہ دیکھنا کچھ اور ہی ہوگا اور یاد رکھ کہ دیکھنے دیکھنے مین بھی فرق بڑا درمیان ہے اور تجھے خبر نہین
کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ پر ایکبار تجلی کرنیوالا ہوگا اور تمام خلق پر ایکبار۔ اس بات نے مرید
کے دل پر اثر کیا اور کہنے لگا کہ اُٹھیے تاکہ ہم دونون چلیں پھر دونون بسطام مین آئے شیخ
گھر مین موجود نہ تھے پانی لینے کو گئے ہوئے تھے یہ دونون بھی آپکی تلاش مین پیچھے گئے راستے مین دیکھتے
کیا ہین کہ حضرت بایزید ایک پانی کا گھڑا ایک ہاتھ مین لٹکائے اور ایک پھٹا سا پوستین دوسرے
ہاتھ مین لیے چلے آتے ہین جون ہی کہ حضرت بایزید مرید سے دوچار ہوئے وہ لرزنے لگا اور
گر پڑا اور جان بحق تسلیم ہوا ابو تراب نے یہ دیکھکر کہا کہ ای شیخ ایک ہی نظر مین اسکا کام
تمام کر دیا آپ نے فرمایا ای ابو تراب اس جوان کی نہاد مین ایک دقیقہ رہ گیا تھا
جو اب تک اسپر کشف نہین ہوا تھا بایزید کے مشاہدے مین ایکبارگی کشف ہو گیا اور وہ
اسکی برداشت نکر سکا اور جان بحق تسلیم ہوا۔ مصر کی عورتون کو ایسا ہی واقعہ وقوع مین
آیا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے جمال کی برداشت نکر سکیں اپنے ہاتھون کو ایکبارگی

کاٹ ڈالا کیونکہ اس سے پہلے وہ بیخبر تھیں کہتے ہیں کہ یحییٰ معاذ رازی نے حضرت بایزیدؒ کو ایک
خط لکھا کہ آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں کہ جو ازل کے ایک ہی پیالے میں ایسا مست
ہوا ہو کہ ابد تک مست ہی رہیگا حضرت بایزیدؒ نے جواب میں لکھا کہ یہاں ایک مرد ہے کہ ایک ہی
رات دن میں ازل و ابد کے دریا کو پیتا ہے اور نعرہ ہل من مزید مارتا ہے (یعنے کچھ اور ہے) کی
آواز لگاتا ہے اور یہ بھی حضرت یحییٰ معاذؒ نے لکھا تھا کہ مجھے تیرے ساتھ کہ تیرا نام بایزید ہے ایک
راز کہنا ہے بشرطیکہ میں اور تو دونوں بہشت میں داخل ہوئے تو طوبیٰ کے سایے کے نیچے کہونگا
اور ایک روٹی کی ٹکیا اس خط کے ساتھ بھیجی تھی اور خط کے لیجانیوالے سے کہدیا تھا کہ بایزیدؒ
سے کہنا کہ اس روٹی کی ٹکیا کو کھاوے کیونکہ یہ زمزم کے پانی سے خمیر کی گئی ہے حضرت بایزیدؒ
نے جواب لکھا کہ جس جگہ کہ یاد حق ہو وہاں سایہ طوبیٰ اور بہشت دونوں موجود ہیں اور اس
راز کا جواب بھی تحریر فرمایا اور لکھا کہ ہم اس روٹی کی ٹکیا کو نہیں کھائینگے کیونکہ آپ نے یہ تو
کہلا بھیجا کہ زمزم کے پانی سے گوندھی ہے لیکن یہ نہ فرمایا کہ کونسے بیج سے یہ غلہ کہ جسکی یہ روٹی
ہے حاصل ہوا ہے حضرت یحییٰ معاذؒ نے جب یہ باتیں دیکھیں تو انکے دل میں آپ کی
ملاقات کا بڑا اشتیاق پیدا ہوا اور آپ کی زیارت کو روانہ ہوئے اور عشا کی نماز کے وقت آپہونچے
لیکن اپنے دل میں یہ سوچ کر کہ رات کا وقت ہے شیخ کو تکلیف نہ دینا چاہیے صبح تک قیام کیا جب
صبح ہوئی تو سنا کہ حضرت بایزیدؒ قبرستان میں خدا کی عبادت میں مشغول ہیں یہ سنکر آپ
قبرستان میں گئے اور حضرت بایزیدؒ کو دیکھا کہ دونوں پاؤں کے دونوں انگوٹھوں پر کھڑے ہیں
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شام سے اسیطرح کھڑے عبادت کر رہے ہیں یحییٰ معاذؒ کو بڑا تعجب ہوا اور
چپ چاپ منتظر رہے حضرت بایزیدؒ اپنی عبادت میں مشغول رہے جبکہ دن روشن ہوا
تو حضرت بایزیدؒ کی زبان پر یہ کلمات کہ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلُکَ ہٰذَا الْمَقَام جاری ہوئے
حضرت یحییٰ معاذؒ آگے گئے اور سلام کیا اور رات کے واقعات دریافت کرنے لگے حضرت بایزیدؒ
نے کہا کہ بیس مقام مجھے بتلائے گئے لیکن میں نے کہا کہ مجھے ان میں کسی کی حاجت نہیں کیونکہ یہ سب

مقامات حجاب کے ہیں چونکہ یحییٰ معاذ مبتدی تھے اور بایزید منتہی تھے یحییٰ معاذ گئے گو آپسے شیخ
کیون آپنے اُس مالک الملکوت سے معرفت کی درخواست کی جبکہ خود اُسنے فرمایا کہ جو مانگے ہم
مانگو حضرت بایزید نے یہ سنکر ایک چیخ ماری اور کہا چپ رہو اے یحییٰ معاذ مجھے شرم آتی ہے کہ مین
اُسکو جانون کہ جسکو مین نہین چاہتا کہ اُسکے سوا اور کوئی اُسکو جانے اور ذرا خیال تو کرو کہ
جس جگہ کہ اُسکی معرفت ہے مجھ بیچارہ کا وہان کیا کام ہے اور اے یحییٰ معاذ یاد رکھ کہ اُسکی مرضی یہ ہے
کہ اُسکے سوا کوئی اُسکو نجانے۔ یحییٰ معاذ نے یہ سنکر کہا کہ آپکو خدا کی عزت و عظمت کی قسم ہے
کہ ان فتوحات سے کہ آپکو گذشتہ رات مین نصیب ہوئی ہین مجھے بھی کچھ حصہ عنایت کیجیے
حضرت بایزید نے کہا اے یحییٰ معاذ اگر تجھکو صفوت آدم اور قدس جبرئیل اور خلت ابراہیم اور
شوق موسیٰ اور طہارت عیسیٰ اور محبت محمد علیہم السلام دیوین تو تو ہرگز راضی نہو جیو اور کسی
طرف توجہ نہ کیجیو اور اسکے علاوہ طلب کیجیو اور صاحب ہمت رہ اور کسی چیز کی طرف
التفات نکر کیونکہ جس چیز کیطرف تو جھکیگا حجاب مین پڑیگا اسلیے کہ یہ سب مقامات
حجاب ہین کہتے ہین کہ احمد بن حرب نے ایک چٹائی حضرت بایزید کے پاس بھیجی کہ آپ رات کو
اسپر نماز پڑھا کرین حضرت بایزید نے کہا کہ زمینون اور آسمانون کی عبادت کو جمع کر کے
آپکا تکیہ سرہانے رکھا ہے کہتے ہین کہ حضرت ذوالنون مصری نے ایک جائے نماز حضرت
بایزید کے پاس بھیجی آپنے اُس جائے نماز کو لوٹا دیا اور کہا کہ مجھے مصلے درکار نہین ہان
البتہ ایک مسند درکار ہے بھیجیے جسپر تکیہ کرین اُسپر بیٹھون یعنی اب میرا کام ایسا ہو چکا ہو
کہ رفیع القلم ہو گیا ہون اب حاجت نماز نہین رہی حضرت ذوالنون مصری نے جب یہ سنا تو
ایک بڑی اچھی مسند آپکے پاس بھیجی آپنے اُسکو بھی لوٹا دیا اور کہا کہ جسکے پاس کہ حق تعالیٰ
کے لطف و کرم کی مسند ہو اُسکو مخلوق کی مسند زیب نہین دیتی اور حالانکہ آپ اُسوقت
بہت کمزور تھے مناسبت دبلے اور ہڈیون کے ڈھانچے تھے اگر کچھ بھی لیتے تو بیجا نتھا
لیکن آپنے اپنے تقویٰ کے سبب سے اُسوقت مین بھی مخلوق سے کوئی چیز لینا روا نہ جانا

حضرت بایزیدؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات کو جنگل میں تھا اور گدڑی میں لپیٹے پڑا تھا مجکو نہانے کی حاجت
ہوگئی اس رات جاڑا بہت پڑرہا تھا میں نے چاہا کہ غسل کروں نفس نے سستی کی اور کہا کہ ذرا صبر کر
کہ آفتاب نکل آوے تب آرام سے دھوپ میں نہانا جب میں نے نفس کی کاہلی دیکھی تو میں سمجھا کہ اب نماز
قضا ہوتی ہے میں اسیطرح گدڑی سمیت برف کو توڑکر نہایا اور اسی طرح گدڑی میں بیٹھا رہا یہانتک کہ
تمام گدڑی پر برف جم گئی لیکن میں نے اسکو اپنے سے جدا نکیا جبکہ آفتاب نکلا تو برف گھلی اور
گدڑی سوکھی لیکن پھر میں نے تمام جاڑے یہی ورد رکھا کہ روز نہاتا اور بھیگی گدڑی اوڑھے بیٹھا
رہتا اور ایک روز تو ایسا ہوا کہ میں نفس کو کاہلی کی سزا دینے کے لیے ستر بار نہایا اور
ہر بار بیہوش ہوہو گیا کہتے ہیں کہ ایک رات حضرت بایزیدؒ قبرستان کی طرف سے
آرہے تھے ایک جوان کہ بسطام کے بزرگوں کی اولاد میں تھا بربط بجاتا جاتا تھا جب
قریب حضرت بایزیدؒ کے پہونچا تو آپ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم فرمایا جوان نے بربط
آپکے سر پر دے مارا آپ کا سر بھی پھوٹا اور بربط بھی ٹوٹ گیا حضرت بایزیدؒ اپنے گوشہ کی طرف
چلے آئے جبکہ صبح ہوئی تو آپ نے بربط کی قیمت اور ایک طباق حلوے کا اس جوان کے پاس بھیجا اور
عذر کہلا بھیجا کہ بھائی کل رات کو تمنے اپنا بربط میرے سر پر مارکر توڑ ڈالا یہ اسکی قیمت ہے دوسرا خرید لو
اور یہ حلوا کھاؤ تاکہ اسکے ٹوٹنے سے جو غصہ اور رنج کہ تمھارے دل کو پہونچا ہے رفع ہو جاوے جب جوان نے
یہ باتیں سنیں تو دوڑا آیا اور حضرت بایزیدؒ کے قدموں پر گرا اور توبہ کی اور بہت رویا اور کئی
ایک جوان اسکو دیکھکر تائب ہوگئے اور یہ سب حضرت بایزیدؒ کے اخلاق کی برکت سے ہوا۔
کہتے ہیں کہ ایک روز آپ اپنے مریدوں کے ساتھ ایک تنگ کوچہ سے جارہے تھے آپ نے ایک کتّے
کو دوسری طرف آتے دیکھا آپ لوٹ آئے اور کتّے کے واسطے راستہ خالی کردیا آپکے مریدوں
سے ایک مرید کے دل میں یہ بات گذری کہ حق تعالی نے تو آدمی کو بزرگ کیا ہے اور شیخ العارفین
نے باوجود اس مرتبے کے اور ہم سب مریدوں صادق کے کہ آپکے ہمراہ ہیں یہ کیا کام کیا
کہ کتّے کے واسطے آپ بھی ہٹے اور ہم سب کو بھی لوٹایا تاکہ وہ چلا جاوے گویا کہ ہم سب پر

اسکو ترجیح دی عجب کام کیا کہ خلاف عقل و نقل ہے حضرت بایزیدؒ نے اس مرید کے خدشہ کو معلوم کر کہ
کہا ای میرے پیارے اس کتے نے مجھ سے زبان حال سے یہ کہا کہ روز ازل میں یہ تو بتائیے کہ مجھسے
قصور دیکھا کہ مجھکو کتا بنایا اور تم سے ایسی کیا بزرگی و عزت کا نشان دیکھا کہ تمھارے بدن پر
سلطان العارفینی کی قبا پہنائی اس بات کے جواب نے مجھکو پریشان بنا دیا اور میرے دل میں یہی آیا
کہ کچھ نہیں یہ سب اسکا فضل و کرم ہے ورنہ ہم اور وہ سب برابر ہیں پس میں نے اُسکے واسطے ا
خالی کر دی کہتے ہیں کہ ایک روز آپ جا رہے تھے ایک کتا آپ کے ساتھ ہو لیا آپ نے اُس
طرف سے اپنے دامن کو سمیٹا کتے نے زبان حال سے کہا کہ اے حضرت بایزید یہ تو فرمائیے کہ
آپ نے دامن کو میری طرف سے کیوں سمیٹا اس لیے کہ اگر میں خشک ہوں تو کچھ ا
کی بات نہیں ہے اور اگر تر بھی ہوں تو میرے اور آپ کے درمیان پانی یا مٹی
پاکی حاصل ہو سکتی ہے لیکن یہ جو نخوت سے آپ نے دامن سمیٹا ہے اسکا پاک ہونا تو
سات دریاؤں سے بھی ممکن نہیں حضرت بایزیدؒ نے کہا کہ تو سچ کہتا ہے کہ تو ظاہری
ناپاکی رکھتا ہے اور میں باطنی ناپاکی رکھتا ہوں۔ آؤ کہ ہم تم دونوں ملکر رہیں تاکہ جمعیت
کے سبب سے کچھ پاکی مجھ میں بھی پیدا ہو جاوے کتے نے کہا کہ آپ میرے ساتھ نہیں رہ سکتے کیونکہ
میں تو مردود خلائق ہوں کہ جو کہ مجھ تک پہونچتا ہے ایک پتھر میرے پسلو میں مارتا ہے او
آپ مقبول خلائق ہیں کہ جو آپ تک پہونچتا ہے سلام علیک یا سلطان العارفین کہتا ہے
اور دوسرے یہ کہ میں ہڈی کل کے واسطے نہیں رکھتا اور آپ گیہوں کے مٹکے بھر کر
رکھتے ہیں حضرت بایزیدؒ نے یہ سنکر کہا کہ افسوس جب میں کتے کی ہمراہی کے لائق
نہیں ہو سکتا تو بھلا ایسے خدا کی کہ لایزال و لم یزل ہے قربت کے لائق کیسے ہو سکتا ہوں
اور آپ نے فرمایا کہ پاک ہے وہ خدا کہ بہترین مخلوق کو کمترین مخلوق سے پرورش دیتا ہے
اور آپ فرماتے ہیں کہ ایک طرح کا شک میرے دل میں پیدا ہوا اور میں اپنی بندگی و عبادت
سے ناامید ہو گیا میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب بازار چلکر ایک زنار خرید لے اور کمر پر

خریدنے چلے بازار میں جاکر ایک کی دکان پر زنار لٹکا رکھا پوچھا کہ کیا قیمت کو بیچتے ہو اسنے کہا کہ
اسکی قیمت ہزار درم ہے یہ سنکر سر آگے جھکا لیا ایک ہاتف نے آواز دی کہ تجھ ایسے لوگ کو زنار
بیچتے ہیں وہ ہزار درم سے کم کا نہیں خریدتے آپ فرماتے ہیں کہ یہ سنکر میرا دل خوش ہوا اور
میں سمجھا کہ حق تعالی کی عنایت مجھپر ہے۔ کہتے ہیں کہ بسطام کے بزرگوں سے ایک زاہد صاحب طبیعت
اور صاحب قبول تھا اور وہ کبھی حضرت بایزید کے حلقے سے غائب ہوتا تھا ایک روز اسنے حضرت بایزید
سے کہا کہ اے شیخ مجھے پورے تیس برس ہو گئے کہ دن بھر روزہ رکھتا ہوں اور رات بھر عبادت کرتا
ہوں لیکن آجتک اس علم سے کہ جسکی آپ تعلیم دیتے ہیں اپنے میں کچھ اثر نہیں پاتا ہوں اور
حالانکہ میں اس علم کو سچ جانتا ہوں اور دوست رکھتا ہوں حضرت بایزید نے کہا کہ اگر تو
تین سو برس تک دن کو روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے تو بھی اسیطرح رہے کہ جسطرح تو نے
اب ذرہ بو کے برابر خوشبو اس کلام کی نہیں سونگھی اسنے کہا کیوں آپنے فرمایا اسلیے کہ تو اپنی نفس سے
محجوب ہے اسنے کہا کہ اس حجاب کے دور کرنے کا کوئی علاج ہے آپنے فرمایا کہ ہاں میرے پاس ہے لیکن اگر
میں بتاؤنگا تو تو قبول نکریگا اسنے کہا نہیں میں ضرور قبول کرونگا کیونکہ مجھے برسوں ہو گئے کہ
طالب ہوں حضرت بایزید نے فرمایا کہ اچھا ابھی جاکر داڑھی مونچھ اور سر منڈا ڈال اور یہ کپڑے کہ
پہنے ہو اتار ڈال اور ایک کملی کمر سے باندھکر ایسے محلے کے سرے پر کہ جسکے لوگ تجھکو خوب پہچانتے
ہوں جا بیٹھ اور ایک تھیلی میں اخروٹ بھر لے اور لڑکوں کو اپنے پاس اکٹھا کر اور انسے
کہہ کہ جو کہ مجھکو ایک دھپ ماریگا میں اسکو ایک اخروٹ دونگا اور جو کہ دو دھپ ماریگا اسکو دو اخروٹ
دونگا اور تمام شہر میں پھرتا کہ لڑکے تیری گردن پر دھپ ماریں اور جس جگہ کہ تو دیکھے کہ وہاں تیری
بے عزتی زیادہ ہوتی ہو وہیں قیام کر کہ تیرا علاج یہی ہے اسنے یہ سنکر کہا کہ سبحان اللہ
لا الہ الا اللہ حضرت بایزید نے یہ کلمہ سنکر فرمایا کہ اگر کوئی کافر یہ کلمہ پڑھتا ہے تو ایماندار
ہو جاتا ہے اور عجب یہ ہے کہ تو اس کلمے کے پڑھنے سے مشرک ہو گیا اسنے کہا کہ کیوں میں مشرک
کیوں ہو گیا آپنے فرمایا اسلیے کہ تو نے جو یہ کلمہ پڑھا تو اسمیں اپنی بزرگی بیان کی خدا کی

غفلت بیان نہیں کی اس مرد نے رحمت سے یہ کام تو آپ فرماتے ہیں تو سنے گا آپ نے فرمایا تیرا
علاج یہی ہے کہ میں نے تجھے جتایا اور یہ تو نے پہلے ہی کہا تھا کہ تو نکریگا۔ کہتے ہیں کہ حضرت شقیق بلخی رح کے
ایک مرید کا ارادہ حج کا ہوا حضرت شقیق بلخی رح نے اس سے فرمایا کہ تو بسطام میں جا کر حضرت بایزید بسطامی رح
کی زیارت سے مشرف ہو جب وہ مرید حضرت بایزید رح کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تو کسکا مرید ہے
اسنے کہا کہ میں شقیق بلخی رح کا مرید ہوں آپ نے پوچھا کہ اسکے اعمال و اقوال کیا ہیں اسنے کہا کہ وہ خلق
سے بے پروا ہیں اور خدا کے توکل پر بیٹھے ہیں اور انکا یہ مقولہ ہے کہ اگر آسمان کانسے کا اور زمین لوہے کی
ہو جاوے کہ نہ آسمان سے پانی برسے اور نہ زمین سے اُگے اور تمام جہان کی مخلوق میری عیال ہو تو بھی
میں اپنے توکل سے نہ پھرونگا حضرت بایزید رح نے یہ سنکر فرمایا کہ سخت کافر ہے اور ایک بڑا مشرک ہے اگر
بایزید کوا ہو جاوے تو اس مشرک کے شہر کیطرف نہ اڑے جب تو لوٹ کر جائے تو اس سے کہنا
کہ خدا سے عز شانہ کی دو روٹی کی ٹکیوں پر آزمایش کرتا ہے اگر تو بھوکا ہو تو اپنے کسی ہمجنس سے
دو روٹی مانگ کھائیو اور خبردار توکل کا نام بھی پھر نہ لیجیو کیونکہ مجھے خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تیری
بدبختی سے شہر و ملک زمین میں دھنس جاویں وہ مرید یہ باتیں سنکر واپس گیا جب حضرت شقیق بلخی
کے آگے گیا تو انہوں نے کہا کہ ہائیں ایسی جلدی ہی لوٹ آیا اسنے کہا کہ آپنے فرمایا تھا کہ بایزید کے
پاس جا میں گیا اور انہوں نے ایسا ایسا کہا حضرت شقیق رح نے جو تامل کیا تو درحقیقت اپنے میں
اس بات کا عیب پایا اور بعضے یوں کہتے ہیں کہ حضرت شقیق بلخی رح کے پاس چار سو انبار کتاب
کے تھے اور اگرچہ آپ بڑے بزرگ تھے لیکن بزرگوں کو تکبر اکثر ہوا کرتا ہے آپ یہ سنکر فرمانے لگے
کہ تو نے نہ کہا کہ اگر وہ ایسا ہے تو تو کیسا ہے مرید نے کہا کہ میں نے یہ تو نہیں کہا آپ نے فرمایا کہ
لوٹ جا اور جا کر پوچھ وہ مرید پھر وہاں سے روانہ ہوا اور حضرت بایزید رح کے پاس آیا حضرت
بایزید رح نے اسے دیکھکر فرمایا کہ پھر کیوں آیا اس مرید نے کہا کہ مجھے حضرت شقیق بلخی رح نے پھر
بھیجا ہے تا کہ آپ سے پوچھوں کہ اگر وہ کافر و مشرک ہیں تو آپ تو بتائیے کہ آپ کیسے ہیں حضرت بایزید
نے فرمایا کہ یہ دوسری نادانی دیکھو پھر فرمایا کہ اگر میں یہ بتا ہی دوں کہ میں کیسا ہوں

تو بھی تو تجا لیگا اُسنے کہا کہ آپ اگر مصلحت دیکھیں تو ایک کاغذ پر تحریر فرما دیں تاکہ میرے آنے کی تکلیف
وزحمت کچھ کارآمد ہو کیونکہ راہِ دراز سے آیا ہوں آپنے فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم بایزید ہی سے لیجئے
بایزید کچھ بھی نہیں ہے لیس جبکہ کوئی موصوف نہ ہوگا تو وصف اسکا کیسے بیان ہو سکتا ہے اور جبکہ بایزید
ذرّہ کے برابر بھی ظاہر نہیں ہے پھر بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی اُس سے پوچھے کہ تو کیسا ہے اور توکل رکھتا ہے
یا اخلاص کہ جو تمامی صفتیں خلق کی ہیں اور تخلقوا باخلاق اللہ ہونا چاہیے نہ توکل سے مشہور ہونا۔
اور پھر وہ کاغذ لپیٹ کر مرید کے حوالے کیا وہ مرید لیکر حضرت شقیق بلخیؒ کیطرف روانہ ہوا جب شہر میں
پہونچا تو حضرت شقیق بلخیؒ کو دیکھا کہ بیمار پڑے ہیں اور قریب مرگ ہیں اور جواب کا انتظار کر رہے ہیں
مرید نے کاغذ کو آپکے ہاتھ میں دیا جب آپ نے مطالعہ فرمایا اور اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً
عبدہٗ و رسولہٗ پڑھکر از سرِ نو مسلمان ہوا اور اپنے عیب پر آگاہی پاکر اُس سے توبہ کی اور جان بحق تسلیم ہوگئے
کہتے ہیں کہ حضرت احمد خضرویہؒ اپنے ہزار مریدوں کو ہمراہ لیکر حضرت بایزیدؒ کی ملاقات کو آئے
اور ہر مرید انمیں سے ایسا تھا کہ ہوا میں اُڑتا تھا اور پانی پر چلتا تھا جبکہ حضرت احمد خضرویہؒ
حضرت بایزیدؒ کے قیام گاہ کے نزدیک پہونچے تو آپنے فرمایا کہ جو کہ تم میں حضرت بایزیدؒ کے
مشاہدہ کی طاقت رکھتا ہو وہ ہمارے ساتھ آئے ورنہ باہر ٹھہرا رہے جبتک کہ ہم حضرت بایزیدؒ کی
زیارت سے فارغ ہوکر آئیں سبنے کہا کہ ہم سب چلینگے اور سب اندر گئے سب کے پاس ایک ایک عصا تھا
سبنے دہلیز میں گھسکر مقام بیت العصا میں رکھدیا ایک اُنمیں سے بولا کہ میرا تو دل اندر جاتے ہوئے
ڈرتا ہے تم سب جاؤ میں اِن عصاؤں کی نگہبانی کرونگا اور یہ کہکر دروازہ میں ٹھہر گیا باقی سب اندر
گئے جبکہ احمد خضرویہؒ اور اُنکے مرید حضرت بایزیدؒ کے سامنے گئے تو حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ وہ ایک جو
تم سب میں اچھا ہے اُسکو تو لاؤ پس اُسکو بھی بلالائے حضرت بایزیدؒ نے احمد خضرویہؒ سے کہا
کہ آپ کب تک سیر و سفر کرینگے اور عالم کے گرد پھرینگے حضرت احمد خضرویہؒ نے کہا کہ اگر پانی ایک جگہ
ٹھہرا رہتا ہے تو بدبودار ہو جاتا ہے اور اُسکی رنگت بدل جاتی ہے حضرت بایزیدؒ نے یہ سنکر فرمایا
کہ کیوں دریا نہیں بنجاتے تاکہ کبھی رنگت نہ بدلے اور بدبودار نہ ہو آلودگی سے علیحدہ رہو

پھر حضرت بایزید نے معرفت کی باتین کرنے لگے حضرت احمد خضرویہ نے کہا کہ آپ مجھ ایسی گفتگو فرمائیے کہ
جہین یہ تو اس دریا کی باتین ہین کہ مطلق ہم سمجھ نہین سکتے حضرت بایزید نے پھر گفتگو شروع کی
حضرت احمد خضرویہ نے اسیطرح کہا جاصل کلام سات بار جب احمد خضرویہ نے اسیطرح کہا تو حضرت بایزید کا
کلام انکی سمجھ مین آیا جب بایزید خاموش ہوئے تو حضرت احمد خضرویہ نے کہا کہ ای شیخ مینے ابلیس کو
آپکے کوچے کے سرے پر سولی پر چڑھا ہوا دیکھا حضرت بایزید نے فرمایا کہ ہان تم سچ کہتے ہو اُس نے
مجھسے اقرار کیا تھا کہ مین اسبطام کے قریب نہ آؤنگا اب اُسنے وعدہ خلافی کی کہ ایک کو بہکایا
اسیواسطے اسکی سزا مین سولی پر لٹکایا گیا اور تم جانتے ہو کہ چورون کو بادشاہ کی درگاہ کے
سامنے سولی پر چڑھاتے ہین پس وہ لٹکایا گیا ایک نے اُن مین سے کہا کہ ہم سب آپ کے
پاس عورتون کی سی ایک جماعت دیکھتے ہین یہ کون لوگ ہین آپنے فرمایا کہ فرشتے ہین
کہ جو میرے پاس آتے ہین اور مجھ سے علمی مسائل پوچھتے ہین اور مین اُنکو جواب دیتا ہون
حضرت بایزید نے فرمایا کہ ایک رات کو مینے خواب مین دیکھا کہ پہلے آسمان کے فرشتے میرے
پاس آئے اور کہا اُٹھئے تاکہ ہم آپ ملکر خدا کی یاد کرین مینے کہا کہ میری زبان مین اُسکے ذکر کی
لیاقت نہین ہے پھر دوسرے آسمان کے فرشتے آئے اور اسیطرح کہا مین نے اُنسے بھی یہی کہا
یہانتک کہ ساتوین آسمان کے فرشتے آئے اور مین سب کو وہی جواب دیتا رہا کہ اگلون کو دیا تھا
پھر انھون نے پوچھا کہ اچھا یہ تو بتائیے کہ تمھاری زبان مین اُسکے ذکر کی لیاقت کب ہوگی
مینے کہا کہ اُسوقت کہ دوزخی دوزخ مین قرار پکڑینگے اور بہشتی بہشت مین قرار پکڑینگے
اور قیامت کا حساب وکتاب ختم ہوچکیگا تب یہ بایزید حضرت باری تعالے عز شانہ
کے عرش کے گرد پھریگا اور اللہ اللہ کہیگا اور یہ بھی حضرت بایزید نے فرمایا کہ ایک
رات میرا گھر ایکبارگی روشن ہوگیا مینے کہا اگر تو شیطان ہے تو مین اُس سے بزرگتر اور
بلند حوصلہ زیادہ ہون کہ تجھکو مجھپر طمع ہو مین تیرے دھوکے مین نہین آنے کا اور اگر معشوق سے
ہے تو مجھے اجازت دے تاکہ خدمت کرے ذریعے سے کرامت کے درجے کو پہونچون کہتے ہین کہ

ایک رات حضرت بایزیدؒ کا کچھ عبادت میں دل نہ لگتا تھا اور آپ عبادت سے کچھ حلاوت نہ پاتے تھے
آپ نے خادم سے فرمایا کہ ذرا دیکھو تو سہی کہ گھر میں کیا شے ہے اُسنے جو گھر میں تلاش کیا تو ایک انگور کا
گچھا دھرا دیکھا آپ نے فرمایا کہ کسیکو دیدو کیونکہ ہمارا گھر کنجڑے کی دوکان نہیں ہے گچھے کا دینا تھا کہ آپ پر
انوار الٰہی نازل ہونے لگے اور آپ کا دل لذت سے پُر ہو گیا کہتے ہیں کہ حضرت بایزیدؒ کے ہمسایہ میں
ایک آتش پرست رہتا تھا اُسکا ایک دودھ پیتا بچہ تھا بچہ رات بھر اندھیری کی وجہ سے روتا چلاتا
تھا کیونکہ اُس آتش پرست کی بیوی کو اتنا مقدور نہ تھا کہ چراغ جلا دے حضرت بایزیدؒ ہر رات اپنا
چراغ اُٹھا کر اُس آتش پرست کے گھر میں رکھ آتے تو وہ بچہ خاموش ہو جاتا جبکہ وہ آتش پرست سفر سے
واپس آیا تو اُسکی بیوی نے حضرت بایزیدؒ کا سلوک بیان کیا آتش پرست نے یہ سنکر کہا کہ جبکہ شیخ
کی روشنی ہمارے گھر آئی بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم تاریک راستے پر چلیں اُسیوقت آیا اور
مشرف بہ اسلام ہوا کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایک آتش پرست سے کہا کہ تو مسلمان ہو جا اُسنے کہا
کہ اگر مسلمانی یہی ہے کہ حضرت بایزیدؒ کرتے ہیں تو مجھ میں اتنی قدرت نہیں ہے کہ ایسا کر سکوں اور
اگر یہ ہے کہ تم سب کرتے ہو تو میں اُسپر کچھ بھی اعتماد و اعتبار نہیں رکھتا ہوں کہتے ہیں کہ ایک روز
حضرت بایزیدؒ مسجد میں تشریف رکھتے تھے یکایک آپ نے اپنے معتقدوں اور مُریدوں سے کہا کہ اُٹھو
تاکہ ہم تم سب خدا کے دوستوں سے ایک دوست کے استقبال کو چلیں جب دروازے پر پہونچے
تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ہرویؒ ایک دراز گوش پر سوار چلے آتے ہیں حضرت بایزیدؒ نے
کہا کہ مجھے الہام ہوا کہ اُٹھ اور اُنکا استقبال کر اور اُنکو ہماری درگاہ میں اپنا سفارشی ٹھہرا
حضرت ابراہیم ہرویؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ اگر اگلوں کی شفاعت آپ کو دیں اور پچھلوں
کی مجھے تو بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲ کی شفاعت کے مقابلے میں ایک مٹھی بھر کے برابر ہوں حضرت
بایزیدؒ اس بات سے متعجب ہو رہے چونکہ کھانے کا وقت تھا دستر خوان بچھا اور اُسپر عمدہ عمدہ
کھانے چُنے گئے حضرت ابراہیم ہرویؒ نے اپنے دل میں کہا کہ شیخ ایسے کھانے
کھاتا ہے اُسکو تو ایسے پُرتکلف کھانے نوش نہ کرنا چاہئیں حضرت بایزیدؒ اس بات کو تاڑ گئے

چپکے ہو رہے جب کھانا کھا چلے تو آپ حضرت ابراہیم ہرویؒ کا ہاتھ پکڑ کر ایک گوشہ میں لے
دیوار پر ہاتھ مارا ایک دروازہ کھل گیا اور ایک بے نہایت دریا ظاہر ہوا آپنے ابراہیم ہرویؒ
فرمایا کہ آؤ تا کہ ہم تم دونوں اس دریا میں چلیں حضرت ابراہیم ہرویؒ یہ سنکر ڈر گئے اور کہا کہ یہ
نہیں ہے پھر حضرت بایزیدؒ نے کہا کہ وہ جَو جو تمنے جنگل سے لاکر روٹی پکائی ہے اور جھولی میں رکھی
وہ جَو ہیں کہ جو چار پایوں نے کھا کر ہگ دیے تھے اور تم انہی جَو کو سمیٹ لائے اور روٹی پکا کر کھا
اور یہ بھی نہ دریافت کیا کہ وہ کیسے تھے اور ان عمدہ کھانوں کو دیکھکر کہتے ہو کہ یہ تقویٰ نہیں ہے کہ ان
کھانے کھائے جاویں حضرت ابراہیم ہرویؒ نے یہ سنکر جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شیخ درست
فرماتے ہیں آپنے توبہ کی اور استغفار چاہی۔ ایک شخص نے حضرت بایزیدؒ سے کہا کہ میں نے طبرستان
میں فلاں شخص کے جنازے کے سرہانے آپ کو دیکھا کہ آپ خضر علیہ السلام کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے
تھے اور جب جنازے کی نماز ہو چکی تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ہوا میں اڑے حضرت بایزیدؒ نے
یہ سنکر فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے کہتے ہیں کہ ایکبار ایک جماعت حضرت بایزیدؒ کے پاس آئی اور قحط کی
شکایت کر کے رونے لگی اور کہا کہ آپ دعا کیجیے کہ حق تعالیٰ مینھ برسادے آپنے یہ سنکر سر
جھکا لیا اور پھر اٹھایا اور کہا کہ جاؤ اور پرنالوں کو ٹھیک کرو کیونکہ مینھ آرہا ہے آپکا یہ کہنا تھا
کہ مینھ برسنے لگا اور ایسا برسا کہ ایک رات دن برابر برستا ہی رہا۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت
بایزیدؒ نے اپنے پانوں پھیلائے ایک آپکا مرید بھی وہاں موجود تھا اسنے بھی یہ دیکھکر اپنے
پانوں کو پھیلایا آپنے اپنا پانوں گھسیٹ لیا مرید نے ہرچند چاہا کہ گھسیٹے نہ گھسیٹ سکا
اور اسکا پانوں پھیلا کا پھیلا رہ گیا اور اسکی آخر عمر تک ویسا ہی رہا اور یہ اسوجہ سے ہوا
کہ اس مرید نے یہ خیال کیا تھا کہ شیخ کا پانوں پھیلانا دوسروں کے پانوں پھیلانے
کے مثل ہوگا۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت بایزیدؒ پانوں پھیلائے تھے ایک احمق
جو نام کو عقلمند کہلاتا تھا جانے کے واسطے اٹھا جاتے جاتے اسکے دل میں یہ آیا کہ حضرت
بایزیدؒ کے پانوں پر پانوں رکھدیا لوگوں نے کہ وہاں موجود تھے کہا کہ اے احمق یہ کیا کرتا ہے

ے کہا کہ مینے سنا ہے کہ پاؤن مین بھی کرامت ہے اسکو آزماتا ہون تھوڑے ہی روز گذرے تھے کہ اُس
ن میں اشتہ نام کے پاؤن مین جذام ہو گیا اور اسی مرض مین مرا اور یہ بھی بعض لوگ کہتے ہین کہ
کی اولادین بھی یہ بیماری ہی لوگون نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ گناہ تو
شخص کرے اور سزا اُسکے خاندان کا خاندان بھگتے اُس بزرگ نے جواب مین کہا کہ جیسا
انداز زبردست ہوتا ہے ویسا ہی اسکا تیر دور جاتا ہے کہتے ہین کہ ایک شخص جو حضرت بایزیدؒ کی
رگی اور کرامت کا قائل تھا ایکبار شیخ کے پاس آیا اور کہا کہ فلان مسئلہ مجھے بتائیے آپنے اُسکے
کا پر مطلع ہو کر فرمایا کہ فلان پہاڑ مین ایک غار ہے اور وہان ہمارے دوستون سے ایک دوست
ہتا ہے تم وہان چلے جاؤ وہ تمکو اچھی طرح سمجھا دینگے وہ شخص آپ کے پاس سے اُٹھ کر اُس غار کیطرف
روانہ ہوا جب نزدیک پہونچا تو کیا دیکھا کہ ایک بڑا خوفناک اژدہا بیٹھا ہے یہ شخص اُسکی صورت
دیکھتے ہی بیہوش ہو گیا اور پائجامے مین پائخانہ کر دیا اور ویسا ہی بیخود وہانسے باہر آیا
ور اپنی جوتیان گھبراہٹ مین وہین چھوڑ آیا پھر شیخ کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ کے
قدمون پر گر پڑا آپنے فرمایا سبحان اللہ تم بڑے حوصلے کے شخص ہو کہ ایک ادنی مخلوق کی ہیبت سے
اپنی جوتیان چھوڑ کر بھاگے اور پائجامے مین ہگ مارا بھلا یہ تو بتاؤ کہ جب تمھارا یہ حال ہے
تو خالق کی ہیبت کی برداشت کیسے کر سکتے ہو اور اُسپر یہ طرّہ کہ مجھے تو فلان مسئلہ سمجھا ہی
دیجیے کہتے ہین کہ ایک منکر حضرت بایزیدؒ کی کرامتون کو دیکھ دیکھ کر رشک سے کہا کرتا کہ وہ
کیا ہے جیسے کہ مجاہدے اور ریاضتین وہ کرتا ہے مین بھی کر سکتا ہون ہان البتہ اُسکی باتین
میری سمجھ مین نہین آتین حضرت بایزیدؒ بھی اُس سے واقف تھے کہ مجکو یون یون کہا کرتا ہے
ایک روز اتفاق سے وہ آپکے پاس آیا آپنے اُسے دیکھکر ایک آہ بھری آہ کا بھرنا تھا
کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑا اور تین روز تک یونہی پڑا رہا اور پائخانہ تک پائجامے مین
خطا ہو گیا جب ہوش مین آیا تو نہایا اور حضرت بایزیدؒ کے سامنے آیا آپنے فرمایا کہ تونے
جانا کہ ہاتھیون کا بوجھ گدھون پر نہین لادتے کہتے ہین کہ شیخ ابو سعید مخزرانی

حضرت بایزیدؒ کے پاس آئے تاکہ آپ کو آزماوین حضرت بایزیدؒ تاڑ گئے فرمایا کہ ای ابوسعید تم میرے پاس سے
کے پاس کہ جسکا نام ابوسعید راعی ہے اور جسنے کرامت اور ولایت اُسکے حوالے کر دی ہے جاؤ ابوسعید
روانہ ہوئے جبکہ ابوسعیدؒ راعی تک پہونچے تو دیکھا کہ ابوسعیدؒ راعی تو نماز مین مشغول ہین اور بھیڑیے
انکی بکریون کی نگہبانی کر رہے ہین جبکہ ابوسعیدؒ راعی نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا کہ کیا چاہتے
ابوسعید مخزوانی نے کہا کہ گرم روٹی اور انگور حضرت ابوسعیدؒ راعی کے ہاتھ مین ایک چھڑی تھی آ
اُسکے دو ٹکڑے کر ڈالے اور ایک ٹکڑا ابوسعیدؒ کیطرف زمین مین گاڑ دیا اور دوسرا اپنی طرف زمین
گاڑا فی الفور وہ دونون ٹکڑے سرسبز ہو گئے اور دونون مین انگور لگ گئے لیکن ابوسعید
کی طرف کی شاخ مین سفید انگور آئے اور ابوسعیدؒ کی طرف کی شاخ مین کالے انگور لگے ابوسعیدؒ
پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ کی طرف تو سفید اور میری طرف سیاہ ہین ابوسعیدؒ راعی نے کہا
مینے از سر صدق و یقین طلب کیے اور تمنے از راہ امتحان طلب کیے تھے بس ضرور ہے کہ رنگ ہر
اُسکے حال کے موافق ہو بعد اُسکے ایک کمبل ابوسعیدؒ مخزوانی کو دیا اور کہا کہ اچھی طرح حفاظت کرنا
کھو یا نجائے جب ابوسعیدؒ حج کو گئے تو عرفات مین وہ کمبل اُنکے پاس سے غائب ہو گیا جب
ابوسعیدؒ بسطام کو واپس آئے تو اُسی کمبل کو ابوسعیدؒ راعی کے پاس دیکھا کہتے ہین کہ لوگون نے
حضرت بایزیدؒ سے پوچھا کہ آپکے پیر کون ہین آپنے فرمایا کہ ایک بڑھیا ہے ایک روز کا ذکر ہے
کہ مین شوق و توحید ایسے غلبے مین کہ بال کے برابر غیرت نہ تھی مجبود جنگل کی طرف نکل گیا ایک بڑھیا
آٹے کی گٹھیا لیے وہان آئی اور مجھسے کہا کہ یہ میری گٹھیا میرے کندھے سے اُتار کر تو لیچل اور
میری اُسوقت یہ حالت تھی کہ مین اپنے آپ کو نہین لیجا سکتا تھا اور اپنا سنبھالنا مجھے مشکل تھا
اتنے مین ایک شیر نظر آیا مینے اُس شیر کی طرف اشارہ کیا وہ چلا آیا مینے اُسکی گٹھیا اُتار
شیر کی کمر پر رکھدی پھر مینے اُس بڑھیا سے پوچھا کہ اگر تو شہر مین جائیگی تو کیا کہے گی کہ مینے
کسکو دیکھا اُسنے کہا کہ مین یہ کہونگی کہ مینے ایک خود نما ظالم کو دیکھا مینے اُس سے کہا کہ
ہائین تو یہ کیا کہتی ہے بڑھیا نے کہا کہ سچ تو کہتی ہون آپ ہی بتلایئے کہ یہ شیر

بیٹے کو انہیں کہنے لگی کہ پھر جب تم اسکو کہ جسکو خداوند عزوجل نے تکلیف نہیں دی ہو تکلیف دیتے ہو
تو ظالم نہیں تو اور کون ہوا اور یہ ظلم نہیں ہے تو اور کیا ہی اور علاوہ اسکے یہ چاہتے ہو کہ سارے
شہر کے لوگ جانیں کہ شیر آپ کا فرمانبردار ہے اور آپ صاحب کرامات ہیں یہ خودنمائی نہیں ہے
تو اور کیا ہی بیٹے کہا کہ تو سچ کہتی ہے پھر بیٹے توبہ کی اور مقام اعلی سے مقام اسفل میں آرہا
یہ بات بڑھیا کی کہ تمنے سنی میری پیر ہوئی اسکے بعد میں ایسا ہو گیا کہ جب کوئی کرامت
یا نشانی ظہور میں آئی اسکی تصدیق مینے حق تعالی سے چاہی اور اسیوقت ایک زرد نور
نمودار ہوا کہ جسپر سبز خط سے لکھا تھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نوح نجی اللہ ابراہیم خلیل اللہ
موسی کلیم اللہ عیسی روح اللہ علیہم الصلوۃ والسلام ان پانچوں گواہوں سے کرامت کی تصدیق
ہونے لگی پھر مجھے کیا ضرورت تھی کہ گواہوں کی حاجت ہوتی۔ احمد خضرویہ فرماتے ہیں
کہ مینے حق تعالی کو خواب میں دیکھا فرمایا کہ سب لوگ مجھ سے اور چیزیں طلب کرتے ہیں مگر
بایزید مجھ سے مجھی کو طلب کرتا ہی کہتے ہیں کہ حضرت شقیق بلخی اور ابو تراب نخشبی حضرت بایزید
کے پاس آئے حضرت بایزید نے کھانا منگایا سب لوگ کہ وہاں حاضر تھے کھانے لگے مگر
ابو تراب علحدہ بیٹھے رہے حضرت بایزید کے ایک مرید نے کہ وہاں کھڑا تھا ابو تراب سے کہا کہ
آپ بھی موافقت کیجیے انھوں نے کہا کہ میں روزے سے ہوں اُس مرید نے کہا کہ روزہ کھولیے اور
ایک مہینے کا ثواب لیجیے ابو تراب نے کہا کہ میں روزہ نہیں توڑ سکتا ہوں یہ سنکر حضرت شقیق بلخی نے کہا
کہ روزہ کھول لو اور ایک سال کا ثواب حاصل کرو اسپر بھی ابو تراب نے یہی کہا کہ میں روزہ نہیں
توڑ سکتا ہوں حضرت بایزید بولے کہ وہ خدا کی درگاہ سے راندہ ہے اُسے رہنے دو کچھ مت کہو
تھوڑے ہی دن کے بعد ایک چوری کی علت میں ابو تراب پکڑے گئے اور اُنکے دونوں ہاتھ
کاٹ ڈالے گئے کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت بایزید کا عصا جامع مسجد کے گوشے میں
کھڑا تھا گر پڑا ایک بڈھے نے جھک کر اُسے اُٹھایا اور پھر کھڑا کر دیا حضرت بایزید اُس
بڈھے کے مکان پر گئے اور معذرت کی اور معافی چاہی کہ آپکو بیٹھے جھکانے میں کہ میرا عصا

پہنچ کر مرید آیا تکلیف ہوئی ہوگی معاف کیجیئےگا کہتے ہین کہ ایک روز ایک شخص نے آکر حضرت بایزید سے حیض
کا مسئلہ پوچھا حضرت بایزیدؒ نے اس مسئلہ کو بتفصیل بیان فرمایا وہ درویش پانی ہوگیا ایک
مرید آیا اور وہ زرد پانی دیکھکر حضرت بایزیدؒ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ ایک شخص
در مجھ سے ایک حیا کا مسئلہ پوچھا تھا اسکا جواب مفصل دیا وہ برداشت نکرسکا اور گھلکر یہ زرد پانی
کہتے ہین کہ ایکبار حضرت بایزیدؒ دجلے پر گئے دجلہ جوش مارکے آپکے استقبال کو بڑھا آپنے فرمایا کہ
تیرے اس جوش و خروش سے مغرور نہونگا کیونکہ مین آدھا دانگ دیکر تجھسے پار جاسکتا ہون
تیس برس کی عمر کو اس ذرہ سے جوش پر برباد نکرونگا مجھے کریم درکار ہے نہ کرامت۔ نقل ہے کہ
بایزیدؒ فرماتے ہین کہ ایکبار میرے دل مین یہ خیال گذرا کہ حق تعالیٰ سے درخواست کرون کہ عورتون
نان ونفقے کے رنج وتکلیف سے مجکو دور رکھے پھر دل مین یہ خیال آیا کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے اس بار برداری کو ترک نہین کیا مین کیونکر آپکے خلاف اختیار کرکے آپ کی سنت کو ترک
کرون جب مینے اس کام کو اپنے ذمے لیا تو حق تعالیٰ نے مجپر ایسا آسان کردیا کہ میرے سامنے
اور دیوار دونون یکسان ہین۔ نقل ہے کہ ایکبار حضرت بایزیدؒ نے ایک امام کے پیچھے نماز
امام نے نماز سے فارغ ہوکر حضرت بایزیدؒ سے پوچھا کہ اے شیخ آپ کوئی کام وپیشہ نہین کرتے
اور نہ کسی سے کچھ مانگتے ہین یہ تو بتایئے کہ کھاتے کہان سے ہین حضرت بایزیدؒ نے فرمایا
کہ ذرا صبر کیجیے مین نماز کو قضا کرلون تو بتاتا ہون آپنے کہا کہ کیون نماز کس لیے پھر ادا
کرتے ہو آپ نے فرمایا کہ ایسے شخص کے پیچھے کہ جو روزی دینے والے کو نہین جانتا نماز درست
نہووے۔ نقل ہے کہ ایکبار حضرت بایزیدؒ نے کسی شخص کو مسجد مین نماز پڑھتے
فرمایا کہ اگر تو نے یہ خیال کیا ہے کہ یہ نماز خدا تک پہونچنے کا ذریعہ ہے تو تو نے غلطی
اور یہ خیال محال ہے نہ خیال وصال اور رو یکھ خبردار نماز کو نہ چھوڑنا کہ کافر ہو جائے
اور نہ نماز پر ذرا بھی بھروسا کرنا کہ مشرک بنجائے گا۔ نقل ہے کہ حضرت بایزیدؒ
فرمایا کہ بعض آدمی میری زیارت کو آتے ہین اور اسکا پھل یہ پاتے ہین کہ لعنتی ہ

اور بعض آدمی ہین کہ میری ملاقات کو آتے ہین اور اُس سے یہ فائدہ اُٹھاتے ہین کہ رحمتی ہوتے ہین
لوگون نے پوچھا کہ یہ کیونکر ہی حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ کوئی شخص ہے کہ میری ایسی حالت مین آتا ہے
کہ مین اپنے آپ مین نہین ہوتا اور وہ میری اِس حالت کو دیکھکر میری غیبت کرتا ہی اور لعنت کا
گرفتار ہوتا ہی اور کوئی شخص ہے کہ میری ایسی حالت مین آتا ہی کہ حق کو مجھپر غالب پاتا ہے اور
ملوحات رکھتا ہی اور اُسکا پھل کہ رحمت ہی اُسکو پاتا ہے۔ نقل ہے کہ حضرت بایزیدؒ نے
فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ قیامت بہت جلد آجاوے تاکہ مین اپنا ڈیرہ دوزخ کے کنارے
لگاؤن کہ جب دوزخ مجھکو دیکھے تو سرد ہو جاوے اور مین خدا کی مخلوق کے آرام کا
سبب ٹھہرون۔ نقل ہے کہ حضرت حاتم اصمؒ اپنے مریدون سے فرماتے تھے کہ جو کہ روز
قیامت کو تم مین سے دوزخیون کا شفیع نہوگا وہ میرا مرید نہین ہی لوگون نے یہ بات حضرت
بایزیدؒ کے سامنے کہی حضرت بایزیدؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ مین کہتا ہون کہ میرا مرید وہ ہی جو کہ دوزخ
کے کنارے پر کھڑا ہوا اور جو شخص کہ دوزخی ہو اُسکا ہاتھ پکڑکر بہشت مین پہونچا دے اور
خود اُسکے عوض دوزخ مین جاوے لوگون نے کہا کہ ای حضرت جبکہ خدای تعالی نے آپ پر
فضل و کرم فرمایا ہے تو پھر آپ لوگون کو خدا کی طرف کیون نہین کھینچ لیتے حضرت بایزیدؒ
نے یہ سُنکر فرمایا کہ جس شخص کو خدای تعالے نے مردود کیا ہے بایزید بیچارہ کیا قدرت
رکھتا ہی کہ اُسکو مقبول بناوے۔ نقل ہے کہ ایکبار جبکہ حضرت بایزید سر نگر کے
گریبان مین ڈالے بیٹھے تھے ایک بزرگ آپ کی خدمت مین آئے جب آپنے سر اُٹھایا تو اُن
بزرگ نے کہا ای شیخ کیا کرتے ہو آپنے فرمایا کہ مین اپنی ہستی مین سر جھکائے تھا اور ڈوب گیا
تھا اب حق تعالی کی ہستی کی بدولت سر اوپر اُٹھایا اور تیر آیا۔ نقل ہے کہ ایکروز ایک
امام نے منبر پر یہ آیت کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ پڑھی حضرت بایزیدؒ نے یہ سُنکر اسقدر
منبر سے ٹکرایا کہ بیہوش ہو گئے پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ اے خداوند کریم مین
نہین جانتا ہون کہ تیری اسمین کیا مصلحت ہے کہ تو نے اِس فقیر دریوزہ گر کو وہ مرتبہ عطا فرمایا

کہ وہ پیری مشیخت کا دعویٰ کرے ایکبار کا ذکر ہے کہ حضرت بایزید کا نپ ہے تھا ایک مرید نے دیکھکر عرض کی
کہ حضرت یہ کیسی حرکت ہے آپ نے فرمایا کہ ای مرد تیس برس تک اوصدق میں قدم رکھا اور گھوڑوں کی
خاک داڑھی موچھ سے بٹول اور طرح طرح کے رنج وغم میں مبتلا ہو پھر اس حرکت کو توجہ کہ کیسی ہے تو ایک دو
روز میں بلا مشقت و تکلیف جھیلے چاہتا ہے کہ مردوں کے بھید پر واقفیت حاصل کرے۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ
شہر روم میں اہل اسلام کے لشکر کو قریب تھا کہ کفار کے لشکر سے شکست ہو جاوے حضرت بایزید نے ایک
آواز سنی کہ ای بایزید مدد کر فی الفور خراسان کی طرف سے ایک آگ نمودار ہوئی اور ایسا اس آگ کا خوف
کفار پر چھایا کہ سب پسپا ہوئے اور اہل اسلام کے لشکر نے فتح پائی۔ نقل ہے کہ ایک روز جبکہ حضرت
بایزید مراقبے میں سر جھکائے تھے ایک بزرگ آپکے پاس آئے جب آپ نے سر اٹھایا تو ان بزرگ نے پوچھا
کہ آپ کہاں تھے آپ نے فرمایا حضرت خداوند عالم کے دربار میں ان بزرگ نے کہا کہ میں بھی تو
اسوقت حضرت خداوند جل شانہ کی بارگاہ میں حاضر تھا لیکن میں نے آپکو تو نہیں دیکھا حضرت
بایزید نے فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو میں پردے کے اندر تھا اور آپ پردے کے باہر تھے اور ظاہر ہے کہ
پردے کے اندر والوں کو پردے کے باہر کے لوگ نہیں دیکھ سکتے پس تم نے مجھے نہ دیکھا ہوگا اور حضرت بایزید
نے فرمایا کہ جو کہ قرآن نہیں پڑھتا اور مسلمانوں کے جنازے پر حاضر نہیں ہوتا اور بیماروں کی
بیمار پرسی کو نہیں جاتا اور بے باپ کے بچوں کی دلدہی و دلجوئی نہیں کرتا اور پھر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ
مجکو قرب و وصال حاصل ہے سچ جانو کہ وہ جھوٹا ہے اور صرف مدعی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ نقل ہے
کہ ایک شخص نے حضرت بایزید سے کہا کہ آپ صاف دل سے میری طرف متوجہ ہوجیے
تو میں آپ سے ایک بات کہوں حضرت بایزید نے یہ سنکر فرمایا کہ مجھے تیس برس ہوگئے کہ میں
حق تعالے سے صاف دل کی التجا کر رہا ہوں لیکن ابتک مجکو حاصل نہیں ہوا پھر تم ہی
بتاؤ کہ ایک دم میں تمہارے واسطے صاف دل کہاں سے لاؤں اور فرمایا کہ لوگ
یہ نہ سمجھیں کہ حق تعالیٰ کی راہ آفتاب سے زیادہ روشن ہے مجھے کئی سال ہوگئے ہیں کہ میں اس
بات کا خواہشمند ہوں کہ اس راستے پر شروع کے ناکے کے برابر مجھپر راہ کشادہ ہو جاوے

میں ہوں نقل ہے کہ جس روز کوئی مصیبت حضرت بایزید کو پہونچتی تو آپ فرماتے الٰہی
روٹی تو آپ نے بھیجی سالن بھی بھیجئے تاکہ میں اچھی طرح سے کھاؤں نقل ہے کہ ایک روز
ابو موسیٰ نے حضرت بایزیدؒ سے پوچھا کہ آپ کی صبح کیسی ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے نہ صبح ہے اور نہ
شام ہے اور فرمایا کہ مجھے الہام ہوا کہ اے بایزید ہمارا خزانہ مقبول طاعت اور پسندیدہ خدمت سے
معمور ہے اگر تو ہم کو چاہتا ہے تو ایسی چیز لا کہ ہمارے پاس نہ ہو میں نے کہا کہ اے پروردگار ایسی
کونسی شے ہے کہ جو تیرے پاس موجود نہ ہو ارشاد ہوا کہ بیچارگی اور عجز اور خواری اور شکستگی
نقل ہے کہ حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ میں ایکبار جنگل میں جا رہا تھا عشق کی بارش اس کثرت سے
ہوئی کہ زمین تر ہوگئی اور پاؤں پھسلنے لگا میں عشق کی دلدل میں گلے تک اتر گیا اور
آپ نے فرمایا کہ میں نے نماز سے سوائے تن کی استقامت کے اور کچھ نہ پایا اور روزے سے سوائے بھوکا
رکھنے پیٹ کے اور کچھ نہ پایا جو کچھ کہ پایا اسکے فضل و کرم سے پایا نہ اپنے عمل و فعل سے پایا
پھر فرمایا کہ کوشش اور تحصیل سے کچھ حاصل نہیں کرسکتے اور یہ کلام کہ میرا ہے ہر دو عالم سے برتر ہے
لیکن نیک بخت بندہ وہی ہے کہ کوشش و محنت میں سرگرم رہے کبھی نہ کبھی تو اسکا پاؤں خزانے پر
جا ہی پڑیگا اور وہ دولتمند ہوجائیگا اور فرمایا کہ جو شخص کہ آکر میرا مرید ہووے مجھے لازم ہے کہ
مقام اعلیٰ سے مقام پست پر آؤں اور اسکی سمجھ بوجھ کے موافق اس سے گفتگو کروں نقل ہے
کہ جب حضرت بایزیدؒ حق تعالیٰ کی صفات بیان فرماتے تو خوش ہوتے اور اطمینان سے
بیٹھے رہتے اور جبکہ حق تعالیٰ کی ذات کا بیان فرماتے تو بیخود ہوجاتے اور وجد میں آتے
اور فرماتے کہ آمد آمد و بسر آمد۔ نقل ہے کہ ایکبار حضرت بایزیدؒ نے ایک مرید کو یہ کہتے سنا
کہ مجھکو تعجب آتا ہے ایسے شخص پر کہ جو اسکو جانتا ہے اور پھر اسکی عبادت نہیں کرتا حضرت بایزیدؒ
نے یہ سنکر فرمایا کہ مجھے عجب آتا ہے ایسے شخص پر کہ جو اسکو جانے اور پھر اسکی عبادت کرے
یعنی عجب یہ ہے کہ پھر ہوش و حواس میں رہے اور بیخود نہ ہو۔ نقل ہے کہ حضرت بایزیدؒ نے
فرمایا کہ پہلی مرتبہ کہ میں حج کو گیا صرف خانہ کعبہ کو دیکھا اور دوسری بار کہ حج کو گیا تو

صاحب خانہ کو دیکھا اور تیسری بار کے حج کو گیا نہ خانہ کعبہ کو دیکھا اور نہ صاحب کعبہ کو یعنی میں ایسا از خود رفتہ ہو گیا کہ سوائے حق کے اور کچھ مجھکو دکھائی ہی ندیا جس طرف دیکھا وہی نظر آیا اور دلیل اس بات کی یہ ہو کہ ایکبار ایک شخص حضرت بایزیدؒ کے دروازے پر گیا اور آواز دی حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ کسکو پوچھتے ہو اُسنے کہا کہ بایزیدؒ کو آپنے فرمایا کہ میں بیچارہ بایزید کو تیس برس سے ڈھونڈھ رہا ہون اور پتہ نہین لگتا یہ بات لوگون نے حضرت ذو النون مصریؒ کے سامنے کہی فرمایا کہ حق تعالی میرے بھائی بایزیدؒ کو بخشے کہ وہ حق تعالی مین محو ہو گیا ہو جیسے کہ اور خاصان خدا اُسمین گم ہو گئے نقل ہے کہ لوگون نے حضرت بایزیدؒ سے کہا کہ آپ اپنے مجاہدات سے ہمارے سامنے کچھ بیان فرمایئے آپنے فرمایا کہ اگر بزرگتر مجاہدے کو بیان کرون تو دیکھتا ہون کہ تم اُسکے سُننے کی طاقت نہین رکھتے ہو خیر تمھارے سامنے ایک کمتر مجاہدے کو بیان کرون ایک روز کا ذکر ہو کہ مینے نفس سے خدا کی عبادت کو کہا اُسنے سرکشی کی مینے اُسکو ایک سال تک پانی ندیا اور کہا اے نفس خدا کی عبادت پر راضی ہو ورنہ تجکو اسیطرح پیاسا مارونگا - اور لوگون نے پوچھا کہ آپ ایسے شخص کے بارے مین کہ جسکا حجاب حق تعالی ہو کیا فرماتے ہین حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ جبتک کہ وہ شخص یہ جانتا ہو کہ حق تعالی ہو حجاب ہے اُسکو چاہیے کہ آپ کو ایسا گم کرے کہ نہ خود رہے اور نہ اُسکی سمجھ بوجھ رہے تاکہ کشف حقیقی حاصل ہو کہتے ہین کہ حضرت بایزیدؒ کے استغراق کی یہ کیفیت تھی کہ آپ کا ایک مُرید تھا جو کہ بیس برس سے آپ سے کبھی جُدا نہو اتھا جب آپ اُسکو بلاتے دریافت فرماتے کہ میان تمھارا نام کیا ہے ایک روز اُس مُرید نے عرض کی کہ یا شیخ شاید آپ مجھ سے ہنسی کرتے ہین کیونکہ مین بیس برس سے آپ کی خدمت گذار ہون اور آپ ہر روز مجھسے پوچھتے ہین کہ تیرا نام کیا ہے حضرت بایزیدؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ میان مین تم سے ہنسی نہین کرتا ہون سبب اسکا یہ ہو کہ جب سے میرے مالک کا نام میرے دل مین سمایا ہے سارے نامون کو میرے دل سے بُھلا دیا ہو مین تمھارا نام روز پوچھکر یاد کرتا ہون لیکن کیا کرون پھر بُھول جاتا ہون لوگون نے حضرت بایزیدؒ سے پوچھا کہ آپ نے یہ درجہ کس طرح سے پایا اور

اس مقام کو کس طرح پہونچے آپ نے فرمایا کہ جب مین لڑکا تھا ایک رات شہر بسطام سے باہر آیا چاندنی چھٹکی
تھی اور لوگ آرام سے سو رہے تھے مینے ایک درگاہ دیکھی کہ اٹھارہ ہزار عالم اس درگاہ کے مقابلے
مین ذرہ کی برابر نہین ہین میرے دل مین ایک سوز و گداز پیدا ہوا اور ایک عجب حالت مجھپر چھاگئی مینے کہا
خداوندا اتنی بڑی بارگاہ اور ایسی خالی اور ایسی نادر درگاہ اور اسطرح چھپی ہوئی۔ اسیدم غیب سے آواز
آئی کہ درگاہ خالی اسوجہ سے ہی کہ کوئی نہین آتا کیونکہ ہم نہین چاہتے ہین کہ ناشستہ شایستہ اس درگاہ
کا ہو میرا ارادہ ہوا کہ مین سب لوگون کی سفارش کرون پھر دل مین گذرا کہ شفاعت تو مقام
حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی بس ادب کے لحاظ سے مین خاموش رہا پھر خطاب ہوا کہ اس ادب کے
سبب سے کہ تو نے کیا ہے تیرا نام بلند کیا جا تجھکو قیامت تک ای بایزید سلطان العارفین کہتے رہینگے
نقل ہے کہ لوگون نے ابو نصر قشیری کے سامنے یہ بات کہی کہ حضرت بایزید نے اسطرح پر
کہا ہی کہ کل رات کو مینے چاہا کہ پروردگار سے ملتجی ہوکر اگلون اور پچھلون کی خطاؤن اور
گناہون پر مغفرت کی چادر ڈلوا دون لیکن مجکو یہ ادنی حاجت ایسے کریم کی بارگاہ مین لیجاتے
شرم آئی اور دوسرے یہ خیال پیدا ہوا کہ مقام شفاعت تو حضرت صاحب شریعت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہی کہ آپ شفیع المذنبین ہین مین کیسے اس مقام پر پیش قدمی کر سکتا
ہون اس ادب کے لحاظ سے باز رہا اور کچھ زبان نہ ہلا سکا قشیری نے یہ سنکر کہا کہ سچ ہے اسی
بلند ہمتی کے سبب سے شرف کی بلندی پر پرواز کر رہا ہی۔ نقل ہے کہ حضرت بایزید نے فرمایا کہ
میری ساری عمر اسی آرزو مین گذر گئی اور گذری جاتی ہی کہ ایک ایسی نماز کہ اسکی درگاہ کے
لائق ہو ادا کرون اور آجتک ادا نہوئی۔ نقل ہے کہ حضرت بایزید اکثر عشا کی نماز کے بعد
چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور ہر بار سلام پھیر کر یہ فرماتے تھے کہ یہ نماز تو اسکے لائق
نہین ہوئی پھر نیت باندھتے اور پھر اسیطرح نماز ختم ہونے کے بعد فرماتے یہانتک کہ نماز
پڑھتے پڑھتے صبح ہو جاتی آپ فرماتے کہ الٰہی مینے بہت کوشش کی ایسی نماز کہ تیرے
لائق ہو ادا کرون لیکن افسوس صد افسوس کہ ادا نہ ہوسکی جیسا کہ بایزید ہے ویسی ہی اسکی

نماز ہوئی اب آلہی تیری رحمت سے بندے بے نمازی بھی ہیں مجھے ایک اُن میں سے شمار کر نقل ہے کہ حضرت
بایزید نے فرمایا کہ جب مجھکو چالیس برس بیٹھتے اٹھتے گزر گئے تو ایک رات کو میں نے دیکھا کہ درمیان سے
پردہ اٹھا دیا گیا ہے میں نے مجھکو بہت عاجزی اور زاری کی کہ مجھکو راہ دیوین خطاب ہوا کہ لوٹے بدھنے
اور پھٹے پوستین کے سبب کہ تیرے پاس ہے تو داخل نہیں ہو سکتا ہے بدھنے اور پوستین کو پھینک دیا ایک آواز آئی
کہ اے بایزید ان مدعیون سے کہدو کہ بایزید باوجود چالیس برس کی ریاضت اور محنت کے لوٹے بدھنے اور پھٹے
پوستین کے سبب سے داخل دربار نہ ہو سکا جب تک کہ انکو نہ پھینکا تم نے کہ گٹھڑے کے گٹھڑ علاقون کے باندھے ہیں اور ہماری
راہ کو چال اور روانہ اپنی نفس کی خواہشون کا بناؤ ہو جاتا ہے تو یہی کہ تم کیسے داخل ہو سکو گے ہو جا تماشا دیکھا
تم تو کسی صورت سے داخل ہی نہیں ہو سکتے ہو نقل ہے کہ ایک شخص ایک صبح کو حضرت بایزید
کی طرف دیکھ رہا تھا اس خیال سے کہ دیکھون کہ صبح کو حضرت بایزیدؒ کیا کرتے ہیں کہ آپ نے
ایکبارگی اللہ کہا اور گر پڑے اور آپ کے ایسی چوٹ آئی کہ سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا لوگ
دوڑے اور آپ کو اٹھا کر پوچھا کہ کیا ہوا آپ نے فرمایا کہ جبکہ میں نے اللہ کہا تو ندا آئی کہ تو کون ہے
کہ ہمارا نام لیتا ہے نقل ہے کہ ایک رات حضرت بایزیدؒ عشا کی نماز سے صبح کی نماز تک پیر
کی انگلیون پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے اور برابر خون آپ کی آنکھون سے جاری رہا
کہ زمین تر ہو گئی اتفاق سے آپ کا ایک مرید اس طرف آ نکلا آپ کی یہ حالت اور خون بہا
دیکھ کر سخت متعجب ہوا صبح کو اُسنے حضرت بایزیدؒ سے پوچھا کہ آپ کی رات کو کیا حالت تھی
بیان فرمایئے تاکہ ہم بھی اُس سے برکت حاصل کرین حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ میں قدم اٹھاتے ہوئے
عرش پر پہونچا دیکھا کہ وہ بھیڑیے کی طرح لب کشادہ اور خالی شکم ہے میں نے کہا اے عرش تجھے
نشان دیتے ہیں کہ الرحمٰن علی العرش استوی۔ دیکھا کہ تیرے پاس کیا ہے عرش
سے آواز آئی کہ فرمان ایسا ہی ہے لیکن ہم کو تیرے دل میں نشان دیتے ہیں کہ
انا عند المنکسرۃ قلوبہم یعنے میں ٹوٹے اور عاجز دلون کے نزدیک ہون پس یہی وجہ ہے
کہ آسمانی زمینیون سے ٹوٹے دل کو ڈھونڈھتے ہیں اور اگر زمینی ہیں تو وہ آسمانیون سے

ڈھونڈھتے ہیں اور اگر بڈھا ہو تو وہ جوان سے اور اگر جوان ہو تو وہ بڈھے سے اور اگر زاہد ہے
تو وہ فاسق سے اور اگر فاسق ہو تو وہ زاہد سے طلب کرتا ہی بعد اسکے حضرت بایزیدؒ نے
فرمایا کہ جب میں مقام قرب تک پہونچا تو ارشاد ہوا کہ مانگ کیا مانگتا ہی میں نے عرض کی کہ الٰہی
میں خود کچھ نہیں چاہتا میں تو آپ کی رضا چاہتا ہوں اور جو آپ میرے لیے چاہیں وہی
میں اپنے لیے چاہتا ہوں ندا آئی کہ جب تک بایزید کی ہستی ذرے کے برابر باقی ہی یہ خواہش
بیفائدہ ہو اچھا اپنے آپ کو نیست کر دے اور چلا آ میں نے عرض کی ای پروردگار بغیر فیض و برکت
حاصل کیے اب میں یہاں سے نجاؤنگا حکم ہوا عرض کر میں نے کہا الٰہی ساری مخلوق پر رحمت کیجیے
ارشاد ہوا غور سے دیکھ میں نے بغور دیکھا تو کیا دیکھا کہ ہر ایک مخلوق کے ساتھ ایک ایک
شفیع ہے اور ہر بندے پر حق تعالےٰ مجھ سے بھی زیادہ مہربان ہے میں چپ رہ گیا
اسکے بعد میں نے کہا کہ ابلیس پر رحمت کیجیے فرمان آیا کہ چپ رہ گستاخی میں قدم مت رکھ
کیونکہ وہ آگ سے ہی اور آگ کے واسطے آگ ہی چاہیے تو خود وہ کوشش و مشقت کر کہ
آگ سے بچے کیونکہ تو اسکی برداشت نہیں کر سکتا ہی اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجکو دو ہزار ۲۰۰۰
مقام میں اپنی حضوری میں حاضر فرمایا اور ہر مقام میں ایک عظیم بادشاہت میرے سامنے
پیش کی میں نے قبول نہ کی پھر مجھے ارشاد ہوا کہ ای بایزید کیا مانگتا ہی مانگ میں نے عرض کی
کہ ای پروردگار میں یہ مانگتا ہوں کہ کچھ نہ چاہوں جب کوئی حضرت بایزیدؒ سے دعا کی
درخواست کرتا تو آپ فرماتے خداوندا یہ سب تیری مخلوق ہی اور تو انکا خالق ہی میں درمیانی
کون ہوں کہ تیری اور انکے درمیان واسطہ ٹھہروں پھر فرماتے کہ وہ تو بھید دل کا
جاننے والا ہی مجھے اس زیادہ گوئی سے کیا کام۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت بایزیدؒ کے
پاس آیا اور کہا کہ مجھے ایسی چیز سکھلائیے کہ میری نجات کا سبب ہو آپ نے فرمایا کہ ان دو حرفوں
کو یاد کر لے اور اسیقدر علم تجکو کافی ہوگا ایک تو یہ کہ تو جانے کہ حق تعالیٰ مجھ پر واقف ہی
اور دوسرے یہ کہ جو کچھ کہ تو کرے وہ دیکھتا ہے اور اچھی طرح سمجھ لے کہ خداوند

تیرے عمل سے بے پروا ہو اسکو تیرے عمل کی حاجت نہین کہتے ہین کہ ایک روز حضرت بایزیدؒ
جا رہے تھے ایک جوان قدم بر قدم حضرت بایزیدؒ کے رکھتا ہوا چلنے لگا اور کہنے لگا کہ قدم بر قدم
مشائخ اسطرح رکھتے ہین حضرت بایزیدؒ بغل مین ایک پوستین لیے تھے اُس جوان نے کہا کہ ای
شیخ ایک ٹکڑا اس پوستین سے مجھے عنایت کیجیے تاکہ آپ کی برکتون سے فیضیاب ہون حضرت
بایزیدؒ نے یہ سنکر فرمایا کہ بھائی تم تو پوستین کا ٹکڑا مانگتے ہو اگر بایزید کی کھال بھی اُتار کر لیجاؤ
تو تمکو کچھ فائدہ ہوگا جب تک بایزید جیسے عمل نکروگے کہتے ہین کہ حضرت بایزیدؒ نے ایک روز
ایک دیوانے کو دیکھا کہ کہہ رہا ہے الٰہی میری طرف نظر کر حضرت بایزیدؒ کو بڑی غیرت آئی
اور آپ وجد کے جوش وخروش مین آگئے اور کہا کہ تو بڑا ہی خوبصورت سردار ہے کہ وہ
تیری طرف نظر کرے اُس دیوانے نے کہا ای شیخ اُسکی نظر مین اسی لیے تو چاہتا ہون کہ
مین خوبصورت سردار ہو جاؤن حضرت بایزیدؒ کو اُس دیوانے کا یہ کہنا بہت پسند آیا اور
فرمایا کہ تو نے سچ کہا۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت بایزیدؒ حقیقت کا ذکر فرما رہے تھے
اور اپنے مُنہ کے تھوک کو مزہ لے لیکر چاٹتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ او ہو مین کیا خوش قسمت ہون
کہ شراب بھی مین ہی ہون اور شراب خوار بھی مین ہی ہون اور ساقی بھی مین ہی ہون نقل ہے
کہ حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ مینے ستر زنار اپنی کمر سے کھولے ایک باقی رہ گیا مینے ہر چند کوشش کی
پر نہ کھلنا تھا اور نہ کھلا تب تو مین بہت گڑگڑایا اور کہا الٰہی مجھے ایسی طاقت عطا کر کہ مین اس زنار
کو بھی کھولکر پھینکدون آواز آئی کہ تو نے سب زناروں کو کھولا لیکن اس زنار کا کھولنا تیرا کام
نہین ہے اسکو ہم ہی دور کرینگے اور حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ مینے ہر طرح کی کوشش و تدبیر سے
دروازہ حق تعالیٰ کا کھٹکھٹایا پر نہ کھلا اور کھلا تو مصیبت کے ہاتھون سے کھلا اور سب
قدمون سے اُسکی راہ مین چلا پر بیفائدہ ہوا لیکن جبکہ دل کے قدمون سے چلا تو
عزت کی منزل پر ہی گویا کھڑا تھا۔ اور فرمایا کہ مین تیس برس تک یہی کہتا رہا کہ الٰہی ایسا کر
اور یہ عطا فرما لیکن جب مینے معرفت کے میدان مین پہلا ہی قدم رکھا تو کہا کہ الٰہی

تو میرا ہو جا اور پھر جو کچھ تو چاہے کر۔ اور فرمایا کہ ایکبار میں نے حق تعالیٰ کی درگاہ میں مناجات کی اور کہا کہ
الٰہی میں تیری طرف کس راہ سے آؤں تب تو ایک ندا سنی کہ اے بایزید پہلے اپنے نفس کو تین طلاقیں دے
پھر ہمارا نام اللہ لیجیو۔ اور فرمایا کہ میں نے ایکبار کہا کہ اگر حق تعالیٰ مجھ سے حساب ستر برس کا چاہیگا تو
میں بھی اس سے حساب ستر ہزار برس کا چاہونگا کیونکہ ستر ہزار سال ہوئے جب الست بربکم فرما کر
سب کو بلیٰ کے شور میں ڈالا ہے اور یہ تمامی شور کہ زمین اور آسمان میں ہے الست کے شوق سے ہے
خطاب آیا کہ اے بایزید اپنے سوال کا کہ تو کریگا جواب سن ہم روز قیامت کو تیرے ہفت اندام کو
ذرہ ذرہ کرینگے اور ہر ذرہ کو تیرے ہر ایک ایک دیدار عطا کرینگے اور پھر کہینگے اب یہ ستر ہزار برس
کا حساب ہے اور حاصل اور باقی کو تیری گود میں رکھینگے۔ اور حضرت بایزید نے فرمایا کہ اگر آٹھوں
بہشتوں کو میری جھونپڑے کے دروازے پر رکھینگے اور ولایت دونوں جہان کی بطور جاگیر
مجھے عطا کرینگے تو بھی میں اس ایک آہ کی عوض کہ جو پچھلی رات کو بھرتا ہوں نہ قبول کرونگا
بلکہ اس ایک دم کو کہ جو اسکے ذوق و شوق میں میں نے لیا ہے اٹھارہ ہزار عالم کی بادشاہت سے
بدل نہ کرونگا اور فرمایا کہ اگر کل قیامت کو بہشت میں حق تعالیٰ مجھکو اپنا دیدار نہ دکھلائینگے
تو میں اسقدر گریہ وزاری کرونگا کہ ساتوں دوزخ کے طبقوں کے دوزخی میرے گریہ اور نالی
سے اپنے عذاب کو بھول جائینگے اور فرمایا کہ جو لوگ کہ ہم سے پہلے گذرے ہیں ہر ایک انمیں
سے ادنیٰ ادنیٰ چیز پر راضی ہوگئے ہیں لیکن ہم کسی چیز پر راضی نہیں ہوتے ہیں اور
ہم نے ایکبارگی آپ کو اُسپر قربان کردیا ہے اور پھر اپنے آپ کو نہیں چاہتے ہیں
کیونکہ اگر ایک ذرہ بھی ہماری صفتوں سے میدان میں آجاوے تو ساتوں آسمان اور ساتوں
زمینیں درہم برہم ہوجاویں اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے چاہا کہ ہمکو دیکھے لیکن ہمنے نہیں چاہا کہ ہم
اسکو دیکھیں یعنی ہم بندے ہیں اور بندے کا اپنی مرضی کے ساتھ کیا کام ہے اور فرمایا کہ میں
چالیس برس تک خلق کو خالق کی طرف پکارتا رہا لیکن کسی نے قبول نکیا ناچار میں اُنسے
روگرداں ہوکر حضرت باری تعالیٰ کی بارگاہ میں گیا جب وہاں پہونچا تو سب کو اپنے سے پہلے

یہان بایا یعنے حق تعالیٰ کی عنایت خلق کے حق مین اُنسے زیادہ دیکھی پس مجھے معلوم ہوگیا کہ جو کچھ مین اتنے سال تک چاہتا رہا اور نہوا وہ حق تعالیٰ کی ایک عنایت مین ہوگیا کہ جب تو سب کو مجھسے پہلے پہونچا دیا اور فرمایا کہ جبکہ مین اپنی بایزیدی سے باہر آیا جسطرح کہ سانپ اپنی کینچلی سے باہر آتا ہے تو مجھے عاشق و معشوق ایک ہی نظر آئے کیونکہ عالمِ توحید مین سب کو ایک ہی دیکھ سکتے ہین اور فرمایا کہ مجھسے مجھ مین نہ ای کرائی تو مین یعنی مین مقام فنا فی اللہ کو پہونچا اور فرمایا کہ مینے کئی ہزار مقامات طے کیے لیکن جب بغور دیکھا آپ کو مقام حزب اللہ مین دیکھا یعنے معنی اللہ مین کہ وہ کنہ ذات ہر کسیکو وہان راہ نہین ہے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ تیس برس سال تک میرا آئینہ تھا اور اب مین اپنا آئینہ آپ ہون یعنے جو کچھ کہ مجھ مین تھا نہ رہا کیونکہ مین اور حق تعالیٰ شرک ہوے جب مین مین نہ رہا حق تعالیٰ ہی آئینہ اپنا ہوا اب تو اب مین کہتا ہون کہ مین آئینہ اپنا ہون وہ حق تعالیٰ ہی ہے کہ میری زبان سے بات کہتا ہے اور مین درمیان سے گم ہون اور فرمایا کہ مینے برسون اس درگاہ مین مجاوری کی آخرکار سوائے ہیبت اور حیرت کے اور کچھ حاصل نہوا اور فرمایا کہ مین ربّ العزت کی بارگاہ مین پہونچا کچھ روک ٹوک نہ تھی اہلِ دنیا دنیا مین مشغول تھے اور محجوب تھے اور اہلِ آخرت آخرت کی طرف رجوع تھے اور اہلِ دعویٰ دعویٰ مین محو تھے اور طریقت والے اور تصوف والے کچھ لوگ کھانے اور پینے مین بیہوش تھے اور کچھ لوگ راگ اور ناچ مین مصروف تھے اور جو لوگ کہ راہ کے پیشوا اور قافلے کے پیشرو تھے حیرت کے بیابان مین گم ہوئے تھے اور حیرت کے دریا مین ڈوبے ہوئے تھے اور فرمایا کہ مین مدت تک خانہ خدا کا طواف کرتا رہا لیکن جب مین حق تعالیٰ تک پہونچا تو دیکھا خانہ کعبہ میرے گرد طواف کر رہا ہے اور فرمایا کہ ایک رات مینے اپنے دل کو بہت تلاش کیا لیکن نہ ملتا تھا اور نہ ملا صبح کے وقت مینے ایک آواز سنی کہ اے بایزید تو ہمارے سوا دوسری چیز کو تلاش کرتا ہے تجکو دل سے کیا کام ہے اور فرمایا کہ وہ مرد نہین ہے جو کہ کسی چیز کے پیچھے جاوے بلکہ مرد وہ ہے کہ جس جگہ کہ وہ ہو جو کچھ کہ چاہے اسکے آگے آوے اور جس چیز سے کہ بات کرے اس سے

جواب سُنے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجکو اُس درجہ کو پہونچایا کہ مینے تمامی مخلوق کو اپنی دو انگلیونکے درمیان
دیکھا اور فرمایا کہ مُرید کو عبادت کی حلاوت دیتے ہین اگر کوئی اُسی پر خوش ہو جاتا ہی تو وہی اُسکی خوشی
خدا کی قربت سے اُسکے واسطے پردہ ہو جاتی ہی اور فرمایا کہ عارف کا کمتر درجہ وہ ہی کہ حق تعالیٰ کی
صفتین اُسمین موجود ہون اور فرمایا کہ اگر حق تعالیٰ ساری مخلوق کے عوض مجکو آگ مین جلاوے
اور مین صبر کرون اسلیے کہ مین اُسکی محبت کا مدعی ہون تو بھی مینے اُسکی محبت کا کوئی حق
نہ ادا کیا ہوگا اور اگر حق تعالیٰ میرے اور ساری مخلوق کے گناہ بخشدیوے تو اُسکی رحمت
اور رافت کی صفت کے مقابلے مین یہ کچھ بھی بڑا کام نہو اور فرمایا کہ گناہون سے توبہ کرنا
ایک ہی اور عبادت سے ہزار یعنی عبادت پر خود بینی کرنا بدتر گناہ سے ہے اور فرمایا کہ عارف کے
درجے کی کمالیت اُسکی سوزش ہی حق تعالیٰ کی محبت مین اور فرمایا کہ علم ازل کا دعویٰ کرنا اُسکو
زیب دیتا ہے جو کہ پہلے اپنے اوپر نور ذات دکھاوے اور فرمایا کہ مینے دنیا کو دشمن سمجھا اور
خدا کے پاس گیا اور تمامی مخلوقات پر خداے تعالیٰ کو اختیار کیا تب حق تعالیٰ کی اسقدر
محبت میرے دل پر غالب ہوئی کہ مین اپنے وجود کو بھی دشمن سمجھنے لگا اور جب اُن چیزون کو
کہ میرے اور حق تعالیٰ کے درمیان رُوک تھین مینے درمیان سے دور کیا حق تعالیٰ کے لطف
لازوال سے فیض پانیوالا اور خوگر ہوا اور فرمایا کہ حق تعالیٰ کے بعض ایسے بندے ہین کہ اگر
بہشت کو آراستہ و پیراستہ کر کے اُنکے سامنے پیش کرین تو وہ بہشت سے ایسا شور و فریاد کرین
کہ دوزخی دوزخ مین کرینگے اور فرمایا کہ عارف حقیقی اور عاشق صادق وہ ہے کہ مجاہدے
اور ریاضت کی تلوار سے کل مُرادون کے سر کاٹ ڈالے اور تمامی نفس کی خواہشون
اور آرزون کو حق تعالیٰ کی محبت کے سامنے نیست و نابود کر دیوے اور اُس چیز کو دوست رکھے
جسکو حق تعالیٰ دوست رکھتا ہی اور وہ آرزو کرے جسکو حق تعالے پسند فرماتا ہے
لوگون نے پوچھا کہ ای حضرت کیا خدای تعالیٰ اپنی مرضی سے بندون کو بہشت مین داخل
نہین فرماتا آپ نے فرمایا کہ یہ سچ ہے کہ اپنی رضامندی ہی سے بہشت مین داخل فرماتا ہے

لیکن ہے تو سنو جو کہ جسکو خدا ی تعالیٰ اپنی رضا سے سربلندی عطا فرمائے بہشت اُسکے کس کام کی ہے
اور وہ بہشت لیکر کیا کریگا اور فرمایا کہ حق تعالیٰ کی ذرہ بھر معرفت عارف کے دل کو وہ لذت بخشتی ہو
کہ ایک لاکھ محل بہشت اعلیٰ کے اُسکو اُسکے مقابل ہیچ معلوم ہوتے ہین اور فرمایا کہ حق تعالیٰ کی
نسبت بہت سے مردون کو عاجز بنا دیتی ہو اور بہت سے عاجزون کو مرد بنا دیتی ہو اور فرمایا کہ جو کہ اپنے
آپ کو حق تعالیٰ مین فنا کرتا ہو وہ اُسیطرح کہ جسطرح پہلے عدم سے وجود مین آیا دوبارہ زندگی جاوید
پاتا ہے اور فرمایا کہ اس زہد و صلاح کو ایسا سمجھو کہ ایک ہوا ہے کہ تمیز جبل ربی سے آور
فرمایا کہ خداشناس لوگ اگرچہ بہشت کے واسطے زینت ہین لیکن وہ بہشت کو وبال سمجھتے ہین
اور فرمایا کہ گناہ تمھارا اسقدر نقصان نکریگا کہ جسقدر بھائی مسلمان کا بے عزت و ذلیل کرنا
تمکو نقصان پہونچا دیگا اور فرمایا دُنیا دُنیاداروں کے واسطے غرور در غرور ہے اور آخرت
آخرت والون کے واسطے سُرور در سُرور ہے اور حق تعالیٰ کی دوستی معرفت والون کے واسطے
نور در نور ہے اور فرمایا معائنہ اگرچہ نقد ہو لیکن مشاہدہ بالکل نقد در نقد ہو اور فرمایا کہ
معرفت والون کی عبادت پاس انفاس ہے اور فرمایا کہ جبکہ عارف خاموش ہوتا ہو اُسکی آرزو
یہ ہوتی ہو کہ حق تعالیٰ کے ساتھ بات کرے اور جبکہ آنکھین بند کرتا ہو تو اُسکا مقصود یہ ہوتا ہو
کہ جب کھولے تو حق تعالیٰ کی طرف دیکھے اور جب زانو پر سر دھرتا ہو تو اُسکی خواہش یہ ہوتی ہو
کہ سر نہ اُٹھاوے جبتک کہ حضرت اسرافیل علیہ السّلام صور نہ پھونکین بڑی امید کے سبب سے
کہ حق تعالیٰ کے ساتھ رکھتا ہو اور فرمایا کہ سوار دل رہ اور پیادہ تن ہو اور فرمایا کہ
حق تعالیٰ کے پہچاننے کی علامت خلق سے بھاگنا اور اُسکی معرفت مین خاموش بیٹھنا ہے
اور فرمایا کہ جو کہ حق تعالیٰ کا پرستا ہوا حق تعالیٰ کا بادشاہت کو اُس سے عزیز نہین رکھتا
لیکن وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ دونون جہان کی طرف مائل نہین ہوتا اور فرمایا کہ
حق تعالیٰ کا عشق آیا اور جو کچھ کہ اُسکے سوا تھا اُسکو درمیان سے اُٹھا دیا اور کہین نام کو بھی
سوا اُسکو نہ چھوڑا یہانتک کہ تن تنہا رہ گیا جیسے کہ حق تعالیٰ یکتا ہو اور فرمایا کہ عارف کا

کمال حق تعالی کی دوستی مین جل جاتا ہو- اور فرمایا کہ کل قیامت کو بہشتی زیارت کو جاوینگے جب
لوٹ کر آوینگے تو بہت سی صورتین اُنکے سامنے پیش کرینگے اور جسنے کہ اُن صورتون سے کسی صورت کو
اختیار کر لیا اُسکو زیارت سے بے نصیب رکھینگے اور فرمایا کہ بندہ کیواسطے کچھ بہتر اِس سے نہین ہے کہ
بے ہیچ ہو جاوے نہ زہد اور نہ علم اور نہ عمل جبکہ بے ہمہ ہوگا با ہمہ ہوگا اور فرمایا کہ اِس قصہ کے لیے
الم چاہیے کیونکہ اُسکی تصریح سے علم عاجز ہی اور فرمایا کہ عارف معرفت سے اِسقدر بیان کرتا ہے اور
اُسکے کوچہ مین دوادوش کرتا ہی کہ معارف باقی نہین ہتین اور عارف درجہ کمال کو پہونچ جاتا ہی
پس ظاہر ہی کہ معارف عارف کے گماشتے ہین اور یہ ضرور ہی کہ عارف معرفت کو نہین پہونچتا جب تک
کہ معارف مین غور و فکر نکرے اور فرمایا کہ علم اور اخبار کا سیکھنا ایسے شخص سے چاہیے کہ جو علم سے
معلوم تک پہونچا ہو اور خبر سے مخبر تک اور جس شخص نے کہ فخر کے واسطے علم پڑھا ہو اور اُس کے
رتبہ اور آراستگی چاہتا ہو کہ مخلوق اُسکو پسند کرے اُس سے پرہیز کرو کیونکہ وہ ہر روز زیادہ دور
ہوتا جاتا ہی حتی کہ اُس سے بالکل بچھڑ جاتا ہی اور فرمایا کہ دُنیا مرتبہ ہی کیا رکھتی ہی کہ اُسکا چھوڑنا ایک
بڑا کام سمجھا جاوے اور فرمایا کہ محال ہے کہ کوئی حق تعالی کو پہچانے اور اُسکو دوست نرکھے
اور دیکھو کہ معرفت بغیر محبت کے بیقدر ہی اور فرمایا کہ دیکھو تم ندی و نالے سے بہتے پانی کی آواز
سُنتے ہو کسطرح آرہا ہی لیکن جب وہی پانی دریا مین پہونچتا ہے تو چُپ ہو جاتا ہی اور اُسکے
آنے اور جانے سے دریا مین کمی اور زیادتی نہین ہوتی اور فرمایا کہ حق تعالی کے بندے ہین
کہ اگر ایکدم دُنیا مین اُس سے محجوب ہین اُسکی پرستش نکرین اور اُسکی عبادت سے فارغ ہو جاوین
یعنے جب محجوب ہو جاوین تو نابود بن جاوین اور ظاہر ہی کہ جب نابود ہو گئے تو عبادت کیونکر کرین
اور فرمایا کہ جو کہ خدا کو جانتا ہی وہ خدا کے ذکر کے سوا زبان دوسرے کے ذکر مین نہین کھول
سکتا اور فرمایا کہ ادنی چیز جو عارف کے لیے واجب ہی یہ ہے کہ مُلک اور مال پر تبرا کرے
اور سچ تو یہ ہی کہ دونون جہان کو اُسکی دوستی پر قربان کرے تو بھی کچھ کام نکیا ہو اور
فرمایا کہ عارفون کا ثواب حق تعالی سے حق تعالے ہی ہووے اور فرمایا کہ عارف لوگ

بیان مین مکان ڈھونڈتے ہین اور صین مین اور کوئی نہین کہتے ہین اور اگر اسکی عمر سے فخری تک
ستر ہزار آدم مع اپنی ذریات بسیار و رسولین و رسل بے شمار کے اور ستر ہزار مقرب فرشتے جیسے جبرئیل اور
میکائیل علیہ السلام قدم عدم سے عارف کے دل کے گوشے مین رکھین تو وہ حق تعالیٰ کی معرفت کے مقابلے مین
انکو موجود نہ خیال کریگا اور اسکے اندر آنے اور باہر جانے پر مطلع نہوگا اور اگر اسکے خلاف ہووے
تو وہ مدعی ہے عارف نہین ہے۔ اور فرمایا کہ عارف کو معروف دیکھتا ہے اور عالم عارف کے ساتھ بیٹھتا ہے
عالم کہتا ہے مین کیا کرونگا عارف کہتا ہے وہ کیا کریگا اور فرمایا کہ بہشت کا خدای تعالیٰ کے دوستون
کے نزدیک کچھ بھی مرتبہ نہین ہے اور باوجود اسکے کہ اہل محبت محبت سے جدا ہین کار اس
قوم کا رکھتے ہین کہ اگر سوئے ہوئے ہین اور اگر بیدار ہین طالب مطلوب کے ہین اور اپنی طلبگاری
اور دوستداری سے فارغ ہین مغلوب مشاہدہ حق تعالیٰ کے ہین کیونکہ عاشق کے لیے
اپنے عشق پر نظر کرنا تاوان ہے اور مطلوب کے مقابلے مین اپنی طلبگاری کو دیکھنا محبت کی راہ
مین طغیان ہے اور فرمایا کہ حق تعالےٰ نے اپنے دوستون کے دلون پر واقف ہوا بعضے
دل ایسے دیکھے کہ اسکی معرفت کا بوجھ نہین کھینچ سکتے تھے انکو اپنی عبادت مین مشغول کیا
اور فرمایا کہ حق تعالیٰ کا بوجھ سوای حق تعالیٰ کے بوجھ اٹھانیوالون کے کوئی نہین اٹھا سکتا
کیونکہ وہ مجاہدے کی ذلت وخواری اور مشاہدے کی ریاضت کھینچے ہوئے ہوتے ہین اور
فرمایا کہ کیا اچھا ہوتا کہ مخلوق اپنی پہچان تک پہونچ سکتی کہ انکو اپنے جاننے مین پوری معرفت
الٰہی حاصل ہوجاتی اور فرمایا کہ کوشش کرتا کہ تو ایسا ایک دم حاصل کرے کہ اسدم تو
زمین و آسمان مین حق تعالیٰ کے سوا کسیکو نہ دیکھے اور فرمایا کہ جنکو حق تعالیٰ دوست
رکھتا ہے تین خصلتین انکو عطا فرماتا ہے سخاوت مثل سخاوت دریا کے۔ اور شفقت
مثل شفقت آفتاب کے۔ اور تواضع مثل تواضع زمین کے۔ اور فرمایا کہ حاجی لوگ جسم سے
خانۂ خدا کے گرد طواف کرتے ہین اور بقا کے خواستگار ہوتے ہین اور اہل محبت دلون سے
عرش کے گرد طواف کرتے ہین اور دیدار الٰہی کی درخواست کرتے ہین اور فرمایا کہ علم مین

ایک ایسا علم ہی کہ جسکو عالم لوگ نہیں جانتے اور زہد میں ایک ایسا زہد ہی کہ جسکو زاہد لوگ نہیں پہچانتے
اور فرمایا کہ جسکو حق تعالی قبول فرماتا ہی ایک فرعون کو اوسپر مقرر کرتا ہی تاکہ اوسکو رنج پہونچاوے اور
فرمایا کہ یہ ساری بات چیت اور آواز اور حرکتیں اور آرزوئیں پردے کے باہر ہیں پردے کے اندر
خاموشی اور سناٹا اور آرام اور دہشت و رعب ہے اور فرمایا کہ یہ دوری اُسوقت تک ہی کہ خواجہ درگاہ سے
حق تعالی کی غائب ہے اور اپنا عاشق بنا ہوا ہی جبکہ حضوری حاصل ہوئی پھر کیا جگہ گفتگو کی ہی اور فرمایا
کہ نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہی اور بُروں کی صحبت بدکام سے بدتر ہی اور فرمایا کہ ساری کوششیں
مجاہدے کرے خدا کی فضل پر نظر رکھنا چاہیے نہ اپنی فعل پر اور فرمایا کہ جسنے خدای غالب اور بزرگ کو
پہچانا اُسکو سوال کی حاجت نہیں ہے اور نہوگی اور جسنے کہ نہ پہچانا وہ حاجتمند ہی اور حاجتمند رہے گا
اور فرمایا کہ عارف وہ ہی کہ کوئی اُسکے مشرب کو بگاڑ نہ سکے اور جو گدلا ہین کہ اُس تک پہونچے صاف
ہو جاوی اور فرمایا کہ آگ ایسے شخص کے واسطے عذاب ہے جو کہ خدا کو نہیں جانتا لیکن خداشناس آگ کو
واسطے عذاب ہونگی اور فرمایا کہ ہر روز ایسے ہزار آدمی اس راہ میں آتے ہیں کہ رات کے وقت ایمان سے
خالی اور تہیدست ہوتے ہیں اور فرمایا کہ جو کچھ کہ ہی دو قدم میں ملتا ہی انسان ایک قدم اپنے
نصیبوں پر رکھتا ہی اور ایک خدا کے حکمو پر جاتا ہی وہ ایک قدم کو اُٹھاتا ہی اور یہ دوسرا اُسکی جگہ
میں لاتا ہی اور فرمایا کہ جسنے خواہش نفسانی کو ترک کیا واصل بحق ہوا اور فرمایا کہ جسکو خدا کی قربت
حاصل ہوتی ہی ساری چیزیں اُسکی ہو جاتی ہیں اسلیے کہ حق تعالی ہر جگہ موجود ہی اور ساری چیزیں
حق تعالی کی ہیں اور فرمایا کہ جو عارف بحق ہی کہتا ہی کہ میں جاہل ہوں اور جو کہ جاہل بحق ہی کہتا ہے
کہ میں عارف ہوں اور فرمایا کہ عارف مثل اُڑنے والے پرندوں کے ہی اور زاہد مثل گردش
کرنے والوں حیوانوں کے ہی اور فرمایا کہ جسنے خدا کو پہچانا عذاب ہوا آگ پر اور جسنے خدا کو
نہیں جانا آگ عذاب ہوئی اُسپر اور فرمایا کہ جسنے خدائے تعالی کو پہچانا بہشت کے واسطے
زینت ہوا اور بہشت اُسکے واسطے وبال ہوئی یعنے وہ بہشت کو ایک جنجال سمجھنے لگا۔ اور فرمایا
کہ عارف کسی چیز سے خوش نہیں ہوتا سوائے وصال کے۔ اور فرمایا کہ عارفوں کا نفاق

مریدون کے اخلاق سے واقف ہے اور فرمایا کہ یہ جو روایت کرتے ہین کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ صلوات اللہ علیہم نے کہا کہ خدایا ہمکو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت مین شامل کر اُسکا باعث یہی تھا کہ اُنھون نے اس اُمت محمدیہ مین ایسے لوگ دیکھے کہ اُنکے قدم تحت الثریٰ پر تھے اور اُنکے سر اعلیٰ علیین کے اُس پار تھے اور وہ ایسے ذوق و شوق مین مستغرق تھے کہ درمیان ہوگم تھے اور تم اس بات کے سُننے سے یہ گمان نکرنا کہ مین اس بات سے اپنی فضیلت چاہتا ہون حاشا وکلا اور فرمایا کہ حق تعالیٰ بقدر تفاوت درجات چار نام سے ہے اور قیام ہر فرقہ انسان کا خدای غالب اور بزرگ کے نامون سے ایک نام پر ہے اور وہ قول خدای تعالیٰ کا ہے کہ ھو الاول و الآخر والظاہر والباطن پس جس کسی کا وظیفہ ھو الاول ہوتا ہے وہ حق تعالیٰ کی قدرت کے عجائب پر ناظر ہوتا ہے اور جسکا وظیفہ ھو الآخر ہوتا ہے اُسکو شغل و اشغال آئندہ مین کمال حاصل ہوتا ہے اور جسکا ورد ھو الظاہر ہوتا ہے اُسکو ہر چیز مین اُسکی قدرت نمایان ہوتی ہے اور جسکا شغل ھو الباطن ہوتا ہے اُسکو اسرار و انوار پر مشاہدہ حاصل ہوتا ہے حاصل کلام یہ ہے کہ ہر شخص کو ان اسمون سے اُسکی طاقت کے موافق کشف و برکت حاصل ہوتی ہے اور فرمایا کہ اگر ساری دولتین اور نعمتین جو خلائق کے واسطے ہین تمھارے حوالے کرین تو بھی تم اُسپر مائل ہونا اور اگر ساری بدبختیان تمھین راہ مین آدین تو بھی نا امید ہونا کیونکہ کام خدای تعالیٰ کا کن فیکون ہے اور فرمایا کہ جو شخص کہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے اور اپنی عبادت کو خالص خیال کرتا ہے اور اپنے آپ کو صافی قلب شمار کرتا ہے اور اپنے نفس کو بدترین سارے نفسون سے نہین سمجھتا ہے وہ شخص کسی شمار مین بھی نہین ہے اور فرمایا کہ جسنے کہ اپنے دل کو خواہشون کی کثرت سے مُردہ بنایا ہے اُسکو جب مرے تو لعنت کے کفن مین لپیٹنا اور ندامت کی زمین مین دفن کرنا چاہیے اور جس شخص نے کہ اپنے نفس کو خواہشون کے روکنے سے مارا ہے اُسکو جب مرے تو رحمت کے کفن مین لپیٹنا اور سلامت کی زمین مین دفن کرنا چاہیے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ تک نہ پہونچا مگر وہ شخص کہ جسنے حُرمت کی

نگاہداشت کی اور راہ رشد اسوجہ سے راہ ہوا اگر وہ شخص کہ جسنے حرمت کو ترک کیا اور فرمایا کہ ہرگز اس
بات کے مطلب کو کوئی نہیں پہونچ سکتا مگر وہ لوگ کہ طالب ہیں اور فرمایا کہ جو مرید کہ نعرہ مارتا ہی
اور شور و فریاد کرتا ہو وہ مثل ایک جوہڑ سے حوض کے ہی اور جو خاموش ہو وہ مثل ایک موتی بھرے
دریا کے ہی اور فرمایا کہ اسیقدر دکھلانا چاہیے کہ جسقدر ہو یا ویسا ہونا چاہیے کہ جیسا کہ دکھلادے۔ اور
فرمایا کہ جسکا کہ ثواب کل روز قیامت کو حق تعالیٰ ہوگا بیشک اسنے آج کے روز ایسی عبادت نہیں
کی ہو کہ جسکے ہر ایکدم کے مجاہدوں کا ثواب اسیوقت حاصل ہو اور فرمایا کہ علم قدر ہی اور معرفت
مکر ہے اور مشاہدہ حجاب ہی پس تو کسطرح پایگا ہر چیز کو کہ اسکو طلب کرتا ہے اور فرمایا کہ دلوں کی
بستگی نفوس کی کشادگی میں ہی اور دلوں کی کشادگی نفوس کی بستگی میں ہی اور فرمایا کہ نفس ایک
ایسی صفت ہی کہ کبھی نہیں چلتی مگر باطل کیطرف اور فرمایا کہ حیات علم میں ہی اور راحت معرفت میں ہے
اور ذوق ذکر میں ہی اور فرمایا کہ شوق عاشقوں کی ایسی دارالسلطنت ہے کہ جسمیں ایک تخت فراق
کی سیاست کا بچھا ہے اور ایک تلوار ہجران کے ہول کی کھنچی ہے اور ایک شاخ وصال کے نرگس کی
ہجران کے ہاتھ میں ہی اور ہر دم میں اس تلوار سے ہزار سر کاٹے جاتے ہیں۔ اور فرمایا کہ
سات ہزار برس گذر گئے ہیں اور ابتک وہ وصال کی نرگس کی شاخ میں جھوٹی ہی اور کسیکی آرزو کا ہاتھ
اس تک نہیں پہونچا ہی اور فرمایا کہ معرفت وہ ہی کہ تو خلق کی حرکات اور سکنات کو خدا ہی سے
پہچانے اور فرمایا کہ توکل زیست کو ایک ہی روز پر موقوف کرنا اور کل کا خیال بالکل نہ رکھنا ہی
اور فرمایا کہ ذکر کثیر شمار پر نہیں ہے بلکہ غفلت سے خالی ہو کر حضور دل پر ہی اور فرمایا کہ محبت وہ ہی
کہ تو دنیا اور آخرت کو دوست نہ رکھے۔ اور فرمایا کہ عالموں کا اختلاف رحمت ہی مگر تجرید اور توحید
میں نہیں اور فرمایا کہ بھوکا رہنا ایک ایسا ابر ہی کہ رحمت کے مینھ کے سوا نہیں برستا۔ اور فرمایا کہ وہ
شخص حق تعالیٰ سے سارے مخلوق سے دور تر ہی کہ جو غرور کے سبب سے اشارہ اور کنایہ سے کام
چلاتا ہی اور فرمایا کہ وہ بندہ ساری خلائق سے خدا سے نزدیکتر ہے کہ لوگوں کی تکلیفیں اٹھاتا ہی
اور خوش خلقی سے پیش آتا ہے۔ اور فرمایا کہ نفس کو فراموش کرنا حق تعالیٰ کی یاد کرنا ہے

اور جو شخص کہ حق تعالی کو حق تعالی سے پہچانتا ہے زندہ ہوتا ہے اور جو شخص کہ حق تعالی کو اشیا سے پہچانتا ہے
فانی ہوتا ہے اور فرمایا کہ عارف کا دل مثل اُس چراغ کے ہے کہ صاف آئینے کی قندیل میں دھرا ہو کہ
اُسکی روشنی عالم ملکوت کو روشن کرتی ہے اور جب یہ حال ہے تو پھر اُسکو تاریکی سے کیا خوف ہے اور فرمایا کہ
خلق کی ہلاکی دو چیزون میں ہے ایک تو مخلوق کی حرمت نکرنا اور دوسرے خالق کا احسان نہ ماننا لوگون نے
آپ سے پوچھا فریضہ اور سنت کیا ہے آپ نے فرمایا کہ حق تعالی کی صحبت فرض ہے اور دُنیا کا ترک کرنا سنت ہے
کہتے ہین کہ آپکے ایک مرید نے سفر کو جاتے وقت آپ سے عرض کیا کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا کہ مین
تجھے تین وصیتین کرتا ہون اسپر عمل کیجیو ایک تو یہ ہے کہ اگر کسی بدخصلت سے تجھے ملنے کا اتفاق ہو تو
اُسکی بدخصلتی کو اپنی نیک خصلتی مین لائیو تاکہ تیری خوشی برقرار رہے زائل نہو اور جب کوئی تجھکو کچھ
دیوے تو پہلے خدا کا شکر کیجیو بعد اسکے اُس شخص کا کہ جسکا دل خدا نے تجھپر مہربان کیا ہے اور جب کوئی بلا
تجھے در پیش آوے تو عاجزی کا اقرار کیجیو اور فریاد کر لیو کیونکہ تو صبر نکر سکیگا اور حق تعالے کے
یہان تجھ اسکی پروا نہین ہے پھر لوگون نے کہا کہ کچھ زہد کی تعریف فرمایئے آپ نے فرمایا کہ زہد
بے قیمت چیز ہے کیونکہ مین تین روز زاہد رہا روز اول دُنیا مین اور روز دوم آخرت مین اور روز سوم
اُس چیز سے کہ ماسوا ہے ایک ہاتف نے آواز دی کہ دیکھ بایزید تو ہماری برداشت نکر سکیگا مینے کہا کہ
میری مراد تو یہی ہے مسرے کان مین آواز آئی کہ کہتے ہین کہ تو نے پائی تو نے پائی اور فرمایا کہ مین
اُسکی رضا پر اسقدر راضی ہون کہ اگر کسی بندے کو ہمیشہ کے واسطے اعلی علیین مین داخل
فرمادین اور مجھکو ہمیشہ کے واسطے اسفل السافلین مین قید کرین تو بھی مین بہت راضی اور خوش
ہونگا لوگون نے آپ سے پوچھا کہ بندہ کمال کے درجے کو کب پہونچتا ہے آپ نے فرمایا جبکہ اپنے عیبون کو
پہچانتا ہے اور مخلوق سے توجہ دلی کو اُٹھا لیتا ہے اُسوقت حق تعالی اُسکو اُسکی ہمت اور
اُسکو اپنے نفس سے دوری کے موافق اپنی قربت عطا فرماتا ہے لوگون نے کہا کہ حضرت
آپ ہمکو تو زہد اور عبادت کے واسطے فرماتے ہین اور ہم آپ کو دیکھتے ہین کہ آپ زیادہ تو زہد اور
عبادت مین مشغول نہین ہوتے حضرت بایزید نے یہ سنکر ایک نعرہ مارا اور فرمایا کہ آہ زہد اور

عبادت کو مجھسے چھین لیا ہے لوگون نے پوچھا کہ خدا کی طرف راستہ کس طور پر ہے آپنے فرمایا کہ تو راہ سے
کنارا ہو وصل حق ہوگا لوگون نے پوچھا کہ ہم کسطرح سے حق تعالی تک پہونچ سکتے ہین آپنے فرمایا
کہ اندھے اور بہرے اور گونگے بننے سے۔ لوگون نے کہا کہ ہمنے بہت سے بزرگان دین کا کلام سنا لیکن کسیکا کلام
بہتر آپکے کلام سے نپایا آپنے فرمایا کہ انھون نے بحر صفا اور معاملے مین گفتگو کی اور مین بحر صفا محبت کی
گفتگو کرتا ہون انھون نے ملی جلی باتین کہین اور مین بے دخل کرتا ہون اور ظاہر ہے کہ جو چیز خالص نہین
ہے وہ دوسری چیز کو کہ ملی ہوئی ہے خالص نہین کر سکتی اور انھون نے تو اور ہم کہا اور مین کہتا ہون کہ
تو ہی تو۔ ایک شخص نے حضرت بایزید سے کہا کہ آپ مجھے وصیت فرمائیے آپنے فرمایا کہ آسمان کی طرف
نظر کر اسنے نگاہ کی پھر آپنے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ اسکو کسنے پیدا کیا ہے اسنے کہا کہ ہان جانتا ہون
آپنے فرمایا کہ جسنے آسمان کو پیدا کیا ہے جہان کہین ہووے تجھ سے واقف ہوگا اس سے
ڈرتا رہ۔ ایک شخص نے کہا حضرت یہ کیا وجہ ہے کہ طالب لوگ سیر و سفر سے آسودہ نہین ہوتے
آپنے فرمایا کہ جو کچھ کہ مقصود ہے وہ مقیم ہے اور ظاہر ہے کہ جب مقیم ہے تو مسافر کا سفر مین
اسکو تلاش کرنا ایک محال بات ہے لوگون نے کہا کہ ہم کسکے ساتھ صحبت رکھین آپنے
فرمایا کہ ایسے شخص کے ساتھ کہ اگر تم بیمار پڑو تو بیمار پرسی کو آوے اور کوئی خطا تمسے ہو جاوے
تو اسکو معاف فرما دے اور جو کچھ کہ حق ہووے اسکو تم سے نہ چھپاوے ایک شخص نے کہا
حضرت یہ تو فرمائیے کہ آپ رات کو نماز کیون نہین پڑھتے آپنے فرمایا کہ مجھے نماز کی چھٹی نہین ہے
مین عالم ملکوت کے گرد پھرتا ہون اور جہان کہین کسیکو عاجز اور پڑا گرا پاتا ہون اسکی مدد
کرتا ہون یعنے مین باطنی کامون مین مشغول رہتا ہون لوگون نے پوچھا کہ سب سے بڑی
علامت عارف کی کیا ہے آپنے فرمایا یہ ہے کہ تیرے ساتھ کھانا کھاتا ہے اور تجھ سے
مانگتا ہے اور تجھی سے خریدتا ہے اور پھر تیرے ہی ہاتھ بیچتا ہے اور اسکا دل پاکی کے
محل کے بزرگ مرتبون کے مسند پر تکیہ لگائے ہوتا ہے اور فرمایا کہ عارف وہ ہے کہ خواب
مین خدا کے سوا کسیکو نہ دیکھے اور اسکے سوا کسیکے ساتھ اتفاق نہ کرے اور اپنا راز

اسکے سوا کسی سے ظاہر نکرے لوگون نے کہا کہ امر معروف و نہی منکر سے فرمائیے آپنے فرمایا کہ ایسی ولایت
مین کیون نہین ہوتے ہو کہ جہان امر معروف و نہی منکر کا تازیانہ نہین ہے۔ لوگون نے پوچھا کہ آدمی کب
جانتا ہی کہ وہ معرفت کی حقیقت کو پہونچ گیا ہی آپنے فرمایا کہ اسوقت کہ حق تعالی کی ذات کے سمندر
مین نیست و فانی ہوجاتا ہی اور بغیر مخلوق اور بغیر نفس کے حق تعالی کی فرش قربت پر جاگزین ہوتا ہی
پس وہ ایک فانی ہوتا ہی باقی اور ایک باقی ہوتا ہی فانی اور ایک مردہ ہوتا ہی زندہ اور ایک زندہ ہوتا ہی
مردہ اور ایک محجوب ہوتا ہی مکشوف اور ایک مکشوف ہوتا ہی محجوب لوگون نے کہا کہ حضرت سہل بن
عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ معرفت کی گفتگو کرتے ہین آپنے فرمایا کہ سہل ایک دریا کے کنارے پر گیا تھا
اتفاق سے بھنور مین جا پھنسا ہی۔ لوگون نے کہا کہ اے حضرت جو شخص کہ سمندر مین ڈوب جاوے اسکا
کیا حال ہوتا ہی آپنے فرمایا کہ جبتک کہ دونا مخلوق کا ہی حتی کہ ہر دو جہان سے بے پروا ہوجاتا ہی اور
بات چیت کا مجھونا ہی کرتا ہے اور موافق اسکے کہ من عرف اللہ کل لسانہ ہوجاتا ہی لوگون نے کہا کہ
درویش کسکو کہتے ہین آپ نے فرمایا کہ جسکا باطن کہ اپنے دل کے خزانے کے کسی گوشے مین
اتر جاتا ہے اسکو سوا ی آخرت کے کہتے ہین اور وہ اس گوشے مین ایک گوہر پاتا ہی کہ جسکو
محبت کہتے ہین جسنے کہ اس گوہر کو پایا وہی درویش ہی لوگون نے پوچھا کہ مرد خدا تک کیسے
پہونچتا ہی آپ نے فرمایا کہ باطنی موت سے پہونچتا ہی۔ لوگون نے کہا حضرت یہ تو فرمائیے کہ آپنے
کیونکر پایا یہ جو پایا آپ نے فرمایا کہ مینے دنیا کے اسباب کو جمع کیا اور قناعت کی زنجیر مین باندھا
اور صدق کے گوپھنے مین رکھکر ناامیدی کے دریا مین ڈالدیا۔ لوگون نے پوچھا کہ آپکی عمر
کسقدر ہی آپنے فرمایا چار برس کی ہی۔ لوگون نے کہا کیونکر آپنے فرمایا کہ ستر برس تک تو مین
دنیا ہی کے قیل و قال مین مصروف رہا لیکن اب چار برس ہوے ہین کہ مین اس کو
اسطرح سے دیکھتا ہون کہ اسکا حال مجھسے مت پوچھو جو زمانہ کہ حجاب مین گذرا وہ داخل عمر نہین ہی
احمد خضرویہ نے حضرت بایزید سے کہا کہ مین نہایت کے درجے کو نہین پہونچتا ہون آپنے فرمایا تیرا
مقصود یہ ہی کہ عزت کی نہایت کو حاصل کرے اور حال آنکہ عزت جو ہی وہ صفت حق تعالی کی ہے

بس مخلوق کیونکر حاصل کرسکتی ہو۔ لوگون نے کہا کہ ناز کے بارے مین فرمایئے آپنے فرمایا کہ ملنا ہے لیکن ملنا دشوار ہے۔ بغیر نہ توڑنے کے۔ لوگون نے کہا کہ حق تعالیٰ کی طرف راہ کسطرح ملتی ہو آپنے فرمایا کہ راہ سے غائب ہونے اور حق تعالیٰ سے ملنے سے۔ لوگون نے کہا کہ آپ عجز کے رہنے کی تعریف کیون فرماتے ہین آپنے فرمایا کہ اگر فرعون عجز کا ہوتا تو انا ربکم الاعلیٰ نہ کہتا متکبر کبھی معرفت کی خوشبو تک نہ سونگھے گا۔ لوگون نے کہا کہ متکبر کسکو کہتے ہین آپنے فرمایا کہ اسکو کہ اٹھارہ ہزار عالم مین کسی نفس کو اپنے نفس سے ناپاک زیادہ دیکھے۔ لوگون نے کہا کہ آپ بڑے صاحب کرامت ہین کہ پانی کی سطح پر چلتے ہین آپنے فرمایا کہ یہ کرامت نہین ہو لکڑی کے ذرا ذرا سے ٹکڑے پانی پر تیرتے پھرا کرتے ہین تو لوگون نے کہا تو اچھا یہ تو کرامت ہو کہ آپ ہوا مین اُڑتے ہین آپنے فرمایا یہ بھی کچھ کرامت نہین ذرا ذرا سے جھینگے ہوا مین اُڑا کرتے ہین لوگون نے کہا یہ تو ضرور بڑی کرامت ہو کہ آپ ایک رات مین مکہ معظمہ پہونچ جاتے ہین آپنے فرمایا کہ یہ بھی کچھ نہین کیونکہ جادوگر ایک رات مین ہندوستان سے کوہ دماوند تک پہونچتے ہین۔ پھر لوگون نے کہا کہ اچھا اب آپ فرمایئے کہ مردون کا کار کیا ہو آپنے فرمایا کہ دل سوا خدائے عزوجل کے کسی مین نہ باندھے لوگون نے کہا کہ آپ کچھ اپنے مجاہدے کا حال بیان فرمادین کہ کسطرح رہے۔ آپ نے فرمایا کہ مین نے سو برس تک محراب نشینی کی لیکن پھر جو اپنے اوپر نظر کی تو آپ کو ایک عذر والی عورت کے مثل پایا اور جبکہ مینے دُنیا کو مین طلاقین دین یگانہ کا یگانہ ہوگیا اور حضور ہی مین تو جا کھڑا ہوا اور یہ کہنا شروع کیا کہ بارِ خدایا تیرے سوا میرا کوئی نہین ہے اور جبکہ تو میرا ہو سب کچھ میرا ہے جب بارگاہ ربّ العزت مین میرا صدق جانا گیا تو پہلا فضل کہ مجپر ہوا یہ تھا کہ نفس کے کوڑے کرکٹ کا ڈھیر میرے آگے سے ہٹا ڈالا گیا۔ اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے امر و نہی فرمائی جنھون نے کہ انپر عمل کیا خلعت پائے اور وہ اسی خلعت پر فریفتہ ہو رہے لیکن مینے خدا سے سوائے اسکے اور کسی چیز کی درخواست نہین کی۔ اور فرمایا کہ مینے حق تعالیٰ کی اسقدر یاد کی کہ جسقدر کہ تمام خلائق نے اسکی یاد کی یہان تک کہ میری یاد اُسکے یاد کرنے کا باعث ہوگئی بس اسکی معرفت نے

ترقی کی اور مجھکو زندہ کیا اور فرمایا کہ مینے خیال کیا کہ مین اسکو دوست رکھتا ہون جب غور کیا تو
معلوم ہوا کہ اسکی دوستی تو میری دوستی سے بھی پہلے تھی اور فرمایا کہ ہر کوئی عقل کے دریا مین
ڈوبا ہی اور مین اسکے خشکی کے دریا مین ڈوبا ہون یعنی دوسرون نے اپنی ریاضت پر نظر کی ہے
اور مین حق تعالی کی عنایت پر نظر رکھتا ہون اور فرمایا اور لوگون نے علم مُردون سے سیکھا ہے
اور مینے علم ایسے زندہ سے سیکھا ہی کہ جو کبھی نہ مریگا اور فرمایا کہ سب لوگ حق تعالی کے ساتھ
باتین کرتے ہین اور مین حق تعالی کیطرف سے باتین کرتا ہون کیونکہ حق میرے واسطے ہی اور فرمایا کہ
علم ظاہری کی فرمانبرداری و پیروی سے کوئی چیز مجھپر دشوار زیادہ نہین ہی اور فرمایا کہ مینے نفس کو
حق تعالی کیطرف بلایا اُسنے قبول نہ کیا مینے اُسکا ساتھ چھوڑا اور اکیلا اُسکی حضوری مین گیا۔ اور
فرمایا کہ میرے دل کو آسمان پر لے گئے مین تمام عالم ملکوت کے گرد پھرا جب واپس آیا تو مجھ سے
پوچھا کہ کیا لایا مینے کہا محبت و رضا کیونکہ یہی دونون بادشاہ تھی۔ اور فرمایا کہ جب مینے حق تعالے کو
اپنے علم سے جانا تو اپنے دل مین سمجھا کہ یہی میرے واسطے کافی ہوگا لیکن جب مینے حق تعالی کو اُسکے
فضل سے پہچانا تو سمجھا کہ ابھی مجھے اور ترقی کرنا چاہیے یہ میرے واسطے کافی نہین ہے۔ اور فرمایا کہ
مین اپنے اعضا کو عبادت مین مشغول کرتا اور جب کسی عضو کو سست پاتا تو دوسرے عضوون سے
کام لیتا یہانتک کہ مین بایزید ہوگیا اور فرمایا کہ میرے دل مین گذرا کہ معلوم کرون کہ سب سے زیادہ
سخت عذاب جسم کے لیے کونسا ہی آخر کو معلوم ہوا کہ غفلت سے بڑھکر کوئی عذاب سخت نہین ہے
کیونکہ دوزخ کی آگ آدمی کو اسطرح نہ جلاویگی جسطرح کہ ذرہ بھر غفلت جلاوے گی اور فرمایا کہ
برسون گذر گئے کہ جب مین نماز کو کھڑا ہوتا ہون تو میرا اعتقاد اپنے نفس کے بارے مین یہی
رہتا ہی کہ مین آتش پرست ہون مجھے زنار توڑنا چاہیے اور فرمایا کہ عورتون کا کام ہمارے
کام سے بہتر ہے کیونکہ وہ ہر مہینے مین غسل کرکے ناپاکی سے پاک ہوتی ہین اور ہمین ہماری
ساری عمر پاکی کا غسل نصیب نہوا اور فرمایا کہ اگر ساری عمر مین ایک کلمہ بایزید سے درست
نکل جاوے تو پھر اُسکے کسی سے خوف نہین ہی اور فرمایا کہ کل قیامت کے میدان مین

کہ تو نے یہ کام کیون کیا یا اس کام کو تو نے کیون نہین کیا تو مین اسکو زیادہ پسندیدہ سمجھتا ہون اور
دوست رکھتا ہون کہ مجھسے یون پوچھین کہ تو نے کیون نہین کیا یعنے اسمین کہ تو نے کیون کیا مین
پایا جاتا ہی اور مین پنا شرک ہی اور شرک بدترین گناہ ہی اسلیے مین چاہتا ہون کہ ایسی عبادت کرون
کہ جسمین لفظ مین درمیان مین نہو اور فرمایا کہ خداے تعالی خلائق کے اسرار پر واقف ہے
جس طرف کو کہ نظر فرماتا ہی اپنی محبت سے خالی پاتا ہے مگر بایزید کے اسرار کو اپنی محبت سے پر
پاتا ہی اور فرمایا کہ بہت سے لوگ ہین کہ ہم سے نزدیک ہین اور دراصل ہمسے دور ہین اور بہت سے
لوگ ہین کہ ہمسے دور ہین اور دراصل ہمسے نزدیک ہین اور فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ حق تعالے
سے توحید سے زیادہ کی درخواست کر رہا ہون جب مین بیدار ہوا تو مینے کہا کہ ای پروردگار مین
توحید کے بعد زیادہ اور کچھ نہین چاہتا ہون اور فرمایا کہ خداے بزرگ اور برتر کو دیکھا کہ مجھسے فرمایا
ای بایزید کیا چاہتا ہے مینے کہا کہ مین وہ چاہتا ہون کہ تو چاہتا ہے حق تعالے نے فرمایا کہ مین
تیرا ہون جیسا کہ تو میرا ہے اور فرمایا کہ مینے حق تعالی کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ تیری طرف راہ
کسطرح ہی فرمایا کہ خودی کو ترک کر اور چلا آ اور فرمایا کہ لوگ خیال کرتے ہین کہ مین ایک انکے مثل
ہون اگر میری صفت عالم غیب مین دیکھین تو ہلاک ہو جاوین اور فرمایا کہ مین مثل دریا کے ہون کہ نہ
اسکی گہرائی ظاہر ہی اور نہ اول اور نہ آخر ظاہر ہے ایک شخص نے حضرت بایزید سے سوال کیا کہ
عرش کیا چیز ہے آپنے فرمایا کہ مین ہون پوچھا کہ کرسی کیا ہی آپنے فرمایا کہ مین ہون پھر پوچھا کہ لوح و
قلم کیا ہی آپنے فرمایا کہ مین ہون کہا کہ خداے غالب اور بزرگ کے بہت بندے ہین جیسے ابراہیم
علیہ السلام اور موسی علیہ السلام اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا کہ وہ سب مین ہون پھر کہا کہ
کہتے ہین کہ خداے غالب اور بزرگ کے بندے حضرت جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور
عزرائیل علیہم السلام ہین آپنے فرمایا وہ بھی سب مین ہون وہ مرد خاموش ہو رہا حضرت بایزید نے
کہا ہان جو کوئی کہ حق مین فنا ہو جاوے حقیقت مین تمام چیزین جو موجود ہین حق ہی ہی ہین اگر وہ
شخص درمیان مین نہ رہے سب کو حق ہی حق دیکھے کیا عجب ہے والسلام ۔

معراج شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے یقین کی آنکھ سے حق تعالیٰ کو دیکھا بعد اس بات کے کہ مجھکو
تمامی موجودات سے درجہ استغنا پر پہونچایا اور اپنی نور سے منور فرمایا اور عجائب در اسرار پر مجھکو ماہر کیا اور اپنی
عظمت اور ہویت مجھپر ظاہر فرمائی اور میں نے حق تعالیٰ کی مدد سے اپنے میں دیکھا اور اپنی صفتوں میں غور و فکر
کی تو ظاہر ہوگیا کہ میرا نور حق تعالیٰ کے نور کے مقابلہ میں تاریکی تھا اور میری عظمت حق تعالیٰ کی عظمت کے
مقابلہ میں بالکل حقارت تھی اور میری عزت حق تعالیٰ کی عزت کے مقابلے میں گم ہوگئی وہاں بالکل
صفا پائی اور یہاں بالکل کدورت پائی۔ پھر جو میں نے نگاہ کی تو اپنا نور حق تعالیٰ کے نور میں دیکھا اور
اپنی عزت حق تعالیٰ کی عزت اور عظمت میں پائی میں نے جو کچھ کیا حق تعالیٰ کی قدرت سے کیا اسکا نور میرے
قالب میں چمکا میں نے انصاف اور حقیقت کی نظر سے دیکھا تو ساری پرستش حق تعالیٰ اسی طرف سے تھی اور حالانکہ
میں نے جانا تھا کہ میں اسکی پرستش کرتا ہوں میں نے کہا بارِ خدایا یہ کیا معاملہ ہے فرمایا کہ وہ تمام میں ہوں غیر میرا
میرے فعلوں کا ظہور تجھسے ہے لیکن طاقت اور قوت فعل کی مجھسے ہے جب تک میری توفیق تیرے حال پر نہ ہو
تیری قدرت نہیں کہ کسی طرح کی خیر یا عبادت کر سکے پس میری آنکھ کو واسطہ دیکھنے اور میں کو دیکھنے سے
بند کیا اور اسکو اپنی ذات پاک کا اصلی دیکھنا عطا فرمایا اور مجھکو میری ہستی سے نیست کر کے اپنی بقا سے
باقی بنایا اور عزیز کیا اور اپنی خودی بغیر روک ٹوک میرے وجود کے مجھکو دکھائی پھر تو میری حقیقت نے
ترقی پائی اور میں نے حق تعالیٰ سے حق تعالیٰ کو دیکھا اور حق تعالیٰ کو حقیقت میں پایا اور وہاں
میں نے مقام کیا اور آرام لیا اور کان بہرے کیے اور زبان گونگی بنائی اور جو علم کسبی تھا اسکو ترک کیا
اور نفس امارہ کی روک ٹوک کو درمیان سے اٹھا دیا بغیر آلات بشری ایک مدت وہاں ٹھہرا
اور فضول کو حصول کی وجہ سے توفیق کے ہاتھ سے ہمارا حق تعالیٰ کی مجھپر بخشائش ہوئی اور مجھکو
علم ازلی عطا فرمایا اور اپنے لطف سے زبان میری حلق میں رکھی اور اپنے نور سے مجھکو آنکھیں
عطا کیں پھر تو میں نے سارے موجودات کو حق تعالیٰ سے دیکھا اور لطف کی زبان سے حق تعالیٰ سے

سنا بات کی اور حق تعالیٰ کے علم سے علم حاصل کیا اور اسکے نور سے اسکو دیکھا جناب باری عزّ اسمہٗ کا ارشاد ہوا
کہ تو قدرت کے ساتھ اور بہت علیحدہ اور بغیر اسباب کے اور اسباب کے ساتھ ہے میں نے عرض کیا ای بار خدایا میں ایسی بے
قرینہ ہونگا اور اپنی ہستی پر تیری ہستی سے بے پروا ہونگا مجھے تو بغیر اپنے تیرا ہونا بغیر تیرے لیے ہونے سے زیادہ
پسندیدہ ہے اور تیرے ساتھ تیری ہی بات کرنا تیرے ساتھ نفس کے بات کرنے سے بہتر ہے حضرت حق تعالےٰ
نے فرمایا اب شریعت کو ترک مت کر اور امر و نہی کی حد سے قدم باہر مت رکھ تاکہ تیری سعی و کوشش ہمارے
نزدیک پسندیدہ ہو میں نے کہا کہ میری بھی یہی مراد ہے اور میرے دل کو یقین ہے اور اگر تو اپنے سے شکر کرے تو
اس سے بہتر ہے کہ مجھ سے کرے اور اگر تو برائی کرے تو میرے سے کرے کیونکہ تو نقصان اور عیب سے
پاک ہے حضرت باری تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ راز تو نے کس سے سیکھا میں نے کہا کہ سائل بہتر جانتا ہے
مسئول سے کیونکہ وہی مراد ہے اور وہی مرید اور وہی مجاب ہے اور وہی مجیب جب حق تعالےٰ
نے میرے راز کی صفائی دیکھی تو یہ توفیق بخشی کہ اپنی رضامندی کی ندا سے سرفراز کیا اور
خوشنودی کی رقم میرے نام پر کھینچی اور مجھکو منور فرمایا اور نفس کی تاریکی اور بشریت کی
کدورت سے پاک کر دیا پس میں نے جانا کہ میں اسی سے زندہ اور اسی کے فضل سے خوشی
کا بچھونا دل میں بچھائے ہوں حضرت حق تعالےٰ نے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے میں نے
کہا تجھی کو مانگتا ہوں کیونکہ بزرگوں کا بڑا بزرگ اور کریموں کا بڑا کریم تو ہی ہے اور میں
تیرے ہی سے تجھ پر قانع ہوں جب تو میرا ہوا میں نے فضل اور کرم کے فرمان کو لپیٹ رکھا اپنے
سے مجھے دور مت کر اور جو کچھ کہ تیرے سوا ہے اسکو میرے آگے مت لا تو تھوڑی دیر جواب
نہ دیا پھر کرامت کا تاج میرے سر پر رکھا اور مجھ سے فرمایا کہ تو حق کہتا ہے اور تو حق ڈھونڈھتا
ہے اس سبب سے کہ تو نے حق دیکھا اور حق سنا میں نے کہا کہ اگر میں نے دیکھا تو تیرے سے دیکھا اور اگر
میں نے سنا تو تیرے سے سنا پہلے تو نے سنا پھر میں نے سنا اسکے بعد میں نے اسکی بہت حمد و ثنا کی
اسلیے اسنے اپنی کبریائی سے مجھکو پر عطا فرمائے تب تو میں عزت کے میدانوں میں اڑا اور اسکی
صنعت و قدرت کے عجائبات کو دیکھا جب اسنے میری ضعف و کمزوری کو معلوم کیا اور میری عاجزی کو

پہنایا مجھکو اپنی قوت سے قوی کیا اور اپنی زینت و آرایش سے آراستگی بخشی اور کرامت کا تاج میرے
سر پر رکھا اور توحید کے محل کا دروازہ مجھپر کشادہ کیا جب آپ سے واقف ہوا کہ میری صفات اسکی صفات
تک پہونچیں اپنی حضرت جل و علا سے میرا نام رکھا اور اپنی خودی سے مجھکو خلعت عطا فرمایا اور یکتائی ظہور میں
آئی اور دوئی جاتی رہی اور فرمایا کہ تیری رضامندی وہی ہے کہ جو رضا ہماری ہے تیرا کلام آلودگی سے پاک
رہیگا اور تیرا امن ہونا کسی پر ظاہر ہوگا تاکہ وہ تجھپر عیب لگائے پھر مجھے غیرت کے زخم سے گھائل کیا اور دوبارہ مجھکو
زندگی عطا فرمائی جب میں آزمایش کی بھٹی سے بالکل خالص کھرا باہر نکلا تب حضرت حق تعالی نے فرمایا
لِمَنِ الْمُلْکُ میں نے کہا تیرے ہی واسطے ہے پھر فرمایا لِمَنِ الْحُکْمُ میں نے کہا تیرے ہی واسطے ہے پھر فرمایا
لِمَنِ الْاِخْتِیَارُ میں نے کہا کہ تیرے ہی واسطے ہے جب کلام سابق سے پھر مجھے سنانا چاہا تو فرمایا کہ ہماری
رحمت کی سبقت ہوتی تو مخلوق ہرگز آسودہ ہوتی اور اگر ہماری محبت ہوتی تو ہماری عظمت
و قدرت ساری عالم کو ہلاک کر ڈالتی پھر قہاری کی نظر سے بواسطہ جباری کی میری طرف نظر کی تو بھی
میری ہستی سے کوئی نشان نظر نہ آیا جب میں حالت مستی میں ہوا آپ کو ہر جنگل میں ڈالا اور غیرت کی
آگ سے اپنے تن کو ہر گھریا میں گلایا اور تلاش کا گھوڑا میدان فضا میں دوڑایا تو میں نے عاجزی سے بہتر
کوئی شکار نہ پایا اور خاموشی سے بڑھ کر کوئی چراغ روشن نہ دیکھا اور کوئی کلام بے کلامی سے بہتر نہیں سنا
میں نے سکوت کے محل میں سکونت اختیار کی اور صبر و شکیبائی کی صدری پہنی یہانتک کہ کام اس درجے کو
پہونچا کہ میری بشریت کے دیوان خانے کا ظاہر و باطن صاف و خالی دیکھا پھر تو تاریک دل میں ایک فرحت کا
روزن کشادہ کیا اور مجھکو تجرید اور توحید سے ایک زبان عطا کی اسلیے اب میری زبان اس کی
صمدیت کی خوبیوں میں گویا ہے اور میرا دل اسکی ربانیت کے نور سے منور ہے اور آنکھیں اسکی
صنع یزدانی سے بینا ہیں میں اسی کی مدد سے بولتا ہوں اور اسی کی قوت سے پھرتا ہوں اور جب میں
اسی کے فضل سے زندہ ہوں ہرگز نہ مرونگا اور چونکہ میں نے اس مقام کو حاصل کیا ہے میری تمامی اشارات
ازلی ہیں اور میری عبادت ابدی ہے میری زبان زبان توحید ہے میری جان جان تجرید ہے نہ تو
میں اپنی طرف سے خود بولتا ہوں کہ ایسا ہو کہ بولنے کی نسبت میری طرف کیا جائے یا میں

ذاکر ٹھہروں وہی میری زبان کو حرکت دیتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور میں تو فقط درمیان میں ترجمانی ہوں
کرنے والا درحقیقت وہی کہتا ہے نہ میں ہوں جب مجھکو بزرگ فرمایا تو ارشاد کیا کہ خلق تجھکو دیکھنا چاہتی ہے میں نے کہا
کہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ اُنکو دیکھوں اور اگر تجھکو یہی پسند ہے کہ مجھکو خلق کے سامنے کرے تو میں تیرے
خلاف نہیں چاہتا مگر پہلے مجھکو اپنی وحدانیت سے آراستہ فرمایئے تاکہ خلق جب مجھکو دیکھے تو تیری صنعت
میں نظر کریں اور درحقیقت تجھی کو دیکھیں اور میں درمیان میں موجود نہ ہوں حق تعالیٰ نے یہ میری مراد
پوری کی اور کرامت کا تاج میرے سر پر رکھا اور بشریت کے مقام سے مجھکو گذار دیا پھر فرمایا کہ ہماری مخلوق کے
روبرو آ میں نے بارگاہِ حضرت عزاسمہٗ سے ایک ہی قدم باہر رکھا تھا کہ دوسرے قدم پر میں کھڑے سے گر پڑا ایک
ندا آئی کہ میرے دوست کو پھیر لاؤ کیونکہ وہ بغیر میرے نہیں رہ سکتا اور بغیر میرے راہ نہیں چل سکتا
اور حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ جب میں وحدانیت کے مقام کو پہونچا تو میں نے مقام توحید کو کئی برسوں تک فہم کے
قدموں سے اس میدان میں دوڑا تھا اور طائر یگانہ ہو کر بیچونی کی ہوا میں اُڑتا پھرا تھا پہلا درجہ پایا
اور اسطرح جبکہ میں مخلوق سے غائب ہوا تھا تو میں نے کہا تھا کہ میں واصل بحق ہوا لیکن جبکہ میں ربوبیت
کے مقام میں پہونچا تو میں نے ایسا پیالہ پیا کہ ابد تک جسکے ذکر کی پیاس نہ بجھے گی حاصل کلام یہ ہے
کہ میں تیس ہزار سال تک وحدانیت کی فضا میں اُڑا اور تیس ہزار سال الوہیت میں پرواز کرتا رہا
اور تیس ہزار سال فردانیت میں جب پوری نوے ہزار سال ہو گئے تو میں نے بایزید کو دیکھا اور یہ بھی
کھل گیا کہ جو کچھ کہ میں نے دیکھا وہ سب یہ بایزید ہی تھا پھر چار ہزار میدان طے کر کے اولیاء اللہ کے درجے
کی نہایت تک پہونچا نگاہ کی تو میں نے اپنے آپ کو انبیاء علیہم السلام کو شروع درجے میں پایا پھر میں اسقدر
اُس میں بے نہایت چلا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ کبھی کوئی یہاں تک نہ پہونچا ہو گا اور کوئی مقام
اس سے برتر نہ ہو گا جب بغور نظر کی تو میں نے اپنا سر ایک نبی کے پاؤں کے تلوے سے لگا پایا تب تو مجھکو یہ بات
معلوم ہوئی کہ اولیاء اللہ کا نہایت عروج انبیاء علیہم السلام کے عروج کا شروع ہے اور انبیاء علیہم السلام
کے عروج کی نہایت نہیں پھر میری روح تمامی ملکوت پر گذری اور بہشت اور دوزخ اُسکو
دکھائے گئے میں نے کسی کی طرف توجہ نہ کی اور جو کچھ کہ اُسکے سامنے آیا اُسکی پروا نہ کی اور جس پیغمبر کی

جان تک پہونچی اُس سے سلام علیک کی جب حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جان تک پہونچی تو وہاں
اُسنے کیا دیکھا کہ ایسے سو ہزار آگ کے سمندر آگے ہیں اور ہنا کہ اگر ایک قدم رکھے تو جل بھن جائے اور اُسنے
ہزار مرد ایسے نوری اتو آگے پایا کہ اگر ذرا جرأت کریں تو اپنے آپ کو برباد کر دیں تو آخر کار مجبور ہوئی اور ہیبت اور
دہشت کے سبب ایسی بیہوش ہوگئی کہ کچھ خبر نہ رہی جب افاقہ ہوا تو اُسنے ہر چند چاہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے خیمہ کی طناب تک پہونچے اور اُنکی زیارت سے مشرف ہو لیکن نہ پہونچ سکی اور جاں اللہ حق تعالیٰ تک پہونچی تھی پر
آنحضرت تک اُسکی رسائی نہ ہوئی یعنی ہر شخص اپنے مرتبے کے موافق حق تعالیٰ تک پہونچتا ہے کیونکہ حق تعالیٰ سب کے
ساتھ ہے لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہونچنا محال ہے کیونکہ آپ صدر خاص میں تشریف فرما ہیں اسلیے
کہ جب تک لا الہ الا اللہ کا وادی طے نہ ہو حضرت محمد رسول اللہ کی وادی تک پہونچنا ناممکن ہے اور اصل تو یہ ہے کہ یہ
دونوں وادی ایک ہی ہیں جیسا کہ میں نے اس امر کا پہلے ذکر کیا کہ ابو تراب کا مرید حق تعالیٰ کو تو دیکھتا تھا لیکن
باوجود اسکے بایزید کے دیدار کی تاب نہ لا سکا پھر حضرت بایزید نے کہا الٰہی جو کچھ کہ میں نے دیکھا وہ سب میں ہی تھا اور میں
خوب جان گیا کہ جب تک کہ میں ہونا مجھ میں ہے مجھکو تیری طرف راہ نہ ہوگی اور خودی سے گزر کر مجھکو اپنی خودی سے چارہ
نہیں ہے اب تو ہی بتا کہ میں کیا کروں حکم ہوا کہ تیری رسائی تیری خودی سے ہمارے دوست محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی متابعت و پیروی میں ہے جا اپنی آنکھوں میں اُنکی قدموں کی خاک کا سرمہ لگا اور اُنکی متابعت پر
مداومت کر آس کمترین بندہ مختار کو ان لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ ایسے شخص کی شان میں کہ جسکے دل میں اسقدر
تعظیم نبوت کی ہو کلمات لاطائل کہتے ہیں اور جانا کہ خود حقیقت سے بے خبر ہیں جیسا کہ لوگوں نے حضرت بایزید
سے پوچھا کہ کل قیامت کے روز خلائق حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے کے نیچے ہوگی
آپ نے فرمایا کہ خداوند برتر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا جھنڈا حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے سے
زیادہ تر ہوگا کہ کل خلائق اور پیغمبر میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے میرا جیسا نہ آسمانوں میں ہے اور نہ زمین میں
کوئی ایسا پاؤ گے جس میں میری جیسی صفات ہوں اگر ہیں تو غیب میں پوشیدہ ہیں پس ظاہر ہے جب
کوئی ایسا ہو بیخبر بجز اسکو کہ سمجھتے ہیں کہ یہ شخص ہے ہاں اگر کہہ سکتے ہیں تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ
اس شخص کی زبان حق ہے اور کہنے والا بھی در اصل حق ہے اور اسی کا قول اسکا قول ہے اور وہ خود

ہی بولتا اور بہی سنتا اور بہی دیکھتا اور اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت حق تعالے بایزید کی زبان سے
بات کہتا ہے اور اسکی وجہ بھی یہی ہے کہ فرمایا کہ میرا عظیم القدر جھنڈا کہ درحقیقت وہ حضرت جل شانہ کا
جھنڈا ہے حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے جھنڈے سے زیادہ تر ہوگا اور دوسرے یہ کہ جب کوئی اس بات کا
قائل ہے کہ اِنّی اَنَا اللّٰہ ایک درخت سے ظہور میں آیا تو اسکو بھی ماننا چاہیے کہ یہ کلمات کہ لوائی اعظم
من لواء محمد و سبحانی ما اعظم شانی ۔ بایزید کی ذات کے درخت سے ظہور میں آسکے ۔ والسلام ۔

حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی مناجات

بار خدایا کب تک میرے اور تیرے درمیان منی اور توئی یعنی میں ہونا اور تو ہونا رہے گا اس منی یعنی میں پنے کو
درمیان سے اٹھا دیجیے تاکہ میری منی یعنی میں پن ایسا تجھ میں سمائے کہ میں کچھ نہ ہوں الٰہی جب تک میں
تیرے ساتھ ہوں سب سے بہتر ہوں اور جبکہ میں اپنے ساتھ ہوں سب سے کمتر ہوں ۔ الٰہی فقر و فاقے نے
مجھکو تجھ تک پہونچایا اور تیرے لطف نے پھر اسکو بھی یعنی فقر و فاقے کو زائل کر دیا ۔ بار خدایا مجھے زاہدی
نہیں چاہیے اور قرائی کی ضرورت نہیں اور عالم ہونے کی ہوس نہیں ہے اگر تجھے منظور ہے کہ
مجھے صاحبان خیر میں شامل کرے تو ذرا سی اپنے اسرار کی سنگھا کے اپنے دوستوں میں داخل کر لیجیے
الٰہی میں تجھپر ناز کرتا ہوں کیونکہ میں تیرے ہی فضل سے تجھ تک پہونچا ہوں الٰہی تیرے الہام دلوں کے
خطرات پر کیسے اچھے ہیں اور تیرے روشن الہام غیب کے راستوں میں کیسے شیریں ہیں اور کیسی
بزرگ وہ حالت ہے کہ جسکا کشف مخلوق پر دشوار ہے اور زبان اسکے وصف سے قاصر ہے اور
سچ تو یہ ہے کہ اگر عمریں بھی اسی دھن میں آخر ہو تو بھی یہ قصہ آخر نہو اے پروردگار یہ کچھ تعجب کی بات
نہیں ہے اگر میں تجھکو دوست رکھوں کیونکہ میں بندہ ضعیف و ناتوان عاجز و محتاج ہوں ہاں
البتہ تعجب کی بات ہے اگر تو مجھکو دوست رکھے کیونکہ تو خداوند ہے اور قادر ہے اور شہنشاہ ہے
اور بے پرواہ ۔ الٰہی پہلے میں تجھ سے ڈرتا تھا اور اب میں تجھسے خوش ہوں اور کیوں خوش نہوں
کہ مبہوت ہو رہا ہوں بار خدایا بایزید ستر بار تیری بزرگ بارگاہ کی قربت سے مشرف ہوا

جبکہ پہنا ایک زنار پہنا اور پھر اسکو کاٹا اور جب عمر اسکی آخر ہوئی محراب عبادت میں بیٹھا اور زنار باندھا
اور پوستین الٹ کر پہنا اور ٹوپی الٹ کر سر پر دھری۔ الٰہی میں تمام عمر کی ریاضت کا اظہار نہیں کرتا ہوں
اور رات بھر شب بیداری نہیں کرتا ہوں اور روزے تمام عمر کے یاد نہیں لاتا ہوں قرآن کے ختم بھی نہیں گنواتا ہوں
قربت اور مناجات کے اوقات کو بیان نہیں کرتا ہوں اور تو جانتا ہے کہ میں ان کاموں کی طرف کچھ بھی نظر
اعتبار سے نہیں دیکھتا ہوں لیکن یہ جو میں ان سب کا ذکر کرتا ہوں وہ اسلیے کرتا ہوں کہ مجھکو ان کاموں پر
فخر اور اعتماد ہے بلکہ صرف اسلیے کرتا ہوں کہ میں اپنے کیے سے نہایت شرمندہ ہوں اور یہ سب تیرا فضل ہے کہ
تو نے مجھکو ایسا خلعت عطا فرمایا کہ میں اپنے آپ کو ایسا دیکھتا ہوں ورنہ میرے جملہ کاروبار ہیچ و ناچیز ہیں
الٰہی آپ ایسا خیال فرمائیے کہ میں وہی ایک ناچیز ترکمانی ہوں کہ جسکی عمر کے ستر برس آتش پرستی میں
گذرے اور جوان سے بوڑھا ہو گیا ضلالت اور گمراہی ہی میں اب گویا کہ وہ جنگل سے آیا ہے تنگری تنگری کہتا ہوا
اللہ اللہ کرنا سیکھتا ہے اور زنار کاٹتا ہے اور اسلام کے حلقے میں داخل ہوتا ہے آمادہ ہے کہ زبان سے کلمہ
شہادت پڑھے الٰہی تیرا کام سب اسباب سے پاک ہے اور تیری قبولیت کے واسطے عبادت کی حاجت نہیں
اور تیرے حضور میں یہ بات بھی نہیں کہ گنہگار گناہ ہونے کے سبب سے مردود ہی کر دیا جائے بلکہ جسکو تو
چاہے باوجود گناہوں کے انبار کے بخشتا ہے اور اپنی حضوری میں حاضر کرے الٰہی میں نے جو کام کر کیے
انکو بڑا قیمتی سمجھا اور درحقیقت کچھ بھی نہیں ہیں کہ تیرے بیان سے قابل ہوں پس تو معافی کا خط
ان کاروں پر کہ تیری درگاہ کے لائق نہیں ہیں کھینچ دے اور گناہوں کی گرد مجھسے دور فرما دے تاکہ میری
بندگی تیری درگاہ کے لائق ٹھہرے۔ نقل ہے کہ حضرت بایزید شروع میں اللہ اللہ بہت کہا
کرتے تھے جبکہ آپ کو سکرات موت تھی اسوقت بھی آپ اللہ اللہ فرمانے لگے اور پھر کہا کہ یارب
میں نے کبھی تیری یاد نہیں کی مگر غفلت سے اور اب کہ جان پرواز میں ہے اور میں تیری عبادت سے
غافل ہوں نہیں جانتا ہوں کہ حضوری کب حاصل ہو یہ کلمات آپ کی زبان ہی پر تھے کہ جان بحق تسلیم
کر کے واصل بحق ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ جس رات کو آپ نے رحلت فرمائی
ابو موسیٰ غیر حاضر تھے یعنی آپ کے پاس موجود نہ تھے ابو موسیٰ رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا

کہ میں عرش کو سر پر اٹھائے لئے جا رہا ہوں میں تعجب میں رہا اور صبح کو روانہ ہوا کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے
جا کر اسکی تعبیر پوچھوں یہاں آکر معلوم ہوا کہ حضرت بایزید نے رات کو وفات پائی اور بہت لوگ
ہر چہار طرف سے اکٹھا ہو گئے ہیں جب آپ کا جنازہ اٹھایا تو میں نے بہت کوشش کی کہ میں بھی آپکے جنازے کا
ایک پایہ پکڑوں لیکن میری باری نہیں آتی تھی میں بہت بیقرار ہوا آخر کار میں جنازہ کے نیچے گھسکر اپنے
سر پر اٹھا لیا اور میں اس خواب کو بھول گیا تھا سے کیا دیکھا کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ای
ابو موسی یہی تیری رات کے خواب کی تعبیر ہے کہ تو عرش کو سر پر اٹھائے تھا وہ یہ بایزید کا جنازہ ہی ہے۔
نقل ہے کہ ایک مرید نے حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ حضرت آپنے منکر و نکیر کے
سوال سے کیونکر خلاصی پائی آپنے فرمایا کہ جب ان عزیزوں نے سوال کیا تو میں نے یہ کہا کہ تمھارا اس سوال
سے مقصد پورا نہو گا کیونکہ اگر میں کہونگا کہ میرا خدا وہ ہے تو یہ میری بات ہیچ و پوچ ہوگی ہاں البتہ یہ ہو سکتا ہے
کہ تم واپس جاؤ اور حق تعالی سے پوچھو کہ میں اسکا کون ہوں جو کچھ حق جل شانہ فرماوے وہ بالکل حق
و راست ہے اور اگر میں سو بار کہوں کہ وہ میرا خدا ہے تو بیفائدہ ہے اگر وہ مجھے اپنا بندہ نجانے۔ ایک
بزرگ نے حضرت بایزید کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ حضرت حق تعالی نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے
فرمایا کہ مجھسے پوچھا کہ ای بایزید تو کیا لایا ہے میں نے کہا بار خدایا میں ایسی کوئی چیز نہیں لایا ہوں کہ
تیری حضرت عز اسمہ کے قابل ہو ہاں البتہ یہ ایک چیز لایا ہوں کہ میں نے تیرا کسیکو شریک نہیں گردانا
حضرت حق تعالی سبحانہ نے ارشاد فرمایا کہ ولا لیلۃ اللبن یعنی اس رات کو کہ تو نے دودھ پیا شرک نہ تھا
ان بزرگ نے کہا اے حضرت میں اسکا مطلب نہ سمجھا آپنے فرمایا کہ میں نے ایک رات دودھ پیا تھا میرے
پیٹ میں درد ہوا میری زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ میں نے دودھ پیا اسوجہ سے پیٹ میں درد ہوا حضرت
حق تعالی نے اسقدر مجھپر عتاب فرمایا یعنی کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ میرے سوا اور کسیکو بھی کسی کار میں دخل ہے
ہرگز نہیں۔ نقل ہے کہ جب حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کر چکے تو والدہ علی احمد کی جو
احمد خضرویہ کی بیوی تھیں حضرت بایزید کی قبر کی زیارت کو آئیں جب زیارت سے فارغ ہوئیں تو فرمانے لگیں
کہ تم جانتے ہو کہ شیخ بایزید کون تھے لوگوں نے کہا کہ آپ بہتر جانتی ہیں انھوں نے فرمایا

کہ مین ایک رات خانہ کعبہ کے طواف مین تھی مین تھوڑی دیر بیٹھ گئی اور سوگئی مینے ایسا دیکھا کہ مجھے آسمان پر لیگئے یہانتک کہ مین عرش کے نیچے تک پہونچی مینے دیکھا کہ عرش کے نیچے ایک بڑا لنبا چوڑا بیابان ہے اور تمامی گل اور ریحان پر ہے اور سب عجیب و غریب یہ دیکھا کہ ہر پھول کی پتی اور پنکھڑی پر لکھا تھا کہ بایزید ولی اللہ ہے نقل ہے کہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ مینے حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا مینے کہا کہ آپ مجھکو کچھ وصیت کیجیے آپ نے ایک شعر عربی مین پڑھا جسکے معنی یہ ہین کہ آدمی ایک بڑی گہرے اور بے نہایت سمندر مین ہین اور کشتی اُنسے بہت دور ہے اسمین کوشش کر کہ اُس کشتی مین سوار ہوجاوے اور اس بیچاری تن کو اس دریا سے چھڑا دے نقل ہے کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ تصوف کیا ہے آپنے فرمایا آسایش کا دروازہ اپنے اوپر بند کرنا اور محنت کے زانو کے پیچھے بیٹھنا جب شیخ بوسعید ابو الخیر حضرت بایزید رحمۃ اللہ کی زیارت کو آئے تو تھوڑی دیر ٹھہرے اور جب واپس جانے لگے تو یہ کہا کہ یہ ایسی جگہ ہے کہ جسنے کوئی چیز جہان مین گم کی ہو یہان آکر ڈھونڈھ لیوے نقل کرتے ہین کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے چوہتر برس کی عمر مین اس جہان فانی سے ۲۶۱ہجری نبوی مین رحلت فرمائی اور واصل بحق ہوے

عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ زمانہ کے دین و ایمان کے ستون وہ شریعت اور طریقت کے پیشوا وہ حقیقت کے ذو الجہادین وہ امیر اقلیم و بلاد کے حضرت شیخ عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ تھے جنکو علما نے شہنشاہ کہا ہے علم اور شجاعت مین ثانی نہ رکھتے تھے اور طریقت مین محتشم اور صاحبان شریعت مین محترم تھے اور فنون علم مین احوال عجیبہ و غریبہ رکھتے تھے اور بڑے بڑے مشائخ کے صحبت یافتہ تھے اور مقبول جہان تھے اور اُنکی تصانیف بہت ہین اور مشہور ہین اور اُنکی کرامتین لوگون کی زبانون پر جاری ہین نقل ہے کہ ایکروز عبد اللہ بن مبارک رح آرہے تھے سفیان ثوری رح نے کہا تعال یا رجل المشرق فضیل رح وہان بیٹھے کہنے لگے والمغرب وما بینہما یہان سے مقولہ حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جس شخص کی فضیلت بزرگی و ثنا و صفت کرین اُسکی

تو تعریف بھلا ہم کیا کر سکتے ہیں - اور آپ کی توبہ کا آغاز یوں ہوا ہے کہ آپ ایک کنیز کے پر عاشق ہو گئے اور اسکا
عشق ایسا پیدا ہوا کہ ہر دم بیقرار رہنے لگے ایکبار جاڑے کے موسم میں ایک رات اسکی دیوار کے نیچے صبح تک
کھڑے رہے اور اسکی انتظاری میں تمام رات کی برف اپنے اوپر لی جب صبح کی اذان ہوئی تو آپنے خیال
کیا کہ عشا کی اذان ہے جب دن روشن ہوا تو آپنے اپنے دل میں کہا کہ اے لو یہ تو دن نکل آیا آج میں ساری
رات اُس محبوبہ ہی کے خیال میں ڈوبا رہا اور انتظار ہی میں شام سے صبح کر دی یہ کہنے کے بعد آپنے
پھر اپنے دل میں یہ کہا کہ اے مبارک کے بیٹے تجھے شرم نہیں آتی کہ تو نے ایسی مبارک رات کو خواہش نفسانی کی
لذت کے خیال میں کھڑے کھڑے دن کیا اگر تو امام صاحب کے پیچھے نماز میں ہوتا اور وہ امام لمبی سورہ پڑھتا
اور تو کھڑے رہ کر سنتا تو کیسا اچھا ہوتا اور اگر محبت الٰہی میں تو اس رات آپ کو ایسا انتظار رکھتا تو کیا
پاتا بس یہ خیال کرنا ہی تھا کہ حق تعالیٰ کے عشق و محبت کا درد آپکے دل میں پیدا ہوا آپنے اُسی وقت
توبہ کی اور عبادت الٰہی میں مشغول ہوئے اور پھر تو ایسی عبادت اور ریاضت کی کہ اس درجے کو
پہنچے کہ ایکروز آپ کی والدہ شریفہ باغ میں تشریف لیگئیں آپ کو دیکھا کہ ایک گلاب کے درخت کے نیچے غفلت میں
پڑے ہیں اور ایک سانپ نرگس کی شاخ منہ میں لیے مگس رانی کر رہا ہے نقل ہے کہ آپ در اصل باشندے مرو کے
تھے آپنے اکثر مقامات مشہورہ کی سیر و سیاحت کی چنانچہ مدت تک بغداد شریف میں بڑے بڑے مشائخ کی
صحبت میں رہے اور پھر مکہ معظمہ میں تشریف لیگئے اور مدت تک وہاں مجاوری کی اور پھر واپس مرو کو آئے
اور اہل مرو سے آپ کا بہت ربط ضبط پیدا ہوا اور بہت لوگ آپکے معتقد ہو گئے اور اُس زمانے میں دو فریق تھے
کہ ایک فریق کو فقہا اور دوسرے کو محدث اور راویان اخبار کہتے تھے لیکن آپ کا برتاؤ دونوں جماعتوں کے
ساتھ ایسا تھا کہ آپ کو دونوں فریق مانتے تھے اور آپ کو رضی الفریقین کہتے تھے اور جس مسئلے پر کہ دونوں فریق
میں کسی قسم کی بحث و تکرار ہوتی تھی اسکو آپکے سامنے پیش کرتے تھے اور جیسا کہ آپ فرماتے تھے اُسکے موافق پسند
کرتے تھے پھر آپنے وہاں دو رباط بنائے ایک اہل حدیث کے واسطے اور ایک اہل رائے کے واسطے۔ پھر آپ
مکہ معظمہ تشریف لیگئے اور وہیں بود و باش اختیار کی۔ نقل ہے کہ آپ ایک سال حج کو جاتے اور
ایک سال جہاد کو اور ایک سال تجارت کرتے اور جو کچھ کہ نفع حاصل ہوتا وہ سب مستحقوں کو تقسیم کرتے

اور مُریدوں کو چھوہارے دیتے اور گٹھلیاں گنتے اور جو شخص کہ سب سے زیادہ کھاتا اُسکو اُسکی گٹھلیوں کی
تعداد کے موافق درم دیتے۔ نقل ہے کہ ایکبار آپ کا ایک بدخو ساتھی جدا ہوا آپ اُس سے جدا ہوتے
اور روئے لوگوں نے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ بیچارہ مجھ سے جدا ہوا اور حالانکہ اُسکی
بدخلقی اُس سے جدا نہوئی تھی۔ نقل ہے کہ ایکبار آپ ایک اونٹ پر سوار مکہ معظمہ کے بیابان میں تشریف
لیجا رہے تھے ایک درویش بھی آپ کے ہمراہ ہو لیا آپ نے فرمایا کہ اے درویش ہم لوگ تو دولتمند ہیں اور بلائے
ہوئے ہیں تم ہمارے ساتھ کہاں جاتے ہو کہ طفیلی ہو درویش نے جواب دیا کہ جب میزبان کریم ہوتا ہے تو طفیلی
کی مہمان سے بھی زیادہ خاطرداری کرتا ہے اگر تمکو اُسنے گھر بلایا ہے تو ہمکو اپنے پاس بلایا ہے آپ نے یہ سنکر فرمایا
کہ وہ ہم دولتمند ہیں تو قرض مانگتا ہے درویش نے کہا کہ ہاں وہ قرض ہماری ہی لیے مانگتا ہے یہ جواب
پاکر آپ بہت شرمندہ ہوئے اور کہا کہ تم سچ کہتے ہو۔ نقل ہے کہ آپ کا تقویٰ اس درجہ کا تھا کہ ایکبار آپ ایک
منزل پر اُترے اور آپ کی سواری میں ایک قیمتی گھوڑا تھا آپ نماز میں مشغول ہوئے اور آپ کا وہ گھوڑا ایک
شخص کے کھیت میں چلا گیا جب آپ نے نماز سے فارغ ہو کر یہ حالت دیکھی تو گھوڑے کو وہیں چھوڑا اور پیدل روانہ
ہوئے۔ ایکمرتبہ آپ مرو سے شام گئے صرف اسلیے کہ آپ نے کسی سے قلم مانگ کر لیا تھا اور پھر اُسکو دینا بھول
گئے تھے تاکہ اُسکا قلم اُسکو واپس کریں۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ راہ میں گذرتے تھے لوگوں نے ایک
اندھے سے کہا کہ عبداللہ بن مبارکؒ آرہے ہیں تجھے جس چیز کی ضرورت ہو اُنسے طلب کر اندھے نے سنکر
یہ کہا کہ اے عبداللہ ذرا ٹھہر آپ کھڑے ہو گئے اُس اندھے نے کہا کہ آپ دعا کیجیے کہ حق تعالیٰ میری آنکھیں
پھر مجھکو عطا کرے آپ نے سر آگے جھکا لیا اور دعا کی فی الفور وہ اندھا بینا ہو گیا۔ نقل ہے کہ حضرت
عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ میں ایک بیابان میں تھا کہ حج کا زمانہ آگیا
میں نہایت بیقرار ہوا کہ کسطرح آپ کو وہاں پہونچاؤں آخر کار میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ میں یہاں تو
نہیں پہونچ سکتا خیر وہ اعمال ہی عمل میں لاؤں کہ جنکی بدولت یہی جگہ حج کا ثواب حاصل کروں یعنی
ناخن ترشواؤں اور بال منڈواؤں میں اسی تشویش و پیچ میں تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑھیا
لکڑی ٹیکتی چلی آتی ہے جب میرے پاس آئی تو مجھ سے کہا اے عبداللہ شاید تو حج کی آرزو رکھتا ہے

نے کہا ہاں مجھے نہایت زرد شدہ ہون پھر کہنے لگی کہ مجھے تیرے ہی واسطے بھیجا ہے کہ تو میرے ساتھ چلا آ تاکہ مین تجھکو عرفات مین
پہونچا دون حضرت عبداللہ فرماتے ہین کہ مینے یہ سنکر اپنے دل مین کہا کہ اب تو صرف تین روز اور باقی رہے ہین یہ بڑھیا
مجھکو عرفات تک کیسے پہونچا سکتی ہے اُس بڑھیا نے کہا کہ جس نے صبح کی نماز کی سنتین بخارا مین پڑھی ہون اور فرض
جیحون کے کنارے پر اور نماز اشراق شہر مرو مین تو اسکے ساتھ ہمراہی کر سکتا ہے تب مینے کہا بسم اللہ اور ہم دونون روانہ
ہوے اور راہ مین ہمکو ایسا ایسا گہرا پانی کہ جسمین کشتی مین سوار ہو کر بھی گذرنا دشوار ہے ملا اور ہم اُس
پر بآسانی عبور کر گئے جبکہ پانی کے کنارے پہونچتے وہ بڑھیا مجھسے کہتی کہ آنکھین بند کر لے جب مین آنکھین بند کر لیتا
تو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا کمر کمر پانی مین چل رہا ہون یہانتک کہ مجھکو عرفات مین پہونچا دیا جب ہم حج ادا
کر چکے اور طواف اور سعی اور عمرے سے فارغ ہوے اور رخصتی طواف بجا لائے تو اُس بڑھیا نے مجھ سے کہا کہ میرا
ایک بیٹا ہے کہ جسکو عرصہ ہو گیا ایک غار مین عبادت و ریاضت مین مشغول ہے تاکہ اُسکو دیکھین مین اُسکے ہمراہ
وہان گیا مینے دیکھا کہ ایک جوان زرد رو اور ضعیف و ناتوان اور نورانی شکل کا وہان موجود ہے جونہی کہ اُسنے
اپنی مان کو دیکھا اُسکے قدمون پر گر پڑا اور اپنا منہ اُسکے تلوون پر ملا اور کہنے لگا کہ مین جانتا ہون کہ آپ اپنی آپ سے
نہین آئی ہین بلکہ خداے تعالی نے آپ کو بھیجا ہے تاکہ میری تجہیز و تکفین کرین کیونکہ میرے مرنے کا وقت قریب ہے
اُس بڑھیا نے مجھسے کہا کہ اے عبداللہ تو یہان قیام کر تاکہ اس میرے بیٹے کو دفن کرین کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ اُس
جوان نے وفات کی اور ہمنے اُسکو دفن کیا اسکے بعد اُس بڑھیا نے کہا کہ مجھے کوئی کام نہین ہے اب
مین اپنی باقی عمر اسکی قبر پر بیٹھونگی اور اے عبداللہ اب تو جا اور دوسرے سال کہ تو آئیگا مجھکو تو نہ پائیگا
لیکن دعاے خیر سے محروم نہ کیجیو ۔ نقل ہے کہ ایکسال حضرت عبداللہ حج سے فارغ ہو کر خانہ کعبہ مین ذرا کی ذرا
سو گئے خواب مین دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اُترے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس سال کسقدر لوگ حج کو
کیواسطے آئے ہین اُس دوسرے نے جواب دیا کہ چھ لاکھ پھر اُسنے کہا کہ حج کتنے لوگون کا مقبول ہوا اُسنے
کہا کہ اُنمین سے کسیکا بھی مقبول نہین ہوا حضرت عبداللہ فرماتے ہین کہ جب مینے یہ سنا تو بڑی بیقراری میرے
دل مین پیدا ہوئی اور مینے کہا کہ یہ اسقدر خلائق جہان کی ہر چہار طرف سے اتنی رنج اور تکلیف جھیل کر اور
دور و دراز راستے کو طے کر کے آئی اور طرح طرح سے بیابان طے کیے انکی یہ سب محنت اکارت گئی

پھر اس فرشتے نے کہا کہ دمشق میں ایک موچی ہے کہ جسکا نام علی بن الموفق ہے اور وہ حالانکہ حج کو نہیں گیا
لیکن اسکا حج مقبول ہوا ہے اور ان سب لوگوں کو حق تعالیٰ نے اُسکے طفیل میں بخشدیا جب یہ سُنا تو میری آنکھ
کھل گئی اور مینے کہا کہ اب دمشق کی طرف چلنا چاہیے اور اُس شخص کی زیارت سے مشرف ہونا چاہیے جب میں دمشق میں
پہونچا اور اُسکا گھر تلاش کرکے آواز دی تو ایک شخص نکلا مینے کہا تیرا نام کیا ہے اُسنے کہا کہ علی بن الموفق ہے مینے کہا
کہ مجھے آپ سے کچھ بات کہنا ہے اُسنے کہا فرمائیے مینے کہا کہ آپ کیا کام کرتے ہیں اُسنے کہا کہ میں جوتیوں میں پیوند
لگاتا ہوں پھر مینے یہ واقعہ اُنسے بیان کیا آپنے کہا کہ تمھارا نام کیا ہے مینے کہا عبد اللہ بن المبارک اُسنے یہ سُنکر
ایک چیخ ماری اور گر پڑا اور بیہوش ہو گیا جب افاقہ ہوا تو مینے کہا کہ مجھے آپ اپنے عمل پر آگاہی بخشیے آپنے کہا کہ
تیس برس سے مجھے آرزو حج کی تھی اور مینے جوتیوں میں پیوند ٹانک ٹانک کر تین سو درم جمع کیے اور مینے اس
سال ارادہ کیا کہ حج کو جاؤں ایک دن کا ذکر ہے کہ میری بیوی نے کہ حاملہ تھی مجھسے کہا کہ ہمسایہ کے گھر سے
کھانے کی بو آرہی ہے تو جا کر تھوڑا سا کھانا اُس سے میرے واسطے مانگ لا میں گیا ہمسایہ نے کہا کہ بھائی یہ کھانا
تمھارے لائق نہیں ہے کہ آج سات روز سے ہمنے اور ہمارے بچوں نے کچھ نہیں کھایا ہے ایک مرا گدھا مجھکو ملگیا میں
تھوڑا سا اُس سے کاٹ لایا ہوں اور اُسی کو پکایا ہے جوں ہی کہ مینے یہ سُنا میرے سر سے لیکر قدموں تک ایک
آگ لگ گئی اور میں دوڑا گیا اور وہ تین سو درم لاکر اُسکو دیدیے اور کہا کہ لو اسکو اپنے بال بچوں میں
خرچ کرو کہ ہمارا حج یہی ہے حضرت عبد اللہ رح نے یہ سُنکر کہا صدق الملک فی الرؤیا صدق الملک فی الحکم
والقضاء نقل ہے کہ حضرت عبد اللہ رح کا ایک غلام مکاتب تھا ایک شخص نے حضرت عبد اللہ سے کہا
کہ یہ آپکا غلام کفن چور ہے اور کفن چُرا چُرا کر بیچتا ہے اور اُسکی قیمت لاکر آپکو دیتا ہے حضرت
عبد اللہ یہ سُنکر غمگین ہوئے ایک رات اُسکے پیچھے پیچھے گئے جبکہ وہ غلام قبرستان میں پہونچا تو اُسنے
ایک قبر کو کھولا اور اُسمیں ایک محراب تھی وہاں نماز کے لیے استادہ ہوا حضرت عبد اللہ پہلے تو دُور
سے اُسکو دیکھتے رہے پھر چپکے دبے پاؤں قریب جا کر دیکھا کہ وہ غلام ایک ٹاٹ کا لباس پہنے اور
ایک طوق گردن میں ڈالے زمین پر سر رگڑ رہا ہے اور رو رہا ہے حضرت عبد اللہ یہ حال دیکھکر
چپکے پلٹ آئے اور ایک گوشے میں بیٹھکر رونے لگے اور صبح تک وہاں چھپے بیٹھے رہے اور غلام

صبح تک اُس قبر کے اندر نماز مین مشغول رہا جب صبح قریب ہوئی تو وہ غلام اُس قبر سے باہر نکلا اور قبر کے
سر کو ڈھانک دیا اور مسجد مین گیا اور صبح کی نماز ادا کی اور کہا الٰہی اب دن ہوا اور میرا جو مجازی مالک ہے
وہ مجھسے درم مانگیگا مفلسون کو روزی اور بزرگی دینیوالا تو ہی ہے عطا فرما جہان سے کہ تو مناسب سمجھے
فی الفور ایک نور ہوا سے ظاہر ہوا اور درم بھر چاندی کی صورت بنکر غلام کے ہاتھ پر نمود ہوا حضرت
عبداللہ کو یہ حال معاینہ کرنے کے بعد طاقت نرہی اُٹھ کھڑے ہوے اور غلام کا سر گود مین لے لیا اور
بار بار چومتے تھے اور کہتے تھے کہ ایسے غلام پر ہزار مجھ ایسے خواجہ کی جان قربان ہون کاشکے خواجہ تو ہوتا
اور مین غلام ہوتا۔ غلام نے جب یہ حالت دیکھی تو کہا الٰہی میرا پردہ فاش ہوگیا اور میرا راز کھل گیا اب
دُنیا مین میرے آرام کی کوئی صورت نرہی اے خدا اپنی بزرگی اور عزت کا صدقہ کہ مجھکو اس دُنیا کا
مفتون نہ کیجیو اب اپنے فضل سے مجھکو اُٹھالے ابھی تک سر اُسکا حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کی
گود مین تھا کہ جان بحق تسلیم ہوا حضرت عبداللہؒ نے اُسکو اُسی ٹاٹ مین کہ پہنے تھا
لپیٹ کر اُسی قبر مین دفن کیا اُسی رات پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو خواب مین دیکھا کہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کے ساتھ تشریف لا رہے ہین اور ہر ایک صاحب اُنمین سے ایک
بُراق برق رفتار پر سوار ہین اور فرماتے ہین کہ اے عبداللہ تو نے کسواسطے ہمارے دوست اور
حضرت حق تعالیٰ کے محبوب کو ٹاٹ سمیت دفن کیا۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت عبداللہؒ بڑے بڑے
عُہدون اور کروفر کے ساتھ مسجد سے نکلکر جارہے تھے ایک سیدزادہ نے کہا اے ہندوزادہ یہ کیا
معاملہ ہے کہ مین فرزند رسولؐ ہون دن بھر محنت و مزدوری کرتا ہون تب کہین روزی پاتا ہون
اور تو اس شان و شوکت کے ساتھ رہتا ہے حضرت عبداللہؒ نے جواب دیا کہ مین وہ کام کرتا ہون کہ
آپکے جناب دادا بزرگوار نے کیا ہے اور جسکے کرنے کا حکم فرمایا ہے اور آپ اُنکے اقوال و اعمال پر عمل
نہین کرتے ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت عبداللہؒ نے یہ جواب دیا کہ اے سیدزادے آپ درست
فرماتے ہین آپکے بھی ایک باپ تھے اور میرے بھی ایک باپ۔ آپکے باپ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم تھے اور میرا باپ ایک گمراہ اور بے راہ شخص تھا آپکے والد ماجد سے علم میراث رہا

اور بیٹے اپنی میراث کو واصل کیا اور خرچ ہوا اور میرے باپ کے گھر ابھی میراث ہی تھا اور اسکو آپ نے اختیار کیا اور
ذلیل ہو گیا اسی رات کو حضرت عبداللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ناراض ہیں پوچھا
یا رسول اللہ باعث برہمی کا کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اور میرے بیٹے پر عیب گیری کرے حضرت عبداللہ جاگ اٹھے اور
اُن سیّدزادے کی تلاش کیا تاکہ معذرت کریں اُن سیّدزادے نے اُسی رات کو خواب میں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
دیکھا اور آنحضرت نے فرمایا کہ اگر تو ویسا ہوتا کہ جیسا کہ تجھکو ہونا چاہیے تو وہ کلمہ تجھکو نہ کہہ سکتا وہ سیّدزادے جب
بیدار ہوئے تو ارادہ کیا کہ حضرت عبداللہ کی خدمت میں جا کر معذرت چاہیں غرض دونوں راہ میں باہم
ملاقی ہوئے اور رات کے اپنے خواب کو بیان کیا اور توبہ کی نقل ہے کہ سہل بن عبداللہ تستری حضرت عبداللہ
ابن مبارک رحمہ کے پاس آتے تھے ایک روز جب سہل بن عبداللہ باہر آئے تو یہ کہا کہ میں آج سے آپ کے درس میں حاضر
ہونگا کیونکہ آج آپ کی لونڈیاں کوٹھے پر آئیں اور مجھکو انہوں نے باہر بیرون کر کر بلانے لگیں اے سہل اے سہل مجھکو
یہ بہت ناگوار معلوم ہوا آپ انکو تنبیہ و تادیب کیوں نہیں فرماتے ہیں کہ اس طرح بے ادبی کرتی ہیں حضرت
عبداللہ نے یہ سنکر کہا کہ وہ وقت ہوا تا کہ ہم سب ملکر سہل رحمہ کے جنازہ کی نماز پڑھیں اسی دم سہل رحمہ نے وفات
کی اور سب نے انکے جنازہ کی نماز پڑھی پھر پوچھا کہ اے حضرت آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا آپ نے فرمایا کہ وہ حوریں
تھیں کہ اسکو بلاتی تھیں اور میرے گھر میں تو کوئی لونڈی نہیں ہے۔ نقل ہے کہ لوگوں نے حضرت
عبداللہ بن مبارک رحمہ سے پوچھا کہ آپ نے کیا کیا عجائب دیکھے آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک راہب کو دیکھا جو
مجاہدہ کرتے کرتے بہت کمزور و ناتوان ہو گیا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ خدا کا راستہ کس قدر لمبا ہے اور وہ
کیا چیز ہے اسنے جواب میں کہا کہ تو جب خدا کو جانتا ہے تو اسکا راستہ بھی ضرور جانتا ہوگا اور مجھکو تعجب ہے
کہ باوجود اسکے نہ جاننے نہ پہچاننے کے میرا اسکی پرستش کرتے کرتے یہ حال ہو گیا کہ ہڈی اور
صرف چمڑا باقی ہے اور تم اپنے آپ کو عارف بتاتے ہو اور میں تم میں اسکا خوف مطلق
نہیں پاتا ہوں حالانکہ یہ امر بالکل خلاف و برعکس ہے کیونکہ معرفت کا اقتضا یہ ہے کہ خوف زیادہ ہو
اور کفر کا اقتضا یہ ہے کہ جہل و نادانی ہو حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ مجھکو اس راہب کی
یہ بات بڑی عبرت دہ ہوئی اور بہت سے ان کاموں سے کہ جو کرنے کے لائق نہ تھے اسکی

نصیحت نے مجھکو باز رکھا۔ نقل ہے کہ حضرت عبداللہؒ نے فرمایا کہ مین ایکبار روم کے ایک علاقے مین تھا اور مینے
دیکھا کہ ایک جگہ بہت لوگ جمع ہین وہان مین گیا کہ دیکھون کیا ہے مینے ایک شخص کو دیکھا کہ ہاتھ پانون بندھا
ایک شکنجے مین کھنچا ہے اور ایک شخص اُسکو مار رہا ہے اور دوسرے لوگ یہ کہتے ہین کہ خوب مار اگر لبی کریگا تو دیکھے
مراتب تجھے بہی سمجھ لیگا اور وہ بیچارہ باوجود اس مار پیٹ کے اُف بھی نہین کرتا ہے مجھے یہ دیکھکر تعجب ہوا مینے پوچھا
کہ اسکی وجہ کیا ہے کہ تجھپر اسقدر مار پڑ رہی ہے اور تو آہ بھی نہین کرتا ہے اُسنے کہا کہ مجھسے ایک بڑا گناہ ہو گیا ہے
اور وہ یہ ہے کہ ہمارے یہان دستور ہے کہ جبتک کہ گناہ سے پاک نہو جاوین نام بڑے بت کا نہین لیتے ہین مینے گناہ کی
حالت مین بڑے بت کا نام لیلیا اُسکی یہی وجہ سے اس عذاب مین گرفتار ہوا ہون حضرت عبداللہ نے یہ سنکر کہا
کہ شکر ہے اُس خدا قدوس کا کہ ہمکو ایسا مذہب عطا فرمایا کہ جسمین اگر گنہگار اُسکا نام لیوے تو گناہون سے پاک ہوجاوے
اور جبکہ اُسکو پہچان جاوے جیسے کہ اُسکے پہچاننے کا حق ہے خاموش و زبان بستہ ہوجاوے جیسا کہ وارد ہے مَن عَرَفَ اللّٰہَ
کَلَّ لِسَانُہٗ نقل ہے کہ حضرت عبداللہؒ ایکبار جہاد کو گئے جبکہ ایک کافر کے مقابلے مین تھے وقت نماز کا آگیا
آپنے کافر سے مہلت مانگی کہ نماز ادا کی جبکہ کافر کی پرستش کا وقت آیا تو اُسنے بھی آپ سے مہلت مانگی اور بت کیطرف
متوجہ ہوا حضرت عبداللہؒ نے اُس موقع کو غنیمت سمجھکر چاہا کہ تلوار کھینچکر اُسکو قتل کر ڈالین آپ جبکہ تلوار گھسیٹے
اُس کافر کے سر پر پہونچے تو آپنے ایک آواز سنی کہ اے عبداللہ دیکھ اس آیت کا خیال کہ اَوْفُوا بِالْعَہْدِ اِنَّ الْعَہْدَ کَانَ
مَسْئُوْلًا قیامت کے روز ضرور وفاے عہد کی پرسش ہوگی حضرت عبداللہؒ یہ سنکر رونے لگے اُس کافر نے جو سر اُٹھایا تو کیا
دیکھتا ہے کہ عبداللہ تلوار گھسیٹے رو رہے ہین پوچھا کہ کیون روتے ہو آپنے ماجرا بیان کیا کہ تیرے واسطے مجھپر
یہ عتاب و خطاب ہوا اُس کافر نے یہ سنکر ایک چیخ ماری اور کہا کہ بڑی ناجوانمردی ہے کہ ایسے مالک اور آقا اور
خالق اور خداوند سے باغی اور طاغی رہنا کہ جو دشمنون کے واسطے دوستون پر خفا ہو پھر اُسیوقت مسلمان
ہوگیا اور حلقہ اسلام مین داخل ہوا نقل ہے کہ حضرت عبداللہؒ نے فرمایا کہ مینے ایکبار مکہ معظمہ مین
دیکھا کہ ایک جوان صاحب جمال خانہ کعبہ مین داخل ہونا چاہتا تھا کہ گر پڑا اور بیہوش ہوگیا مین اُسکے
پاس گیا فی الفور اُسنے کلمہ شہادت پڑھا اور خدا اور رسول اور اُنکے احکام پر ایمان لایا مینے
اُس سے پوچھا کہ اے جوان تجھے کیا ہوگیا تھا کہ تو اسطرح گر پڑا اُسنے کہا کہ مین آتش پرست تھا

اور چاہتا تھا کہ جیسی بنکر اپنے آپ کو خانۂ کعبہ میں داخل کروں تاکہ کعبۃ اللہ کے جمال سے مشرف ہوں لیکن
جوں ہی میں قصد داخل ہونیکا کیا ایک ہاتف نے غیب سے آواز دی کہ تو یہ امر کیونکر جائز رکھتا ہے کہ ایسے دل سے
جو دوست کی دشمنی سے بھرا ہے دوست کے گھر میں داخل ہو۔ نقل ہے کہ ایکبار سخت کا جاڑا تھا اور حضرت
عبد اللہ خشابؒ کے بازار میں تشریف لیے جاتے تھے آپنے ایک غلام کو دیکھا جو صرف ایک کرتا پہنے تھا اور
سردی کے سبب سے کانپ رہا تھا آپنے فرمایا کہ اپنے آقا سے کیوں نہیں کہتا کہ تجھکو ایک پوستین خرید دیوے
اُسنے کہا میں اُس سے کیا کہوں کہ وہ خود دیکھتا ہے اور میرے حال سے خوب واقف ہے حضرت عبد اللہؒ یہ بات سنکر
ذوق و شوق سے بھر گئے اور ایک نعرہ مارا اور گر پڑے اور بیہوش ہو گئے جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ طریقت
اس غلام سے سیکھو۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبد اللہؒ ایک مصیبت میں مبتلا ہوئے لوگ آپکے پاس
تعزیت کو گئے کبری بھی گئی اور حضرت عبد اللہؒ سے کہا کہ عقلمند وہی ہے کہ جب کسی مصیبت میں مبتلا ہووے
تو پہلے روز وہ کرے کہ جاہل تین روز کے بعد کریگا حضرت عبد اللہؒ نے فرمایا کہ اس بات کو لکھ رکھو
حکمت ہے۔ نقل ہے کہ لوگوں نے حضرت عبد اللہؒ سے پوچھا کہ کونسی خصلت آدمی میں زیادہ نفع
دینے والی ہے آپنے فرمایا کہ عقل کامل لوگوں نے کہا کہ اگر نہو تو فرمایا کہ حسن ادب لوگوں نے کہا
کہ اگر یہ بھی نہو تو آپنے فرمایا کہ مہربان بھائی کہ اُسکے ساتھ صلاح و مشورہ کرے کہا اگر یہ بھی نہووے
آپنے فرمایا کہ ہمیشہ خاموش رہے لوگوں نے کہا کہ اگر یہ بھی نکر سکے آپنے فرمایا کہ تو پھر اُسکے واسطے
مرگ مفاجات بہتر ہے اور فرمایا کہ جو شخص کہ ادب کو ایک یوں ہی سرسری چیز خیال کرتا ہے اُسکی سنتوں
میں نقصان و خلل آجاتا ہے اور وہ خلل اُسکو فرائض سے بے نصیب کرتا ہے اور جو کہ فرائض سے محروم رہا
خدا کی معرفت سے محروم رہا اب تم جانتے ہو کہ اُسکا حال کیسا ہے لوگوں نے کہا کہ جب دنیا کے درویشوں کا حال
یہ ہے تو اب آپ فرمائیے کہ خدا کے درویشوں کا حال کیسا ہے آپنے فرمایا کہ خدا کے درویشوں کا
دل ہمیشہ اُسکی طلب میں رہتا ہے کیونکہ جو کوئی کہ اپنے حال میں فارغ رہا بے طلب رہا اور فرمایا کہ ہم
بہت علم سے تھوڑے ادب کے زیادہ محتاج ہیں اور فرمایا کہ تم اب ادب کو تلاش کرتے ہو جبکہ ادیب لوگ
چلے گئے اور فرمایا کہ بزرگان دین نے ادب کے بارے میں بہت کچھ فرمایا ہے اور میرے نزدیک

اپنے نفس کا پہچاننا ادب ہے۔ اور فرمایا کہ اس چیز سے سخاوت کرنا کہ لوگونکے ہاتھ مین ہے فاضلتر ہے اس چیز کے سخاوت
کرنے سے کہ تیرے ہاتھ مین ہو اور فرمایا کہ مین ایک درم قرض حسنہ دینا ہزار درم صدقہ کرنے سے زیادہ دوست
رکھتا ہون اور فرمایا کہ جو کوئی ایک کوڑی بھی مال حرام کی لیوے وہ متوکل نہین ہے اور فرمایا کہ توکل وہ
نہین ہے کہ جسکو تو اپنے نفس سے توکل سمجھے بلکہ توکل وہ ہے کہ جسکو خدای عزوجل تجھسے توکل جانے۔
اور فرمایا کہ توکل مانع کسب نہین بلکہ یہ دونون عبادت ہین اور فرمایا کہ اگر کوئی زیادہ کسب کرے اس
خیال سے کہ شاید اگر بیمار ہو جاؤنگے تو بیماری مین خرچ کرینگے یا مر جاوینگے تو تجہیز وتکفین مین صرف ہو تو کچھ مضائقہ نہین
اور فرمایا کہ آدمی مین کوئی چیز ایسی نہین ہے کہ جسکے حصول مین ذلت نہ اٹھائی ہو اور فرمایا کہ وہ مروت
کہ جس سے کسیکا دل خوش ہو دینے کی مروت سے بہتر ہے اور فرمایا کہ پرہیزگاری کرنا گویا کہ خدای تعالی کی
پناہ مین آنا اور درویشی سے دوستی کرنا ہے۔ اور فرمایا کہ جسنے کہ عبادت کا ذائقہ نہین چکھا اسکو کبھی ذوق و
شوق الہی حاصل نہوگا۔ اور فرمایا کہ جو شخص کہ بال بچون والا ہے اور اپنی اولاد کو نیک باتین سکھاتا
اور نیک راہ پر لگاتا ہے اور راتون کو سوتے سے اٹھکر اپنے بال بچون کو برہنہ اور کھلا پاکر انکو کپڑا
اوڑھاتا ہے اسکا یہ عمل جہاد سے فاضلتر ہے اور فرمایا کہ جس شخص کی دنیا کے لوگ عزت وقدر بہت
کرتے ہین اسکو چاہیے کہ اپنے دل مین آپ کو بہت ہی ناچیز سمجھے تا کہ خود بینی سے امان مین رہے لوگون نے
پوچھا کہ دل کا علاج کیا ہے آپنے فرمایا کہ خدا سے نزدیک ہونا اور لوگون سے دور رہنا اور فرمایا کہ
دولتمندون سے تکبر کرنا اور درویشون کے ساتھ عاجزی اور تواضع سے پیش آنا عین تواضع ہے اور
فرمایا کہ تواضع اور فروتنی اسکو کہتے ہین کہ جو شخص کہ دنیا مین تجھ سے بڑھکر اور بالا ہے اسکے ساتھ تو تکبر
کرے اور وہ شخص کہ تجھ سے کمتر ہے اسکے ساتھ عاجزی اور فروتنی سے پیش آئے اور فرمایا کہ
رجای اصلی وہ ہے جو خوف سے پیدا ہو اور خوف اصلی وہ ہے کہ اعمال کے صدق سے پیدا ہو اور
صدق اعمال وہ ہے کہ تصدیق سے پیدا ہو اور فرمایا کہ جس شخص کی رجا مین خوف نہین ہے وہ
شخص بہت ہی جلدی بیخوف اور ساکن ہو جائیگا اور فرمایا جو چیز کہ ہر ایک خوف کو دل سے دور
کرتی ہے اور دل کو اسکی وجہ سے قرار حاصل ہوتا ہے وہ مراقبہ ظاہر اور باطن کا ہے۔ کہتے ہین کہ

ایک مرتبہ آپ کے حضور مین غیبت کا ذکر آیا آپنے فرمایا کہ اگر مین غیبت کرون تو اپنے مان و باپ کی غیبت کرون
کیونکہ انھون نے میرے ساتھ بڑے بڑے احسان کیے ہین تاکہ میری ساری نیکیان اُنکے نامہ اعمال مین
لکھی جائین۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک جوان آیا اور حضرت عبداللہؒ کے قدمون پر گر پڑا اور بہت رو کر
کہنے لگا کہ مینے ایک ایسا گناہ کیا ہو کہ جسکا شرم سے کہہ نہین سکتا ہون حضرت عبداللہؒ نے کہا کہ بھائی کچھ
تو کہہ کہ تونے کیا گناہ کیا ہو اُسنے کہا کہ مینے زنا کیا ہو حضرت عبداللہؒ یہ سنکر فرمانے لگے کہ مین تو ڈر گیا تھا
اِس خیال سے کہ شاید تونے کسی کی غیبت کی ہو ایک شخص نے حضرت عبداللہؒ سے نصیحت کی درخواست کی
آپنے فرمایا کہ خدای تعالی کا ہر دم خیال رکھ اُس شخص نے کہا کہ حضرت اسکو مفصل فرمایئے آپنے فرمایا
کہ خدای تعالی کو ایسا سمجھ کہ گویا خدای عزوجل کو اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہے۔ نقل ہے کہ حضرت
عبداللہؒ نے اپنی زندگی ہی مین اپنا سارا مال درویشون کو تقسیم کیا ایکبار حضرت عبداللہؒ کے گھر مین
ایک مہمان آیا آپنے جو کچھ کہ آپکے پاس موجود تھا اُسکی مہمانداری مین صرف کیا اور فرمایا کہ مہمان حضرت
خدای عزوجل کا فرستادہ ہوتا ہو جہانتک ممکن ہو اُسکی خاطر و تواضع کرنا چاہیے۔ آپ کی بیوی اِس بات
مین آپسے خلاف ہوئین اور جھگڑنے لگین آپنے فرمایا کہ جو بیوی کہ خاوند کے ساتھ خلاف اور جھگڑا کرے
وہ اِس قابل نہین ہو کہ گھر مین رکھی جاوے اور اُسکو بیوی سمجھا جاوے پس آپنے اُنکا مہر ادا کر دیا اور اُنکو طلاق دیدی
خدا کا کرنا کیا ہوا کہ ایک سردار کی صاحبزادی آپ کی مجلس وعظ مین حاضر ہوئی اور آپ کا وعظ سنکر فریفتہ ہو گئی
اور جب اپنے گھر واپس گئی تو اپنے باپ سے عرض کیا کہ آپ میری شادی حضرت عبداللہؒ کے ساتھ کر دیجیے
اُسکے باپ نے یہ سنکر پسند کیا اور پچاس ہزار دینار اپنی بیٹی کو دیے اور اُسکا نکاح حضرت عبداللہؒ
کے ساتھ کر دیا حضرت عبداللہؒ نے اُسکے بعد خواب دیکھا کہ ارشاد ہوتا ہو کہ تونے ہمارے واسطے
اپنی بیوی کو طلاق دی ہمنے اُسکے عوض مین تجکو یہ بیوی عطا کی تاکہ تو جان جاوے کہ ہمارے
معاملے مین کسیکو نقصان نہین ہوا کرتا ہو۔ نقل ہے کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا
تو آپ نے اپنا سارا مال درویشون کو بلا کر دیدیا آپ کا ایک مرید اُسوقت آپکے سرہانے موجود تھا
کہنے لگا کہ اے شیخ آپ کی تین صاحبزادیان ہین اور پھر آپ کا یہ حال ہو کہ آپ دنیا کی طرف سے

بالکل آنکھیں بند کیے لیتی ہیں کچھ انکے واسطے بھی تو چھوڑ جائیے آپنے انکے گذاری کا کیا بندوبست کیا ہی آپنے فرمایا کہ میں نے اُسنے کہدیا ہی کہ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ یعنی نیکو کاروں کا کارساز وہ خود ہی اور ظاہر ہی کہ جسکا کہ کارساز وہ ہوا اسکو عبداللہ کی کیا ضرورت ہی پھر آپنے موت کے وقت آنکھیں کھولیں اور مسکرائے اور فرمایا کہ ای عمل کرنیوالو اسیطرح عمل کرو تاکہ واصل بحق ہو لوگوں نے حضرت سفیان ثوریؒ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ حق تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا کہ بخشدیا پھر لوگوں نے پوچھا کہ حضرت یہ تو فرمائیے کہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا حال کیا ہی آپنے فرمایا کہ انکا کیا حال پوچھتے ہو وہ تو اُن لوگوں میں ہین کہ جنکو ایک روز میں دو بار حضرت عز اسمہ کی حضوری حاصل ہوتی ہی والسلام۔

سولھوان باب حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ دین و یانت کے تاج وہ زہد و ہدایت کی شمع وہ عالموں کے شیخ اور بادشاہ دونگا بزرگان دین کی درگاہ کے دربان قطب حرکت دوری پیشوای بزرگ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ دین کے بزرگ تھے لوگ آپ کو امیر المومنین کہتے تھے آپنے اپنی عمر بھر کسی سے خلاف نکیا اور آپ سچے پیشوا اور صاحب قبول تھے اور آپ کو ظاہری اور باطنی علوں میں وہ دستگاہ حاصل تھی کہ آپ بے مثل سمجھے جاتے تھے اور آپ مجتہد یگانہ تھے اور ورع اور تقویٰ آپ کا کمال درجے پر تھا اور ادب اور تواضع کی گویا آپ صورت تھے آپ بڑے بڑے بزرگان دین کے صحبت یافتہ تھے اور آپ شروع سے آخر تک ایک ہی حالت پر رہے ذرا بھی آپکے مزاج میں تغیر نہ واقع ہوا جیسا کہ نقل کرتے ہین کہ ابراہیمؒ نے ایک روز ایک آدمی آپکے پاس بھیجکر کہلا بھیجا کہ آئیے تاکہ ہم آپ سماع حدیث کریں آپ اُسیوقت ابراہیمؒ کے پاس تشریف لیگئے ابراہیمؒ نے کہا کہ میں تو آپکے اخلاق کو آزماتا تھا کہ دیکھوں آپ تشریف لاتے ہیں یا نہیں کیونکہ ہم سب سے آپ کا تقویٰ بڑھا ہوا ہی اور علم و فضل میں زیادہ ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ آپ اپنی والدہ شریفہ کے شکم سے باورع پیدا ہوے چنانچہ نقل کرتے ہیں کہ جب آپ اپنی

والدہ شریفہ کے پیٹ میں تھے ایکروز آپکی والدہ کوٹھے پر تشریف لیگئیں اور پڑوسی کی ترشی سے ایک انگلی بھر کر چاٹی
آپ پیٹ میں بیچین ہوگئے اور اسقدر پیٹ میں سردی دی کہ آپکی والدہ ناچار گئیں اور اسیوقت جاکر اس پڑوسن سے
معافی مانگی اور آپکی توبہ کا آغاز یون ہوا ہے کہ ایکروز آپنے بیخبری کی حالت میں بایان پاؤن پہلے مسجد میں رکھا
آپنے ایک آواز سنی کہ یا ثور ثوری یگاودی یہان بیان ہے کہ اسی روز سے آپ کو ثوری کہنے لگے جب آپنے یہ آواز
سنی تو بیہوش ہوگئے جب افاقہ ہوا تو آپنے اپنی داڑھی پکڑ کر کئی تھپڑ اپنے منہ پر مارے اور کہا کہ تونے کیون
ادب کے ساتھ قدم مسجد میں نہ رکھا دیکھ تیرا نام انسانون کے دفتر سے کاٹ ڈالا گیا اب ہوش میں رہنا کہ پھر
کبھی اسطرح قدم مسجد میں نہ رکھے نقل ہے کہ ایکمرتبہ آپ کا قدم کسی کھیتی پر پڑا آپنے ندا سنی کہ یا ثور ذرا
دیکھکر قدم رکھ تیالنے مؤلف حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ذرا خیال کرنا چاہیے کہ جس شخص کے
حال پر حق تعالی کا فضل و کرم اور عنایت ہو کہ ظاہر میں ایک قدم خلاف چلنے سے روکا جائے اُسکے باطن کا
کیا حال ہوگا ظاہر ہے کہ نور علی نور ہوگا۔ کہتے ہین کہ آپ تیس برس تک رات کو کبھی نہین سوئے۔
نقل ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ میںنے کوئی حدیث حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی نہین سنی کہ میںنے اُسپر عمل نہین کیا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ اے حدیث کے جاننے والو حدیث کی زکوۃ دو
لوگون نے کہا کہ حضرت حدیث کی زکوۃ کیا ہے آپنے فرمایا کہ دوسو حدیث سے پانچ پر عمل کرے نقل ہے
کہ ایکبار خلیفہ وقت نے نماز پڑھتے میں ہاتھ اپنی داڑھی پر پھیرا حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ
کی نظر اُسپر پڑی آپ نے فرمایا کہ اسطرح کی نماز نماز نہین ہے اور یہ نماز قیامت کے روز ناپاک گیند کی
صورت میں تیرے منہ پر ماری جائیگی خلیفہ نے یہ سنکر کہا کہ آہستہ کہو آپنے فرمایا کہ اگر میں ایسی ضروری
بات سے خاموش رہون تو اُسیوقت میرا پیشاب خون ہوجائے خلیفہ اس بات سے نہایت رنجیدہ
ہوا اور حکم دیا کہ سولی کھڑی کیجائے اور کل سفیان ثوری کو سولی پر چڑھائین تاکہ پھر کبھی کوئی شخص
ایسی دلیری نکرے جس روز کہ سولی کھڑی کی گئی حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ کی
گود میں سر اور سفیان بن عیینہ کی گود میں پاؤن پھیلائے سو رہے تھے اُن دونون بزرگون کو
کیفیت کہ اُنکو سولی دیجائیگی معلوم ہوئی ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہم اُنکو اس حال کی خبر کردین

حضرت سفیان ثوری خود واں گئے تھے پوچھا کیا بات ہے انھوں نے حال بیان کیا اور بہت آزردہ اور ملول ہونے لگے حضرت سفیان ثوری نے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کے ساتھ اسقدر تعلق نہیں ہے کہ میں اس کیفیت کے سننے سے رنجیدہ ہوں ہاں البتہ دینی کاموں کے ادا کرنیکا حق مجھ پر واجب ہے کسی صورت میں اسکے پہلو تہی نہیں کر سکتا پھر آپ ایسے آنکھوں میں بھر لائے اور فرمایا اے بار خدایا انکو پکڑ اور ایسا پکڑ کہ سخت پکڑ میں گرفتار کر کہتے ہیں کہ خلیفہ تخت پر بیٹھا تھا اور ارکان دولت یعنی امرا وزرا آس پاس تخت کے ایستادہ تھے کہ ایکبار گی گڑاکے کی آواز محل میں آئی اور خلیفہ مع اپنے امیروں وزیروں کے زمین میں دھنس گیا۔ اُن دونوں بزرگوں نے فرمایا کہ ہمنے کبھی کسیکی دعا اسقدر جلدی قبول ہوتے نہیں دیکھی حضرت سفیان ثوری نے کہا کہ یہ اسکا صلہ ہے کہ ہمنے بھی اس درگاہ کی احکام رسانی میں کوتاہی نہ کی نقل کرتے ہیں کہ جو خلیفہ کہ اُسکے بعد جانشین ہوا وہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کا بہت معتقد ہوا اور آپ کی تعظیم و تکریم بہت کرتا تھا ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ آپ بیمار ہو گئے اُس خلیفہ نے اپنے ایک طبیب کو کہ نہایت حاذق تھا مگر مذہب آتش پرستی رکھتا تھا آپکے علاج کیواسطے بھیجا اُسنے جب آپ کا قارورہ دیکھا تو کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی خدا پرست شخص ہے اور خدا کے خوف سے اسکا جگر پارہ پارہ ہو گیا ہے اور یہ وہی ٹکڑے اسکی مثانے سے باہر آتے ہیں پھر کہنے لگا کہ وہ دین کہ جسمیں ایسے ایسے شخص ہوں ہرگز باطل نہیں ہو سکتا ہے اور خود اُسیوقت مسلمان ہو گیا جب خلیفہ نے یہ سنا تو کہا کہ میںنے تو یہ سمجھا تھا کہ طبیب کو بیمار کے پاس بھیجتا ہوں حالانکہ میںنے خود بیمار کو طبیب کے پاس بھیجا نقل ہے کہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کی جوانی ہی میں پیٹھ خمیدہ ہو گئی تھی لوگوں نے کہا کہ اے مسلمانوں کے پیشوا ابھی آپ کا تو یہ وقت نہیں ہے کہ پیٹھ جھک جاوے آپ نے کچھ جواب نہ دیا کیونکہ آپ حق تعالیٰ کی یاد میں ایسے مستغرق رہتے تھے کہ کسی کی طرف التفات فرماتے ایک روز لوگوں نے جب بہت اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرا ایک اُستاد تھے بڑے عالم فاضل میںنے ان ہی سے تحصیل علم کی ہے جب اُنکے مرنے کا وقت قریب آیا تو وہ آنکھیں بند کیے تھے ایکبار گی کھول کر مجھ سے کہا کہ اے سفیان تو دیکھتا ہے کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہیں دیکھ میں پچاس برس سے لوگوں کو راہ راست کی ہدایت کر رہا ہوں اور خدا کی درگاہ کی طرف بلا رہا ہوں اب مجھے کہتے ہیں کہ چل

جانتے دو رہو تو ہمارے ہمسایہ کے لائق نہین ہے اور بعض یون کہتے ہین کہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے فرمایا
کہ مین تین اُستادون کی خدمت مین تہا اور اُنسے علم حاصل کیا جب اُنکے اس دنیا سے کوچ کا وقت نزدیک پہونچا
تو ایک جہود ہوکر مرے اور دوسرے گبر ہوکر اور تیسرے ترسا ہوکر مرے اس خوف سے میرا کلیجہ نکل آیا اور میری ہچکی
بندھ گئی کہ حق تعالی بڑا بے نیاز ہے جسکو چاہے جو بنا دیوے اور کر دیوے نقل ہے کہ ایکبار کسی شخص نے
آپکے حضور مین دو بدری زر کے بہیجے اور کہلا بہیجا کہ آپ اُنکو قبول فرمایئے کیونکہ میرا باپ آپکے دوست تہے
اور کار خیر مین بہت کوشان رہتے تہے اب اُنکا انتقال ہوگیا اور اُنکی پاک کمائی سے جو ورثہ مجھکو پہونچا ہے اُس مین سے
یہ آپکی خدمت مین ارسال ہے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے وہ بدری زر اُنکے صاحبزادے کے ہاتھ
اُسکے پاس واپس بہیجدیے اور کہلا بہیجا کہ میری دوستی آپکے والد سے خدا کے واسطے تہی نہ دنیا کے واسطے
آپکے صاحبزادے کہتے ہین کہ جب مین دیکر واپس آیا تو مینے عرض کیا کہ اے باپ شاید آپکا دل پتہر کا ہے
کیونکہ آپ دیکہتے ہین کہ مین بال بچون والا ہون اور میرے پاس کچہ نہین ہے اور پہر بہی آپ مجہپر رحم نہین کرتے
ہین حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے یہ سنکر فرمایا کہ بیٹا اگر تم لینا پسند کرتے ہو تو جاؤ لے آؤ اگر وہ دے اور
کہاؤ پیو لیکن مین ایسا نہین کرونگا کہ خداوند کی دوستی دنیا کی دوستی کے عوض بیچون اور قیامت کے روز عاجز
و مجبور اور شرمندہ ہون کہتے ہین کہ ایکبار ایک شخص کچہ تحفہ آپکے واسطے لایا آپنے قبول نہ فرمایا اُسنے کہا کہ مینے
کبہی آپسے کوئی حدیث نہین سنی ہے آپنے فرمایا کہ اگر تمنے نہین سنی ہے تو تمہارے دوسرے مسلمان بہائی نے
تو سنی ہے اور مجہے خوف ہے کہ ایسا نہو کہ اس تیرے مال کے سبب سے میرا دل تجہپر دوسرون سے زیادہ مائل
ہوجاوے اور یہی دنیاداری سمجہی جاوے کہتے ہین کہ آپ کبہی کسی سے کوئی چیز نہین لیتے تہے
نقل ہے کہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ ایکروز ایک صاحب حشمت کے مکان کے آگے سے گذرے
ایک شخص آپکے ہمراہ تہا وہ شخص اُس محل کیطرف دیکہنے لگا آپنے اُسکو منع فرمایا اور کہا کہ خبردار کبہی
ایسے مکانون کیطرف کہ آراستہ و پیراستہ ہین نظر نہ کرنا کیونکہ یہ مکاندار مکانون کی طیاری
ہین ایسا اسراف نہین کرتے کہ جسپر نظر کرنے سے نظر کرنیوالا اُنکے ساتہہ گناہ مین شریک نہ ہو
نقل ہے کہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کے ہمسایہ مین ایک شخص مرگیا آپ بہی اُسکے جنازے پر

تشریف لیگئے اور بہت لوگ جمع تھے اور وہ آپس مین کہتے تھے کہ یہ بہت نیک شخص تھا آپ نے یہ سُنکر فرمایا کہ اگر مجکو
یہ خبر ہوتی کہ دُنیا کی مخلوق اُس سے خوش ہے تو مین اسکے جنازے پر نہ آتا کیونکہ آدمی جب تک منافق نہو
دُنیا کی مخلوق اُس سے خوشنود نہین ہوسکتی کہتے ہین کہ آپ کی عادت تھی کہ جامع مسجد کے حجرے مین رہا کرتے
تھے لیکن جب بادشاہ کے مال سے عُود جلایا جاتا تھا تو آپ فی الفور وہانسے بھاگتے تھے تاکہ اُسکی خوشبو آپ کے
دماغ مین نہ پہونچے۔ نقل ہے کہ آپ ایکروز اُلٹا جبّہ پہنے تھے لوگون نے آپ سے عرض کیا کہ اسکو سیدھا
کر لیجیے آپ نے نہ کیا اور فرمایا کہ مینے یہ جبّہ حق تعالی کے واسطے پہنا ہے مین نہین چاہتا کہ مخلوق کے واسطے
اسکو پلٹاؤن اور ویسا ہی پہنے رہے۔ نقل ہے کہ جب حماد بن سلیمان نے جو کوفے کے عالمون سے تھے وفات
کی تو لوگون نے آپ سے عرض کیا کہ آپ انکے جنازے کی نماز کو نہین چلیے آپ نے فرمایا کہ اگر مینے پہلے نیت کی ہوتی تو جاتا۔
نقل ہے کہ ایک جوان کا حج فوت ہوگیا تھا اُسنے آہ کی حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے اُس سے کہا کہ
مینے چار حج کیے ہین اُنکا ثواب تمکو دیا تم یہ آہ مجھکو دیدو اُسنے کہا کہ مینے دی اُسی رات کو آپ نے خواب مین دیکھا
کہ کہتے ہین اے سفیان تو نے ایسا نفع حاصل کیا ہے کہ اگر تو اُسکو سارے اہل عرفات پر تقسیم کرے تو تو انگر ہو جاوین۔
نقل ہے کہ ایکروز آپ حمام مین گئے اتفاق سے ایک بے داڑھی مونچھ کا لڑکا بھی وہان آگیا آپ نے فرمایا کہ ابھی
اسکو باہر نکالو کیونکہ ہر ایک عورت کے ساتھ تو ایک ہی شیطان رہتا ہے لیکن ہر ایک بے داڑھی مونچھ والے کے ساتھ
اٹھارہ شیطان رہتے ہین کہ اُسکو لوگون کی نظرون مین آراستہ پیراستہ کرکے دکھاوین۔ نقل ہے کہ ایک روز
آپ روٹی کھا رہے تھے ایک کتا وہان کھڑا تھا اُسکو بھی دیتے لگے لوگون نے کہا آپ اپنی بیوی بچون کے
ساتھ کیون نہین کھاتے آپ نے فرمایا کہ اگر مین بیوی بچون کے ساتھ روٹی کھاؤن تو مجھکو عبادت سے باز رکھتے ہین
اور اس کتے کو اسلیے روٹی دیتا ہون کہ دن بھر میری رکھوالی کرتا ہے اور مین بیفکری سے نماز پڑھتا ہون ایک
روز آپ نے اپنے مریدون سے فرمایا کہ دیکھو کھانے کا مزیدار اور بدمزہ ہونا بس حلق ہی تک ہے جبکہ حلق سے
نیچے اُتر گیا دونون برابر ہین پس تمکو صبر اختیار کرنا چاہیے کہ مزیدار اور بدمزہ کھانا تمھارے نزدیک یکسان ٹھہرے
کیونکہ جو چیز کہ ایسا تھوڑا اثر رکھتی ہے اُسکے بغیر صبر کر سکتے ہین کہتے ہین کہ آپ اپنی مسجد مین درویشون
کی تعظیم ایسی کرتے تھے کہ جیسے امیرون کی تعظیم کرتے ہین۔ نقل ہے کہ ایکبار آپ محمل مین سوار

مکہ معظمہ کو جاتے تھے ایک لڑکا رفیق آپ کے ہمراہ تھا تمام راہ مین روتے جاتے تھے اُس رفیق نے کہا کہ شاید آپ گناہ کر خوف سے روتے ہین حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے ایک گھاس کی تنکی اُٹھائی اور فرمایا کہ اگرچہ بڑا گنہگار ہون اور میرے گناہ بہت ہین لیکن میرے گناہ حضرت حق تعالیٰ کی درگاہ مین اُسکی رحمت اور لطف کی کشادگی و کرانباری کے مقابل اس گھاس کی تنکی کی برابر بھی مقدار نہین رکھتے مجھے تو خوف اس امر کا ہی کہ مین حق تعالے پر جو ایمان لایا ہون وہ میرا ایمان صدق دل سے بھی ہی یا نہین۔

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمت کے کلمات

فرمایا کہ عارف حضرت حق جل شانہٗ کی بارگاہ کیطرف ہمہ تن مصروف ہوئے حضرت حق تعالےٰ نے اُنکو اپنی نزدیکی سے سرفرازی بخشی عابد عبادت حق مین مشغول ہوے حقتعالے نے اُنکو اپنی قربت عطا فرمائی دوسرے لوگ جو حکمت کیطرف رُخ لائے اُنکو حکمت دی اور فرمایا کہ رونا دس حصے رکھتا ہی نو حصے اسمین سے ریا کا ہی اور ایک حصہ خدا کے واسطے اور فرمایا کہ اگر ایک سال مین ایک بوند آنکھ سے نکلے کہ واسطے خدا ہی کے ہو تو بہت ہے اور فرمایا کہ اگر سب لوگ کسی جگہ مین جمع ہون اور کوئی وہان ندا کرے کہ جس کسکو یہ خبر ہو کہ آج شام تک مرجائےگا کھڑا ہو تو کوئی نہ کھڑا ہوگا اور اُسپر عجب یہ ہی کہ اگر سب لوگونسے یہ پکار کر کہین کہ جس کسی نے اُس راہ کا سامان کہ جو اُسکو درپیش ہے طیار کیا ہی کھڑا ہوجاوے تو کوئی ایسا نہین کہ کھڑا ہوسکے اور فرمایا کہ عمل پر پرہیز کرنا مشکل تر عمل سے ہے۔ اور فرمایا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ آدمی نیک عمل کرتا ہی یہانتک کہ اُسکا وہ عمل تمام ملائکہ مین مشہور ہوجاتا ہی اور حقتعالیٰ کی بیان دفتر مین لکھا جاتا ہی پھر ایسا ہوتا ہی کہ اُس شخص کے دل مین اُس عمل سے فخر پیدا ہوتا ہی اور وہ بار بار اُسکی تکالیف بیان کرتا ہی یہانتک کہ وہ اُسکا عمل ریا ہوجاتا ہی اور حق تعالیٰ کے دفتر مین ریا لکھا جاتا ہی۔ اور فرمایا کہ جب کسی درویش کو توانگر یا کسی سلطان کا فریفتہ دیکھو جانو کہ وہ ریاکار ہی اور چور۔ اور فرمایا کہ زاہد وہ ہی جو کہ دُنیا مین اپنی زہد کو عمل مین لاتا ہی اور اُسپر جیسا کہ عمل چاہیے کرتا ہی اور جس شخص کا کہ زہد صرف زبانی ہی اُسکو زاہد کہنا نہ چاہیے۔ اور فرمایا کہ زہد ٹاٹ کا لباس پہننا اور جو کی روٹی کھانا نہین ہے بلکہ دل کا دُنیا مین نہ باندھنا اور درازی امید کا کوتاہ کرنا ہی اور فرمایا اگر تو حق تعالیٰ کے نزدیک جاوے اُس گناہ کو ساتھ کہ جو تیرے اور حق تعالیٰ اسکے درمیان ہے یہ آسان زیادہ ہوگا

اُس گناہ سے کہ جو تیرے اور اُسکے بندوں کے درمیان ہو اور فرمایا کہ یہ وہ زمانہ ہے کہ جسمین زبان کو خاموش رکھین اور اپنے گھر مین گوشۂ خلوت مین بیٹھین تا کہ قابل نجات ہون ایک شخص نے یہ سنکر کہا کہ اے حضرت یہ تو فرمایئے کہ اگر ایک کوٹھی مین چھپ جاے بیٹھین تو کمائی دھمائی کسطرح پر کرین آپنے فرمایا کہ خدا سے ڈر کیونکہ مینے کسی خدا سے ڈرنیوالے کو نہ دیکھا کہ وہ کمائی دھمائی کا حاجتمند ہوا ہو اور فرمایا کہ آدمی کیواسطے بہتر اس سے نہین ہے کہ ایک سوراخ مین گھس جاوے اور اپنے آپ کو اسمین چھپاوے کیونکہ اگلے بزرگان دین نے ایسے لباس کو کہ جس سے انگشت نما ہون بہت ہی نفرت کی ہے اور اُسکو حقیر سمجھا ہے اور شہرت کو خوار جانا ہے اور فرمایا کہ اہل زمانہ کے حق مین چھپنے سے بہتر کوئی سلامتی نہین ہے اور فرمایا کہ سب سے بہتر سلطان وہ ہے کہ عالمون کی صحبت مین بیٹھے اور اُنسے تحصیل علم کرے اور سب سے بدتر عالم وہ ہے کہ جو سلطانون کی صحبت مین بیٹھے۔ اور فرمایا کہ پہلی عبادت خلوت نشینی ہے اُسکے بعد طلب علم پھر علم پر عمل اُسکے بعد اُسکی اشاعت۔ اور فرمایا کہ مینے کبھی کسیکے ساتھ تواضع نہین کی جب تک کہ اُس سے ایک حرف حکمت کا نہین دیکھا۔ اور فرمایا کہ دُنیا کو حاصل کر جسم کی ضرورت بھر۔ اور آخرت کو حاصل کر دل و جان کی حاجت بھر۔ اور فرمایا کہ اگر گناہ مین گندگی ہوتی تو کوئی شخص کسی شخص کے پاس اُس گندگی کیوجہ سے بیٹھ نہ سکتا۔ اور فرمایا کہ جو کہ آپ کو دوسرون سے افضل سمجھتا ہے وہ متکبر ہے۔ اور فرمایا کہ عزیز ترین خلائق پانچ ہین ایک تو عالم زاہد دوسرے فقیہ صوفی تیسرے تو انگر متواضع۔ چوتھے درویش شاکر۔ پانچوین شریف سُنّی۔ اور فرمایا کہ جسکی نماز مین عجز و فروتنی نہین اُسکی وہ نماز نماز ہی نہین ہے۔ اور فرمایا کہ جو کہ مال حرام سے صدقہ دیتا ہے یا خیرات کرتا ہے وہ مثل اُس شخص کے ہے کہ جو ناپاک کپڑے کو خون سے دھوکر طاہر کرنا چاہتا ہے۔ اور فرمایا کہ نیک خصلتی خدائے تعالیٰ کے غصّے کو ٹھنڈا کرتی ہے اور فرمایا کہ یقین وہ ہے کہ تو خدا پر الزام نہ لگاوے جبکہ کوئی مصیبت کہ تجھپر آوے بلکہ اُسکو ایک راحت سمجھکر اُسکا شکر بجالاوے اور فرمایا کہ سُبحان اللہ وہ خدا ایسا خدا ہے کہ ہمکو مارتا ہے اور ہمارا مال لیتا ہے اور پھر ہم اُسکو دوست رکھتے ہین اور فرمایا کہ اگر کوئی تجھکو کہے کہ تو بہت اچھا آدمی ہے اور تجھکو اُسکا یہ کہنا بہت بھلا معلوم ہو اُس سے کہ کہے تو بہت بُرا شخص ہے تو جان کہ ابھی تک تو ناقص ہے۔ لوگون نے کہا کہ حضرت یقین کی تعریف فرمایئے آپنے فرمایا کہ وہ ایک قول ہے جو دل کا جب یقین درست ہو معرفت ثابت ہو اور یقین اسکو

کہتے ہین کہ جبکہ کوئی آفت یا مصیبت آوے تو سمجھے کہ حق تعالی کی طرف سے آئی ہے یا ایسا ہوجاوے کہ تیرا
وعدہ عیان ہوجاوے بلکہ عیان سے بھی زیادہ تر لیقنے حاضر ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ لوگون نے پوچھا کہ
حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی دشمن رکھتا ہے اس گھر کے لوگونکو کہ جو
گوشت زیادہ کھاتے ہین آپ فرمائیے کہ اسمین راز کیا ہے اور اسکا مطلب کیا ہے آپنے فرمایا کہ اس سے مراد
غیبت کرنیوالے ہین کہ جو کہ مُردہ مسلمان بھائیون کا گوشت کھاتے ہین یعنی غیبت کرنا ایسا ہے کہ گویا
ایک مُردہ مسلمان بھائی کا گوشت کھایا۔ آپنے حاتم اصم سے فرمایا کہ مین تم سے چار باتین کہتا ہون کہ جنسے
اکثر بیخبر ہین۔ ایک تو یہ کہ لوگونکو ملامت کرنا اور کسی کام کا الزام انپر دھرنا خدائے تعالی کے احکام سے
غافل ہونا ہوتا ہے اور قضائے الہی سے غافل ہونا کافری ہے۔ دوسرے حسد کرنا مسلمان بھائی پر قسمت کا
لحاظ نہ رکھنے سے ہوتا ہے اور قسمت کا لحاظ نہ کرنا کافری ہے تیسرے حرام مال جمع کرنا قیامت کے فراموش
کرنے سے ہوتا ہے اور قیامت کا فراموش کرنا کافری ہے۔ چوتھے حق تعالی کی وعید سے بیخوف ہونا اور
حق تعالی کے وعدہ پر امید نہ رکھنا کافری ہے۔ **نقل ہے** کہ جب آپ کا کوئی مُرید سفر کو جاتا تھا تو آپ
فرماتے تھے کہ اگر کہین موت کو دیکھیو تو میرے واسطے خرید لانا جب آپ کی وفات کا وقت نزدیک پہونچا تو آپ
رو دئے اور فرمایا کہ مین تو موت کی آرزو کیا کرتا تھا لیکن اب جو مینے اسکو دیکھا تو جانا کہ وہ بہت سخت ہے
کاشکے میرا تمام سفر ایسا ہوتا کہ لاٹھی ٹیکتا ایک سیدھی گلی مین چلا جاتا لیکن جانا نزدیک خدائے عزوجل کے
آسان نہین ہے اور کہتے ہین کہ زندگی کی حالت مین بھی آپ کا یہ حال تھا کہ جب کبھی کہ آپ موت اور اُسکے
غلبے کا ذکر سنتے تھے تو کئی کئی روز تک بیہوش ہوجاتے تھے اور جس شخص کے پاس کہ تشریف لیجاتے فرماتے
کہ موت کی طیاری موت کے آنے سے پہلے کر رکھو اور خود بھی موت سے بہت ڈرتے تھے حالانکہ اُسکی آرزو
کرتے تھے اُسوقت کہ آپکے یار کہتے کہ بہشت آپ کو مبارک ہو آپ سر ہلاتے اور فرماتے کہ تم یہ کیا کہتے ہو
کیا مین اس لائق ہون کہ بہشت مین داخل کیا جاؤن وہ کہ بہشتی ہین اور ہی شخص ہین کہتے ہین کہ
جب آپ بصرے مین بیمار تھے حاکم بصرہ نے آپ کو طلب کیا لوگون نے تلاش کیا تو آپ کو ایک چارپائی
کی جگہ مین پایا کہ آپ پیٹ کے درد سے بیقرار تھے اور پیچش حد درجے کی تھی لیکن باوجود اسکے آپ

عبادت سے ایکدم بھی فارغ نہ تھے لوگون نے صرف اسی رات کا شمار کیا تو آپ ساٹھ بار قضای حاجت کو گئے
اور وضو کیا اور پھر نماز مین استادہ ہوے لوگون نے یہ دیکھکر کہا کہ حضرت آپ کی تو یہ حالت ہے وضو نہ کیجیے
آپ نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ جب عزرائیل آوین تو مین پاک ہون نجس ہون کیونکہ پلید جناب حضرت
جل شانہٗ کی درگاہ کی طرف رخ نہین کر سکتا حضرت عبد اللہ مہدی کہتے ہین کہ مین آپکے پاس حاضر تھا
آپ نے مجھسے فرمایا کہ میرا مُنھ زمین پر رکھدے کہ میری اجل نزدیک آئی مینے آپ کا منھ زمین پر رکھا اور باہر آیا
تاکہ لوگونکو خبر کرون جبکہ مین باہر آیا تو کیا دیکھا کہ تمام لوگ جمع ہین مینے کہا کہ تم سب کو کسنے خبر کی آنھون نے کہا
کہ ہمنے خواب مین دیکھا کہ سفیانؒ کے جنازے پر حاضر ہو بعد اسکے سب لوگ اندر آئے اُسوقت آپ کا حال نہایت
تنگ تھا آپ ایکبارگی اپنا ہاتھ تکیے کے نیچے لیگئے اور ہزار دینار کی ہمیانی نکالکر کہا کہ صدقہ کرو لوگون
نے یہ حال دیکھکر کہا کہ سبحان اللہ یہ تو ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ دینار جمع نہ کرنا چاہیئن اور خود اسقدر زر رکھتے تھے
حضرت سفیان رح نے یہ سنکر فرمایا کہ یہ زر میرے دین کا چوکیدار تھا اور مینے اسی سے اپنے دین کو بچایا ہے کہ ابلیس
اسکے سبب سے مجھپر غالب نہ آسکا کیونکہ جب وہ مجھسے آکر کہتا تھا کہ ای سفیان آج تو کیا کھائیگا اور کیا پہنے گا
تو مین کہتا تھا کہ یہ زر۔ اور اگر مجھسے کہتا تھا کہ تیرے پاس کفن نہین ہے تو مین کہتا تھا کہ دیکھ یہ زر رکھا ہے اور
اسطرح سے اُسکے وسوسونکو اپنے سے دفع کرتا تھا حالانکہ مجھکو اسکی کچھ حاجت نہ تھی۔ پھر آپنے کلمہ شہادت پڑھا اور
واصل بحق ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہتے ہین کہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کا شہر بخارا مین ایک
وارث تھا جب وہ مرگیا تو بخارا کے عالمون نے اُسکے مال کو بطور امانت اپنے پاس نگاہ رکھا اور حضرت سفیانؒ کو خبر کی
آپنے بخارا کا قصد کیا جب آپ قریب پہونچے تو اہل بخارا دریاے جیحون کے کنارے تک آپکے استقبال کو آئے
اور بڑی عزت کے ساتھ شہر مین لیگئے اُسوقت آپ کی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور وہ روپیہ کہ بطور امانت
جمع تھا آپ کو دیا وہی روپیہ تھا کہ جسکو آپنے بڑی حفاظت سے اُسوقت تک رکھا تھا کہ کسی سے مانگنے
کی ضرورت نہ پڑے اور جبکہ آپکو اسبات کا یقین کامل ہوگیا کہ اب مرینگے تو آپنے صدقہ کردیا کہتے ہین
کہ جس رات مین کہ آپنے وفات پائی غیب سے آواز سنی کہ مَاتَ الْوَرَعُ مَاتَ الْوَرَعُ۔ لوگون نے بعد
وفات کے آپکو خواب مین دیکھا پوچھا کہ آپنے قبر کی وحشت اور تنہائی مین کسطرح صبر کیا آپنے فرمایا کہ

میری قبر بہشت کے سبزہ زار دن سے ایک سبزہ زار ہے دوسرے شخص نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدای تعالے نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا کہ مینے ایک قدم پل صراط پر رکھا اور دوسرا قدم بہشت مین - ایک اور شخص نے آپ کو خواب مین دیکھا کہ آپ بہشت مین ایک درخت سے دوسرے درخت پر اڑ رہے تھی پوچھا کہ یہ آپ کو کسطرح حاصل ہوا آپنے فرمایا کہ ورع سے ۔ نقل ہے کہ اس شفقت سے کہ آپ خداوند عز و جل کی مخلوق پر رکھتے تھے ایکروز آپنے بازار مین ایک چڑیا کو پنجڑے مین تڑپتا دیکھکر خرید لیا اور اُسکو آزاد کردیا وہ چڑیا ہر روز حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کے گھر آتی آپ رات بھر نماز پڑھتے رہتے اور وہ دیکھتی رہتی اور کبھی کبھی آپکے جسم مبارک پر بیٹھتی جبکہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کے جنازے کو لیے جاتے تھے وہ چڑیا فریاد کرتی تھی اور بار بار جنازے پر لوٹتی تھی اور لوگ یہ حال دیکھکر ہاے ہاے کرکے روتے تھے جب آپ کو دفن کیا تو چڑیا نے آپ کو قبر کی خاک پر دے مارا یہانتک کہ قبر سے آواز آئی کہ حضرت حق تعالی نے سفیان کو بخشدیا ببرکت اُس شفقت کے کہ مخلوق کے حال پر فرماتے تھے - والحمد للہ رب العالمین - یعنے سب تعریف ثابت ہے اُس خدا کو کہ پالنے والا عالمون کا ہے والسلام -

سترھوان باب حضرت شقیق بلخی علیہ الرحمۃ کے ذکر مین

وہ نکوکارون کے متوکل وہ اسرار الٰہی کے متصرف وہ رکن محترم وہ قبلۂ محتشم وہ سردار طریق زہد حضرت ابو علی شقیق علیہ الرحمۃ یگانۂ وقت تھے اور شیخ زمان اور زہد اور عبادت مین قدم استوار رکھتے تھے اور آپکی ساری عمر توکل مین گذری اور علم کے ہر نوع مین کامل تھے اور آپکی بہت سی تصانیف ہر فن علم مین موجود ہین آپ ہر علوم اور حاتم اصم کے اُستاد تھے آپنے علم طریقت حضرت ابراہیم ادہم سے حاصل کیا تھا اور آپ بہت سے بزرگان دین کی صحبت مین رہے اور آپ سے منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ مینے ایک ہزار سات سو اُستاد کی شاگردی کی اور مینے کئی اونٹ کتابین حاصل کین اور آخر کار مجھکو یہ ثابت ہوا کہ خدای تعالی کی رضامندی چار چیز مین ہے ایک تو روزی سے مطمئن ہونا دوسرے ہر کام مین اخلاص تیسرے شیطان سے عداوت چوتھے قوت سکے

سامان کی تیاری مین لگے رہتا اور آپ کی توبہ کا حال یون بیان کرتے ہین کہ آپ تاجر تھے ایک بار ترکستان مین تجارت کو گئے اور وہان ایک بتخانہ تھا اُسکے دیکھنے کو تشریف لیگئے آپنے ایک بت پرست کو دیکھا کہ وہ بت کی پوجا کر رہا تھا اور بہت رُو رہا تھا حضرت شقیق رحنے یہ دیکھکر اُس سے فرمایا کہ ای شخص تیرا تو ایک ایسا بخشنے والا ہی کہ وہ زندہ اور حی القیوم ہی اور عالم و قادر ہی تجھے شرم نہین آتی کہ اُسکو چھوڑ کر اس بت کو کہ بیجان ہی اور ناتوان پوجتا ہی اُسنے کہا کہ اگر وہ ایسا ہی ہی کہ جیسا کہ تم اُسکو کہتے ہو تو کیا وہ اسپر قادر نہین ہے کہ آپ کو روزی آپکے شہر مین دیوی اور تجھے یہان آنا نہ پڑے حضرت شقیق رحکے دل مین اُسکی اس بات نے ایک ایسا اثر پیدا کیا کہ آپ اُسیوقت بلخ کیطرف روانہ ہوی راہ مین ایک گبر بھی آپکے ہمراہ ہوا اور آپسے پوچھا کہ آپ کیا کام کرتے ہین آپنے فرمایا کہ سوداگری۔ اُسنے کہا کہ اگر آپ اس روزی کے واسطے کہ جو آپ کی تقدیر مین نہین ہی ملک بہ ملک دوڑتے ہین تو یہ تو ایک بیفائدہ کام ہی اور عمر کو برباد کرنا ہی اور اگر آپکا یہ خیال نہین ہی بلکہ آپ اُسی روزی کی تلاش مین ہین کہ جو آپ کی تقدیر مین ہی تو آپ کہین نہ جائیے آپ جہان رہینگے آپ کو ملیگی حضرت شقیق رحنے جب یہ سُنا تو اور بھی آپ بیدار ہوگئے اور دُنیا کی محبت آپکے دل پر سرد ہوگئی۔ پھر آپ جب بلخ مین آئے تو آپکے دوستون کی ایک جماعت جمع ہوئی کیونکہ آپ نہایت جوانمرد و خلیق تھے اور اکثر اوقات اپنی جوانون کے ساتھ گذارتے تھی اُس زمانے مین علی بن عیسی بن ہامان بلخ کا سردار تھا اتفاق سے اُسکا کُتا کھو گیا تھا اُسکے نوکرون نے حضرت شقیق رحکے ایک ہمسایہ کو گرفتار کیا اور کہا کہ کُتا تیرے پاس ہی اور اُسکو مارتے تھے اُسنے آکر حضرت شقیق رحسے التجا کی آپ سردار کے پاس گئے اور فرمایا کہ تین روز آپ صبر فرمایئے چوتھے روز آپ کا کُتا آپکے پاس پہونچ جاوے گا اور آپ اس میری ہمسایہ کو چھوڑ دیجیے اُسنے اُس آپکے ہمسایہ کو چھوڑ دیا تین روز کے بعد جس شخص نے کہ اُس کُتے کو پایا تھا اپنے دل مین خیال کیا کہ اس کُتے کو حضرت شقیق رحکے پاس لے چلنا چاہیے وہ ایک جوانمرد شخص ہے ضرور مجھکو اِسکے عوض مین کوئی چیز دیگا پس آپکے پاس لایا حضرت شقیق رحاُسکو اُس سردار کے پاس لیگئے اور بالکل دُنیا سے رُوگردان ہوے۔ نقل ہے کہ ایکبار بلخ مین بڑا کال پڑا کہ آدمی آدمی کو کھانے لگا اُسی اثنا مین آپنے ایک غلام کو بازار مین دیکھا کہ ہنستا اور

خوش وخرم پھر رہا ہی آپنے فرمایا کہ ای غلام یہ کیا موقع ہنسنے اور خوشی منانے کا ہی کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ
لوگ بھوک کے سبب مرے جاتے ہین اور کس مصیبت مین مبتلا ہین غلام نے کہا کہ مجھے کیا پروا ہی کیونکہ
مین ایسے شخص کا غلام ہون کہ اُسکا ایک خاص گانون ہی اور بہت غلہ اُسکے یہان بھرا ہی وہ ہرگز مجھے
بھوکا نہ رہنے دیگا اور کبھی تباہ حال مین نہ چھوڑیگا حضرت شقیق یہ سُنکر بالکل بیخود ہوگئے اور فرمایا
کہ یا اللہ وہ غلام ایسے خواجہ پر کہ جسکے یہان ایک غلے کا ڈھیر ہی اتنا خوش وخرم ہی اور تو مالک الملوک ہے
اور رزاق پھر ہمین کیا ضرور ہی کہ روزی کا غم کہاوین فی الفور آپ دُنیا کے کاروبار سے دست بردار ہوے
اور توبہ نصوح کرکے متوجہ بخدا ہوی اور پھر تو آپ توکل مین درجہ کمال کو پہونچے آپ ہمیشہ فرمایا کرتے
کہ مین تو اُسی غلام کا شاگرد ہون۔ نقل ہے کہ حضرت حاتم اصم رح نے فرمایا کہ مین ایکبار حضرت شقیق رح
کے ساتھ جہاد کو گیا ایک روز سخت جنگ ہوئی کہ تمام میدان مین سواے نیزون کے سر کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور برابر
تیر چل رہے تھے اُسوقت حضرت شقیق رح نے مجھسے فرمایا کہ ای حاتم اسوقت تیری کیا حالت ہے شاید اپنے دل مین یہ خیال
کر رہا ہی کہ یہ وہی کل کا روز ہی کہ مین عیش وخوشی کے بچھونے پر آرام سے سو رہا تھا یہ آپنے مجھسے کہا اور پھر آپ اُسی
جنگ وجدل کی حالت مین دونون صفون کے درمیان جا کر لیٹ رہے اور اپنی گدڑی کا تکیہ بنا کر سرہانے رکھا اور آپ کو
بسبب اسکے کہ متوکل بخدا تھے کیسے تیر وتلوار کی آنچ نہ پہونچی اور بیفکری کے ساتھ لمبی تان کر سوتے رہے۔
نقل ہے کہ ایکروز آپ بیٹھے فرما رہے تھے ناگاہ شور وغل مچا کہ کافر آگئے حضرت شقیق رح یہ سُنکر جیسے کہ
بیٹھے تھے ویسے ہی اُٹھکر باہر دوڑے گئے اور کافرونکو بھگا کر واپس آگئے۔ آپکے ایک مرید نے چند پھول لاکر
آپکے مصلے پر رکھے تھے آپ اُنکو سونگھنے لگے ایک جاہل نے یہ دیکھکر کہا کہ ای لوگو کفار کا لشکر شہر کے دروازے پر ہی
اور مسلمانون کا امام پھول سونگھ رہا ہی حضرت شقیق رح نے یہ سُنکر فرمایا کہ منافقون کو یہی پھول سونگھنا
نظر آتا ہی اور شکست جو کفار کو ہوئی اور وہ سب بھاگ گئے وہ اُنکی نظر مین نہین۔ نقل ہے کہ ایکروز
آپ تشریف لیجا رہے تھے ایک بیدین نے آپکو دیکھکر کہا کہ ای شقیق آپکو شرم نہین آتی کہ آپ
خداپرستی کا دعوی کرتے ہین اور پھر ایسی بات کہتے ہین کہ اپنے روزی کا بھروسا خدا پر کر رکھا ہی آپکی
اس بات سے تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا آپ اُس خداے بزرگ کی عبادت اسلیے کرتے ہین کہ وہ آپکو

روزی دیوے پس یہ تو خدا پرستی نہوئی بلکہ روزی پرستی ہوئی حضرت شقیقؒ نے یہ سنکر اپنے ہمراہیوں سے فرمایا کہ اس بات کو لکھ لو جو اُسنے کہی ہے ابن سیدین نے یہ سنکر کہا کہ آپ جیسا عظیم القدر شخص مجھ جیسے کم رتبہ شخص کی بات کو لکھواتا ہے آپنے فرمایا کہ ہان جب ہم جوہر پاتے ہین اگرچہ وہ نجاست مین پڑا ہو ہم اسکو اُٹھا لیتے ہین اور پاک کرکے اپنے پاس احتیاط سے رکھتے ہین ابن سیدین نے یہ سنکر کہا کہ حضرت آپ مجھے کلمۂ ایمان تلقین فرمایئے کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ بیشک یہ دین اسلام سچا دین ہے اسلیے کہ سراپا تواضع اور فروتنی ہے اور حق پسند و حق جو ہے آپنے فرمایا کہ ہمارے سردار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یون ہی ہے کہ حکمت ایماندار کی گم کی ہوئی چیز کے مثل ہے پس تم اسکو جہان پاؤ لے لو اگرچہ کسی بیدین ہی کے پاس کیون نہو۔ **نقل ہے** کہ ایکبار حضرت شقیقؒ سمرقند مین وعظ فرما رہے تھے آپنے قوم کیطرف منھ کرکے فرمایا کہ اے قوم اگر تم مردہ ہو تو قبرستان مین جاؤ اور اگر لڑکے ہو تو مکتب مین جاؤ اور اگر دیوانے ہو بیمارستان مین جاؤ اور اگر کافر ہو تو کافرستان مین جاؤ اور اگر بندے ہو تو داد مسلمانی کی دو اے مخلوق پرستو۔ **نقل ہے** کہ کسی نے حضرت شقیقؒ سے کہا کہ لوگ آپ کو اسپر کہ آپ لوگون کی محنت و مزدوری کا کھاتے ہین ملامت کرتے ہین آپ میرے ساتھ چلیے مین آپ کو کچھ مال دیدون تاکہ آپ اپنے صرف مین لائین اور زبان طعنہ کرنیوالون کی بستہ ہو آپنے یہ سنکر فرمایا کہ اگر تم مین پانچ عیب نہوتے تو البتہ مین ایسا کرتا ایک تو یہ کہ تیرا خزانہ کم ہو جائیگا دوسرے ممکن ہے کہ چور چرا کر لیجائے تیسرے ہو سکتا ہے کہ تو پھر پچتائے چوتھے شاید کوئی عیب مجھ مین دیکھے اور کہے کہ میرا مال واپس کر دیجیے پانچوین ممکن ہے کہ تو مر جائے اور مین تیرے بعد مفلس ہو جاؤن لیکن ہان البتہ میرا جو خداوند ہے اور آقا اور مالک ہے وہ ان سب عیبون سے جو مینے بیان کیے پاک اور بے عیب ہے۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص آپکے پاس آیا اور کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ حج کو جاؤن حضرت شقیقؒ نے فرمایا کہ تیرے پاس راہ کا توشہ ہے اُسنے کہا کہ ہان چار چیزین ہین ایک تو یہ کہ مین کسی شخص کو اپنے سے زیادہ روزی کے قریب نہین دیکھتا ہون اور دوسرے یہ کہ کسی شخص کو اپنی روزی سے زیادہ دور اپنے غیر سے نہین پاتا ہون یعنے جو کہ میری روزی ہے اسکو ہرگز دوسرا نہین لے سکتا ہے تیسرے یہ کہ مین جہان کہین رہونگا حکم خدا

برابر میری ساتھ رہیگا جو تجھے یہ کہ چاہیے مین جس حال مین رہون خدا تعالی میری حال پر مجھسے زیادہ
داناہ اور بینا ہی حضرت شقیق نے فرمایا کہ تو نے خوب کہا یہ بڑا اچھا توشہ اور زاد راہ ہی کہ تو رکھتا ہی تجھکو
مبارک ہو۔ نقل ہے کہ جب حضرت شقیق رح نے کعبۃ اللہ کا عزم کیا اور بغداد مین پہونچے ہارون رشید
نے آپ کو بلایا جب آپ ہارون رشید کے حضور مین تشریف لیگئے تو اُسنے پوچھا کہ آپ ہی شقیق
زاہد ہین آپنے فرمایا کہ شقیق تو مین ہون لیکن زاہد تو مین نہین ہون ہارون رشید نے کہا کہ آپ مجھے
کچھ نصیحت کیجیے آپنے فرمایا کہ ہوش رکھ کہ خدای تعالی نے تجھکو صدیق رض کی جگہ مین بٹھایا ہی تجھسے صدق کو
طلب کریگا اور فاروق رض کی جگہ مین بٹھایا ہی تجھسے فرق باطل اور حق کے درمیان چاہیگا اور ذوالنورین رض
کی جگہ مین بٹھایا ہی تجھسے حیا و کرم چاہیگا جیسا کہ اُن جناب سے چاہا اور تجھکو مرتضیٰ رض کی جگہ مین بٹھایا ہے
تجھسے علم اور عدل چاہیگا ہارون رشید نے پھر کہا اور کچھ زیادہ کیجیے آپنے فرمایا کہ حضرت حق تعالے
کا ایک مکان ہی کہ جسکو دوزخ کہتے ہین تجھکو اُسکا دربان بنایا ہی اور تین چیزین تجھکو دی ہین مال اور
تلوار اور تازیانہ اور فرمایا ہی کہ مخلوق کو اُن تین چیزون سے دوزخ سے علیحدہ رکھ۔ جو حاجتمند کہ تیرے
پاس آوی مال اُس سے افسوس اور عزیز مت رکھ اور جو کہ حق تعالی کے حکم کے لائق نہ کرے اُس
کوڑے سے اُسکو تنبیہ اور ادب کر۔ اور جو کہ کسیکو مار ڈالے اس تلوار سے اُس سے قصاص لے اُسکے رشتہ دارون
اور عزیزون کی اجازت سے اور اگر اِن کامونکو تو نہ کریگا تو قیامت کے روز دوزخیون کا پیشرو اور پیشوا
تو ہوگا ہارون رشید نے کہا کہ اور کچھ فرمایئے آپنے فرمایا کہ تو چشمہ ہی اور اعمال نہرین ہین اگر کوئی
چشمہ روشن ہوگا تو اُسکو نہرون کی تاریکی اور گدلاپن نقصان نہ پہونچاویگا لیکن اگر کوئی چشمہ
تاریک ہوگا تو نہرون کی روشنی سے اُسکے روشن ہونے کی کچھ امید نہوگی ہارون رشید نے کہا کہ اور
کچھ زیادہ کیجیے آپنے فرمایا کہ اگر بیابان مین تجھی پیاس لگے اور تو پیاس سے قریب مرگ ہو اور اُس وقت
پانی کا شربت تو پاوی تو کتنے کو خریدے ہارون رشید نے کہا کہ جس قیمت کو ملے آپنے فرمایا
اگر وہ یہ کہے کہ مین آدھی بادشاہت کے عوض بیچتا ہون ہارون رشید نے کہا کہ مین آدھی بادشاہت
دیدون اور اسکو خرید لون آپنے فرمایا کہ اگر پھر اُس پانی پینے کے بعد تیرا پیشاب بند ہو جاوے

اور بالکل مجبوری ہو یہانتک کہ خوف ہلاکت کا ہو اور کوئی شخص آکر اور کہے کہ مین تیرا علاج کرونگا مگر اس
شرط پر کہ اگر تو اچھا ہو جاویگا تو آدھی بادشاہت لونگا تو تو کیا کرے ہارون رشید نے کہا کہ مین دیدونگا
آپنے فرمایا تو پھر تو کیا فخر کرتا ہے ایسی بادشاہت پر کہ جسکی قیمت ایک گھونٹ پانی ہو اور وہ بھی
ایسا کہ جب پیے تو پیشاب بند ہو جاوے اور لینے کے دینے پڑین ہارون رشید یہ سنکر رو دیا اور
آپ کو بڑی تعظیم اور عزت کے ساتھ رخصت کیا پھر حضرت شقیق مکہ معظمہ مین گئے اور وہان بہت
لوگ جمع ہوئے آپنے فرمایا کہ یہان روزی کی تلاش کرنا نادانی ہے اور روزی کیواسطے کام کرنا حرام ہے
حضرت ابراہیم ادہم بھی وہان موجود تھے آپنے فرمایا کہ اے ابراہیم آپ معاش کسطرح حاصل کرتے ہین
حضرت ابراہیم ادہم رح نے فرمایا کہ کچھ چیز ملجاتی ہے تو شکر ادا کرتا ہون ورنہ صبر کرتا ہون حضرت شقیق رح نے
یہ سنکر فرمایا کہ ہمارے کوچے کے کتون کا یہی خاصہ ہے کہ اگر انکو کوئی چیز دیتے ہین تو شکر گذار ہوتے ہین اور
دم ہلاتے ہین اور کچھ نہین پاتے ہین تو صبر کرتے ہین حضرت ابراہیم ادہم رح نے کہا کہ آپ کیا کرتے ہین آپنے
فرمایا کہ اگر ہمکو کچھ ملتا ہے تو اسکو خیرات کرتے ہین اور اگر نہین ملتا تو شکر کرتے ہین ابراہیم ادہم اٹھے
اور آپکے سر کو بوسہ دیا اور کہا کہ خدا کی قسم آپ استاد ہین۔ جب آپ مکہ معظمہ سے بغداد مین تشریف لائے
تو آپنے وعظ فرمایا اور آپ کا اکثر کلام توکل مین ہوتا تھا آپنے وعظ کے درمیان فرمایا کہ مین ایک
بیابان مین اترا میرے پاس جیب مین چار دانگ چاندی تھی اور اب تک اسیطرح میری جیب مین پڑی ہے
ایک جوان جو وہان موجود تھا اسنے اٹھکر کہا کہ یہ تو بتائیے کہ جب کہ چار دانگ جیب مین رکھتے تھے تو کیا
خدا وہان موجود نہ تھا یا یہ کہ اسوقت خدا پر آپ کو اعتماد نہ رہا تھا حضرت شقیق کا چہرہ سرخ ہو گیا اور
آپنے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے اور منبر پر سے اتر پڑے۔ نقل ہے کہ ایکبار ایک بوڑھا آپکے پاس آیا
اور کہا کہ مینے گناہ بہت کیے ہین اب مین یہ چاہتا ہون کہ توبہ کرون حضرت شقیق رح نے فرمایا کہ بہت
دیر مین آیا بوڑھے نے کہا کہ مین تو ایسا خیال کرتا ہون کہ بہت جلد آیا کیونکہ جو شخص کہ موت سے پہلے توبہ
کرلے گو بڈھا ہو کر آوے اسکو ایسا سمجھنا چاہیے کہ وہ بہت جلد آیا ہے حضرت شقیق رح نے یہ سنکر فرمایا کہ تو
بہت ٹھیک سمجھا اور تو نے سچ کہا۔ نقل ہے کہ حضرت شقیق رح نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا

کہتے ہین کہ جو شخص کہ خدای تعالی پر اعتماد کرتا ہی اُسکی روزی اور نیک خوئی زیادہ ہوتی ہی اور اُسکا
تن غنی ہوتا ہی اور اُسکی عبادت مین وسوسی کو دخل نہین ہوتا ہی اور فرمایا کہ جو کوئی کہ معصیت مین مبتلا
کرتا ہو اُسکی مثال ایسی ہی کہ ایک نیزہ لیکر خدا سے لڑتا ہی اور فرمایا کہ عبادت کی اصل خوف ہی اور امید اور
محبت - اور فرمایا کہ خوف کی علامت ترک محارم ہی اور امید کی علامت عبادت پر ہمیشگی کرنا ہی اور محبت
کی علامت شوق اور توبہ کرنا اور رجوع کرنا ہی اور فرمایا کہ جسمین کہ یہ تین چیزین نہین ہین دوزخ سے
نجات نہ پائیگا امن اور خوف اور اضطرار - اور فرمایا کہ بندہ خائف وہ ہی کہ جسکو ہردم اس بات کا خوف ہے
کہ میری زندگی مین جو جو فعل مجھسے سرزد ہوئے ہین نہین معلوم کہ اُنکے عوض مین میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا
اور فرمایا کہ عبادت کے دس حصے ہین نو حصے خلائق سے بھاگنا ہی اور ایک حصہ ہمیشہ خاموش رہنا اور فرمایا
کہ آدمیونکی ہلاکت تین چیزین ہی ایک وہ کہ گناہ کرتا ہی توبہ کی امید پر اور دوسرے یہ کہ توبہ نہین کرتا زندگانی
کی امید پر اور تیسرے یہ کہ بغیر توبہ کے رہتا ہی رحمت کی امید پر - پس ایسا شخص کبھی توبہ نہین کرتا ہے
اور فرمایا کہ حق تعالی طاعت و عبادت والونکو موت کی حالت مین زندہ کرتا ہی اور معصیت والونکو
زندگی کی حالت مین مردہ بناتا ہی اور فرمایا کہ تین چیزین فقر کے قریب ہین فراغت دل - اور آسانی
حساب - اور آرام نفس - اور تین چیزین لازم تونگری ہین - رنج تن - اور شغل دل - اور سختی حساب -
اور فرمایا کہ موت کیواسطے طیار رہنا چاہیے کیونکہ جب وہ آتی ہی تو پھر واپس نہین جاتی - اور فرمایا کہ
جسکو کہ تو کوئی چیز دیتا ہی اگر تو اُسکو زیادہ دوست رکھتا ہی اُس چیز سے کہ اُسکو دیتا ہی تو تو دوست
آخرت کا ہی ورنہ دوست دُنیا کا ہی اور فرمایا کہ مین کسی چیز کو مہمان سے عزیز زیادہ نہین رکھتا ہون -
اسلیے کہ اُسکی روزی اور اشیا ہی باحتیاج اور جزا خدا پر ہے اور مین درمیان مین کوئی چیز نہین ہون
اور فرمایا کہ جو کوئی نعمت سے تنگی مین پڑا اور وہ نے اُس تنگی کو فراغت سے بہتر نہ سمجھا تو اُسکو دو غم ہین -
ایک غم دُنیا کا اور دوسرا غم آخرت کا اور جو کہ نعمت سے تنگی مین پڑا اور اُس تنگی کو نعمت سے غنیمت سمجھا
اُسکے واسطے دو خوشیان ہین ایک دُنیا مین دوسری آخرت مین - لوگون نے کہا کہ کس طرح پہچانین
کہ بندہ کا بھروسا خدا پر پورا پورا ہی اور وہ خدای تعالی کے احکام پر ثابت قدم ہی آپنے فرمایا کہ دیکھو

کہ جب اُسکی دُنیا کی کوئی چیز فوت ہو جاوے تو اُسکو غنیمت سمجھے اور فرمایا کہ اگر چاہتے ہو کہ مرد خدا کو پہچانو تو تم
چاہیے کہ دیکھو کہ وہ خدا کے وعدہ پر بہ خوف زیادہ ہے یا لوگون کے وعدہ پر اُسمین زیادہ ہے اور فرمایا کہ تقویٰ
تین چیزون سے معلوم ہوتا ہے فرستادن اور منع کردن اور سخن گفتن سے اور فرمایا کہ فرستادن یعنی بھیجنا دین ہو وے
یعنے جو کچھ کہ تو نے بھیجا ہے وہ دین ہے۔ اور منع کرنا دنیا ہو وے یعنے جو مال کہ تجھکو دیوین تو نہ لیوے کیونکہ وہ دُنیا
ہے۔ اور بات کہنا دین اور دُنیا مین ہو وے مطلب اسکا یہ ہے کہ جو کچھ تو نے بھیجا وہ دین ہے یعنے احکام الٰہی کا
بجالانا اور منع کرنا دنیا ہے یعنے جن کاموں سے کہ منع کیا گیا ہے اُنسے دُور رہنا اور بات کہنا دونون کو
گھیرنے والا ہے کیونکہ بات سے معلوم کر سکتے ہین کہ مرد دین مین ہے یا دُنیا مین اور آپ نے فرمایا کہ مین نے
سات سو عالمون سے پوچھا کہ خردمند یعنی عاقل کون ہے اور توانگر یعنے دولتمند کون ہے اور زیرک یعنے
دانا کون ہے اور درویش کون ہے اور بخیل کون ہے کُل سات سو کے سات سو نے یہی ایک جواب دیا
کہ خردمند وہ ہے کہ دُنیا کو دوست نرکھے اور زیرک وہ ہے کہ دُنیا اُسکو فریب نہ دے سکے اور توانگر وہ ہے کہ
خدا کی تقسیم اور قسمت پر راضی ہو وے اور درویش وہ ہے کہ اُسکے دل مین طلب زیادتی نہو اور بخیل وہ ہے کہ خدا کے
مال کو خلائق سے عزیز رکھے حضرت حاتم اصمؒ کہتے ہین کہ کسی نے آپ سے وصیّت کی درخواست کی اور کہا کہ آپ
مجھے ایسی وصیّت کیجیے کہ نافع ہو آپ نے فرمایا اگر وصیّت عام چاہتا ہے تو زبان کو نگاہ رکھ اور کبھی کوئی بات
مت کہہ جب تک کہ اُس بات کا جواب اپنی ترازو مین ٹھیک اور درست نہ پائے اور اگر وصیّت خاص چاہتا ہے
تو دیکھ اُسوقت تک بات نہ کہنا کہ جب تک یہ نہ جان جاوے کہ اُسکے نہ کہنے مین کوئی تباہی اور خرابی ہوگی
کہتے ہین کہ آپ نے سنہ ۲۳۵ھ مین وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ والسّلام۔

اٹھارھوان باب حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ شرع اور طریقت کے چراغ وہ دین اور دولت کی شمع وہ نعمان ثابت حقائق وہ عمان جواہر معانی و دقائق وہ عارف

الٰہی عالم خدائی وہ صوفی صافی دوجہان کے امام حضرت ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ برگزیدۂ جہان تھے اور
سچ تو یہ ہے کہ جنکی تعریف ہر زبان میں ہو رہی ہو اور ہر ملت میں مقبول ہوں انکی تعریف کا کسکو یارا ہے کہ کر سکے
آپ ریاضت اور مجاہدہ اور خلوت اور مشاہدہ میں اس درجہ کو پہونچے ہیں کہ جسکی انتہا خدا ہی خوب جانتا ہے
اور آپ اصول طریقت اور فروع شریعت میں درجہ بلند اور نظر پرکھنے والی رکھتے تھے اور آپ نے بہت سے بزرگ صحابیون
سے ملاقات کی جیسے کہ انس بن مالک اور جابر بن عبداللہ بن ابی اوفی اور واثلہ بن الاسقع اور عبداللہ الزہری
رضی اللہ عنہم اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مصاحبت رکھتے تھے اور فضیل بن عیاض اور ابراہیم بن ادہم
اور بشر حافی اور داؤد طائی کے (اللہ کی رحمت ان سب پر ہو) آپ استاد تھے جس وقت کہ آپ حضرت
رسالت مآب سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے روضۂ مبارک کی زیارت کو گئے اور وہاں پہونچکر کہا
کہ السلام علیک یا سید المرسلین تو جواب آیا وعلیک السلام یا امام المسلمین پس آپ نے گوشہ نشینی اختیار کی
نقل ہے کہ جب آپ قبلۂ حقیقی کیطرف متوجہ ہوئے اور لوگوں کی طرف سے رخ مُنھ پھیر لیا اور زرد اونی لباس
زیب تن فرمایا تو ایک رات آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہڈیان لحد
مبارک سے جمع کرکے بعض کو بعض سے جدا کرکے اپنے پاس اکٹھا کر رہے ہیں آپ اسکی دہشت سے جاگ پڑے
اور اس خواب کی تعبیر ابن سیرین رح سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲ کے اصحابون سے تھے پوچھی یا بعضوں سے کہا کہ تم پیغمبر
علیہ السلام کے علم اور انکی سُنت کے حفظ مراتب میں اس درجہ کو پہونچو گے کہ اس میں تصرف کر سکو اور حدیث
صحیح کو حدیث سقیم سے جدا کر سکو آخر ایسا ہی ہوا اور آپ نے پیغمبر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ فرمایا کہ ابو حنیفہ تجھکو
اسلیے زندہ کیا ہے کہ میری سُنت کو ظاہر کرے پس تجھے گوشہ نشینی کا قصد نہ کرنا چاہیے نقل ہے کہ آپ
میں احتیاط اس درجہ کی تھی کہ کہتے ہیں کہ اُس زمانے کے خلیفہ نے کہ جسکا نام منصور تھا ایک
مجمع علما کیا تمام بغداد کے علما جمع ہوئے لیکن شعبی رح کہ آپ کے استاد تھے بوجہ پیری کے حاضر نہو سکے
خلیفہ نے ایک عہد نامہ لکھایا اور ایک خادم کے ہاتھ شعبی رح کے پاس بھیجا کیونکہ وہ قاضی وقت تھے
اور کہلا بھیجا کہ امیر المومنین کہتا ہے کہ اس پر اپنی گواہی ثبت کرو شعبی رح نے اپنی مہر و گواہی اس کاغذ پر
کردی بعد اسکے دوسرے علما نے بھی اپنی گواہی اور دستخط سے اس کاغذ کو مزین کیا جب نوبت حضرت ابو حنیفہ رح

کے پاس لایا گیا اور کہا گیا کہ امیر المومنین فرماتا ہی کہ اپنی گواہی اسپر لکھدو آپنے فرمایا کہ وہ کہان ہی
خادم نے کہا کہ وہ اپنے محل مین ہی آپنے فرمایا کہ یا تو امیر المومنین یہان آوین یا مین وہان چلون
تب گواہی درست ہو سکتی ہی خادم آپکے ساتھ سختی کرنے لگا کہ قاضی وقت نے اور دوسرے علما
نے تو اپنی گواہی لکھدی اور آپ ایسی ٹال ٹال بتاتی ہین آپنے فرمایا کہ ہر ایک کا عمل اسکے واسطے
ہی یہ بات خلیفہ کے کان تک بھی پہونچی خلیفہ نے شریح کو بلایا اور پوچھا کہ کیا گواہی مین دیدار
شرط ہی اُنھون نے کہا کہ ہان کہا تمنے مجھے کب دیکھا کہ اپنی گواہی اسپر لکھدی اُنھون نے کہا کہ مینے
آپکی معرفت کے اعتبار پر لکھدی اور مینے نہ چاہا کہ آپکو تکلیف دون خلیفہ نے یہ سُنکر کہا کہ یہ بات
حق سے دور ہی اور یہ جواب قضات سے بعید ہی بہتر ہے کہ عہدہ قضات تم سے لے لیا جائے بعد اسکے
خلیفہ نے اندیشہ کیا کہ قاضی کسکو بنانا چاہیے اور مجلس شوری کی تمام مشیرون نے چار آدمیون
کی طرف کہ علما مین مشہور و معروف تھے اشارہ کیا ایک ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دوسرے سُفیان رحمۃ اللہ علیہ
تیسرے شریح رحمۃ اللہ علیہ اور چوتھے مسعر بن کدام رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ نے ان چارون صاحبونکو طلب کیا
جبکہ چارون راہ مین آرہے تھے حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مین آپ سے ایک حکمت کی بات کہتا
ہون اُنھون نے کہا کہ فرمایئے آپنے فرمایا کہ مین تو کسی حیلے سے اس عہدہ قضا کو اپنے سے دور دفع
کرونگا اور سفیان تمکو چاہیے کہ تم بھاگ جاؤ اور مسعر اپنے آپکو دیوانہ بنالیوین اور شریح قاضی ہووین
پھر سُفیان تو راہ سے بھاگ گئے اور ایک کشتی مین جاکر چھپے اور اہل کشتی سے کہا کہ مجھکو چھپا لو کیونکہ
اگر خلیفہ کے مین ہاتھ پڑ جاؤنگا تو وہ میرا سر کاٹ لیگا اس حدیث کی تاویل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جسکو کہ قاضی بنایا پس ذبح کیا اُسکو بغیر چھری کے حاصل کلام ملاحون نے انکو
پوشیدہ کیا اور یہ تینون خلیفہ منصور کے پاس گئے پہلے اُسنے حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے کہا کہ آپکو عہدہ قضا
قبول کرنا چاہیے آپنے فرمایا کہ ای امیر المومنین مین قوم عرب سے نہین ہون بلکہ اُنکا غلام ہون عرب کے
سردار و سادات میرے فتوی پر راضی نہونگے جعفر جو اُس جلسے مین حاضر تھے کہنے لگے کہ اس عہدے کو نسب سے کچھ
علاقہ نہین بلکہ علم کی ضرورت ہی حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے یہ سُنکر کہا کہ مین آپسے کہتا ہون کہ مین اس کار کے

لائق نہین ہون اور دلیل اسکی یہ ہو کہ یہ جو مین کہتا ہون کہ مین اس کار کے لائق نہین ہون دو حال سے خالی نہین ہے یا تو سچ کہتا ہون یا جھوٹ کہتا ہون اگر سچ کہتا ہون تو ظاہر ہو کہ لائق اس کار کے نہین ہون اور اگر جھوٹ کہتا ہون تو جھوٹ بولنے والے کو مسلمانونکا قاضی بنانا نہ چاہیے اور آپ خلیفہ وقت ہین یہ کیسے ہو سکتا ہو کہ ایک جھوٹ بولنے والا آپ کا نائب ہو اور مسلمانون کے خون کا اعتماد اُسپر کیا جائے یہ کہکر آپنے وہانسے اپنے آپ کو چھڑایا۔ جب شعری کی باری آئی تو وہ آگے بڑھے اور خلیفہ کا ہاتھ بڑے تپاک سے پکڑا اور کہا کہ آپ کا مزاج کیسا ہو اور آپکے صاحبزادے کسطرح ہین یہ حالت دیکھکر خلیفہ منصور نے حکم دیا کہ اُنکو مکان دو معلوم ہوتا ہو کہ دیوانے ہین پھر شریحؒ سے کہا کہ آپکو قضات اختیار کرنا چاہیے اُنھون نے کہا کہ مین ایک پاگل آدمی ہون میرا دماغ بہت کمزور ہے خلیفہ منصور نے کہا کہ آپ علاج کیجیے تاکہ یہ عارضہ رفع دفع ہو جاوے اور اُنکو عہدۂ قضا دیدیا۔ کہتے ہین کہ جب سے وہ قاضی ہوے حضرت ابو حنیفہؒ نے اُنسے جدائی اختیار کی اور کبھی اُنکے ساتھ بات تک بھی نہ کی۔ نقل ہے کہ ایک لڑکون کی جماعت گیند سے کھیل رہی تھی اتفاق سے ایکبار اُنکا گیند حضرت ابو حنیفہؒ کے آگے مجمع مین آگرا کسی لڑکے کی یہ ہمت نہ پڑی کہ اُسکو وہانسے اُٹھا لاوے ایک لڑکے نے اُن لڑکون سے کہا کہ اگر تم مجھے کہو تو مین جا کر اُٹھا لاؤن پھر گستاخانہ جا کر اس گیند کو اُٹھا لیگیا حضرت ابو حنیفہؒ نے کہا معلوم ہوتا ہو کہ یہ لڑکا شاید حلالی نہین ہو لوگون نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ درحقیقت جیسا کہ آپنے فرمایا تھا ویسا ہی تھا لوگون نے کہا کہ مسلمانون کے امام آپنے کسطرح جانا آپنے فرمایا کہ اگر حلالزادہ ہوتا تو حیا اُسکو مانع ہوتی۔ نقل ہے کہ ایک شخص پر آپ کا کچھ لینا تھا اُسی شخص کے محلہ مین آپکے ایک شاگرد نے انتقال کیا آپ اُسکے جنازے کی نماز کے واسطے گئے آفتاب بہت گرم تھا اور وہان کہین سایہ نتھا لیکن البتہ آپکے قرضدار کی دیوار کے نیچے سایہ تھا لوگون نے آپ سے کہا کہ تھوڑی دیر یہان سایہ مین تشریف رکھیے آپنے فرمایا کہ اس مکاندار پر میرا کچھ قرض ہو مجھے اُسکی دیوار سے فائدہ اُٹھانا جائز نہین کیونکہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جس قرض سے کہ کچھ نفع لیا جاوے وہ سود ہے اگر مین اُسکی دیوار سے فائدہ کی امید کرونگا

تو وہ داخل سیاہ و سُود ہوگا۔ نقل ہے کہ ایکبار آپ کو ایک مجوسی نے محبوس کیا جبکہ آپ قیدخانہ میں تھے ایک شخص
ظالمون سے آیا اور کہا کہ میرا قلم بنا دیجیے آپ نے فرمایا کہ مین نہ بناؤنگا اُسنے بہتیرا کہا لیکن کچھ مفید نہوا آخرکار
اُسنے پوچھا کہ آپ کیون نہین بناتے آپنے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ اس قوم سے نہو جاؤن کہ حق تعالی نے
فرمایا ہے احشروا الذین ظلموا وازواجهم الخ یعنے جمع کرو اُنکو جنہون نے گناہ کیا ہے اور اُنکے جوڑون یعنی
مددگارونکو اور اُنکو جو اللہ کے سوا اور کو پوجتے تھے اور اُنکو دوزخ کی راہ پر چلاؤ۔ کہتے ہین کہ آپ ہر رات مین
تین سو رکعت نماز پڑھتے تھے ایک روز آپ کہین جا رہے تھے ایک عورت نے دوسری عورت سے جو اُسکے
ساتھ تھی کہا کہ یہ مرد ہر رات پانچسو رکعت نماز پڑھتا ہے آپ نے بھی اُسکی یہ بات سُنی اُسیوقت یہ نیت کی
کہ آج سے پانچسو رکعت نماز پڑھونگا تاکہ اُسکا گمان سچ ہو دوسرے روز آپ راہ مین جا رہے تھے
لڑکون نے آپس مین کہا کہ یہ مرد کہ جا رہا ہے ہر رات ایک ہزار رکعت نماز پڑھتا ہے آپنے یہ سُنا اور نیت کی
کہ آج سے ایک ہزار رکعت نماز پڑھون گا۔ ایک روز آپکے ایک شاگرد نے آپ سے کہا کہ لوگ کہتے ہین
کہ امام صاحب رات کو نہین سوتے آپ نے اُسیوقت یہ کہا کہ مینے یہ نیت کی کہ آج سے رات کو
نہ سوؤنگا اُسنے پوچھا کہ کیون آپ نے فرمایا کہ خدای تعالی فرماتا ہے کہ بندے ہین کہ اُس چیز کی
تعریف کو کہ جو اُن مین نہین ہے پسند کرتے ہین پس ہرگز نہ جان کہ چھوٹین عذاب سے۔ اب مین کبھی
رات کو پہلو بھی نہ لگاؤنگا تاکہ اُس قوم سے نہون بعد اُسکے آپ نے تیس برس تک نماز صبح
عشاء کے وضو سے ادا کی۔ نقل ہے کہ حضرت ابوحنیفہؒ کے زانو کا سر سجدون کی کثرت سے اونٹ
کے زانو کے مثل ہوگیا تھا۔ نقل ہے کہ حضرت ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ مینے ایکبار ایک توانگر کی تعظیم
اُسکے مال کے لحاظ سے کی تھی جتنے اُسکے کفارہ مین ہزار قرآن ختم کیے اور کہتے ہین کہ جب کبھی کہ
آپ کو کوئی مسئلہ مشکل پیش آتا آپ چالیس بار قرآن ختم کرتے اُسکی برکت سے مشکل مسئلہ کہ آپ کو
درپیش ہوتا حل ہوجاتا۔ نقل ہے کہ محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ بہت صاحب جمال تھے ایکبار آپکی نظر
اُنپر پڑی بعد اُسکے آپنے کبھی اُنکی طرف نظر اُٹھا کر نہ دیکھا اور جب آپ اُنکو درس دیتے تو ایک ستون کے
پیچھے بٹھاتے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ میری نظر اُنپر پڑجاوے۔ نقل ہے کہ داؤد طائیؒ نے کہا کہ مین

بیس برس تک حضرت ابو حنیفہؒ کی خدمت میں رہا میں نے کبھی اس عرصے میں آپ کو نہ تنہائی میں اور نہ
جماعت میں دیکھا کہ آپ ننگے سر بیٹھے ہوں یا پانون پھیلائے ہوں ایکبار میں نے آپ سے عرض کیا کہ اے
امام دین اگر آپ تنہائی کی حالت میں پانون پھیلائیں تو کیا برائی ہے آپ نے فرمایا کہ تنہائی کی
حالت میں خدا تعالی کے ساتھ ادب رکھنا بہت اچھی بات ہے۔ نقل ہے کہ ایکروز آپ جا رہے تھے ایک
لڑکے کو دیکھا کہ کیچڑ میں چل رہا ہے آپ نے فرمایا میاں لڑکے ذرا ہوش سے چلو ایسا نہو کہ تمہارا پانون پھسلے اور گر پڑو
لڑکے نے کہا کہ اے امام صاحب میں اکیلا ہون اگر پھسلونگا بھی تو جھٹ سنبھل جاؤنگا لیکن آپ کو اسکا خیال
رکھنا ضروری ہے کہ آپ کا پانون نہ پھسلے کیونکہ اگر پانون پھسلے گا تو سارے مسلمانونکو کہ آپ کے پیچھے چلے
آرہے ہیں لغزش پہونچیگی اور اسوقت سب کا سنبھالنا دشوار ہوگا حضرت امام صاحب کو اس لڑکے کی اس
دانائی کی بات سے حیرت ہوئی اور آپ روئے اور اپنے شاگردون سے فرمایا کہ دیکھو خبردار اگر تمکو کسی مسئلے میں
شک و شبہ پڑے اور کوئی روشن دلیل اسکے بارے میں پاؤ تو تم ہرگز ہرگز اسمین میری پیروی نکرنا اور ایسا
نکرنا کہ میری تقلید پر اپنی تحقیق سے باز رہو یہ نشان کمال انصاف کا ہے چنانچہ حضرت امام ابو یوسفؒ
اور امام محمدؒ کے بہت سے اقوال ہیں کہ مسائل میں آپ سے اختلاف ہے۔ نقل ہے کہ ایک شخص مالدار
حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا تھا اور ایسی کچھ عداوت رکھتا تھا کہ حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کو یہود کہتا تھا یہ بات حضرت ابو حنیفہؒ کے کان تک پہونچی آپ نے اسکو بلایا اور کہا کہ
میں تیری بیٹی کا فلانے یہود سے نکاح کرنا چاہتا ہون اسنے کہا کہ آپ مسلمانون کے امام ہوکر ایسی
بات کو جائز رکھتے ہیں کہ مسلمان کی بیٹی کا یہود کے ساتھ نکاح کردیں تو ہرگز بھی اس بات کو
جائز نہیں رکھتا حضرت ابو حنیفہؒ نے کہا سبحان اللہ تیرے جائز رکھنے سے کہ میں اپنی بیٹی یہود کو دینا
نہیں چاہتا کیا ہوگا جبکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیون کا ایک یہود
کے ساتھ نکاح جائز رکھا وہ مالدار فی الفور سمجھ گیا کہ یہ کیا بات ہے اور اپنے اس اعتقاد سے کہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رکھتا تھا ایکبارگی پلٹ گیا اور توبہ کی اور یہ سب حضرت امام صاحبؒ
کی برکتون سے ہوا۔ نقل ہے کہ ایکروز آپ حمام میں تشریف رکھتے تھے ایک شخص کو دیکھا کہ بالکل

لنگا چلا آیا بعض نے کہا کہ یہ فاسق ہے اور بعض نے کہا کہ یہ دہریہ ہے حضرت ابوحنیفہؒ نے اپنی دونوں آنکھیں بند کرلیں اُس مرد نے یہ دیکھکر کہا کہ اے امام آپ کی آنکھوں کی روشنائی کب سے لیگئی آپ نے فرمایا جب کہ تجھ سے پردہ چھپنا گیا اور آپ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی کسی قدری کے ساتھ مناظرہ کرے تو دو باتیں ہیں یا تو کافر ہو جاوے یا اپنے مذہب سے درگذرے کیونکہ اگر وہ کہے گا کہ خدا نے چاہا کہ اُسکا علم اُن میں راست ہووے اور اُسکا معلوم علم کے ساتھ برابر ہووے پس منکر کہے گا نہیں تو کافر ہو جاویگا اور اگر کہے گا کہ ہاں چاہا تو مذہب سے دور پڑیگا اور فرمایا کہ میں بخیل کی تعدیل نہیں کرتا اور نہ اُسکی گواہی سنتا ہوں کیونکہ بخل اُسکو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ طلب و تقاضا کرے اور اپنے حق سے زیادہ لیوے نقل ہے کہ ایک مسجد تعمیر کرتے تھے لوگوں نے تبرک کے طور پر حضرت امام صاحب سے بھی کچھ طلب کیا حضرت امام صاحبؒ کو یہ گران معلوم ہوا لوگوں نے عرض کیا کہ ہماری غرض تبرک ہے جو کچھ آپ کا دل چاہے دیدیجیے آپ نے بڑی کراہت کے ساتھ ایک درم دیا آپ کے شاگردوں نے یہ دیکھکر کہا کہ حضرت آپ تو بڑے کریم اور عالم ہیں اور سخاوت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ کو اسقدر زر دینا اتنا گران ہوا آپ نے فرمایا کہ مال کا کچھ خیال نہ تھا لیکن میں اس بات کو یقین سے جانتا ہوں کہ حلال کا مال کبھی پانی اور مٹی میں خرچ نہیں ہوگا اور میں اپنے مال کو حلال سمجھتا ہوں جب انھوں نے مجھ سے کچھ طلب کیا تو مجھکو اس بات کے خیال سے کراہت پیدا ہوئی کہ اس دینے سے میرے مال میں بھی شک و شبہ پیدا ہوتا ہے اور اس سبب سے میں نہایت رنجیدہ تھا کہتے ہیں کہ چند روز گذرے تھے کہ وہ لوگ آپ کا درم آپ کے پاس واپس لائے اور کہا کہ یہ تو کھوٹا ہے حضرت امام اعظمؒ نے لے لیا اور بہت خوش ہوئے نقل ہے کہ ایک روز آپ بازار میں چلے جاتے تھے ناخن کے برابر مٹی اُڑکر آپ کے لباس پر آپڑی آپ اُسیوقت دجلے کے کنارے گئے اور اُس مٹی کو خوب مل مل کر دھویا لوگوں نے کہا کہ حضرت آپ تو اس کے برابر نجاست کو جامے پر جائز بتاتے ہیں اور خود اسقدر مٹی کو دھوتے ہیں آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو وہ فتویٰ ہے اور یہ تقویٰ ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو آدھی روٹی ذخیرہ

کرنے کی اجازت نہ دی تھی حالانکہ خود اپنی بیبیون کے واسطے ایکسال کا ذخیرہ رکھا کرتے ہین کہ جب داوٗد طائی مقتدا ہوئے تو حضرت امام صاحب سے کہا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کہ تجھکو علم پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ جس علم پر کہ تو عمل نہ کرے وہ ایک جسم بے روح کے مثل ہے کہتے ہین کہ خلیفۂ وقت نے حضرت عزرائیل علیہ السّلام کو خواب مین دیکھا اُس سے پوچھا کہ میری زندگی اور کس قدر باقی ہو ملک الموتؑ نے پانچ انگلیون سے اشارہ کیا آسنے اس خواب کی تعبیر بہت لوگون سے پوچھی لیکن کسی نے واضح طور پر نہ بتائی حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی بلایا آپ نے فرمایا کہ اُسنے پانچ علمون کیطرف اشارہ کیا ہے اور اُن پانچ علمونکو کوئی نہین جانتا اور وہ پانچون اس آیت مین ہین کہ حق تعالیٰ فرماتا ہو جسکا ترجمہ یہ ہے بیشک خدا ہی کو قیامت کا علم ہو کہ وہ کب ہوگی اور بارش کا علم اور حاملہ کے پیٹ کا علم اور آنیوالے دن کے کام کرنے کا علم اور موت کا علم کہ آدمی کس سرزمین مین مریگا۔ نقل ہے کہ شیخ ابوعلی بن عثمان الجلالیؒ نے کہا کہ مین ملک شام مین تھا ایکبار مین حضرت بلال مؤذن رضی اللہ عنہ کی قبر پر سوتا تھا مینے کیا دیکھا کہ مین مکے مین ہون اور حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے داخل ہوے اور آپ ایک بوڑھے کو بڑی شفقت سے اپنی مبارک گود مین لیے تھے مینے دوڑ کر آنحضرتؐ کے مبارک قدمون کو بوسہ دیا اور مین اس عجب مین تھا کہ یہ بوڑھے شخص کون ہین کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باطن کے کشف سے اس میری حیرانی کو دریافت فرمالیا اور فرمایا کہ یہ مسلمانون کا امام اور تیرے ملک کا باشندہ ہے یہ وہی ہو کہ جسکو تم لوگ ابوحنیفہ کہتے ہو۔ نقل ہے کہ نوفل بن حیان نے کہا کہ جب حضرت امام ابوحنیفہؒ نے وفات کی تو مینے ایک خواب دیکھا کہ میدان قیامت ہے اور ساری خلائق حساب گاہ مین استادہ ہین اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حوضِ کوثر پر تشریف فرما ہین اور آپ کے داہنے اور بائین جملہ بزرگانِ دین استادہ ہین اور مینے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ جو بہت صاحب جمال تھے اور اُنکی ڈاڑھی اور سر سفید برف سا تھا اور وہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روے مبارک پر مُنھ رکھے تھے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

برابر کھڑے تھے میں نے سلام کیا اور عرض کیا کہ مجھے پانی مرحمت فرمایئے حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دینگے میں نہ دونگا پھر حضرت پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ اسکو
پانی دیدیجیے حضرت امام رح صاحب نے ایک کٹورا بھر کر پانی کا مجھکو عنایت کیا میں نے اور تمام یاروں نے اس
کٹوری سے خوب چھک کر پانی پیا اور وہ کٹورا جیسا کہ لبریز تھا ویسا ہی رہا اسمیں سے ذرا بھی پانی کم ہوا
پھر میں نے کہا کہ یہ جو بزرگ پیرمرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنی طرف ہیں کون ہیں فرمایا کہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اسیطرح میں پوچھتا رہا اور
انگلیوں کی پور پر گنتا رہا یہاں تک کہ میں نے سترہ شخصوں کو پوچھا جب میں جاگا تو میں اپنی سترہ پوروں کو باندھے
تھا یحیی معاذ رازی فرماتے ہیں کہ میں نے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو خواب میں دیکھا میں نے کہا آپ کو کہاں
طلب کرونگا آپ نے فرمایا نزدیک علم ابوحنیفہ رح کے۔ اور آپ کے مناقب بہت ہیں اور مجاہدات بیشمار
اور تمام میں مشہور ہیں حاجت بیان نہیں لہذا اسی پر ہم نے ختم کیا۔

انیسواں باب حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ شریعت اور طریقت کے سلطان اور حقیقت کے برہان و اسرار الٰہی کے مفتی و انوار نامتناہی کے مہدی و وارث دین
نبی شافعی مطلبی رضی اللہ عنہ ایسی حجت کے شخص تھے کہ آپ کے اوصاف بیان کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ سارا جہان آپ کے
شرح صدر سے پرنور ہے اور فضائل اور پسندیدہ خصائل اور مناقب آپ کے بہت ہیں آپ کا یہی وصف کافی ہے کہ آپ
شجر نبوی کی شاخ ہیں اور روضہ مصطفوی کے میوہ ہیں آپ فراست اور کیاست میں یکتا تھے اور مروت
اور فتوت میں بے مثل تھے کیونکہ آپ کریم جہان بھی تھے اور فیاض زمان بھی تھے آپ افضل وقت بھی تھے اور اعلم
عہد بھی مجتہد الائمہ من قریش بھی اور مقدم قدموا القریش بھی آپ کی ریاضات اور کرامات اسقدر نہیں
ہیں کہ اس کتاب میں سما سکیں بلکہ انکے لکھنے کیواسطے ایک دفتر چاہیئے آپ تیرہ ۱۳ برس کی عمر میں خانہ کعبہ
میں کہتے تھے سلونی ما شئتم اور پندرہ ۱۵ برس کے جب ہوئے تو فتوی دیتے تھے حضرت امام احمد حنبل رح

کر امام جہان کے تھے اور تین لاکھ حدیثین انکو یاد تھین آپکے پاس آکر شاگرد ہوے اور سر برہنہ
آپ کی غاشیہ برداری کرتے تھے ایک قوم نے اسپر اعتراض کیا کہ اس درجے کا شخص کہ محدث ہو
ایک پچیس برس کے لڑکے کے آگے مؤدب بیٹھتا ہو اور مشائخون اور اُستادون کی صحبت ترک کرتا ہو
حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو کچھ ہمکو یاد ہو اُسکے معانی وہ جانتا ہو اگر وہ ہم مین
نہ آتا تو ہم دروازے ہی پر پڑے رہ جاتے کیونکہ احادیث اور آیات کی حقیقتین اور جو کچھ کہ اُس نے
پڑھا ہو اُسکو جیسا کہ اُسکے سمجھنے کا حق ہو اُسنے سمجھا ہو اور ہم سواے حدیث کے نہین جانتے۔ اور
وہ ایک آفتاب ہو جہان کے واسطے اور ایک عافیت ہے خلق کے لیے آور بھی حضرت امام احمد حنبل رح نے
سلامت ۱۲
فرمایا کہ فقہ کا دروازہ خلق پر بستہ تھا حق تعالی نے وہ دروازہ اُنکے سبب کشادہ کیا اور یہ
بھی حضرت امام احمد حنبل رح نے فرمایا کہ مین کسی ایسے شخص کو نہین جانتا ہون کہ اُسکا احسان اسلام پر
اس زمانے مین امام شافعی رح سے بزرگتر ہو اور بھی حضرت امام احمد حنبل رح نے فرمایا کہ امام شافعی رح
فیلسوف ہین چار علم مین یعنی علم لغت اور علم اختلاف النّاس اور علم فقہ اور علم معانی مین۔ اور
بھی حضرت امام احمد حنبل رح نے فرمایا اس حدیث کے بارہ مین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ہر سو برس کے شروع ایک ایسے شخص کو آمادہ و استادہ کرینگے کہ میرا دین خلق اُس سے سیکھے گی بس
وہ شخص شافعی رح ہین آور ثوری رح فرماتے ہین کہ اگر حضرت امام شافعی رح کی عقل کا مقابلہ اُس زمانے کے
لوگونکی عقل کے ساتھ کیا جاتا تو حضرت امام شافعی رح ہی کی عقل غالب پائی جاتی آور بلال خواص کہتے
ہین کہ مینے حضرت خضر سے پوچھا کہ آپ حضرت امام شافعی رح کے حق مین کیا فرماتے ہین اُنھون نے کہا
کہ وہ اوتاد سے ہی کہتے ہین کہ آپ ابتدا مین کسی جلسۂ عروسی یا دعوت مین نہین جاتے تھے اور ہمیشہ
گریان اور سوزان رہتے تھے اور آپ بچپن ہی کی حالت مین گویا کہ بزرگون کا سا خلعت زیب کیے
تھے اور اکثر اوقات سلیم راعی کی صحبت مین بسر کرتے تھے تب سے قوت تصرف آپ مین زیادہ ہوئی
یہانتک کہ تصرف مین سب پر سبقت لیگئے جیسا کہ عبد اللہ انصاری رح کہتے ہین کہ حالانکہ مین شافعی مذہب
نہین ہون لیکن حضرت امام شافعی رح کو بہت دوست رکھتا ہون اسلیے کہ مین اُنکے حسن مقام مین

غور کرتا ہون تو انکو سب سے آگے پاتا ہون۔ نقل ہے کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا مجھ سے آنحضرت نے استفسار فرمایا کہ ای لڑکے
تو کون ہی مینے کہا یا رسول اللہ ایکا آپ کی اُمت سی ہون آپ نے فرمایا کہ قریب آ مین آپکے نزدیک
گیا آپنے اپنے دہن مبارک کا لعاب لیا مینے اپنا منھ کھولا آپنے میری منھ مین ڈالدیا پھر آپنے فرمایا
کہ اب جا خدای تعالی تجھپر فضل و برکت فرماوی اور مینے اُسیدم حضرت علی مرتضیٰ کو خواب مین دیکھا کہ آپنے
اپنی انگشتری انگلی سے اُتار دی اور میری اُنگلی مین پہنادی اور اُسکی برکت سے حضرت علی مرتضیٰ کے
علم نے بھی مجھ مین سرایت کی جیسا کہ نقل کی ہی کہ حضرت امام شافعیؒ چھ برس کے تھے کہ آپ مکتب مین
جاتے تھے اور آپ کی والدہ شریفہ زاہدہ تھین اور اولاد بنی ہاشم سے تھین لوگ امانت اُن کے پاس
دھر جایا کرتے ایکروز دو شخص آئے اور ایک جامہ دان اُنکو سونپا بعد اسکے ایک اُن دو شخصون سے آیا
اور کہا کہ وہ جامہ دان دیدیجیے اُنھون نے اُسکو دیدیا پھر چند روز کے بعد وہ دوسرا آیا اور جامہ دان
طلب کیا اُنھون نے فرمایا کہ تمھارا ساتھی آیا اور لیگیا اُسنے کہا کہ کیا ہمنے آپسے یہ نہین کہا تھا کہ جب تک
کہ ہم دونون نہ آئین مت دینا اُنھون نے کہا کہ ہان بیشک تمنے یہ کہا تھا اُس مردنے کہا کہ پھر آپنے کیون
دیدیا آپ کی والدہ شریفہ ملول ہوئین اتنے مین حضرت امام شافعیؒ آگئے پوچھا کہ اماں آپ رنجیدہ کیون
ہین اُنھون نے حال بیان کیا حضرت امام شافعیؒ نے سُنکر کہا کہ کچھ پروا نہین ہے مدعی کہان ہی تاکہ مین
اُسکو جواب دون مدعی حاضر تھا اُسنے کہا کہ مین ہون حضرت امام شافعیؒ نے اُس سے کہا کہ تمھارا جامہ دان
دھرا ہی اپنے ساتھی کو بُلا لاؤ اور جامہ دان لیجاؤ وہ مرد حیران ہوا اور قاضی صاحب کا پیادہ کہ اُسکے
ساتھ آیا تھا وہ بھی آپ کا جواب سُنکر دنگ رہا اور دونون چلے گئے بعد اسکے حضرت امام شافعیؒ امام
مالکؒ صاحب کی شاگردی مین داخل ہوے اُسوقت حضرت امام مالکؒ کی عمر ستر برس کی تھی کہتے
ہین کہ آپ جناب امام مالکؒ صاحب کے دروازے پر کھڑے رہتے اور جو فتوی کہ حضرت امام مالکؒ لکھتے
اُسکو دیکھتے اگر اُسمین کچھ خلاف پاتے تو مستفتی سے کہتے کہ واپس لیجاؤ حضرت امام مالکؒ سے کہو
کہ اسمین احتیاط ضرور ہی جب وہ غور فرماتے تو حق بجانب حضرت امام شافعیؒ پاتے اور حضرت امام مالکؒ

اِس بات سے نہایت خوش ہوئے۔ اسوقت وہان کا خلیفہ ہارون رشید تھا۔ نقل ہے کہ ایک رات ہارون رشید اور اسکی بیوی مین کہ جسکا نام زبیدہ خاتون تھا کچھ بحث و تکرار ہوئی کمین زبیدہ خاتون کے منھ سے نکل گیا کہ او دوزخی ہارون رشید نے یہ سنکر کہا کہ اگر مین دوزخی ہون تو تجھے طلاق ہے اور اسیوقت ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئی لیکن چونکہ ہارون رشید کو زبیدہ خاتون کے ساتھ نہایت محبت تھی اسکی جُدائی مین بہت بیچین ہوا منادی کرا کے بغداد کے جملہ عُلما کو حاضر کیا اور اِس مسئلے کا فتویٰ چاہا کوئی اسکا جواب نہ لکھ سکا سب نے متفق ہو کر یہی کہا کہ خدا کو معلوم ہے کہ ہارون رشید دوزخی ہے یا بہشتی۔ ایک لڑکا اُن علما کی جماعت سے کھڑا ہوا اور کہا کہ اگر حکم ہو تو مین جواب دون سب لوگ حیرت مین ہو گئے سب نے کہا کہ شاید دیوانہ ہے بھلا جبکہ ایسے ایسے زبردست عالم عاجز ہین یہ بیچارہ کیا ہے کہ جواب دیگا ہارون رشید نے اُس لڑکے کو اپنے روبرو بلایا اور کہا کہ جواب دو اُس لڑکے نے کہ وہی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ تھے کہا کہ آپ کو میری ضرورت ہے یا مجھکو آپکی ضرورت ہے ہارون رشید نے کہا کہ مجھکو تیری ضرورت ہے یہ سنکر امام شافعی رح نے کہا کہ آپ تخت سے نیچے اتر آئیے کیونکہ علما کا رُتبہ بلند تر ہے خلیفہ نے آپکو تخت پر بٹھایا اور خود تخت سے نیچے اُتر آیا پھر حضرت امام شافعی رح نے کہا کہ پہلے تو میرے ایک سوال کا جواب دو بعد کو مین تیرے مسئلے کا جواب دونگا ہارون رشید نے کہا کہ تیرا سوال کیا ہے حضرت امام شافعی رح نے کہا کہ کبھی تو کسی گناہ سے باوجود اُسکی قدرت رکھنے کے خدا کے خوف سے اُسکے کرنے سے باز بھی رہا ہے ہارون رشید نے کہا کہ ہان خدا کی قسم مین باوجود قدرت رکھنے کے خدا کے خوف کے معصیت کے کرنے سے باز رہا یہ سُنکر حضرت امام شافعی رح نے فرمایا کہ مین فتویٰ دیتا ہون کہ تو اہل بہشت سے ہے سارے علما ایکبار پکار اُٹھے کہ کس دلیل سے اور کون حجت سے۔ حضرت امام شافعی رح نے فرمایا کہ قرآن مجید سے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْہَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَاْوٰی ہ یعنے جس شخص نے کہ گناہ کا قصد کیا اور پھر خدا کے خوف سے اُس سے باز رہا پس تحقیق بہشت جائے اُسکی ہے۔ سارے علما یہ سُنکر واہ واہ کرنے لگے اور کہا کہ جسکا لڑکپن مین یہ حال ہے نہین معلوم کہ جوانی مین کس درجے کا شخص ہوگا۔ نقل ہے کہ حضرت شافعی رح

نے اپنی عمر بھر کبھی بھولکر بھی حرام نوالہ مُنھ میں نہ ڈالا اور ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ آپنے ایک لشکر کے
آگے قیام کیا آپ نے اُسکے کنارے میں چالیس رات صبح تک نماز ادا کی۔ **نقل ہے** کہ ایک بار
حضرت شافعیؒ درس کے وقت دس بار کھڑے ہوے اور پھر بیٹھے اُستاد نے پوچھا کہ کیا حال ہے آپنے
کہا کہ ایک سیدزادے دروازے پر کھیل رہے ہین جبکہ وہ میرے مقابل آتے ہین تو مین اُنکی تعظیم کو
اُٹھتا ہون کیونکہ یہ بات درست نہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے میرے
آگے آوین اور مین اُنکی تعظیم کو نہ اُٹھون۔ **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ کسی نے مال بھیجا تا کہ مکہ معظمہ کے
مجاورون کو تقسیم کر دیوین حضرت شافعیؒ بھی وہان موجود تھے کچھ اُس مال سے آپکے سامنے بھی
لیگئے اور کہا اِسکو قبول کیجیے آپ نے فرمایا کہ جسکا یہ مال ہے اُسنے کیا کہا ہے لوگون نے کہا کہ
اُسنے وصیت کی ہے کہ یہ مال پرہیزگار درویشونکو تقسیم کرو آپنے فرمایا کہ یہ مال مجھکو لینا جائز نہین
کیونکہ مین پرہیزگار و متقی نہین ہون **نقل ہے** کہ ایکبار آپ صنعا سے مکہ معظمہ کو آئے آپکے
پاس دس ہزار دینار تھے لوگون نے کہا کہ آپ اِس سے ایک زمین مزروعہ خرید لیوین یا بھیڑ بکریان
آپ نے مکہ معظمہ سے باہر قیام کیا اور اُس زر کا زمین پر ڈھیر لگا دیا جو شخص کہ آتا تھا ایک مٹھی بھر کر
اُسکو دیتے تھے یہانتک کہ ظہر کی نماز کے وقت تک کچھ باقی نہ رہا۔ **نقل ہے** کہ سلطان روم ہر سال
ہارون رشید کو مال بھیجا کرتا تھا اُسنے ایک سال چند رہبانیون کو بھیجا اور کہلا بھیجا کہ خلیفہ حکم دیوے
کہ اِن رہبانیون سے وہانکے علما بحث کرین اگر علما اُنپر غالب آئے تو تو مال مقررہ برابر دیتا رہونگا
ورنہ نہین دونگا الغرض چار سو رُہبانی آئے اور خلیفہ نے حکم دیا تو منادی کی اور ساری عالم بغداد کے
دجلہ کے کنارے حاضر ہوئے پھر ہارون رشید نے حضرت امام شافعیؒ کو طلب کیا اور کہا کہ اِنکا جواب
آپکو دینا چاہیے حضرت امام شافعیؒ نے یہ سنکر اپنا مصلے کندھے سے اُتار کر پانی کی سطح پر بچھایا اور
آپ اُسپر جا بیٹھے اور فرمایا کہ جو شخص کہ ہمسے بحث کرنا چاہتا ہے وہ یہان آکر ہمسے بحث کرے راہبون
نے جبکہ یہ حال دیکھا سب کے سب مسلمان ہوگئے اور یہ خبر قیصر روم کو پہونچی کہ وہ سب مسلمان ہوگئے
اور سب نے حضرت شافعیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ وہ مرد یہان نہ آیا اگر یہان آتا تو ہم کو

یقیناً کہتا ہون کہ سارا روم مسلمان ہوجاتا اور کوئی بھی زُنار دار نہ رہتا۔ نقل ہے کہ حضرت امام شافعیؒ
آغاز جوانی مین مکۂ معظمہ مین رہتے تھے مدت دراز تک آپ لباس پریشانہ مین رہے ایکبار لوگون نے آپ کو
دیکھا کہ آپ خانۂ کعبہ کی چاردیواری مین چاندنی مین بیٹھے کتاب کے اجزا مطالعہ فرمارہے ہین اور کعبے کے
قریب شمع روشن ہے لوگون نے کہا کہ آپ شمع کی روشنی مین کیون مطالعہ نہین کرتے آپ نے فرمایا کہ وہ شمع
واسطے کعبے کے روشن کی گئی ہے مین اُسکی روشنی مین مطالعہ نہین کرسکتا ہون نقل ہے کہ چند لوگون نے
ہارون رشید سے جاکر کہا کہ حضرت امام شافعیؒ کو قرآن حفظ نہین ہے اور درحقیقت ایسا ہی تھا لیکن آپکی قوت حافظہ
اس درجے کی تھی کہ ہارون رشید نے چاہا کہ آپ کا امتحان کرے رمضان شریف کے مہینے مین آپکو امام بنایا حضرت شافعیؒ
ہر روز ایک پارہ قرآن مجید کا دن مین مطالعہ کرتے اور رات کو تراویح مین پڑھتے یہانتک کہ رمضان شریف ہی کے
مہینے مین سارا قرآن مجید حفظ کرلیا۔ کہتے ہین کہ حضرت امام شافعیؒ کے زمانے مین ایک عورت صاحب جمال تھی
حضرت شافعیؒ نے چاہا کہ اُسکو دیکھین آپ نے سو دینار پر اُسکے ساتھ عقد کیا اور صورت دیکھنے کے بعد اُسکا
مہر اُسکے حوالے کرکے اُسکو طلاق دیدی حضرت احمد حنبلؒ کے مذہب مین جو شخص کہ ایک نماز قصداً ترک کرے کافر
ہوجاتا ہے اور حضرت امام جہان شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا نہین ہوتا لیکن البتہ اُنکے یہان اُسکو یعنے
تارک صلوٰۃ کو ایسا عذاب کرین کہ کافرون پر بھی ویسا عذاب جائز نہین۔ حضرت امام شافعیؒ نے حضرت
امام احمد حنبلؒ سے پوچھا کہ جب کوئی ایک نماز قصداً ترک کرنے سے کافر ہوجاتا ہے تو آپ فرمائیے کہ ہم کیا کرین
کہ وہ پھر مسلمان ہوجاوے حضرت امام احمد حنبلؒ نے فرمایا کہ نماز ادا کرے حضرت شافعیؒ نے فرمایا کہ جب وہ
کافر ہے تو اُسکی نماز درست کیسے ہوسکتی ہے حضرت امام احمد حنبلؒ خاموش ہورہے اور اس قسم کی بہت سی
باتین اسرار فقہ مین ہین اور سوال و جواب بہت سے ہین لیکن اس کتاب مین اُن باتون کی گنجایش نہین
جسکو شوق ہو اسرار فقہ دیکھے۔ اور حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ جس عالم کو دیکھو کہ تاویلات کیطرف
بہت رجوع ہے جان لو کہ اُسکو کچھ نہین آتا ہے اور فرمایا کہ مین ایسے شخص کا غلام ہون جس نے کہ مجھکو
ایک حرف ادب تعلیم کیا ہے۔ نقل ہے کہ حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا کہ جو شخص دُنیا مین کسی نالائق کو
علم سکھاتا ہے وہ علم کے حق کو برباد کرتا ہے اور جو شخص کہ ایسے شخص سے کہ جسکو علم سکھانا چاہیے علم کو عزیز

رکھتا ہی وہ ظلم کرتا ہے **نقل ہے** کہ حضرت امام شافعی رحنے فرمایا کہ اگر دُنیا کو ایک روٹی کے عوض میرے
ہاتھہ بیچین تو مین نہ خریدون۔ اور فرمایا کہ ہر ایک کو ہمت ایسی رکھنی چاہیے کہ اُس چیز کی قیمت کہ
اُسکے پیٹ مین جاتی ہی ایسی سمجھے کہ اُسکے پیٹ سی باہر آتی ہی ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت امام شافعی رح
سے کہا کہ آپ مجھی کچھہ نصیحت فرمایئے آپنے فرمایا کہ زندون کے مال پر اتنی آرزو کر کہ جتنی مُردون کے
مال پر کرتے ہین یعنی تو ہرگز یہ بات کہا کر کہ مینے فلان شخص کے برابر مال جمع نہین کیا افسوس مت کر
کیونکہ جسنے جمع کیا سواے اسکے کہ حسرت سے چھوڑ گیا اور اُس مال سے کیا حاصل کیا بلکہ تو اسکی آرزو کرکے
افسوس کر کہ کاشکے جسقدر عبادت کہ اُسنے کی مین بھی کرتا دوسرے یہ کہ مُردی پر کوئی رشک و حسد نہین کرتا
پس زندی پر حسد نکرنا چاہیے کیونکہ یہ زندہ بھی ایک روز مرنیوالا ہی۔ **نقل ہے** کہ حضرت شافعی رحنے ایکروز
اپنا وقت گم کیا تھا آپ اُسوقت کی تلاش مین ہر مقام یعنی ویرانون اور مسجد اور بازار اور مدرسے
مین پھرے لیکن کہین اُسکا پتا نہ پایا آپ اُسی پھرنے کی حالت مین ایک خانقاہ مین گذرے دیکھا کہ
ایک صوفیون کی جماعت وہان بیٹھی ہی ایک نے اُن صوفیون سی کہا کہ وقت کو عزیز رکھو کیونکہ وقت
گیا ہوا پھر ہاتھہ نہین آتا حضرت شافعیؒ نے یہ سُنکر اپنے خادم کیطرف نظر کی اور فرمایا کہ مینے اپنے کھوئے
ہوئے وقت کو پایا تو بھی غور سے سُن کہ کیا کہتے ہین شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی کہ
حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمام عالم کا علم میری علم تک نہین پہونچا اور میرا علم صوفیون کے
علم تک نہ پہونچا اور صوفیون کا علم اُنکے پیر کے علم کی ایک بات تک نہ پہونچا کہ فرمایا کہ اَلْوَقْتُ سَیْفٌ
قَاطِعٌ یعنے وقت موجود مثل تلوار کاٹنے والی کے ہی حضرت ربیع رح فرماتے ہین کہ مینے خواب مین حضرت
شافعی رح کی موت سے چندروز پہلے دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے وفات فرمائی ہی اور لوگ
چاہتے ہین کہ اُنکا جنازہ باہر نکالین مین جاگ پڑا اور ایک تعبیر بتانے والے سے اِسکی تعبیر پوچھی
اُسنے کہا کہ جو کوئی کہ بہت بڑا عالم زمانے کا ہی وفات کریگا کیونکہ علم خاصیت آدم علیہ السلام ہے
وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا یعنی سکھلائے آدم کو اُن سب چیزون کے نام پس اُن ہی دنون مین
حضرت شافعی رحنے وفات پائی۔ **نقل ہے** کہ حضرت شافعی رحنے اپنے وفات کے وقت وصیت کی

کہ فلان شخص سے کہنا کہ مجھکو غسل دیوے اور وہ شخص مصر مین تھا جب واپس آیا تو اُس سے لوگون نے کہا کہ حضرت امام شافعیؒ نے اسطرح وصیت کی تھی اُسنے کہا کہ اُنکا وصیت نامہ لاؤ جب لائے تو آپ ستر ہزار درم کے قرضدار تھے اُس مردنے وہ قرض ادا کیا اور کہا کہ میرا آپ کو غسل دینا یہی تھا ربیع بن سلیمانؒ نے کہا کہ مینے حضرت شافعیؒ کو خواب مین دیکھا مینے پوچھا کہ خدائے عزوجل نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا کہ مجھکو سونے کی کرسی پر بٹھایا اور سونا اور موتی مجھپر نچھاور کیے اور تین لاکھ ہزار دینار مجھکو عطا کیے اور مجھپر بیحد رحمت فرمائی کہتے ہین کہ آپنے سنہ ۲۰۴ ہجری مین ۵۴ برس کی عمر مین اس عالم فانی سے وفات فرمائی اور واصل بحق ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بیسوان باب حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ دین و سنت کے امام وہ مذہب و ملت کے مقتدا وہ دریاے علم کے جہاز وہ کنایت بزرگی کے مکان وہ تبع زمانہ کے صاحب ورع یگانہ کے صاحب وہ سُنی آخر و اوّل۔ امام بحق احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ شیخ سُنّت و جماعت تھے اور امام دین اور دولت کسی شخص کو علم احادیث مین وہ حق نہین ہے جو اُنکو ہے ورع اور تقویٰ اور ریاضت اور کرامت مین مرتبہ بزرگ رکھتے تھے اور صاحب فراست تھے اور مستجاب الدعوات اور سب نے آپ کو مبارک اور بزرگ بوجہ رُشد و انصاف کے مانا ہے اور جو کچھ کہ آپ پر افترا کیا ہے آپ اُس سے پاک اور صاف ہین کہتے ہین کہ ایکروز آپکے صاحبزادہ نے اس حدیث کے معنی کہ خَمَّرْتُ طِیْنَۃَ آدَمَ بِیَدِیْ یعنے (خمیر کیا ہے مینے مٹی آدم کا اپنے ہاتھ سے) کہنے کے وقت اپنا ہاتھ آستین سے باہر نکالا حضرت احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تو ید اللہ یعنی اللہ کا ہاتھ کہے اپنے ہاتھ سے اشارہ مت کر اور آپنے بہت سے مشائخون سے جیسے کہ ذوالنونؒ اور بشر حافیؒ اور سری سقطیؒ اور معروف کرخیؒ اور مانند اُنکے سے ملاقات کی اور حضرت بشر حافیؒ نے فرمایا کہ امام احمد حنبل مین جو خصلتین ہین مجھ مین نہین ہین ایک تو یہی ہے کہ وہ حلال طلب کرتے ہین اپنے واسطے بھی اور اپنے بال بچون کے واسطے بھی اور مین صرف اپنے ہی واسطے طلب کرتا ہون

حضرت سری سقطی رح کہتے ہین کہ حضرت امام احمد حنبل ہمیشہ اپنی زندگی مین معتزلہ کے طعن سے مضطر رہا کرتے تھے اور جبکہ آپ نے وفات پائی تمام باتون سے بری و پاک تھے نقل ہے کہ جب بغداد مین معتزلہ نے غلبہ کیا تو اُنھون نے چاہا کہ حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے زبردستی یہ کہلوادین کہ قرآن مخلوق ہے حاصل کلام آپ کو خلیفہ کے دربار مین لیگئے ایک سپاہی خلیفہ کی درگاہ کے دروازے پر کھڑا تھا اُسنے کہا کہ دیکھو امام صاحب ہرگز یہ نہ کہنا کہ قرآن مخلوق ہے اور مردون کیطرح رہنا دیکھیے ایکبار مینے چوری کی گرفتار ہوا ہزار بید مجھپر پڑے لیکن مینے نہ اقرار کرنا تھا نہ کیا آخرکار رہا ہوگیا اور اپنی درستی پر کامیاب ہوا جبکہ الیسا صبر کہ تمنے سنا مین عمل مین لایا اور آپ تو حق پر ہین آپ مجھ سے بڑھکر کامیابی حاصل کرینگے حضرت احمد حنبل رح نے فرمایا کہ یہ اُس سپاہی کی بات مجھکو یاد رہی کہتے ہین کہ آپکو لیجانے کے بعد اُن لوگون نے ایک شکنجے پر کھینچا حالانکہ آپ بہت ضعیف اور بوڑھے تھے اور ہزار کوڑے مارے کہ قرآن مجید کو مخلوق کہو آپنے ہرگز نہ کہا آپ کا اسی حالت مین ازاربند کھل گیا اور آپکے دونون ہاتھ بندھے تھے کہتے ہین کہ دو ہاتھ غیب سے ظاہر ہوئے اور آپ کا ازاربند باندھ دیا جب اُن لوگون نے یہ کرامت دیکھی تو آپکو چھوڑ دیا اور آپنے اُن ہی دنون مین وفات پائی کہتے ہین کہ جب آپ رہا ہوکر آئے تو چند لوگ آپکے پاس آئے اور کہا کہ آپ اس قوم کو حق مین کہ جنسے آپکو آزار پہونچایا ہے کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا کہ وہ لوگ مجھکو اس خیال سے کہ مین باطل پر ہون خدا کے واسطے کوڑے لگاتے مارتے تھے اور جو کچھ کہ اُنھون نے میرے ساتھ کیا مجھکو قیامت مین بھی اسپر اُنسے کچھ دعوی نہین نقل ہے کہ ایک جوان کی مان بیمار تھی اور اُسکے ہاتھ پانون رہ گئے تھے ایکروز اُسنے اُس جوان سے کہا کہ ای فرزند اگر تو میری خوشنودی چاہتا ہے تو حضرت امام احمد حنبل رح کی خدمت مین جا اور اُنسے عرض کرکہ دعا فرماوین مجھے امید ہے کہ حق تعالی اپنا فضل فرماوے اور مین اچھی ہوجاؤن کیونکہ اب تو میرا دل اس بیماری سے اُکتا گیا ہے جب وہ جوان حضرت امام صاحب کے دروازے پر پہونچا اور آواز دی تو آواز آئی کہ کون ہے اُسنے کہا کہ ایک حاجتمند ہے اور کل حال بیان کیا کہ میری مان بیمار ہے اور وہ آپ سے دعا کی طلبگار ہے کہتے ہین کہ حضرت امام صاحب اس بات سے بہت نفرت رکھتے تھے کہ آپ کو کوئی بزرگ سمجھے اور

صاحب کرامت جانتے آپ اُٹھے اور غسل کیا اور نماز مین مشغول ہوئے آپکے خادم ڈکھائی جوان جا
کہ حضرت امام صاحب تیرے کام مین مشغول ہین جب وہ جوان اپنے گھر کے دروازے پر پہونچا تو اُمسکی
مان نے اُٹھکر کُنڈی کھولی اور خدا کے فضل سے بالکل صحیح وسالم ہو گئی تھی نقل ہے کہ حضرت
امام احمد حنبل صاحب ایکبار ایک پانی کے کنارے وضو کر رہے تھے اور کوئی دوسرا شخص آپ سے اوپر
بلندی پر وضو کر رہا تھا حضرت امام صاحب کو دیکھکر تعظیم کے لحاظ سے اُتر آیا اور آپ سے نیچے بیٹھکر
وضو کیا جب وہ مرد مر گیا تو لوگون نے اُسکو خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدا ئے تعالی نے تیرے ساتھ کیا
معاملہ کیا اُسنے کہا کہ مجھپر حق تعالی نے اُس تعظیم کے صلے مین کہ مینے حضرت امام صاحبؒ کے وضو
کرنے کی حالت مین کی تھی رحمت فرمائی نقل ہے کہ حضرت امام احمد حنبلؒ صاحب نے فرمایا
کہ ایکبار مین بیابان مین اکیلا جا رہا تھا راستہ بھول گیا مینے کیا دیکھا کہ ایک اعرابی ایک گوشے مین
بیٹھا ہے مینے اپنے دل مین کہا کہ چلکر اُس اعرابی سے راستہ دریافت کرون یہ خیال کرکے مین اُس کے
پاس گیا وہ مجھکو دیکھکر رونے لگا مینے اپنے دل مین کہا کہ شاید بھوکا ہے میرے پاس تھوڑی روٹی تھی مین
نکالکر اُسکو دینے لگا وہ تو بہت خفا ہوا اور کہنے لگا کہ اے احمد حنبل تو کون ہے کہ خدا کے گھر مین
روزی پہونچانے کیواسطے جاتا ہے تو خدا پر راضی نہین ہے اسلیے جب ہی تو راستہ بھولتا ہے حضرت
احمد حنبلؒ نے فرمایا کہ غیرت کی آگ مجھ مین لگی اور مینے اپنے دل مین کہا الٰہی گوشون مین تیرے ایسے
بندے بھی پوشیدہ ہین اُس مرد نے کہا اے احمد حنبل کیا سوچتا ہے اُس خدا جل شانہٗ کے ایسے ایسے
بندے ہین کہ اگر خدا ئے تعالی کو قسم دیکر چاہین تو تمام زمین اور پہاڑ اُنکے واسطے سونے کے ہو جاوین
حضرت احمد حنبلؒ نے فرمایا کہ مینے جو نظر کی تو تمام زمین اور پہاڑ مجکو سونے کے نظر آئے مین یہ دیکھکر
بیخود ہو گیا مینے ایک آواز سنی کہ اے احمد حنبل کیون تو اپنے دل کو نگاہ نہین رکھتا ہے یہ اعرابی
ہمارا ایسا بندہ ہے کہ اگر چاہے تو ہم اُسکی خاطر آسمان و زمین کو اُلٹ پلٹ کر دین ہمنے اُسکو تجھے
دکھلایا ہے لیکن پھر کبھی تو اُسکو نہ دیکھے گا نقل ہے کہ حضرت امام احمد حنبلؒ صاحب جبتک بغداد
مین رہے آپنے کبھی وہانکی روٹی نہین کھائی اور آپ یہ فرماتے کہ اس زمین کو حضرت امیر المومنین

عمر رضی اللہ عنہ نے غازیوں پر وقف کیا ہی آپ ہمیشہ موصل سے آٹا منگاکر اسکی روٹی کھاتے تھے
حضرت امام صاحب کے فرزند کہ جنکا نام صالح تھا ایکسال اصفہان مین قاضی کے عہدے کو شرف فرماتے
کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو نماز مین مشغول رہتے تھے دو ساعت سے زیادہ
رات مین نہ سوتے تھے اور اپنے گھر کے دروازے پر ایک مکان بنایا تھا رات و دن وہین رہتے
تھے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ رات کو کسیکو کوئی مہم درپیش ہو اور دروازہ بند ہو اور وہ ناکام
لوٹ جاوے غرض کہ وہ ایسے متقی و پرہیزگار و خداترس قاضی تھے ایک روز حضرت
امام صاحب کے واسطے خادم نے آپکے صاحبزادے کے یہان سے خمیر لیکر خمیری روٹی پکائی جب آپ کے
روبرو لایا تو آپنے پوچھا کہ اس روٹی مین کیا ملا ہی کہ ایسی پھولی ہی خادم نے عرض کی کہ حضرت آپکے
صاحبزادے صاحب کے باورچیخانے سے مینے خمیر لیکر اسکو خمیری کیا ہی آپنے فرمایا ہا مین وہ تو ایکسال تک
اصفہان کا قاضی رہا ہی یہ تو روٹی اب کھانے کے قابل نہ رہی اب مین اس روٹی کو کیا کرونگا پھر آپنے
فرمایا کہ اچھا رہنے دو جب کوئی سائل آوے تو اس سے کہو کہ اسمین خمیر تو صالح کے گھر کا ملا ہوا ہی اور
آٹا احمد حنبل کا ہی اگر تمھاری چاہی تو لے لو کہتے ہین کہ چالیس روز تک وہ روٹی رکھی رہی کوئی
سائل نہ آیا کہ لیوے اس روٹی مین بو آنے لگی آپکے خادم نے اسکو اٹھاکر دجلے مین ڈالدیا حضرت
امام احمد حنبل صاحب نے اسکے بعد کبھی دجلے کی مچھلی نہ کھائی اور آپ کا تقوی اس درجے پر تھا کہ آپنے
فرمایا کہ جس جماعت مین کہ کسیکے پاس چاندی کی سرمہ دانی ہو انکی صحبت مین نہ بیٹھنا چاہیے۔
نقل ہی کہ ایکبار حضرت امام احمد حنبل صاحب مکہ معظمہ تشریف لیگئے تھے کہ سفیان بن عیینہ کے پاس
حدیث سنین آپ ہر روز انکے پاس تشریف لیجاتے ایکروز آپ نہ گئے حضرت سفیان بن عیینہ نے
آدمی بھیجا کہ کیون نہین آئے جب آدمی گیا تو معلوم ہوا کہ آپنے کپڑے دھوبی کو دیے ہین برہنہ
بیٹھے ہین قاصد نے یہ حال دیکھکر کہا کہ مین چند دینار آپکو دون آپ اپنے خرچ مین لائین آپنے
فرمایا کہ نہین مجھے نہین چاہیین پھر اسنے کہا کہ اچھا مین آپکو ایک جوڑا کپڑا اپنے مستعار لادون
آپنے فرمایا کہ نہین۔ قاصد نے یہ سنکر کہا کہ مین واپس نہ جاؤنگا جب تک کہ آپ اسکا بندوبست

نہ فرماوین آپ نے فرمایا کہ مین ایک کتاب لکھے دیتا ہون تم اسکو بیچکر میری واسطے ٹاٹ خرید لاؤ آسنے کہا
کہ حضرت کتان نہ خرید لاؤن آپ نے فرمایا کہ نہیں بس دس گز ٹاٹ خرید لاؤ کہ مین پانچ گز کا کرتا
بناؤن اور پانچ گز کا تہ بند بناؤن۔ نقل ہے کہ حضرت امام احمد حنبل صاحب کے گھر ایک انکا شاگرد
مہمان آیا حضرت امام صاحب نے ایک بدھنی پانی سے بھری لاکر اُسکے سامنے رکھدی وہ صبح تک
ویسی ہی بھری رکھی رہی صبح کو حضرت احمد حنبل صاحب نے اسکو بھرا دیکھکر پوچھا کہ کیون یہ
بدھنی اسیطرح رکھی ہے آسنے کہا کہ حضرت مین اسکو کیا کرتا آپ نے فرمایا کہ وضو کرتا اور نماز
رات بھر پڑھتا ورنہ تو نے یہ علم کیون سیکھا ہے۔ نقل ہے کہ حضرت امام احمد حنبل صاحب کے یہان
ایک مزدور کام کرتا تھا جب نماز مغرب کا وقت ہوا آپ نے اپنے شاگرد سے فرمایا کہ بھائی اسکو
مزدوری سے کچھ زیادہ دینا جب مزدور کو دینے لگے تو اُسنے اپنی مزدوری سے زیادہ نہ لیا اور چلا گیا
حضرت امام احمد حنبل صاحب نے اپنی شاگرد سے فرمایا کہ تم اس مزدور کے پیچھے پیچھے چلے جاؤ اور راستے
مین اسکو دو وہ لے گا اور آپ نے فرمایا کہ اسوقت اُسکے دل مین حرص وطمع نہ تھی شاید اب لیوے
نقل ہے کہ حضرت امام احمد حنبل صاحب کا ایک شاگرد قدیم تھا ایکبار کہین اُسنے اہل اسلام کی شاہراہ سے
بمقدار ناخن مٹی لیکر اپنے گھر کی دیوار لیپی تھی آپ نے اسکے سبب سے اسکو اپنی شاگردی سے خارج کر دیا اور
فرمایا کہ تجھے علم نہ سیکھنا چاہیے۔ نقل ہے کہ ایکبار حضرت امام احمد حنبل صاحب نے اپنا طباق ایک بقال کے
پاس گرو رکھا تھا جب آپ چھڑانے گئے تو اُسنے دو طباق آپکے سامنے لاکر رکھدیے اور کہا کہ جناب جو
آپ کا ہو اُٹھا لیجیے کیونکہ مین تو نہین پہچانتا ہون کہ آپ کا طباق کونسا ہے حضرت
امام احمد حنبل صاحب یہ بات سنکر چپکے اُٹھکر چلے آئے۔ نقل ہے کہ حضرت امام احمد حنبل صاحب
کو مدت سے یہ آرزو تھی کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک سے ملین ایکبار ایسا ہوا کہ حضرت
عبد اللہ بن مبارک وہان آئے اور آپکے مکان پر تشریف لائے آپکے صاحبزادے نے کہ جنکا نام صالح
تھا آکر کہا کہ حضرت ابا جان جناب عبد اللہ بن مبارک دروازے پر تشریف فرما ہین اور آپکی
ملاقات کو آئے ہین حضرت امام احمد حنبل صاحب یہ سنکر چپ ہو رہے اور ملاقات نہ کی آپ کے

تھا جسپر اونے کہا کہ آخر تو بتائیے کہ اسمین کیا حکمت ہے کہ برسون ہو گئی کہ آپ انکی آرزو مین بیچین ہین اسبکہ
ایسی دولت عظمی آپکے دروازے پر آئی ہوا اور آپ اسکا دیکھنا گوارا نہین فرماتے حضرت امام صاحب
نے فرمایا کہ ہان سچ ہے جو کچھ کہ تم کہتے ہو لیکن مین اس ڈر سے اُنسے ملاقات نہین کرتا کہ ایسا نہو
کہ مین جوگر دعادی اُنکے لطف کا ہوکر پھر انکی جدائی کی برداشت نہ کر سکون بس مین چاہتا ہون
کہ اسیطرح امید ہی امید مین زندگی گذارون اور مین انکو اس جگہ دیکھون کہ جہان پھر کبھی جدائی ہی
نہوگی اور ہمیشہ وہ اور مین ساتھ رہینگے یعنی بہشت مین۔

حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات عالیات معاملات مین بہت ہین

جو شخص کہ آپ سے کوئی مسئلہ پوچھتا اگر وہ مسئلہ معاملے کا ہوتا تو تو آپ جواب دیتے اور اگر وہ مسئلہ حقائق
سے ہوتا تو آپ اُس سے فرماتے کہ بشر حافی رح کے پاس جاؤ حضرت امام احمد حنبل صاحب نے فرمایا کہ مینے خدا تعالے
سے درخواست کی کہ مجھپر ایک دروازہ خوف کا کھولدیجیے جب مجھ مین ایسا خوف سمایا ہے کہ مجھے اس بات کا
خوف ہے کہ ایسا نہو کہ میری عقل زائل ہوجاوے اور مین دیوانہ ہوجاؤن آور آپنے فرمایا کہ مینے دعا
کی اور پوچھا کہ الہی مجھے آپ کا قرب کونسی وجہ سے افضل ہوگا فرمایا کہ میرے کلام سے یعنے قرآن مجید کی
تلاوت سے کہتے ہین کہ لوگون نے آپسے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے آپنے فرمایا کہ اعمال کی آفتون سے چھوٹنا۔
پوچھا کہ توکل کیا ہے آپنے فرمایا کہ خدا تعالے پر مضبوط بھروسا رکھنا۔ پوچھا کہ رضا کیا ہے آپنے فرمایا
کہ اپنے جملہ کاروبار خدا تعالی کو سونپنا۔ پوچھا کہ محبت کیا ہے آپنے فرمایا کہ یہ بشر حافی رح سے پوچھنا چاہیے
کیونکہ جبتک وہ زندہ ہے مین اسکا جواب نہ دونگا۔ پوچھا کہ زہد کیا ہے آپنے فرمایا کہ زہد تین قسم کا ہے
ایک تو ترک حرام اور یہ زہد عوام ہے اور دوسرے ترک افزونی از حلال یعنی حلال مین بھی حرص
زیادتی کی نکرنا اور یہ زہد خواص ہے اور تیسرے اُس چیز کا ترک کرنا کہ جو چیز حق تعالی کی طرف سے
غافل بناوے اور یہ زہد عارفون کا ہے لوگون نے کہا کہ حضرت آپ ان صوفیون کے بارے مین

جو مسجد مین توکل پر بیٹھے ہین اور سب بے علم ہین کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا کہ تم غلطی کرتے ہو وہ بے علم نہین
ہین انکو علم ہی نے بٹھایا ہی لوگون نے کہا کہ حضرت ان صوفیون کی تو تمامی ہمت روٹی کے ٹکڑے پر
مصروف ہی آپنے فرمایا کہ مین نہین جانتا ہون روئے زمین پر کسی قوم کو کہ ان صوفیون سے بھی زیادہ
ہمت والی ہو کہ روٹی کے ٹکڑے کی بھی آرزو نرکھتی ہو اور جب آپ کی وفات کا وقت نزدیک ہوا
اُن زخمون کی کہ پہلے مذکور ہوئی درد شدید کا تھا اس حالت مین آپ ہاتھ سے اشارہ فرماتے تھے اور
منہ سے کچھ نہ بولتے تھے آپکے صاحبزادہ صاحب نے پوچھا کہ حضرت آپ کی کیا حالت ہو آپنے فرمایا
کہ وقت بڑا خطرناک ہی جواب کا وقت نہین دعا سے مدد کرتے رہو کیونکہ حاضرین جو دائین اور بائین
کھڑے ہین انمین ابلیس بھی ہی جو سامنے کھڑا ہے اور اپنے سر پر خاک ڈال رہا ہی اور کہتا ہے کہ ای احمد تو
اپنی جان میرے ہاتھ سے سلامت لیگیا اور مین یہ کہہ رہا ہون کہ ابھی نہین کیونکہ ایک دم باقی ہے
جائے خطر ہو نہ جائے امن یہ کہتے ہی کہتے آپنے جان بحق تسلیم کی جب آپ کا جنازہ لیچلے تو پرندے آتے
تھے اور اپنے آپکو آپکے جنازے پر پٹکتے تھے یہ حالت دیکھکر دو ہزار یہودی اور آتش پرست اور ترسا
مسلمان ہوگئے اور اپنے زنار توڑ ڈالے اور باواز بلند کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا کیونکہ حق تعالے
نے اُس روز چار قومونکو رنج والم نصیب کیا تھا ایک پرندے دوسرے یہودی تیسرے ترسا چوتھے
مسلمان۔ لوگون نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ حضرت امام احمد حنبلؒ صاحب کی نظر حیات مین بیشتر تھی
یا ممات مین اُس بزرگ نے فرمایا کہ انکی دو دعائین تھین سو دونون مقبول ہوئین ایک تو یہ تھی
کہ ای بارخدایا جس شخص کو تو نے ایمان نہین دیا ہی اسکو ایمان دے اور دوسری یہ کہ جسکو کہ ایمان
دیا ہی اُس سے واپس مت لے۔ چنانچہ ایک دعا کا اثر انکی حیات ہی مین ظاہر ہوا کہ ایمانداروں کو
حق تعالی نے ایماندار ہی رکھا اور دوسری دعا کا اثر موت کے بعد ظاہر ہوا کہ بے ایمانونکو حق تعالے
نے ایمان نصیب کیا حضرت محمد بن خزیمہؒ نے فرمایا کہ مینے امام احمد حنبلؒ صاحب کو خواب مین وفات
کے بعد دیکھا کہ آپ لنگڑا کر چل رہے ہین مینے پوچھا کہ یہ کیا رفتار ہی آپنے فرمایا کہ دار السلام کو جا رہا ہون
مینے کہا کہ خدای تعالی نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا کہ مجھے بخشدیا اور تاج میرے سر پر رکھا

اور نعلین مجھے پہنائی اور حضرت حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے احمد یہ سب آپکے سبب ہے کہ تونے قرآن کو مخلوق نہ کہا پھر مجھ سے فرمایا کہ اے احمد پڑھ وہ اُن دعاؤں سے کہ تجھکو سفیان ثوری سے پہونچی ہیں میں نے پڑھی کہ یا رب کل شیء بقدرتک علی کل شیء اغفرلی کل شیء ولا تسئلنی عن شیء فقال تعالیٰ وتقدس یا احمد ہذہ الجنۃ ادخلہا فدخلتہا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ واسعۃ ۔

تاریخ وفات

آنکہ او بود احمد حنبل رح	شد از و فخر علم و زیب عمل
سال ترحیل آن خدا آگاہ	شد رقم صاحب جنان آلہ ۲۴۱ھ

اکیسواں باب حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ دانش و بینش کی شمع وہ آفرینش کے چراغ وہ عامل طریقت وہ عالم حقیقت وہ مرد خدائی داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ اس طائفے کے اکابروں سے اور سید القوم تھے اور ورع میں درجہ کامل رکھتے تھے اور انواع علوم میں بہرہ وافی اُنکو حاصل تھا خاص کرکے فقہ میں کہ سرآمد تھے بیس برس تک حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی کی اور حضرت فضیل رح اور ابراہیم ادہم رح کو دیکھا اور اُنکے پیر طریقت حبیب راعی رح تھے ابتدا ہی سے اُنکا باطن دردِ الٰہی سے پُر تھا اور ہمیشہ خلق سے بھاگتے تھے اور اُنکی توبہ کا سبب یہ بتاتے ہیں کہ ایک نوحہ گر سے یہ بیت سنی شعر بای خدیک تبدی البلاء وای عینیک اذا سالا ۔ معنی یہ ہیں کہ وہ کونسا تیرا چہرہ تھا کہ خاک میں نہ رلا ۔ اور وہ کونسی تیری آنکھ تھی کہ زمین میں نہ بہی ۔ بیقرار ہو گئے اور صبر و قرار اُنکے ہاتھ سے کھو بیٹھے اور بیخود ہو گئے اُسی حالت بیخودی میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں درس کے واسطے گئے حضرت امام صاحب رح نے یہ حالت دیکھکر فرمایا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے آپنے واقعہ بیان کیا اور کہا کہ میرا دل دنیا کی طرف سے سرد ہو گیا ہے

اور ایک ایسی چیز میرے دل میں پیدا ہوئی ہو کہ مین اُسکی طرف راہ نہین جانتا ہون اور کسی کتاب مین اُسکی حقیقت نہین پاتا ہون اور کسیکی نصیحت مجھہ مین اثر نہین کرتی ہو حضرت امام صاحب نے یہ سنکر فرمایا کہ خلق سے رُوگردانی کر حضرت داؤد طائی خلق سے رُوگردان ہوکر اور اپنے گھر مین معتکف ہوکر چندروز کے بعد حضرت امام ابوحنیفہ صاحب انکی پاس گئے اور فرمایا کہ یہ کچھہ کام نہین کہ تو گھر مین بیٹھا رہے بلکہ کام وہ ہو کہ تو مجلس مین بیٹھے اور اہل مجلس جو نئی بات کہتے ہین اُسکو سنے اور خود چپ چاپ بیٹھے اور صبر کرے تاکہ مسائل کی باریکیان تجھے اُن سے اچھی طرح نظر آوین حضرت داؤد طائی رح نے خیال کیا کہ سچ ہو جو اُستاد فرماتے ہین پھر تو برابر ایکسال تک درس کے وقت آتے رہے اور اماموں کے جلسے مین بیٹھتے اور خود کچھہ نہ کہتے اور جو کچھہ وہ لوگ کہتے آپ اُسپر صبر فرماتے اور جواب نہ دیتے اور سُننے ہی پر کفایت کرتے جب ایک برس تمام ہوا تو داؤد طائی رح نے کہا کہ اس ایک برس کے صبر سے وہ کام انجام کو پہونچا جو تیس برس مین انجام پاتا پھر آپ حبیب راعی رح کے پاس گئے اور اُنسے انکو کشائش اس راہ مین حاصل ہوئی اور مردانہ وار قدم اس راہ مین رکھا اور تمامی کتابونکو دریا مین ڈبو دیا اور مخلوق سی قطع امید کرکے گوشہ نشینی اختیار کی۔ نقل ہے کہ حضرت داؤد طائی رح نے بیس دینار زر میراث مین پائے تھے بیس برس تک اُسی سے اپنا خرچ چلاتے رہے بعضے مشائخون نے کہا کہ اِن دیناروں کا حفاظت سے رکھنا طریق ایثار سے خارج ہو آپ نے یہ سنکر فرمایا کہ اسقدر دینار اسلیئے نگاہ رکھتا ہون کہ یہ میری فراغت کا سبب ہین میری موت تک۔ اور آپ کو کوئی کام کرنا اچھا نہ معلوم ہوتا تھا حتی کہ آپ روٹی بھی پانی مین بھگو کر پی جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اتنی دیر مین کہ روٹی کے نوالے بنا بنا کر کھاؤن پچاس آیتین قرآن مجید کی پڑھہ سکتا ہون پس کیا ضرور ہے کہ اپنے وقت کو نوالے بنانے مین برباد کرون یہی خوب ہے کہ ایکبارگی بھیگی روٹی کو پی جاؤن حضرت ابوبکر عیاش رح نے فرمایا کہ مین ایکبار حضرت داؤد طائی رح کے حجرے مین گیا مینے انکو دیکھا کہ سوکھی روٹی کا ٹکڑا ہاتھہ مین لیے رو رہے ہین مینے پوچھا کہ ای داؤد طائی آپ کو کیا پیش آیا ہو کہ ایسے بیقرار ہین اور روتے ہین آپنے فرمایا کہ مین اس روٹی کے ٹکڑے کو کھانا چاہتا ہو

لیکن معلوم نہیں کہ یہ حلال ہے یا حرام ہو اور دوسرا شخص آپ کے پاس گیا کہ اسنے ایک پانی کا گھڑا دھوپ
میں رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ آپ چھاؤں میں کیوں نہیں رکھتے آپنے فرمایا کہ جب میں گھڑا یہاں رکھتا ہے
تو چھاؤں تھی اب مجھے خدا سے شرم آتی ہو کہ اپنے نفس کے تنعم کے لیے اسکو اٹھا تا دھرتا پھروں۔
نقل ہے کہ جس مکان میں آپ بیٹھے تھے وہ بہت بڑا مکان تھا جب اسکا ایک حصہ گر گیا تو آپ
دوسرے حصے میں جا بیٹھے اور جب وہ بھی گر گیا تو آپ دہلیز میں جا بیٹھے لوگوں نے کہا کہ آپ مکان کو
بنوا کیوں نہیں لیتے آپنے فرمایا کہ مینے حضرت حق تعالیٰ سے عہد باندھا ہے کہ دنیا کی عمارت نہ بناؤنگا
ایک اور شخص آپکے پاس گیا اور کہا کہ حضرت آپ کی چھت کی کڑیاں ٹوٹی ہیں آپ یہاں نہ بیٹھیے
یہ چھت گرنے کو ہے آپنے فرمایا کہ بھائی مجھکو تیس برس ہوئے کہ یہاں رہتا ہوں لیکن مینے آج تک
چھت کی طرف نظر نہیں کی ہے یہ ایک بیفائدہ کام ہے کیونکہ میں عبادت کروں کہ چھت کو دیکھوں
جیسا تم کہتے ہو ویسا ہی ہوگا کہتے ہیں جس شب کو آپ نے وفات پائی وہ دہلیز بھی گر پڑی۔
نقل ہے کہ لوگوں نے حضرت داؤد طائی رح سے کہا کہ آپ خلق کی صحبت میں کیوں نہیں بیٹھتے
آپنے فرمایا کہ کسکے پاس بیٹھوں اگر اپنے سے خوردتر کے پاس بیٹھونگا تو وہ مجھکو دین کے کام میں حکم
نہ فرمائیگا اور اگر اپنے سے بزرگتر کے پاس بیٹھونگا تو میرا عیب مجھکو نہ دکھائینگے بلکہ مجھکو میری نظر میں
آراستہ کرینگے پس تم ہی بتاؤ کہ مجھکو خلق کی صحبت سے کیا فائدہ حاصل ہوگا لوگوں نے کہا کہ آپ
نکاح کیوں نہیں کرتے آپ نے فرمایا کہ میں کسی ایماندار عورت کو فریب دینا نہیں چاہتا کہا
کہ یہ کسطرح ہے آپ نے فرمایا کہ میں اس سے جب نکاح کرونگا تو اسکا روٹی کپڑا اپنے ذمے لونگا
اور یہ سراسر فریب ہوگا اسلیے کہ سب کا رازق و کفیل خدای تعالیٰ ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ داڑھی
میں کنگھا کیوں نہیں کرتے آپنے فرمایا کہ مجھے فرصت اتنی کہاں کہ یہ کام کروں۔ نقل ہے کہ ایکبار
چاندنی رات کو آپ کوٹھے پر چڑھے اور آسمان کی طرف نظر کرکے عالم ملکوت میں غور و فکر
کرنے لگے اور پھر اسقدر روئے کہ بیخود ہو گئے اور گر پڑے آپ کے پڑوسی نے خیال کیا کہ شاید
کوٹھے پر چور ہے تلوار لیکر کوٹھے پر چڑھا حضرت داؤد طائی رح کو دیکھکر پوچھا کہ آپ کو کسنے یہاں پھینکدیا

آپ نے فرمایا کہ مین بیخود ہو گیا تھا مجھے نہین معلوم کہ کسنے مجھکو یہان پھینکدیا۔ نقل ہے
کہ لوگون نے آپ کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھتے ہی دوڑے پوچھا کہ کیا جلدی ہی آپنے فرمایا کہ لشکر
شہر کے دروازہ پہ میرا منتظر ہے لوگون نے پوچھا کہ کونسا لشکر آپ نے فرمایا کہ مُردون کا لشکر اور
ہمیشہ آپ کی عادت تھی کہ آپ سلام پھیرتے ہی ایسے بھاگتے کہ گویا کوئی کسی سے بھاگتا ہے اور
جھٹ اپنے گھر مین گھس جاتے اور آپ لوگون کی صحبت سے حد درجہ کراہیت رکھتے تھے خدا تعالی
نے اپنے فضل سے انکو انکی مُراد پر کامیابی بخشی۔ نقل ہے کہ ایکروز آپ کی والدہ صاحبہ نے
آپکو دیکھا کہ دھوپ مین بیٹھے ہین اور پسینے مین نہا رہے ہین فرمایا کہ ای ماں کی جان سخت گرمی ہے
اور تو روزہ دار ہے کیونکہ تیری عادت ہے کہ ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اگر تو چھاؤن مین بیٹھے تو کیا ہو
آپنے فرمایا کہ اماں مجھکو خدا سے شرم آتی ہے کہ مین قدم اپنے نفس کی خوشامد کیواسطے اٹھاؤن اور
تم دیکھتی ہو کہ میرے پاس چادر تک نہین ہے آپ کی والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ای جان مادر یہ کیا بات ہے
آپنے فرمایا کہ جب مینے بغداد مین وہ حالات اور ناگفتیان دیکھین تو مینے دعا کی تب حضرت
حق تعالی نے میری چادر بھی مجھ سے لی تاکہ مین معذور ہون اور جماعت کی نماز کو بھی نہ جاسکون
اب پوری سولہ برس ہوئے کہ مین چادر نہین رکھتا ہون اور مینے آج تک سوا کبھی تم سے بھی نہین کہا۔
نقل ہے کہ آپ ہمیشہ غمگین رہتے جب رات آتی فرماتے الٰہی آپکے غم نے میرے سارے غمون پر غلبہ کیا
حتی کہ میرا خواب تک مجھسے لیگیا اور یہ فرماتے تھے کہ جسپر کہ مصیبتین پے در پے آوین بھلا وہ غم سے کیسے
نجات پاسکتا ہے۔ نقل ہے کہ ایک درویش کہتے ہین کہ مین ایکبار حضرت داؤد طائی رح کے پاس گیا
دیکھا کہ ہنس رہے ہین مجھے تعجب ہوا مینے پوچھا کہ یا ابا سلیمان یہ خوشدلی کس سبب ہے آپنے فرمایا کہ
صبح کے وقت مجھکو وہ شراب دی کہ جسکو شراب انس کہتے ہین اسلیے آج ہمارے یہان عید ہے اور خوشی کا
وقت ہے۔ نقل ہے کہ حضرت داؤد طائی رح روٹی کھا رہے تھے ایک ترسا اُدھر سے گذرا آپنے ایک ٹکڑا
توڑکر اسکو دیا اُسنے کھا لیا اُسی رات کو وہ ترسا اپنی بیوی کے ساتھ جمع ہوا اور حضرت معروف کرخی رح
پیدا ہوئے۔ نقل ہے کہ ابوربیع واسطی رح کہتے ہین کہ مینے حضرت داؤد طائی رح سے کہا کہ آپ مجھے کچھ

وصیت فرمایئے آپنے فرمایا کہ صُم عَنِ الدُّنیا وَاَفطِر عَنِ الاٰخِرَۃ یعنے دُنیا سے روزہ رکھ اور
آخرت سے افطار کر۔ اور مَوت کو عید سمجھ۔ اور لوگون سے اسطرح بھاگ کہ جسطرح شیر سے بھاگتے ہین
دوسرے شخص نے آپ سے وصیت کی درخواست کی آپنے فرمایا کہ زبان کو نگاہ رکھ اُسنے کہا کہ زیادہ
کیجیے آپنے فرمایا کہ جہانتک ہو لوگون سے اور اگر ہوسکے تو اپنا دل اُنسے اُٹھا لے اُسنے کہا زیادہ کیجیے
آپنے فرمایا کہ اس جہان سے دین کی سلامتی کو پسند کر جیسا کہ دُنیادارون نے دُنیا کی سلامتی کو پسند
کیا ہے اور ایک شخص نے وصیت چاہی آپنے فرمایا کہ جسقدر کہ کوشش تو دُنیا مین اسلیے کرتا ہے کہ
دُنیا مین تیرا مرتبہ بڑھے اور وہ مرتبہ دُنیا مین تیرے کام آوے چاہیے کہ اسیقدر کوشش تو آخرت کے
واسطے کرے کہ آخرت مین تیرا مرتبہ بڑھے اور وہ مرتبہ آخرت مین تیرے کام آوے اور ایک شخص نے آپسے وصیت
چاہی آپنے فرمایا کہ مُردے تیرے منتظر ہین اور فرمایا کہ جو شخص کہ توبہ اور اطاعت کی دوسرون کو
ترغیب دلاتا ہے اور خود نہین کرتا ٹھیک ٹھیک اُسکی مثال ایسی ہے کہ ایک شکاری ہے کہ شکار کرتا ہے
اور دوسرے اُسکے کباب کھاتے ہین۔ آپنے اپنے ایک مُرید سے فرمایا کہ اگر تو سلامتی چاہتا ہے تو دُنیا کو رخصتی
سلام کر اور اگر کرامت چاہتا ہے تو آخرت پر تکبیر ترک بول یعنے دونونکو چھوڑ تاکہ تو حق تعالیٰ تک
واصل ہو وے۔ نقل ہے کہ حضرت فضیل عیاض رح نے اپنی ساری عمر مین حضرت داؤد طائی رح کو دوبار دیکھا
تھا جسپر وہ بہت ناز کرتے تھے کہ مینے ایکبار حضرت داؤد طائی رح کو ٹوٹی چھت کے نیچے بیٹھا دیکھا اور کہا کہ
اسکے نیچے سے اُٹھ جایئے کہ چھت گرنے کو ہے ایسا نہو کہ آپ پر گر پڑے جسکے جواب مین حضرت
داؤد طائی رح نے فرمایا کہ جبسے مین اسمین ہون مینے اس چھت کو نہین دیکھا ہے یعنے جسطرح کہ زیادتی
بات مین مکروہ ہے اسیطرح نظر کرنا بے ضرورت پر بھی حرام ہے دوسری بار کہ مجھسے ملاقات ہوئی تو
مینے کہا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے تو حضرت داؤد طائی رح نے فرمایا کہ لوگون سے بھاگ اور حضرت
معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے حضرت داؤد طائی رح سے زیادہ کسی شخص کو دُنیا سے
نفرت کرنیوالا نہین دیکھا کیونکہ تمام دُنیا اور اہلِ دنیا اُنکی نظر مین ذلیل و خوار تھے اور یہی وجہ تھی
کہ جب اہلِ دُنیا سے کسیکو دیکھتے تو شکایت کرتے اور اپنے دل مین اندھیرا پاتے کہ مینے انکو کیون دیکھا

اور فرمایا کرتے کہ جبکہ میں اپنے کپڑے دھوتا ہون تو یہ خیال آتا ہو کہ اپنے دل کو بھی اسیطرح مل مل کر
دھوون تاکہ آلایش دنیوی سے بالکل صاف ہوجاوے لیکن فقیرون کو بہت دوست رکھتے تھے اور
اُنکے معتقد تھے اور بڑی عزت اور حرمت کی نظر سے فقیرون درویشون کی جماعت مین نظر کرتے تھے
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایکبار ایک حجام نے حضرت داؤد طائیؒ کی حجامت
بنائی آپ نے ایک دینار زر اسکو دیا لوگون نے کہا کہ حضرت آپ نے اسراف کیا آپ نے فرمایا کہ
جس مین مروت نہین اسمین دین بھی نہین۔ لَادِیْنَ لِمَنْ لَا مُرُوَّۃَ لَہٗ۔ نقل ہے کہ ایک شخص
حضرت داؤد طائیؒ کے پاس بیٹھکر بہت گھور گھور کر آپکیطرف دیکھتا تھا آپنے فرمایا کہ تجھے خبر
نہین ہو کہ جسطرح کہ بہت بولنا مکروہ ہو اسیطرح بہت دیکھنا بھی مکروہ ہو۔ نقل ہے کہ جب ابو یوسفؒ
اور محمدؒ مین کسی بات مین اختلاف ہوتا تو وہ دونون حضرت داؤد طائیؒ کو پنچ یا ثالث ٹھہراتے
جب وہ دونون صاحب آپکے پاس آتے تو آپ محمدؒ کیطرف منھ اور ابو یوسفؒ کیطرف پشت کرکے
بیٹھتے اور محمدؒ کے ساتھ گفتگو مروت کیساتھ فرماتے اور ابو یوسفؒ سے بات بھی نہ کرتے اگر محمدؒ
کا قول موافق ہوتا تو فرماتے کہ قول بجا یہی ہو کہ یہ مرد کہتا ہو اور اگر ابو یوسفؒ کے قول مین بجا پاتے
تو فرماتے کہ قول بجا یہی ہے اور ابو یوسفؒ کا نام زبان پر نہ لاتے لوگون نے حضرت
داؤد طائیؒ سے پوچھا کہ وہ دونون صاحب علم مین بزرگ ہین اسکی وجہ کیا ہو کہ آپ ایک کو
اسقدر عزیز رکھتے ہین اور اُنسے بلطف بات کرتے ہین اور دوسرے صاحب سے ایسی نفرت رکھتے
ہین کہ اُنکی طرف پشت کرکے بیٹھتے ہین آپنے فرمایا کہ محمد بن حسنؒ نے باوجود آسایش و نعمت
بسیار کے علم کو حاصل کیا ہو اور اسمین فائق ہوا ہو حالانکہ علم دین کی عزت اور دنیا کی ذلت ہو
اور ابو یوسفؒ نے ذلت اور فاقہ کشی کی حالت مین علم حاصل کیا ہو اور علم کو اپنے مرتبے
اور عزت کا ذریعہ ٹھہرایا ہے پس ہرگز محمدؒ ابو یوسفؒ کے مثل نہین ہوسکتا حضرت ابو حنیفہؒ نے
باوجود تازیانے اور قید کے عہدۂ قضا کو قبول نہ فرمایا اور ابو یوسفؒ نے قضیات کو قبول کیا
پس جو شخص کہ اپنے استاد کے خلاف کرے مین کیا اس سے بات کرون۔ نقل ہے

کہ ہارون رشید نے ابو یوسفؒ سے درخواست کی کہ آپ مجھے داؤدؒ کے پاس لیچلیے تاکہ مین انکی
زیارت سے مشرف ہون ابو یوسفؒ ہارون رشید کے ساتھ جب آپکے دروازہ پر آئے تو آپ نے
دونون صاحبونکو داخل ہونے کی اجازت نہ دی حضرت داؤد طائیؒ کی والدہ صاحبہ سے درخواست کی
اُنہون نے بھی سفارش کی کہ آپ دونونکو اپنی ملاقات کی اجازت دین لیکن جب بھی آپنے قبول
نفرمایا اور کہا کہ مجھکو اہل دنیا اور ظالمون کے ساتھ کیا کام مین انسے ملنا نہین چاہتا آپکی
والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تمکو میرے دودھ کے حق کی قسم کہ انکو آنے دو آپنے پھر بھی فرمایا کہ مین
ہرگز ظالم کو نہ دیکھونگا پھر آپکی والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ الٰہی آپنے ارشاد کیا ہے کہ ان کے حق کو نگاہ
رکھا اور میری رضامندی اسی مین ہے ورنہ مجھکو بھی ایسے لوگونسے کہ جو رضا جوئی مادر نہین ہین کچھ کام
نہین جب حضرت داؤد طائیؒ نے یہ سُنا تو اجازت دی دونون صاحب اندر گئے اور بیٹھے۔ جب
ہارون رشید کھڑے ہونے لگا تو اُسنے ایک اشرفی نذر گذرانکر عرض کی کہ قبول فرمایئے کہ حلال ہے حضرت
داؤد طائیؒ نے فرمایا کہ اسکو اُٹھا لیجیے کہ مجھکو اسکی حاجت نہین ہے مینے اپنا گھر حلال روپیون کے
عوض فروخت کیا ہے اُسی روپیہ کو اپنے خرچ مین خرچ کرتا ہون اور مینے حق تعالیٰ سے دعا کی ہے
کہ یا الٰہی جبکہ یہ روپیہ خرچ ہونیکو آئے تو مجھے بھی موت دیجیے تاکہ مین کسیکا محتاج نہون مجھے امیدوار ہون
کہ حق تعالیٰ نے میری دُعا قبول فرمائی ہو پھر دونون واپس آئے ابو یوسفؒ نے حضرت داؤد طائیؒ کے
وکیل سے جو مہتمم کل اُمور خانگی تھا پوچھا کہ اب حضرت داؤدؒ کے پاس کچھ کسقدر سرمایہ باقی ہے اُسنے کہا
کہ دو درم چاندی ہے اور بس اور ہر روز ایک دانگ چاندی آپکا خرچ ہے یہ سُنکر ابو یوسفؒ نے آخر
روز تک کا حساب لگایا ایک روز ابو یوسفؒ محراب پُشت لگائے بیٹھے تھے ایکبارگی کہا کہ آج
حضرت داؤدؒ نے وفات کی دریافت کیا تو واقعی انتقال ہو گیا تھا لوگون نے پوچھا کہ آپ نے
کیسے جانا کہا کہ مینے اُنکے نفقے کا حساب کیا تو معلوم ہوا کہ فلان روز تک کا نفقہ باقی ہے اور مجھکو
یہ یقین کامل تھا کہ اُنکی دُعا مقبول ہوئی ہوگی۔ اُنکی والدہ سے وفات کا حال دریافت کیا
اُنہون نے کہا کہ تمام رات نماز پڑھتے رہے آخری رات سر سجدے مین رکھا اور پھر نہ اُٹھایا جب پو ہوئی

تو میرے دل میں آیا اُنکے پاس جا کر کہا کہ اُٹھیئے نماز کا وقت ہو گیا ہے نماز ادا کر لیجیے لیکن نہ اٹھے جب
میں نے بغور نظر کی تو معلوم ہوا کہ انتقال کیا ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ بیماری کی
حالت میں سخت دھوپ کے اندر دہلیز میں اینٹ کا تکیہ سرہانے رکھے لیٹے ہیں اور حالت جانکنی
کی آئی ہے اور قرآن مجید پڑھ رہے ہیں میں نے یہ حالت دیکھکر کہا کہ اگر آپ فرمائیں تو میں آپ کو یہاں سے
ایک حجرہ میں لیچلوں آپنے فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ اپنے نفس کیواسطے درخواست کروں
آجتک نفس نے مجھپر غلبہ نہیں پایا ہے اس حال میں بہتر ہے کہ اسکا مغلوب نہ ہوں بس اسی بات آپنے
وفات پائی۔ کہتے ہیں کہ آپنے وصیت فرمائی تھی کہ مجھکو دیوار کے نیچے دفن کریں تاکہ کوئی شخص
میرے منھ کے آگے سے نہ گذرے بعد وفات کے ایسا ہی کیا کہ دیوار کے نیچے مدفون کیا آجتک قبر
اسی حال سے موجود ہے۔ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ آپ ہوا میں اُڑ رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ
میں نے اس ساعت قید خانے سے رہائی پائی جسنے کہ خواب دیکھا تھا آیا کہ خواب کو بیان کرے جب آپکے
مکان پر پہونچا تو معلوم ہوا کہ آپنے وفات کی ہے۔ آپ کی وفات کے بعد آسمان سے ندا آئی کہ
داؤد طائی اپنے مقصود کو پہونچا اور خداوند تعالیٰ اس سے راضی و خوشنود ہے۔ والسلام۔ لکھا ہے کہ
آپ نے ۱۶۵ھ ہجری میں وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

بائیسواں باب حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ سید اولیا وہ عمدۂ اتقیا وہ محتشم محترم وہ معتبر مفخم وہ ختم کردۂ ذوالمناقبی شیخ عالم حارث محاسبی
رحمۃ اللہ علیہ علما و مشائخ سے تھے علوم ظاہر اور باطن اور معاملات اور اشارات میں مقبول
جملہ تھے اور اولیاء وقت ہر فن میں رجوع آپ کی طرف کرتے تھے اور آپ کی تصانیف بہت ہیں
اور انواع علوم میں آپ کو بہرۂ کامل حاصل تھا نہایت عالی ہمت اور بزرگ تھے اور سخاوت
اور مروت سے بدرجۂ کمال متصف تھے اور سمجھ بوجھ اور دانائی میں بیمثل تھے اور اپنے

وقت مین شیخ المشائخ تھے اور تجرید اور توحید مین مخصوص تھے اور مجاہدے اور مشاہدے مین
ثانی اور طریقت مین مجتہد تھے اور آپکے نزدیک رضا احوال سے ہے نہ مقامات سے اور اسکی شرح
بہت طویل ہے آپ حسن بصریؒ کے وقت مین تولد ہوئے اور بغداد مین آپنے وفات پائی
اور شیخ ابو عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ پیرون سے پانچ شخص ہین کہ جو اقتدا کے
قابل ہین اور اُنکے حال کی پیروی کرنی چاہیے اور البتہ یہ ضرور ہے کہ تسلیم سب کو کرنا چاہیے
اُن پانچ سے ایک حارث محاسبیؒ ہین دوسرے حضرت جنید بغدادیؒ تیسرے رویمؒ اور چوتھے
ابن عطاؒ اور پانچوین عمرو بن عثمان مکیؒ کیونکہ یہ پانچون شخص شریعت اور طریقت اور حقیقت
کے جامع ہین اور جو لوگ کہ اُن پانچ کے علاوہ ہین اگرچہ اعتقاد کے لائق ہین لیکن یہ پانچ
اعتقاد کے بھی لائق ہین اور اقتدا کے بھی لائق ہین اور اہل طریقت نے ایسا کہا ہے کہ حضرت
ابو عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ بھی مثل ان پانچ بزرگون مذکورہ کے تھے لیکن اُنھون نے
اپنے آپ کو شمار نہ کیا اور یہ نہ کہا کہ چھ شخص ایسے ہین کیونکہ بزرگون کا کام اپنی ستایش کرنا نہین ہوتا ہے
نقل ہے کہ حضرت حارثؒ کے پاس اُنکے والد کی میراث سے تیس ہزار درم لائے آپ نے فرمایا کہ
ان درہمون کو بیت المال مین لیجاؤ یا بادشاہ کے خزانے مین داخل کرو لوگون نے کہا کہ یہ کیون
آپ نے فرمایا کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ) یعنے قدری
اس اُمت کا گبر ہے اور میرا باپ قدری تھا اور پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ مسلمان آتش پرست
سے میراث نہین لیتا اور میرا باپ آتش پرست تھا اور مین مسلمان ہون اور حق تعالی کی عنایت
حضرت حارثؒ پر اسقدر تھی کہ جب کسی شبہے کے کھانے پر ہاتھ ڈالتے اُنگلیان آپ کی اکڑ جاتین
اور بالکل نکمی پڑجاتین اور سیدھی نہوتین آپ فی الفور جان جاتے کہ اس کھانے مین کچھ شبہ ہے
اور اُسکو نہ کھاتے حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ ایک روز حضرت حارثؒ میرے پاس آئے مینے اُنکو بھوکا پایا
مینے پوچھا کہ یا ابا عم آپکے واسطے کھانا لاؤن آپنے فرمایا کہ بہت خوب مین گھر مین گیا کہ کچھ رکھا
ڈھونڈھا اُنکے واسطے لاؤن رات کو کچھ شادی کے گھر سے آیا تھا مین وہی اُنکے واسطے لے آیا.

جبکہ اُنھون نے چاہا کہ ہاتھ ڈالین اُنگلیان ٹیڑھی ہوگئین اُنھون نے ایک نوالہ بمشکل مُنھ مین ڈال لیا تو وہ نگلا نہ گیا آخر کار اُنھون نے باہر جاکر اُس نوالے کو مُنھ سے باہر کیا اور چلدیے چند روز کے بعد پھر مجکو ملے مینے اُنسے حال پوچھا اُنھون نے کہا کہ واقعی مین اُس روز بھوکا تھا اور جب آپ کھانا لائے تو مینے کہا کہ مین آپ کی دلداری کیواسطے اُس مین سے کچھ کھاؤن لیکن حق تعالی کا مجھپر یہ انعام واکرام ہے کہ جس کھانے مین کہ کچھ شبہہ ہوتا ہے وہ ہرگز میرے حلق سے نیچے نہین اُترتا اور اول تو مُنھ ہی تک نہین جاتا کیونکہ نوالہ اُٹھانے کے واسطے جب ہاتھ ڈالنا چاہتا ہون میری اُنگلیان ٹیڑھی ہوجاتی ہین دیکھیے تو اُس روز مینے بہتیری کوشش کی لیکن نہ حلق سی اُترتا تھا اور نہ اُترا اور یہ تو بتایئے کہ وہ کھانا کہان سے آیا تھا مینے کہا کہ ایک میرے رشتہ دار کے گھر سے پھر مینے کہا کہ آج آپ میرے گھر چلین کہا اچھا اور چلے آئے مینے کہا کہ کچھ کھائیے گا فرمایا کہ ہان اتفاق سے اُسوقت سوکھی روٹی موجود تھی مینے اور اُنھون نے ساتھ کھائی اور کھاکر فرمایا کہ درویشون کے لیے یہی کافی ہے اور ایسی ہی اُنکے سامنے رکھنی چاہیے۔ اور حضرت حارث نے فرمایا کہ تیس برس تک میرے کان کے سِوا کوئی اور میرے بھید پر واقف نہوا پھر تیس برس کے بعد میری حالت وہ ہوگئی کہ حق تعالے کے سِوا کوئی اور میرے بھید پر آگاہ نہوا۔ اور فرمایا کہ جب مین کسیکو نماز پڑھتے دیکھتا اور وہ اُس سے خوش ہوتا تو مین تامل کرتا کہ نماز اُسکی باطل ہوئی یا نہین لیکن اب مجکو گمان غالب ہے کہ باطل ہوجاتی ہے اور آپ محاسبے مین مبالغہ بہت رکھتے تھے چنانچہ اسیوجہ سے لوگ آپ کو محاسبی کہتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ اہل محاسبہ مین چند خصلتین ہین کہ جنھون نے اُنپر قیام کیا ہے آزمائی ہین اور خدا تعالی کی توفیق سے بزرگ مرتبون کو پہونچے ہین اور دوسری چیزین جبر فرض ارادے کی قوت اور خواہش نفسانی اور نفس کے مغلوب کرنے مین حاصل ہوتی ہین کیونکہ جسکا ارادہ مضبوط و پایدار ہوگا خواہش نفسانی کی مخالفت اُسپر آسان ہوگی پس ارادے کو قوی رکھنا چاہیے اور اُن خصلتون پر ہمیشگی کرنا چاہیے کہ یہ سب مجرب و آزمودہ ہین۔

اوّل خصلت وہ ہی کہ خدای تعالیٰ کی قسم ہرگز نہ کھاوی نہ سچ پر نہ جھوٹ پر قصداً نہ بلا قصد دوسرے
وہ کہ جھوٹ سے پرہیز کرے تیسرے وعدہ خلافی نہ کرے جہانتک ہو سکی اپنے قول و قرار کو پورا کرے
اور اوّل تو حتی الامکان کسی سے وعدہ ہی نہ کرے کہ یہ عین مصلحت ہے چوتھے وہ کہ کسی پر لعنت نکرے
اگرچہ اُسنے کسی پر ظلم کیون نہ کیا ہو۔ پانچوین یہ کہ کسیکے حق مین دعاے بد نکرے اور گفتار سے یا کردار سے
بدلے کا خواہان نہو بلکہ خدا کے لیے صبر کرے۔ چھٹے یہ کہ کسی شخص پر گواہی نہ دیوے نہ کفر پر نہ شرک پر
نہ نفاق پر کیونکہ یہ خدا کی دشمنی سے دور تر ہے۔ ساتوین یہ کہ قصد کسی گناہ کا نکرے نہ ظاہر مین
اور نہ باطن مین اور اپنے اعضا کو تمام گناہون سے پاک رکھے۔ آٹھوین یہ کہ اپنے رنج کے بار کو
کسی پر نہ رکھے اور اپنا بار خواہ تھوڑا ہو یا بہت سب شخصون سے اُتار لیوے کہ جسکی وجہ سے
کسیکا حاجتمند نہ ہو کر سب سے بے پروا ہو جاوے۔ نوین یہ کہ طمع بالکل لوگون سے منقطع کرے اور
سب سے ناامید ہو جاوے۔ دسوین یہ کہ درجے کی بلندی نہ ڈھونڈھے اور کسیکو حضرت آدم علیہ السلام
کی اولاد سے اپنے سے کمتر نہ سمجھے۔ اور فرمایا کہ عالم کا رقیب دل ہی اللہ تعالیٰ کی نزدیکی مین اور فرمایا
کہ رضا یہ ہی کہ احکام الٰہی کی بجا آوری مین صبر و سکون ہو اور فرمایا کہ صبر یہ ہی کہ تیر بلا کا نشانہ بنے
اور پھر اُف نکرے۔ اور فرمایا کہ تفکر یہ ہی کہ اسباب کا قیام حق تعالیٰ پر سمجھے اور فرمایا کہ تسلیم یہ ہے
کہ بلا کے نازل ہونے کے وقت ظاہر و باطن مین تغیر کی راہ ندینا اور فرمایا کہ حیا یہ ہے کہ تمام
چیزون سے کہ جنسے حق تعالیٰ راضی نہین ہوتا علیحدہ رہنا۔ اور فرمایا کہ محبت یہ ہی کہ ہر ایک چیز
سے رغبت رکھنا اور اُسکو خرچ کرنا اپنے تن اور جان اور مال پر اور دلبستگی اُس سے رکھنا
ظاہر اور باطن مین اور جاننا کہ سب چیزین مجھسے کم ہین اور فرمایا کہ خوف یہ ہی کہ کبھی ایسی
حرکت نکرے جس مین گمان یہ ہو کہ کل قیامت کے روز مین اُسکی پاداش مین گرفتار ہو جاونگا
اور فرمایا کہ حق تعالیٰ کے ساتھ اُنس کی علامت خلق سے وحشت ہی اور پوچھا گیا اُس چیز سے
کہ خلق اُس سے علاقہ رکھتی ہی اور منفرد کو اسیقدر حق تعالیٰ کے ذکر کی حلاوت آتی ہے
جسقدر کہ حق تعالیٰ کا اُنس اُسکے دل مین جاگزین ہوتا ہی پھر اُسکا حال ایسا ہو جاتا ہی کہ وہ

مخلوقات سے بالکل اُنس کو قطع کرتا ہے اور فرمایا کہ صادق وہ ہے کہ اگر خلق کے نزدیک اُسکا
کچھ مرتبہ بھی نہووے تو وہ اُسکی کچھ پروا کرے بلکہ اپنے واسطے اُسکو مصلحت سمجھے اور اُسکو
دوست رکھے کہ خلق اُسکے اعمال پر ذرہ کے برابر بھی واقف ہوں اور ہر کام میں ارادہ کی
سُستی سے پرہیز کرے کہ دشمن ایسے وقت میں فتحیاب ہو جائیگا اور جبکہ اپنے ارادے میں کچھ بھی
قصور دیکھے تو آرام نہ لیوے اور حق تعالیٰ سے پناہ مانگے اور فرمایا کہ خدا کا ہو جا ورنہ خود دست رہ
اور یہ بہت اچھی بات ہے اور فرمایا کہ جس شخص نے کہ اپنے نفس کو ریاضت سے مہذب بنایا ہے وہ لائق
ہے کہ اُسکو راہ راست دکھاویں اور فرمایا کہ جو کہ چاہتا ہے کہ اہل بہشت کی سی لذت پاوے
اُس سے کہدو کہ قانع صالح درویشوں کی صحبت میں بسے اور فرمایا کہ جو اپنے گمان کو مراقبے اور
اخلاص سے درست کرتا ہے حق تعالیٰ اُسکو مجاہدہ اور اتباع سُنّت سے آراستہ کرتا ہے اور فرمایا کہ جو
دل کی حرکتوں پر غیب کے محل میں واقف ہے اُسکے واسطے اُس سے بہتر ہے کہ اعضا کی حرکتوں پر
واقف کار ہووے اور فرمایا کہ ہمیشہ عارف رضا کے خندق میں اُترتے ہیں اور صفا کے سمندر میں
غوطے لگاتے ہیں اور وفا کے جواہر باہر لاتے ہیں یہانتک کہ واصل بحق ہوتے ہیں پردہ خفا میں
اور فرمایا کہ تین چیزیں ہیں کہ پاتے ہیں اور اُنسے فائدہ اُٹھاتے ہیں لیکن ہمنے نہیں پائیں
اور وہ صیانت اور وفا اور شفقت ہیں۔ نقل ہے کہ حضرت حارثؒ ایک کتاب تصنیف
کرتے تھے ایک درویش نے آپ سے پوچھا کہ معرفت حضرت حق تعالیٰ کا حق ہے بندے پر یا بندے کا
حق ہے حضرت حق تعالیٰ پر سنئے اگر یوں کہو کہ معرفت بندہ خود حاصل کرتا ہے پس بندے کا حق
ثابت ہوتا ہے حق تعالیٰ پر اور یہ جائز نہیں اور اگر یوں کہو کہ معرفت حق تعالیٰ کا حق ہے بندے پر
تو بھی روا نہیں کیونکہ حق تعالیٰ کے حق کا حق ادا کرنا چاہیے آپ یہ سُنکر دنگ ہو گئے اور
تصنیف کو چھوڑ دیا۔ دوسرا مضمون یہ ہے کہ جب معرفت حق تعالیٰ کا حق ہے کہ فضل و کرم کی
راہ سے اس حق کو ادا کرے کتاب تصنیف کرنا معرفت میں کس کام آئیگا کیونکہ وہ خود اپنے
حق کو ادا کرے گا۔ اِنَّکَ لَا تَهْدِی مَنْ اَحْبَبْتَ دوسرا مطلب ہے کہ معرفت حق تعالیٰ کا حق ہے

بندے پر اسلیے کہ جب حق تعالیٰ نے بندے کو معرفت عطا کی بندہ پر کو واجب ہے اُسکا حق ادا کرنا۔ جیسے ہر حق کہ بندہ عبادت سے ادا کرےگا حق تعالیٰ ہی کا حق ہوگا اور اُسکی توفیق سے ہوگا پس بندے کا حق ہے کہ حق تعالیٰ کے حق کو ادا کرے پس کتاب آپنے تصنیف کی ہیں کہ جسوقت کہ حضرت حارث رحمۃ اللہ علیہ نے وفات کی ایکدرم کو بھی محتاج تھے اور آپکے والد کی بہت سی زمین مزروعہ میراث مین ہی تھی لیکن آپنے ہرگز کچھ اُس سے نہ لیا اور اُسی تنگدستی مین قناعت کرتے رہے یہانتک کہ جان بحق تسلیم کی اور واصل بحق ہوگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

تئیسواں باب ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ مجرد باطن اور ظاہر وہ مسافر غائب اور حاضر وہ ورع اور معرفت مین عالم وہ صد گونہ صفت مین کامل وہ دریاے دانائی حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ یگانۂ وقت تھے اور لطیفۂ عہد۔ اور بوجہ غایت لطف کے اُنکو ریحان القلوب کہتے تھے اور سخت ریاضت اور گرسنگی مفرط مین بزرگ شان رکھتے تھے چنانچہ اُنکو اسد الجائعین کہتے تھے کہ کوئی شخص اس اُمت سے اُنکی گرسنگی پر صبر نہین کرسکتا اور اُنکو دلون کے پوشیدہ حالات کے جاننے اور نفس کے عیبون کی آفتون کے پہچاننے مین بڑا دخل تھا اور اُنکی کلمات عالی ہین اور اشارات لطیف۔ اور اِسوجہ سے اُنکو دارانی کہتے تھے کہ دارا نام ایک گانون کا ہی شام مین وہانکے باشندے تھے اور احمد حواری رحمۃ اللہ علیہ کہ اُنکے مرید ہین کہتے ہین کہ ایک رات کو مینے خلوت مین نماز کی راحت عظیم پائی دوسرے روز مینے حضرت ابو سلیمان رحمۃ اللہ علیہ سے یہ ماجرا بیان کیا آپنے فرمایا کہ تو ضعیف و ناتوان مرد ہے کہ تجھے اب تک خلوت در پیش ہے کہ خلوت مین دوسری کیفیت پاتا ہے اور جلوت مین دوسری حالانکہ دونون جہان مین کوئی ایسی بزرگ چیز نہین کہ بندے کو

حق تعالےٰ اُنکی پیاس سے روک سکے۔ اور حضرت ابوسلیمانؒ نے فرمایا کہ مین ایک رات کو ایک مسجد مین تھا
اور سردی کے سبب سے بے آرام تھا دُعا کے وقت مینے اپنا ایک ہاتھ بغل مین داب لیا بہت
آرام اس ہاتھ رکھنے کے سبب سے مجکو معلوم ہوا مین اونگھ گیا ایک ہاتف نے آواز دی کہ یا
ابا سلیمان جو کچھ کہ حصہ اُس ہاتھ کا تھا کہ جسکو تو چھپائے تھا ہمنے دیا اگر دوسرا ہاتھ بھی باہر ہوتا
تو اُسکا حصہ بھی ملتا مینے قسم کھائی کہ آج سے جب مین دُعا مانگونگا چاہو سردی ہو چاہے گرمی
دونون ہاتھ باہر رکھونگا اور فرمایا کہ سُبحان اللہ پاک ہی وہ خدا کہ جسنے اپنے لطف کو ناکامی
ونامرادی مین رکھا اور فرمایا کہ مین ایک مرتبہ سو گیا تھا اور قریب تھا کہ میرے وظیفے کا وقت فوت
ہو جاوے کہ مینے ایک حور کو دیکھا کہ مجہسے کہتی ہے خوب سوتے ہو حالانکہ پانچسو برس سے مجکو
پردے مین تمہارے واسطے آراستہ کر رہے ہین۔ اور فرمایا کہ ایک رات کو مینے ایک حور کو دیکھا ایک
گوشے مین کہ ہنس رہی ہے اور اُسکی روشنی اس درجے کی ہے کہ جسکو مین بیان نہین کر سکتا مینے
پوچھا کہ یہ روشنی اور جمال تجھکو کہان سے ملا اُسنے کہا کہ ایک رات تم ہی نے تو چند قطرے اپنی
آنکھون سے برسائے تھے اُسی پانی سے میرے مُنھ کو دھویا یہ تمامی روشنی اور جمال اُسی کی
بدولت ہے کیونکہ تمہارے ایسے پاک لوگون کی آنکھونکے آنسو حورون کے مُنھ کا اُبٹن ہین
اگرچہ وہ کیسی ہی خوبصورت کیون نہو اور فرمایا کہ میری عادت تھی کہ کھانا کھانے کے وقت
نمک لاتے تا کہ مین روٹی پر نمک چھڑکتا ایک رات اُس نمک مین تِل تھے مین کھا گیا ایک
سال تک کے لیے میرا وقت گم ہو گیا (یہ مقولہ حضرت فریدالدین عطارؒ کا ہے) ذرا خیال
کرنے کی بات ہے کہ جہان کہ ایک تِل کی سمائی نہین وہان ایسے شخص کیا کرینگے کہ ایک لاکھ
خواہش نفسانی سے دل کو بھرے ہین اور فرمایا کہ میرا ایک دوست تھا کہ جو کچھ کہ مین اُس سے
مانگتا مجکو دیتا ایکبار مینے اُس سے ایک چیز مانگی کہنے لگا کہ کب تک مانگتا رہیگا اُسکی یہ بات
سُنکر اُسکی دوستی کی حلاوت میرے دل سے جاتی رہی اور فرمایا کہ خلیفۂ وقت پر مجھے انکار تھا
مینے جانا کہ مین کچھ بُرائی اُسکی ظاہر کرون تو نہ مانے گا بلکہ مجھے قتل کریگا اس بات کا مجھے کچھ

خوف نہ تھا لیکن خوف اس بات کا تھا کہ بہت لوگ دیکھ رہے ہین شاید کہ میرا یہ ہدیہ کسی کی نظر میں آجائے
اور وہ مجکو پسند آوے اور اسوقت مین بے اخلاص ہوکر مرون اور فرمایا کہ مینے ایک مرید کو کہ مسجد
مین دیکھا کہ سوای آب زمزم کے اور کوئی چیز نہ پیتا تھا مینے اس سے کہا کہ اگر آب زمزم خشک ہوجائیگا
تو تو کیا پیئے گا وہ یہ سنکر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ جزاک اللہ خیراً مین چند سال سے زمزم پرست تھا
اور یہ کہکر چلا گیا حضرت احمد حواری کہتے ہین کہ آپ احرام کے وقت مین لبیک نہ کہتے تھے
اس خیال سے کہ حضرت حق تعالی نے موسی علیہ السلام کیطرف وحی کی کہ اپنی امت کی ظالمون سے
کہدو کہ مجھے یاد نکرین کیونکہ جو ظالم کہ مجھے یاد کرتا ہی مین اسکو لعنت سے یاد کرتا ہون پھر فرمایا کہ مینے
سنا ہی کہ جو شخص کہ حج کا نفقہ شبہے کے مال سے کرتا ہی جسوقت کہ وہ کہتا ہی لبیک تو کہتے ہین کہ
لا لبیک و لا سعدیک حتی ترد ما فی یدیک۔ نقل ہے کہ حضرت فضیل کے بیٹے عذاب کی آیت کے
سننے کی تاب نہ رکھتے تھے لوگون نے حضرت فضیل سے پوچھا کہ آپکے صاحبزادے مین اسقدر خوف
کس وجہ سے سما گیا ہی حضرت فضیل نے کہا کہ گناہ کے تھوڑے ہونے کے سبب سے لوگون نے
یہ بات حضرت ابو سلیمان سے کہی آپ نے سنکر فرمایا کہ خوف کا باعث گناہ کی زیادتی ہوتی ہے
نہ گناہ کی کمی۔ نقل ہے کہ صالح بن عبد الکریم نے کہا کہ امید و خوف دل مین دونون رہتے ہین
لوگون نے پوچھا کہ ان دونون مین افضل کون ہی انھون نے کہا کہ رجا یعنے امید یہ بات حضرت
ابا سلیمان تک پہونچی آپ نے سنکر فرمایا کہ سبحان اللہ یہ کیا بات ہے ہم تو دیکھتے ہین کہ خوف سے
تقوی اور روزہ اور نماز اور دوسرے اعمال خیر ظہور مین آتے ہین اور رجا سے کچھ نہین اور فرمایا
کہ مجھے ڈرنا چاہیے اس آگ سے جو عذاب خدا ہی انسان کیواسطے یا مجھے ڈرنا چاہیے اس خدا
سے کہ جسکا عذاب آگ ہی اور فرمایا کہ دنیا اور آخرت مین تمام چیزون کی اصل خوف ہی خدای تعالے
سے اور جبکہ امید خوف پر غالب ہوجاتی ہی دل پر آفت آتی ہی اور جبکہ خوف دل مین ہمیشہ
رہتا ہی خشوع دل مین ظاہر ہوتا ہی اور اگر ہمیشہ نہین رہتا بلکہ کبھی کبھی خوف دل پر گذرتا ہی تو ہرگز
خشوع دل کو حاصل نہین ہوتا اور فرمایا کہ ہرگز خوف کسی دل سے جدا نہین ہوتا مگر کہ وہ دل خراب

ہو جاتا ہی یعنی جس دل سے کہ خوف جدا ہوا وہ دل خرابی مین پڑا آپ نے ایک روز احمد حواری سے جب تو لوگونکو دیکھے کہ امید و رجا پر عمل کرتے ہین اگر تجھسے ہو سکے تو تو خوف پر عمل کر لقمان حکیم نے اپنے صاحبزادے سے کہا کہ تو خدای تعالی سے اسقدر ڈر کہ جسمین خدای تعالی کی رحمت سے نا امید ہو جاوے اور خدای تعالی سے اسقدر امید رکھ کہ جسمین تو اس سے بے خوف ہو جاوے اور فرمایا کہ اولا شوق کو اپنے دل مین جگہ دے بعد اسکے خوف کو اندر آنے دے تا کہ اس شوق کو خوف راہ سے اٹھا دیوے یعنی تو اس گھڑی خوف کا زیادہ محتاج ہی بہ نسبت شوق کے۔ اور فرمایا کہ سب سے بہتر کلام نفس کا خلاف ہی اور ہر چیز کا ایک نشان ہی نشان خواری و ذلت کا ترک کرنا گریہ کا ہی اور ہر چیز کے واسطے ایک زنگ ہی دل کے نور کا زنگ پیٹ بھر کر کھانا ہی اور فرمایا کہ احتلام عذاب ہے اس سبب سے کہ وہ علامت پیٹ بھر کر کھانے کی ہے اور فرمایا کہ جو کہ پیٹ بھر کر کھاتا ہے چھ چیزین اسکو لاحق ہوتی ہین عبادت مین مزہ نہین پاتا اور اسکا حافظہ حکمت کی یادداشت مین کمزور ہو جاتا ہے۔ اور لوگون پر شفقت کرنے سے بے نصیب رہتا ہی کیونکہ وہ سب کو پیٹ بھرا سمجھتا ہی اور عبادت اسپر گران گذرتی ہی اور خواہش نفسانی ابھرتی ہی اور یہ کہ سارے ایماندار مسجدون کے گرد گھومتے ہین تا کہ وقت نماز پر مسجد کے اندر داخل ہون اور نماز ادا کرین اور وہ پاخانون کے گرد گھومتا ہی اور فرمایا کہ گرسنگی نزدیک خدای عز و جل کے ایک ایسا خزانہ ہی کہ نہین دیتا ہی مگر اس شخص کو کہ اسکا دوست رکھتا ہے اور فرمایا کہ جب آدمی آسودہ اور سیر ہوتا ہی تو اسکے سارے اعضا خواہشون کے بھوکے ہوتے ہین اور جبکہ بھوکا ہوتا ہی تو سارے اعضا اسکے خواہشون سے آسودہ و سیر ہوتے ہین یعنی جب تک کہ پیٹ سیر نہین ہوتا کوئی خواہش نہین ابھرتی اور فرمایا کہ گرسنگی یعنی بھوکا رہنا کنجی آخرت کی ہی اور سیری کنجی دنیا کی اور فرمایا کہ جبکہ تجکو کوئی حاجت دنیوی یا اخروی درپیش ہو تو تجکو چاہیے کہ کچھ نہ کھاوے جب تک کہ وہ حاجت روا نہو جاوے اسلیے کہ آسودہ ہو کر کھانا عقل کو درہم برہم کرتا ہے اور فرمایا کہ حق تعالی سب کو گرسنگی نصیب کرے کیونکہ گرسنگی نفس کو ذلیل کرتی ہے اور دل کو نرم و رقیق اور علم آسمانی دل پر منکشف ہوتا ہی اور فرمایا کہ

مین ایک لقمۂ حلال سے ایک رات کم کھاؤن تو مین اُسکو اُس سے زیادہ دوست رکھتا ہون کہ دن
بھر نماز پڑھون کیونکہ رات اُسوقت ہوتی ہی کہ آفتاب غروب ہوجاتا ہی اور ایماندار کے دل
کی رات اُسوقت ہوتی ہی کہ پیٹ کھانے سے پُر ہوتا ہی اور فرمایا کہ صبر نہین کرتا ہی دُنیا کی خواہشون
سے مگر وہ شخص کہ جسکے دل مین نور ہوتا ہی کیونکہ وہ نور اُسکو آخرت کیطرف مائل کرتا ہی اور دُنیا
سے ہٹاتا ہی اور فرمایا کہ جبکہ بندہ صبر نہین کرسکتا ہی اُسپر کہ جسکو بہت دوست رکھتا ہی کس طرح صبر
کرسکے گا اُسپر کہ جسکو کہ دوست نہین رکھتا ہی اور فرمایا کہ واپس نہ پھر اگر وہ شخص واپس پھر اکہ منزل مقصود
پر پہونچا اور پھر وہان نہ ٹھہرا اور واپس پھرا اور فرمایا کہ خوش حال اُس شخص کا کہ جسکو اُسکی عمر بھر مین
ایک قدم بھی اخلاص کا حاصل ہوا اور فرمایا کہ جبکہ بندہ اخلاص کو اختیار کرتا ہی بہت سے وسوسون اور
نمایشون اور مکرون سے نجات پاتا ہی اور فرمایا کہ اعمال خالص تھوڑے ہین اور فرمایا کہ اگر کوئی صادق
چاہتا ہی کہ جو کچھ اُسکے دل مین ہو زبان سے بیان کرے تو اُسکی زبان اُسکے بیان مین مدد نہین کرتی
اور گونگی بنجاتی ہی اور فرمایا کہ صدق صادقون کی زبان کے ساتھ چلا گیا اور صرف نام ہی ناکارون
کی زبانون پر باقی رہ گیا۔ اور فرمایا کہ ہر چیز کا ایک زیور ہے صدق دل کا زیور خشوع ہی اور فرمایا
کہ صدق کو اپنی سواری بنا اور حق بات کو شمشیر اپنی بنا اور حق تعالیٰ کو اپنے مطلب و مقصود کی نہایت
جان اور فرمایا کہ رضا کے ساتھ قناعت بجاے زہد کے ہے یہ اوّل مقام رضا ہے اور وہ اوّل مقام زہد
اور فرمایا کہ خداے تعالیٰ کے بندے ہین رضا کے معاملے کے ساتھ صبر پر نظر کرنے سے شرماتے ہین۔
کیونکہ صبر مین گویا کہ صابر دعویٰ کرتا ہے کہ مین صابر ہون اور رضا مین یہ کچھ نہین جسطرح کہ
حق تعالیٰ رکھے رہنا پڑتا ہے پس صبر بندے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور رضا حق تعالیٰ
کے ساتھ۔ اور فرمایا کہ رضا وہ ہے کہ تو خداے تعالیٰ سے بہشت نہ چاہے اور دوزخ سے
پناہ نہ مانگے اور فرمایا کہ مین زہد کی حد اور ورع کی نہایت نہین جانتا ہون ہان البتہ ایک
رازا نسے جانتا ہون یعنی بہت کم اُسکی بابت سمجھتا ہون ۱۰ اور فرمایا کہ ہر مقام سے
ایک حصہ مجھکو ملا مگر رضا سے کہ اُس سے بے نوا ہو گئے اور کچھ مجھکو نہ ملا اور بار وصف اُسکے اگر

خلق عالم کو دوزخ مین لیجاوین تو سب تجھ ناپسندی سے جاوین اور مین رضامندی سے جاؤن کیونکہ
اگرچہ میری مرضی یہ نہو کہ مین دوزخ مین جاؤن لیکن اسکی تو مرضی یہ ہی ہے بس مجکو مقام رضا مین
اپنی رضا سے کیا کام اور فرمایا کہ مین مقام رضا مین اس درجہ کو پہونچا ہون کہ اگر دوزخ کے
ساتون طبقے میری داہنی آنکھ مین کرین تو ہرگز یہ میرے دل مین بھی نہ گذرے کہ بائین آنکھ مین کیون
نہ رکھی اور فرمایا کہ تواضع وہ ہے کہ اپنے عمل مین بالکل خودبینی کو راہ نہ دیوے اور فرمایا کہ ہرگز بندہ
تواضع نہین کرتا جب تک کہ اپنے نفس کو نہین جانتا اور ہرگز زہد نہین کرتا جب تک کہ نہین پہچانتا
کہ دنیا کچھ بھی نہین ہے اور فرمایا کہ زہد یہ ہے کہ جو چیز کہ تجکو حق تعالی سے باز رکھنے والی ہے اسکو تو ترک کرے
اور فرمایا کہ زہد کی علامت یہ ہے کہ اگر کوئی تجھے کمبل کہ جسکی قیمت تین درم ہووے اڑھاوے تو ہرگز تیرے
دل مین رغبت اس کمبل کی کہ جسکی قیمت پانچ درم ہو نہ پیدا ہو اور فرمایا کہ کسیکے زہد پر گواہی مت دو
اس سبب سے کہ وہ دل کا معاملہ ہے تیری نظر سے پوشیدہ البتہ زہد اسکا ظاہر ہے۔ اور فرمایا کہ سیم وزر کی
محبت کے دل مین زبانی زہد سخت تر ہے۔ اور فرمایا کہ زبان کو نگاہ رکھنا مضبوط قلعہ ہے اور مغز
عبادت گرسنگی ہے اور دنیا کی دوستی جڑ تمام گناہون کی ہے اور فرمایا کہ تصوف وہ ہے کہ آدمی پر جو کچھ
گذرے اسکو خدا تعالے کیطرف سے جانے اور ہمیشہ خدا کے ساتھ ہے اسطرح کہ سواے خدا کے
کسیکو نہ جانے اور فرمایا کہ سوچ بچار دنیا کا پردہ ہے آخرت کا اور آخرت کا سوچ بچار حکمت کا پھل اور
دلون کی زندگی ہے اور فرمایا کہ عبرت سے علم زیادہ ہوتا ہے اور تفکر سے خوف بڑھتا ہے۔ نقل ہے
کہ اگر کوئی شخص آپکے سامنے ذکر گناہ کا کرتا تو آپ بہت روتے اور فرماتے کہ خدا کی قسم مین عبادت
مین اسقدر آفات دیکھتا ہون کہ حاجت معصیت کی نہین اور فرمایا کہ عادت ڈالو آنکھون کو
رونے کی اور دل کو فکر کی اور فرمایا کہ اگر بندہ صرف عمر پر کہ جسکو اپنے بیفائدہ گذارا ہے روئے
تو بھی اسکا غم اور رونا ایسا نہین کہ موت کے وقت تک ختم ہووے اور فرمایا کہ جو کہ خدا کو پہچاننا
چاہتا ہے اسکو چاہیے کہ دل کو تمام فکرون سے خالی کرکے حق تعالی کیطرف مشغول کرے
اور اپنی خطاؤن پر گریہ وزاری کرے اور فرمایا کہ بہشت مین تجھے تیرے میزان مین جگہ

ذکر الٰہی مین مشغول ہوتا ہے تو فرشتے اُسکے نام سے درخت لگاتے رہتے ہین جب تک کہ بندہ
ذکر مین مشغول رہتا ہی اور جبکہ بندہ ذکر سے خاموش ہوتا ہی فرشتے بھی درخت لگانے سے ٹھہر
جاتے ہین اور فرمایا کہ جو کہ ناصح کا طالب ہے اُسکو چاہیے کہ روز و شب کے اختلاف کو دیکھے اور
فرمایا کہ جو نیکی کرتا ہے دن مین رات مین اُسکا بدلہ پاتا ہی اور جو رات مین نیکی کرتا ہے دن مین
بدلہ پاتا ہے اور فرمایا کہ جو کہ صدق دل سے شہوت سے باز آتا ہے حق تعالے اُس سے کریم تر ہے
کہ اُسکو عذاب مین مبتلا کرے اور اُسکے دل کے صدق کو فراموش کرے اور فرمایا کہ جو کہ نکاح
کرتا ہے یا سفر یا حدیث لکھنے مین مشغول اُسکا رخ دنیا کی طرف ہے مگر البتہ زن صالحہ کہ وہ دنیا سے
نہین ہے بلکہ آخرت سے ہی یعنے اُسکو دنیا سے ہٹا کر آخرت کی طرف مشغول کرتی ہے لیکن جو کہ
اُسکو حق جل شانہ سے باز رکھتے ہین خواہ مال ہو خواہ بیوی بچے منحوس ہین اور فرمایا کہ وہ عمل
کہ جسکو تو یہان دنیا مین کرتا ہی اور اُسکے کرنے سے تو اپنے دل مین کچھ حلاوۃ لذت نہین پاتا جان لے
کہ آخرت مین بھی تو اُسکے ثواب و جزا سے محروم ہی کیونکہ قبول کی علامت یہی ہی کہ اُسکے کرنے
سے دل مین فرحت و راحت پیدا ہو- اور فرمایا کہ وہ ایک سرد آہ جو درویش کے دل سے کسی چیز
کی آرزو کی نامرادی کے وقت نکلتی ہے ہزار سال کی طاعت و عبادت سے فاضلتر ہے اور
فرمایا کہ بہتر سخاوت وہ ہی کہ حاجت کے موافق ہووی اور فرمایا کہ زاہدون کا آخر قدم متوکلون کا
اوّل قدم ہے اور فرمایا کہ اگر غفلت کرنے والے جان جائین کہ انھون نے اس دنیا مین
اپنی عمر کو غفلت مین برباد کرکے کتنا بڑا نقصان کیا ہے تو گمان غالب ہے کہ اُسکے صدمے
مین سب کے سب ایکبارگی مرجاوین اور فرمایا کہ حق تعالے بستر پر سوئے ہوئے عارف
پر وہ وہ اسرار کشوف فرماتا ہے اور واضح اور روشن کرتا ہے کہ جو نماز مین کھڑے ہوے کو
کبھی بھی میسر نہ ہونگے اور فرمایا کہ جب عارف کے دل کی آنکھ کھل جاتی ہے تو اُس کی یہ
ظاہری آنکھین بند ہو جاتی ہین یعنے پھر وہ خدائے تعالی کے سوا اور کسیکو نہین دیکھتا اور فرمایا
خدائے تعالے کی نزدیکی کے حاصل کرنے کے واسطے بہت ہی آسان راستہ ہے

کہ تو ایسا خیال کرے کہ حق تعالیٰ تیرے دل پر واقف ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ تو دنیا
اور آخرت سے کسی چیز کو نہیں چاہتا مگر اُسکو یعنے خدائے تعالیٰ کو چاہتا ہے اور فرمایا
کہ اگر معرفت کی ایک صورت قرار دیں اور اُسکو ایک جگہ میں رکھیں تو جو شخص کہ اُسپر
نظر کرے اُسکے جمال کی زیبائش کی تاب نہ لا سکے اور جان دیوے اور اُسکی روشنی کے
مقابل میں ساری روشنیاں تیرہ و تاریک ہو جاویں اور فرمایا کہ معرفت خاموشی سے
نزدیک تر ہے اور قیل و قال سے دور تر اور فرمایا کہ جبکہ ایماندار کا دل حق تعالیٰ کے ذکر
سے روشن ہوتا ہے تو یہ ذکر ہی اُسکی غذائے روح ہوتا ہے اور ہر کار و بار اُسکا اسطرح ہو جاتا ہے
کہ حق تعالیٰ کے اُنس کو وہ بندہ اپنی راحت اور اُسکی معاملت کو تجارت اور اُسکی مسجد کو
دکان اور اُسکی عبادت کو اپنا پیشہ اور اُسکے قرآن کو اپنی پونجی اور دنیا کو اپنی کھیتی اور
قیامت کو اپنا گودام اور رنج و تکلیف کہ جو اُسکی راہ میں اُسکو درپیش آتی ہیں ذریعہ ثواب
سمجھتا ہے اور فرمایا کہ دنیا میں سب سے بہتر چیز صبر ہے اور صبر کی دو قسمیں ہیں ایک تو صبر
کرنا ہے اُس چیز پر کہ جسکا تو خواہاں نہیں ہے اور دوسرے صبر کرنا ہے اُس چیز پر کہ جسکا کہ تو
طالب ہے اور تیرا نفس اُسکا متلاشی ہے اور تجکو اُسکے حاصل کرنے پر آمادہ کرتا ہے لیکن
حق تعالیٰ نے تجکو اُس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ وہ چیز کہ جسمیں شر نہیں شکر ہے نعمت پر
اور صبر ہے بلا پر اور فرمایا کہ جو کہ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے وہ بالکل خدمت کی حلاوت سے محروم ہے
اور فرمایا کہ اگر ساری خلق میری خرابی پر متفق ہو تو بھی مجکو ایسا خوار و خراب نہیں کر سکتی کہ جیسا کہ
میں نے اپنے آپ کو خوار کیا اور فرمایا کہ ہر ایک چیز کے حصول کا ایک ذریعہ ہے اور آخرت اور
بہشت کے حاصل کرنے کا ذریعہ ترک دنیا ہے اور فرمایا کہ جس دل میں کہ دنیا کی محبت سمائی آخرت
کی دوستی نے اُس دل سے اپنا اسباب باندھا اور رخصت ہوئی اور فرمایا کہ حکیم نے جب دنیا کو
ترک کیا تو حکمت کے نور سے منور ہوا اور فرمایا کہ دنیا کا مرتبہ حق تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے
پر سے بھی کمتر ہے پس ظاہر ہے کہ ایسی چیز کے حصول سے کوئی کیا مرتبہ حاصل کر سکتا ہے اور فرمایا

کہ جو کوئی اپنے نفس کے ہلاک د تلف کو حق تعالیٰ کی قربت کا وسیلہ ٹھہراتا ہے خدا تعالیٰ خود اسکے نفس کا محافظ
ہوتا ہے اور اسکو بہشت کے لائق بناتا ہے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے اگر تو مجھسے شرم
رکھیگا تو مین تیرے عیبون کو لوگون سے چھپاؤنگا اور تیری خطاؤن کو لوح محفوظ سے محو کرونگا اور قیامت کے
روز وقت حساب کتاب تجھپر تنبیہ و تادیب نکرونگا اور آپنے اپنے ایک مرید سے فرمایا کہ تو جب کسی دوست کے
بگڑا ہوا سا دیکھے تو اسپر غصہ مت کر شاید غصے کی حالت مین وہ تجھکو اس سے بھی سخت تر کہہ اٹھے وہی
مرید کہتا ہے کہ جب مینے آزمایا تو ویسا ہی پایا کہ جیسا فرمایا تھا حضرت احمد حواریؒ کہتے ہین کہ ایک روز
شیخ سفید لباس پہنے تھے ایکبارگی آپ فرمانے لگے کہ کیا اچھا ہوتا کہ میرا دل ایسا ہی پاک و صاف
ہوتا ان سب لوگون مین کہ جیسا کہ میرا لباس پاک و صاف ہے اس جماعت کے لباسون سے اور حضرت جنید
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ آپ کی احتیاط اس درجے کی تھی کہ اکثر آپ فرماتے کہ صوفیائے کرام
کے نکتون سے کچھ میرے دل مین آیا ہے لیکن ابھی مین چند روز اسپر عمل نکرونگا جب تک کہ دو
گواہ عادل اسپر شاہد ہون یعنے قرآن مجید اور حدیث شریف۔ اور آپ مناجات مین فرماتے کہ
الٰہی وہ شخص کہ تیری خدمت کے لائق نہین ہے تیری خدمت کے لائق کسطرح ہو سکتا ہے
الٰہی وہ شخص کہ تیری نافرمانی سے شرم نہین رکھتا ہے تیری رحمت پر کس طرح امید
رکھ سکتا ہے۔ کہتے ہین کہ آپ نے علم حضرت معاذ جبلیؒ سے سیکھا تھا۔ نقل ہے کہ
جب آپ کی وفات کا وقت قریب پہونچا حاضرین نے کہا کہ آپ ہمین کچھ خوشخبری دیجیے کہ آپ
خداوند غفور کے حضور مین تشریف لیے جاتے ہین آپنے فرمایا کہ یہ کیون نہین کہتے ہو کہ تو ایسے
خداوند کے حضور مین جاتا ہے کہ جو صغیرہ کا حساب لینے والا اور کبیرہ پر عذاب کرنے والا ہے
اور جان بحق ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لوگون نے وفات کے بعد آپ کو خواب مین دیکھا
پوچھا کہ خداوند عزوجل نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا کہ مجھپر رحمت کی اور عنایت
فرمائی لیکن یہ بات کہ مین لوگون مین بہت مشہور تھا اور سب مجھکو انگلی اٹھا اٹھا کر دکھاتے
تھے میرے لیے سخت باعث نقصان ہوئی۔

چوبیسواں باب حضرت محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ واعظ قرآن و حافظ اخوان و زاہد متمکن و عابد متدین و قطب افلاک محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے امام متقی اور مقبول خلائق۔ آپ کا کلام بہت عالی اور بیان حد درجہ کا کامل تھا اور پند و نصیحت میں تو گویا ایک مجسم پند و موعظت تھے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کو کشائش و فتوح آپ ہی کے کلام سے حاصل ہوئی۔ اور خلیفہ ہارون رشید آپ کے ساتھ ایسی تواضع کرتا تھا کہ ایکبار آپ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین تیری بڑی سی بڑی بزرگی سے تواضع زیادہ بزرگ ہے یعنے تو گویا جسد تواضع ہے یا جسم فروتنی۔ اور آپ نے فرمایا کہ تواضع کا حق وہ ہے کہ تو اپنے آپ کو کسی شخص سے بزرگ نہ سمجھے اور فرمایا کہ اگلے لوگ سر بسر دوا تھے کہ اُنسے شفا و صحت پاتے تھے اور اس زمانے کے لوگ سر بسر درد ہیں اور ایسی بیماری میں مبتلا ہیں کہ جسکی دوا نہیں بس طریق وہ ہے کہ خدائے عز و جل کو اپنا مونس بنائے اور اُسکی کتاب کو اپنا ہمراز۔ اور فرمایا کہ طمع گویا ایک رسی ہے گردن میں اور ایک بیڑی ہے پانو میں اُسکو اپنے دور کرتا کہ آزاد ہو جاوے اور فرمایا کہ ایک وقت وہ تھا کہ واعظوں پر وعظ کہنا دشوار تھا جیسا کہ اب عالموں پر عمل دشوار ہے اور ایک وقت میں واعظ کم تھے جیسے کہ اب عامل کم ہیں حضرت احمد حواری فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سماک بیمار پڑے میں آپ کا قارورہ طبیب کے پاس لیگیا اور وہ طبیب مذہب ترسا رکھتا تھا جبکہ میں جا رہا تھا راہ میں ایک بوڑھے نورانی شکل نیا لباس پاکیزہ خوشبودار پہنے میرے سامنے آئے اور فرمایا کہ تو کہاں جاتا ہے میں نے حال بیان کیا وہ سنکر فرمانے لگے کہ سبحان اللہ خدا کا دوست خدا کے دشمن سے مدد طلب کرتا ہے لوٹ جا اور ابن سماک سے جا کر کہہ کہ ہاتھ اس مقام پر رکھے کہ جہاں درد ہے اور یہ آیۃ کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم و بالحق انزلناہ و بالحق نزل پڑھے۔ میں لوٹ آیا اور حال بیان کیا شیخ نے ویسا ہی کیا فی الفور اچھے ہو گئے بعد اسکے شیخ نے مجھسے کہا کہ تو انکو پہچانتا ہے

تھے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے حضرت ابن سماک نزع کی حالت مین کہتے تھے الٰہی تو جانتا ہے

کہ اسوقت کہ مین گناہ کرتا تھا تیری طاعت کرنیوالے دوستونکو مین دوست رکھتا تھا اسکو اسکا

کفارہ کر نقل ہے کہ آپ مجرد تھے لوگون نے کہا کہ آپ نکاح کیون نہین کرتے آپ نے فرمایا

اسوجہ سے نہین کرتا کہ مین طاقت دو شیطانون کی نہین رکھتا ہون آپ کی وفات کے بعد لوگون نے

آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا کہ مجھے بہشت بخشش

فرمائی اور خلعت دیا اور اکرام کیا۔ لیکن کسی شخص کو وہ آبرو حاصل نہین کہ جو ان لوگون کو کہ

عیال داری کا بار کھینچتے ہین اور رنج و سختی سہتے ہین حاصل ہے۔ والسلام۔

پچیسوان باب حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ دین اور دولت کے قبلہ وہ شمع جمال جمیع سنت وہ زمین کو اپنے پاک تن سے پاک مسکدار کرنیوالے وہ آسمان کو اپنی

جان سے روشن کرنیوالے وہ متمکن بساط قدسی حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ یگانہ جہان تھے اور مقتدا

مطلق اور لوگ آپ کو لسان الرسول کہتے تھے اور شحنہ خراسان کر کے نامزد کرتے تھے کسی شخص کو سنت

کی متابعت مین وہ قدم نہ تھا جیسا کہ انکو عمر بھر انکی حرکات و سکنات موافق قانون سنت رہے۔

امام علی بن موسیٰ رضا کے ساتھ ایک کجاوہ مین سوار نیشاپور پہونچے اسحٰق بن راہویہ الحنظلی مہار

اونٹ کی پکڑے آگے آگے چلتے تھے بیچ شہر مین آئے کمبل کا لباس پہنے اور نمدے کی ٹوپی سر پر

اور کتابون کا تھیلا کندھے پر لوگون نے جب آپ کو دیکھا تو رو دئیے اور کہا کہ ہم آپ کو اس طرح سے

نہین دیکھ سکتے اور آپ واعظ تھے بہت لوگ آپ کے وعظ مین حاضر ہوتے تھے اور باوجود اس سبب کے

آپ کے نفس کی برکتون سے پچاس ہزار آدمی راہ راست پر آگئے اور توبہ کی اور فساد سے باز آگئے

پھر دو سال تک آپ قرآن کے مخلوق نہ کہنے پر قید خانے مین قید رہے لیکن آپ قید خانے مین

اپنے ثابت قدم رہے کہ تکلیفین سہین اور پھر کہ قرآن مجید کو مخلوق نہ کہا کہتے ہین کہ آپ جب تک
قیدخانہ مین رہے ہر جمعے کو غسل کرتے اور مصلی کندھے پر ڈالکر قیدخانے کے دروازے پر آتے
جب لوگ آپ کو روکتے اور باہر نہ جانے دیتے تو واپس جاتے اور فرماتے کہ الٰہی جو کچھ کہ مجھپر فرض تھا
مینے کیا اب تو جان. جسی زمانے مین کہ آپنے قیدخانے سے خلاصی پائی عبداللہ بن طاہر کہ نیشاپور
کا حاکم تھا نیشاپور مین وارد ہوا شہر کے شریف اور بزرگ اسکے استقبال کو گئے اور تین روز تک
سارا شہر اسکے سلام کو گیا بعد اسکے اسنے پوچھا کہ شہر کے مشہور لوگون سے کوئی باقی رہا ہے کہ
ہمارے سلام کو نہین آیا لوگون نے کہا کہ دو شخص ایک تو احمد حرب رح دوسرے محمد بن اسلم طوسی رح
اسنے کہا کہ یہ کیون نہین آئے لوگون نے کہا کہ یہ دونون علماء ربانی ہین اور بادشاہون کے سلام کو
نہین جاتے ہین عبداللہ بن طاہر نے کہا کہ اگر وہ ہمارے سلام کو نہین آئے ہین تو ہم انکے سلام کو
جاوینگے پھر اسنے پہلے یہ ارادہ کیا کہ حضرت احمد حرب رح کے پاس جائے لوگون نے شیخ کو خبر کی
حضرت احمد حرب رح نے سنکر فرمایا کہ اسکے دیکھنے سے ناچاری ہے حاصل کلام عبداللہ بن طاہر گیا حضرت شیخ
احمد بن حرب سر آگے جھکائے تھے جبکہ بہت دیر ہو گئی اسکے بعد سر اٹھایا اور عبداللہ بن طاہر کیطرف
نظر کی اور فرمایا کہ مینے سنا تھا کہ تم بہت خوبصورت شخص ہو اب مجھکو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تم
اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہو کہ سنا تھا دیکھو اس خوبصورتی کو حق تعالی کے احکام کی
مخالفت اور نافرمانی مین بگاڑنا مت بعد اسکے عبداللہ بن طاہر نے حضرت محمد بن اسلم رح کی
خدمت کا قصد کیا لیکن حضرت محمد بن اسلم رح نے اسکو داخل ہونے کی اجازت نہ دی عبداللہ بن طاہر
آپکے گھر کے دروازے پر اسیطرح سوار کھڑا رہا اور کہا کہ آخر نماز کے وقت باہر نکلینگے اور
وہ روز جمعے کا روز تھا نماز کے وقت محمد بن اسلم رح باہر نکلے جون ہی عبداللہ بن طاہر کی نظر
آپ پر پڑی گھوڑے سے اتر پڑا اور آپکے پانون کو بوسہ دیا اور کہا الٰہی اس سبب سے کہ مین برا
آدمی ہون وہ مجھ سے دشمنی رکھتا ہے اور اس سبب سے کہ یہ نیک آدمی ہے مین اسکو دوست
رکھتا ہون اپنے فضل سے اس برے کو نیک کے طفیل مین نیک بنا دے پھر حضرت محمد بن اسلم رح نے

ارادہ طوس کا کیا اور وہان سکونت پذیر ہوے کہتے ہین کہ وہ مسجد کہ جسمین آپ وہان نماز پڑھتے تھے
بہت برکت والی سمجھی جاتی تھی اور اصل مین آپ باشندہ عرب کے تھے لیکن وہان کی سکونت
کی وجہ سے طوسی مشہور ہین اور کہتے ہین کہ آپکے گھر کے دروازے پر ایک نہر بہتی تھی لیکن کبھی اپنے
ضرورت کے وقت بھی اس نہر سے آبخورہ بھر پانی نہ لیا اور فرماتے کہ یہ پانی لوگونکی ملک سے ہے
کہتے ہین کہ جب وہ نہر خشک ہوگئی تو آپنے کنوئین سے پانی کھینچکر نہر مین ڈالا اور ایک آبخورہ پانی بھرا
پھر آپ نیشاپور مین تشریف لائے۔ نقل ہے کہ بزرگان طریقت سے ایک بزرگ نے بیان کیا کہ مین
روم مین تھا ناگاہ مینے ابلیس کو دیکھا کہ ہوا سے گرا اور قریب تھا کہ زمین مین دھنس جاوے مینے کہا
ای ملعون یہ کیا حالت ہے اُسنے کہا کہ اسوقت محمد بن اسلمؒ وضو کرتے کرتے کھنکھارے مین اُنکی کھنکھار کے
خوف سے یہان گرا اور قریب تھا کہ زمین مین دھنس جاؤن۔ نقل ہے کہ آپ ہمیشہ قرض لیتے
اور درویشون کو دیتے ایک مرتبہ ایک جہود آیا اور کہا کہ میرا آپ پر کچھ قرض ہے محمد بن اسلمؒ نے
کہا کہ اسوقت تو میرے پاس کچھ نہین ہے اسیوقت آپنے قلم بنایا تھا قلم کا تراشہ وہان پڑا تھا آپ
نے فرمایا کہ یہ اٹھا لیجا اُسنے جو اٹھایا تو وہ خالص سونا ہوگیا تھا جہود نے کہا کہ ہرگز ایسا دین کہ
جس مین ایسے ایسے بندے خدا کے ہون کہ جنکے قلم کا تراشہ سونا ہوجاوے باطل نہین ہوسکتا
اور فی الفور مسلمان ہوگیا۔ نقل ہے کہ ابو علی فارمدیؒ نیشاپور مین مسجد کے اندر وعظ
کہہ رہے تھے اور امام الحرمین حاضر تھے پوچھا کہ العلماء ورثۃ الانبیاء کونسا گروہ ہے ابو علیؒ
نے کہا کہ بالتحقیق نہ سائل ہے نہ مسئول لیکن وہ مرد یہ ہے کہ دروازے پر لیٹا ہے یعنی محمد بن اسلمؒ
کی طرف اشارہ کیا۔ نقل ہے کہ نیشاپور مین آپ بیمار ہوے آپکے ہمسایہ نے ایک رات خواب مین دیکھا
کہ آپ فرما رہے ہین کہ الحمد للہ مینے اس رنج سے رہائی پائی یہ شخص جب جاگا تو آیا تا کہ آپ کو خبر کرے
آپنے وفات کی تھی انا للہ وانا الیہ راجعون جبکہ آپکو دفنانے لیجاتے تھے تو اسی پرانی گدڑی کو
کہ آپ پہنے تھے جنازے پر اڑھایا تھا اور وہی کمبل کہ جسپر آپ بیٹھتے تھے آپکے جنازے پر ڈالا تھا
دو بوڑھی عورتین کوٹھے پر کھڑی تھین کہنے لگین کہ محمد بن اسلمؒ مر گئے اور جو کچھ رکھتے تھے

اپنے ساتھ رکھے گئے اور ہرگز دُنیا اُنکو فریب نہ دے سکی۔ والسلام

چھبیسواں باب حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ مقام مکنت کے نشین وہ سُنّت نبوی کے امام اور امین وہ زاہدوں کی زبدہ وہ عابدوں کے قبلہ وہ اہل شرق و غرب کے قدوہ پیر خراسان حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ بہت صاحب فضیلت تھے کہ اُنکی فضیلتیں شمار سے باہر ہیں ورع میں بے مثل اور عبادت میں یگانہ تھے ایک جماعت کثیرہ آپ کی معتقد تھی چنانچہ حضرت یحییٰ معاذ رازی نے وصیت کی کہ جبکہ میں مرجاؤں تو میرا سر اُنکے پاؤں پر رکھنا اور تقویٰ آپکا اس درجہ پر تھا کہ ایکبار آپکی والدہ شریفہ نے مرغ بھونا کہا کہ کھا لیجیے اور کچھ شک و شبہ نہ لائیے کیونکہ یہ میرے گھر کا پالا ہوا اور کچھ شک و شبہ اسمین نہیں ہے حضرت احمد حرب نے فرمایا کہ یہ وہی مرغ تو ہے کہ ایکروز ہمسایہ کے کوٹھے پر جا کر چند دانے چُن آیا تھا اور جسکی کوٹھے پر یہ گیا تھا وہ لشکری ہے پس یہ میری حلق کے لائق نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ دو احمد ملک نیشاپور میں ہوئے ہیں۔ ایک تو تمامی دین ہی تھا اور دوسرا سر تا سر دُنیا ہی تھا ایک کا نام احمد حرب ہے اور دوسری کا نام احمد بازرگان حضرت احمد حرب ایسے ذاکر حق تعالیٰ تھے کہ ایکبار کا ذکر ہے کہ حجام نے چاہا کہ آپ کی لبیں لیوے آپ ذکر میں لب کو ہلاتے جاتے تھے حجام نے کہا کہ ذرا توقف کیجیے کہ میں لب کے بال درست کردوں آپنے فرمایا کہ تم اپنا کام کرو میں اپنا کام کر رہا ہوں آخر کار یہ ہوا کہ چند جگہ سے آپ کا لب زخمی ہوا لیکن آپ خاموش نہ رہے برابر لبوں کو ہلاتے ہی رہے ایک مرتبہ آپکے ایک دوست نے آپ کو خط لکھا آپ مدت تک چاہتے رہے کہ اسکا جواب لکھیں لیکن مہلت نہ پائی ایکروز آپنے اپنی ایک مرید سے اقامت کے درمیان فرمایا کہ اس دوست کے خط کا جواب لکھدو اور لکھدو کہ دوسری بار آپ مجھکو خط نہ لکھنا کیونکہ مجھکو جواب کی فرصت نہیں ہے اور لکھو کہ خدا کے ساتھ مشغول رہو والسلام۔ اور احمد بازرگان ایک شخص تھا کہ

دنیا کی حرص اسقدر اُسپر غالب تھی کہ ایکروز اُسنے اپنی لونڈی سے کہا کہ کھانا لا لونڈی کھانا لائی وہ اُسیطرح
اپنا حساب کرتا رہا یہانتک کہ حساب کرتے ہی کرتے سو گیا جب جاگا تو کہا کہ اری لونڈی مینے تجھسے نہین
کہا تھا کہ کھانا لا وہ بیچاری پھر کھانا لائی پھر اسیطرح حساب مین مشغول ہوا اور سو گیا اسیطرح تین بار کیا
لونڈی نے جب دیکھا کہ خواجہ سو گیا تو وہ انگلی کھانے مین بھر کر اُسکے منھ اور ہونٹوں کو لگا دی جب خواجہ
بیدار ہوا تو اپنا منھ کھانے سے لتھڑا دیکھکر کہا کہ طشت لا لونڈی تاڑ گئی کہ اُسنے یہ خیال کیا ہی کہ کھانا کھا چکا
ہون اب کلی کرنا اور منھ دھونا چاہیے **نقل** ہے کہ احمد بن حرب اپنے صاحبزادے کو توکل کی رغبت
دلایا کرتے اور فرماتے کہ ای فرزند جسوقت کہ تجھکو کسی چیز کی ضرورت ہو تو فوراً اس سوراخ کے پاس جا اور کہہ
کہ الٰہی مجھے فلان چیز درکار ہی عنایت کیجیو اور آپنے اپنی بیوی صاحبہ سے کہدیا تھا کہ جو کچھ کہ وہ مانگے
فی الفور سوراخ کے دوسری طرف سے اُسمین رکھدینا حاصل کلام اسیطرح ایک مدت گذری کہ آپکے
صاحبزادے سوراخ کے پاس جا کر مانگتے اور آپکی بیوی صاحبہ دوسری طرف سے اُسمین رکھدیتین ایک روز
ایسا اتفاق ہوا کہ بیوی صاحبہ گھر مین موجود نہ تھین اور لڑکے نے معمول کے موافق اُس سوراخ کے
پاس جا کر کھانا طلب کیا حضرت حق جل شانہٗ نے غیب سے کھانا بھیجا بیوی صاحبہ جو لوٹ کر آئین تو کیا
دیکھتی ہین کہ لڑکا بیٹھا کھانا کھا رہا ہی پوچھا کہ کہانسے آیا اُسنے جواب دیا کہ جہانسے کہ ہر روز آیا تھا۔
حضرت احمد حرب نے جب یہ سنا تو فرمایا کہ بس اب رکھنے کی کچھ ضرورت نہین یہ طریقہ اُسکے واسطے مسلم ہو گیا
نقل ہے کہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ مین ایکروز حضرت احمد حرب کی مجلس مین گیا ایک ایسا کلمہ
اُنھون نے فرمایا کہ جسکے سننے سے میرا دل روشن ہو گیا چالیس برس ہو گئے اور اب تک میرا دل
اُسی کلمے کے ذوق و شوق سے پُر ہے اور وہ کسی طرح میرے دل سے فراموش نہین ہوتا ہے۔
نقل ہے کہ حضرت احمد حرب ایک رات عبادت کے واسطے اپنے حجرے مین تشریف لیگئے مینھ
زور شور سے برسنا شروع ہوا آپکے دل مین گذرا کہ ایسا نہو کہ گھر ٹپکے اور ساری کتابین بھیگ جاوین
ندا آئی کہ ای احمد اُٹھ اور اُسی گھر مین جا کہ جہان تو نے اُس چیز کو کہ جسمین تیری کتابین کا ذخیرہ
بھی چھپا ہے حضرت احمد حرب نے یہ ندا سنتے ہی دل کے خطرے سے توبہ کی۔ **نقل** ہے

کہ ایک روز نیشاپور کے سادات حضرت احمد حربؒ کی زیارت کو گئے اُسیوقت مین ایک آپ کا بیٹا کہ حد درجہ کا رند تھا گھر سے رباب بجاتا مست و بیخود نکلا اور اُن سادات کے سامنے سے گستاخانہ و بیباکانہ گذرا اور کچھ اُنکا پاس و لحاظ نکیا جملہ سادات کی خاطر اس امر سے مکدر ہوئی اور ملال کے آثار بشرے سے ہویدا ہوئے حضرت احمد حربؒ نے یہ دیکھکر معذرت کی کہ آپ معاف فرمائین ایکبار پڑوسی کے گھر سے کھانا آیا تھا مینے اُسکو کھا لیا اُسی رات اتفاق خلوت کا ہوا یہ لڑکا پیدا ہوا بعد کو دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ کھانا بادشاہ کے گھر سے آیا تھا نقل ہے کہ حضرت احمد حربؒ کے ہمسایہ مین ایک آتش پرست رہتا تھا اُسکا نام بہرام تھا اُسنے اپنا مال تجارت کو بھیجا تھا راہ مین راہزنون نے وہ لوٹ لیا حضرت شیخ احمد حربؒ نے جب یہ سُنا تو اپنے یارون سے کہا کہ آؤ ہمارے ہمسایہ پر یہ واقعہ گذرا ہے ہم اُسکی غمخواری کو چلین حالانکہ وہ گبر ہے لیکن ہمسایہ ہے اسلیے اُسکی غمخواری ہمپر ضرور ہے حاصل کلام اُٹھے اور بہرام کے گھر پر گئے بہرام نے استقبال کیا اور حضرت احمد حربؒ کی آستین کو بوسہ دیا اور بڑی عزت سے لیگیا اور اس فکر مین ہوا کہ آپ کی دعوت کرے اور اُسنے اپنے دل مین ایسا خیال کیا کہ شاید کچھ کھانے کو آئے ہین کیونکہ اُس زمانے مین قحط پڑا ہوا تھا حضرت شیخ احمد حربؒ اُس گبر کے منصوبے کو اپنی صفای باطن سے تاڑ گئے اور فرمایا کہ تم مطمئن رہو ہم تو تمھاری پرسش و غمخواری کو آئے ہین ہمنے سُنا ہے کہ تمھارا مال و اسباب راہ مین لُٹ گیا ہے بہرام نے کہا کہ ہان ایسا ہی ہوا ہے لیکن مجھپر اُسکے سبب سے تین شکر واجب ہوئے ہین ایک تو اس بات کا کہ دوسرے میرا مال لوٹ لیگئے ہین دوسرون کا مال نہ لوٹ لایا دوسرے اسکا کہ آدھا لوٹ لیگئے اور آدھا باقی ہے تیسرے اس بات کا کہ دُنیا کو لوٹ لیگئے دین میرے پاس باقی ہے حضرت احمد حربؒ اس بات سے نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اس بات کو لکھ لو کہ اس سے آشنائی کی بُو آتی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ یہ تو بتاؤ کہ تم آگ کی پرستش کسواسطے کرتے ہو اُسنے کہا اسلیے کہ کل قیامت کو مجھے نہ جلاوے اور آج کے روز اسقدر لکڑیان اسیواسطے مینے اُسکی خوراک مقرر کی ہین

کہ بہر تو ساتھ اُس روز یہ وبال ہو کرے اور مجکو خدائے عزوجل تک پہونچا دو حضرت شیخؒ نے یہ سنکر
کہا کہ تم بڑی غلطی میں پڑے ہو کیونکہ آگ تو ایک بہت ہی کمزور و ناتوان چیز ہے اور جو اندازہ
کرتے ہو تمہی بات کیا ہے وہ بالکل بیجا ہے پہلے ہی ذرا خیال تو کرو کہ اگر چھوٹا سا لڑکا ایک چلّو پانی
اُسپر ڈالدے تو بجھ جاوے اور سرد ہو جاوے پس خیال کرنے کی بات ہے کہ جو ایسا ناتوان کمزور
ہو وہ قوی تک کیسے پہونچا سکتا ہے اور جسمیں کہ اتنی بھی طاقت نہیں ہے کہ ذری سی راکھ کو اپنے
اوپر سے ہٹا سکے بھلا وہ حق تعالیٰ تک کیسے پہونچا سکتی ہے اور علاوہ اسکے وہ جاہل بھی ہے
دیکھو کہ مشک اور نجاست میں ذرا بھی تمیز نہیں کرتی فی الفور دونوں کو جلا دیتی ہے اور دوسرے یہ کہ
ستر برس سے تم اسکی پرستش کرتے ہو اور میں نے کبھی بھی اسکو نہیں پوجا ہے آؤ تاکہ ہم تم دونوں
اُسکے اندر ہاتھ ڈالیں دیکھیں کہ تمھاری حق کی نگاہداشت کرکے تمسے وفا کرتی ہے یا نہیں
بہرام کے دل میں یہ باتیں سُنتے ہی اثر پیدا ہوا اور کہنے لگا کہ میں آپ سے چار سوال کیا چاہتا ہوں
اگر آپ اُنکے جواب ٹھیک ٹھیک دینگے تو میں آتش پرستی کو ترک کرکے مسلمان ہو جاؤنگا -
آپنے فرمایا کہ پوچھو - بہرام نے کہا کہ حق تعالیٰ نے اس مخلوق کو کیوں پیدا کیا اور اگر پیدا بھی کیا
تو رزق کیوں دیا اور اگر رزق بھی دیا تو کیوں مارا اور اگر مارا بھی تو پھر کیوں جلائیگا حضرت شیخؒ
نے فرمایا کہ مخلوق کو پیدا اسلیے کیا کہ تاکہ اُسکی خالقیت کو پہچانیں اور رزق اسلیے دیا کہ تاکہ
اُسکی رزاقی کو جانیں اور اسواسطے مارتا ہے کہ تاکہ اُسکی قہاری کو پہچانیں اور پھر زندہ اسلیے
کریگا کہ تاکہ اُسکی قادری کو جانیں - بہرام نے جب یہ سنا تو کہنے لگا کہ میرے دل میں یہ آتا ہے
کہ اس آگ کو آزماؤں آگ لایا حضرت شیخؒ نے اپنا ہاتھ اُس آگ پر رکھا اور دیر تک رکھے
رہے کچھ صدمہ نہ پہونچا جب بہرام نے یہ دیکھا فی الفور کلمۂ شہادت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و
اشہد ان محمداً رسول اللہ پڑھا جب وہ مسلمان ہو گیا تو حضرت احمد حربؒ نے ایک چیخ ماری
اور گر پڑے اور بیہوش ہو گئے جب تھوڑی دیر کے بعد ہوش میں آئے یاروں نے پوچھا کہ
حضرت آپ کی یہ کیا حالت ہو گئی آپنے فرمایا کہ جس گھڑی کہ بہرام نے کلمۂ شہادت پڑھا

میرے دل میں الہام ہوا کہ ای احمد ستر برس کے بعد بہرام ایمان لایا اور تو ستر برس سے مسلمان ہو دیکھا چاہیے کہ آخر کار تو کیا لاتا ہے۔ نقل ہے کہ حضرت احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنی عمر بھر کسی رات نہ سوئے آپ کے یاروں نے کہا کہ حضرت اگر ایک رات آپ آرام فرمائیں تو کیا قباحت ہی آپ نے فرمایا کہ بتاؤ تو سہی کہ جس شخص کے واسطے بہشت اوپر آراستہ کریں اور دوزخ کو نیچے روشن کریں اور دہکادیں اور وہ نہیں جانتا ہی کہ کہاں اُسکا ٹھکانا ہی یعنے دوزخ ہی یا بہشت اُسکو نیند کیسے آسکتی ہی اور فرمایا کہ کیا اچھا ہوتا کہ اگر میں جان جاتا کہ فلاں دشمن میرا ہی اور میری غیبت کرتا ہی تاکہ میں اُسکو زر و سیم بھیجتا کیونکہ جب وہ میرا کام کرتا ہی مجھے بھی ضرور ہے کہ اُسکے ساتھ احسان سے پیش آؤں اور فرمایا کہ جہاں تک تم سے ہوسکے حضرت خدای عزوجل سے ڈرو اور اُسکی عبادت میں مشغول رہو اور خبردار و ہوشیار رہو تاکہ تمکو دنیا اگلوں کی طرح فریفتہ نہ کرے اور دھوکے میں نہ ڈالے ورنہ اُنکی طرح سے تم بھی گرفتار رنجہ مصیبت و بلا ہو جاؤ گے۔ والسلام

ستائیسواں باب حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ زاہد زمانہ وہ عابد یگانہ وہ دنیا سے روگردانی کرنیوالے وہ حق کی طرف رُخ رکھنے والے وہ حاتم کرم حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ بزرگ مشائخوں سے تھے خراسان میں مشہور و معروف اور مرید حضرت شقیق بلخی کے تھے اور حضرت خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد تھے اور زہد و ریاضت اور ادب و ورع میں بیمثال اور صدق و احتیاط میں نظیر تھے کہتے ہیں کہ بلوغ کے بعد ایک دم بھی اُنکا بغیر مراقبے اور محاسبے کے نہ گذرا اور ایک قدم بھی اُنھوں نے بغیر صدق و اخلاص کے نہ رکھا یہانتک کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ ہمارے زمانے کے صدیق ہیں اور اُنکے بہت سے

کلمات نفس کے فرمانبردار بنانے اور اُسکے مکر و فریب سمجھنے اور اُسکے غدر و بیوفائی کی شناخت
مین ہین اور اُنکی معتبر تصانیف اور نکات نادرہ اس درجے کے ہین کہ اپنا نظیر نہین رکھتے جیسا کہ
آپ نے یارون سے فرمایا کہ اگر لوگ تم سے پوچھین کہ تمنے حاتم سے کیا سیکھا تو کیا جواب دوگے
اُنھون نے کہا کہ ہم کہینگے کہ ہمنے اُنسے علم سیکھا ہی آپنے فرمایا کہ اگر وہ کہین کہ اُسکو علم نہ تھا
اُنھون نے کہا تو ہم کہینگے حکمت سیکھی آپنے فرمایا کہ اگر وہ کہین کہ اُسکو حکمت بھی نہ تھی یہ سنکر
یارون نے کہا کہ اب آپ فرمایئے کہ ہم کیا کہین آپنے فرمایا کہ تم کہنا کہ ہمنے دو چیزین اُس سے
سیکھین ایک تو خرسندی اُس چیز پر جو اپنے ہاتھ مین ہی اور دوسری نا امیدی اُس چیز پر کہ
دوسرون کے ہاتھ مین ہی کہتے ہین کہ ایک روز آپ نے اپنے یارون سے فرمایا کہ دیکھو ہمنے اپنی
عمر کا بڑا حصہ تمھاری تعلیم و تربیت مین صرف کیا بھلا یہ تو بتاؤ کہ تم مین کوئی بھی ایسا کہ جس کو
مہذب و شایستہ کہہ سکین ہوا یا نہین ہوا ایک شخص اُس جماعت سے بول اُٹھا کہ فلان شخص نے
اتنے جہاد کیے ہین حضرت حاتم اصم رحمہ نے فرمایا وہ تو غازی کہلایا مجھے شایستہ چاہیے دوسرا
کہنے لگا کہ فلان شخص نے بہت مال خیرات کیا ہی آپنے فرمایا تو وہ تو سخی ہوا پھر اُنھون نے کہا
کہ فلان شخص نے اتنے حج کیے ہین آپنے فرمایا کہ اُسکو حاجی کہنا چاہیے اور مجھے شایستہ درکار
ہے آخرکار سب نے عرض کیا کہ آپ فرمائین کہ شایستہ کسکو کہتے ہین آپ نے فرمایا کہ شایستہ ہم اسکو
کہتے ہین کہ خدائے تعالی سے ڈرے اور اُسکے سوا کسی سے امید نہ رکھے کہتے ہین کہ آپ مین کرم
اس درجے کا تھا کہ ایکبار ایک عورت ایک مسئلہ پوچھنے آپکے پاس آئی ناگاہ ہوا اُس سے صادر
ہوئی وہ بہت شرمندہ ہوئی آپنے فرمایا کہ اے عورت ذرا بلند آواز سے پکار کر کہہ کہ مین نہین سنتا ہون
میرا کان بہرا ہے اور یہ آپنے اس خیال سے فرمایا کہ عورت یہ جانکر یہ بہرے ہین اپنے دل مین شرمندہ
نہو جب عورت نے پکار کر کہا تو آپنے اُسکے مسئلے کا جواب دیا عورت سمجھ گئی کہ وہ بہرے ہین
کہتے ہین کہ جب تک وہ عورت زندہ رہی آپنے اپنے آپ کو بہرا بنائے رکھا اور اسیوجہ سے
آپ اصم مشہور ہوے نقل ہے کہ ایک بار آپ شہر بلخ مین وعظ فرما رہے تھے آپ نے

اثنائے وعظ مین فرمایا کہ الٰہی جو کہ اس مجلس مین زیادہ گنہگار ہے اسپر اپنا رحم فرما اور اُسکو بخشدے ایک کفن چور بھی اُس مجلس مین حاضر تھا جب رات ہوئی تو کفن چور قبرستان مین گیا اور ایک قبر کو کھودا ایک آواز سنی کہ تو آج دن کو حاتم اصم کی مجلس مین بخشا گیا اور آج ہی رات کو پھر گناہ کا مرتکب ہوتا ہے کفن چور نے توبہ کی اور پھر اُس کام کے گرد بھی نہ پھٹکا۔ حضرت محمد رازیؒ کہتے ہین کہ مین کئی سال تک حضرت حاتم اصمؒ کی خدمت مین رہا مینے کبھی آپ کو غصہ ہوتے نہ دیکھا سوائے ایکبار کے۔ اور وہ اسطرح پر ہوا تھا کہ ایک بار آپ بازار کے درمیان جارہے تھے تو آپ نے دیکھا کہ آپ کے ایک شاگرد کو بقال پکڑ کر کہہ رہا ہے کہ تونے مجھ سے سودا خرید کر کھایا ہے اب دام دے حضرت حاتمؒ نے یہ دیکھکر کہا کہ ای عزیز ذرا مروت کو کام فرما اُسنے کہا صاحب مروت کیسی مین اپنے دام ابھی لے لونگا حضرت حاتمؒ کو غصہ آگیا اور اپنی چادر کندھے سے اُتار کر زمین پر زور سے پٹکی تمام بازار سونے سے پُر ہوگیا پھر آپ نے فرمایا کہ جو کچھ تیرا آتا ہو لے لے لیکن اُس سے زیادہ نہ لیجیو ورنہ تیرا ہاتھ خشک ہوجائیگا بقال نے جو اسکا آتا تھا اُٹھا لیا اور حرص کے سبب سے چاہا کہ اور زیادہ اُٹھاوے فی الفور اُسکا ہاتھ سوکھ کر رہ گیا۔ نقل ہے کہ ایک بار ایک شخص آیا اور حضرت حاتمؒ کی دعوت کرنے لگا آپ نے قبول نہ فرمائی جب اُسنے بہت عاجزی کی تو آپ نے فرمایا کہ اچھا مین تین شرط سے آؤنگا ایک تو یہ کہ جس جگہ کہ مین چاہونگا بیٹھونگا دوسری یہ کہ جو کچھ مجھکو پسند ہوگا کھاؤنگا۔ تیسری یہ کہ جو کچھ تم سے کہونگا تمکو کرنا ہوگا اُسنے کہا کہ بہت خوب مین سب پر عمل کرونگا حضرت حاتمؒ جب وہان گئے صف نعال مین بیٹھ گئے لوگون نے کہا کہ حضرت یہ جگہ آپ کے لائق نہین ہے آپ نے فرمایا کہ بھائی مین پہلے ہی شرط کر چکا ہون کہ جہان چاہون بیٹھون پھر جب دسترخوان بچھایا گیا تو حضرت حاتمؒ نے دو ٹکیان روٹی کی اپنی آستین سے نکالین اور کھانے لگے لوگون نے کہا کہ حضرت آپ اس کھانے سے تناول فرمائیے آپ نے فرمایا کہ مین پہلے شرط کر چکا ہون کہ جو کچھ مجھے پسند ہوگا کھاؤنگا جب دسترخوان اُٹھایا گیا تو آپ نے

میزبان سے فرمایا کہ تو ہے کا توا گرم کرکے لاؤ اُسنے ایسا ہی کیا حضرت حاتم زاہد نے پانون
اُس توے پر رکھکر فرمایا کہ مینے دو ٹکیان کھائی ہین اور اُس سے کہ تر بڑے اور پھر فرمایا کہ
کیا تمھارا یہ اعتقاد ہی کہ حق تعالےٰ کل قیامت کے روز ہر چیز سے کہ تم نے کھائی ہی حساب
لیگا سب نے کہا کہ ہان ہی آپ نے فرمایا مین تو خیال کرتا ہون کہ نہین ہے بلکہ انکار ہے
اور اگر تمھارا ٹھیک ٹھیک اعتقاد ہے تو اچھا تم سب ایسا خیال کرلو کہ یہ میدان قیامت ہی
اور باری باری سے ہر ایک آدمی پانون اس توے پر رکھو اور جو کچھ کہ اس گھر مین کھایا ہی
اسکو گنواؤ یہ سنکر سب لوگون نے کہا کہ ہمکو تو اسپر کھڑے ہونے کی طاقت نہین ہے آپنے
فرمایا کہ سوچو تو کہ کل قیامت کو حساب کس طرح دوگے چنانچہ حضرت حق جلّ شانہٗ فرماتا ہی
ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ؕ یہ سنکر سب لوگ رونے لگے اور بہت روئے کہ وہ دعوت خانہ
ماتم خانہ ہو گیا۔ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت حاتم اصمؒ کے پاس آیا اور کہا کہ میرے پاس
مال بہت ہے مین چاہتا ہون کہ آپ کو اور آپکے یارون کو اُس مال سے دون حضرت حاتمؒ
نے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ تیرے مرنے کے بعد مجھکو یہ کہنا پڑے کہ ای آسمان کی روزی دینے
والے زمین کا روزی دینے والا آج مرگیا اب تو میری خبر لے۔ کہتے ہین کہ ایک شخص نے
حضرت حاتمؒ سے کہا کہ آپ کہان سے کھاتے ہین آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کے ایسے توشہ خانے
سے کھاتا ہون کہ جسمین گھٹنے یا بڑھنے کا کھٹکا نہین ہے پھر اُس شخص نے کہا کہ آپ تو
لوگون کا مال اُنکو دھوکا دیدے کر کھاتے ہین یہ سنکر حضرت حاتمؒ نے فرمایا کہ مین نے
تمھارے مال سے کبھی کچھ کھایا ہے اُسنے کہا کہ نہین۔ آپ نے فرمایا کہ کیا اچھا ہوتا کہ تو
مسلمان ہوتا اُسنے کہا کہ آپ تو یون ہی حجت کرتے ہین حضرت حاتمؒ نے کہا کہ حق تعالیٰ
قیامت کے روز بندے سے حجت طلب کرے گا اُس مرد نے کہا کہ یہ سب باتین ہین۔
حضرت حاتمؒ نے فرمایا کہ انکو باتین نہ سمجھ یہ وہ پسندیدہ احکام ہین کہ اگر حق تعالےٰ انکو
نہ بھیجتا تو تیری مان تیرے باپ پر حلال نہوتی۔ پھر اُسنے کہا کہ کیا آپ کی روزی پیچ پیچ

آسمان سے آتی ہے حضرت حاتم رح نے کہا کہ میری روزی کیا بلکہ کل مخلوق کی آسمان سے آتی ہے جیسا کہ جناب باری تعالےٰ نے فرمایا کہ فِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ وہ کہنے لگا کہ مین تو سمجھا تھا کہ گھر کے روشندان سے روزی آتی ہے۔ اور اب مین یہ چاہتا ہون کہ آپ لیٹ رہیے تاکہ مین دیکھون کہ کسطرح روزی آپ کے منھ مین آتی ہے حضرت حاتم اصم رح فرماتے ہین کہ جب اُسنے یہ کہا مین یہ سُنتے ہی گھوارے مین جا لیٹا اور دو سال تک گھوارے سے باہر قدم نہ رکھا اور روزی برابر میرے منھ مین حق تعالیٰ کی طرف سے آتی رہی۔ پھر اُسی شخص نے کہا کہ حضرت آپ نے کسی ایسے شخص کو بھی دیکھا ہے کہ جسنے بغیر بوئے کاٹا ہو آپ نے فرمایا کہ ہان تیرے سر کے بال ہی ہین کہ بغیر بوئے تو کاٹتا ہے پھر اُسنے کہا کہ آپ ہوا مین جائین دیکھون کہ آپ کو رزق کسطرح پہونچتا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر مین چڑیا بن جاؤن تو روزی رسان مجکو ہوا مین بھی روزی پہونچا دے۔ پھر اُسنے کہا کہ زمین مین جائیے دیکھون کہ رزق کیسے پہونچتا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر مین چیونٹی بن جاؤن تو رزّاق وہان بھی روزی پہونچائے وہ خاموش ہو گیا اور توبہ کی۔ پھر کہا کہ اے شیخ آپ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ حضرت حاتم رح نے فرمایا کہ لوگون سے طمع کاٹ تاکہ وہ سب بھی تجھ سے اپنی اُمید کاٹ دیوین اور حضرت حق جل شانہٗ کی عبادت اِس طرح کر کہ سوائے تیرے اور اُسکے اور کوئی نہ جانے تاکہ خداوند تعالےٰ تجکو ظاہری عزّت اور حُرمت کرامت فرما دے اور جہان کہ تو رہے مخلوق کی خدمت کرتا کہ وہ سب مخلوق تیری خدمت کرے کہتے ہین کہ ایک اور شخص نے پوچھا کہ حضرت آپ کہان سے کھاتے ہین آپ نے فرمایا کہ وَلِلّٰہِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نقل ہے کہ حضرت حاتم اصم رح نے حضرت امام احمد حنبل صاحب سے پوچھا کہ آپ روزی کی تلاش کرتے ہین آنھون نے کہا کہ ہان۔ حضرت حاتم رح نے کہا کہ وقت سے پہلے تلاش کرتے ہین یا وقت سے پیچھے یا وقت ہی پر۔ حضرت احمد حنبل رح صاحب نے اندیشہ کیا کہ اگر

کہتا ہون کہ وقت سے پہلے تو یہ اسکے جواب مین کہینگے کہ کیون وقت کو ضائع کرتا ہے اور
اگر کہتا ہون کہ وقت سے پیچھے تو کہین گے کہ تو ایسی چیز کو کہ جو تجھ سے گذر گئی کیا تلاش
کرتا ہے اور اگر کہتا ہون کہ وقت ہی پر تو کہینگے کہ کیون تو ایسی چیز کے ساتھ کہ موجود ہو
مشغول ہوتا ہے۔ ایسی کشش و پنج مین متحیر رہے۔ ایک بزرگ کہتے ہین کہ اس مسئلے کا جواب
اسطرح دینا چاہیے تھا کہ روزی کا ڈھونڈھنا نہ ہمپر فرض ہے نہ واجب نہ سنت پس ایسی چیز کو
کہ ان تینون حکمون سے باہر ہے کیا ڈھونڈھون اور ایسی چیز کا ڈھونڈھنا کہ جو خود تمکو
ڈھونڈھتی ہے بقول حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ وہ خود تیرے پاس آتی ہے
جواب حاتم اصم کا یہی ہے علینا ان نعبدہ کما امرنا وعلیہ ان یرازقنا کما وعدنا۔
نقل ہے کہ حامد لفاف رح کہتے ہین کہ حضرت حاتم اصم رح نے فرمایا کہ ہر صبح کو مجھے ابلیس
بہکاتا ہے اور للکارتا ہے کہ آج تو کیا کھاوے گا تو مین اُسکے جواب مین کہتا ہون
کہ موت۔ اور جبکہ کہتا ہے کہ کیا پہنے گا مین کہتا ہون کہ کفن۔ پھر کہتا ہے کہ کہان رہیگا
کہتا ہون کہ قبر مین۔ یہ سب سُننے کے بعد وہ کہتا ہے کہ تو بڑا سخت مرد ہے اور مجکو
چھوڑکر چلا جاتا ہے۔ نقل ہے کہ ایکبار حضرت حاتم اصم رح نے اپنی بیوی صاحبہ سے کہا
کہ مین جہاد کو جاتا ہون چار مہینے تک وہان رہونگا تمہارے واسطے کسقدر خرچ مہیا کرجاؤن
اُنھون نے جواب دیا کہ جسقدر کہ آپ کو میری زندگی منظور ہے حضرت حاتم رح نے یہ سنکر کہا
کہ تمہاری زندگی میرے ہاتھ مین تو نہین ہے اُنھون نے جواب دیا تو میری روزی بھی آپکے
ہاتھ مین نہین ہے جب حضرت حاتم رح چلے گئے تو ایک بڑھیا نے حضرت کی بیوی صاحبہ سے
پوچھا کہ حاتم آپکے واسطے کسقدر روزی چھوڑ گئے ہین اُنھون نے کہا کہ حاتم رح خود روزی
کھانے والا تھا سو چلا گیا اور وہ جو روزی دینے والا ہے وہ تو یہین موجود ہے حضرت حاتم رح
فرماتے ہین کہ جب مین جہاد مین تھا ایک ترکی نے مجھے اسقدر کچلا کہ مین گر پڑا اور وہ ترک
قریب تھا کہ مجھے قتل کرے لیکن مین مطلق نہ گھبرایا اور کسی طرف متوجہ نہوا اور بالکل خوف

مجھپر طاری ہوا ہان البتہ اُسوقت مجکویہ انتظار تھا کہ دیکھون کیا حکم کیا ہو اور کسطرح پر دہ ظہور پاتا ہے اسی اثنا مین کہ وہ چھرا میرے قتل کرنے کو نکال ہی رہا تھا کہ ناگاہ ایک تیر اُسکے آکر لگا اور وہ گرا اور سرد ہوگیا اور میری زبان سے یہ کلمے صادر ہوئے کہ تم تو میری مارنے کو آئے تھے خود ہی مرگئے۔ نقل ہے کہ ایکبار حضرت حاتم اصمؒ سفر کو جانے لگے ایک شخص نے کہا کہ حضرت آپ مجھے کچھ وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا کہ اگر تو یار چاہتا ہے تو خداوند عزوجل تیرا یار کافی ہے اور ہمراہی چاہتا ہے تو کراماً کاتبین کافی ہین اور اگر عبرت چاہتا ہے تو دُنیا کافی ہے اور اگر مونس وغمخوار چاہتا ہے تو قرآن مجید تیرا مونس وغمخوار کافی ہے اور اگر شغل وکار چاہتا ہے تو عبادت کافی ہے اور اگر واعظ چاہتا ہے تو مرگ کافی ہے اور اگر یہ باتین جو مینے بیان کین تجھے پسندیدہ نہین ہین تو دوزخ تیرے واسطے کافی ہے کہتے ہین کہ ایک روز آپ نے حامد لفافؒ سے کہا کہ تو کسطرح ہے اُسنے کہا کہ سلامت وعافیت سے ہون آپ نے فرمایا کہ سلامت پل صراط پر گذرنے کے بعد ہی اور عافیت وہ ہے کہ جب تو بہشت مین ہووے۔ پھر لوگون نے پوچھا کہ آپ کو کیا آرزو ہے آپ نے فرمایا یہ کہ صبح سے شام تک عافیت مین رہون لوگون نے کہا کہ آپ کا تمام روز عافیت سے گذرتا ہے اور آپ عافیت مین رہتے ہین آپ نے فرمایا کہ مین عافیت اُسکو کہتا ہون کہ جس روز مین خدا کا گنہگار ونافرمان نہ ٹھہرون۔ نقل ہے کہ لوگون نے حضرت حاتم اصمؒ سے کہا کہ فلان شخص نے مال بہت جمع کیا ہے آپ نے فرمایا کہ زندگانی بھی اُسکے ساتھ جمع کی ہے۔ لوگون نے کہا کہ نہین آپنے فرمایا تو پھر مُردے کو مال کس کام آئیگا ایک شخص نے حضرت حاتم اصمؒ سے کہا کہ آپ کو کوئی حاجت ہے آپ نے فرمایا کہ ہی اُسنے کہا تو مانگیے آپ نے فرمایا کہ میری حاجت وہ ہے کہ نہ مین تجکو دیکھون اور نہ تو مجکو دیکھے۔ کہتے ہین کہ مشائخون سے ایکنے حضرت حاتم اصمؒ سے پوچھا کہ آپ نماز کس طرح پڑھتے ہین آپنے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو مین

ظاہر کا وضو کرتا ہون اور باطن کا بھی وضو کرتا ہون اور وہ میرا وضو اسطرح پر ہی کہ ظاہری وضو پانی سے کرتا ہون اور باطنی وضو توبہ سے۔ اور پھر مسجد مین داخل ہوتا ہون اور مسجد الحرام کو مشاہدہ کرتا ہون اور مقام ابراہیم کو اپنی دونون ابرو کے درمیان رکھتا ہون اور بہشت کو اپنی داہنی طرف اور دوزخ کو بائین طرف اور پل صراط کو اپنے قدمون کے نیچے رکھتا ہون اور ملک الموت کو پشت کے پیچھے خیال کرتا ہون اور دل کو خدای تعالی کیطرف متوجہ کرتا ہون بلکہ اسکو سونپ دیتا ہون اسوقت بڑی تعظیم کے ساتھ تکبیر کہتا ہون اور بڑی حرمت کے ساتھ قیام کرتا ہون اور بڑی ہیبت و شوکت کے ساتھ قرأت کرتا ہون اور بڑی عاجزی کے ساتھ رکوع مین جاتا ہون اور نہایت عجز و زاری کے ساتھ سجدہ بجا لاتا ہون۔ اور بہت ہی حلم و بردباری کے ساتھ قعدے مین بیٹھتا ہون اور نہایت شکر گذاری کے ساتھ سلام پھیرتا ہون مین اسطرح پر نماز پڑھتا ہون۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت حاتم اصم عالمون کی جماعت کی طرف جا نکلے آپ نے فرمایا کہ اگر تین چیزین آپ لوگون مین ہین تو خیر ہے ورنہ دوزخ تمھارے واسطے واجب ہے۔ انھون نے پوچھا کہ وہ تین چیزین کیا ہین آپ نے فرمایا کہ ایک تو حسرت اس روز پر کہ تم سے گذر گیا اور تم نہ اس مین عبادت زیادہ کر سکے اور نہ گناہون کا عذر چاہ سکے۔ اور اگر آج چاہو بھی کہ کل کے عذر مین مشغول ہو تو یہ بتاؤ کہ آج کے روز کا حق کب ادا کروگے دوسرے یہ کہ آج کے دن کو غنیمت سمجھ کر اپنے کار و بار کی درستی مین جہان تک ہو سکے کوشش کرکے دوست یعنے حق تعالے کو عبادت سے خوش اور دشمنون یعنی نفس امارہ و شیطان کو اسکی نافرمانی سے ناخوش کرنا اور تیسرے یہ کہ خوف اسکا رکھنا کہ کل کو کیا وقوع مین آئیگا۔ نجات۔ یا ہلاک۔ اور فرمایا کہ خدای تعالے نے تین چیزین تین چیزون مین رکھی ہین۔ فراغت عبادت مین۔ اور اخلاص خلق سے ناامیدی مین۔ اور عذاب سے نجات عبادت کے بجالانے مین تا کہ خدا کا فرمانبردار بندہ بنے نجات کی امید پر۔ اور فرمایا کہ کبر۔ حرص اور

خود آرائی کی حالت مین موت سے ڈرنا چاہیے۔ کیونکہ خداوند عز وجل متکبر کو قبل اسکے
کہ اس جہان سے باہر لیجائے اُسکو اسی کے مثلون سے کہ کمترین وادنی ہون خواری و
ذلت کا ذائقہ چکھاتا ہے یعنی بے عزت کرتا ہے۔ اور لاچیونکو اس جہان سے باہر لیجاتا ہے
اس حالت سے کہ بھوکے ہوتے ہین اور پیاسے اور گلا گھٹتا ہوتا کہ کوئی چیز حلق سے اُتر کر
اور خود آرائون کو باہر نہین لیجاتا اس جہان سے جب تک کہ اُنکو نہین لٹاتا ہے پیشاب و
پاخانے مین اور فرمایا کہ اگر ہمارے زمانے کے عالمون زاہدون قاریون کے کبر و غرور کا
اندازہ کرین تو امیرون اور بادشاہون کے کبر و غرور سے بہت زیادہ نکلے۔ اور فرمایا کہ سجے
ہوئے مکانون اور آراستہ باغون پر مغرور مت بنو کیونکہ بہشت سے خوب زیادہ کوئی جگہ
نہین ہے اور حضرت آدم علیہ السلام نے دیکھا جو کچھ کہ دیکھا اور دوسرے نیک عملون پر مغرور نہو
کیونکہ تم نے ابلیس لعین کو باوجود بسیاری عبادت کے دیکھا کہ کس درجے کس پستی کو
پہونچا اور دوسرے کثرت کرامت اور عبادت پر فریفتہ نہو کہ بلعم باعور کہ بنی اسرائیل کی
قوم سے حضرت یوشع علیہ السلام کے زمانے مین کیسا زاہد و مرتاض تھا لیکن بوجہ غرور
کے باوجود اُس کرامت اور خرق عادات کے اُسنے دیکھا جو کچھ کہ دیکھا کہ حق تعالی نے اُسکے
بارے مین فرمایا کہ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ یعنی اُسکی مثال مانند کُتّے کے ہے۔ اور دوسرے
یہ کہ پرہیزگارون اور عالمون کی ملاقات و زیارت پر مغرور مت بنو کیونکہ کوئی حضرت
محمد مصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بزرگ نہین ثعلبہ آنحضرت کی خدمت بابرکت مین رہا
اور آنحضرت کے رشتہ دارون کو دیکھا اور خود آنحضرت کی خدمت کی اور اُسکو کچھ مفید نہوئی
اور فرمایا کہ جو کہ راہ دین مین آوے اُسکو تین طرح کی موت کا ذائقہ چکھنا چاہیے۔
موت الابیض اور وہ گرسنگی ہے۔ اور موت الاسود اور وہ احتمال یعنی صبر و شکیب ہے۔
اور موت الاحمر اور وہ خرقہ پوشی ہے۔ اور فرمایا کہ جو کوئی کہ ایک رات و دن مین ایک منزل
قرآن اور چند حکایتین مشائخون کی پڑھا نہ اور لازم نہ کرے وہ اپنے دین کو سلامتی

کے ساتھ نگاہ نہین رکھ سکتا۔ اور فرمایا کہ دل پانچ قسم کا ہے۔ دلِ مُردہ۔ دلِ بیمار۔
دلِ غافل۔ دلِ منقلبہ۔ دلِ صحیح۔ دلِ مُردہ دل کافرون کا ہے۔ اور دلِ بیمار دل گنہگارون
کا ہے۔ اور دلِ غافل دل شکم خوارون کا ہے۔ اور دلِ منقلبہ یعنے دلِ واژگون دل
جہودون کا ہے چنانچہ فرمایا اللہ جل شانہٗ نے وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ۔ اور دلِ صحیح
دل صاحبدلون کا ہے کہ باوجود بہت عبادت کرنے کے طاعتِ الٰہی کے واسطے آمادہ
اور خوفِ طلبِ کمال سے پُر ہوتا ہے۔ اور فرمایا کہ تین وقت نفس کی خبرداری ورکھوالی کر
ایک تو جب عمل کرے تو یاد رکھ کہ خداے عزوجل ناظر ہے اور دوسرے جب بات کہے
تو یاد رکھ کہ خداے تعالےٰ سُنتا ہے جو کچھ کہ تو کہتا ہے اور تیسرے جب خاموش بیٹھے
تو یاد رکھ کہ خداے تعالےٰ جانتا ہے کہ تو کیون خاموش ہے۔ اور فرمایا کہ شہوت کی تین قسم
ہین ایک شہوت یعنی خواہش ہے کھانے مین اور ایک خواہش ہی بولنے مین اور ایک
خواہش ہے دیکھنے مین۔ پس کھانے مین خداے عزوجل پر بھروسا رکھ۔ اور بولنے مین
راستی وسچائی کو نگاہ رکھ اور دیکھنے مین عبرت کو نگاہ رکھ۔ اور فرمایا کہ چار جگہ مین اپنے
نفس کو خوب پرکھتے رہ ایک تو یہ کہ عمل صالح مین ریا ونمایش کو دخل نہ دے اور بولنے
مین طمع کو اور مروّت اور سخاوت مین احسان جتانے کو اور جو کچھ کہ بچائے اسمین بخل
وکنجوسی کو اور فرمایا کہ منافق وہ ہے کہ جو کچھ لیتا ہے حرص سے لیتا ہے اور جس چیز کو کہ
منع کرتا ہے شک سے منع کرتا ہے اور اگر خرچ کرتا ہے تو معصیت مین خرچ کرتا ہے اور
ایماندار جو کچھ کہ لیتا ہے کم رغبتی سے اور خوف سے لیتا ہے اور اگر رکھ چھوڑتا ہے
تو بہت ہی دشواری سے رکھتا ہے اور اگر خرچ کرتا ہے تو خالصاً واسطے اللہ تعالےٰ کے
خرچ کرتا ہے اور فرمایا کہ جہاد کی تین قسم ہین اوّل تو جہاد مخفی شیطان کے ساتھ اُس وقت تک
کہ وہ لعین شکستہ ہو جاوے اور دوسرا جہاد علانیہ یعنے فرائض کا ادا کرنا اُس وقت تک
کہ ادا ہو جاوے جیسا کہ فرمایا ہے نماز فرض با جماعت ادا کرنا اور زکوٰۃ آشکارا دینا اور تیسرے

جہاد کرنا کفار کے ساتھ اس حد تک کہ خود مارا جاوے یا انکو قتل کر ڈالے اور فرمایا کہ آدمیونکو
سب کے ساتھ صبر و حلم و بردباری کا برتاؤ کرنا چاہیے سوائے اپنے نفس کے۔ اور فرمایا کہ زہد کا
شروع خداے تعالے پر بھروسا کرنا ہے اور زہد کا درمیان صبر ہے اور زہد کا آخری درجہ
اخلاص ہے اور فرمایا کہ ہر چیز کو ایک زینت ہے اور عبادت کی زینت خوف ہے
اور خوف کی علامت کوتاہی امل یعنے امید کی کوتاہی ہے اور یہ آیت شریف پڑھی
لَا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ اور فرمایا کہ اگر چاہتے ہو کہ خداوند عز و جل کے دوست ہو راضی ہو
ہر چیز پر کہ خداوند تعالے کرے اور اگر چاہتے ہو کہ تمکو آسمانون مین پہچانین قول اور
وعدے کے سچے ہو اور فرمایا کہ جلدی کام شیطان کا ہے مگر پانچ چیزین۔ مہمان کے آگے
کھانا رکھنے مین۔ اور میت کی تجہیز و تکفین مین۔ اور بالغہ لڑکی کے نکاح کرنے مین اور قرض
کے ادا کرنے مین۔ اور گناہ کے توبہ کرنے مین جلدی ضروری ہے۔ نقل ہے کہ حضرت
حاتم اصم کوئی چیز کسی سے قبول نہ فرماتے تھے لوگون نے پوچھا کہ آپ کیون نہین قبول
فرمایا کرتے آپ نے فرمایا اس وجہ سے مین نہین لیتا کہ لینے مین اپنی ذلت اور اسکی
عزت دیکھتا ہون اور نہ لینے مین اپنی عزت اور اسکی ذلت دیکھتا ہون۔ کہتے ہین
کہ ایک بار آپ نے کسی کی چیز قبول فرمائی لوگون نے کہا کہ آپ نے اسکی چیز کیون
قبول کی آپ نے فرمایا کہ مین نے اسکی عزت کو اپنی عزت پر ترجیح دینا چاہا۔ نقل ہے
کہ جب حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ شہر بغداد مین آئے لوگون نے خلیفہ بغداد کو خبر کی کہ
خراسان کا زاہد آیا ہے خلیفہ نے آپ کو طلب کیا جب آپ دروازے سے داخل ہوئے
تو آپ نے خلیفہ کو کہا کہ السلام علیک یا زاہد خلیفہ نے کہا کہ مین زاہد نہین ہون کیونکہ ساری
دُنیا میرے زیر حکم ہے زاہد آپ ہین حضرت حاتم رح نے کہا نہین بلکہ زاہد آپ ہین خلیفہ
نے کہا کہ یہ کیونکر۔ آپ نے فرمایا کہ خداوند تعالے فرماتا ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ یعنے
کہہ دو اے محمد کہ دُنیا کی متاع بالکل قلیل ہے اور تو نے تھوڑی پر قناعت کی [illegible]

کرز اور آپ ہیں کہ حق کو دنیا اور آخرت پر بھی اقانع ور اضی نہیں ہوتا ہوں پھر زاہد کس طرح ہو سکتا ہوں۔

اٹھائیسواں باب سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ میدان طریقت کے سیر کرنیوالے وہ حقیقت کے سمندر کے غوطہ لگانے والے وہ بزرگوں کی بزرگی وہ دلوں کے حالات صفائی باطن سے جاننے والے وہ رہبری اور راہ کے رہنا سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ صوفیائے کرام میں بڑے رتبے و درجے کے شخص اور اس جماعت کے بزرگوں سے تھے بلکہ اس فن میں مجتہد و پیشوا تھے اور اپنے وقت میں سلطان طریقت اور برہان حقیقت تھے اور بہت سی باتیں آپکے بلند درجہ ہونے کی شاہد ہیں آپ گرسنگی اور شب زندہ داری میں شان عالی رکھتے تھے اور علمائے مشائخ سے تھے اور امام زمانہ اور سب آپ کو مانتے تھے اور ریاضات اور کرامات میں بے مثل تھے اور معاملات و اشارات میں بے بدل اور حقائق و دقائق میں بے مانند اور ظاہری علما کہتے ہیں کہ شریعت اور حقیقت کے جامع وہی ہیں اور اس بات سے تعجب آتا ہے کیونکہ یہ تو خود ہی ایک ہیں انکا جمع کرنے والا کون۔ اسلیے کہ حقیقت شریعت کا روغن ہے اور شریعت اسکا مغز یعنی گری ہے اور لب لباب اور حضرت ذوالنون مصری کے مرید تھے جس سال کہ حج کو گئے تھے ان سے بیعت کی اور کسی شیخ کو بچپن ہی کے زمانے میں ایسی کشایش حاصل نہوئی جیسے کہ ان حضرت کو جیسا کہ انھوں نے خود فرمایا کہ مجھے خوب یاد ہے کہ حضرت حق تعالی اسنے فرمایا الست بربکم اور میں نے جواب میں بلی کہا اور فرمایا کہ جبکہ میں ماں کے پیٹ میں تھا اس وقت کے بھی کل حالات مجھکو معلوم ہیں اور فرمایا کہ میں تین برس کا تھا کہ تمام رات اپنے

ماموں محمد بن سوار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا وہ مجھکو اپنے ہمراہ لیا کرتے اور نماز
پڑھتا دیکھکر فرمایا بھی کرتے کہ اے سہل سو جا کیونکہ میرا دل تیری وجہ سے مشوش ہوتا ہے حالانکہ
میں ظاہر و باطن میں اُسی کا نظارہ کرتا ہوں ایک دن میںنے اپنے ماموں سے کہا کہ مجھپر ایک
عجیب و غریب حالت واقع ہوتی ہے اور میں ایسا دیکھتا ہوں کہ میرا سر عرش کے آگے سجدے
میں ہے اُنھوں نے پوچھا کہ کب تک میںنے کہا کہ ابد تک وہ یہ سُنکر فرمانے لگے کہ اے
لڑکے اس حالت کو پوشیدہ رکھ اور کسی سے نہ کہنا۔ پھر فرمایا کہ دل سے یاد رکھ کہ اسکے بعد
زبان سے کہہ ہر رات ایک بار اللّٰہ معی اللّٰہ ناظری اللّٰہ شاہدی پس میں یہ کلمات کہتا
رہتا پھر میںنے ماموں سے کہا اُنھوں نے فرمایا کہ ہر رات سات بار کہہ میں اسیطرح پڑھتا رہا
پھر ایک روز میںنے ماموں سے کہا اُنھوں نے فرمایا کہ ہر رات پندرہ بار پڑھا کر میںنے
پڑھا اور اُس سے ایک طرح کی حلاوت و لذّت میرے دل میں پیدا ہونے لگی جب
ایک برس گذر گیا تو ماموں نے فرمایا کہ دیکھ جو کچھ کہ میںنے تجھکو سکھلایا ہے اُس کو
بجان و دل نگاہ رکھنا اور ہمیشہ اُسکی مداومت رکھنا جب تک کہ تو گور میں جاوے کہ
دُنیا اور آخرت میں اسکا ثمرہ ہوگا پھر برسوں تک میں وہی پڑھتا رہا اور لذّت اُٹھاتا رہا
پھر ماموں نے فرمایا کہ اے سہل جو ایسا ہو کہ حق تعالیٰ اُسکے ساتھ ہو اور وہ اُسکو دیکھتا ہو
بھلا وہ کیسے معصیت و نافرمانی کے پاس پھٹک سکتا ہے حق تعالیٰ تیرا معین و مددگار ہو
کہ تو گناہ سے بچے اور نافرمانی نہ کرے پس میںنے گوشہ اختیار کیا اور خلوت نشین ہوا پھر
مجھکو مکتب میں بھیجنے لگے میںنے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ میرا دل پراگندہ ہو جاوے معلم سے
شرط کر لو کہ ایک گھڑی سے زیادہ مجھکو نہ بٹھاوے اور کچھ مجھکو پڑھا کر پھر مجھکو میرے کام میں
مشغول ہونے دیوے حاصل کلام اس شرط پر مکتب میں گیا میں اور قرآن مجید پڑھا میںنے
اور جب سے کہ عمر میری سات برس کی ہوئی میں نے ہمیشہ روزہ رکھنا شروع کیا اور جو کی
روٹی کھاتا تھا بارہ برس کی عمر میں مجھے ایک ایسا مسئلہ درپیش آیا کہ کوئی اُسکو حل نہ کرسکا

مینے درخواست کی مجکو بصرہ مین بھیجدیا اور مینے اُس مسئلے کو بصرہ کے عالمون سے استفسار کیا کسی شخص نے مجکو جواب نہ دیا پھر مین وہان کے عابدون سے ایک مرد کے پاس گیا انکو جیسب حمزہ کہتے تھے گیا اور اُنسے پوچھا اُنھون نے جواب باصواب دیا مین اُنکے پاس ٹھہرا اور مین نے اُنسے بہت سے فائدے حاصل کیے پھر مین تستر کو واپس آیا اور مینے اپنی غذا اس قدر قرار دی کہ ایک سال مین ایک درم کے جو خریدتا اور چکی مین پیستا اور روٹی پکاتا اور ہر رات کو مین ایک اوقیہ یعنے چار تولے ساڑھے چار ماشے سے روزہ افطار کرتا اور سالن وغیرہ اُسکے ساتھ کو کچھ نہوتا صرف جو کی روکھی روٹی کھاتا پھر میرا ارادہ ایسا ہوا کہ تین رات و دن کے بعد روزہ افطار کرون ایسا ہی کیا اور پھر مینے یہان تک کیا کہ پانچ روز کے بعد افطار کیا۔ اور پھر سات روز کے بعد اور پھر پچیس روز کے بعد اور بعض روایت مین یون بھی ہے کہ ستر روز کے بعد روزہ افطار کیا اور کبھی ایسا بھی کیا کہ چالیس رات و دن مین صرف ایک بادام کی گری کھا کر رہے۔ اور فرمایا کہ کتنے سال تک مینے اپنے آپ کو بھوکا رکھ کر اور آسودہ ہو کر آزمایا شروع مین تو البتہ بھوکے رہنے سے کمزوری اور سیری سے قوت معلوم ہوتی تھی لیکن جب ایک مدت یون ہی گذری تو مجکو گرسنگی سے قوت اور سیری سے ضعف معلوم ہونے لگا اُسوقت مینے جناب باری تعالےٰ مین دعا کی کہ خداوندا سہل رح کی آنکھیں دونون کی طرف سے بند کیجیے تا کہ سیری کو گرسنگی مین اور گرسنگی کو سیری مین تیری ہی طرف سے دیکھے۔ کہتے ہین کہ اکثر آپ شعبان مین روزے رکھا کرتے کیونکہ شعبان کے روزون کی بہت فضیلتین احادیث سے ثابت ہین اور ماہ رمضان المبارک مین ایک بار کچھ کھاتے اور رات و دن قیام مین رہتے ایک روز آپ نے فرمایا کہ توبہ ہر آدمی پر فرض ہے خواہ خاص ہو خواہ عام اور خواہ فرمانبردار نیک بندہ ہو خواہ گنہگار نافرمان بندہ تستر مین ایک شخص تھا کہ لوگ اُسکو عالم اور زاہد مشہور کرتے تھے وہ آپکے اس قول پر کہ گنہگار کو گناہ سے توبہ کرنا چاہیے اور مطیع کو طاعت سے توبہ کرنا چاہیے معترض ہوا اور اسطرح سے

لوگون کی نظر میں آپ کو برا ظاہر کیا اور آپ کے احوال شرع کے خلاف قرار دیکر
آپ پر کفر کا فتویٰ دیا اور داو فی داعلی است کو آپ کی طرف سے ورغلانا حضرت سہل اس
بات کی پروا نہ کرتے تھے کہ اسکے ساتھ مناظرہ کرین دین کی شورش آپ کی دامنگیر ہوئی اور
جو کچھ کہ آپ کے پاس تھا یعنے مزرعہ زمینین گانون اسباب فرش برتن اور سونا چاندی
آپ نے سب کے نام کاغذون پر لکھے اور لوگونکو جمع کیا اور اُن کاغذ کے ٹکڑون کو اُن کے
سرون پر پھیرا اور کہا کہ ہرایک شخص ایک کاغذ کا ٹکڑا اُٹھالیوے سب نے اُٹھالیا پھر آپ نے جو جسکے
کاغذ مین لکھا تھا وہ اُسکو دیدیا اور دینے کے بعد حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور مکۂ معظمہ کو روانہ
ہوئے آپ نے اپنے نفس سے کہا کہ ای نفس تو جانتا ہی کہ اب مین مفلس ہوگیا اب اسکے بعد
کوئی آرزو نکرنا کیونکہ وہ پوری نہوگی اور تو محروم رہیگا آپ کے نفس نے بھی آپ سے
ساتھ شرط کی کہ مین کوئی آرزو نکرونگا جب آپ کوفے مین پہونچے تو نفس نے کہا کہ اس سہل
یہانتک تو مینے آپ سے کچھ نہین مانگا اب آپ مجکو روٹی کا ٹکڑا اور مچھلی دیجیے تا کہ مین
کھاؤن اور پھر مین آپ سے مکۂ معظمہ تک کچھ نہ مانگونگا آپ کوفے مین گئے آپ نے ایک چکی
دیکھی کہ جسکو ایک اونٹ کھینچ رہا تھا آپ نے پوچھا کہ اس اونٹ کا ایک روز کا کیا کرایہ ہے
لوگون نے کہا کہ دو درم حضرت شیخ سہل نے فرمایا کہ اس اونٹ کو کھول دو اور مجکو اسکی جگہ
باندھ دو اور شام کی نماز کے وقت مجکو ایکدرم دینا اور کھول دینا لوگون نے ایسا ہی کیا کہ
اونٹ کو کھول کر حضرت سہل کو اسکی جگہ چکی مین باندھ دیا شام کے وقت آپ کو ایکدرم دیا
آپ نے روٹی اور مچھلی خرید کر آگے دھری اور فرمایا کہ ای نفس کہ جبکہ تو کچھ مانگے تو پہلے ٹھان لے
کہ صبح سے شام تک چار پایون کا کام کرنا ہوگا پھر آپ کعبۃ اللہ مین آئے اور بزرگان دین
سے ملاقات کی پھر وہان سے تستر کو واپس آئے اور راہ مین حضرت ذوالنون مصری
سے بیعت کی کہتے ہین کہ آپ کبھی بیٹھ دیوار سے لگا کر نہ بیٹھتے تھے اور نہ پانون پھیلاتے
تھے اور کسی سوال کا جواب نہ دیتے تھے اور کبھی منبر پر نہ چڑھتے کہتے ہین کہ آپ کو چار مہینے

پاؤن کی انگلیان باندھے ہو گئے تھے ایک درویش نے آپ سے پوچھا کہ آپ کی انگلیون کو کیا ہو گیا ہے آپ نے فرمایا کچھ نہین اسکے بعد وہ درویش مصر مین گئے جب حضرت ذوالنون مصری رح کے پاس گئے تو دیکھا کہ انکے پاؤن کی انگلیان بندھی ہین پوچھا کہ کیا ہو گیا ہے حضرت ذوالنون مصری رح نے فرمایا کہ چار مہینے سے درد ہے وہ درویش کہتے ہین کہ مینے جو حساب لگایا تو ٹھیک اسی زمانے مین حضرت ذوالنون مصری رح کے درد ہوا تھا کہ حضرت سہل رح نے انکی موافقت کرنے کو اپنی پاؤن کی انگلیان باندھی تھین۔ وہ درویش کہتے ہین کہ مینے حضرت سہل رح کا حال بیان کیا حضرت ذوالنون مصری رح نے یہ سنکر فرمایا کہ کوئی شخص سوائے سہل رح کے ایسا ہے کہ اسکو ہمارے درد سے آگاہی ہو اور وہ اس مین ہماری موافقت کرے نقل ہے کہ ایک روز حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے تستر مین اپنا پاؤن دراز کیا اور دیوار سے پیٹھ لگائی اور فرمایا سَلُوْنِیْ عَمَّا بَدَا لَکُمْ۔ لوگون نے کہا کہ حضرت آپ نے اس سے پہلے کبھی ایسا نہین کیا آپ نے فرمایا کہ جب تک استاد زندہ رہے شاگرد کو باادب رہنا چاہیے لوگون نے وہ گھڑی اور تاریخ لکھ لی دریافت سے معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت حضرت ذوالنون مصری رح نے مصر مین رحلت فرمائی تھی۔ نقل ہے کہ ایکبار عمرو لیث ایسا بیمار پڑا کہ سارے طبیب اسکے علاج سے عاجز آ گئے آخر کو کہا کہ اب کسی سے دعا کی درخواست کرنا چاہیے لوگون نے کہا کہ حضرت سہل رح مستجاب الدعوات ہین آپ کو بلایا آپ موافق اس فرمان کے کہ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ تشریف لیگئے جب اسکے سامنے بیٹھے تو فرمایا کہ دعا ایسے شخص کے حق مین قبول ہوتی ہے کہ توبہ کرے اور خدائے تعالی کی جانب رجوع لاوے اور تیرے قیدخانے مین بہت سے مظلوم قید ہین پہلے سب کو چھوڑنا چاہیے اور توبہ کرنا چاہیے عمرو لیث نے ایسا ہی کیا جیسا کہ آپ نے فرمایا پھر حضرت سہل رح نے کہا کہ خداوندا جیسا کہ تو نے اپنی نافرمانی کی ذلت اسکو دکھائی اسی طرح میری اطاعت کی عزت اسکو دکھلا اور جس طرح کہ اسکے باطن کو لباس توبہ کا پہنایا ہے اسی طرح اسکے ظاہر کو لباس عافیت کا پہنا آپ یہ مناجات

فرما ہی رہے تھے کہ عرق لیث بالکل صحیح وسالم ہو گیا بہت سا مال آپ کو نذر دینے لگا آپ نے
قبول نہ فرمایا اور وہان سے باہر تشریف لے آئے ایک مرید جو آپ کے ہمراہ تھا کہنے لگا کہ
حضرت اگر آپ کچھ قبول فرما لیتے تو میرا جو قرض تھا وہی ادا ہو جاتا اور یہ بہت اچھا ہوتا
آپ نے فرمایا کہ تجھے زر چاہیے دیکھ اُس مرید نے نظر اٹھا کر دیکھا کہ تمام جنگل اور بیابان
زر ہی کا تھا اور لعل و جواہر سے پُر تھا پھر آپ نے فرمایا کہ جسکو حق تعالیٰ نے یہ مرتبہ عطا کیا ہو
وہ مخلوق سے کس طرح کوئی چیز لے سکتا ہے۔ نقل ہے کہ جب حضرت سہل سماع لینے
راگ سنتے تھے تو آپ کو ایسا وجد و حال پیدا ہوتا تھا کہ آپ پچیس روز تک اسی وجد و حال
مین مستغرق رہتے اور کچھ کھانا نہ کھاتے اور اگر جاڑا ہوتا تھا تو آپ کو پسینا اس کثرت
سے آتا کہ آپ کا پیراہن تر ہو جاتا جب اس حالت مین علما آپ سے سوال کرتے تو آپ
فرماتے کہ اس حالت مین مجھ سے مت پوچھو کیونکہ اسوقت مین تمکو مجھ سے اور میرے
کلام سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ نقل ہے کہ آپ پانی کی سطح پر یون ہی چلے جاتے اور آپ کا
پاؤن کا تلوا تک تر نہ ہوتا ایک بار لوگون نے کہا کہ ہم نے سُنا ہے کہ آپ دریا کے سطح پر
بغیر کشتی چلے جاتے ہین آپ نے فرمایا کہ اس مسجد کے مؤذن سے پوچھو کہ وہ راست گو ہے
مؤذن نے کہا صاحب مجھے اسکی تو خبر نہین ہان البتہ مین اسقدر جانتا ہون کہ چند روز ہوئے
اس حوض مین غسل فرماتے تھے پاؤن پھسلا حوض مین گر پڑے اگر مین موجود نہ ہوتا اور
نہ نکالتا تو اسی مین مرجاتے شیخ ابو علی دقاق رح کہتے ہین کہ آپ کرامات اور خرق عادات کے
مخزن تھے لیکن آپ اپنے آپ کو از حد چھپاتے تھے اور نہین چاہتے تھے کہ اپنی کرامتون
کو کسی پر ظاہر ہونے دین۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ مسجد مین بیٹھے تھے ایک کبوتر اُڑتا
جاتا تھا گرمی کا موسم تھا تھک کر مسجد کے صحن مین گر پڑا اور مر گیا حضرت سہل نے دیکھکر
فرمایا کہ شاہ کرمان مر گیا جب دریافت کیا تو ویسا ہی تھا ایک شخص بزرگان دین سے
فرماتے ہین کہ مین جمعے کے روز نماز سے پہلے حضرت سہل رح کے پاس گیا ایک سانپ جگہ

اُس مکان میں دکھائی پڑا میں ڈرا میںنے کہا کہ میں آؤں آپ نے فرمایا کہ آؤ اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص کہ آسمانوں کی حقیقت کو نہیں پہونچتا ہے اُس چیز سے کہ روے زمین پر ہے ڈرتا ہے مجھ سے کہا کہ جمعے کی نماز کے بارے میں کیا کہتے ہو میںنے کہا کہ ہمسے اور جامع مسجد سے اتنا فاصلہ ہے کہ اگر چلیں تو ایک رات دو دن میں پہونچیں آپ نے میرا ہاتھ پکڑا میں نے نگاہ کی اپنے آپ کو جامع مسجد کے اندر پایا میںنے نماز پڑھی اور باہر آیا اُن لوگوں میں میںنے نظر کی آپ نے فرمایا کہ اہل لا الٰہ الا اللہ بہت ہیں مگر مخلص لوگ تھوڑے۔ نقل ہے کہ شیر اور درندے آپ کے پاس آتے اور آپ انکے ساتھ مہربانی فرماتے اور اُن کو کھانا دیتے اور اسیوجہ سے آج تک اُس گھر کو بیت السباع یعنے درندوں کا گھر کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ چونکہ حضرت سہلؒ مدام قیام نماز میں رہتے اور ریاضت کرتے تھے آپ کو مرض حرقۃ البول ہو گیا تھا اور اس اشتداد پر تھا کہ آپ کئی کئی بار ایک گھڑی میں اُٹھتے تھے اور ہمیشہ ایک برتن اپنے ساتھ رکھتے تھے مگر یہ عجب ہے کہ جب نماز کے وقت طہارت کرکے نماز ادا کرتے یا منبر پر بیٹھکر وعظ فرماتے تو اُتنی دیر تک بالکل اچھے ہو جاتے اور جب اِن سے فارغ ہوتے پھر وہی بیماری زور کر آتی لیکن کیا مجال تھی کہ شریعت کی باتوں سے ذرہ سی تو فوت ہو جاوے۔ نقل ہے کہ آپ نے اپنے ایک مُرید سے فرمایا کہ کوشش کر کہ تو تمام روز اللہ اللہ کہا کرے وہ کہا کرتا تھا یہانتک کہ اُسکا خوگر ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کہ رات کو بھی یہ شغل جاری رکھ اُسنے ایسا ہی کیا یہانتک کہ اُس مرد کی یہ حالت ہو گئی کہ اگر وہ اپنے آپ کو خواب میں بھی دیکھتا تو اللہ اللہ کہتا پاتا پھر آپ نے اُس سے فرمایا کہ اب اس سے باز آ اور یادداشت میں مشغول ہو اُس نے ایسا ہی کیا کہ سب وقت اِسی میں مستغرق رہنے لگا کہتے ہیں کہ ایکبار وہ گھر میں تھا چھت کی کڑی اُسکے سر پر گری اُسکا سر پھٹ گیا جو خون کا قطرہ کہ اُس کے سر سے زمین پر ٹپکتا تھا صورت اللہ اللہ پیدا کرتا تھا۔ نقل ہے کہ آپ نے اپنے ایک مُرید سے

فرمایا کہ فلان کام کر اسنے کہا کہ مین لوگون کی زبان کے خوف سے نہین کر سکتا ہون حضرت
سہل نے منہ دوستون کی طرف کیا اور فرمایا کہ مرد اس کام کی حقیقت کو نہین پہونچتا
جب تک کہ دو صفت سے ایک کو حاصل نہین کرتا۔ یا تو یہ کہ مخلوق اسکی نظر سے گر جاوے
کہ سواے خالق کے کسیکو نہ دیکھے یا اسکا نفس اسکی نظر سے گر جاوے کہ کسی سے خوف نہ رکھے
چاہے خلق اسکو کسی صفت مین دیکھے یعنے حق تعالی کے سوا اپنے آپ کو اور جملہ مخلوق کو
بھول جاوے خدا ہی کو دیکھے اور اسکے سوا کسی کو نہ دیکھے۔ نقل ہے کہ آپ نے
ایک بار اپنے ایک مرید کے سامنے حکایت کی کہ شہر بصرہ مین ایک نانوائی ہے کہ مرتبہ
ولایت کا رکھتا ہے آپ کا مرید یہ سنکر روانہ ہوا اور بصرہ مین پہونچا نانوائی کو دیکھا کہ ڈاڑھی
پر ڈھاٹا باندھے کہ عادت نانوائیون کی ہے روٹی پکا رہا ہے اس مرید نے یہ صورت
دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر اسکو درجۂ ولایت حاصل ہوتا تو یہ آگ سے خوف
نہ کرتا پھر سلام کیا اور سوال کیا نانوائی نے کہا کہ جب ابتدا ہی مین تو نے مجھکو نظر حقارت
سے دیکھا تجکو میری بات سے فائدہ نہوگا۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مین ایک بار جنگل
مین جا رہا تھا مین نے ایک بڑھیا عورت کو دیکھا کہ تن تنہا ایک کساوہ سر کو باندھے
لکڑی ٹیکتی چلی آتی ہے مینے اپنے دل مین کہا کہ شاید قافلے سے بچھڑ گئی ہے مینے ہاتھ
جیب مین ڈالا تا کہ اسکو کچھ دون کہ اس سے اپنا خرچ چلاوے اور اپنے مقصود سے
محروم نہ رہے اس بڑھیا نے یہ دیکھکر تعجب کی انگلی دانتون مین پکڑی اور ہاتھ
اپنا ہوا مین پھیلایا اسکی مٹھی زر سے بھر گئی اسنے پھر مجھ سے کہا کہ تو جیب سے نکالتا ہے
اور مین غیب سے حاصل کرتی ہون اور یہ کہکر نظر سے غائب ہو گئی مین اسکی
حسرت مین چلا جاتا تھا یہان تک کہ عرفات مین پہونچا جب مین طواف گاہ مین گیا تو
مینے کعبے کو دیکھا کہ ایک آدمی کے گرد طواف کر رہا ہے جب مین اسکے قریب پہونچا تو
مینے دیکھا کہ وہی بڑھیا تھی اسنے مجھے دیکھکر کہا کہ اے سہل جو شخص کہ اس خیال سے

قدم اُٹھاتا ہے یعنے اپنی جگہ سے روانہ ہوتا ہے کعبے کا جمال دیکھنے اُسکے لیے ضرور ہے کہ
کعبے کا طواف کرے لیکن جو شخص کہ قدم اپنی خودی سے اُٹھاتا ہے اِسلیے کہ حق تعالے
کا جمال دیکھے کعبے کو چاہیے کہ اُسکے گرد طواف کرے. نقل ہے کہ حضرت سہلؒ نے
فرمایا کہ ایک مرد ابدالون سے میرے پاس آتے تھے مین اُنکی صحبت مین رہا کرتا
اور اُن سے رات کے وقت حقیقت کے مسئلے پوچھا کرتا کیونکہ اُنکا معمول تھا کہ صبح کی
نماز پڑھکر پانی مین گھس جاتے اور جب سے زوال کے وقت تک پانی کے نیچے بیٹھے
رہتے جبکہ برادر ابراہیم اذان دیتے وہ پانی کے اندر سے نکلکر باہر آتے اور نماز ظہر
جماعت سے پڑھ کر پھر پانی کے اندر گھس جاتے لیکن تعجب یہ ہے کہ اُنکے بدن کا ایک
بال بھی تر نہوتا تھا اور وہ اِسی طرح ہر نماز کے وقت مغرب کی نماز تک نکلا کرتے اور پھر
پانی مین گھس جایا کرتے مدت تک وہ اسیطرح میرے ساتھ رہے اور نہ مینے اُنکو اتنی
مدت کچھ کھاتے اور نہ کسی کے پاس بیٹھتے دیکھا یہان تک کہ آخرکار چلے گئے نقل ہے
کہ حضرت سہلؒ نے فرمایا کہ ایک رات کو مین نے قیامت کو خواب مین دیکھا کہ خلائق میدان
قیامت مین استادہ ہے یکایک ایک سفید چڑیا نظر آئی کہ میدان قیامت سے
ہر جگہ سے ایک ایک کو پکڑتی تھی اور بہشت مین لیجاتی تھی مینے کہا یہ کون چڑیا ہے
کہا کہ حق جل شانہٗ نے اپنے بندون کے سر پر احسان رکھا ہے یعنی احسان و کرم فرمایا ہے
یکایک ایک کاغذ ہوا سے نمود ہوا مینے اُسکو کھولا اُسپر لکھا تھا کہ یہ ایک مرغ ہے
کہ اِسکو ورع کہتے ہین اور فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مجھکو بہشت مین لے گئے ہین
اور تین سو شخصون کو مینے وہان دیکھا مینے کہا السّلام علیکم پھر مینے پوچھا کہ دُنیا مین
سب سے خوفناک زیادہ چیز کہ آپ لوگ اُس سے بہت زیادہ ڈرتے تھے کیا تھی اُنھون نے
کہا کہ خوف خاتمے کا اور فرمایا کہ جب حق تعالے نے چاہا کہ روح حضرت آدم علیہ السّلام مین
پھونکے روح کو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام سے اُن مین پھونکا اور اُنکی کیفیت

ابو محمد کی اور سارے بہشت میں ایک پتا بھی ایسا نہیں ہے کہ اسپر حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا نہیں ہے اور کوئی ایسا درخت نہیں ہو سارے بہشت میں
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے نہیں بویا گیا ہے اور آغاز تمامی اشیاء کا آپ کے
نام نامی سے کیا ہے اور خاتمہ تمامی انبیا علیہم السلام کا آپ ہی پر ہوگا اسلیے آپ کو
خاتم النبیین کہتے ہیں اور اس نام سے مکتب ہیں اور فرمایا کہ مینے ابلیس ملعون کو خواب
میں دیکھا مینے پوچھا تجھپر کون چیز سخت زیادہ ہے اُسنے کہا کہ بندون کے دل کے اشارے
جان کے خداوند کے ساتھ اور فرمایا کہ مینے ابلیس ملعون کو ایک قوم کے درمیان دیکھا
مینے اپنی ہمت سے اسکو قید کیا جب وہ قوم چلی گئی تو مینے کہا کہ مین تجھکو نہ چھوڑونگا
جب تک کہ تو توحید مین کوئی بات نہ کہے گا ابلیس قریب آیا اور توحید مین ایک فصل
بیان کی اس شدومد سے کہ اگر عارف اُسوقت حاضر ہوتے تو سب حیرت کی انگلی دانتون
مین پکڑتے۔ اور فرمایا کہ مینے ایک رات ایک ایسے شخص کو دیکھا کہ بہت ہی بھوکا تھا کھانا
اُسکے سامنے مینے رکھا مگر اُس کھانے مین کچھ شبہ تھا اُسنے اُس کھانے کو چھوڑ دیا اور
نہ کھایا حالانکہ وہ اسقدر کمزور ہو گیا تھا کہ اُس رات بھوک کی وجہ سے عبادت الٰہی
نکر سکا اور تیس سال سے وہ برابر عبادت مین تھا لیکن اُس رات اُسنے اُس بھوک کے رہنے
اور ہاتھ مشکوک کھانے سے کھینچنے کی مزدوری اسقدر پائی کہ جملہ خلائق کے اعمال کے
ثواب اُسکے مقابلے مین کم اور بہت تھوڑے ٹھہرے اور فرمایا کہ اگر میرا پیٹ شراب سے
پُر ہووے تو مین اُسکو زیادہ دوست رکھتا ہون حلال کھانے سے۔ لوگون نے پوچھا
کہ کیون۔ فرمایا اسلیے کہ جب انسان شراب سے مست ہو جاتا ہو تو اُسکی عقل جاتی رہتی ہے
اور شہوت کی آگ بجھ جاتی ہے اور لوگ اُسکے ہاتھ اور زبان سے امن مین ہو جاتے ہین لیکن
جب کہ انسان کا پیٹ حلال کھانے سے پُر ہوتا ہو تو فضول کی آرزو کرتا ہے اور شہوتین قوی
ہوتی ہین اور نفس اپنی لذتون کی طلب مین سر اُٹھاتا ہو اور فرمایا کہ خلوت نشینی درست

نہین ہوتی جب تک حلال روزی نہو اور حلال میسر نہین ہوتا مگر خداوند عزوجل جسکو دے
اور فرمایا کہ رات دن مین ایکبار کھانا طریقہ صدیقون کا ہے اور فرمایا کہ کسی کی عبادت درست
نہین ہوتی اور عمل خالص نہین ہوتا جب تک کہ وہ بھوکا نرہے اور فرمایا کہ چاہیے کہ چار چیز
کو لازم پکڑے تاکہ عبادت کی درستی نصیب ہو گرسنگی درویشی خواری اور قناعت کو اور
فرمایا کہ جو کہ بھوکا رہتا ہے شیطان لعین خداے عزوجل کے فرمان سے اسکے پاس تک
نہین پھٹکتا۔ اور جب سیر ہو کر کھاؤ خداوند تعالی سے طلب گرسنگی کرو کہ تمام آفتون کی
جڑ سیر ہو کر کھانا ہے۔ اور فرمایا کہ جو کہ حرام کھاتا ہے ہفت اندام اسکے یعنے آنکھ کان
زبان پیٹ شرمگاہ ہاتھ پانون گناہ مین پڑتے ہین اور اس سے قصداً اور بلا قصد گناہ ہی
صادر ہوتا ہے اور جو کہ حلال کھاتا ہے ہفت اندام اسکے طاعت مین پڑتے ہین اور خیر
کی توفیق اسکو میسر ہوتی ہے اور فرمایا کہ صاف حلال وہی ہے کہ اسمین خداے عزوجل
کو فراموش نکرے۔ نقل ہے کہ ایک شاگرد بھوک کی وجہ سے نہایت بیقرار ہوا کیونکہ
کئی روز بغیر کھانے ہو گئے تھے آپسے کہا کہ ای استاد ما القوت۔ قال ذکر الحی الذی لا یموت۔
یعنی ای میرے استاد روزی کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ذکر اس زندہ کا کہ جسکو موت نہین۔
اور فرمایا کہ مخلوق تین قسم کی ہے ایک تو وہ جماعت ہے کہ اپنے نفس سے لڑتی ہے خداوند
عزوجل کے واسطے۔ اور دوسرے وہ کہ خلق سے لڑتی ہے واسطے خدا کے اور تیسرے وہ کہ
حق تعالی کے ساتھ لڑ رہی ہے اپنے نفس کے واسطے کہ کیون تیرا حکم ہماری مرضی کے موافق
نہین ہے اور تیری مشیت ہماری مشاورت کے موافق نہین ہے اور فرمایا کہ جو کہ چاہے
تقوی مین کامل بنے اس سے کہدو کہ تمام گناہون سے باز آئے اور فرمایا کہ جس عمل مین
کہ پیشوا کی پیروی نہین وہ نفس کے واسطے باعث عذاب ہوگا اور فرمایا کہ بندے کی عبادت
درست نہین ہوتی جب تک کہ عدم مین اپنے پر دوستی کا اثر نہین دیکھتا اور فنا مین اثر وجود کا
اور فرمایا کہ عالم اور زاہد اور عابد دنیا سے باہر گئے یعنی چلے گئے مر گئے حالانکہ انکے دل

اب تک غلاف مین تھی کتنا ہو خوب سے گرد اصفہانیون اور شہیدون سے اور فرمایا کہ مرد کا ایمان
کامل نہین ہوتا جب تک کہ اسکا عمل کامل نہو وے ورع سے اور ورع اخلاص سے اور اخلاص
اسکا مشاہدے سے اور اخلاص یہ ہے کہ بجز خداے عز وجل کے جملہ کو ترک کرے اور فرمایا کہ
خوف کرنے والون کے بہترین مخلص لوگ ہین۔ اور مخلصون مین بہترین وہ لوگ ہین
جنکا اخلاص موت تک ہے اور فرمایا کہ سواے مخلص کے کوئی ریا کو نہین جانتا اور فرمایا
کہ مخلصون کو بلا و آفت مین مبتلا کرکے آزماتے ہین اگر وہ اس رنج و بلا مین بے صبر و
بے قرار ہوتے ہین تو انکو جدائی نصیب کرتے ہین اور اگر صبر و شکیبائی کرکے صابر و
ثابت قدم رہتے ہین انکو وصل بحق حاصل ہوتا ہے اور فرمایا کہ جو کوئی خداوند تعالی
کی پرستش اختیار سے نہین کرتا اسکو خلق دنیا کی پرستش مجبوری کرنا پڑتی ہے اور فرمایا کہ سواے
خداے تعالی کے دل کو کسی اور چیز سے آرام دینا حرام ہو کیونکہ ایسا شخص یقین کی بو ہرگز
نہ سونگھے گا اور فرمایا کہ ایسے دل مین کہ جس مین ایسی چیز ہووے کہ جس سے حق تعالے
راضی نہین ہرگز نور خدا داخل نہین ہوتا۔ اور فرمایا کہ ایسا وجد و حال کہ جسپر شاہد قرآن و
حدیث شاہد نہون باطل ہے۔ اور فرمایا کہ فاضلترین اعمال وہ ہے کہ بندہ پاک ہووے
اپنی پاکی کے دیکھنے سے۔ اور فرمایا کہ ہمت وہ ہو کہ زیادہ طلب کرے جب تمام ہووے مقصود
تک پہونچے یا اوس طرح مین ہے اور اگر مقصود ظہور مین آیا تو ضرور کوتاہی ہمت کی ہے
اور فرمایا کہ جو کوئی کہ نقل کرتا ہو ایک نفس سے ساتھ دوسرے کے بغیر یاد خدا کے وہ تمام عمر
اپنی ضائع کرتا ہو اور فرمایا کہ جو دل کہ علم سے سخت ہوتا ہو وہ تمام دلون سے سخت ہوتا ہو
اور اس دل کی علامت کہ علم سے سخت ہوتا ہے یہ ہو کہ بسبب علت و تدبیر کے اپنی تدبیر
کے بھروسے پر خداوند تعالے کو کوئی اپنا کام نہین سونپتا اور جسکو کہ حق تعالی اسکو اسکی
تدبیر پر چھوڑ دیتا ہے اس جہان مین اسکو اپنے سے بیزار رکھتا ہو اور اس جہان مین دوزخ
اسکی قرارگاہ بناتا ہے اور فرمایا کہ علما تین قسم کے ہین ایک تو وہ عالم کہ ظاہری علم سے

عالم ہین اور اپنا ظاہری علم اہل ظاہر کے سامنے ظاہر کرتے ہین اور دوسرے وہ عالم ہین کہ
جو عالم باطن ہین اور وہ اپنے علم کا اظہار صاحبان باطن کے سامنے کرتے ہین اور تیسرے
وہ عالم ہین کہ ان کا علم انکے اور حق تعالے کے درمیان ہے اور دوسرے ان کے
علم سے بالکل بے خبر ہین اور فرمایا کہ آفتاب کا طلوع ہونا اور غروب ہونا اگر زیادہ
خوش ہے تو ایسے شخص پر ہے کہ جو اپنا تن وجان ومال ودنیا وآخرت حق تعالے پر
فدا کرتا ہے اور حق تعالے کو ان سب سے برگزیدہ سمجھتا ہے اور فرمایا کہ جہل سے بڑھکر
کوئی گناہ نہین ہے اور فرمایا کہ دیکھو اپنے آپ کو بزرگ سمجھکر فقیرون کو حقارت کی
آنکھ سے مت دیکھنا کیونکہ وہ یعنے فقرا وارث اور قائم مقام انبیا علیہم السلام کے ہین
کسی نے کہا کہ آپ کا علم کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہمارا علم ایسا نہین کہ تصرف مین آوے
لیکن وہ علم ایسا ہی کہ تکلف سے رہا نہین کر سکتا اگر وہ بات درمیان مین آوے تحقیق
تمامی ہستی کو تجھ سے لیوے اور فرمایا کہ ہمارے اصول چھ ہین ایک تو تمسک خدا کے
تعالی کی کتاب پر دوسرے اقتدا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر تیسرے حلال کھانا چوتھے
خلق آزاری سے برکران رہنا اگرچہ وہ آزار پہونچاوین پانچوین منہیات سے دور رہنا
چھٹے حقوق کے ادا کرنے مین جلدی کرنا۔ اور فرمایا کہ ہمارے مذہب کے اصول تین ہین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرنا اخلاق اور افعال مین دوسرے حلال کھانا
تیسرے افعال مین اخلاص پیدا کرنا اور پہلی چیز کہ بندی کو چاہیے توبہ ہے اور وہ
گناہون پر شرمندہ ہونا بری خواہشون کو دل سے دور کرنا اور بری حرکتون کو نیک
حرکتون سے بدلنا ہی اور بندی کو توبہ حاصل نہین ہوتی جب تک کہ خاموشی کو اپنے اوپر لازم
نہین کرتا ہی اور خاموشی لازم نہین ہوتی جب تک کہ خلوت نشینی اختیار نہین کرتا ہے
اور خلوت نشینی لازم نہین ہوتی جب تک کہ حلال نہین کھاتا ہی اور خورش حلال حاصل
نہین ہوتی جب تک کہ حق تعالی کا حق ادا کرے اور حق تعالے کا حق ادا نہین کیا جاتا

جب تک کہ جملہ اعضا کو بجا نہ رکھے اور ان تمام کو کہ بیان کیا ہے کوئی بھی حاصل نہیں ہوتی
جب تک کہ خداوند عزّ و جل سے توفیق کا خواہان ہووے ان تمامی پر اور فرمایا کہ اوّل مقام
عبودیت اپنے اختیار سے خالی ہونا اور اپنی قدرت و قوّت سے بیزار ہونا ہے اور فرمایا کہ
بزرگترین مقامات وہ ہے کہ اپنی بدخصلتی کو نیک خصلتی سے بدل کرے اور فرمایا کہ
آدمیونکو دو چیزیں ہلاک کرتی ہیں ایک تو طلب عزّت دوسرے خوف درویشی۔ اور فرمایا کہ
جسکا دل فروتن و متواضع زیادہ ہوتا ہے شیطان اُسکے قریب نہیں پھٹکتا۔ اور فرمایا کہ پانچ
چیزیں گوہر نفس ہیں وہ درویش کہ توانگری دکھاوے وہ بھوکا کہ سیری کا اظہار کرے
وہ آندوہگین کہ خوشی دکھاوے وہ مرد کہ کسی سے دشمنی ہووے اور دوستی کا اظہار کرے
اور وہ شخص کہ رات بھر نماز پڑھے اور دن بھر روزہ رکھے اور اپنے آپ کو قوّت والا ظاہر کرے
اور فرمایا کہ خداوند عزّ و جل اور بندوں کے درمیان کوئی پردہ سخت تر دعوے کے پردے سے
نہیں ہے اور کوئی راہ افتقار یعنی محتاجی و عاجزی سے نزدیک زیادہ خداوند عزّ و جل سے
نہیں ہے اور فرمایا کہ جو کہ مدعی ہوتا ہے خائف نہیں ہوتا اور جو کہ خائف نہیں ہوتا امین
نہیں ہوتا اور جو کہ امین نہیں ہوتا اُسکو سلطان کے خزانوں پر آگاہی نہیں ہوتی۔ اور
فرمایا کہ جو کہ دوروئی کرتا ہے اپنے سے غیر کے ساتھ وہ صدق کی بو بھی نہ پاوے گا۔ اور
اپنے ساتھ دوروئی رہا ہووے اور فرمایا کہ جو بدعتی سے ملتا ہے سُنّت اُس سے چھین لیجاتی ہے
اور جو کہ بدعتی کے افعال سے خوش ہوتا ہے حق تعالےٰ نور ایمان اُس سے لے لیتا ہے
اور فرمایا کہ جو مال کہ اہلِ معاصی سے لیویں حرام ہو اور فرمایا کہ سُنّت کی مثال دُنیا میں مثل
بہشت کے ہے آخرت میں اور فرمایا کہ جو کہ بہشت میں داخل ہوا رنج و بلا سے امن میں ہوا
اسی طرح سے جو شخص کہ سُنّت کی راہ پر پڑا خواہش نفسانی اور بدعت سے امن میں ہوا
اور فرمایا کہ جو کہ طعن کرتا ہے کسب پر گویا کہ سُنّت پر طعن کرتا ہے اور جو کہ طعن کرتا ہے
توکّل پر گویا کہ ایمان پر طعن کرتا ہے اور فرمایا کہ اہلِ توکّل کا کسب درست نہیں جب تک کہ

کہ مردِ سُنّت کو اختیار نہ کرین اور جو متوکل ہے اسکا کسب درست نہین مگر خلق کی مددگاری کی
نیت سے تاکہ لوگون کا دل اس سے فارغ ہووے اور فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہو کہ صبر سے بیٹھے
تو ایسا کر اور اس قوم سے مت ہو کہ صبر تجھپر بیٹھے اور فرمایا کہ تمام آفتون کی جڑ تھوڑا صبر ہے
چیزون مین - اور عارف کے شکر کی غایت وہ ہو کہ جانے کہ عاجز ہے اس سے کہ اسکا ایسا
شکر ادا کرنے سے کہ جیسا کہ شکر کے ادا کرنے کا حق ہے عاجز ہے اور فرمایا کہ خداوند عزوجل
کی ساعت بساعت دمبدم عطاؤن کا نزول ہے اور سب سے بڑی عطا وہ ہو کہ اپنی یاد تیرے
دل مین ڈالتا ہے اور فرمایا کہ خدا کو بھول جانے سے بڑھ کر کوئی گناہ نہین ہے اور فرمایا
کہ جو کہ اپنی آنکھون کو حرام کی طرف سے بند کرتا ہے ہرگز اسکی عمر بھر کوئی صدمہ اسکو
نہین پہونچتا اور فرمایا کہ حق تعالےٰ نے عرش سے لے کر ثریٰ تک کوئی مکان عزیز تر
مومن کے دل سے پیدا نہین کیا کیونکہ خلق کو اپنی معرفت سے عزیز تر کوئی شی نہین
عطا کی ہے اور ظاہر ہے کہ عزیز ترین چیز کو عزیز ترین جگہ مین رکھتے ہین پس ثابت ہوا
کہ دل مومن عزیز تر ہے اور اگر جہان مین اس سے عزیز ترین کوئی جگہ ہوتی تو ضرور اپنی
معرفت کو اس مین رکھتا اور فرمایا کہ عارف وہ ہو کہ کبھی اسکا ذائقہ نہین بدلتا بلکہ ہر دم
خوشبودار تر ہوتا ہو اور فرمایا کہ کوئی یار وہ نہین ہو مگر خدای تعالی اور کوئی دلیل و رہنما
نہین ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کوئی توشہ نہین ہو مگر تقوی اور کوئی عمل نہین ہے
مگر صبر ان پانچ چیزون پر کہ مینے بیان کین اور فرمایا کہ کوئی روز نہین گذرتا کہ حق تعالے
ندا نہین کرتا کہ ای میرے بندے تو انصاف نہین دیتا ہی مین تجکو یاد کرتا ہون اور تو مجھے
فراموش کرتا ہے اور مین تجکو اپنی طرف بلاتا ہون اور تو دوسرے کسی کی درگاہ مین جاتا ہی
اور مین بلاؤن کو تجھ سے ہٹاتا ہون اور تو گناہ پر تکیہ لگاتا ہے ای فرزند آدم کل
قیامت کو کہ تو حاضر ہوگا کیا معذرت پیش کرے گا - اور فرمایا کہ خدای تعالی نے خلق کو
پیدا کیا اور فرمایا کہ مجھ سے بھید کہو اور اگر بھید نہین کہہ سکتے ہو تو میری طرف دیکھو اور یہ بھی

نہین کرسکتے ہو تو اپنی حاجت ہی مجھ سے مانگو اور فرمایا کہ ہرگز دل زندہ نہین ہوتا جب تک کہ
نفس نہین مرتا اور فرمایا کہ جو کہ اپنے نفس پر مالک ہوا عزیز ہوا بلکہ دوسرون پر بھی مالک ہوا
جیسا کہ نقل کرتے ہین کہ اپنے تن کا بادشاہ ہر تن کا بادشاہ ہے کیونکہ کوئی دشمن تجھپر
غالب نہ آئیگا جب کہ تو اپنے اوپر غالب ہوگا اور جبتک کہ نفس اسیر مالک ہوا ذلیل ہوا اور
صدیقون کا اول گناہ نفس کے ساتھ انکا موافقت کرنا ہے اور فرمایا کہ خداوند عز و جل کے
نزدیک کوئی عبادت فاضلتر مخالفت خواہش نفسانی سے نہین ہے اور فرمایا کہ جسنے اپنے
نفس کو پہچانا خداوند عز و جل کو پہچانا اور جسنے کہ خداوند تعالے کو پہچانا غم اور شادی کے
سمندر مین غرق ہوا اور فرمایا کہ معرفت کی غایت حیرت اور دہشت ہے اور فرمایا کہ اول
مقام معرفت وہ ہے کہ بندے کو یقین دیتے ہین اور اس یقین کی وجہ سے تمامی اعضا
اسکے آرام پکڑتے ہین یعنی بڑے خطرے بباعث کمزوری یقین کے پیدا ہوتے ہین بدینوجہ
پہلے اسکو یقین کامل عطا فرماتے ہین اور فرمایا کہ اہل معرفت خدا اصحاب اعراف ہین
تمامی نشان سے انکو پہچانتے ہین اور فرمایا کہ صادق پر خدا ے تعالے ایک ایسا فرشتہ
مقرر کرتا ہے کہ جب وقت نماز آتا ہے بندے کو نماز کے واسطے آمادہ کرتا ہے اور اگر
سو گیا ہو تو بیدار کرتا ہے اور فرمایا کہ کافرون اور گنہگارون کی توبہ سے بڑھکر نا امیدی
زبانی توبہ مین ہے اور فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ کہنا خلق پر لازم ہے مگر اسپر دل سے اعتقاد رکھنا
اور زبان سے اقرار کرنا اور عمل سے وفا کرنا ضروری ہے اور فرمایا کہ اول توبہ اجابت ہے
پھر انابت پھر توبہ پھر استغفار اور اجابت فعل سے ہے اور انابت دل سے اور توبہ نیت
سے اور استغفار تقصیر سے اور فرمایا کہ صوفی وہ ہے کہ صاف ہو کدورت سے اور پر ہو
تفکر سے اور خداوند عز و جل کے قرب مین علیحدہ ہووے بشر سے اور خاک و زر اسکی
آنکھ مین یکسان ہووے اور فرمایا کہ تصوف کم کھانا اور خداوند عز و جل کے ساتھ آرام پکڑنا
اور لوگون سے بھاگنا ہے اور فرمایا کہ توکل حال انبیا علیہم السلام کا ہے جو کوئی کہ توکل مین

حال پیغمبر کا رکھتا ہے اُس سے کہدو کہ اُسکی سُنت کو نہ چھوڑے اور فرمایا کہ اوّل مقام توکل
مین وہ ہے کہ خدا کی قدرت کے آگے اسطرح رہے جیسے کہ مُردہ غسال کے آگے رہتا ہے
تاکہ جس طرح کہ چاہے اُسکو لوٹاوے اور اُسکی کچھ خواہش نہووے اور حرکت نہو۔ اور فرمایا کہ
توکل درست نہین ہوتا مگر بذل روح سے اور بذل روح حاصل نہین ہوتا مگر تدبیر کے ترک
سے اور فرمایا کہ توکل کے نشان تین ہین ایک وہ کہ سوال نکرے اور جب روبرو آوے
قبول نکرے اور جب قبول کر لیوے چھوڑ دیوے اور فرمایا کہ اہل توکل کو تین چیزین دیتے
ہین حقیقت یقینی اور مکاشفۂ غیبی اور مشاہدۂ قُرب حق تعالےٰ اور فرمایا کہ توکل وہ ہے
کہ تو حق تعالےٰ کو متہم نہ کرے یعنی جو کچھ کہ اُسنے کہا ہے تجکو پہونچاؤنگا ضرور پہونچاوے گا
اور فرمایا کہ توکل وہ ہے کہ اگر کوئی چیز ہووے اور اگر نہووے ہر دو حال مین ساکن
رہے اور فرمایا کہ توکل اُس دل کو حاصل ہوگا کہ جو خداے تعالےٰ کے ساتھ علاقہ
ماسوا کو چھوڑ کر زندگی بسر کرے گا۔ اور فرمایا کہ جملہ احوال کے واسطے ایک رُو ہے اور
ایک پُشت مگر توکل کے واسطے کہ تمامی رُو ہی ہے بغیر پُشت کے مطلب اِسکا یہ ہے کہ زُہد
اور تقویٰ یا پرہیز کرنا دُنیا سے ہووے اور مجاہدہ نفس اور ہوا کی مخالفت مین ہووے
اور علم معرفت اشیا کے دیکھنے اور جاننے مین ہووے اور خوف و رجا لطف کبریا پہ ہووے
اور تفویض و تسلیم رنج و عنا مین ہووے اور رضا قضا پر اور شکر نعمتون پر اور صبر بلا پر
اور توکل خدا ہی پر ہووے اسلیے توکل ہمہ رُو بغیر پُشت ہے اور اگر کوئی کہے کہ دوستی
بھی اسیطرح پر ہے تو ہم اُسکو جواب دینگے کہ دوستی ساتھ خداے تعالیٰ کے ہوتی ہے نہ خدا پر
اور فرمایا کہ دوستی ایسی ہے کہ گویا طاعت کی گردن مین ہاتھ ڈالنا اور مخالفت سے دُور
ہونا اور فرمایا کہ جو کہ خداے عزّوجل کو دوست رکھتا ہے عیش اُسکا رکھتا ہی اور فرمایا کہ
حیا خوف سے بلند تر ہے کیونکہ حیا خاص بندون کو ہوتی ہے اور خوف عالمون کو اور فرمایا
کہ عبودیت راضی برضاے الٰہی ہونا ہے خداے عزّوجل کے فعل پر اور فرمایا کہ مراقبہ وہ ہے

کہ دُنیا اور آخرت کے فنا ہونے سے نہ ڈرے اور فرمایا کہ خوف نر ہے اور رجا مادہ ہے
اور ایمان ان دونوں کا فرزند ہے اور فرمایا کہ جس دل میں کبر و غرور ہوتا ہے خوف و
رجا اُس دل میں قرار نہیں پکڑتے۔ اور فرمایا کہ خوف منہیات سے دور ہونا اور رجا
احکام کی بجا آوری کے واسطے دوڑنا ہے اور علم رجا سے حاصل نہیں ہوتا مگر خوف سے
اور فرمایا کہ بلند ترین مقام خوف وہ ہے کہ بندہ ڈرنے والا ہو اس سے کہ خدائے تعالےٰ
کے علم میں اسکی قسمت میں کیا لکھا ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص نے دعویٰ خوف کا کیا
حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیرے سر میں قطعیت یعنی علٰحدگی و بریدگی کے
خوف کے علاوہ اور کوئی خوف ہے اُس نے کہا کہ ہاں ہے آپ نے فرمایا کہ تو نے
خدائے تعالیٰ کو ابھی نہیں پہچانا کیونکہ تو قطعیت سے نہیں ڈرتا اور فرمایا کہ صبر کرنا
خدائے تعالیٰ سے خوشی کی امید رکھنا ہے اور فرمایا کہ مکاشفہ وہ ہو کہ فرمایا ہے
لَوْ کُشِفَ الْغِطَآءُ مَا ازْدَدْتُّ یَقِیْنًا یعنے اگر اُس چیز سے پردہ اُٹھا دیا جائے تو میرا یقین زیادہ نہو
اور فرمایا کہ فتوت یعنی جوانمردی پیروی سنت ہے اور فرمایا کہ زہد چار چیز میں ہے اوّل کھانے
کی چیزوں میں کہ آخری نتیجہ اُسکا پاخانہ ہے اور دوسرے پہننے کے کپڑوں میں کہ آخر کو کہنہ
و ناچیز ہوگا اور تیسرے بھائی بندوں میں کہ اُسکا آخر جدائی ہوگی اور چوتھے زہد دُنیا میں
کہ آخر اسکی فنا ہے اور فرمایا کہ ورع دُنیا کا چھوڑنا ہے اور دُنیا نفس ہے جو کہ اپنے نفس کو
دوست رکھتا ہے خدا کے دشمن کے ساتھ دوستی کیے ہے اور فرمایا کہ نفس کو چھوڑ کر خدائے
تعالےٰ کی طرف رجوع کرنا ایک سخت سفر ہے اور فرمایا کہ نفس تین صفتوں سے خالی نہیں
یا تو کافر ہے یا منافق یا مُرائی یعنے ریاکار۔ اور فرمایا کہ نفس کی شرارتیں بہت ہیں ایک
منجملہ اُن شرارتوں کے یہ ہے کہ فرعون کو فرعونی پر رکھتا ہے اور وہ دعویٰ خدائی کا ہے
اور فرمایا کہ اُنس اُس شخص کے ساتھ کر کہ جو اُسکے نزدیک ہے جسکی تجکو ضرورت ہے
اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے نکوکاروں کو خیرات سے قربت دی اور یقین سے قربت دی

اور فرمایا کہ روغن کو نگاہ رکھے تاکہ عقل کی شمع روشن ہے کیونکہ کسی دل ناقص نے ہرگز خدا کو
نپایا ہو اور فرمایا کہ تجلی تین طرح پر ہے تجلی ذات کرو مکاشفہ ہو یعنے اسرار الٰہی کا دل پر
سالک کے کشف ہونا اور تجلی صفات اور وہ موضع نور ہے اور تجلی حکم ذات اور وہ آخرت ہو
اور ما فیہا یعنے جو اسمین ہو اور فرمایا کہ انس وہ ہے کہ بندے کے اعضا بندے سے انس
لیتے ہین اور بندہ انس لیتا ہو خداے تعالےٰ سے۔ اور فرمایا کہ ورع زہد کا اوّل درجہ ہے اور
زہد توکل کا اوّل درجہ ہو اور توکل عارف کا اوّل درجہ ہے اور معرفت قناعت کا اوّل درجہ ہے
اور قناعت شہوات یعنی خواہشون نفسانی کا ترک کرنا ہے اور وہ رضاے حق کا اوّل درجہ ہے
اور رضا موافقت کا اوّل درجہ ہے لوگون نے پوچھا کہ نفس پر سب سے کون چیز سخت تر ہے
فرمایا کہ اخلاص کیونکہ نفس کو اخلاص مین کچھ نصیب نہین ہو اور فرمایا کہ اخلاص اجابت یعنی
قبولیت ہو جسکو اجابت یعنی قبولیت نہین اخلاص نہین اور فرمایا کہ اخلاص یہ ہے کہ جسطرح کہ
دین کو خداے تعالیٰ سے لیا ہے اسی طرح پر خداے تعالیٰ کے حوالے کرنا اور کسی کو نہ دینا
لوگون نے کہا کہ آپ ہم سے صادقون کے اوصاف بیان کرین فرمایا کہ تم اسرار صادقون
کے لاؤ یعنے سیکھو تاکہ مین تم کو خبر دون صادقون کے اوصاف سے لوگون نے پوچھا کہ
مشاہدہ کیا ہے فرمایا کہ عبودیت۔ لوگون نے پوچھا کہ گنہگارون مین بھی انس ہوتا ہے
فرمایا کہ نہین ہوتا اور نہ اس شخص مین کہ اندیشہ گناہ و نافرمانی کا کرتا ہے۔ لوگون نے
پوچھا کہ جو کہ نماز رات بھر پڑھتے ہین انکو ثواب کس چیز کا ملتا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ دن
بھر نا راستی سے محفوظ رہتے ہین لوگون نے کہا کہ ایک مرد کہتا ہے کہ مین روزی کیواسطے
حرکت نہین کرتا جب تک کہ مجکو حرکت نہین دیتے فرمایا کہ یہ بات نہین کہتے مگر دو شخص
یا تو صدیق یا زندیق۔ لوگون نے کہا کہ رات و دن مین ایکبار کھانا کھانے کے بارے
مین آپ کیا کہتے ہین فرمایا کہ ایکبار رات و دن مین کھانا کھانا صدیقون کا ہو لوگون نے
کہا دو بار کھانا فرمایا کہ کھانا مومنون کا۔ لوگون نے کہا کہ تین بار کھانا [illegible] فرمایا کہ کھانا

چار پایون کو یعنے چار پایون کا کام ہے۔ لوگون نے نیک خصلتی کو پوچھا فرمایا کہ سب سے ادنیٰ درجہ اُسکا یہ ہے کہ لوگونکی تکلیف کا بوجھ کھینچنا اور بدی کا بدلہ نکرنا بلکہ اُسپر معاف کرنا اور اُسکے واسطے خداوند عز وجل سے استغفار کرنا اور فرمایا کہ بندون کا خدا ے تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا زہد ہے۔ لوگون نے پوچھا کہ کس چیز سے بندہ لطف حق کے اثر کا مستحق ہوتا ہے فرمایا کہ گرسنگی اور بیماری اور بلا مین صبر کرنے اور اِلّا ماشاء اللہ تعالےٰ کے کہنے سے۔ لوگون نے پوچھا کہ جو کہ بہت روز تک کچھ نہین کھاتا اُسکی وہ بھوک کہان چلی جاتی ہے فرمایا کہ اُس نار یعنے آتش گرسنگی کو نور الٰہی افسردہ کر دیتا ہے اور فرمایا کہ گرسنگی کی تین قسم ہین ایک جوع طبع اور یہ محل عقل ہے اور دوسرے جوع موت اور یہ موضع فساد ہے اور تیسرے جوع شہوت اور یہ موضع اسراف ہے۔ لوگون نے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا کہ گناہ کا بھول جانا ایک مرد نے کہا کہ توبہ وہ ہے کہ گناہ کو بھول نجانا حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسا نہین ہے جیسا کہ تو نے سمجھا ہے کیونکہ جفا کی یاد وفا کے ایام مین سخت جفا یعنے ظلم ہے ایک شخص نے کہا کہ مجھے وصیت فرمایئے فرمایا کہ تیری نجات چار چیزون مین ہے یعنے تنہائی اور کم کھانا اور خاموشی اُسنے کہا کہ آپ چاہتے ہین کہ مین آپ کی صحبت مین رہون آپ نے فرمایا کہ جب مین مر جاؤنگا تو تو کسکی صحبت مین رہیگا اُسنے کہا کہ خدا ے تعالےٰ کے ساتھ آپ نے فرمایا کہ اب بھی آپ کو اُسکے ساتھ رکھ اُسنے کہا کہ کہتے ہین کہ شیر آپ کی زیارت کو آتے ہین فرمایا ہان کتا کتے کے پاس آتا ہے اگر تو درندون سے ڈرتا ہے تو میری صحبت مین مت رہ۔ لوگون نے کہا کہ درویش کب آسودہ ہوتا ہے فرمایا کہ حالت استغراق مین۔ لوگون نے کہا کہ ہم تمام خلق سے کسکے ساتھ صحبت کرین فرمایا کہ عارفون کے ساتھ کیونکہ وہ ہر چیز کو کثیر شمار کرتے ہین اور جو فعل کہ کسی سے صادر ہوتا ہے اُسکی اُنکے پاس ایک تاویل ہوتی ہے یعنے اُس فعل پر گرفت نہین کرتے ضرور ہے کہ تجکو ہر حال مین معاف و معذور رکھین گے۔

آپ کی مناجات یہ ہی الٰہی تو مجھ ایسے ناچیز کو یاد کرتا ہی کہ مین کچھ بھی نہین ہون اور اگر مین تجھے یاد کرون تو مین ہون ہی کیا مجھے یہ خوشی کافی نہین اور مجھ سے ناکس زیادہ کوئی بھی نہوگا۔

کہتے ہین کہ سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ عالم اور واعظ حقیقی تھے اور بہت خلق انکی بدولت راہ ہدایت پر آئی اور اُس روز کہ وفات اُنکی نزدیک پہونچی چارسو مُرید انکے تھے اور وہ سب مردان حقیقی انکے آس پاس اور سرہانے بیٹھے تھے پوچھا کہ ای شیخ آپ کا جانشین کون ہوگا اور آپکے منبر پر کون وعظ کہے گا۔ ایک آتش پرست تھا کہ اُسکو شادول گبر کہتے تھے حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھین کھولدین اور فرمایا کہ میری جگہ شادول گبر بیٹھے گا یہ سُنکر اُن سبنے کہا کہ شاید حالت نزع مین شیخ کی عقل مین کچھ فتور آگیا ہی بھلا جس شخص کے چارسو شاگرد عالم دیندار ہون ایک گبر کو کہے کہ میرا جانشین بناؤ حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شور وغوغا مت کرو جاؤ اور شادول کو بلالاؤ گئے اور اُسکو بلالائے آپنے جب اُسکو دیکھا فرمایا کہ تم میری وفات کے تین روز بعد نماز ظہر ادا کر کے میرے منبر پر بیٹھکر خلق کے سامنے وعظ کہنا یہ کہا اور واصل بحق ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تیسرے روز نماز کے بعد خلق جمع ہوئی شادول آیا اور منبر پر چڑھا وہی اپنی کلاہ گبری سر پر دھرے اور زُنار کمر پر باندھے تھا پہلے اُسنے کہا کہ تمھارے اس سردار نے مجکو تمھارا ہادی بنایا ہی اور مجھسے فرمایا کہ ای شادول وہ وقت آگیا کہ تو اُس آتش پرستی کے زُنار کو کاٹ ڈالے اور توڑکر پھینکدے سو اب مین کاٹتا ہون اور فی الفور چُھری نکالکر زُنار کو کاٹ ڈالا اور وہ گبری ٹوپی سر سے اُتار کر پھینکدی اور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا پھر کہا کہ شیخ نے کہا ہی کہ سب سے کہنا کہ جو کہ تمھارا پیر تھا اور تمھارا اُستاد بھی تھا اُسنے نصیحت کی ہی اور اُستاد کی نصیحت ماننا شرط ہے دیکھو شادول نے زُنار ظاہری کاٹا اگر تم چاہتے ہو کہ کل قیامت کو ہمکو دیکھو تو تمکو تمھاری جوانمردی کی قسم ہے کہ اپنی جوانمردی سے اپنے سارے باطنی زُنار کاٹ ڈالو یہ اُسکا کہنا تھا کہ حاضرین جلسہ سے قیامت کا سا شور وغوغا بلند ہوا اور بہت کی

عجیب حالت ہو گئی نقل ہے کہ اُس روز کہ شیخ کا جنازہ اُٹھایا بہت خلق جمع تھی اور فریاد
و آہ و زاری کرتی تھی ایک جہود نے جسکی عمر ستر برس کی تھی جب وہ شور و غوغا سنا باہر آیا تاکہ
دیکھے کہ کیا حال ہے جب جنازہ اُسکے قریب پہونچا تو وہ شور کرنے لگا کہ لوگو جو کچھ کہ میں دیکھتا
ہون تم بھی دیکھتے ہو لوگون نے کہا کہ تو کیا دیکھتا ہے کہا کہ فرشتے آسمان سے اُتر اُتر کر آپکو
اُسکے جنازے پر مل رہے ہین اور یہ کہتے ہی اُسنے کلمۂ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گیا حضرت
ابو طلحہ مالکیؒ کہتے ہین کہ سہل رحمۃ اللہ علیہ جس روز کہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوے اور جس روز کہ
وفات کی روزہ دار تھے اور حق تعالیٰ سے واصل ہوے ایسے ہی حال مین کہ روزہ افطار
نہ کیا تھا۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ یارون کے ساتھ بیٹھے تھے ایک
مرد سامنے سے آپ کے گذرا حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ مرد کچھ اسرار رکھتا ہے اتنے
مین وہ مرد غائب ہو گیا بہت تلاش کیا نہ پایا جب حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے وفات کی
ایک مرید آپ کی قبر پر بیٹھا تھا وہی مرد گذرا مرید نے اُسے دیکھکر کہا کہ ای خواجہ اس شیخ نے
کہ یہان مدفون ہے کہا تھا کہ تو اسرار رکھتا ہے تجھے اُس خدا کے حق کی قسم کہ جسنے تجکو یہ اسرار
عطا کیا ہے کہ کوئی کرامات ہمکو دکھا اُس مرد نے حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی طرف اشارہ
کیا کہ ای سہل کہو حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے باواز بلند قبر مین کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
پھر اُس مرد نے کہا کہ ای سہلؒ کہتے ہین کہ اُس اہل قبر کے واسطے کہ جسنے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ کہا ہو قبر کا اندھیرا نہین ہوتا یہ سچ ہے حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے قبر کے
اندر سے جواب دیا کہ راست ہے۔

اُنتیسوان باب حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ نسیم وصال کے ہمدم وہ حریم جلال کے محرم وہ صدر طریقت کے مقتدا وہ راہ حقیقت کے رہنما وہ عارف اسرار الٰہی قطب وقت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ مقدم طریقت اور مقتدای طوائف تھے قسم قسم کے لطیفوں سے مخصوص تھے اور سید محبان وقت اور خلاصۂ عارفان عہد کے تھے بلکہ اگر عارف نہو تے تو معروف نہوتے اور کرامات اور ریاضات اُنکے بہت ہیں اور فتوی اور تقوی میں آیت عظیم تھے اور لطف و قرب سے متصف تھے اور مقام شوق اور اُنس میں درجۂ اعلی رکھتے تھے آپکے ماں اور باپ ترسا تھے جب اُنھون نے آپکو معلم کے پاس بھیجا تو اُستاد نے کہا کہو ثالث ثلاثہ آپنے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہو اللہ الواحد ہر چند معلم کہتا تھا کہ کہو ثالث ثلاثہ ہے آپ یہی کہتے تھے کہ نہیں وہ ایک ہے ہرچند اُستاد نے آپ کو مارا لیکن مفید نہوا ایک بار اُستاد نے آپ کو سخت مارا آپ بھاگ گئے اور پھر آپ کو نپایا آپکے ماں اور باپ نے کہا کہ کاشکے وہ پھر آجاتا اور جس دین میں کہ وہ چاہتا ہم اُسکے ساتھ موافقت کرتے آپ وہان سے خدمت میں علی بن موسی الرضا رحمۃ اللہ علیہ کی پہونچے اور اُن ہی سے بیعت کی اور مسلمان ہوئے اُسکے بعد آپ آئے اور اپنے باپ کے گھر پر دستک دی کہا کہ کون ہے کہا معروف کہا کہ کون سے دین میں ہو تو کہا کہ دین پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ اور ماں بھی مسلمان ہوگئے پھر حضرت داؤد طائیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے بہت ریاضت کی اور عبادت تمام بجالائے اور اسقدر صدق میں قدم رکھا کہ مشہور ہوگئے محمد بن منصور طوسیؒ نے کہا کہ میں حضرت معروفؒ کے نزدیک بغداد میں تھا مینے ایک اثر اُن میں دیکھا مینے کہا کہ مین کل کے روز آپ کے پاس تھا یہ نشان نہ تھا یہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ایسی بات کہ جو تیرے حوصلے سے باہر ہے مت پوچھ بلکہ وہ بات پوچھ جو تیرے کام آوے مینے کہا کہ آپ کو آپ کے معبود کی قسم ہے بتائیے کہ یہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ کل نماز پڑھتے مین میرے دل مین گذرا کہ مکہ معظمہ مین جاؤن اور طواف کرون مین وہان گیا اور طواف سے فارغ ہو کر چاہ زمزم کی طرف گیا کہ پانی پیون میرا پانون پھسلا اور مین منھ کے بھل گرا یہ نشان اُسی کا ہے۔ نقل ہے کہ حضرت معروفؒ نے فرمایا کہ مین ایکبار

اپنا مُصلّٰے اور کلام مجید مسجد مین چھوڑ کر دجلے پر طہارت کے واسطے گیا ایک بڑھیا میرے بعد
مسجد مین آئی اور مُصلّٰے اور قرآن مجید دونون اُٹھا کر جلدی سے چلدی اتنے مین مین بھی آیا اور اُسکے
پیچھے پیچھے چلا جب اُسکے مین قریب پہونچا تو مینے سر جھکا کر اُس سے کہا (تاکہ میری آنکھ اُسکے
چہرے پر نہ پڑے) کہ کیا آپ کا کوئی لڑکا قرآن خوان ہے اُسنے کہا کہ نہین مینے کہا تو پھر آپ
کلام مجید کیا کرینگی مجھے دیدیجیے اور مُصلّٰے آپ ہی لیجایئے وہ بڑھیا اس حلم و بُردباری سے
متعجب رہی اور دونون چیزین مجکو لوٹا دین مینے کہا بھی کہ مُصلّٰے مینے آپ کو بخشدیا آپ
لیجایئے لیکن وہ عورت کچھ ایسی شرمندہ ہوئی کہ چلی گئی اور یہ بھی نقل ہے کہ ایکروز
حضرت معروفؒ ایک جماعت کے ساتھ جا رہے تھے ایک جوانون کی جماعت فسق و فجور مین مبتلا
تھی جب اُنکے گذر کر دجلے کے کنارے پہونچے تو آپ کے ہمراہیون نے کہا کہ یا شیخ دُعا کیجیے تاکہ
حق تعالےٰ ان سب کو غرق کر دیوے اور انکی نحوست منقطع ہوجاوے اور اُنکے فساد کا اثر
دوسرون پر نہ آوے حضرت معروفؒ نے فرمایا کہ ہاتھ اُٹھاؤ پھر فرمایا کہ الٰہی جسطرح کہ تو نے
اُنکو خوش عیش مین رکھا ہے اِسیطرح اُنکو اُس جہان مین عیش خوش عطا فرمائیو سب اصحاب
متعجب رہے اور کہا کہ اے شیخؒ ہم اِس راز کو نہین جانتے ہین آپ نے فرمایا کہ ذرا توقف کرو
کہ ظاہر ہوجائے گا اُس جماعت کی نظر جون ہی کہ شیخؒ پر پڑی اُنھون نے اپنے رباب
توڑ ڈالے اور شراب پھینکدی اور زار زار رونے لگے اور آکر حضرت شیخؒ کے قدمون پر گرے
اور توبہ کی حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ مُراد سب کی بغیر ڈوبے حاصل ہوئی اور بغیر
اُسکے کہ رنج کسیکو پہونچے۔ نقل ہے کہ سری سقطیؒ نے کہا کہ مینے عید کے روز حضرت معروفؒ
کو دیکھا کہ کھجورین چُن رہے ہین مینے کہا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہین آپ نے فرمایا کہ مینے
اِس لڑکے کو دیکھا کہ رو رہا تھا مینے پُوچھا کیون روتا ہے اُسنے کہا کہ مین یتیم ہون دیکھتا
ہون کہ اور لڑکے تو نئی پوشاک پہنے ہین اور میرے پاس نہین ہے۔ مین اِس لیے
یہ دانے کھجور کے چُن رہا ہون تاکہ ان کو بیچ کر اُسکے واسطے جوز یعنے اخروٹ خریدون

تاکہ اُن سے بازی کرے اور نہ دوسرے سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مینے یہ سنکر کہا کہ اِس کام کو
مین انجام دیدونگا آپ بیفکر رہیے پھر مین اُس لڑکے کو لے گیا اور نیا لباس اُسکو پہنایا
اور اُسکو اخروٹ خرید دیے اور اُس لڑکے کا دل خوش کر دیا فی الفور میرے دل مین ایک نور
پیدا ہوا اور میری حالت دوسری ہی طرح پر ہو گئی۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت معروف رحمۃ اللہ علیہ کی
خانقاہ مین ایک مسافر آیا اور وہ قبلے کو نہ جانتا تھا منہ دوسری طرف کرکے نماز پڑھی بعد اسکے
جب اُسکو معلوم ہوا تو شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ حضرت آپ نے مجھکو کیون اطلاع نہ کی آپنے فرمایا
کہ ہم درویش ہین ہمکو تصرف سے لینے کیسکے کام مین دخل دینے سے کیا کام۔ اور اُس مسافر کے
ساتھ اسقدر مہربانی اور مروت سے پیش آئے کہ جو بیان مین نہین آسکتی۔ نقل ہے کہ حضرت معروف رحمۃ اللہ علیہ
کے ماموں تھے کہ حاکم اُس شہر کے تھے ایک روز اُنکا گذر ایک ویرانے مین ہوا حضرت معروف رحمۃ اللہ علیہ
کو دیکھا کہ وہان بیٹھے روٹی کھا رہے ہین اور ایک کتا آپ کے سامنے بیٹھا ہے آپ ایک
نوالہ خود کھاتے تھے اور ایک نوالہ اُسکے منہ مین دیتے تھے آپ کے ماموں نے کہا کہ تمکو
شرم نہین آتی ہے کہ کتے کے ساتھ روٹی کھا رہے ہو آپ نے فرمایا کہ مین شرم ہی کے سبب سے
تو اُسکو روٹی کھلا رہا ہون پھر سر اُٹھایا اور ایک مرغ کو کہ ہوا مین اُڑ رہا تھا آواز دی وہ
مرغ ہوا سے اُترا اور آپ کے ہاتھ پر آبیٹھا لیکن اپنے پرون سے اپنی آنکھ اور منہ کو اُس پرند
نے چھپا لیا حضرت معروف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو کہ خدائے تعالیٰ سے شرم رکھتا ہے ہر چیز اُس سے
شرم رکھتی ہے آپ کے ماموں اپنی اُس بات سے شرمندہ ہوئے۔ نقل ہے کہ ایک روز
آپ کا وضو جاتا رہا آپ نے اُسی دم تیمم کیا لوگون نے کہا کہ حضرت دجلہ سامنے ہے آپ
تیمم کیون کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ مین وہان تک پہونچنے نہ پہونچنے راہ ہی
مین مر جاؤن۔ نقل ہے کہ ایکبار آپ ذوق و شوق کی حالت مین ایک ستون کو
لپٹ گئے اور ایسا اُسکو کھینچا کہ قریب تھا کہ وہ ستون پارہ پارہ ہو جائے حضرت معروف رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا کہ جوانمردی تین چیزون سے ہے ایک تو وفائے بخلاف اور دوسرے ستایش بے جود

تیسرے عطاے بے سوال۔ آور فرمایا کہ خداے تعالی کی گرفت کی علامت بندوں کے
حق مین وہ ہے کہ اسکو اپنے نفس کے کام مین مشغول کرتا ہے کہ وہ اسکو مفید نہین۔
آور فرمایا کہ خداے تعالے کے دوستون کی علامت وہ ہے کہ اُنکی فکر خدا ہی مین ہوتی ہے
اور اُنکو قرار خدا ہی سے ہوتا ہے اور اُنکا شغل خدا ہی کی راہ مین ہوتا ہے آور فرمایا
کہ جب حق تعالے بندے کی سلامتی چاہتا ہے تو عمل خیر کا دروازہ اسپر کھولتا ہے اور
سخن شر کا دروازہ اسپر بند کرتا ہے آور فرمایا کہ بیہودہ گفتگو کرنا کہ جس سے بندے کو
کچھ سود نہو علامت گمراہی کی ہے اور وہ جب کسی کے واسطے بُرائی چاہتا ہے اُلٹا
آپ ہی بدی مین پھنستا ہے آور فرمایا کہ حقیقت وفا کی خواب غفلت سے ہوش مین آنا
اور آفت اور فضول سے اندیشے کا خالی ہونا ہے آور فرمایا کہ بہشت کی طلب کرنا بغیر عمل
کے گناہ ہے اور شفاعت کا امیدوار ہونا بغیر نگاہداشت سُنّت کے ایک قسم کا غرور
ہے اور رحمت کی امید رکھنا نافرمانی کی حالت مین نادانی اور بیوقوفی ہے آور فرمایا کہ
تصوف حقائق کا اختیار کرنا اور دقائق کا بیان کرنا اور اُس چیز سے کہ خلائق کے ہاتھ
مین ہے ناامید ہونا ہے آور فرمایا کہ جو کہ نمودی عاشق ہے کبھی فلاح نپائیگا اور فرمایا کہ
مین ایک ایسا راستہ جانتا ہون کہ خداے تعالے کے سمت نزدیک ہے کہ کسی سے کچھ
نچاہے اور نہ کچھ اپنے پاس رکھے تاکہ کوئی اُس سے مانگے آور فرمایا کہ آنکھون کو بند کرلو
ہر شر و بدی کی طرف سے آور فرمایا کہ زبان کو مدح سے نگاہ رکھو جیسے کہ ہجو سے نگاہ
رکھتے ہو لوگون نے پوچھا کہ ہم کس چیز سے عبادت کا شوق حاصل کرسکتے ہین آپ نے
فرمایا کہ دُنیا کی محبت دل سے دور کرو کیونکہ اگر دُنیا کی کسی چیز کی ذرا سی بھی محبت تمھارے
دل مین ہوگی تو جو سجدہ کروگے اُس چیز کو کروگے لوگون نے محبت سے پوچھا فرمایا کہ
محبت سیکھنے پر منحصر نہین بلکہ خداے تعالے کے فضل اور بخشش پر موقوف ہے جسکو وہ
عطا فرماوے آور فرمایا کہ اگر عارف کے پاس کچھ مال و دولت وغیرہ نہو تو کچھ پروا نہین

اسلیے کہ وہ تو خود سراپا نعمت ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ کھانا خوش خوش کھا رہے تھے
تو لوگوں نے کہا کہ آپ کیا کھا رہے ہیں کہ اسقدر خوش ہیں آپ نے فرمایا کہ میں مہمان ہوں
جو کچھ کہ مجکو دیتے ہیں میں کھاتا ہوں۔ ایک روز آپ اپنے نفس سے فرما رہے تھے کہ اے نفس
مجکو خلاص دے تاکہ تو بھی رہائی پائے ایک روز کسی نے آپ سے وصیت کی درخواست کی
آپ نے فرمایا کہ توکل خدا پر کر تاکہ خدا تیرے ساتھ ہو جاوے اور رضا الٰہی کی طرف رجوع کر
تاکہ تو تمامی شکایتیں اسی سے کرے کہ تمامی خلائق نہ تجکو کوئی نفع ہی پہونچا سکتی ہے
اور نہ تیرا نقصان ہی کر سکتی ہے اور فرمایا کہ جو آرزو و عرض کہ تو کرے اسی شخص سے کر
کہ جسکے پاس جملہ تمناؤں کے علاج موجود ہیں اور جو کہ تجپر رنج یا بلا یا فاقہ سے آوے تو اپنے
دل کو خوش رکھ اور اندوہگین مت ہو دوسرے شخص نے کہا کہ مجھے وصیت کیجیے۔ فرمایا کہ
خوف کر اس سے کہ خدا تعالیٰ تجکو دیکھتا ہے اور تو باوجود اسکے مسکینوں کی جماعت میں نہیں
شامل ہوتا حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معروفؒ نے مجھ سے کہا کہ جب تجکو خدائے
تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو اسکو قسم دے کہ یارب بحق معروف کرخیؒ میری حاجت کو پورا کر
فی الفور قبول ہوگی۔ نقل ہے کہ ایک جماعت شیعہ نے اکتیس ۳۱ روز تک حضرت امام
علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ کے دروازے پر حضرت معروف کرخیؒ سے مزاحمت کی اور پہلو
حضرت معروف کرخیؒ کا توڑ ڈالا آپ بیمار پڑے۔ سری سقطیؒ نے کہا کہ آپ مجھے وصیت کیجیے
آپ نے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو میرے پیراہن کو خیرات کرنا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ دنیا
سے برہنہ جاؤں جیساکہ ماں کے پیٹ سے برہنہ آیا ہوں غرض یہ ہے کہ آپ تجرید میں
مثل نہ رکھتے تھے اور یہ بات آپ کی زیادتی تجرید ہی کی وجہ سے ہے کہ وفات کے بعد
آپ کو تریاک مجرب مشہور کیا کہ جو حاجت لیکر کہ آپ کی قبر مبارک پر جاتے ہیں خداوند عز وجل
اپنے فضل اور آپ کی برکت سے اسکو روا کرتا ہے پھر جب وفات کی (انا للہ و انا الیہ راجعون)
ہر دین کے لوگ آپ پر دعویٰ کرنے لگے۔ جہودی کہتے تھے کہ ہم آپ کا جنازہ اٹھائیں گے

اور ترسا کہتے تھے کہ ہم اور مسلمان کہنے لگے کہ ہم آپکے خادم نے کہا کہ حضرت شیخ کی وصیت یہ ہے کہ میرا جنازہ جو قوم کہ زمین سے اٹھا لیوے وہی میری تجہیز و تکفین کرے اور میں اُسی قوم سے ہون چنانچہ پہلے جہودون نے اٹھایا نہ اٹھا سکے پھر ترسا نے اٹھایا وہ بھی نہ اٹھا سکے پھر اہل اسلام آئے اور اٹھایا اور وہین مدفون کیا نقل ہے کہ ایک روز آپ روزہ دار تھے ظہر کی نماز کے وقت بازار مین گئے ایک سقا نے کہا کہ خدا رحمت کرے اُسپر جو یہ پانی پیوے آپنے پانی لیکر پی لیا لوگون نے کہا آپ تو روزہ دار تھے آپنے فرمایا کہ ہان لیکن اُسکی دعا سے مینے پانی پی لیا جب آپنے وفات کی آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا خدای تعالی نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا کہ مجھے اُس سقا کی دعا کی برکت سے بخشدیا اور محمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا مینے پوچھا کہ خداوند عز وجل نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا کہ بخشدیا مینے کہا کہ زہد اور ورع کی بدولت آپ نے فرمایا کہ نہین بلکہ ایک بات کی برکت سے کہ مینے سماک کے بیٹے سے کوفے مین سنی تھی کہ کہا جو کوئی سب قطع تعلق کرکے خدا ہی کی طرف پھر جاتا ہے خدائے تعالے رحمت سے اُسکی طرف پھرتا ہے اور تمام خلق کو اُسکی جانب رجوع کرتا ہے اُسکی اس بات نے میرے دل مین اثر کیا اور مینے خدائے تعالے کی طرف رجوع کی اور تمامی اشغال سے دست بردار ہوا سوائے خدمت علی بن موسی الرضا رضی اللہ عنہ کے اور اس بات کو مینے اُنسے بیان کیا اُنھون نے فرمایا اگر تو اسپر عمل کریگا تو یہ تیرے واسطے کافی ہے شیخ سری سقطی نے کہا کہ مینے حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین عرش کے نیچے دیکھا مثل اُس شخص کے کہ مدہوش ہو اور حق تعالی کی طرف سے یہ ندا آئی کہ ای فرشتو یہ کون ہے اُنھون نے کہا کہ بار خدایا تو داناتر ہے فرمان آیا کہ معروف ہو کہ ہماری دوستی مین بیخود ہوا ہے اب وہ ہمارے دیدار کے سوا ہوش مین نہ آئیگا اور سوائے ہمارے دیدار کے اُسکو چین و آرام نہ آئیگا۔

تیسوان باب حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ مجاہدے سے نفس کو مارے ہوئے اور مشاہدے سے دل کو زندہ کیے ہوئے وہ سالک حضرت ملکوت وہ شاہد عزت جبروت وہ نقطہ دائرہ الفتلی شیخ وقت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ اہل تصوف کے امام تھے اور اصناف علم مین کامل اور اندوہ و درد کے سمندر تھے اور حلم و ثبات کے پہاڑ اور مروت اور شفقت کے خزانہ تھے اور رموز اور اشارات مین اعجوبہ تھے پہلے جس شخص نے کہ بغداد مین حقائق اور توحید کا ذکر کیا وہ آپ ہی ہین اور اکثر مشائخ عراق کے آپ کے مرید تھے اور آپ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور آپ نے حبیب راعی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دیکھا آپ شروع مین شہر بغداد کے اندر ایک دکان مین سکونت رکھتے تھے ایک پردہ آپ نے اس دکان کے دروازے پر تانا تھا ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے ایکبار ایک شخص کوہ لکام سے آپ کی زیارت کو آیا اُسنے اُس دکان کا پردہ اُٹھا کر آپ کو سلام کیا اور کہا کہ فلان بزرگ نے کوہ لکام سے آپ کو سلام بھیجا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ پہاڑ مین سکونت پذیر ہوئے ہین یہ تو کوئی کام نہین ہے بلکہ مرد وہ ہے کہ بازار کے درمیان بیٹھکر خدا کے ساتھ ایسا مشغول ہو کہ اس سے غائب نہو۔ نقل ہے کہ آپ خرید و فروخت مین دس دینار پر آدھے دینار سے زیادہ نفع نہ لیتے تھے ایکبار آپ نے ساٹھ دینار کے بادام خریدے تھے اتفاق سے بادام گران ہوگئے دلاّل آیا اور کہا کہ آپ اپنے بادام بیچ ڈالیے آپ نے فرمایا کس قیمت پر اُسنے کہا کہ نوّے دینار پر آپ نے فرمایا کہ میرا عہد و اقرار وہ ہے کہ دس دینار پر آدھے دینار سے زیادہ نفع نہ لونگا دلاّل نے کہا کہ مین تو آپ کا مال کم پر نہ بیچونگا آپ نے فرمایا کہ مین تو اپنے اقرار کے خلاف نکرونگا آخرکار نہ دلاّل نے کم پر بیچوائے اور نہ آپ نے

اسقدر زیادہ نفع لینا گوارا کیا دہ بادام یونہی پڑے رہے۔ منقول ہے کہ آپ شروع میں
سقط فروشی کرتے تھے ایک روز ایسا ہوا کہ بغداد کی بازار میں آگ لگی اور تمامی دکانیں وغیرہ
جلکر خاکستر ہو گئین آپ کی بھی دکان ان ہی دکانوں میں تھی کسی نے آکر آپ سے کہا کہ
آپ کی دکان نہیں جلی آپ نے کہا الحمد للہ ہم تو بچ گئے پھر آپ کے دل میں کچھ خیال آیا
اور آپ نے جو کچھ کہ آپ کی دکان میں تھا سب درویشوں کو خیرات کر دیا اور تصوف کے
طریقے کو اختیار کیا لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کا شروع حال کس طرح پر تھا آپ نے فرمایا
کہ ایک روز حبیب راعی رحمۃ اللہ علیہ میری دکان پر گذرے مینے کچھ چیز انکے سامنے پیش کی
اور کہا کہ آپ درویشوں کو تقسیم کر دین انھون نے فرمایا کہ خیرک اللہ جس روز کہ انھون نے
میرے واسطے یہ دعا کی اسی روز سے دنیا میرے دل پر سرد ہو گئی دوسرے روز حضرت
معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ گذرے ایک یتیم لڑکا انکے ساتھ تھا انھون نے مجھ سے فرمایا
کہ اس یتیم کو کپڑے بنا دے مینے اسکو کپڑے بنا دیے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ خدا ے تعالی دنیا کو تیرے دل پر دشمن کر دیوے اور تجھکو اس شغل سے آرام دیوے
انکا یہ کہنا تھا کہ انکی دعا کی برکت سے ایکبارگی دنیا مجھپر سرد ہو گئی اور اسکی ذراسی بھی
الفت مجھ میں نہ رہی اور کہتے ہین کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے برابر کسی نے ریاضت
نہ کی یہانتک کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے کسی شخص کو عبادت مین کامل تر
سری سے نہ دیکھا کہ اٹھانوے سال گذر گئے کہ پہلو زمین پر نہ رکھا یا مگر موت کی بیماری مین حضرت
سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چالیس برس سے میرا نفس شہد کا آرزومند ہے لیکن مینے
اسکو نہیں دیا۔ اور فرمایا کہ مین ہر روز کئی بار آئینے مین اپنی صورت دیکھتا ہون اس خوف
سے کہ ایسا نہو کہ گناہ کی شومی سے میرا چہرہ کالا ہو گیا ہو اور فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ تمامی
مخلوق کا غم والم میرے دل پر آجائے تاکہ وہ سب رنج والم سے خالی اور فارغ ہو جاوین
اور فرمایا کہ جب کوئی مسلمان بھائی میرے پاس آتا ہے اور مین اسکے سامنے اپنی ڈاڑھی مین

ہاتھ ڈالتا ہون تو مجھے بڑا خوف لاحق ہوتا ہے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ میرا نام منافقون مین
لکھ لیوین اور حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مین کسی شخص سے سوائے سری کے
سوال نکرتا تھا کیونکہ مین اُنکے زُہد سے واقف تھا کہ جب اُنکے ہاتھ سے کوئی چیز باہر جاتی
تو خوش ہوتے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مین ایک روز سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے
پاس گیا مینے دیکھا کہ رو رہے تھے مینے پوچھا کہ کیون روتے ہو آپنے فرمایا کہ ایک لڑکا آیا اور
کہا کہ مین آپکا پانی کا آبخورہ ہوا مین لٹکا دون تاکہ پانی سرد ہوجاوے مین اتنے مین سو گیا
مینے ایک حور کو دیکھا مینے کہا کہ تو کسکی مملوکہ ہے اُسنے کہا کہ اُس شخص کی کہ کوزہ پانی سرد کرنے
کے واسطے نہ لٹکا دے پھر میرا کوزہ زمین پر پٹکدیا اور کہا کہ اسکو دیکھ کہ یہ کیا کیا نولے حضرت
جُنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے کوزے کے ٹکڑے دیکھے کہ پڑے تھے اور حضرت
جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مین ایک رات سو رہا تھا جاگ پڑا میرے دل مین آیا کہ مسجد
شونیزیہ مین جاؤن مین گیا مسجد کے دروازے پر ایک شخص ہیبتناک کو مینے دیکھا مین
ڈر گیا۔ اُسنے مجھ سے کہا ای جُنید آپ مجھ سے ڈرتے ہو مینے کہا ہان اُسنے کہا کہ اگر آپ
خدائے تعالیٰ کو اسطرح پہچانتے کہ جیسا کہ اُسکے پہچاننے کا حق ہی اُسکے سوا کسی سے نہ ڈرتے
مینے کہا کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ ابلیس مینے کہا کہ مین چاہتا بھی تھا کہ تجکو دیکھون اُسنے کہا
کہ جس گھڑی کہ آپ میرا خیال فرماتے خدائے تعالیٰ سے غافل ہوتے نہین معلوم کہ باوجود
اس نقصان اور خسارے کے آپکو میرے دیکھنے کی آرزو کیون ہوتی تھی مینے کہا کہ مین
چاہتا تھا کہ تجھ سے پوچھون کہ تجکو فقرا پر بھی کچھ قدرت ہوتی ہی یا نہین اُسنے کہا کہ نہین
مینے کہا کیون اُسنے کہا کہ جب مین چاہتا ہون کہ دُنیا مین اُنکو گرفتار کرون وہ آخرت کیطرف
بھاگ جاتے ہین اور جب مین چاہتا ہون کہ آخرت مین اُنکو گرفتار کرون وہ مولیٰ کی طرف
بھاگ جاتے ہین اور مجکو وہان راہ نہین ہی مینے کہا جبکہ تو اُنپر قدرت نہین پاتا ہے تو تو
اُنکو کچھ دیکھتا ہی اُسنے کہا ہان مین اُنکو اُسوقت دیکھتا ہون کہ جب وقت سماع مین حال و وجد اُنپر

طاری ہوتا ہی اور میں انکو دیکھتا ہوں کہ کہاں سے نالہ و فریاد کرتے ہیں بس یہ کہتے ہی گم ہو گیا جب میں مسجد میں داخل ہوا تو میںنے سری سقطیؒ کو دیکھا کہ سر زانو پر دھرے ہوئے سر اٹھایا اور کہا کہ وہ دشمن خداے تعالی کا جھوٹ کہتا ہی کیونکہ وہ خداے تعالی کو عزیز تر اس سے ہیں کہ انکو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھی نہیں دکھاتا ابلیس لعین کو دکھاوینگا حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ میںنے کہا اے سری سقطی میں ایک مخنثون کی جماعت کیطرف سے گذرا میرے دل میں آیا کہ نہیں معلوم یہ کیسے جیتے ہیں حضرت سری سقطیؒ نے فرمایا کہ کبھی میرے دل میں نہیں گذرا کہ مجھے کسی مخلوق پر بھی فضل و بزرگی ہی تمام جہان میں۔ میںنے کہا کہ اے شیخ کیا مخنثون پر بھی آپ کو فضل نہیں آپ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں۔ **نقل ہے** کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ میں ایکبار سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا میںنے انکو کچھ متغیر دیکھا میںنے پوچھا کہ کیا ہوا انھوں نے کہا کہ ایک نوجوان پیریان کا میرے پاس آیا اور سوال کیا کہ حیا کسکو کہتے ہیں جب میںنے جواب دیا تو وہ پانی ہو گیا یہ جو آپ دیکھتے ہیں میںنے دیکھا درحقیقت وہاں پانی ہی پانی تھا۔ **نقل ہے** کہ ایک پیر کی ایک بہن تھی اُسنے اجازت چاہی کہ آپ کا مکان صاف کردوں اجازت نہ دی اور کہا کہ میری زندگانی تقاضا یہ نہیں کرتی۔ یہانتک کہ ایک روز بہن اُسکی آئی ایک بڑھیا کو دیکھا کہ اُسکا گھر صاف کر رہی ہے آسنے کہا اے بھائی تونے مجکو اجازت کیوں ندی تا کہ تیری خدمت کرتی اور اب ایک نامحرم کو بلوایا۔ آسنے کہا اے بہن دل فارغ رکھ اور مشغول مت ہو اسلیے کہ یہ دنیا ہی کہ ہمارے عشق میں جلتی تھی اور ہم سے محروم تھی اب اُسنے حق تعالی سے اجازت چاہی کہ ہمارے زمانے سے اسکو بھی کچھ حصہ ملے ہمارے حجرے کی جاروب اسکو دی ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میںنے کتنے ایک مشائخون کو دیکھا میںنے کسیکو آپ کے برابر خداے تعالی کی مخلوق پر مشفق نہ پایا۔ **نقل ہے** کہ جو آپ کو سلام کرتا تھا آپ منھ بنا کر جواب سلام فرماتے لوگوں نے اسکا راز پوچھا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کہ سلام

کرتا ہے دوسرے کو اللہ تعالیٰ کی سو رحمتین نازل ہوتی ہین نوّے اُس شخص کے واسطے
ہوتی ہین کہ وہ تازہ رکھتا ہے مین اس لیے منھ بناتا ہون کہ وہ نوّے رحمتین اُسی پر
نازل ہون۔ بیان سے مصنف کتاب کا مقولہ ہے اگر کوئی کہے یہ ایثار تھا اور درجۂ
ایثار اُنکے ایثار سے بڑھکر ہے کیونکہ بھائی مسلمان کو اپنے سے بہتر جانا ہوگا تو ہم جواب
مین کہین گے کہ نحن نحکم بالظاہر۔ منھ بنانے کو ہم ظاہری حکم کے ساتھ تعبیر کرسکتے
ہین چاہیے وہ ازراہ صدق ہووے چاہیے ازراہ اخلاص ہووے چاہیے
نہ ہووے اِس لیے کہ ظاہر مین انھون نے اُس بات کو ظاہر کیا جسپر اُنکو قدرت
تھی۔ نقل ہے کہ ایکبار حضرت یعقوب علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہا کہ اے پیغمبر خدا
یہ کیا شور ہے کہ آپ نے جہان مین ڈالا ہے جبکہ آپ کو حضرت جل شانہ سے محبت
کمال درجے کی ہے یوسف علیہ السلام کا ذکر بیفائدہ ایک ندا آئی کہ اے سری سقطی
دیکھ دل کو نگاہ رکھ اور یوسف علیہ السلام کو آپ کو دکھایا آپ نے ایک چیخ ماری اور
بیہوش ہو کر گر پڑے اور تیرہ رات اور دن بیہوش اور بے عقل پڑے رہے جب
افاقہ ہوا پھر ایک ندا سُنی کہ یہ بدلہ اس شخص کا ہے کہ جو ہماری درگاہ کے عاشقون کو
ملامت کرے۔ نقل ہے کہ کوئی شخص حضرت سری سقطی رح کے پاس کھانا لایا اور
کہا کہ کئی روز ہوئے کہ آپ نے کچھ نہین کھایا ہے آپ نے فرمایا پانچ روز اُسنے کہا
کہ آپ کی گرسنگی تو گرسنگی بخیل ہوگئی ہے گرسنگی فقر نہ رہی۔ نقل ہے کہ حضرت
سری سقطی رح نے چاہا کہ ایک اولیاء اللہ کو دیکھین بس اتفاق سے آپ نے ایک اولیاء اللہ
کو ایک پہاڑ کی چوٹی پر دیکھا جب اُن کے پاس پہونچے سلام کیا اور پوچھا کہ آپ کون
ہین آنھون نے کہا کہ ہُو لیتے وہی پھر پوچھا کہ کیا کرتے ہو انھون نے کہا کہ ہُو پھر
پوچھا کہ کیا کھاتے ہو آنھون نے کہا کہ ہُو پھر کہا کہ آپ جو یہ فرماتے ہین کہ ہُو اس سے
خدا نے تعالےٰ کو چاہتے ہو لیتے تمھاری مُراد اس لفظ سے خدا تعالیٰ ہے آنھون نے

حق تعالےٰ کا نام سُنتے ہی ایک چیخ ماری اور جان بحق تسلیم کی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک روز سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے سوال کیا کہ محبت کیا ہے مینے کہا کہ ایک جماعت نے کہا ہے کہ موافقت ہے اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ اشارت ہے اور دوسرے لوگون نے اور کچھ بھی کہا ہے حضرت سری نے اپنے ہاتھ کی کھال پکڑ کر کھینچی کھال ہاتھ سے ذرا بھی اوپر کو نہ اُٹھی آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی عزت کی کہ اگر مین کہون کہ یہ کھال اُسکی دوستی سے سوکھ گئی ہے تو مین راست کہتا ہونگا اور یہ کہکر بیہوش ہو گئے اور آپ کا چہرہ مثل چاند کے دمکنے لگا۔ اور حضرت سری سقطی نے فرمایا کہ بندہ محبت مین اُس درجے کو پہونچ جاتا ہے کہ اگر تو یر یا شمشیر اُسکے مارے تو بھی اُسکو خبر نہو۔ اور اُس سے میرے دل مین کچھ خبر نہ تھی اسوقت تک کہ آشکارا ہوا کہ اس طرح ہے اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب مین خبر پاتا ہون کہ لوگ میرے پاس آرہے ہین اسلیے کہ مجھسے علم سیکھین مین دعا مانگتا ہون اور کہتا ہون الٰہی تو انکو ایسا علم عطا کر کہ اُسمین مشغول ہوجاوین تاکہ مین اُنکے کام مین نہ آؤن کیونکہ مین نہین چاہتا ہون کہ وہ میرے پاس آوین۔ نقل ہے کہ ایک شخص تیس برس سے مجاہدے مین مشغول تھا لوگون نے کہا کہ تمکو کس طرح حاصل ہوا اُسنے کہا کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے لوگون نے پوچھا کہ کس طرح اُسنے کہا کہ مین ایک روز اُنکے گھر کے دروازے پر گیا اور کنڈی کھٹکھٹائی وہ خلوت مین تھے آواز دی کہ کون ہے مینے کہا کہ آشنا ہے فرمایا کہ اگر آشنا ہوتا تو مشغول اُسکے ساتھ ہوتا اور اُسکو ہماری پروا نہوتی پھر فرمایا کہ خداوندا اُسکو اپنے ساتھ مشغول کر اسطرح کہ اُسکو پروا کسی کی نہ رہے فی الفور کوئی چیز میرے سینے مین داخل ہوئی اور میرا کام اِس درجے کو پہونچا۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ وعظ فرمارہے تھے خلیفہ کے ندیمون سے ایک ندیم کہ جسکا نام احمد بن یزید کاتب تھا بڑی ٹھاٹھ

اور بست خدامون اور غلامون کے ساتھ کراکے ارد گرد تھے اُس طرف سے گذرا آسنے اپنے
خدام سے کہا کہ ذرا ٹھہرو کہ مین اس مرد کے وعظ مین جاؤن کیونکہ جبکہ ہم کتنی ہی ایسی جگھون مین
جاتے ہین کہ جہان جانا نہ چاہیے پس یہان تو جانا ضرور ہے جب وہ آپ کے سامعین مین
داخل ہوا آپ کی زبان پر گذرا کہ اٹھارہ ہزار عالم مین کوئی آدمی سے ضعیف تر نہین ہے
اور کوئی وجود مخلوق کی نوعون سے خداوند تعالی کا اتنا نافرمان نہین ہے کہ جتنا کہ آدمی
باوجود اس ضعیفی و کمزوری کے ایسے عظیم و بزرگ خداوند سے نافرمانی کرتا ہو یہ بات گویا کہ ایک
تیر تھا کہ کمان سے حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ کی نکلکر اُس ندیم کی جان مین لگا وہ اسقدر رویا
کہ بیہوش ہوگیا پھر ویسا ہی روتا ہوا اٹھا اور اپنے گھر گیا اور اُس رات کچھ نہ کھایا اور نہ کسی
بات کی دوسرے روز پیدل حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس مین آیا رنگت اُسکی
زرد ہو گئی تھی اور غمگین تھا تیسرے روز اکیلا پیدل فقیرانہ لباس پہنے حضرت سری
سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس کے ختم ہوجانے کے بعد حضرت سری سقطی رح کے پاس آیا
اور کہا کہ اے اُستاد آپ کی اُس بات نے مجکو گرفتار کیا ہو اور دُنیا کو میرے دل پر
سرد کر دیا ہے مین چاہتا ہون کہ خلق سے گوشہ اختیار کرون اور دُنیا کو چھوڑ دون
اب آپ مجھ سے سالکون کا طریقہ بیان فرمایئے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
کہ تو راہِ طریقت چاہتا ہے یا راہِ شریعت یا راہِ عام یا راہِ خاص اُسنے کہا کہ آپ
دونون کو بیان فرمایئے آپ نے فرمایا کہ راہِ عام وہ ہے کہ پنج وقتہ نماز جماعت سے تو
ادا کرے اور اگر مال ہو تو زکوۃ دیوے اور راہِ خاص وہ ہے کہ دُنیا کو ٹھوکر مارے
اور دُنیا کی کسی آرایش کی طرف مشغول نہووے اور اگر تجکو دیوین بھی تو بھی تو قبول
نکرے تو یہ ہین بیان دونون راہ کے پس وہ وہان سے باہر آیا اور جنگل کیطرف رُخ کیا
جب چند روز گذر گئے تو ایک بڑھیا اپنا مُنھ اور بال نوچے ہوئے اور رُکھاڑے ہوئے
حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور کہا کہ اے مسلمانون کے امام میرا ایک بیٹا تھا

جوان و تازہ رو۔ آپ کی مجلس میں آیا کرتا تھا خنداں اور خراماں اور جب یہاں سے جایا کرتا تھا تو گریاں اور گدازاں۔ اب کتنے ہی روز ہوئے کہ غائب ہو گیا ہے میں نہیں جانتی ہوں کہ کہاں ہے آپ میرے کام کی تدبیر کیجیے چونکہ وہ بہت روتی تھی حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو رحم آگیا آپ نے فرمایا کہ آزردہ مت ہو کر سوائے خیر کے نہو گا جب وہ آجائیگا میں تجھکو خبر دونگا کیونکہ اُسنے دُنیا کو چھوڑ دیا ہے اور اہلِ دُنیا سے نا فرہوا ہے اور خدا ہی کی طرف رجوع کرنیوالا ہوا ہے۔ وہ بڑھیا چلی گئی جب ایک مدّت گذر گئی تو ایک رات احمدؒ آئے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے خادم سے فرمایا کہ جا کر اُس بڑھیا کو خبر کر تاکہ وہ آوے پھر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے احمدؒ کو دیکھا کہ زرد اور ضعیف ہو گئے ہیں اور قد کہ مثل سرو کے تھا کمان کے مثل خمیدہ ہو گیا ہے احمدؒ نے کہا کہ اے استادِ شفیق جیسا کہ آپ نے مجھکو راحت میں ڈالا اور دُنیا کے اندھیرے سے چھڑایا خدای تعالیٰ آپ کو دونوں جہان کا آرام و چین عطا فرماوے یہ دونوں آپس میں بات چیت کر ہی رہے تھے کہ احمدؒ کی ماں آگئی اور اُسکی بیوی بھی ایک چھوٹے لڑکے کو لیے آئی جوں ہی کہ ماں کی نظر احمدؒ پر پڑی تو اُسنے اُسکو ایسے حال میں کہ کبھی نہ دیکھا تھا دیکھا کہ پھٹے کپڑے پہنے ہے چھاتی بہت بڑھی ہوئی ہے چیخی اور بیٹے کو لپٹ گئی ادھر بیوی اور بچے نے زاری کرنا شروع کی یہ حالت دیکھکر جملہ حاضرین کو رونا آگیا حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ بھی روئے اور بیوی نے بچے کو باپ کے آگے ڈالدیا اور کہا کہ جہاں کہ آپ جاتے ہیں اسکو بھی اپنے ہمراہ لیجائیے ہر چند کوشش کی کہ انکو گھر لیجائیں لیکن وہ راضی نہوئے اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا آپ نے کیوں انکو خبر کر دی کہ میرے کام میں رخنہ ڈالیں گے آپ نے فرمایا کہ تمھاری ماں نے زاری کی تھی میں نے اس سے وعدہ کر لیا تھا کہ جب وہ آئیگا میں تمکو خبر کر دونگا پھر احمدؒ نے چاہا کہ چلدیں اُسکی بیوی نے کہا کہ مجھکو جیتے جی اپنے تو نے بیوہ کیا اور بیٹے کو یتیم جب وہ تجھے طلب کریگا میں کیا کہونگی بس مناسب یہی ہے کہ اسکو اپنے ہمراہ لیجا احمدؒ نے کہا کہ میں ایسا ہی کرونگا

نے کہا اور حضرت شیخ کپڑے کہ لڑکا پہنے تھا اُسکے بدن سے اُتار ڈالے اور ایک کمبل کا ٹکڑا اُسکو
اُڑھا دیا اور زنبیل اُسکے ہاتھ مین دی اور روانہ ہوا مان نے جب یہ دیکھا تو کہا کہ مین
طاقت اس کار کی نہین رکھتی ہون لڑکے کو اپنے ہمراہ لے گئی احمدؒ کو تھے اور جنگل کیطرف
راہی ہوئے پھر کئی برس کے بعد ایک رات عشا کی نماز کے وقت ایک شخص خانقاہ مین آیا
اور کہا کہ مجکو احمدؒ نے بھیجا ہے اور کہلا بھیجا ہے کہ میرا کام بہت تنگ ہوا اور قریب مرگ
ہون حضرت شیخ رح سے کہو کہ مجھے آکر دیکھ جائین حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ گئے احمدؒ کو
دیکھا کہ قبرستان مین خاک پر لیٹے ہین اور سانس آخری ہے لب ہل رہے ہین حضرت
سری سقطیؒ نے کان لگا کر سنا تو کہہ رہے تھے لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ حضرت سری سقطی
رحمۃ اللہ علیہ نے اُنکا سر اُٹھا کر اپنی گود مین رکھا احمدؒ نے آنکھین کھولدین اور شیخ رح کو
نظر بھر کر دیکھا اور کہا کہ اے اُستاد آپ ایسے وقت آئے کہ کام نزدیک پہونچا ہو کہیہ
وفات کی حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ روتے ہوئے جنگل کیطرف روانہ ہوئے کہ سامان
تجہیز و تکفین کرین لوگونکو دیکھا کہ شہر سے باہر آرہے ہین حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے
پوچھا کہ کہان جاتے ہو کہا آپ کو خبر نہین کہ کل آسمان سے یک آواز آئی کہ جو کہ چاہتا ہے
کہ خدا ئے تعالی کے خاص ولی کی نماز جنازہ پڑھے اُس سے کہدو کہ قبرستان شونیزیہ مین جاو
حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام مین یہ اثر تھا کہ آپکے مرید اس درجے کے ہوئے دیکھا چاہیے
کہ وہ کس درجے کے شخص تھے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے کہ ای جوانو کام جوانی مین
کرو پہلے اس سے کہ بڑھاپا پہونچے اور تم کمزور و ضعیف ہوا اور ہمیشہ اقرار کو تاہی عبادت
کرو جسطرح کہ مین کرتا رہا ہون اور جسوقت مین کہ آپ کا یہ مقولہ تھا آپ ایسی عبادت گذار
تھے کہ کوئی جوان آپ کی عبادت کا متحمل نہین ہوسکتا تھا اور فرمایا کہ تیس برس ہوگئے
کہ مین استغفار کرتا ہون ایک شکر کہنے سے - لوگون نے کہا کہ یہ کیونکر ہے - آپنے فرمایا
کہ ایک روز بغداد کی بازار مین آگ لگی ایک شخص آیا اور کہا کہ تمھاری دوکان نہین جلی مینے کہا

کہ الحمد للہ م اسکی شرم سے کہ مینے آپ کو بہتر بھائی مسلمانون سے جانا اور دُنیا کی سلامتی پر
الحمد للہ کہا استغفار کرتا ہون اور فرمایا کہ جو ورد میرا ہو اگر ایک حرف بھی اُس سے فوت
ہوجائے تو اُسکی قضا نہین اور فرمایا کہ توانگر ہمسایون اور بازاری قاریون اور امیرون
کے عالمون سے دور رہو اور فرمایا جو کہ چاہتا ہو کہ اُسکا دین سلامت رہے اور اُسکے دل
اور تن کو راحت حاصل ہو اور اُسکا غم کم ہوجاوے تو اُس سے کہدو کہ خلق سے گوشہ اختیار کرے
کیونکہ اب زمانہ عزلت کا ہو اور روزگار تنہائی کا۔ اور فرمایا کہ جملہ دُنیا فضول ہو مگر پانچ
چیزین روٹی کہ جان رکھنے کے موافق ہووے اور پانی کہ پیاس بجھانے کے موافق ہووے
اور استدر کپڑا کہ جس سے ستر ڈھانپ سکے اور گھر جسمین کہ رہ سکے اور ایک وہ علم کہ جس پر عمل
کرے اور فرمایا کہ جو معصیت کہ شہوت کے سبب سے ہوتی ہو اُسکے بخشے جانے کی اُمید رکھ سکتے ہین
اور جو معصیت و نافرمانی کہ غرور و کبر کی وجہ سے ہوتی ہے اُسکے مُعافی کی اور بخشے جانے کی
امید نہین رکھ سکتے کیونکہ شیطان کی نافرمانی غرور و کبر کی وجہ سے تھی اور آدم علیہ السّلام کی
لغزش شہوت سے۔ اور فرمایا کہ اگر کوئی ایسے باغ مین جاوے کہ اُسمین درخت بہت ہون
اور ہر درخت پر ایک چڑیا بیٹھی ہو اور خوش الحانی کے ساتھ کہہ رہی ہو السّلام علیک یا ولی اللہ
اگر وہ یہ دیکھکر اس خیال سے کہ مکر ہے یا استدراج یعنے شعبدہ بازی نہ ڈرے اُس شخص سے
ڈرنا چاہیے کیونکہ وہ گمراہی کے بھنور مین پڑا۔ اور فرمایا کہ علامت استدراج کی اندھا بن جانا ہو
نفس کے عیبون کی طرف سے۔ اور فرمایا کہ مکر ایک قول ہے بغیر عمل کے۔ اور فرمایا کہ ادب
مترجم دل کا ہو۔ اور فرمایا کہ قوی ترین قوت وہ ہو کہ تو اپنے نفس پر غالب آئے اور فرمایا
جو کہ اپنے نفس کو ادب دینے سے عاجز ہے وہ غیر کو کیا ادب دے سکتا ہو ہزار بار عاجز ہے
اور فرمایا کہ بہت جماعتین ہین کہ اُنکی گفتار موافق فعل کے نہین ہو اور بہت تھوڑے
ہین وہ لوگ کہ اُنکا فعل موافق گفتار اُنکی کے ہو۔ اور فرمایا جو کہ نعمت کی قدر نہین پہچانتا
اُسکی نعمت اس جگہ سے زوال پذیر ہوتی ہے کہ جہان سے اُسکو گمان بھی نہین ہوتا۔

فرمایا جو کہ مطلع ہوتا ہے اسکا کہ جو سب سے بزرگ و بالا ہی مطلع ہو جاتے ہین اُسکے وہ سب کہ جو اُس بزرگ اور فوقیت رکھنے والے کے ماتحت ہین۔ اور فرمایا کہ تیری زبان تیرے دل کا ترجمہ کرنے والی ہی اور تیرا چہرہ تیرے دل کا آئینہ ہی تیرے چہرے پر ظاہر ہوتا ہی جو کچھ کہ تو دل مین پوشیدہ رکھتا ہی اور فرمایا کہ دل تین قسم کے ہین ایک تو دل ایسے ہین کہ جیسے پہاڑ کہ کوئی شخص اُنکو جگہ سے نہین ہلا سکتا اور ایک دل ایسے ہین کہ مثل درخت کے اُنکی جڑ مضبوط ہی کہ ہوا کبھی کبھی اُنکو ہلاتی ہی اور ایک دل ایسے ہین کہ مثل پر کے ہین کہ ہوا کے جھونکے سے ہر طرف کو جاتے ہین اور ہر طرف چکر کھاتے پھرتے ہین۔ اور فرمایا کہ ابرار یعنے نکوکارون کے دل خاتمے کے ساتھ متعلق یعنے لٹکے ہوئے ہین اور مقربون کے دل سابقیت کے ساتھ متعلق ہین مطلب اسکا یہ ہی کہ حسنات ابرار یعنی نکوکارون کی نیکیان مقربون کی سیئات یعنے مقربون کی برائیان ہین اور حسنہ سیئہ اسوجہ سے ہو جاتی ہی کہ طبیعت قرار پکڑتی ہی جس چیز پر کہ تو قرار پکڑتا ہی اور وہ کام تجھپر ختم ہو جاتا ہے اور ابرار وہ قوم ہین کہ قرار پکڑتے ہین کہ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ جب نعمت پر قرار پکڑتے ہین ضرور کہ اُنکے دل خاتمے کے ساتھ متعلق ہونگے لیکن سابقون کی کہ مقرب ہین نظر اور پر ازل کے لگی رہتی ہی اسوجہ سے ہرگز قرار نہ پکڑینگے کیونکہ اگر قرار پکڑین تو ازل تک نہین پہونچ سکتے اور اسی سبب سے کہ کسی چیز پر قرار نہین پکڑتے اُنکو زنجیرین ڈال کر بہشت کی طرف کھینچینگے اور فرمایا کہ حیا اور اُنس دل کے دروازون پر آتے ہین اگر دل مین زہد اور ورع پاتے ہین تو قیام کرتے ہین اور اگر نہین تو لوٹ جاتے ہین اور فرمایا کہ پانچ چیزین ہین کہ دل مین قرار نہین پکڑتین اگر اُس دل مین کوئی اور چیز ہوتی ہے ایک تو خداے تعالے کا خوف۔ اور دوسرے رجا یعنے امید خداے تعالے سے تیسرے دوستی خداوند تعالی کی چوتھے حیا خداے تعالے سے۔ پانچوین اُنس خداے تعالے کے ساتھ۔ اور فرمایا کہ جسقدر جسکو خداے تعالی کے ساتھ نزدیکی ہے اُسیقدر اُسکی فہم ہی اور فرمایا کہ سب سے زیادہ سمجھدار و عاقل مخلوق مین وہ ہی کہ قرآن کے اسرار سمجھتا ہے اور اُن اسرار مین

غور و فکر کرتا ہے اور فرمایا کہ سابق ترین خلق وہ ہے کہ حق پر صبر کر سکے اور فرمایا کہ کل
قیامت کو امتون کو انکے نبیون کی طرف سے پکارینگے لیکن اولیاء اللہ کو خدا کیطرف
سے پکارینگے اور فرمایا کہ شوق برترین مقام عارفون کا ہے اور فرمایا کہ عارف وہ ہے
کہ اسکا کھانا بیارون کا کھانا اور اسکا سونا مار گزیدون یعنی سانپ کے کاٹے ہوؤن کا سونا
اور اس کا عیش غرق شدگان یعنے پانی مین ڈوبے ہوؤن کا عیش ہو اور فرمایا کہ
بعض آسمانی کتابون مین ہے کہ حق تعالی نے فرمایا کہ اے میرے بندے جب میرا ذکر تجھپر
غالب ہوتا ہے مین تیرا عاشق بن جاتا ہون اور عشق یہان مراد محبت سے ہے اور فرمایا کہ
عارف آفتاب صفت ہے کہ سب پر چمکتا ہے اور زمین شکل ہو کہ بوجھ تمامی موجودات کا
کھینچتی ہے اور آب نہاد ہے کہ زندگانی دلون کی اس پر منحصر ہے اور آتش رنگ ہے
کہ عالم اس سے روشن ہوتا ہے اور فرمایا کہ تصوف نام ہے تین معانی کا ایک وہ کہ
اسکی معرفت اسکی پرہیزگاری و ورع کے نور کو نہین بجھاتی دوسرے علم باطن مین
کچھ تصرف نہین کرتی کیونکہ خلاف ظاہری کتاب کے ہووے اور اسکی کرامات وہ
کام کرتی ہے کہ لوگون کو حرام سے باز رکھتی ہے اور فرمایا کہ علامت زہد کی نفس کا
آرام پکڑنا ہے طلب سے اور قناعت کرنا ہے اس چیز پر کہ اس سے گرسنگی زائل ہووے
اور راضی ہونا ہے اس چیز پر کہ اس سے ستر کو چھپاوے اور نفرت کرنا نفس کا بیہودہ فضول
سے اور باہر نکال دینا خلق کا ہے دل سے اور فرمایا کہ سرمایہ عبادت کا زہد ہے دنیا مین
اور سرمایہ فتوت کا روگردانی ہے دنیا سے اور فرمایا کہ عیش زاہد پر خوش نہ ہووے
کیونکہ وہ ساتھ اپنے مشغول ہووے اور عیش عارف پر خوش ہووے جبکہ اپنے سے
معزول ہووے اور فرمایا کہ مینے جملہ کار زاہدون کے اختیار کیے اور جو کچھ مینے چاہا اُنسے
حاصل کیا مگر زہد ہاتھ نہ آیا اور فرمایا کہ جو خلق کی نظر مین اپنے مین دکھاتا ہے وہ باتین کہ
اُن مین موجود نہین حق تعالے کی نظر سے دور پڑتا ہے اور فرمایا کہ جو لوگون سے بہت

آمیزش رکھتا ہے جا تو کہ صدق اُس میں کم ہے اور فرمایا کہ حسن خلق وہ ہے کہ تو خلق کو نہ ستاوے
بلکہ خلق کا رنج کھینچے بغیر کینہ و کپٹ اور بدلا لینے کے اور فرمایا کہ کسی سے شک و گمان پر
قطع مت کر اور ہاتھ اُسکی صحبت کے دامن سے باز مت رکھ بلکہ اُسکے ساتھ رہ غصے سے خالی
ہو کر سکے۔ اور فرمایا کہ قوی ترین خلق وہ ہے کہ اپنے غصے پر غالب آتا ہے اور فرمایا کہ
ترکِ گناہ کرنا تین طرح پر ہے ایک دوزخ کے خوف سے دوسرے بہشت کی رغبت سے تیسرے
خدا کی شرم سے اور فرمایا کہ بندہ کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے دین کو خواہش نفسانی پر
ترجیح نہیں دیتا۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ صبر کا ذکر فرما رہے تھے اسی اثنا میں ایک بچھو
نے کئی مرتبہ آپ کے ڈنک مارا لیکن آپ نے اُف تک نہ کی بعد کو جب لوگوں کو معلوم ہوا تو کہا
کہ آپ نے کیوں اُسکو دفع نہ فرمایا آپ نے فرمایا کہ مجھے شرم آئی تھی کیونکہ میں اُسوقت صبر کا ذکر
کر رہا تھا۔ آپ مناجات میں فرماتے۔ الٰہی تیری عظمت نے مجھکو تیری مناجات سے باز رکھا اور
تیری معرفت نے مجھکو تیرے ساتھ اُنسیت عطا کی اور اگر تو نے خود نہ فرمایا ہوتا کہ مجھکو زبان کے
یاد کرو تو میں ہرگز زبان سے تیری یاد نہ کرتا کیونکہ زبان سے تیرے اوصاف ادا ہونا ناممکن ہے
اور بھلا ایسی زبان کہ لہو و بازی سے آلودہ ہو کیسے ہو سکتا ہے کہ تیری یاد میں کھولوں نقل ہے
کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ
میں نہیں چاہتا ہوں کہ بغداد میں مروں اس خوف سے کہ میں ڈرتا ہوں کہ مجھے زمین قبول
کرے گی اور میں رسوا ہونگا اور آدمی مجھپر گمان نیک لے گئے ہیں بدگمان ہونگے اور حضرت
جنیدؒ نے فرمایا کہ جب وہ بیمار ہوئے تو میں اُنکی بیمار پرسی کو گیا ایک پنکھا رکھا تھا میں اُسکو
اُٹھایا اور اُنکو جھلنے لگا آپ نے فرمایا کہ اے جنیدؒ رکھدو کیونکہ آگ ہوا سے تیز تر ہوتی ہے
اور پھر کہتی ہے پھر حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ آپ کس طرح ہیں کہا عبداً مملوکاً
لا یقدر علی شئی میں نے کہا کہ آپ کچھ وصیت فرمائیے تو فرمایا کہ اے جنیدؒ خلق کی صحبت کے
سبب سے خدائے تعالیٰ کی صحبت سے غافل و محروم مت ہو جیو حضرت جنید بغدادی رحؒ نے

فرمایا کہ اگر یہ بات آپ پہلے سے فرماتے تو میں آپ کے ساتھ بھی نسبت نہ رکھتا ان ہی باتوں میں واصل بحق ہوئے اور غریق رحمت حق ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رحمۃ اللہ علیہ۔

اکتیسواں باب حضرت فتح موصلی کے ذکر میں اللہ کی رحمت اُن پر ہو

وہ فرع اور اصل کے عالم وہ وصل و فصل کے حاکم وہ ستودۂ رجال وہ در بودۂ جلال وہ درحقیقت ولی حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ بزرگان مشائخ سے تھے اور صاحب ہمت تھے اور عالی قدر۔ اور ورع اور مجاہدے میں انکو درجۂ کمال حاصل تھا اور غم اور حزن اور خوف کے خزانہ تھے اور علیحدگی خلق سے اسقدر رکھتے تھے کہ ہروقت ایک گنجیوں کا گچھا سوداگروں کیطرح باندھے رہتے تھے اور جہاں کہیں کہ جاتے تھے اُن گنجیوں کو اپنے مصلّے کے سرے پر رکھتے تاکہ کوئی نہ جانے کہ وہ کون ہیں ایک مرتبہ ایک ولی انکے پاس آئے پوچھا کہ آپ ان گنجیوں سے کیا کرتے ہیں کہ آپ ہروقت انکو بندھا رکھتے ہیں آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ نقل ہے کہ ایک بزرگ سے پوچھا کہ حضرت فتح موصلیؒ کو کچھ علم ہے انھوں نے کہا کہ کافی ہے علم اسکا اسلیے کہ بکلّی ترک دنیا کیے ہے۔ ابوعبداللہ جلاءؒ کہتے ہیں کہ میں سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں تھا جب ایک پہر رات گذری تو میں نے دیکھا کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے پاکیزہ لباس پہنا اور چادر اوڑھی میں نے پوچھا کہ آپ اس وقت کہاں جاتے ہیں فرمایا کہ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کی بیمار پرسی کو۔ جب باہر نکلے تو چوکیداروں نے انکو گرفتار کرلیا اور قیدخانے میں لے گئے جب دن ہوا تو داروغۂ جیل خانہ نے حکم دیا کہ قیدیوں کو ماریں وہ مارنے لگے جب آپ کی باری آئی اور جلّاد نے ہاتھ مارنے کو اٹھایا اسکا ہاتھ ہوا میں رہگیا اور وہ اس کو

حرکت بھی نہ دے سکا کہا کہ کیون نہین مارتا اُسنے کہا کہ ایک بوڑھے بزرگ شخص کو اِس شخص نے میرے روبرو کھڑا کر دیا ہے وہ مجھ سے کہتا ہے کہ مت مار اِس لیے میرا ہاتھ بیکار ہو گیا ہے لوگون نے دیکھا کہ وہ پیر کون ہے تو حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ تھے پھر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑ دیا اور آپ حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ساتھ اُنکے گھر گئے۔ **نقل** ہے کہ حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے صدق کو پوچھا آپ نے ایک لوہار کی روشن بھٹی مین اپنا ہاتھ ڈال کر اُسکے اندر سے ایک لوہے کا دہکتا ٹکڑا باہر نکالا اور اپنی ہتھیلی پر رکھکر کہا صدق یہ ہے **نقل** ہے کہ حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے کہا کہ مجھے وصیت کیجیے آن جنابؓ نے فرمایا کہ مینے تو انگر کی تواضع سے درویش کے ساتھ حق تعالیٰ کے ثواب کی امید پر کوئی نیکو تر چیز نہین دیکھی مینے کہا زیادہ کیجیے آپ نے فرمایا کہ اِس سے بھی نیکو تر پایا مینے درویش کا کبر تو انگر پر حق تعالیٰ پر بھروسا کرنے سے۔ **نقل** ہے کہ حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مَین ایک مرتبہ مسجد مین اپنے یارون کے ساتھ تھا مَین نے ایک جوان کو دیکھا کہ پُرانا پیراہن پہنے تھا اور اُسنے کہا کہ تم جانتے ہو کہ مسافرون کا حق ہوتا ہے کل فلان محلّے مین میرے گھر کا پتا لگا کر مجھکو دیکھنا مَین مُردہ ہونگا مجکو نہلانا اور اِسی میرے پیراہن کو میرا کفن بنانا اور دفن کرنا جب دوسرا روز ہوا تو مَین گیا اُسیطرح مینے اُسکو اپنے ہاتھ سے غسل دیا اور وہی اُسکا پیراہن کفن کیا اور دفن کیا جب مَین فارغ ہو کر لوٹنے لگا تو اُسنے میرا دامن پکڑ کر کہا کہ اے فتح موصلی اگر مَین حق تعالیٰ کے نزدیک مرتبہ پاؤنگا تو یاد رکھ کہ مَین ضرور اِس خدمت کے عوض مین کہ تونے میری کی تیرا بدلا ادا کرونگا پھر کہا کہ ایسا ہو کہ اسطرح جیتا رہ کر جسمین زیست جاودانی حاصل ہو یہ کہکر خاموش ہو گیا **نقل** ہے کہ حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز رو رہے تھے اور سرخ آنسو آپ کی آنکھون سے جاری تھے لوگون نے کہا کہ حضرت

آپ ہمیشہ کیون روتے ہین آپ نے فرمایا کہ جب مین اپنے گناہونکو یاد کرتا ہون میری آنکھونسے
خون جاری ہوتا ہے اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ یہ میرا رونا مکر و نمایش سے ہو اور اخلاص سے
نہو- نقل ہے کہ ایک شخص حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پچاس درم لایا اور کہا
کہ حدیث مین ہے کہ جس کسی کو کہ بغیر مانگے کوئی چیز دیوین اور وہ رد کرے گویا کہ خدا
تعالے کی دی ہوئی نعمت کو اُسنے رد کیا آپ نے ایک درم لے لیا اور باقی کو واپس
کر دیا- نقل ہے کہ حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مین تیس ۳۰ ایسے بزرگون کی
صحبت مین رہا کہ وہ سب ابدالون سے تھے سب نے مجھ سے یہی کہا کہ خلق کی صحبت سے بچو
اور پرہیز کرو اور سب نے کم کھانے کو فرمایا اور فرمایا کہ ای لوگو اگر بیمار کا کھانا پانی بند کر دین
تو مر تو نہین جاتا انھون نے کہا کہ کیون نہین مرجاتا یعنے ضرور مر جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ
اسیطرح اگر دل کو علم اور حکمت اور مشائخون کی باتون سے روک لیوین تو وہ دل مرجاتا
ہے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک راہب سے سوال کیا کہ خدای تعالی کی طرف راہ کیونکر ہے اُسنے
کہا افسوس تمھاری سمجھ پر جس طرف کو مُنھ کرو اور توجہ لاؤ اُسی جگہ ہے- اور فرمایا کہ
اہل معرفت وہ قوم ہین کہ جب بات کہتے ہین خدائے تعالی ہی کی کہتے ہین اور جب عمل
کرتے ہین خدائے تعالی ہی کے واسطے کرتے ہین اور جب طلب کرتے ہین خدای تعالے ہی
سے کرتے ہین اور فرمایا کہ جو ہمیشگی اور ملازمت کرتا ہے دل پر وہان محبوب کی خوشنودی
ظاہر ہوتی ہے اور جو کہ خدائے تعالے کو اپنی خواہش نفسانی پر اختیار کرتا ہے وہان خدائے
تعالی کی دوستی ظاہر ہوتی ہے اور فرمایا کہ جو آرزومند ہوتا ہے خدای تعالی کا مُنھ پھیرتا ہے
ہر چیز سے کہ سوائے اُسکے ہے کہتے ہین کہ جب حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ نے وفات کی
لوگون نے اُنکو خواب مین دیکھا پوچھا کہ حق تعالے نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا
آپ نے فرمایا کہ حق تعالے نے مجھکو فرمایا کہ تو اسقدر کیون روتا تھا مینے کہا الٰہی اپنے
گناہون کے شرم سے حق تعالے نے فرمایا کہ اے فتح مینے اُس فرشتے کو کہ تیرے

گناہون کے لکھنے پر مقرر تھا حکم دیا تھا کہ تیرا کوئی گناہ نہ لکھے تیرے بہت روتے ہی کی وجہ سے

بیسوان باب حضرت احمد حواری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ شیخ کبیر وہ امام خطیر وہ زمانے کے زینت دینے والے وہ جہان کے رکن وہ ولی قبۂ تواری قطب وقت حضرت احمد حواری رحمۃ اللہ علیہ یگانۂ وقت تھے اور فنون علم مین عالم۔ اور طریقت مین بیان بلند رکھتے تھے اور حقائق و دقائق مین بہتر تھے اور روایات اور احادیث مین مقتدا۔ اور اُس زمانے کے لوگون کے مرجع تھے اور شام کے بزرگ مشائخون سے۔ اور ہر ایک کی زبان پر سراہے گئے یہانتک کہ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت احمد حواریؒ مُلکِ شام کے ریحان ہین کہتے ہین کہ آپ مرید سلیمان دارانیؒ کے تھے اور سُفیان عیینہؒ کی صحبت مین رہتے تھے اور کہتے ہین کہ آپ کی باتون کا دلون مین اثر عجیب ہوتا تھا۔ ابتدا مین آپنے تحصیل علم بھی کی اور علم مین درجۂ کمال کو پہونچے پھر کل کتابین دریا مین ڈبو دین اور کہا کہ علم ایک بہت اچھی دلیل اور بہت اچھا راہبر ہوتا میرے واسطے لیکن مقصود تک پہونچنے کے بعد دلیل کے ساتھ مشغول ہونا محال معلوم ہوتا ہے کیونکہ دلیل کی ضرورت اُسوقت تک ہے کہ مُرید راہ مین ہووے اور جبکہ درگاہ کے سامنے پہونچ جاوے پھر اُسکے واسطے کیا حاجت ہی دلیل و راہبر کی۔ اور بعض مشائخ نے ایسا بھی فرمایا ہے کہ یہ حال حالتِ سکرات مین پیش آیا۔ نقل ہے کہ حضرت سلیمان دارانیؒ اور حضرت احمد حواریؒ کے درمیان عہد تھا کہ کسی چیز مین احمدؒ اُنکے خلاف نکرین کہتے ہین کہ ایک روز حضرت سلیمان دارانیؒ وجد و حال مین تھے احمدؒ گئے اور کہا کہ تنور روشن کیا ہے حضرت سلیمان دارانیؒ نے فرمایا کہ اُس مین جا بیٹھو حضرت احمدؒ

گئے اور تنور کے اندر جا بیٹھے جب اس بات کو تھوڑا عرصہ گذر گیا تو حضرت سلیمان دارانی کو اُنکا
یاد آئے کہا کہ اُنکو تلاش کرو لوگون نے بہتیرا ڈھونڈھا نہ پایا اِتنے مین اُنکو یاد آیا کہا کہ تنور
مین تو دیکھو کیونکہ اُسنے میرے ساتھ عہد کیا ہی کہ مخالفت نہ کریگا جب نظر کی تو آپ تنور مین
تھے اور ایک بال بھی آپکا بیکا نہوا تھا۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مینے ایک کنیزک کو
خواب مین دیکھا کہ نہایت خوبصورت تھی اور ایک طرح کا نور اُسکے چہرے پر چمکتا تھا مینے کہا
کہ ای کنیزک تیرا چہرہ بڑا خوبصورت ہے اُسنے کہا کہ ای احمد میری نیکی تجھہی سے ہی تجھے یاد ہوگا
کہ فلان رات کو تو رویا تھا مینے اُن ہی تیری آنکھ کے آنسوؤن کو اپنے منھ پر ملا میرا چہرہ
ایسا نورانی ہوگیا اور فرمایا کہ بندہ تائب نہین ہوتا جب تک کہ پشیمان نہووے دل سے اور
استغفار نکرے زبان سے اور گناہون سے بری الذمہ نہین ہوتا جب تک کہ کوشش نکرے
عبادت مین اور جبکہ ایسا ہوجاوے کہ کہا مینے توبہ اور اجتہاد سے۔ زہد و صدق اُٹھ جاتا ہی اور
صدق سے توکل اُٹھ جاتا ہے اور استقامت سے معرفت اُٹھ جاتی ہی اُسکے بعد اُنس کی
لذتین حاصل ہوتی ہین اُنس کے بعد حیا حاصل ہوتی ہی حیا کے بعد خوف طاری ہوتا ہے
مکر و استدراج سے۔ اور اِس تمامی احوال مین اُسکے دل سے مفارقت نہین کرتا اور خوف کے
سبب سے یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ یہ احوال اُسکے دل سے دور ہوجاتا ہی اور زوال سے محفوظ رہتا ہی
اور حق تعالے کے دیدار سے مشرف ہوتا ہی اور فرمایا جو کہ پہچان جاتا ہی اُس چیز کو کہ اُس سے
ڈرنا چاہیے اُسکے واسطے آسان ہوتا ہی دور رہنا اُن چیزون سے کہ جنکی ممانعت کی ہی اور
فرمایا جو کہ زیادہ عاقل ہوتا ہے خداے تعالی کا زیادہ عارف ہوتا ہی اور جلدی منزل مقصود
پر پہونچتا ہے اور فرمایا کہ رجا خوف کرنے والون کی قوت ہی اور فرمایا کہ سب سے بڑھ کر رونا
بندے کا رونا ہووے اُن اوقات کے ضائع ہوجانے پر کہ جو ناموافقتی مین گذرے اور
فرمایا جو کہ دُنیا کی طرف نظر کرتا ہے دوستی کے ارادے کی نظر سے حق تعالی فقر اور زہد
کے نور کو اُسکے دل سے باہر لیجاتا ہے اور فرمایا کہ دُنیا مثل گھوڑے کے ہی اور مثل اُس

جاتے ہے کہ جہان کتے اکٹھا ہوتے ہین اور وہ شخص کتے سے بھی کمتر ہے جو کہ دُنیا کے حاصل کرنے کے خیال پر بیٹھتا ہو اسلیے کہ کتا جب گھور سے اپنی حاجت روا کر لیتا ہی اور سیر ہو جاتا ہے لوٹ آتا ہے اور فرمایا کہ جو کہ اپنے نفس کو نہ پہچانے گا وہ بیشک کبر و غرور مین رہیگا اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بندے کو سخت دلی اور غفلت سے زیادہ کسی سخت چیز مین مبتلا نہین کیا اور فرمایا کہ انبیا علیہم السّلام نے موت کو بوجہ جُدائی ذکر حق کے مکروہ سمجھا ہی اور فرمایا کہ حق تعالےٰ کے دوست رکھنے کا نشان اُسکی طاعت کا دوست رکھنا ہی اور فرمایا کہ کوئی دلیل نہین ہے حضرت حق تعالیٰ کے پہچاننے کے واسطے سواے حق تعالیٰ کے لیکن دلیل طلب کرنا اُسکی خدمت کے آداب کے لیے ہی اور فرمایا کہ جو کہ دوست رکھتا ہی اسکو کہ اُسکو نیکی کرنے سے پہچانے مشرک ہی خداے تعالیٰ کی عبادت مین اسلیے کہ جو کوئی کہ خداے تعالیٰ کو دوستی کے خیال سے پوجتا ہے جانو کہ وہ اُسکو دوست نہین رکھتا ہی کیونکہ اُسکی خدمت کوئی شخص نہ دیکھے گا سواے مخدوم کے والسّلام۔

تینتیسوان باب حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ راہ کے جوانمرد وہ درگاہ کے پاکباز وہ طریقت کے متصرف وہ حقیقت کے متوکل وہ صاحب فتوت و شیخی حضرت احمد خضرویہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے معتبر مشائخون سے تھے اور کاملان طریقت سے اور مشہوران فتوت سے۔ اور سلطان ولایت۔ اور مقبولان تربت سے۔ اور ریاضتون مین مشہور و معروف اور کلمات عالی مین مذکور۔ اور صاحب تصانیف تھے۔ اور آپ کے ایک ہزار مُرید تھے کہ ہر ایک اُن مین سے دریا کے سطح پر چلتا تھا اور ہوا مین اُڑتا تھا اور سب صاحب کرامات تھے آپ کے شروع کا حال اسطرح پر ہے کہ آپ حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کے مُرید ہوئے اور ابو تراب کی

صحبت مین رہے لوگون نے ابوحفص رح سے پوچھا کہ اس جماعت سے کسکو دیکھا تو آپ نے
کہا کہ مینے کسی شخص کو صادق احوال اور بلند حوصلہ حضرت احمد خضرویہ سے زیادہ نہین دیکھا
اور یہ مقولہ بھی ابوحفص کا ہے کہ اگر احمد خضرویہ نہوتے تو فتوت اور مروت ظاہر نہوتی۔ اور
کہتے ہین کہ حضرت احمد خضرویہ رح لباس فوجی لوگون کا سا پہنتے تھے اور فاطمہ رح کہ آپ کی بیوی
تھین طریقت مین ایک آیت تھین اور بلخ کے سردارون کی بیٹیون سے تھین اُنکا ابتدائی
احوال یون ہو کہ اُنھون نے توبہ کی اور ایک شخص کو حضرت احمد خضرویہ رح کے پاس بھیجا کہ
آپ میرے باپ سے نکاح کی درخواست کیجیے حضرت احمد خضرویہ رح نے قبول نکیا اُنھون نے
دوسری بار ایک آدمی بھیجا اور کہلا بھیجا کہ مین تجکو مردانہ تر اس سے گمان کرتی تھی کیونکہ تو
خدا کی راہ کا دیکھنے والا ہو تجکو لازم ہے کہ راہ بر ہو نہ راہ بُر حضرت احمد خضرویہ رح نے ایک
آدمی بھیجا اور اُنکے باپ سے اُنکی درخواست کی اُنکے والد نے مبارک سمجھکر حضرت احمد خضرویہ رح
کے ساتھ اُنکا عقد کر دیا اور یہان فاطمہ رح نے آتے ہی تمامی دُنیوی کار و بار کو ترک کیا اور
حضرت احمد خضرویہ رح کے ساتھ گوشہ نشینی اختیار کی جب کہ حضرت احمد خضرویہ رح نے حضرت بایزید
بسطامی رح کی زیارت کا قصد کیا فاطمہ رح اُنکے ساتھ گئین جب حضرت بایزید رح کے سامنے گئے
تو فاطمہ رح نے نقاب اپنے چہرے سے اُٹھا دی اور حضرت بایزید رح کے ساتھ بیباکی سے گفتگو کی
حضرت احمد خضرویہ اس بات سے متغیر ہوئے اور ایک طرح کی غیرت اُنکے دل پر طاری ہوئی
کہا اے فاطمہ یہ کیا گستاخی تھی کہ تونے بایزید رح کے ساتھ کی فاطمہ رح نے کہا اسوجہ سے کہ آپ
میری طبیعت کے رازدار ہین اور وہ میری طریقت کے رازدار ہین مین تم سے اپنے نفس کی
خواہشون کو حاصل کرتی ہون اور اُنسے واصل بحق ہوتی ہون اور دلیل اس بات پر
یہ ہے کہ وہ میری صحبت سے بے پروا ہین اور تم میری صحبت کے محتاج ہو اور ہمیشہ فاطمہ رح کا
یہی دستور تھا کہ حضرت بایزید رح کے ساتھ گستاخانہ گفتگو کرتین یہانتک کہ ایک روز حضرت
بایزید رح کی نگاہ فاطمہ رح کے ہاتھ پر پڑی ہاتھ مین مہندی لگی تھی حضرت بایزید رح نے فرمایا کہ اے فاطمہ رح

یہ مہندی ہاتھ میں کیون لگائی ہے فاطمہؒ نے کہا ای بایزیدؒ آج تک کہ آپ نے میرا ہاتھ اور
مہندی نہ دیکھی تھی مجکو انبساط آپ کے ساتھ روا تھا لیکن اب کہ آپ کی نظر اسپر پڑی مجکو
آپ کے پاس بیٹھنا حرام ہوا۔ یہ منقولہ کہ آیندہ آتا ہے حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا
ہے اگر کسیکو یہان خیال ہووے تو ہم اُس سے پہلے کہ چکے ہین کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا کہ مینے حق تعالےٰ سے درخواست کی کہ عورتون کا بار مجھ سے اُٹھالیوے خدا ی تعالےٰ
نے اپنے فضل سے ایسا ہی کیا کہ عورتین اور دیوار میرے سامنے ایک حکم رکھتی ہین بس یہ
خیال کرنا چاہیے کہ جو اس درجے کا مرد ہو وہ کہان عورت کو دیکھے گا۔ پھر حضرت احمد خضرویہؒ
اور فاطمہؒ وہان سے نیشاپور مین آئے اور اہل نیشاپور حضرت احمد خضرویہؒ کے وہان
آنے سے بہت خوش ہوئے جب یحیی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نیشاپور مین آئے
اور ارادہ بلخ کا رکھتے تھے تو حضرت احمد خضرویہؒ نے چاہا کہ اُنکی دعوت کرین فاطمہؒ
کے ساتھ مشورت کی اور کہا حضرت یحیی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کے واسطے
کس کس چیز کی ضرورت ہے فاطمہؒ نے کہا کہ اتنی گائین اور بکریان چاہیین اور شمع اور عطر
اسقدر اور اسکے علاوہ بیس گدھے بھی تاکہ ہم اُنکو کاٹین حضرت احمد خضرویہؒ نے کہا کہ گدھے
کیسے مین نہین سمجھا فاطمہؒ نے کہا کہ جب کہ ایک بڑے درجے کا کریم شخص مہمان ہو ضرور ہے
کہ محلے کے کتے بھی محروم نہ رہین بلکہ ایک حصہ حاصل کرین یہ فاطمہؒ بڑی صاحب فتوت
تھین چنانچہ حضرت بایزیدؒ نے فرمایا جو کہ چاہتا ہے کہ ایک مرد کو عورتون کے لباس مین
دیکھے اُس سے کہدو کہ فاطمہؒ کو دیکھے۔ نقل ہے کہ حضرت احمد خضرویہؒ نے فرمایا کہ مینے
مدت دراز تک اپنے نفس پر قہر کیا ایک روز ایک جماعت جہاد کو جاتی تھی میرے دل مین
بھی بہت رغبت پیدا ہوئی اور نفس نے وہ احادیث کہ جہاد کے ثواب کی شان مین وارد
ہین میرے روبرو پڑھین اور میرے سامنے پیش کین تب مینے کہا کہ نفس سے نشاط طاعت
تو نہین آتی یہ بیشک مکر ہے پھر کہا مینے کہ مکر اس سبب سے ہے کہ مین اُسکو ہمیشہ

روزہ دار رکھتا ہون گرسنگی کی وجہ سے طاقت اِس مین نہین رہی ہے چاہتا ہے
کہ سفر کرے تاکہ روزہ افطار کرے مینے کہا کہ مین سفر مین بھی روزہ نہ کھولونگا نفس نے کہا
کہ مجھے منظور ہے مجھے عجب ہوا مینے کہا کہ شاید اسواسطے کہتا ہو کہ مین اُسکو رات کو نماز کے
واسطے فرماتا ہون چاہتا ہے کہ سفر کو جاوے تاکہ رات کو سووے اور آرام کرے مینے کہا
کہ مین تجھکو ہر وقت خواہ رات ہو یا دن بیدار رکھونگا اُسنے کہا کہ مجھے منظور ہے مینے پھر
سوچا کہ شاید اسلیے کہتا ہے کہ خلق سے ملے جلے کہ تنہائی کی وجہ سے ملول ہو گیا ہے
اب لوگون کے ساتھ چاہتا ہے کہ اُنس پکڑے مینے کہا کہ مین جہان کہین کہ جاؤنگا
ویرانے مین قیام کرونگا اور لوگون کی صحبت مین نہ بیٹھونگا اُسنے کہا کہ بہت خوب پھر تو
مین عاجز آیا مینے گڑگڑا کر حق تعالے کی طرف رجوع کی کہ نفس کے مکر سے مجھے آگاہ کرے
پس حق تعالی نے اُسکو اقراری بنایا کہ اُسنے مجھ سے کہا کہ تو مجھے مراد کے خلافون سے ہر روز
سو بار قتل کرتا ہے اور مخلوق اِس بات سے بیخبر ہے اِس سے بہتر یہ ہو کہ مین ایکبار جہاد
مین مقتول ہون اور سارے جھگڑون سے چھوٹ جاؤن اور تمام جہان مین شہرت ہو جاوے
کہ کیا خوب تھا احمد خضرویہ کہ درجہ شہادت کا پایا اور زمرہ شہدا مین داخل ہوا مینے کہا
سبحان اللہ کیا بزرگ ہے وہ خدا کہ ایسے نفس کو پیدا کرتا ہو کہ جو زندگانی مین بھی منافق
اور موت کے بعد بھی منافق نہ اس جہان مین اسلام لاویگا نہ اُس جہان مین مینے تو
خیال کیا تھا کہ طلب طاعت کرتا ہے مجھے یہ خبر نہ تھی کہ تو زنار باندھتا ہی پھر مینے اُس
روز سے نفس کے خلاف کرنا اور زیادہ شروع کیا۔ **نقل ہے** کہ فرمایا کہ مین ایکبار
ایک جنگل توکل پر گیا تھوڑی راہ چلا تھا تو ایک ببول کا کانٹا میرے پانون مین چبھ کر
ٹوٹ گیا مینے اُس کانٹے کو پانون سے نہ نکالا اور مینے کہا کہ توکل ٹوٹ جائیگا اسیطرح
مین چلتا تھا میرا پانون سوج گیا مین لنگڑاتا لنگڑاتا مکہ معظمہ مین پہونچا اور حج ادا
کرکے واپس لوٹا اور تمامی راہ پیپ بہتی رہی مین بڑی دقت سے راہ چلتا رہا اور

اپنے آپ کو سنبھالتا یہانتک کہ لوگون نے دیکھا اور اُس کانٹے کو میرے پاؤن سے باہر نکالا میرا پاؤن زخمی ہو گیا مین بسطام کی طرف روانہ ہوا اور حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا جون ہی کہ حضرت بایزیدؒ کی نظر مجھپر پڑی مسکرائے اور فرمایا کہ وہ شکل کہ تیرے پاؤن پر رکھی تھی تو نے کیا کیا مینے کہا کہ مینے اپنے اختیار کو اسکے ہی اختیار پر رکھا شیخ بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز نے فرمایا ای مشرک یعنی تجھکو کسی طرح کا وجود اور اختیار باقی ہے کیا یہ شرک نہین ہے۔ نقل ہے کہ فرمایا آپ نے درویشی کی عزت کو پوشیدہ رکھو پھر فرمایا کہ ایک درویش رمضان شریف کے مہینے مین ایک توانگر کو اپنے گھر لیگیا اور اُسکے گھر مین سوائے رُوکھی اور سوکھی روٹی کے اور کچھ موجود نہ تھا جب توانگر اپنے مکان کو واپس آیا تو اُسنے ایک تھیلی زر سے بھری درویش کو بھیجی درویش نے واپس کردی اور کہلا بھیجا کہ اُس شخص کی یہی سزا ہی کہ جو اپنا راز تجھ ایسے شخص سے ظاہر کرے ہم اس درویشی کو دونون جہان کے عوض بھی نہ بیچین گے۔ نقل ہے کہ ایکبار ایک چور حضرت احمد خضرویہؒ کے گھر مین آیا بہت پھرا کچھ نہ پایا جب نا امید ہوکر لوٹنے لگا حضرت احمد خضرویہؒ نے فرمایا ای جوان ڈول اُٹھا کر پانی کھینچ اور وضو کر اور نماز مین مشغول ہو تاکہ جو چیز کہ آئے وہ مین تجھکو دون اور تو خالی ہاتھ ہمارے گھر سے نجائے اُس جوان چور نے ایسا ہی کیا جب روز روشن ہوا ایک خواجہ سَو دینار لایا اور شیخ کو دیے شیخؒ نے کہا ای جوان لے کہ یہ تیری ایک رات کی نماز کا عوض ہے چور کو یہ سنکر ایک طرح کی حالت پیدا ہوئی اور اُسکا بدن کانپنے لگا اور اُسنے رونا شروع کیا اور کہا کہ ہائے افسوس مین راہ بھولا ایسے خدا کی کہ جو ایک رات کی اپنی عبادت کی عوض اتنا کرم فرمادے اور اسقدر زر عطا کرے پھر توبہ کی اور خدا کی طرف رجوع کی اور وہ زر قبول نکیا اور شیخؒ کے مریدون کے حلقے مین داخل ہوا۔ نقل ہے کہ ایک نے بزرگون میسے بیان کیا ہی کہ مینے احمد خضرویہؒ کو دیکھا کہ ایک گاڑی مین سوار ہین اور فرشتے اُسکی سونے کی زنجیرین پکڑے اسی طرح کو کھینچ رہے ہین درمیان ہوا کے مینے پوچھا کہ ای شیخ اس شوکت کے ساتھ

آپ کہاں جارہے ہیں آپ نے فرمایا کہ اپنے ایک دوست کی زیارت کو شیخ نے کہا کہ آپ کو
باوصف ایسے درجے کے کسی کی زیارت کی کیا حاجت۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں نہ جاؤنگا تو وہ
خود آئیگا اُسوقت درجہ زائرون کا اُسکو حاصل ہوگا نہ مجکو۔ نقل ہے کہ ایکبار آپ ایک
خانقاہ میں پرانے کپڑے پہنے اور صوفیون کی رسم سے فارغ ہوکر گئے اور وظائف حقیقت میں
مشغول ہوئے اُس خانقاہ کے لوگون نے باطن میں آپ کا انکار کیا اور اپنے شیخ سے کہا کہ
یہ شخص اہل خانقاہ سے نہیں ہے اتفاق سے ایک روز حضرت احمد خضرویہؒ کوئین کی جگت پر
پانی بھرنے کو گئے ڈول کوئین میں گر پڑا اُسپر خادم نے آپ کو برا بھلا کہا حضرت احمد خضرویہؒ
شیخ کے پاس گئے اور کہا کہ فاتحہ پڑھیے تاکہ ڈول کوئین سے نکل آوے شیخ یہ سنکر تامل میں ہوا کہ
یہ کیا التماس دا آرزو ہے حضرت احمد خضرویہؒ نے کہا کہ اگر آپ نہیں پڑھتے ہیں تو اجازت دیجیے
تاکہ میں پڑھون شیخؒ نے اجازت دیدی حضرت احمد خضرویہؒ نے فاتحہ پڑھی ڈول خود بخود کوئین
کی جگت پر آگیا شیخ نے جب یہ دیکھا ٹوپی اپنے سر سے اُتار کر رکھدی اور کہا اے جوان تو کون ہے
کہ ہمارے مرتبے کا کھلیان تیرے دانے کے مقابلے میں گھانس ہوگیا حضرت احمد خضرویہؒ نے کہا
کہ آپ اپنے مریدون سے فرمادیوین کہ آیندہ مسافرون کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھین یہ کہا
اور آپ وہان سے چلدیے۔ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت احمد خضرویہؒ کے پاس آیا اور کہا
کہ میں رنج مین مبتلا ہون اور درویش ہون مجھے آپ کوئی ایسا طریقہ بتائیے کہ اس رنج و محنت
سے رہائی پاؤن آپ نے فرمایا نام جو ہر پیشے کا ہے علٰحدہ علٰحدہ ایک ایک کاغذ پر لکھ اور
ایک توبرے میں ڈالکر میرے پاس لا وہ مرد چلا گیا اور ویسا ہی کیا حضرت احمد خضرویہؒ نے
اپنا ہاتھ توبرے میں ڈالا ایک کاغذ نکلا اُسپر چوری کا نام لکھا تھا آپ نے فرمایا کہ تجھے چوری
کرنی چاہیے وہ مرد حیرت میں رہا اور کہا کہ شیخ مجکو چوری کا حکم فرماتا ہے اب مجھے اس سے
چارہ نہیں ہے ناچار اُن چورون کے پاس گیا کہ راہ لوٹتے تھے اور کہا کہ مجھے اس کام کی
رغبت پیدا ہوئی ہے چورون کے سردار نے کہا کہ اس کام کی ایک شرط ہے کہ جو کچھ کہ فرماؤن

تو اسکو بجا لاو سب اسنے کہا کہ مین ویسا ہی کرونگا چند روز تک مین انکے ساتھ رہا چورون
نے ایک قافلے کو لوٹا اور ایک شخص کو کہ اسکے پاس مال بہت تھا پکڑ لائے اور اس
کو مجھ سے کہا کہ اسکی گردن مارو وہ مرد توقف کرتا تھا اور اپنے دل مین کہتا تھا کہ اس
چورون کے سردار نے کتنے ہی لوگون کو قتل کیا ہوگا اگر مین اسکو قتل کر ڈالون تو
اس سے بہتر ہوگا کہ سوداگر کو قتل کرون وہ مرد اس خیال ہی مین تھا کہ سوداگر نے کہا کہ
جس کام کو کہ تو آیا ہے جلدی کر اور اس کام سے فارغ ہو ورنہ دوسرے کام مین جا کر مشغول ہو
اس مرد نے کہا کہ جب فرمانبرداری ہی کرنا چاہیے تو بہتر ہے کہ حق تعالی کی فرمانبرداری
کی جائے نہ کہ چورون کے سردار کی پھر تلوار کھینچکر چورون کے سردار کا سر تن سے جدا
کر دیا دوسرے چورون نے جب یہ معاملہ دیکھا تو بھاگ گئے اور اس سوداگر نے رہائی
پائی اور وہ مال بھی اسکا سلامتی کے ساتھ اسکے پاس رہا اور اس سوداگر نے اسکے
صلے مین اسقدر مال اس مرد کو دیا کہ مستغنی ہو گیا. **نقل** ہے کہ ایک مرتبہ ایک درویش
حضرت احمد خضرویہ رحمۃ کے یہان مہمان آیا حضرت احمد خضرویہ رحمۃ نے سات شمعین روشن کین
اس درویش نے کہا کہ مجھے ان مین سے کچھ پسند نہین آتا کیونکہ تکلف تصوف کے ساتھ
کچھ علاقہ و نسبت نہین رکھتا حضرت احمد خضرویہ رحمۃ نے فرمایا کہ آپ اٹھیے اور ان مین سے
جسکو کہ بغیر خدا کے واسطے نہ روشن کیا ہو گل کر دیجیے وہ درویش اٹھا اور ساری رات
پانی اور خاک ان شمعون پر چھڑکتا اور ڈالتا رہا صبح ہو گئی لیکن ایک شمع بھی نہ بجھتی تھی نہ بجھی
دوسرے روز آپ نے اس درویش سے کہا کہ اسقدر تعجب آپ کو کیون ہے اٹھیے تا کہ
آپ کو عجائب دکھاؤن دونون اٹھے اور ساتھ ساتھ چلے یہان تک کہ ایک کلیسا
کے دروازے پر پہونچے اسکے دروازے پر ترسا کا سردار بیٹھا تھا جب اسنے احمد خضرویہ
کو دیکھا تو کہا کہ آئیے اور جھٹ دسترخوان کھانے کا بچھایا اور کہا کہ کھائیے حضرت
احمد خضرویہ رحمۃ نے فرمایا کہ دوست دشمنون کے ساتھ کوئی چیز نہین کھایا کرتے اسنے کہا

کہ آپ مجھے مسلمان کر لیجیے پس مسلمان ہو گیا اور اُسکے ساتھ اُسکی قوم کے ستر شخص
اور بھی مسلمان ہوئے اُس رات کو حضرت احمد خضرویہؒ نے خواب میں دیکھا کہ حق تعالیٰ
نے فرمایا کہ اے احمد تو نے ہمارے واسطے رات شمعیں روشن کیں ہمنے تیرے واسطے
تیرے ہی ذریعے سے ستر دلوں کو نور ایمان سے روشن کیا۔ نقل ہے کہ حضرت احمد خضرویہؒ
نے فرمایا کہ مینے تمامی مخلوق کو دیکھا کہ مثل بیل اور گدھے کے ایک ناند سے چارہ چرتے
تھے ایک شخص نے کہا کہ خواجہ آپ کہاں تھے آپ نے فرمایا کہ مین بھی اُنکے ساتھ تھا لیکن
مجھ مین اور اُن مین فرق یہ تھا کہ وہ کھاتے جاتے تھے اور ہنستے جاتے تھے اور اُچھلتے
کودتے جاتے تھے اور کچھ بیخبر سے تھے اور مین کھاتا تھا اور روتا تھا اور سر زانو پر رکھے تھا
اور باخبر تھا۔ اور فرمایا کہ جو کہ خدمت درویشون کی کرتا ہے تین چیز سے بزرگ ہوتا ہے
تواضع اور حسن ادب اور سخاوت سے۔ اور فرمایا جو کہ چاہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ اُسکا
ہو جاوے اُس سے کہدو کہ صدق کو لازم پکڑے کہ فرمایا ہے وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ اور
فرمایا کہ جو کہ صبر کرتا ہے اپنے صبر پر وہ صابر ہوتا ہے نہ وہ کہ صبر کرے اور شکایت کرے۔
اور فرمایا کہ صبر توشہ و زاد مضطرون کا ہے اور رضا درجہ عارفون کا ہے اور فرمایا کہ
معرفت کی حقیقت وہ ہے کہ تو اُسکو دل سے دوست رکھے اور اُسکو زبان سے یاد کرے
اور اُن تمام سے کہ اُس کے سوا مین ہمت کو قطع کرے اور فرمایا کہ سب سے زیادہ معزز
نزدیک خدائے تعالیٰ کے وہ شخص ہے کہ جس مین خلق بیشتر ہے اور فرمایا کہ نہین ہے
کوئی شخص کہ طلب کرتا ہے اُسکو حق تعالیٰ قریب اپنے مگر وہ شخص کہ طلب کرتا ہے
حق تعالیٰ کو اپنی تمامی نعمتون پر۔ لوگون نے آپ سے پوچھا کہ محبت کی علامت کیا ہے
فرمایا یہ کہ دونون جہان کی کوئی چیز اُسکے دل مین کچھ عظمت اور بزرگی نرکھتی ہو کیونکہ
اُسکا دل تو پُر ہوگا خدائے تعالیٰ کے ذکر سے اور یہ کہ کوئی آرزو نہ ہووے اُسکو مگر اُسکی
خدمت کی اسلیے کہ وہ نہین دیکھتا ہے عزت دُنیا اور آخرت کی مگر اُسکی خدمت مین

آور یہ کہ اپنے نفس کو غریب دیکھتا ہے اگرچہ درمیان اپنے اہل کے ہو اسلیے کہ کوئی شخص
اُس چیز کے ساتھ کہ وہ اُسمین ہے اُسکا موافق ہوگا اُسکے دوست کی خدمت مین آور فرمایا
کہ دل چلنے والے ہین یا تو عرش کے گرد گھومتے ہین یا پاکی کے آس پاس چکر کھاتے ہین۔
آور فرمایا کہ دل مکانات ہین جب کہ حق سے پُر ہوتے ہین اُسکے انوار کی زیادتی ظاہر کرتے
ہین اعضا پر اور جب کہ باطل سے پُر ہوتے ہین اُسکی تاریکی کی زیادتی ظاہر کرتی ہین اعضا پر
آور فرمایا کہ کوئی خواب گران تر خواب غفلت سے نہین ہو آور کوئی مالک نہین ہے قوی تر
شہوت سے۔ آور اگر گرانی غفلت نہووے تو ہر گز شہوت ظفر نہ پاسکے آور فرمایا کہ تمام بندگی
آزادی مین ہو اور بندگی کی تحقیق مین آزادی تمام ہووے آور فرمایا کہ تمکو دُنیا و دین مین
درمیان دُو متضاد کے زندگانی کرنا چاہیے آور فرمایا کہ طریقہ ظاہر ہے اور حق روشن ہو اور
پکارنے والا سُننے والا ہو پس اسکے بعد کسی طرح کا تحیرؔ نہین ہے مگر اندھے پنے کے سبب سے
آور پوچھا کہ کونسا عمل فاضلتر ہے فرمایا نگاہ رکھنا سر کا اُس چیز کی طرف توجہ کرنے سے کہ
سواے خدا کے ہو کہتے ہین کہ ایک روز آپ کے آگے پڑھا کہ فَفِرُّوٓا اِلَی اللّٰہِ آپ نے فرمایا
کہ تعلیم دیتے ہین ایسے شخص کو کہ جو سب سے زیادہ خدا کی درگاہ کا فراری ہے کسی نے کہا کہ
مجھے وصیت کیجیے فرمایا کہ مار ڈال نفس کو تاکہ زندہ ہووے کہتے ہین کہ جب آپ کی وفات کا
وقت نزدیک پہونچا آپ کو ستر ہزار درم دینے تھے کہ سب قرض لے کر مسکینون اور مسافرونکو
دیے تھے جب جان کنی شروع ہوئی تمامی قرضخواہ ایکبارگی آپ کے سرہانے آموجود ہوگئے
حضرت احمد خضرویہؒ نے اسوقت مناجات کی اور کہا الٰہی مجکو تو لیے جاتا ہو اور میری
جان اُنکے پاس گرو ہے جب کہ تو دستاویز اُن سے لیے لیتا ہو تو کسیکو مقرر کر تاکہ اُنکا
حق ادا کردیوے اُس کے بعد میری جان لے آپ یہ دُعا ہی فرمارہے تھے کہ کسی نے
کُنڈی کھٹکھٹائی کہ شیخ کے قرضخواہ باہر آوین وہ سب باہر گئے اور اپنا تمام روپیہ وصول
کیا جب قرض ادا ہوگیا حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ جان بحق تسلیم ہوکر واصل بحق ہوے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

چونتیسواں باب حضرت ابوتراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ بلا کی صف کے مبارز وہ میدان معنی کے مرد۔ وہ ایوان تقوی کے فرد وہ محقق حق زینی قطب وقت ابوتراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ طریقت کے عیار پیشوں اور بلا کی راہ کے مجردوں سے تھے اور فقراء کے جنگل کے سیاحوں سے اور راس طالفے کے میدان کے مردوں سے تھے خراسان کے بزرگ مشائخوں سے تھے اور مجاہدہ اور تقوی میں قدم استوار رکھتے تھے اور اشارات اور کلمات میں بنفس عالی۔ اور چالیس حج کیے تھے اور کتنے ہی برس تک کبھی سر تکیے پر نہ رکھا مگر خانہ کعبہ میں ایکبار سجدے کے وقت خواب میں گئے حوروں کی ایک جماعت نے چاہا کہ اپنے آپ کو آپ کے سامنے پیش کریں حضرت شیخ نے فرمایا کہ مجکو حق حی غفور کے ساتھ اسقدر استغراق ہے کہ میں حوروں کی پروا نہیں رکھتا ہوں حوروں نے کہا اے بزرگ اگرچہ یوں ہی ہے لیکن ہماری سہیلیاں ہمپر ہنسی اور ٹھٹھا کرینگی جب کہ سنیں گی کہ تو نے ہمکو قبول نہ فرمایا یہ سنکر رضوان نے جواب دیا کہ ممکن نہیں ہے کہ تم کو اس عزیز کے آگے قبولیت کا درجہ حاصل ہو اور یہ تمکو قبول کی نظر سے دیکھے یا اسکو تمھاری پروا ہو جاؤ چلی جاؤ کہ کل قیامت کو جب کہ یہ بہشت میں قرار پکڑے گا اور بادشاہت کے تخت پر بیٹھے گا اسوقت آنا اور جو قصور کہ ہوا ہے اسکو پورا کرنا حضرت ابوتراب نخشبی نے فرمایا کہ اے رضوان انسے کہدو کہ اگر میں کل قیامت کو بہشت میں داخل ہونگا تو خدمت کرنا اور ابن جلاء کہتے ہیں کہ میں نے چھ سو بزرگوں کو دیکھا انکے درمیان کوئی شخص بزرگتر چار شخصوں سے نہ تھا اور اول انکے ابوتراب نخشبی تھے اور ابن جلاء کہتے ہیں کہ جب ابوتراب نخشبی مکہ معظمہ میں آئے

تازہ اور خوش رُو دیکھے تھے پوچھا کہ آپ کھانا کہاں کھاتے ہیں فرمایا بصرہ میں اور کبھی بغداد میں اور کبھی بیابان۔ نقل ہے کہ جب آپ اپنے اصحاب کو کوئی ایسی چیز دیکھتے کہ آپ اُس سے کراہیت رکھتے تھے آپ خود توبہ کرتے اور مجاہدے میں زیادتی کرتے اور فرماتے کہ یہ بیچارہ میری نحوست سے بلا میں پڑا اور آپ اپنے مُریدوں سے فرماتے کہ جسنے کہ تم میں سے مُرقع یعنی فقیرانہ لباس پہنا اُسنے گویا کہ سوال کیا اور جو کہ خانقاہ میں بیٹھا گویا کہ اُسنے سوال کیا اور جسنے قرآن مجید پڑھا گویا کہ اُسنے سوال کیا غرض آپکے فرمانے سے یہ تھی کہ ایسا کام نہ کرو جس میں ریا یا نمایش کو دخل ہو کہتے ہیں کہ ایک روز آپکے مُریدوں سے ایک مُرید نے کہ تین رات و دن اُسکو بغیر کھائے گذرے تھے ہاتھ خربزے کے چھلکے کیطرف دراز کیا آپ نے اُس سے فرمایا کہ جا چلا جا کہ تو تصوّف کو نہ پہچانے گا تجھے بازار میں جانا چاہیے اور فرمایا کہ میرے اور خدا کے درمیان عہد ہے کہ اگر میں ہاتھ حرام کی طرف دراز کروں تو مجکو اُس سے باز رکھے اور فرمایا کہ کسی آرزو کا میرے دل پر غلبہ نہیں ہوا مگر ایک مرتبہ میں ایک جنگل میں جا رہا تھا مجھے روٹی کی آرزو پیدا ہوئی اور مُرغ کے انڈے نے میرے دل پر گذر کیا اتفاق سے میں راستہ بھول گیا اور ایک قافلے کیطرف جا نکلا ایک جماعت کھڑی شور و غوغا کر رہی تھی جوں ہی کہ اُنھوں نے مجھے دیکھا مجھے لپٹ گئے اور کہا کہ ہمارا اسباب تو ہی لے گیا ہی اور ایک چور بیشک اُنکا اسباب چرا لے گیا تھا بس اُنھوں نے دو سو چھڑیاں میرے ماریں اسی اثنا میں ایک بوڑھا اُس قافلے کا مجھپر گذرا جب میرے قریب آیا تو اُسنے مجکو پہچانا اور شور و غل مچایا کہ یہ تو شیخ الشیوخ طریقت ہو یہ کیا گستاخی و بے ادبی ہو کہ تم سید صدیقان طریقت کے ساتھ کر رہے ہو وہ قوم گریہ و زاری کرنے لگی اور معذرت چاہی میں نے کہا اے بھائیو مجھے قسم ہو اسلام کے وفا کے حق کی کہ کبھی کوئی وقت اس سے خوشتر مجھپر نہیں گذرا اور برسوں سے میری آرزو تھی کہ میں اپنے نفس کو اُسکے مقصد کے موافق دیکھوں آج میں نے دیکھا پھر وہ بزرگ شخص مجکو اپنے گھر لیگیا اور اجازت

چاہی کہ کھانا لا دے پھر گیا اور گرم روٹی اور مرغ کے انڈے میرے آگے لایا میں نے چاہا کہ ہاتھ دراز کروں میں نے ایک آواز سنی کہ اے ابو تراب کہا لے بعد دو دس تازیانے کے اور جو آرزو کہ تیرے دل پر گذرے گی بغیر دو دس تازیانے کہا ئے وہ پوری نہ ہو گی۔ نقل ہے کہ حضرت ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ کے کئی لڑکے تھے اسی زمانے میں ایک بھیڑیا مردم خوار آگیا تھا آپ کے کئی لڑکوں کو پھاڑ ڈالا ایک روز آپ مصلے پر بیٹھے تھے بھیڑیے نے قصد آپ کا کیا لوگوں نے آپ کو خبر بھی کی آپ نے کچھ توجہ نہ فرمائی بھیڑیے نے جب آپ کا چہرہ دیکھا الٹا پھر گیا اور چلا گیا۔ نقل ہے کہ ایک بار آپ اپنے مریدوں کے ساتھ ایک جنگل میں جا رہے تھے آپ کے سب مریدوں کو پیاس لگی ادھر وضو کی ضرورت ہوئی سب نے شیخ رح کی جانب رجوع کی آپ نے ایک خط کھینچا وہ تو ایک نہر پانی سے لبریز ہو گئی سب نے پانی سیر ہو کر پیا بھی اور وضو بھی کیا اور ابو العباس رح کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جنگل میں تھا آپ کے مریدوں سے ایک مرید نے کہا کہ مجھے پیاس لگی ہے آپ نے اپنا پانوں زمین پر مارا ایک پانی کا چشمہ نمود ہوا اُس مرد نے کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ پانی آبخورے سے پیوں شیخ رح نے ہاتھ زمین پر مارا ایک پیالہ نکل آیا سفید آبگینہ سا کہ اس سے خوبصورت شاید ہی کوئی پیالہ ہو اُسنے پانی پیا اور ہمکو بھی پانی پلایا اور وہ پیالہ مکہ معظمہ تک ہمارے ساتھ رہا۔ نقل ہے کہ حضرت ابو تراب نخشبی رح نے ابو العباس رح سے پوچھا کہ آپ کے اصحاب کیا کہتے ہیں ان کاموں کے بارے میں کہ حق تعالیٰ اپنے دوستوں کے ساتھ کرتا ہے کرامت سے انھوں نے کہا کہ میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ ایمان لاتا ہو مگر بہت تھوڑا آپ نے فرمایا کہ جو اسپر ایمان نہیں لاتا وہ کافر ہے۔ نقل ہے کہ ایکبار آپ کے مریدوں نے جنگل میں کہا کہ یا شیخ ہم تو بھوک کے مارے بے قرار ہیں اور ہمکو اب چارہ نہیں ہے کیا کریں آپ نے فرمایا کہ میں کیا کروں چارہ نہیں ہے اس چیز سے کہ جسکا چارہ نہیں ہے۔ نقل ہے کہ حضرت ابو تراب نخشبی رح نے فرمایا کہ ایک رات میں جنگل میں جا رہا تھا اور وہ رات اندھیری تھی میں نے ایک حبشی دیکھا

کہ جسکا قد مینار کے برابر تھا مین ڈر گیا اور مینے کہا کہ تو آدمی ہے یا جن اُسنے کہا کہ تو
مسلمان ہے یا کافر مینے کہا کہ مسلمان آسنے کہا کہ مسلمان تو سوا ے خدا ے تعالی کے
کسی سے نہین ڈرتا ہے بس میرا دل قرار سے ہو گیا اور مینن سمجھا کہ غیب کا فرستادہ ہے
دل کو اطمینان ہو گیا اور خوف جاتا رہا۔ اور فرمایا کہ مینے جنگل مین ایک غلام کو دیکھا
کہ اُسکے پاس توشہ و سواری نہ تھی مینے کہا کہ اگر اسکو حق تعالے پر یقین نہوتا ہلاک
ہو جاتا پھر مینے کہا ای غلام ایسی جگہ مین تو بغیر توشہ اور سواری کے ہے اُس نے کہا
ای بزرگ سر اُٹھا تا کہ تو سوا ے خدا ے تعالے کے کسیکو نہ دیکھے مینے کہا اب کسی شخص کو
یہ یقین کہ تو رکھتا ہے نہوگا جہان کہ تو چاہتا ہے جاتا ہے اور فرمایا کہ مین نے
بیس برس تک نہ کسی سے کوئی چیز لی اور نہ کسی کو کوئی چیز دی لوگون نے کہا کہ یہ
کیونکر آپنے فرمایا کہ اگر مین لیتا تھا تو اُس سے لیتا تھا اور اگر نہین لیتا تھا اُس سے
نہین لیتا تھا اور فرمایا کہ ایک روز کھانا میرے سامنے پیش کیا مینے منع کیا چودہ روز
تک بھوکا رہا اُس منع کرنے کی نحوست سے اور فرمایا کہ کوئی چیز نہین جانتا ہون مین
مرید کے واسطے مضر تر نفس کی پیروی پر سفر کرنے سے اور کسی فساد نے مرید کیطرف راہ
نپائی مگر بسبب فساد سفر ہاے باطل کے۔ اور فرمایا کہ حق تعالے نے فرمایا ہے کہ دور رہو کبائر
سے اور کبائر نہین ہین مگر دعوی فاسد اور اشارت باطل اور یون سرکشون کا ایسے
الفاظ کا اندر سے خالی اور بے حقیقت ہین فرمایا اللہ تعالی نے وَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ
اِلٰی اَوْلِیَآئِہِمْ لِیُجَادِلُوْکُمْ ج اور فرمایا کہ کبھی کوئی شخص خداے تعالی کی رضا تک نہین پہونچتا
اگر دنیا کی محبت اسکے دل مین ذرہ بھر بھی ہو اور فرمایا کہ جب بندہ صادق ہو جاتا ہے
عمل مین حلاوت پاتا ہے پہلے اُس سے کہ عمل کرے اور اگر اخلاص بجالاتا ہو اُس عبادت
مین حلاوت پاتا ہے اُسوقت مین کہ وہ عبادت کرتا ہے اور فرمایا کہ تم تین چیزون کو
دوست رکھتے ہو حالانکہ وہ تینون چیزین تمھاری نہین ہین نفس کو دوست رکھتے ہو

اور نفس بندہ خدا کا ہے اور تم روح کو دوست رکھتے ہو اور روح ملکیت خدای تعالی کی ہے
اور تم مال کو دوست رکھتے ہو اور مال خدای تعالی کی ملک ہے اور دو چیز ونکو طلب کرتے ہو
اور نہین پاتے ہو شادی اور راحت اور یہ دونون بہشت مین ہونگی اور فرمایا کہ سب جمول
بحق ستر درجے ہین ان سب مین ادنی درجہ اجابت ہے اور ان سب کا اعلی درجہ توکل کرنا ہو
خدای تعالی پر حقیقت مین اور فرمایا کہ توکل وہ ہو کہ تو اپنے آپ کو عبودیت کے دریا مین
ڈالے اور دل کو خدا مین بندھا رکھے اگر دیوے تو شکر کرے تو اور اگر نہ دیوے تو صبر کرے تو
اور فرمایا کہ کوئی چیز عارف کو تیرہ نہین کرتی بلکہ ساری تاریکیان اسکی وجہ سے روشن
ہو جاتی ہین اور فرمایا قناعت اختیار کرنا قوت کا ہو خدای تعالی سے اور فرمایا دلون مین
ایسے دل بھی ہین کہ زندہ ہین نور فہم سے خدای تعالی سے اور فرمایا کوئی چیز نہین ہو عبادات
سے نافع تر دلون اور خطرون کی اصلاح سے اور فرمایا کہ اپنے اندیشے کو نگاہ رکھ اس لیے کہ
مقدمہ تمامی چیزون کا ہے کیونکہ جسکا اندیشہ درست ہوا بعد اسکے جو کچھ کہ اس سے صادر
ہوتا ہے افعال اور احوال سے سب درست ہوتا ہو اور فرمایا کہ خدای تعالے نے بنایا علما کو
بولنے والا ہر زمانے مین موافق اعمال اہل زمانہ کے اور فرمایا کہ غنا کی حقیقت وہ ہے کہ تو
مستغنی ہووے ہر شخص سے کہ مثل تیرے ہو اور فقر کی حقیقت وہ ہو کہ تو حاجتمند ہووے
ہر شخص کا کہ مثل تیرے ہو۔ نقل ہے کہ کسی نے کہا کہ آپ کو کوئی حاجت ہو شیخ نے فرمایا
کہ مجکو تیری اور تیرے مثل کی کبھی حاجت نہوگی کیونکہ مجھے خدای تعالے کے ساتھ بھی حاجت
نہین ہے یعنی مقام رضا مین ہون راضی برضا کو حاجت کے ساتھ کیا کام اور فرمایا کہ فقیر وہ ہو
کہ غذا اسکی وہ ہووے کہ پاوے یا آوے اور لباس اسکا وہ ہووے کہ ستر کو ڈھانپے اور گھر
اسکا وہ ہووے کہ جہان رہے۔ نقل ہے کہ آپ نے بصرہ کے جنگل مین وفات پائی تھی
آپ کی وفات کے کئی برس بعد ایک جماعت اس جنگل مین پہونچی آپ کو دیکھا کہ کھڑے
ہین اور منہ قبلے کی طرف ہے اور بہونٹ خشک ہین اور ایک آبخورہ آگے دھرا ہے

اور ایک لاٹھی ہاتھ مین لیے ہین اور کوئی درندہ آپ کے آس پاس نہین ہے رحمۃ اللہ علیہ والسلام

پینتیسوان باب یحیی معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ روضہ رضا کی چشمہ وہ کعبہ رجا کی نقطہ وہ ناطق حقائق وہ واعظ خلائق وہ فرید مراد یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ لطیف روزگار تھے اور خلق عظیم رکھتے تھے اور بسط ساتھ قبض کے ملا ہوا اور رجا غالب اور کام خوف کرنے والون کا اختیار کیے ہوئے تھے اور زبان طریقت اور محبت تھے اور گستاخ درگاہ۔ اور وعظ آپ کا کامل تھا اسیوجہ سے آپ کو یحیی واعظ کہتے تھے اور علم و عمل مین قدم استوار رکھتے تھے اور لطائف اور حقائق مین مخصوص تھے اور مجاہدہ اور مشاہدے مین موصوف۔ اور صاحب تصنیف تھے۔ اور سخن موزون اور نفس پاکیزہ رکھتے تھے یہانتک کہ مشائخ نے کہا ہے کہ خدا کے دو یحیی ہوئے ایک انبیا علیہم السلام سے اور ایک اولیاء اللہ سے حضرت یحیی بن زکریا صلوات اللہ علیہما نے طریق خوف ایسا طے کیا کہ سارے صدیق اسکے خوف کو دیکھکر اپنی فلاح سے نا امید ہوئے اور حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے طریق رجا کو اسطرح طے کیا کہ ہاتھ تمامی دعوی کرنیوالون رجا کا خاک پر ملدیا یعنے انکو بے دعوی بنا دیا۔ کہا کہ حال حضرت یحیی بن زکریا کا معلوم ہے حال اس یحیی کا کیونکر تھا کہا مجکو دریافت ہوا ہے کہ کبھی اسکو جاہلیت نہ تھی اور کبھی اس سے گناہ کبیرہ صادر نہوا اور معاملہ اور ورزش مین ایسی بڑی کوشش کرتے تھے کہ کسی کو ویسی قدرت و طاقت نہ تھی آپ کے مریدون نے پوچھا کہ ای شیخ مقام رجا اور معاملہ خائفان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ واضح ہو کہ عبودیت و بندگی کا ترک کرنا ضلالت و گمراہی ہو دے اور خوف اور رجا دو قائمے ایمان کے ہین محال ہو کہ کسی کی ورزش مین کوئی رکن ایمان کے

بزرگون سے ضلالت مین پڑے تو الٹے عبادت کرتا ہے علیحدگی کے خوف سے اور راجی امید
رکھتا ہے وصل کی اور یاد رکھو جب تک عبادت نہ حاصل ہو نہ خوف درست آتا ہے اور نہ رجا
اور جب عبادت حاصل ہو جاتی ہے نہ خوف و رجا نہین رہتا۔ اور کوئی شخص اس طائفے کے
مشائخون سے خلفائے راشدین کے بعد منبر پر نہ چڑھا مگر یہ یعنی حضرت یحییٰ معاذؒ نقل ہے ایک روز آپ
منبر پر چڑھے چار ہزار مرد حاضر تھے آپ نے دیکھا اور منبر سے اتر آئے اور فرمایا کہ جس شخص کے واسطے
کہ مین منبر پر چڑھا تھا وہ حاضر نہین ہے۔ نقل ہے کہ آپ کے ایک بھائی تھے وہ مکہ معظمہ مین
جا کر وہان کے مجاور ہو گئے تھے انھون نے حضرت یحییٰ معاذؒ کو خط لکھا کہ مجکو تین چیزون کی آرزو
تھی دو ان مین سے مجکو حاصل ہوئین ایک رہی ہے آپ دعا کیجیے تاکہ وہ بھی پا جاؤن۔
اور ان تین آرزؤن مین سے ایک یہ ہے کہ میری آرزو تھی کہ مین اپنی آخر عمر تک ایک مبارک جگہ
مین رہون چنانچہ اب مین خانۂ کعبہ مین پہونچ گیا ہون کہ سب سے بڑھ کر مبارک جگہ ہے آرزو
پوری ہوئی اور دوسری آرزو یہ تھی کہ میرا ایک خادم ہووے تاکہ میری خدمت کرے اور
میرے وضو کے واسطے پانی طیار کر دیوے سو وہ خدائے تعالیٰ نے پوری کر دی کہ ایک
لونڈی شایستہ مجکو عطا کی تیسری آرزو میری یہ تھی کہ موت سے پہلے آپ کو دیکھون تو
امید ہے کہ حق تعالیٰ پوری کرے گا حضرت یحییٰ معاذؒ نے جواب لکھا کہ وہ کہ آپ نے لکھا ہے
کہ مین بہترین جگہ کی آرزو رکھتا تھا اسکا جواب یہ ہے کہ آپ خود بہترین مخلوق ہوجیے اور پھر
جس جگہ مین کہ پسند ہو رہیے۔ یاد رکھیے کہ جگہ مردون سے بزرگ و عزیز بنا کرتی ہے
نہ مرد جگہ سے۔ اور وہ کہ لکھا تھا کہ مجھے ایک خادم کی آرزو تھی اور وہ پوری ہو گئی اسکا
جواب یہ ہے کہ اگر آپ کو مروت اور جوانمردی ہوتی تو آپ حق تعالیٰ کے خادم کو اپنا خادم
نہ بناتے اور حق تعالیٰ کی خدمت سے اسکو باز نہ رکھتے اور اپنی خدمت مین مشغول نہ کرتے
آپ کو تو خود خادم بننا چاہیے نہ کہ آپ مخدومی کی آرزو کرتے ہین یاد رکھیے کہ مخدومی
حق تعالیٰ کی صفات سے ہے اور خادمی بندے کی صفات سے پس بندہ کو بندہ ہی رہنا چاہیے

اور جبکہ بندہ حق تعالےٰ کے صفات کی آرزو کرے ایسا جاننا چاہیے کہ فرعونی کرتا ہی اور دوسرے
وہ کہ آپ نے لکھا ہے کہ مجھکو تیرے دیدار کی آرزو ہے معلوم ہوتا ہی کہ آپ خداے تعالیٰ
سے غافل ہین اگر آپ خداے تعالےٰ سے باخبر ہوتے یعنی آپ کو ہرگز یاد نہ آتا آپ کو
لازم ہے کہ حق تعالیٰ کے ساتھ اسطرح صحبت رکھو کہ کبھی آپ کو بھائی کی یاد نہ آوے کہ
وہان فرزند کی قربانی کرنا چاہیے بھائی کا کیا ذکر ہی اور بھائی بیچارہ کس شمار مین ہے اور
کون ہی۔ اور اگر آپ نے اُسکو پا لیا تو پھر مجھے کیا کرینگے اور اگر اُسکو نہ پایا تو مجھ سے آپ کو
کیا فائدہ ہوگا **نقل** ہے کہ ایکبار ایک دوست کو خط لکھا کہ دُنیا مثل خواب کے ہی اور آخرت
مثل بیداری کے جو شخص کہ خواب مین دیکھتا ہی کہ رو رہا ہے اُسکی تعبیر یہ ہووے کہ
بیداری مین ہنسے گا اور شاد ہوگا پس تمکو دُنیا کے خواب مین رونا چاہیے تاکہ آخرت کی
بیداری مین ہنسو اور خوش ہو۔ **نقل** ہے کہ حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک صاحبزادی
تھین ایک روز اُنھون نے اپنی والدہ صاحبہ سے کہا کہ مجھے فلان چیز درکار ہی ماں نے کہا کہ
خُدا سے مانگو اُنھون نے کہا کہ ای اماں مجھے شرم آتی ہی کہ نفسانی ضرورت کو خداے تعالےٰ
سے مانگون آپ ہی دیدیجیے کہ جو کچھ آپ دینگی وہ آپ کی ملک سے ہو۔ **نقل** ہے کہ حضرت
یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے بھائی کے ساتھ ایک گانون کے دروازے کی
طرف سے گذرے آپ کے بھائی نے کہا کہ یہ بہت اچھا گانون ہی حضرت یحیی معاذؒ نے
فرمایا کہ خوش زیادہ اس گانون سے دل اُس شخص کا ہی کہ اس گانون سے فارغ ہے
بوجہ کافی سمجھنے کے اُس بادشاہ کو کہ جسکی بادشاہت بڑی وسیع ہے **نقل** ہے
کہ حضرت یحیی معاذؒ کو ایک دعوت مین لے گئے آپ بہت کم کھانا کھاتے تھے لوگون نے
بہت اصرار کیا کہ آپ کچھ اور تناول فرمایئے آپ نے فرمایا کہ بھلا مین کیسے ایکدم تازیانہ
ریاضت کا ہاتھ سے رکھ سکتا ہون جب کہ اس ہمارے نفس کی خواہشین اپنی مکر و فریب
کی گھات مین بیٹھی ہین اگر ذرا بھی اُسکی باگ ڈھیلی کرون مجھکو ہلاکی کے بھنور مین

والد ہی نقل ہے کہ ایک رات ایک شمع آپ کے سامنے روشن کر کے رکھی تھی ایک ہوا کا
جھونکا آیا اور وہ شمع گل ہو گئی حضرت یحییٰ معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے رونا شروع کیا تو کسی
نے کہا کہ آپ کیوں روتے ہیں ہم ابھی پھر روشن کیے دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں
اسلیے نہیں روتا ہوں بلکہ اس خیال سے روتا ہوں کہ ایمان کی شمعیں اور توحید کے
چراغ کہ سینوں میں روشن کیے ہیں کہیں ایسا نہو کہ بے نیازی کی ہوا چلنے کی جگہ سے اسی
طرح ایک ہوا کا جھونکا آئے اور انکو گل کر دیوے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپکے سامنے کہا
کہ دنیا ملک الموت کے سامنے ایک دانے کے برابر قدر و قیمت نہیں رکھتی ہے آپ نے فرمایا
کہ اگر ملک الموت نہ ہوتا تو دنیا بالکل ہی بیقدر ہوتی پھر فرمایا کہ موت ایک پل ہے کہ
دوست کو دوست تک پہونچاتا ہے ایک روز آپ اس آیت تک پہونچے آمنا برب العالمین
آپ نے فرمایا کہ جب کہ ایک ساعت کا ایمان دو سو برس کے کفر کے مٹانے و محو کرنے سے
عاجز نہیں بھلا ستر برس کا ایمان ستر برس کے گناہوں کے میٹنے و محو کرنے سے کب
عاجز ہوگا۔ اور فرمایا کہ اگر خدای تعالیٰ روز قیامت کو کہے گا کہ تو کیا چیز چاہتا ہے۔
میں کہوں گا کہ خداوندا وہ چاہتا ہوں کہ مجکو تو دوزخ کے قعر میں بھیجدیوی اور حکم دیوے
کہ میرے واسطے آگ کے خیمے کھڑے کریں اور ان خیموں میں آگ کے تخت بچھائیں اور جبکہ
میں دوزخ کے قعر میں مملکت کے تخت پر بیٹھوں تو تو فرمائے کہ تو سانس نہ لیوی مگر اس آتش سے
کہ تو نے ہمارے سر میں امانت رکھی ہے تاکہ مالک کو اور خزنۂ دوزخ کو ہستی کے پردے میں
لیجاویں اور اگر تو اس حکایت کی نقل سے سند چاہے تو جریا مؤمن فان نورک اطفا لہبی
کافی ہے اور فرمایا کہ اگر دوزخ مجکو بخشیں تو میں کسی عاشق کو نہ جلاؤں اسلیے کہ عاشق
نے ہر روز سو بار اپنے آپ کو جلایا ہے۔ ایک سائل نے کہا کہ اگر کسی عاشق کے گناہ
بہت ہوں تو اسکو بھی تو نہ جلاوے فرمایا نہیں اسلیے کہ وہ گناہ اختیار سے نہیں ہوے ہیں
اور عاشقوں کے کام اضطراری ہوتے ہیں نہ اختیاری اور فرمایا کہ جو کہ خدای تعالیٰ کی خدمت سے

شاد ہوتا ہے جو اشیا اُسکی قدرت سے شاد ہوتی ہین اور جسکی آنکھ روشن ہوتی ہو خدا تعالی
سے جو اشیا کی آنکھ روشن ہوتی ہے اُسکی طرف نظر کرنے سے اور فرمایا کہ کوئی شخص خدا سے
تعالے مین اسقدر متحیر نہین ہوتا جسقدر کہ دوسرے شخص ان عجائبات کو دیکھکر اسپر گذرتے
ہین متحیر و حیران ہوتے ہین اور فرمایا کہ خدای تعالے اس سے کریم زیادہ ہو کہ عارفون کی
دعوت کرے طعام بہشت پر اس حال مین کہ اُنکی ہمتین تقاضا کر رہی ہین کہ اُسکے دیدار کے
سوا ہم کسی چیز پر راضی نہونگے اور فرمایا کہ جسقدر کہ تو خدای تعالے کو دوست رکھتا ہو اسیقدر
خلق تجکو دوست رکھتی ہے اور جسقدر کہ تو خدای تعالی سے ڈرتا ہو اسیقدر خلق تجھسے ڈرتی
ہے اور جسقدر کہ تو خدای تعالے کے ساتھ مشغول ہوتا ہے خلق تیرے کام مین مشغول ہوتی
ہے اور جو کہ شرم رکھتا ہے خدای تعالے سے طاعت کے حال مین خدای تعالے شرم و کرم
رکھتا ہے کہ اُسکو عذاب کرے واسطے گناہ کے اور فرمایا کہ بندہ کی حیا ندامت کی حیا ہوتی
ہے اور خدا کی حیا کرم کی حیا ہووے اور فرمایا کہ بندے کا گمان خداے تعالے کے کرم پر
اُسیقدر ہوتا ہے کہ جسقدر کہ اُس بندے کو معرفت خدای تعالے کی ہوتی ہے اور کوئی
شخص ہرگز ایسا نہین کہ ترک گناہ کرے اپنے نفس کے واسطے کہ اپنے نفس پر ڈرے جب
کوئی شخص کہ ترک گناہ کرتا ہو شرم سے اُس خدا کی کرتا ہے کیونکہ جانتا ہو کہ خداے تعالی اُسکو
دیکھتا ہے اس چیز مین کہ اُسکو منع فرمایا ہو پس وہ اسلیے گناہ سے روگردانی کرتا ہو نہ اپنے
لیے اور فرمایا کہ گمان نیک خدای تعالے کے ساتھ رکھنا سب گمانون سے خوبتر گمان ہے
جب کہ اعمال شایستہ اور مراقبہ بھی اُسکے ساتھ ہو۔ اور اگر غفلت اور معاصی کے ساتھ ہو
وہ صرف آرزو ہی آرزو ہو کہ اُسکو خطرے مین ڈالے اور فرمایا کہ نیک عمل سے گمان نیک
پیدا ہوتا ہے اور عمل بد سے گمان بد اور فرمایا کہ مغبون یعنے بڑے خسارے اور نقصان
وزیان مین وہ شخص ہے کہ بیفائدہ اپنے زمانے کو بیہودگی و بطالت مین گذارتا ہے
اور مسلط کرتا ہے اپنے اعضا کو ہلاکت پر اور مرتا ہے پہلے اُسکے کہ ہوش مین آوے گناہ سے

آور فرمایا کہ عبرت کے انبار انبار لگے ہین لیکن جو کہ عبرت نہین لیتا اسکے واسطے گویا ہے جہان مین ساڑھے چار ماشے یعنے ذرا سی بھی عبرت نہین ہے اور جو کہ عبرت نہین لیتا معائنے سے نصیحت نہین قبول کرتا اور جو کہ عبرت لینے والا ہے وہ صرف معائنے کے سبب سے بے پروا ہو جاتا ہے نصیحت سے آور فرمایا کہ تین قوم کی صحبت سے دور رہو ایک علماے غافل دوسرے قاریان کاہل تیسرے صوفیان جاہل۔ آور فرمایا کہ تنہائی آرزو صدیقون کی ہے۔ اور انس پکڑنا ساتھ خلق کے وحشت انکی۔ آور فرمایا کہ تین خصلتین اولیاء اللہ کی صفت سے ہین۔ اعتماد کرنا خدایتعالے پر تمام چیزون مین۔ آور بے نیاز ہونا تمام چیزون سے اور رجوع اسکی طرف تمام چیزون مین۔ آور فرمایا کہ اگر موت کو بازار مین طباق پر رکھکر بیچیے تو آخرت والے کو زیب دیتا کہ کوئی چیز موت کے سوا نہ خریدتے۔ آور فرمایا کہ دنیا کے لوگونکی خدمت لونڈی اور غلام کرتے ہین اور آخرت والون کی خدمت نکوکار اور زاہد اور آزاد اور بزرگوار کرتے ہین آور فرمایا کہ مرد حکیم نہین ہوتا جب تک کہ اس مین یہ تین خصلتین جمع ہون ایک وہ کہ نصیحت لینے کی نظر سے توانگرون کیطرف دیکھے نہ حسد کی نظر سے دوسرے وہ کہ شفقت کی نظر سے عورتون کیطرف دیکھے نہ شہوت کی نظر سے تیسرے وہ کہ تواضع کی نظر سے درویشون کی طرف دیکھے نہ کبر وغرور کی نظر سے۔ آور فرمایا کہ جو کہ خدایتعالے کی خیانت کرتا ہے پوشیدہ مین خدایتعالے اسکا پردہ پھاڑتا ہے ظاہر مین آور فرمایا کہ اگر بندہ انصاف خداے تعالی کا دیتا ہے نفس سے خدایتعالی اسکو بخشتا ہے آور فرمایا کہ لوگون کے ساتھ بات کم کرو اور خدایتعالے کے ساتھ بہت کہو اور فرمایا اگر عارف حق تعالی سے ساتھ ادب کا لحاظ نہ رکھین ہلاک ہو جاوین۔ اور فرمایا کہ جسکی کہ توانگری خدایتعالے کیسبب ہے وہ ہمیشہ توانگر ہے اور جسکی کہ توانگری اپنے کسب سے ہے وہ ہمیشہ فقیر ہے اس جگہ اول سے مجذوب اور آخر سے مجاہد مراد ہین جیسا کہ فرمایا حق تعالے کی نعمت کے عیش خانے مین مشغول ہے اور نعمت کے غم خانے مین تطہیر یعنے پاک کرنا۔ توانگر بندہ بن جائے تو پھر کیا ہے

عیش نہانے نہیں دیا اور فرمایا کہ مین تعجب کرتا ہون آدمی سے موحدون کی مغفرت کرنے والی دوزخ
مین کیونکر جلاتی ہے آگ انکی توحید کی تجلی سے آور فرمایا کہ پاک ہے وہ خدا کہ بندہ
گناہ کرتا ہے اور خدائے تعالےٰ اُس سے شرم رکھتا ہے شرم کرم یعنے اپنے کرم کے سبب سے
آور فرمایا کہ وہ گناہ کہ تجکو محتاج بنادے اُسکا یعنے حق تعالےٰ کا زیادہ دوست رکھتا ہون
مین اُس عمل سے کہ جدا اُس تک یعنی حق تعالیٰ تک نہ پہونچاوے آور فرمایا کہ جو کہ خداے
تعالےٰ کو دوست رکھتا ہے نفس کو دشمن رکھتا ہے آور فرمایا کہ خدائے تعالےٰ کا دوست
ریاکاری اور نفاق نہین کرتا اور بادصفت اسکے ایسے شخص کے دوست کم ہوتے ہین
آور فرمایا کہ وہ بہت بڑا دوست ہووے کہ تجکو حاجت پڑے اُس سے کسی چیز کے مانگنے کی
یا اُسکو کہنے کی کہ ہمکو دعا مین یاد رکھنا یا اُس زندگانی مین کہ تو اُسکے ساتھ بسر کرے
حاجت پڑے صلح و مروت کرنے کی یا حاجت پڑے عذر چاہنے کی اُس سے کسی خطا و لغزش پر
کہ تجھسے ظاہر ہوئی ہو آور فرمایا کہ حصہ مومن کا تجھ سے تین چیزین چاہیئین کہ ہووین
ایک وہ کہ اگر تو نفع نہ پہونچا سکے تو نقصان بھی نہ پہونچا دے، دوسرے اگر خوش اُسکو
نہ کرسکے تو غمگین بھی اُسکو نہ کرے تیسرے اگر تو تعریف اُسکی نہ کرے تو ہجو بھی اُسکی
نہ کرے۔ آور فرمایا کہ کوئی حماقت اس سے بڑھ کر نہین ہے کہ تو آگ کا بیج بوئے اور اُمید
بہشت کی رکھے آور فرمایا کہ توبہ کے بعد ایک گناہ بھی زیادہ برا ہووے اُن ستر گناہون
سے کہ توبہ سے پہلے کیے ہون۔ آور فرمایا کہ مومن کا گناہ کہ بیم اور اُمید کے درمیان ہووے
مثل اُس لومڑی کے ہووے کہ درمیان دو شیرون کے ہو اور فرمایا کہ گناہ کا ترک کرنا
تمھارے واسطے کافی ہے اور بس ہے تمامی علاجون سے۔ آور فرمایا کہ مین تعجب رکھتا ہون
اُس شخص سے کہ کھانے سے پرہیز کرتا ہے بیماری کے خوف سے اور کس واسطے پرہیز نہین
کرتا ہے گناہ سے آخرت کے عذاب کے ڈر سے آور فرمایا کہ خداے تعالےٰ کا کرم دوزخ کے
پیدا کرنے مین ظاہر تر ہے اُس سے کہ بہشت کے پیدا کرنے مین اسلیے کہ بہشت کا وعدہ

کیا ہے لیکن اگر دوزخ کا ڈر نہوتا ایک شخص بھی فرمانبردار نہوتا اور فرمایا کہ دُنیا اشغال
کی جگہ ہے اور بندہ ہمیشہ اُمید اور بیم کی مشغولی کے درمیان ہے اور ابھی دُبدھا
مین پڑا ہے کہ دیکھیے بہشت نصیب ہو یا دوزخ - اور فرمایا کہ ساری دُنیا اوّل سے لیکر
آخر تک ایک دَم کے غم کے برابر قیمت نہین رکھتی پس کیا حال ہو اُسکا کہ جسنے ساری عمر
غم مین گذاری ہو بمقابلہ اُسکے کہ جسنے غم کا حصّہ بھی کم پایا ہو اور فرمایا کہ دُنیا شیطان
کی دُکان ہے خبردار کہ اُسکی دُکان سے کوئی چیز تو نہ چُرا وے کہ تیرے پیچھے پیچھے آئیگا
اور تیرا دین تجھ سے اُسکے عوض مین چھین لیگا اور فرمایا کہ دُنیا شیطان کی شراب
ہے جو کہ اُس سے مست ہوا ہرگز اُسکا نشہ اُس سے زائل نہوا مگر آخرت مین درمیان
لشکر خدای تعالےٰ کے روز قیامت کو پشیمانی اور زیان کاری مین - اور فرمایا کہ دُنیا
مثل دُولھن کے ہے اور اُسکا تماشی مثل اُسکی مشاطہ کے - اور زاہد دُنیا مین وہ شخص ہو وے
کہ اُسکا یعنے دُنیا کا مُنھ کالا کرے اور اُسکے بال نُوچے اور فرمایا کہ دُنیا مین اندیشہ اور غم
ہے اور آخرت مین عذاب اور سزا پس اُس سے راحت کب ہوگی اور فرمایا کہ خداوند تعالیٰ
فرماتا ہے کہ تم میری شکایت کرتے ہو تمکو یہ کافی نہین ہے کہ دونون جہان میرے ہین
اور مین تمھارا - اور فرمایا کہ دُنیا کمانے مین نفسون کی ذلّت ہے اور بہشت کی تحصیل مین
نفسون کی عزت ہے - مجھے تعجب آتا ہے اُس شخص پر جو اختیار کرتا ہے خواری اور ذلّت کو
ایسی چیز کی طلب مین کہ باقی اور ہمیشہ نہ رہے گی اور فرمایا کہ نحوست دُنیا کی تیرے
واسطے اِسقدر ہے کہ صرف اُسکی آرزو خدائے تعالیٰ سے تجھکو غافل بناتی ہے اَب
سُوچ لینا چاہیے کہ دُنیا کے پانے مین تیرا کیا حال ہوگا اور فرمایا کہ عقلمند تین شخص ہین
ایک وہ کہ دُنیا کو ترک کرتا ہے، دوسرے وہ کہ سامان قبر مُہیا کرتا ہے پہلے اِس سے
کہ قبر مین جائے تیسرے وہ کہ خداوند تعالےٰ کو رضامند کرتا ہے پہلے اِس سے کہ اُس سے
واصل ہو اور فرمایا کہ دو مصیبتین ہین بندے کے واسطے کہ اگلون اور پچھلون نے اُس سے

اور یاد و سختی ہے سختیون میں نہین سختی ہین اور وہ اس بندے کو کہ مال رکھتا ہے موت کے وقت
پیش آتی ہین لوگون نے کہا کہ وہ دو سختیان کونسی ہین فرمایا کہ ایک یہ کہ جو مال اُسنے
جمع کیا ہے اُس سے چھین لیتے ہین دوسرے یہ کہ اُسکے اُس مال سے ذرہ ذرہ کا حساب
لیتے ہین اور فرمایا کہ دینار اور درم بچھو ہین ہاتھ اُنپر مت ڈال جب تک کہ منتر نہ سیکھ جاوے
نہین تو اسکا زہر تجکو ہلاک کر ڈالے گا لوگون نے پوچھا کہ اسکا منتر کیا ہی فرمایا یہ ہی کہ آمدنی
اُسکی حلال سے ہووے اور خرچ اُسکا حق پر ہووے اور فرمایا کہ عاقل کے واسطے دُنیا کا طلب
کرنا جاہل کے دُنیا کے ترک کرنے سے نیکوتر ہے۔ اور فرمایا کہ ای صاحبان علم تمھارے محل
قیصر کے محل کے مثل اور تمھارے گھر نوشیروان کے گھر کے مثل پس عمارتین تمھاری شدادی
اور کبر تمھارا عادی ہے اور اس سب تان مین وہ آن وہان ہی جو کوئی بھی احمدی نہین
ہے۔ اور فرمایا کہ اس جہان کا طالب ہمیشہ معصیت کی ذلت مین ہی اور اُس جہان کا
طالب تمامی طاعت کی عزت مین ہی اور حق کا تلاشی ہمیشہ آرام و آسایش مین ہے
اور فرمایا کہ اُدنی لباس پہننا گویا کہ دُکان داری ہی اور زہد مین گفتگو کرنا گویا کہ پیشہ ہے
اور وہ کہ عبادت کا اظہار کرتا ہے گویا کہ اپنی عبادت کا اظہار کرتا ہی اور یہ سب علامتین
ہین اور فرمایا کہ جو کہ توکل پر طعن کرتا ہے گویا کہ ایمان پر طعن کرتا ہی اور فرمایا کہ تکبر کرنا
اُس شخص کے ساتھ کہ مال پر تکبر کرتا ہے ایسا ہے جیسا کہ متواضعون کے ساتھ تواضع کرنا۔
اور فرمایا کہ مردون کا درجے سے گرنا ایسا ہووے جیسا کہ آفت مین گرنا دوسرون کا
اور فرمایا کہ مرید کو تین چیزون سے چارہ نہین ہے ایک تو وہ گھر کہ جس مین پوشیدہ
ہووے دوسرے وہ روزی کہ جس سے جی سکے تیسرے وہ کام کہ اُس سے اپنا کام
چلا سکے لیکن پوشیدہ تر یہ ہے کہ اُسکا گھر خلوت ہی اور اُسکی روزی توکل اور اُسکا پیشہ
عبادت پس اُسکو چاہیے کہ اُن پر عامل ہو۔ اور فرمایا کہ مرید جب مبتلا ہوتا ہے بسیار خواری
مین تو ملائکہ اُسپر روتے ہین اور جسکو کثرت کھانے کی حرص مین مبتلا کیا جلد ہووے

کہ شہوت کی آگ مین جلکر سوختہ ہوجاوے آور فرمایا کہ آدم علیہ السلام کے فرزندون
کے تن مین ہزار عضو مین تمامی شرو بدی کے اور وہ سب شیطان کے ہاتھ مین ہین
جب کہ فرمایا بھوک کی محنت و تکلیف نفس کو دیتا ہے تو وہ تمامی اعضا خشک ہوجاتے ہین
اور بھوک کی آگ سے وہ لیتے اعضا سب کے سب جل جاتے ہین آور فرمایا کہ گرسنگی
یعنے بھوکا رہنا ایک نور ہے اور سیر ہوکر کھانا ایک نار ہے اور شہوت اُسکی لکڑیان
کہ جسکے ذریعے سے آگ پیدا ہوتی ہے اور وہ آگ نہین سرد ہوتی جبتک کہ خداوند تعالے
اُسکو نہ سرد کرے آور فرمایا کہ کوئی بندہ سیر ہوکر نہین کھاتا کہ حق تعالے نہین چھین لیتا ہے
اُس سے ایسی چیز کہ بعد اُسکے اُسکو نہین پاسکتا آور فرمایا کہ گرسنگی طعام حق تعالے
کا ہے اور دنیا مین صادقون کے بدن اُسی سے قوت پاتے ہین آور فرمایا
کہ گرسنگی مُریدون کے واسطے ریاضت ہے اور توبہ کرنے والون کے واسطے تجربہ
ہے اور زاہدون کے واسطے سیاست یعنی سزا ہے اور عارفون کے واسطے بخشش ہے
آور فرمایا کہ مین پناہ چاہتا ہون ساتھ حق تعالے کے ایسے زاہد سے کہ فاسد کیا ہو
اپنے معدے کو بہت رنگ برنگ کے کھانے امیرون کے سے کھانے سے آور فرمایا
کہ تین قوم ہین ایک زاہد دوسرے مشتاق تیسرے واصل۔ زاہد معالجہ صبر سے کرتا ہے
آور مشتاق معالجہ شکر سے کرتا ہے۔ آور واصل معالجہ ولایت سے کرتا ہے آور فرمایا کہ
تو جب دیکھے کہ مرد اشارت طرف عمل کے کرتا ہو تو جان جا کہ طریق اُسکا طریق ورع ہے
آور جب تو دیکھے کہ اشارت طرف آیات کے کرتا ہے تو جان جا کہ طریق اُسکا طریق ابدال کا
ہے آور جب تو دیکھے کہ اشارت طرف احسانات کے کرتا ہو جان جا کہ اُسکا طریق محبون
یعنے دوستون کا ہے آور جب تو دیکھے تعلق اُسکا ساتھ ذکر کے ہو جان جا کہ طریق اُسکا
طریق عارفون کا ہے آور فرمایا کہ جبتک کہ تو شکر کرتا ہے شاکر نہین ہے اور نہایت شکر
یعنے انتہائے شکر تحیر ہے آور فرمایا کہ مرید آخرت کا دل ساکن نہین ہوتا مگر جا رہے جنگل مین

یا تو گھر کے کونے مین یا کسی مسجد کے یا کسی قبرستان کے یا ایسی جگہ مین کہ جسکو کوئی بیچ نہین
سکتا ہو کیسکے ساتھ کہ بیٹھے کوئی چاہیے کہ بیٹر ہووے خدا ے تعالی کے ذکر سے۔ لوگون نے
پوچھا کہ مرید پر سخت تر کیا چیز ہے۔ فرمایا ہمنشینی اضداد کی۔ اور فرمایا کہ نظر کر اپنے اُنس پر
خلوت مین اور تیرا اُنس حق کی طرف خلوت مین ہے۔ اگر اُنس تیرا خلوت کے ساتھ ہوگا جبکہ
تو خلوت سے باہر آئیگا تیرا اُنس جاتا رہیگا اور اگر اُنس تیرا حق تعالی کے ساتھ ہوگا تو ساری
جگہین تیرے واسطے یکسان ہونگی جنگل اور پہاڑ اور بیابان۔ اور فرمایا کہ تنہائی مُصاحب
صدیقون کی ہے اور فرمایا کہ بلا کے نازل ہونے کے وقت صبر کی حقیقتین آشکارا ہوتی
ہین اور مکاشفے کے وقت مین رضا کی حقیقتون کی کچھ قدرت ظاہر ہوتی ہی اور فرمایا
جو کہ آج کے روز جس چیز کو دوست رکھتا ہے کل یعنے روز قیامت کو اُسکے پیچھے پیچھے
آئیگی اور جو کہ آج کے روز جس چیز کو کہ دشمن رکھتا ہے کل یعنے روز قیامت کو جس چیز کو
کہ دوست رکھتا ہے اُسکو ملیگی اور فرمایا کہ دین کا ضائع ہونا طمع سے ہی اور باقی رہنا دین کا
ورع مین ہے اور فرمایا کہ خوش خُلقی کے مقابلے مین معصیت نقصان نہین رکھتی۔ اور فرمایا
کہ ایک کالے دانے کے برابر دوستی میرے نزدیک ستّر برس کی بے دوستی کی عبادت سے
دوست تر ہے اور اعمال محتاج ہین تین خصلت کے عِلم اور نیّت اور اخلاص اور فرمایا
کہ توکل سے آزادی پا سکتے ہین بندگی سے اور اخلاص سے نیک بدلے نکال سکتے ہین
اور حکم خدا پر راضی ہونے سے زندگی کو خوشی کے ساتھ گذار سکتے ہین اور فرمایا کہ ایمان
تین چیز سے ہے خوف اور رجا اور محبت اور خوف کے ضمن مین ترک گناہ ہی تاکہ تو آگ
سے رہائی پاوے اور رجا کے ضمن مین طاعت مین خوض و فکر کرنا ہی تاکہ تو بہشت و
درجات پاوے اور محبت کے ضمن مین گمان مکروہات کا کرنا ہے تاکہ حق تعالے کی
رضامندی حاصل ہووے۔ اور فرمایا کہ عارف وہ ہی کہ کوئی چیز ذکر الہی سے دوست تر
نہ رکھے۔ اور فرمایا کہ معرفت تیرے دل مین راہ نپاویگی جبتک کہ تو معرفت کا پورا پورا حق

ادا نہ کرے گا اور فرمایا کہ خوف ایک درخت ہے دل میں اور اسکا پھل دعا اور زاری جب
خائف ہوتا ہے تمامی اعضا عبادت میں قبولیت کرتے ہیں اور نافرمانیوں سے پرہیز کرتے
ہیں اور فرمایا کہ بلند ترین منزل طالبوں کی خوف ہے اور بلند ترین منزل واصلوں کی
حیا یا رجا اور فرمایا ہر چیز کے واسطے ایک زینت ہے اور عبادت کی زینت خوف ہے
اور خوف کی علامت کوتاہی اَمل یعنے آرزو ہے اور فرمایا کہ فقر کی علامت فقر یعنی تنگی
و محتاجی کا خوف ہے اور فرمایا کہ بلند ترین پرہیزگاری تواضع ہے اور فرمایا کہ عیبوں
سے عمل کا نگاہ رہنا اخلاص ہے اور فرمایا کہ شوق کی علامت وہ ہے کہ تو اعضا کو
شہوات سے نگاہ رکھے اور شوق کی علامت خداے تعالے کے ساتھ دوستی حیات ہر
ساتھ راحت کے یعنے جب زندگی ہوگی اور کسی طرح کا رنج نہ ہوگا شوق اُسکا زیادہ ہوگا
اور فرمایا کہ طاعت خزانۂ خدا ہے اور اُسکی کُنجی دُعا ہے اور فرمایا کہ توحید نور ہے
اور شرک نار۔ توحید کا نور تمامی گناہوں کی آگ کو جلاتا ہے اور شرک کی آگ مشرکوں
کی تمامی نیکیوں کو جلاکر راکھ بناتی ہے اور فرمایا کہ جس طرح کہ توحید عاجز نہیں مٹانے
اور محو کرنے سے ہر چیز کے کہ پہلے گئی ہے اسی طرح عاجز نہ ہوگی مٹنے اور محو کرنے
سے کفر و طغیان کے جو کچھ کہ بعد اُسکے صادر ہوا ہے گناہ اور نافرمانی سے۔ اور فرمایا کہ
ورع جم جانا ہووے حد علم پر بغیر تاویل کے۔ اور فرمایا ورع دو قسم ہے ایک تو ورع
ظاہری کہ نہیں حرکت کرتا مگر طرف خدا کے دوسرے ورع باطنی کہ دل میں سواے خدا کے
اور کی گنجایش نہیں رہتی اور فرمایا کہ زہد کے تین حرف ہیں زا۔ ہا۔ دال۔ زا سے مراد
ترک زینت ہے اور ہا سے ترک ہوا اور دال سے ترک دُنیا۔ اور فرمایا کہ زہد سے سخاوت
پیدا ہوتی ہے ساتھ ملک کے اور حب سے سخاوت پیدا ہوتی ہے ساتھ نفس کے
روح میں اور فرمایا کہ زاہد وہ ہے کہ دُنیا کے ترک پر حریص تر ہووے اس حریص سے
کہ طالب دُنیا ہے اور فرمایا کہ زاہد ظاہر میں صاف و بے میل ہے اور باطن میں ملا جلا۔

اور عارف باطن مین صاف و بے کدر ہے اور ظاہر مین ملا جُلا۔ اور فرمایا کہ فوت سخت تر ہے موت سے اسلیے کہ موت علیحدگی ہے خلق سے اور فوت علیحدگی ہے حق سے اور فرمایا جو کہ بات بے سوچ کہتا ہے پشیمان ہوتا ہے اور جو کہ سوچ کر بات کہتا ہے اسکی بات درست و سلامت ہوتی ہے اور فرمایا کہ توبہ نصوح کی علامت تین ہین کم کھانا واسطے روزے کے اور کم سونا واسطے نماز کے اور کم بولنا واسطے خداے عزوجل کے اور فرمایا کہ حق تعالے کا ذکر تمامی گناہون کو ڈوبا دیتا ہے اب دیکھنا چاہیے کہ رضا اسکی کس درجے پر ہوگی اور اسکی رضا غرق کرتی ہے آرزؤن کو۔ اب دیکھنا چاہیے کہ اسکی حب کس درجے کی ہوگی اور اسکی حب دہشت و حیرت مین ڈالتی ہے عقول کو اب دیکھنا چاہیے کہ اسکی دوستی کس درجے کی ہوگی اور اسکی دوستی فراموش کر دیتی ہے ہر چیز کو جو اسکے سوا ہے اب دیکھنا چاہیے کہ اسکا لطف کس درجے کا ہوگا لوگون نے کہا کہ ہم کس طرح پہچان سکتے ہین کہ حق تعالے ہم سے راضی ہے یا نہین فرمایا کہ اگر تو راضی ہو اس سے یہ نشان ہے کہ وہ بھی تجھ سے راضی ہے لوگون نے کہا کوئی ایسا بھی ہو کہ اس سے راضی نہو اور اسکی معرفت کا دعوی کرے فرمایا ہان جو کہ غافل رہے اُسکے انعام سے غصے مین پڑے بسبب غفلت کے کیا نعمت ہے اور کیا مصیبت سے راضی نہووے۔ کسی نے کہا کب جائز ہو کہ مقام توکل مین رسم اور رداے زہد کو پہنون یا اوڑھون اور زاہدون کے ساتھ بیٹھون۔ فرمایا اُسوقت کہ نفس کو پوشیدہ ایسی ریاضت تو دیوے کہ اگر خداے تعالے تین روز تجھکو روزی نہ دیوے تو بھی تو کمزور نہووے اپنے نفس مین زاہدون کی ہمنشینی جائز ہو اور اگر اس درجے پر تو نہ پہونچا ہو تو تیری نشست زاہدون کے بچھونے پر جہل ہووے اور مین تیری فضیحت و رسوائی سے بیخوف نہ رہون۔ پوچھا کہ کل یعنے روز قیامت کو کون بیخوف زیادہ ہوگا۔ فرمایا جو کہ آج کے روز بیشتر ڈرتا ہے پوچھا کہ مرد توکل پر کب پہونچتا ہے۔ فرمایا اُسوقت کہ خدا کے توکل پر راضی ہوتا ہے۔

پوچھا توانگری کیا ہے فرمایا خداے تعالے کی پناہ وامن مین ہونا۔ پوچھا عارف کون
ہے فرمایا وہ شخص کہ ہست نیست ہو۔ پوچھا درویشی کیا ہے فرمایا یہ کہ اپنے خداوند سے
تمامی موجودات سے مستغنی و توانگر ہو جاوے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ کے سامنے توانگری
اور درویشی کا ذکر ہوتا تھا فرمایا کہ نہ روز قیامت کو توانگری کچھ وزن رکھتی ہو گی نہ درویشی
البتہ وزن ہوگا تو صبر و شکر مین۔ چاہیے کہ تو شکر کرے اور صبر کرے پوچھا کہ خلق سے زہد
مین کون زیادہ ثابت قدم ہے۔ فرمایا وہ کہ یقین جسکا بیشتر ہے کہا محبت کا نشان کیا ہے فرمایا
کہ نیکوئی کیطرف زیادہ دیکھے اور جفا پر نقصان نہ پکڑے۔ ایک نے کہا آپ مجھے وصیت کیجیے
آپ نے فرمایا سبحان اللہ جب میرا نفس مجھ سے قبول نہین کرتا ہے دوسرا مجھسے قبول کب کریگا
لوگون نے کہا ہم ایک جماعت کو دیکھتے ہین کہ وہ آپ کی غیبت کرتی ہے آپ نے فرمایا
کہ اگر خداے تعالے مجکو بخشدے گا تو اس سے میرا کچھ نقصان نہو گا جو کچھ کہ وہ کہتے ہین
اور اگر نہ بخشے گا تو ضرور مین لائق اسی کے ہون کہ وہ کہتے ہین لوگون نے کہا کہ کیون
آپ تمامی باتین رجا کی کہتے ہین اور تمامی بیان کرم اور لطف ہی کا کرتے ہین فرمایا کہ
ضرور بات مجھ ایسے عاجز کی ساتھ اس جیسے بزرگ کے سواے لطف و کرم کے نہووے
اور آپ کی مناجات اسطرح تھی کہ فرماتے۔ خداوندا میری اُمید تجھپر سیئات یعنی برائیون
اور گناہون کے ہوتے اس سے زیادہ ہے کہ میری اُمید ساتھ تیرے حساب پر۔ اسلیے
کہ مین اپنے آپ کو ایسا نہین پاتا ہون کہ مین اعتماد کرون طاعت باخلاص پر اور
مین کیونکر طاعت باخلاص کر سکتا ہون اور مین آفات مین معروف ہون لیکن مین
اپنے آپ کو گناہ مین ایسا دیکھتا ہون کہ مین اعتماد رکھتا ہون تیری عفو و معافی پر
اور تو کیونکر میرا گناہ معاف نہ کریگا درحالیکہ تو بخشش سے موصوف ہے اور فرمایا کہ
الٰہی تو نے موسیٰ کلیم اللہ اور ہارون عزیز کو نزدیک فرعون سرکش و باغی کے بھیجا
اور تو نے فرمایا کہ بات اس کے ساتھ نرمی اور آہستگی سے کہو الٰہی جب کہ یہ لطف

تیرا ہے اُس شخص کے ساتھ کہ دعوی خدائی کا کرتا ہے کیا لطف تیرا ہوگا بھلا اُس شخص
کے ساتھ کہ جو تیری بندگی جان کی کر سے کرتا ہے الٰہی جب تیرا لطف ایسے شخص کے
ساتھ کہ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلیٰ کہے یہ ہے تیرا لطف و کرم اُس شخص کے ساتھ کہ سُبحانَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ
کہتا ہے نہیں معلوم کسقدر ہوگا۔ اور فرمایا الٰہی میرے تمام مُلک و مال مین سوا ایک
پُرانی کملی کے نہیں ہے باوجود اس سب کے اگر کوئی حاجتمند اس کملی کا آوے اور
مجھ سے مانگے تو مین اس کملی کو اُس سے عزیز نہ رکھون۔ اور تیرے تو کئی ہزار رحمت کے
جہان ہین اور ذرہ بھر بھی تو حاجتمند نہین بھلا تو اپنی رحمت سے اتنے ہزار کو کہ درماندہ
ہین کیسے محروم رکھے گا اور رحمت کو اُن سے عزیز رکھے گا اور فرمایا الٰہی تونے فرمایا ہے
کہ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا یعنے جو کہ نیکوئی ہماری طرف لاتا ہے ہم اُس سے بہتر
اُسکو واپس دیتے ہین کوئی چیز نیکوتر ایمان سے نہین ہے کہ تو نے ہمکو دیا ہے
کیا بہتر چیز اُس سے تو ہمکو دیگا خداوندا سواے اپنے دیدار کے اور فرمایا کہ الٰہی
جیسے کہ تو کسی سے مشابہ نہین ہے ایسے ہی تیرے کام بھی کسی کے کامون کے ساتھ
مشابہ نہین ہین اور جو شخص کہ کسی کو دوست رکھتا ہے تمامی آرام اُس شخص کے
چاہتا اور ڈھونڈھتا ہے بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ جسکو تو دوست رکھے گا اُسکے سر پر
بلا برساوے گا اور فرمایا کہ الٰہی جو کچھ کہ تو مجکو دنیا سے دینا چاہتا ہے کافرونکو دے
اور جو کچھ کہ تو آخرت مین مجکو دینا چاہتا ہے وہ مومنون کو دے کہ مجھے کافی ہے دنیا
مین یاد کرنا تیرا اور آخرت مین دیدار تیرا اور فرمایا الٰہی کیونکر باز رکھون بسبب گناہ کے
دُعا تجھ سے یعنے گناہ کے سبب سے دُعا کس طرح نہ مانگون کہ نہین دیکھتا ہون مین کہ باز رکھتا
ہے تو بسبب میرے گناہ کے اپنی عطا کو مجھ سے ہر چند مین گناہ کرتا ہون تو اُسی طرح
عطا دیتا ہے پس مین بھی اگرچہ گناہ کرتا ہون لیکن دُعا سے باز نہین رہ سکتا ہون
اور فرمایا الٰہی اگر مین قدرت نہین رکھتا ہون کہ گناہ سے باز رہون تو قدرت رکھتا ہے

کہ میرے گناہ معاف کر دیوے اور بخشدیوے اور فرمایا کہ جو گناہ کہ مجھ سے ظہور میں
آتا ہے دو رخ رکھتا ہے ایک تیرے رخ کی طرف دوسرا میری کمزوری کی طرف یا تو تو
اُس رخ سے میرے گناہ کو معاف کر دے کہ تیری مہربانی و لطف کی طرف رکھتا ہے
یا اس رخ سے بخشدے کہ میرے ضعف و کمزوری کی طرف رکھتا ہے اور فرمایا الٰہی اس
بدکرداری سے کہ میری ہے مین تجھ سے ڈرتا ہون اور اُس فضل سے کہ تیرا ہے تجھ سے
اُمید رکھتا ہون پس مجھ سے باز مت رکھ اُس فضل کو کہ تیرا ہے بسبب اُس بدکرداری
کے کہ میری ہے اور فرمایا الٰہی مجھپر رحم فرما اس لیے کہ مین تیری ملک سے ہون یعنی تیرا
مملوک ہون اور فرمایا الٰہی کیونکر مین ڈرون تجھ سے درحالیکہ تو کریم ہے اور کیونکر نہ ڈرون
مین تجھ سے درحالیکہ تو عزیز ہے اور فرمایا الٰہی کیونکر یاد کرون مین تیری درحالیکہ مین
بندۂ گنہگار ہون اور کیونکر نہ یاد کرون مین تیری درحالیکہ تو خداوند کریم ہے اور فرمایا کیا
خوب خداوند پاک ہے کہ بندہ گناہ کرتا ہے اور تجکو شرم کرم ہوتی ہے یعنے تو اپنے کرم کی
وجہ سے اُس سے خود شرماتا ہے اور فرمایا الٰہی مین ڈرتا ہون تجھ سے اسلیے کہ تیرا غلام و بندہ
ہون اور مین امید رکھتا ہون تجھ سے اسلیے کہ تو خداوند ہے اور فرمایا الٰہی تو دوست رکھتا ہے
کہ مین تجکو دوست رکھون باوجود اسکے کہ تو بے نیاز ہے مجھ سے پس مین کیونکر تجھے دوست
نہ رکھونگا ساتھ اس سبب کے کہ احتیاج تیری ساتھ رکھتا ہون اور تیرا محتاج ہون اور فرمایا کہ
مین غریب ہون اور ذکر تیرا غریب اور مین تیری ذکر کے ساتھ اُلفت پکڑے ہوے ہون کیونکہ
غریب ساتھ غریب کے الفت پکڑتا ہے الٰہی شیرین ترین عطاہا اور بخششہا میرے دل مین تیری رجا ہے
اور خوشترین سخنہا میری زبان پر تیری ثنا ہے اور دوست ترین وقتہا مجھپر تیرے دیدار کا
وقت ہے اور فرمایا میرا عمل بہشت کا نہین ہے اور دوزخ کی طاقت نہین رکھتا ہون اب کام
تیرے فضل پر موقوف ہے اور فرمایا الٰہی اگر کل قیامت کو مجھ سے کہین گے تو کیا لایا ہے
تو خدایا مین کہونگا قیدخانے سے بال بڑھے ہوے اور میلا کچیلا لباس اور جہان کا جہان

درد و غم کا اور شرمندگی کا اور کیا لاتا مجھے نہلاؤ اور خلعت دو اور میرا احوال مت پوچھو
نقل ہے کہ حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ پر ایک شہر کا سو ہزار درم قرض ہوگیا کہ آپ نے
غا زیون اور حاجیون اور فقیرون اور صوفیون اور عالمون پر خرچ کیے تھے قرضخواہ
تقاضا کرتے تھے اور آپ کا دل اسوجہ سے مشوش تھا جمعے کی رات مین حضرت پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ای یحیی تنگدل و آزردہ
مت ہو کیونکہ تیری تنگدلی مجکو رنجیدہ کرتی ہے اُٹھ اور خراسان کیطرف جا کہ اُس سو ہزار درم
کی عوض کہ فقرا کو دیے ہین ایک شخص نے تین سو ہزار درم یعنے تین لاکھ درم تیرے
واسطے رکھ چھوڑے ہین تاکہ تجھے اِس اندیشے سے فارغ کرے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ
کہان ہے اور وہ شخص کون ہے فرمایا کہ تو شہر بشہر جا اور وعظ کہہ کہ تیری بات دلون
کے واسطے صحت و شفا ہے مین جس طرح کہ تیرے خواب مین آیا ہون اُس شخص کے
خواب مین جاؤن گا پس حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ نیشاپور مین آئے لوگون نے
محراب کے آگے منبر استادہ کیا آپ نے فرمایا کہ ای باشندگان نیشاپور مین حضرت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے سے یہان آیا ہون کہ فرمایا ہے کہ تیرا قرض وہان ایک
شخص ادا کریگا اور مجھپر سو ہزار درم چاندی کے قرض ہین اور تم جانتے ہو کہ ہمارا کلام
ہر وقت مین کس خوبی و رونق کے ساتھ ہوا ہے لیکن اب قرض اُسکا پردہ ہوگیا ہے
حاضرین سے ایک نے کہا کہ پچاس ہزار درم مین دونگا دوسرے نے کہا کہ مین چالیس ہزار
درم دونگا تیسرے نے کہا کہ مین دس ہزار درم دونگا حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے
یہ سنکر کہا کہ مین ہرگز نہ لونگا کیونکہ سردار جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ طرف
ایک شخص کے کیا ہے پھر آپ نے وعظ شروع کیا پہلے ہی روز سات جنازے آپ کی
مجلس سے اُٹھائے گئے جب نیشاپور مین قرض آپ کا ادا نہوا آپ بلخ کو گئے جب
وہان پہونچے تو بلخ کے لوگون نے آپ کو روک لیا مدت تک آپ نے وہان وعظ

فرمایا اور توانگری کی فضیلت بیان کی تو ہزار درم آپ کو دیے ایک شیخ اُس طرف مین تھے اُنکو یہ خوش نہ آیا کہ آپ نے دُرویشی پر توانگری کو فضیلت دی کہا خدائے تعالے اُسپر برکت نہ کرے جب بلخ سے باہر آئے لٹیرون نے لوٹ لیا اور مال لے گئے آپ نے فرمایا کہ یہ اثر اُس بزرگ کی دُعا کا ہوا پھر ارادہ ہری کا کیا اور قرض مین گرفتار تھے ہری مین قصہ قرض کا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے خواب مین دیکھنے کا بیان کیا امیر ہری کی صاحبزادی آپ کی مجلس وعظ مین حاضر تھی اُسنے کہا امام صاحب آپ قرض سے فارغ دل رکھیے کہ اُس رات کو سردار موجودات آپ کے خواب مین آئے اُسی رات میرے خواب مین آئے مینے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مین اُنکے پاس جاؤن فرمایا نہین وہ خود تیرے پاس آئینگے مین جب سے آپکے انتظار مین تھی جب میرے باپ نے میری شادی کردی جو سامان کہ دُوسرون کے یہان کانسے اور تانبے کا ہوتا ہے میرے واسطے چاندی اور سونے کا طیار کیا جو اسباب کہ چاندی کا ہے تین لاکھ درم کا ہے وہ سب مینے آپ کو خیرات کیا لیکن ایک حاجت رکھتی ہون اور وہ یہ ہے کہ آپ چار روز اور وعظ فرمائین حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے چار روز تک وعظ فرمایا پہلے روز دس جنازے آپ کی مجلس سے نکلے اور دُوسرے روز پچیس جنازے اور تیسرے روز چالیس جنازے اور چوتھے روز ستر جنازے پانچوین روز ہری سے باہر آئے سات اونٹ آپ کے ساتھ بھرے ہوے چاندی کے اُس امیر کی صاحبزادی نے کردیے جب بلخ مین پہونچے اپنے صاحبزادے آپ کے ساتھ تھے اور وہ مال لاتے تھے آپ نے فرمایا کہ جب شہر مین داخل ہو تو مال قرضخواہون کو دینا اور باقی دُرویشون کو اور ہمارے واسطے کچھ نہ رکھنا صبح کے وقت حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ مناجات مین مشغول تھے سر زمین پر رکھے تھے اور مناجات کررہے تھے کہ ایک پتھر آپ کے سر پر مارا حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مال قرضخواہون کو دیدو اور داصل بحق ہوے

انا مجرد انا الکبریا چونکہ عبد کو اہل طریقت آپ کو اپنی گردن پر اٹھا کر نیشاپور میں لاسے
اور گورستان مقبرہ میں دفن کیا والسلام

چھپنواں باب شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ چشم بصیرت کے نورانی ستارے وہ صورت اور سیرت کے شاہباز وہ صدیق معرفت وہ مخلص بےصفت
وہ نور چراغ روحانی شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ بزرگ عہد اور محتشم روزگار تھے اور عیاران
طریقت سے تھے اور صعلوکان راہ حقیقت سے۔ اور تیز فراست تھے اور کبھی آپ کی
سمجھ بوجھ نے خطا نہ کی ابنائے ملوک سے تھے اور صاحب تصنیف اور ایک کتاب آپ کی
تصنیف سے ہے جسکا نام مرآۃ الحکما ہے بہت سے مشائخ سے ملاقات کی جیسے حضرت
ابوتراب اور حضرت یحییٰ معاذ رحمہم اللہ تعالےٰ اور علاوہ اسکے آپ قبا پہنتے تھے جب
نیشاپور میں آئے ابوحفص حداد رحمۃ اللہ باوصف اپنی عظمت کے جب انکو دیکھا کھڑے ہو گئے اور
استقبال کیا اور کہا کہ میں جس چیز کو عبا میں ڈھونڈھتا تھا میں نے اس چیز کو قبا میں پایا۔
نقل ہے کہ آپ چالیس برس تک نہ سوئے اور نمک آنکھوں میں چھڑکتے تھے یہانتک
کہ آپ کی آنکھیں دو خون کے پیالے ہو گئی تھیں چالیس برس کے بعد کہ سوئے اس خداوند
کو کہ بیخوابی اسکے واسطے کھینچتے تھے خواب میں دیکھا اور کہا کہ ای بارِ خدایا میں تجھکو
شب بیداری میں طلب کرتا تھا خواب میں پایا ارشاد ہوا کہ تو نے ہمکو خواب میں ان ہی
بیداریوں کی برکت سے پایا ہے اگر تو وہ بیداریاں نہ کھینچتا تو ایسا خواب نہ دیکھتا بعد
اسکے لوگ آپ کو دیکھتے تھے کہ جہاں کہیں کہ جاتے تھے تکیہ سرہانے رکھکر سو رہتے تھے
اور کہتے تھے شاید کہ ایکبار اور ایسا خواب دیکھوں اور اپنی خواب کے عاشق ہو گئے تھے اور فرماتے

کہ ایک ذرے کے برابر اس خواب سے دونون جہان کی بیداری کے عوض نہ دونگا
نقل ہے کہ شاہؒ کے یہان ایک لڑکا پیدا ہوا سبز خط سے اُسکے سینے پر لکھا تھا کہ
اللہ جل جلالہٗ جب وہ لڑکا بالغ ہوا تو سیر و تماشے مین مشغول ہوا اور رباب بجانا سیکھا
اور بہت خوش آواز تھا رباب بجایا کرتا اور رویا کرتا ایک رات کو محل سے نکلکر رباب بجاتا
اور گیت گاتا ایک محلے مین گیا ایک دلہن اپنے شوہر کے پاس سے اُٹھکر اسکے دیکھنے کو
آئی اتنے مین شوہر کی آنکھ کھل گئی بیوی کو نہ دیکھا اُٹھا اور وہ حال دیکھا پھر آواز دی
کہ ابھی توبہ کا وقت نہین آیا یہ بات اُس شاہزادے کے دل مین اثر کر گئی اور کہا کہ آیا
اور یہ کہتے ہی رباب کو توڑ ڈالا اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور غسل کیا اور ایک گھر مین
گوشہ گزین ہوا اور وہ اللہ جل جلالہٗ کہ سینے پر لکھا تھا کچھ مٹ گیا تھا پھر سینے پر لکھا
چالیس روز تک کچھ نہ کھایا پھر باہر نکل گیا اور کوچ کی کھڑاوین درست کین باپ نے
یہ حال دیکھکر کہا کہ جو کچھ کہ ہمکو چالیس برس مین دیا اس لڑکے کو چالیس روز مین دیا۔
نقل ہے کہ شاہؒ کی ایک صاحبزادی تھی بادشاہ کرمان نے خواستگاری کی شاہؒ نے کہا
کہ مجھے تین روز کی مہلت دیجیے آپ اُن تین روز مین برابر مسجدون کے گرد پھرتے
رہے تیسرے روز ایک درویش کو دیکھا کہ ایک مسجد مین نماز بہت اچھی طرح پڑھ رہا ہے
شاہؒ ٹھہر گئے جب وہ درویش نماز سے فارغ ہوئے پوچھا اے درویش آپ کی بیوی ہے
اُسنے کہا نہین آپ نے فرمایا کہ قرآن پڑھی بیوی چاہتے ہو اُس درویش نے کہا کہ مجھے
کون اپنی بیٹی دیگا کیونکہ میرے پاس تین درم سے زیادہ نہین ہین شاہؒ نے کہا کہ مین
دونگا اپنی بیٹی تجکو۔ یہ تین درم جو تمھارے پاس ہین ایک درم روٹی کو دیجیے اور ایک
شیرینی کو اور ایک خوشبوئی کو اور نکاح کر لیجیے پھر اُسنے ایسا ہی کیا اور اُسی رات
شاہؒ نے اپنی بیٹی اُسکو بیاہ دی۔ آپ کی صاحبزادی جب اُس درویش کے گھر مین
داخل ہوئین خشک روٹی دیکھی کہ پانی کے آبخورے کے اوپر رکھی ہے پوچھا کہ یہ روٹی کیسی ہے

کہا کہ کل کی بچی ہوئی ہے آج کی رات کے واسطے رکھی ہے صاحبزادی نے چاہا کہ باہر جاوین اور اپنے باپ کے گھر واپس آوین درویش نے کہا کہ میں جانتا تھا کہ شاہ کی صاحبزادی ہماری بے سروسامانی پر راضی ہو گی صاحبزادی صاحبہ نے فرمایا کہ اے عزیز مین تیری بے سامانی کی وجہ سے نہین جاتی ہون بلکہ مین تیرے ایمان و یقین کی کمزوری کے سبب جاتی ہون کہ تو نے کل کے واسطے روٹی رکھ چھوڑی ہے مجھے اپنے باپ پر حیرت آتی ہے کہ مجھکو بیس برس تک گھر مین رکھا اور کہا کہ تجھکو کسی پرہیزگار کے ساتھ بیاہونگا اور مجھے ایسے شخص کے ساتھ میرا نکاح کیا کہ جسکو اپنی روزی پر بھی خدائے تعالے پر بھروسا نہین ہے درویش نے کہا کہ یہ گناہ کسی عذر سے کفارہ بھی قبول کر سکتا ہے یعنی کسی عذر سے اس گناہ کا کفارہ ہو سکتا ہے شاہ کی صاحبزادی نے کہا کہ اس گھر مین یا تو مین ہی ہونگی یا خشک روٹی۔ نقل ہے کہ ابو حفص نے شاہ کو نامہ لکھا اور کہا کہ مینے اپنے نفس مین اور اپنے عمل مین اور اپنی تقصیر مین نظر کی پس مین ناامید ہوا والسلام۔ شاہ نے جواب لکھا کہ تیرے نامے کو مینے اپنے دل کا آئینہ بنایا اگر میری ناامیدی اپنے نفس سے خالص ہو گی تو امید میری خدائے تعالے کے ساتھ صاف ہووے گی اور اگر صاف ہووے گی امید میری خدائے تعالے کے ساتھ۔ میرا خوف خدائے تعالے سے صاف ہووے گا اُس وقت مین اپنے نفس سے ناامید ہونگا اور خدا کی یاد کر سکونگا اور اگر خدا کی یاد کرونگا خدائے تعالے مجھکو یاد کریگا تو نجات پاؤنگا مخلوقات سے اور ہمیشہ رہونگا محبوبون کے چھپر کھٹ پر۔ نقل ہے کہ درمیان شاہ اور یحیی معاذ کے دوستی تھی اتفاق سے ایکبار دونون ایک شہر مین قیام کرنے والے ہوئے حضرت یحیی معاذ نے مجلس وعظ کی شاہ مجلس وعظ مین نہ گئے کہا کہ آپ کیون نہ آئے کہا صواب اسی مین ہے جب بہت اصرار کیا آپ ایک روز گئے اور ایک کونے مین جاکر بیٹھ گئے کہ کسی نے آپ کو نہ دیکھا حضرت یحیی معاذ وعظ فرماتے فرماتے ساکت ہو گئے

اور فرمایا کہ کوئی ایسا شخص یہاں موجود ہو کہ اسکا وعظ مجھ سے بہتر و افضل ہو آپ گوشے سے اٹھکر
روبرو آئے اور کہا کہ میں نے نہیں کہا تھا کہ میرا یہ انا مسلمت ہے اور فرمایا کہ اہل فضل کو فضل
ہوتا ہے بسبب اسوقت تک کہ اپنے فضل کو نہ دیکھیں جب دیکھا اسکا فضل نہیں رہتا اور اہل
ولایت کو ولایت ہوتی ہے بسبب اسوقت تک کہ اپنی ولایت کو نہ دیکھیں جب دیکھا انکی
ولایت نہیں رہتی اور فقر سر خدا ہے نزدیک بندے کے جب تک کہ فقر کو پنہاں رکھتا ہے
امانت دار رہتا ہے جب ظاہر کرتا ہے فقر کا نام اس سے اٹھ جاتا ہے اور فرمایا علامت صدق
کی تین ہیں اول وہ کہ دنیا کی قدر تیرے دل سے چلی جاوے ایسی کہ چاندی اور سونا
تیرے سامنے مثل خاک کے ٹھہرے اور جب کہ سونا اور چاندی تیرے ہاتھ میں آوے
تو تو ہاتھ کو اس سے اسطرح جھاڑے جیسے خاک سے دوسرے یہ کہ خلق کا دیکھنا تیرے
دل سے گر پڑے ایسا کہ تعریف اور ہجو تیرے سامنے ایک ہی ٹھہریں کیونکہ نہ تو انکی
مدح سے زیادہ ہوگا اور نہ انکی ہجو سے کم ہوگا۔ اور تیسرے یہ کہ شہوات کا غلبہ تیرے
دل سے گر پڑے یہاں تک کہ تو ہووے شاد و خوش گرسنگی و ترک شہوات سے
اسقدر کہ اہل دنیا شاد و خوش ہوتے ہیں پیٹ بھر کر کھانے اور شہوات کے پورا
کرنے سے پھر جب کہ تو ایسا ہو جائے طریقت مردان کو لازم پکڑ اور اگر ایسا نہووے تو تجکو
ان باتوں کے ساتھ کیا کام اور فرمایا کہ ترس کاری اندوہ دائمی ہے اور فرمایا کہ خوف
دوست تر وہ ہے کہ تو جانے کہ کوتاہی کی ہے حقوق میں خدائے عز و جل کے اور
فرمایا کہ علامت رجا حسن طاعت ہے اور فرمایا کہ علامت صبر تین چیز ہے ترک شکایت
اور صدق رضا۔ اور قبول قضا ساتھ دل خوشی کے اور فرمایا کہ علامت تقوی ورع ہے
اور علامت ورع شبہات سے باز رہنا اور فرمایا کہ عشاق عشق میں مردم میں در آئے یہی
وجہ تھی کہ جب وصال تک پہونچے خیال سے۔ خداوندی کا دعوی کیا۔ اور فرمایا جو کہ آنکھ
کو نگاہ رکھتا ہے حرام سے اور تن کو شہوات سے اور باطن کو آباد رکھتا ہے مراقبہ دائمی

سے اور ظاہر کو آراستہ رکھتا ہے متابعت سنت سے اور نحو کرتا ہو حلال کھانے کی اُسکی فراست مین خطا نہین واقع ہوتی۔ نقل ہے کہ ایک روز یارون سے کہا کہ جھوٹ بولنے اور خیانت کرنے اور غیبت کرنے سے دُور رہو اور اُس کے سوا اور جو کچھ چاہو کرو اور فرمایا کہ دُنیا کو چھوڑ کہ تو نے توبہ کی اور نفس کی ہوا کو چھوڑ کہ تو مُراد تک پہونچا پُوچھا کہ آپ کی رات کس طرح گذرتی ہے کہا کہ مثل اُس مرغ کے کہ تو نے اُسکو سیخ پر لگایا ہو اور آگ پر گھوماے حاجت نہین کہ تو اُس سے پُوچھے کہ تو کیونکر ہے۔ نقل ہے کہ خواجہ علی سیرجانی حسن شاہؒ کی تُربت کے آگے روٹیان تقسیم کیا کرتے تھے ایک روز رُوٹی سالن آگے دھرے کہہ رہے تھے خُدایا کسی مہمان کو بھیج تاکہ مین اور وہ ملکر کھائین ناگاہ ایک کُتا مسجد کے دروازے سے داخل ہوا خواجہ علی سیرجانیؒ نے اُس کُتے کو ڈانٹا جب کُتا چلا گیا ایک ہاتف نے شاہؒ کی قبر سے آواز دی کہ پہلے تو خود ہی مہمان کی آرزو کر رہا تھا اور جب ہم نے مہمان بھیجا تو اُسکو للکارا اور اُلٹا پھیرا فوراً خواجہ علی سیرجانیؒ اُٹھکر دوڑے اور محلے کے گرد پھرے کہین اُس کُتے کو نہ دیکھا پھر جنگل مین تلاش کیا اُسکو دیکھا کہ ایک گوشے مین پڑا ہے کھانا کہ آپ کے ساتھ تھا اُسکے آگے دھرا کُتے نے التفات نہ کیا خواجہ علیؒ شرمندہ ہوئے اور استغفار پڑھنا شروع کی اور پگڑی سر سے اتار لی اور کہا مینے توبہ کی کُتے نے کہا احسنت یعنی خوش گفتی اے خواجہ علی شادرہ۔ تو مہمان چاہتا ہے تجھے آنکھین مانگنا چاہیئن اگر شاہ کا سبب نہ ہوتا دیکھتا جو کچھ کہ تو دیکھتا والسلام

ستائیسوان باب حضرت یوسف بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ متمکن حضرت عالم وہ صحبت ولایت وہ لا یخافون لومۃ لائم وہ آفتاب نورانی وہ دُرِ دُرجِ زندگانی وہ شاہباز کونین قطب وقت یوسف بن الحسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا بزرگ ترین مشائخ کبار سے تھے اور متقدمان اولیا سے اور انواع علوم ظاہر و باطن کے عالم تھے اور معارف اور اسرار کے بیان میں ملکہ راسخہ رکھتے تھے اور اہل رے اور کوہستان کے پیر بزرگوار تھے اور بہت مشائخ کو دیکھا تھا اور حضرت ابو تراب کے ساتھ صحبت رکھتے تھے اور حضرت ابو سعید خراز کے رفیقوں سے تھے اور مرید حضرت ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے تھے آپ کی عمر بہت بڑی ہوئی اور ہمیشہ مجاہدے اور مراقبے میں کوشاں اور عبادت اور ریاضت میں ثابت قدم رہتے اور بہت بلند حوصلہ تھے اور ریاضتیں اور کرامتیں عجیب و غریب رکھتے تھے اور آپ کا شروع حال اسطرح تھا کہ عرب میں ایک جماعت کے ساتھ ایک قبیلے میں پہونچے حاصل کلام جوں ہی سردار عرب کی بیٹی کی نظر آپ پر پڑی عاشق ہو گئی کیونکہ بہت خوبصورت اور وجیہ تھے الغرض اس لڑکی نے موقع پا کر ناگاہ اپنے آپ کو آپ کے سامنے پیش کیا آپ کانپ اٹھے اور اسکی طرف التفات نہ فرمایا اور ایک اور قبیلے میں کہ دور تر تھا چلے گئے اور رات کو وہاں رہے سر زانو پر دھرے تھے سو گئے ایک ایسی جگہ دیکھی کہ اپنی عمر بھر مثل اسکے نہ دیکھی تھی اور ایک جماعت دیکھی کہ سب سبز پوش تھے اور ایک شخص بادشاہوں کی طرح تخت پر بیٹھا تھا یوسف بن الحسین کو یہ آرزو ہوئی کہ معلوم کریں کہ یہ کون ہیں آپ انکے قریب گئے جب انھوں نے آپ کو اپنی طرف آتے دیکھا راہ دی اور تعظیم کی پوچھا کہ آپ کون ہیں انھوں نے کہا کہ ہم فرشتے ہیں اور یہ جو تخت پر بیٹھے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام پیغمبر ہیں کہ یوسف بن الحسین رحمۃ اللہ کی زیارت کو آئے ہیں حضرت یوسف بن الحسین فرماتے ہیں کہ مجکو رونا آیا میں نے کہا کہ میں کون ہوں کہ پیغمبر خدا کے میری زیارت کو آئے ہیں میں یہ کہہ ہی رہا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام تخت سے اُترے اور مجھ سے بغلگیر ہوئے اور پھر اپنے ساتھ اپنے برابر مجکو تخت پر بٹھایا میں نے کہا یا نبی اللہ میں کون ہوں کہ میرے ساتھ

آپ یہ کلمات فرماتے ہین انتعون نے فرمایا کہ اس گھڑی کہ عرب کے بادشاہ کی بیٹی نے کہ حسینہ اور جمیلہ تھی اپنے آپ کو تیرے سامنے پیش کیا اور تو نے اپنے آپ کو خدای تعالے کو سونپا اور اس سے پناہ چاہی خدا ے تعالے نے تجکو مجھپر اور تمامی ملائکہ پر ظاہر کیا اور فرمایا کہ دیکھ لے یوسف تو وہ یوسف ہے کہ تو نے قصد کیا طرف زلیخا کے تاکہ تو اسکو دور کرے اور یہ وہ یوسف ہے کہ قصد نہ کیا عرب کے بادشاہ کی بیٹی کیطرف اور بھاگا پس مجھے ان فرشتون کے ساتھ تیری زیارت کو بھیجا اور خوش خبری دی کہ تو ایک برگزیدگان حق سے ہے پھر فرمایا ہر ایک زمانے مین ایک شخص نشانہ ہوتا ہے اور اس زمانے مین نشانہ ذوالنون مصری ہے اور وہ اسم اعظم جانتا ہو تو اسکے پاس جا۔ جب یوسف بن الحسین بیدار ہوئے تمامی آپ درد و شوق سے پر تھے مصر کی طرف روانہ ہوئے اور خداے تعالے کے اسم اعظم کی آرزو مین تھے جب حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد مین پہونچے سلام کر کے بیٹھ گئے حضرت ذوالنون رح نے سلام کا جواب دیا یوسف رح ایک سال مسجد کے گوشے مین بیٹھے کیونکہ یہ قدرت نہ رکھتے تھے کہ حضرت ذوالنون رح سے کچھ پوچھین جب ایک سال گذر گیا حضرت ذوالنون رح نے کہا اے جوان تو کس کام کو آیا ہے کہا آپ کی زیارت کو پھر ایک سال تک کچھ نہ کہا بعد اسکے کہا کچھ حاجت ہو کہا اسلیے آیا ہون کہ خداے تعالیٰ کا اسم اعظم یعنے بڑا نام آپ مجکو سکھلا ئین خاموش ہو رہے اور ایک سال تک کچھ نہ کہا بعد اسکے ذوالنون رح نے ایک لکڑی کا پیالہ سر پوش سے ڈھنکا ہوا آپ کو دیا اور فرمایا جا اور دریاے نیل سے پار اتر اور فلان جگہہ ایک شخص ہے یہ پیالہ اسکو دے اور جو کچھ کہ وہ تجھسے کہے یاد کر لے حضرت یوسف رح نے کاسہ لیا اور روانہ ہوئے جب تھوڑی راہ چلے تو یہ وسوسہ آپ کو پیدا ہوا کہ نہین معلوم اس پیالے مین کیا ہے کہ ہلتا ہے جب کاسے کا ڈھکنا کھولا ایک چوہا اسمین تھا پھدک کر باہر نکل گیا یوسف رح متحیر رہے کہ یہ کیا ہوگا اپنے دل مین کہا آج کیا مین اس

شخص کے پاس جاؤں یا لوٹ چلوں اور حضرت ذوالنون مصری کے پاس جاؤں غرض کار
اس پر آمادہ ہوئے کہ اسی شخص ہی کے پاس جائیں غرض اُسکے پاس گئے تھالی
پیالہ لیے ہوئے جب اس شخص نے آپ کو دیکھا مسکرایا اور کہا کہ شاید خدا تعالے کا
اسم اعظم تم نے ذوالنون سے پوچھا ہوگا اور درخواست کی ہوگی کہا ہاں۔ کہا ذوالنون نے
بے صبری تیری دیکھی ہوگی اسی وجہ سے جو ہاتھ کو دیا تھا۔ پاک ہے اللہ جس حال میں کہ تو ایک
چوہے کو نگاہ نہیں رکھ سکتا ہے بھلا تو اسم اعظم کو کس طرح نگاہ رکھ سکے گا یوسف شرمندہ
ہو کر حضرت ذوالنون مصری کی مسجد کی طرف لوٹ آئے حضرت ذوالنون مصری نے فرمایا
کہ کل میں نے سات بار حق تعالے سے اجازت چاہی کہ اسم اعظم تجھکو سکھلاؤں حق تعالی نے
اجازت نہیں دی یعنے ابھی وقت نہیں آیا ہے پھر فرمایا کہ اسکو ایک چوہا دے کر آزما
جب میں نے آزمایا ویسا ہی تھا اب اپنی ولایت کو واپس جا جب تک کہ وقت آوے یوسف
نے کہا کہ مجھے وصیت کیجیے فرمایا میں تجھے تین وصیتیں کرونگا ایک بزرگ اور ایک میانہ
اور ایک خُردتر وصیت بزرگ تر یہ ہے کہ تو نے جو کچھ کہ لکھا پڑھا ہے سب کو دھو
ڈال اور بھول جا تاکہ حجاب یعنے پردہ اُٹھ جائے یوسف نے کہا کہ یہ تو میں کر سکونگا
فرمایا کہ میانہ یہ ہے کہ تو مجھے بھول جائے اور میرا نام کسی کے سامنے نہ لیو کہ میرے
پیر نے ایسا کہا ہے اور میرے شیخ نے ایسا فرمایا ہے کیونکہ یہ بالکل اپنے آپ کو سراہنا ہے
یوسف نے کہا کہ یہ میں نہیں کر سکتا فرمایا کہ وصیت خُردتر یہ ہے کہ تو مخلوق کو نصیحت
و پند کرے اور خدا کی طرف بلاوے یوسف نے کہا کہ میں انشاء اللہ تعالے
یہ کر سکونگا۔ فرمایا لیکن اس شرط پر خلق کو تو نصیحت کرے کہ اپنے آپ کو
درمیان میں نہ دیکھے کہا میں ایسا ہی کرونگا پھر رَے کی جانب آئے آپ رَے کے
بزرگ زادہ تھے رے کے باشندوں نے آپ کا استقبال کیا جب آپ نے مجلس شروع
کی اور حقیقت کی باتیں بیان کیں تو اہل ظاہر آپ کی مخالفت پر آمادہ ہوئے کیونکہ

اسوقت مین علم ظاہری کے سوا نہ تھا اور اسقدر آپ کی برائی کی کہ لوگون نے
آپ کی مجلس مین آنا چھوڑدیا ایک روز آپ آئے کہ وعظ فرمائین جب مجلس کے درمیان
پہونچے کسی کو نہ دیکھا چاہا کہ واپس جائین ایک بڑھیا عورت نے آواز دی کہ تونے
ذوالنون رح کے ساتھ قول قرار نہین کیا تھا کہ خلق کو نصیحت خدا کے واسطے کرے گا اور
آپ کو درمیان مین نہ دیکھے گا اب کیون لوٹا جاتا ہے جب یہ سُنا تو متحیر ہوئے اور وعظ
کہنا شروع کیا اور پھر تو آپ نے پچاس برس اسیطرح گذارے کہ خواہ کوئی ہوتا یا نہین ہوتا
آپ وعظ فرماتے اور ابراہیم خواص رح آپ کی صحبت کی برکتون سے اس درجہ کو پہونچے
کہ بغیر توشہ اور سواری کے بیابانون کو طے کرتے تھے ابراہیم خواص رح کہتے ہین کہ مینے
ایکبار رات ندا سُنی کہ جا اور یوسف حسین رح سے کہہ کہ تو راندون مینے درگاہ کے ہنکائے
ہوؤن سے ہے ابراہیم خواص رح کہتے ہین کہ اس بات کا کہنا آپ سے مجکو اسقدر ناگوار ہوا
کہ اگر پہاڑ بھی میرے سر پر دے مارتے تو وہ بھی مجکو اس سے سہل زیادہ معلوم ہوتا پھر
مینے دوسری رات بھی آواز سُنی کہ اُس سے کہدے کہ تو درگاہ کے ہنکائے ہوؤن سے ہے
مین اُٹھ بیٹھا اور مینے غسل کیا اور استغفار پڑھنے لگا اور فکرمند بیٹھا رہا یہانتک
کہ پھر مجھ سے تیسری رات کو بہت خوف کے ساتھ کہا کہ اُس سے کہدے کہ تو راندگان
درگاہ سے ہی نہین تو ایک زخم کھائے گا کہ اُٹھ نہ سکے گا۔ مین اُٹھا اور بہت رنجیدہ مسجد
مین گیا مینے آپ کو محراب مین بیٹھا دیکھا جون ہی کہ اُنکی نظر مجھپر پڑی کہا کوئی بیت
تمکو یاد ہے مینے کہا یاد ہے پھر مینے ایک بیت تازہ پڑھی آپ کو بہت پسند آئی اور
دیر تک کھڑے روتے رہے اور آپ کی آنکھون سے آنسو ایسے بہے کہ خون آلودہ تھے
پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ صبح سے اب تک میرے سامنے قرآن پڑھ رہے
تھے لیکن ایک پانی کی بوند بھی میری آنکھ سے باہر نہ آئی اور کسی طرح کی حالت مجھپر
طاری نہوئی اور اس ایک بیت نے مجھ مین ایسی حالت پیدا کی کہ طوفان میری آنکھون

اسے جنے لگا لوگ سچ کہتے ہیں کردہ (یعنے ہیں) زندیق ہے اور درگاہ حق تعالے سے
خناب ٹھیک آتا ہے کردہ (یعنے ہیں) راندگان یعنی انکے ہوؤن سے ہے ظاہر ہوکر جو
شخص کہ ایک بیت سے ایسا ہو جائے اور قرآن سے افسردہ اور پژمردہ رہی براندہ درگاہ ہے
حضرت ابراہیم خواص کہتے ہیں کہ مین متحیر رہا انکے کام مین اور میرا اعتقاد انکے ساتھ
کمزور ہوگیا مین ڈرا اور اُٹھا اور جنگل کی طرف راہی ہوا اتفاق سے حضرت خضر علیہ السلام
سے ملاقات ہوگئی اُنھون نے فرمایا کہ یوسف حسین دلی زخم خوردۂ حق ہی اُسکی جگہ
علیین ہے کیونکہ راہ حق مین قدم ایسا رکھنا چاہیے کہ اگر رد کا ہاتھ تیری پیشانی پر رکھے
تو بھی تیری جگہ اعلی علیین ہووے اسلیے کہ جو اس راہ مین بادشاہی سے گر پڑتا ہے
وزارت سے نہین گرتا۔ نقل ہے کہ عبدالواحد زید ایک مرد شاطر یعنی شوخ دمیباک تھا
اُسکے ماں باپ ہمیشہ اُسکے پیچھے دوڑتے تھے کیونکہ نہایت نالائق تھا ماں اور باپ
ہرگز ناخلف بیٹے کو دوست نہین رکھتے ہین اتفاقاً ایک روز اُس لڑکے کا گذر حضرت
یوسف بن حسین کی مجلس مین ہوا آپ یہ کلمہ فرمارہے تھے کہ وَعَاتِمَ بِلُطْفِہٖ کَاَنَّہٗ مُحْتَاجٌ اِلَیْہِ
یعنے حق تعالے بندہ عاصی کو بلاتا ہے اپنے لطف سے اسطرح کہ جیسے کسی کو کسی کی حاجت
ہووے عبدالواحد نے اپنی قبا اتار ڈالی اور ٹوپی سرسے اتار کر پھینکدی اور ایک چیخ
ماری اور گورستان کی طرف چلدیا۔ اور تین دن رات بیخود رہا حضرت یوسف بن حسین
نے اسکو خواب مین دیکھا اور ایک ندا سنی کہ اَدْرِکِ الشَّابَ التَّائِبَ یعنی اس جوان
تائب کو پا حضرت یوسف بن حسین روانہ ہوئے اور تلاش کرتے کرتے اس تک پہونچے
آپ نے اسکا سر اپنی گود مین رکھا اس نے آنکھین کھولدین اور کہا کہ آپ تین
رات دن ہوئے کہ بھیجے گئے اور اب آئے ہین۔ نقل ہے کہ نیشاپور مین ایک
سوداگر نے ایک کنیزک ترکی ہزار دینار کو خریدی تھی اسکا ایک قرضدار تھا وہ دوسرے
شہر کو بھاگ گیا اب اس سوداگر کو ضرور ہوا کہ اُسکے پیچھے جاوے لیکن شہر نیشاپور مین وہ

کسی پر اعتماد نہ رکھتا تھا کہ وہ لونڈی اُسکے سپرد کر جائے حضرت ابو عثمان حیری کے پاس گیا اور
بہت رویا کہ آپ میری اِس کنیزک کو اپنے گھر میں اپنی عورتوں کے ساتھ رہنے دیجیے جب تک
کہ میں واپس آؤں کیونکہ اِس شہر میں میں آپ پر اعتماد رکھتا ہوں حضرت ابو عثمان نے قبول
نہ فرمایا آخر کار اُسنے بہت اصرار کیا کہ آپ کی عورتیں اسکی نگاہداشت کرینگی اور میرا کام
نکل جائیگا اور میرا مال برباد نہوگا۔ پس کنیزک کو اُنکے گھر میں بھیجدیا اور خود روانہ ہوا ایک روز
ایسا ہوا کہ آنکھ ابو عثمان کی بے اختیار اُسپر پڑی اور وہ لونڈی نہایت جمیلہ تھی سے فی الفور
ابو عثمان کا دل ہاتھ سے گیا اور کچھ نہ جانا کہ کیا کریں سوای اسکے کہ اپنے شیخ ابو حفص حداد سے
کہیں جب شیخ کی نظر ابو عثمان پر پڑی تو اُنھوں نے فرمایا کہ تجھے یوسف حسین کے پاس جانا
چاہیے اُنھوں نے فی الفور چلنے کی تیاری کی اور یوسف حسین کیطرف روانہ ہوئے جب
وہاں پہونچے نشان ڈھونڈھا کہ یوسف حسین کہاں قیام رکھتے ہیں لوگوں نے کہا تو مرد
صوفی اور روشن دل نظر آتا ہے اور لباس پرہیزگاروں کا رکھتا ہے بڑے افسوس
کی بات ہے کہ تو وہاں جائے تو کیا کام کرتا ہے وہ تو ملحد زندیق منکر نہایت خراب وخستہ ہے
کیا تو بھی اُس سے ملکر اپنے آپ کو خرابی وتباہی میں ڈالا چاہتا ہے ابو عثمان نے جب یہ سُنا
تو پشیمان ہوے اور واپس پھرے جب چلتے چلتے نیشاپور میں آئے تو جونہی کہ شیخ
ابو حفص حداد کی نظر اُنپر پڑی پوچھا کہ تو نے یوسف حسین سے ملاقات کی اُنھوں نے کہا
نہیں کہا کیوں کہا کہ لوگ اُنکو ایسا اور ایسا بتاتے ہیں ابو حفص نے کہا کہ اب پھر تجھے جانا
چاہیے اور اُن سے ملنا چاہیے فی الفور ابو عثمان اُسیطرح لوٹ گئے اور رے کی طرف
روانہ ہوے جب وہاں پہونچے پھر یوسف حسین کا پتہ دریافت کیا پھر لوگوں نے پہلے سے بھی
زیادہ بُرائیاں بیان کیں ابو عثمان نے کہا کہ مجھے چارہ نہیں ہے میں اُن سے ایک
ضروری کام رکھتا ہوں آخر کار لوگوں نے اُنکا نشان دیا جب اُن کے گھر کے
دروازے پر پہونچے دیکھا کہ ایک بزرگوار بیٹھے ہیں اور دروازہ کھلا ہے اور ایک

نوجوان بے داڑھی موچھ کا آپ کے سامنے بیٹھا ہے اور ایک صُراحی اور پیالہ رکھا ہے
اور نور آپ کے چہرے سے چمک رہا ہے ابو عثمانؒ آگے گئے اور سلام کیا یوسف حسینؒ نے
گفتگو شروع کی اور ایسی عجیب عجیب باتین کہین کہ ابو عثمانؒ بیخود ہو گئے جب ہوش مین
آئے تو پوچھا کہ اے خواجہ خدا کے واسطے یہ تو بتائیے کہ باوجود ایسی باتون اور اس
مشاہدے کے یہ کیا حالت ہے کہ آپ نے بنا رکھی ہے اور یہ کیا طریقہ ہے کہ آپ نے
اختیار کیا ہے کہ شراب بھی رکھی ہے اور امرد یعنی بے داڑھی موچھ کا لڑکا بھی سامنے
بیٹھا ہے حضرت یوسف حسین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ امرد میرا فرزند ہے اور لوگون کے
کم کو اس بات کی خبر ہے کہ مین اسکو قرآن مجید پڑھاتا ہون اور اس صُراحی مین شراب
نہین ہے پانی بھرا ہے میرے پاس لوٹا نہ تھا ایک روز یہ صُراحی مینے ایک بھٹی مین
پڑی دیکھی اُٹھا لایا اور اسکو طاہر کر کے اس مین پانی بھرا تھا کہ جس کسیکو پیاس لگے
اس سے پانی پی لیوے اس لیے اسکو یہان رکھ بھی چھوڑا ہے ابو عثمانؒ نے کہا واسطے
خدا کے بتائیے کہ آپ یہ کام کیون کرتے ہین کہ لوگ آپ کو اسکی وجہ سے ایسے ایسے
کلمات کہتے ہین کہ جنکو مین زبان پر نہین لا سکتا آپ نے فرمایا کہ یہ اسلیے ہے تاکہ کوئی
لونڈی ترکی میرے گھر مین امانت کے طور پر نہ بھیجین ابو عثمانؒ نے جب یہ سنا تو قدمونپر
گر پڑے اور سمجھ گئے کہ جو کہ اپنے آپ کو پرہیزگاری و تقوی مین مشغول کیے ہو اسکو کسی کی
صحبت و ملازمت کی کیا حاجت ہے۔ نقل ہے کہ حضرت یوسف حسین رحمۃ اللہ علیہ کی
آنکھین بوجہ کثرت بیداری کے سُرخ ہو گئی تھین لوگون نے آپ کی ہمشیرہ صاحبہ سے کہا
کہ کچھ اُنکی عبادت کا حال آپ بیان کرین اُنھون نے کہا کہ جہان عشا کی نماز سے فارغ
ہوئے پھر جب تک کہ روز روشن ہو قیام فرماتے ہین رکوع اور سجدہ کچھ نہین کرتے قیام ہی
مین رہتے ہین پھر لوگون نے حضرت یوسف حسینؒ سے پوچھا کہ عشا کی نماز کے بعد سے
روز روشن تک قیام کرنا کس قسم کی عبادت ہے حضرت یوسف بن حسینؒ نے فرمایا کہ

فریضہ تو آسانی کے ساتھ ادا کرتا ہون لیکن جب مین یہ چاہتا ہون کہ نمازِ شب پڑھون تو
خداے تعالے کی عظمت مجھپر ایسی طاری ہوتی ہے کہ تمام رات مجکو اسی طرح کھڑے کھڑے
گذر جاتی ہے اور میری وہ قدرت نہین ہوتی کہ مین تکبیر کہون اور نیت باندھون
یہان تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور اسوقت مین نمازِ صبح ادا کرتا ہون۔ نقل ہے کہ ایک
مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو نامہ لکھا کہ خداے تعالے تیرے نفس کا ذائقہ تجھے
نہ چکھائیو اگر یہ مزہ تجھے چکھا دیا تو پھر تو کچھ نہ دیکھیگا اور فرمایا کہ ہر ایک امت مین ایک
جماعت برگزیدہ ہے کہ وہ امانت خداے عزوجل کی ہین کہ انکو اپنی خلق سے پوشیدہ
رکھتا ہے اگر وہ اس امت مین ہین تو صوفی ہین اور فرمایا کہ آفت صوفیون کی صحبت
مین لڑکون کی ہے اور صحبت مین اضداد کی اور رفاقت مین عورتون کی اور فرمایا
کہ جو قوم کہ جانتی ہے کہ خداے تعالے انکو دیکھتا ہے پس وہ شرم رکھتے ہین نظرِ خلق سے
اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ وہ لوگ ایسی بات انکی شان مین کہین کہ جو ان مین نہو۔
اور جو کہ حقیقت مین ذکر خداے تعالے کا کرتا ہے حق تعالے اپنے ما سوا کی یاد اسکے
دل سے فراموش کر دیتا ہے اور حق تعالے جملہ اشیاء کا خود عوض ہوتا ہے اور فرمایا کہ
اشارتِ خلق بمقدار یافت خلق کے ہے اور یافتِ خلق بقدر شناخت دل خلق ہے
اور شناختِ خلق بر قدر محبتِ خلق ہے اور کوئی حال نہین ہے نزدیک خداے تعالے
کے دوست زیادہ محبت بندہ سے خاص خدا کے واسطے۔ لوگون نے محبت سے پوچھا
فرمایا کہ جو کہ خداے تعالے کو زیادہ دوست رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو نہایت ہی ذلیل
اور خوار سمجھتا ہے اور اسکی شفقت اور نصیحت خلق خدا کے ساتھ بہت ہی زیادہ ہوتی ہے
اور فرمایا کہ انس کے پہچاننے کی علامت یہ ہے کہ دور ہو ہر چیز سے کہ اس کو جدا
کرنے والی ہے دوست کے ذکر سے اور فرمایا کہ علامت صادق کی دو ہین تنہائی کا
پسند کرنا اور اپنی عبادت کو چھپانا اور فرمایا کہ توحید خاص وہ ہی کہ خیال دو دل مین

ایسا تصور کرے کہ اسکی درگاہ کے حضور مین کھڑا ہے اور اُس کے احکام اور قدرت کے سامنے اُس کی تمامی تدبیرین باطل ہو گئی ہین اور اسکی تمامی نمائشین اسکی توحید کے مقابل نیست و فنا ہو گئی ہین بلکہ اسکی ہستی خود ہستی نہین رہی ہے اور وہ بالکل بے خبر ہے اور اب جو وہ ہے تو ایسا ہے کہ جیسا اس کے پہلے عدم مین تھا کہ جو کچھ حق تعالے نے چاہا اُسکے احکام اُسپر جاری ہوئے اور اُس مین چون وچرا کی مجال نہ تھی اور فرمایا جو کہ توحید کے سمندر مین پڑا ہر روز تشنہ تر ہوتا ہی اور کبھی سیراب نہین ہوتا کیونکہ تشنگی حقیقت کی رکھتا ہے اور وہ سوائے حق کے تسکین نہین ہوتی یعنے نہین بجھتی اور فرمایا کہ عزیز ترین چیز دنیا مین اخلاص ہے کہ جسقدر مین کوشش کرتا ہون کہ تا کہ نمائش اور ریا کو دل سے باہر کرون دوسری طرح پر میرے دل سے اُگتا ہے اور فرمایا کہ اگر مین خدا کو دیکھون با وجود جملہ معصیتون کے مین زیادہ دوست رکھتا ہون اس سے کہ ذرے کے برابر بناوٹ دیکھون اور فرمایا کہ علامت زہد وہ ہے کہ طلب کو گم نہ کرے اُس وقت تک کہ اپنے موجود کو گم نہ کرے اور فرمایا کہ انتہائے عبودیت وہ ہے کہ تو اُسکا بندہ ہووے ہر ایک چیز مین اور فرمایا کہ جسنے کہ پہچانا اُسکو تفکر سے عبادت اُسکی دل سے ہے اور فرمایا ذلیل ترین مردمان طامع یعنے بہت لالچی ہین جیسا کہ شریف ترین انسان درویش صادق صابر ہے اور جب حضرت یوسف حسین رح کی وفات نزدیک پہونچی فرمایا کہ یا رب خدایا مین نے نصیحت کی خلق کو قولاً اور مین نے نصیحت کی نفس کو فعلاً میرے نفس کی خیانت اپنی خلق کی نصیحت کی برکت سے بخشدے اور بعد وفات کے اُنکو خواب مین دیکھا پوچھا خدائے عزوجل نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ کیا کہا مجھے بخشدیا پوچھا کس سبب سے کہا اُسکی برکت سے کہ کبھی مینے ہزل یعنے بازی و لعب کو جد یعنے سخن شود مند و سنجیدہ کے ساتھ نہین ملایا رحمتہ اللہ علیہ

اڑتیسواں باب حضرت ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ پیشوای رجال وہ نقطۂ کمال وہ عابد صادق وہ زاہد عاشق وہ سلطان اوتاد قطب عالم ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ مشائخ کے علی الاطلاق تھے اور خلیفۂ حق استحقاق سے تھے اور اس طائفے کے محتشموں سے تھے اور کوئی انکے وقت میں انکے برابر بزرگی میں نہ تھا اور ریاضت اور کرامت اور مروت اور فتوت میں بے مثال تھے اور کشف و بیان میں یگانہ۔ اور معلم اور ملقن یعنے تلقین کرنے والے بے نظیر آپ بے واسطہ با خدا تھے اور ابو عثمان حیری انکے مرید و مرشد اور شاہ شجاع رحمۃ اللہ علیہ کرمان سے آپکی زیارت کو آئے اور آپکے ساتھ بغداد کو گئے مشائخ کی زیارت کو۔ اور آپکا آغاز یوں ہے کہ ایک کنیزک پر عاشق ہوگئے اور صبر و قرار آپ سے رخصت ہوا لوگوں نے آپ سے کہا کہ نیشاپور کے شہروں میں ایک جادوگر جہودی ہے وہ آپکے کام کا انتظام بخوبی کر دیگا حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ اُس کے پاس گئے اور حال اُس سے کہا جہودی نے کہا کہ آپکو چالیس روز ترک عبادت کرنا چاہیے اور خیالات بد سوچنا چاہییں تاکہ میں جادوگری کروں اور اپنے جادو کی مدد سے آپکو مقصود تک پہونچاؤں حضرت ابو حفص رہ گئے اور ایسا ہی کیا جب چالیس روز ہوگئے اُس جہود پاس آئے جہود نے اپنا طلسم کیا کچھ اثر پذیر نہوا جہود نے کہا بیشک ان چالیس روز میں آپ سے کوئی امر خیر ظہور میں آیا ہے اچھی طرح سوچ کر بتائیے حضرت ابو حفص نے کہا کہ ان چالیس روز میں کوئی امر خیر ظاہر میں تو مجھ سے نہیں سرزد ہوا ہاں البتہ یہ ضرور ہوا ہے کہ جس راہ میں کہ میں چلتا ہوں اُس راہ کے کنکر پتھر کنارے ڈالتا چلا ہوں تاکہ کوئی ٹھوکر کھا کر نہ گرے۔ جہود بولا کہ مت آزردہ کر اُس خدا وند کو کہ جسکی تم تو چالیس روز تک

نا فرمانی کرے اور اُس پر بھی وہ اپنے کرم سے تیری اِس ذرہ سی محنت کو برباد نہ کرے
یہ بات سُنکر ایک طرح کی آگ حضرت ابوحفص کے دل میں بھڑکی اُسی جوددسکے ہاتھ پر
توبہ کی۔ اور وہی اپنا پیشہ کہ لوہاری تھا کرنے لگے اور اپنا واقعہ پوشیدہ رکھا کہتے ہیں
کہ ہر روز ایک دینار کماتے اور رات کو درویشوں کو خیرات کردیتے اور بیوہ عورتوں
کے جھونپڑوں میں پھینک آتے اس طرح سے کہ کسیکو خبر نہوتی اور عشا کی نماز کے بعد
بھیک مانگتے اور اُس سے اپنا روزہ افطار کرتے اور کبھی کبھی اُس حوض کی طرف کہ
جس میں بقال و سبزی فروش اپنا ساگ پات لاکر دھوتے تھے جاتے اور اُس میں جو
کرے پڑے پتے ہوتے اُن کو سمیٹ کر دھوتے اور اپنے واسطے سالن پکاتے مُدت تک
اسیطرح عمر کو گذارا اتفاق سے ایک روز ایک اندھا بازار میں یہ آیت کہ اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وَبَدَا لَھُم مِّنَ اللّٰہِ مَا لَم یَکُونُوا یَحتَسِبُونَ پڑھ رہا تھا
آپ کا دل اِس آیت کی طرف مشغول ہوا اور آپ بیخود ہوگئے اُسی بیخودی کے عالم
میں اپنا ہاتھ بھٹی میں ڈالکر جلتا لوہا اُس سے باہر نکالا اور نہائی پر رکھا آپ کے
شاگردوں نے جو یہ دیکھا کہا اُستاد یہ کیا حالت ہی آپ نے شاگردوں کو ڈانٹا کہ کوٹو
اُنھوں نے کہا کہ کہاں کوٹیں جب حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہوش میں آئے
تو جلتا گرم لوہا اپنے ہاتھ میں دیکھا اُس لوہے کو تو آپ نے پھینک دیا اور اُسیوقت
دُکان لُٹادی اور فرمایا میں نے بہت چاہا کہ اِس کام کو تکلف سے پاک رکھوں نہ رکھ سکا
آخر کار اِس حدیث نے حملہ کیا اور مجھکو مجھ سے چھین ہی لیا۔ پھر ریاضت سخت میں متوجہ
ہوئے اور عزلت یعنی گوشہ نشینی اختیار کی اور مراقبے میں مشغول ہوئے جیسا کہ
نقل ہے کہ آپ کے ہمسایہ میں لوگ استماع احادیث کرتے تھے آپ سے بھی کہا کہ
شیخ صاحب آپ کیوں نہیں آتے تاکہ آپ بھی سُنیں آپ نے فرمایا کہ تیس برس ہوگئے
کہ میں یہ آرزو کررہا ہوں کہ ایک حدیث جو میں نے سُنی ہے اُسکی داد دوں لیکن نہیں دے سکا

بتلاؤ میں دوسری احادیث کی سماعت کے قابل کب ہو سکتا ہوں پوچھا وہ کونسی حدیث ہے فرمایا یہ ہے کہ من حسن اسلام المرء ترک ما لا یعنیہ یعنی نکوئی اسلام مرد کے وہ ہے کہ ترک کرے اس چیز کو کہ اسکے کام نہ آئیگی۔ نقل ہے کہ آپ ایک روز یاروں کے ساتھ جنگل کو گئے تھے ذوق شوق الٰہی میں مستغرق تھے ناگاہ ایک ہرن پہاڑ سے آیا اور اپنا سر حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کی گود میں رکھدیا حضرت ابو حفص رح اپنے منھ پر طمانچے مارنے لگے اور شور و فریاد کرنے لگے وہ ہرن چلا گیا جب شیخ اپنے حال میں آ لئے تو یاروں نے سوال کیا کہ یہ کیا تھا فرمایا کہ جب وقت ناخوش ہوا تو میرے دل میں آیا کہ کاش کہ ایک بکری ہوتی تو اسکو کباب کرتا اور یار آج کی رات پراگندہ سوتے فی الفور یہ ہرن آیا یاروں نے کہا اے شیخ جبکہ خدا تعالےٰ کے ساتھ ایسا معاملہ ہو وہ فریاد کیوں کرے فرمایا تم نہیں جانتے ہو کہ ہرن کا میری گود میں رکھنا مجھکو دروازے سے باہر نکالنا ہے اگر خداوند عالم فرعون کی بھلائی چاہتا اسکی مراد کے موافق نیل کو رواں نفرماتا۔ نقل ہے کہ جس وقت آپ کو غصہ آتا خوشخوئی کا ذکر فرماتے جب آپ کا غصہ دب جاتا پھر اور باتیں فرماتے۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک شخص کو گریاں اور سرگرداں اور سوزاں دیکھکر حضرت ابو حفص رح نے پوچھا کہ تجھکو کیا ہوا ہے اس نے کہا کہ میرا ملک و مال جو تھا ایک گدھا تھا سو وہ کھو گیا شیخ وہیں کھڑے ہوگئے اور کہا اے حضرت جل شانہٗ تیری عزت کی قسم ہے کہ میں قدم نہ اٹھاؤنگا جب تک کہ اسکا گدھا اسکو نہ مل جائیگا فی الفور گدھا ظاہر ہوا۔ حضرت ابو عثمان حیری رح کہتے ہیں کہ میں ایک روز حضرت ابو حفص رح کی خدمت میں گیا میں نے دیکھا کہ آپ کے سامنے منقے دھرے ہیں میں نے ایک دانہ اٹھاکر منھ میں ڈال لیا آپ نے لپک کر میرا گلا پکڑ لیا اور فرمایا کہ اے خیانت کرنے والے تو نے میرے منقے کیوں کھائے میں نے کہا کہ میں آپ کے دل و جان سے باخبر ہوں اور مجھے آپ کے دل پر اعتماد ہے اور میں سمجھے ہوئے ہوں کہ جو کچھ آپ کے پاس ہوتا ہے آپ خیرات

کرتے ہین۔ آپ نے فرمایا اے بابل مین خود اپنے دل پر اعتماد نہین رکھتا ہون تو بھلا
میرے دل پر کس طرح اعتماد رکھتا ہے قسم ہے پاکی حق تعالے کی کہ عمر گذر گئی کہ اسس
آرزو مین ہون کہ مجھسے کیا ظہور مین آویگا اور مجھے اب تک اسپر اطلاع نہین ہوئی بھلا
جو شخص کہ اپنے دل کا احوال خود نہین جانتا دوسرا اُس کے دل کے حال پر کیونکر
واقف ہو سکتا ہے۔ حضرت ابو عثمان رح نے کہا کہ یا ابا حفص رح ہم ابو بکر حنیفہ رح کے گھر مین
تھے اور ایک جماعت اُنکے اصحاب کی بھی وہان حاضر تھی ہمنے ایک درویش کو یاد کیا
اور ہم نے کہا کہ کاشکے وہ یہان ہوتا حضرت ابو حفص رح نے فرمایا اگر کاغذ ہوتا تو مین تم
لکھتا تو وہ آجاتا ہمنے کہا کاغذ موجود ہے آپ نے فرمایا کہ صاحب خانہ بازار گیا ہو اور
شاید کہ وہ مرگیا ہو اور اس صورت مین یہ سب کاغذ اُسکے وارث کا ہو اس کاغذ پر
لکھنا نہ چاہیے اور کبھی حضرت ابو عثمان رح نے کہا کہ مینے حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ سے
کہا کہ مجھے ایسا روشن ہوا ہے کہ وعظ کہون فرمایا تجھکو کیا اسپر لایا ہے مینے کہا شفقت
خلق پر پھر فرمایا کہ تیری شفقت خلق پر کسقدر ہے مینے کہا اسقدر کہ اگر حق تعالے مجکو
مومنون کے عوض دوزخ مین ڈالدے اور عذاب کرے تو مین جائز رکھون فرمایا
بسم اللہ الرحمن الرحیم لیکن جب تو وعظ کہے اوّل اپنے دل کو اور تن کو نصیحت دے پھر دوسرونکو
نصیحت کر اور چاہیے کہ آدمیون کا جمع ہونا تجکو مغرور نہ کرے کیونکہ وہ تیری ظاہر پر نظر کرینگے
اور حق تعالے تیرے باطن پر نظر کرتا ہے۔ پھر مین منبر پر چڑھا حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ
بھی حاضر ہوئے اور چھپ کر ایک گوشے مین بیٹھ گئے اسطرح کہ مینے اُنکو نہ دیکھا جب وعظ تمام ہوا
تو ایک سائل کھڑا ہوا کہ مجکو ایک پیراہن درکار ہے حضرت ابو عثمان رح نے فی الفور پیراہن
اپنا اتار کر اُسکو دیدیا حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ گوشے سے اُٹھے اور فرمایا
یا کذّاب انزل من المنبر یعنے اے دروغگو منبر سے اُتر آ۔ مینے کہا کہ کیا مینے دروغ کہا
فرمایا کہ تونے دعوی کیا تھا کہ مجکو خلق پر شفقت بہت زیادہ ہے بہ نسبت اپنے اور تونے

مستعد دیتے ہین جنت کی تاکہ فضل سابقان یعنے سبقت کرنیوالون کا فضل تجکو حاصل ہو تونے دنیا جھلا جیا ہا دوسرون سے۔ اگر تیرا دعوی صحیح ہوتا تو تو تھوڑی دیر تامل کرتا تاکہ فضل سابقون کا دوسرون کو حاصل ہوتا پس تو کذاب ہے اور منبر جانے کذابون کی نہین ہے۔ نقل ہے کہ آپ بازار مین جارہے تھے ایک جہودی آپ کے سامنے سے گذرا آپ اسکو دیکھکر بیخود ہوگئے اور ایک حالت آپ پر طاری ہوئی جب ہوش مین آگئے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوگیا تھا فرمایا کہ مینے ایک مرد کو دیکھا لباس عدل پہنے ہوئے اور اپنے آپ کو لباس فضل پہنے ہوئے مین ڈرا کہ ایسا نہو کہ فضل کا لباس مجھ سے اتار کر اُس جہود کو پہنا دوین اور عدل کا لباس اُس سے اُتار کر مجکو پہنا دوین اور فرمایا کہ تیس برس تک مین حق تعالی کو خشمگین دیکھتا رہا کہ میری طرف دیکھتا تھا۔ یہ مقولہ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا ہے سُبحان اللہ کیا سوز و بیم ہوا ہوگا اُنکو اُس حال مین۔ نقل ہے کہ حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ کا ارادہ ہوا کہ حج کو جاوین آپ فارس کے باشندے تھے اور بے لکھے پڑھے اور زبان عربی نہین جانتے تھے جب بغداد مین پہونچے مُریدون نے باہم کہا کہ کوئی بڑا ماہر زبان ہونا چاہیے کہ حضرت شیخ الشیوخ خُراسان کا مترجم ہووے تاکہ اُنکی بات سمجھ مین آوے پس حضرت جُنید رح نے اپنے مُریدون کو استقبال کے واسطے بھیجا جب خانقاہ مین پہونچے حضرت شیخ ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ نے عربی زبان مین فی الفور گفتگو کرنا شروع کی اور ایسی فصیح بولتے تھے کہ اہل بغداد حیران رہ گئے ایک بزرگون کی جماعت جمع ہوئی اور فُتوّت سے سوال کیا حضرت ابوحفص رح نے فرمایا کہ پہلے تم بتاؤ کہ تم فتوّت کسکو کہتے ہو حضرت جُنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک فتوت وہ ہے کہ جو فُتوّت کہ تو نے کی ہو اُسکو اپنی طرف سے نہ دیکھے اور جو کچھ کہ کیا ہو تو نہ کہے کہ وہ مینے کیا ہے اور اپنی طرف نسبت نہ دیوے حضرت ابوحفص رح نے فرمایا خوب ہے جو کچھ کہ آپ نے فرمایا لیکن میرے نزدیک فتوّت یہ ہے کہ خود انصاف دینا اور انصاف کا

نہ طلب کرنا حضرت جنید رحمہ نے فرمایا کہ اے صاحبو تحمل مین لاؤ حضرت ابوحفص رحمہ نے فرمایا
کہ یہ کہنے سے راست نہ آوی جب حضرت جنید رحمہ نے یہ سنا فرمایا ای ہمارے صاحبو اُٹھو
کیونکہ ابوحفص بڑھا ہوا ہے آدم علیہ السلام اور اُنکی ذرّیت پر جوانمردی مین سینے
رد کا خط تمامی اولاد آدم پر کھینچا جوانمردی ہین۔ اور اگر جوانمردی یہ ہی کہ وہ کہتا ہی تو تحقیق
ہم راہ جوانمردی مین نہین چلے ہین۔ حضرت ابوحفص رحمہ کا رُعب وداب اُنکے مریدون پر
اسقدر تھا کہ کوئی مُرید اُنکی ہیبت سے اُنکے روبرو بات نکر سکتا تھا اور نظر بھر کر اُنکی
طرف نہ دیکھہ سکتا تھا اور اُنکے سامنے تمامی مُرید ہاتھہ باندھے کھڑے رہتے تھے اور کسی
مین یہ قدرت ومجال نہ تھی کہ بغیر اُنکی اجازت کے بیٹھے۔ اور حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ
بادشاہون کی طرح بیٹھے رہتے حضرت جنید رحمہ نے فرمایا کہ آپ مُریدون کو بادشاہون کے
آداب سکھلاتے ہین حضرت ابوحفص رحمہ نے فرمایا کہ آپ اگلا سرنامہ نہین ملاحظہ فرماتے
حالانکہ سرنامہ ہی دلیل کرسکتے ہین کہ نامے مین کیا ہے پھر حضرت ابوحفص رحمہ نے فرمایا کہ آپ
فرمائیے کہ زیربا اور حلوا تیار کرین حضرت جنید رحمہ نے فرمایا تو طیار کیا پھر حضرت ابوحفص رحمہ نے
فرمایا اسکو ایک مزدور کے سر پر رکھو اور اُسکو وہان تک لیجائے کہ تھک جائے۔ پھر
وہان ٹھہرے اور جو گھر کہ وہان سے نزدیک تر ہو اُسکے دروازے پر آواز دیوے اور جو کہ
باہر آوے اُسکو دیدیوے ایک مُرید کا بیان ہے کہ مین اُس مزدور کے پیچھے روانہ ہوا وہ
مزدور جہان تک چل سکا چلا جب اُس مین طاقت نہ رہی تو ایک گھر کے قریب ٹھہر گیا اور
اُسکی کُنڈی کھٹکھٹائی اور آواز دی ایک پیر مرد باہر آئے پہلے اُنھون نے اندر ہی سے
یہ کہا کہ اگر زیربا اور حلوا دونون ہین تو مین دروازہ کھولون وہ مُرید کہتا ہی کہ مین حیرت
مین رہا مینے اُس پیر مرد سے پوچھا کہ یہ کیا حالت ہے آپ مجھے اسپر مطلع فرمائیے اُنھون
نے فرمایا کہ کل رات مناجات کے وقت میرے دل مین گذرا کہ مدت دراز سے میرے بچے
مجھہ سے زیربا اور حلوا مانگتے ہین مین سمجھا کہ مانگنے کی کیا حاجت ہے زمین پر نہ پڑا ہوگا

نقل ہے کہ حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید بہت مہذب و باادب تھا حضرت جنیدؒ نے کئی بار اُسکی طرف دیکھا اور اُسکا وہ ادب حضرت جنیدؒ کو پسند آیا حضرت ابوحفصؒ سے پوچھا کتنی مدت سے یہ جوان آپ کی خدمت میں ہے فرمایا کہ دس برس سے حضرت جنید نے فرمایا کہ بہت مؤدب ہے اور عجب شوکت رکھتا ہے اور بہت مہذب جوان ہے حضرت ابوحفصؒ نے فرمایا الحمد للہ۔ اِسنے ستر ہزار دینار ہماری راہ میں خرچ کیے اور اِسکے علاوہ اور ستر ہزار دینار کا قرضہ اور ہے کہ وہ بھی ہماری راہ میں خرچ کیے ہیں اور اب تک یہ قدرت نہیں رکھتا ہے کہ کوئی بات پوچھے۔ پھر حضرت ابوحفصؒ بیابان کی طرف راہی ہوئے فرماتے ہیں کہ سولہ روز تک ہمنے پانی کی صورت نہ دیکھی ایک روز ہم ایک پانی کے کنارے پہونچے ہم علم اور یقین کے درمیان انتظار یعنے نظر کر رہے تھے اِتنے میں ابو تراب نخشبیؒ نمود ہوئے اور مجھ سے کہا کہ تجکو یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے مینے کہا کہ مین علم اور یقین کے درمیان انتظار کر رہا ہون دیکھوں کہ غلبہ کسکو ہے تاکہ جو غالب ہے مین اُسکا یار بنون یعنی اگر علم کا غلبہ دیکھون گا تو پانی پیون گا اور اگر یقین کا تو اپنی راہ لون گا حضرت ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیرا رتبہ بزرگ ہو ویگا۔ نقل ہے کہ جب حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ میں پہونچے تو آپ نے ایک جماعت مسکینوں کی دیکھی کہ نہایت حیران و پریشان و مصیبت زدہ ہے آپ نے چاہا کہ اُنکے ساتھ احسان و انعام فرماوین ایک طرح کی حالت آپ پر طاری ہو گئی آپ نے اُسی عالم مین زمین سے ایک پتھر اُٹھایا اور فرمایا کہ اے خدائے عزّ و جلّ تیری عزت کی قسم ہے کہ اگر تو مجھے کوئی چیز نہ دیگا تو مین تمامی قندیلین مسجد کی توڑ ڈالون گا یہ کہکر طواف کرنے لگے اِتنے ہی مین ایک شخص آیا اور ایک زر کی بھری تھیلی آپ کو دی آپ نے جا مسکینون کو زر تقسیم کیا پھر جب حج سے فارغ ہوئے اور بغداد مین آئے بغداد کے صاحبون نے آپ کا استقبال کیا حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ شیخ ہمارا رہ آورد کیا ہے حضرت ابوحفصؒ نے فرمایا کہ بالتحقیق ایک بھی ہمارے

ہو اور ادا کیا
صاحبون سے جیسا کہ چاہیے زندگانی نہین کر سکتا اچھا خیر سنیے۔ اگر کوئی شخص بھی اور ان
سلام سے ترک ادبی دیکھے اسکا اپنی طرف سے ایک عذر و بہانہ اٹھا دی اور اسکی
غیبت مین معذرت اپنی ہی طرف سے اپنے نفس کے سامنے پیش کرے اور اگر اُس
تاویل و عذر سے بھی گناہ رفع نہو وے اور حق تیری جانب ہو اُس پہلے عذر سے بھی بہتر
عذر و حیلہ پیدا کرے اور اُسکا گناہ نہ سمجھ کر عذر اپنی ہی طرف سے پیش کرے اسیطرح اگر
نفس تیرا راضی نہو تو چالیس بار تک کر اگر اسکے بعد بھی غبار ملال دور نہو اور چالیس کے
چالیس عذر اُس قصور کے مقابلے مین جو اُس سے تیری نسبت صادر ہوا ہے بے اصل
ٹھہرین تو بیٹھ اور اپنے نفس سے کہہ کہ زہے کاہ نفس زہے گران تاریک زہے خود رائے
بے ادب زہے ناجوانمرد ظالم کہ تیرے بھائی نے ایک جرم کی خاطر چالیس عذر تیرے
سامنے پیش کیے اور تو نے ایک کو بھی قبول نہ کیا اور اسیطرح اینٹھا ہوا اور مغرور
بنا ہوا ہے۔ اچھا تو ایسا ہی بنا رہ مین تجھ سے نا امید ہوا اور تیری صحبت سے باز آیا۔
اب جس طرح تجھے منظور ہے رہ حضرت جنید رح نے جب یہ سُنا تو تعجب کیا یعنے یہ قوت کسکو
ہو سکتی ہے۔ نقل ہے کہ حضرت شبلی رح نے چار مہینے آپ کو مہمان رکھا اور ہر بار کھانا
اور مٹھائی دوسری طرح کی آگے دھرتے شیخ رح نے وقت وداع یعنے رخصت کے وقت کہا اے
شبلی اگر آپ کبھی نیشاپور مین آئینگے تو مین میزبانی اور جوانمردی آپ کو سکھلا دونگا حضرت
شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یا ابا حفص رح مینے کیا قصور کیا فرمایا کہ آپ نے تکلف کیا اور
متکلف یعنے تکلف کرنے والے کو جوانمرد نہ کہنا چاہیے مہمان کو اسطرح رکھنا چاہیے کہ اپنے
آپ کو مہمان کے آنے سے گرانی نہو اور چلے جانے سے شادی نہو جب آپ تکلف کو راہ دینگے
بیشک آپ پر کسی کا آنا گران گذرے گا اور اُسکا چلا جانا بھلا معلوم ہوگا اور جو کہ مہمان کے
ساتھ ایسا برتاؤ کرتا ہے وہ جوانمردی نہین کرتا بلکہ اُسکی یہ ناجوانمردی ہے جب شبلی رح
نیشاپور گئے حضرت ابو حفص رح کے پاس ٹھہرے چالیس شخص تھے حضرت ابو حفص رح نے

اکتالیس چراغ روشن کرائے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ آپ نے ہمین فرمایا تھا کہ تکلف نہ کرنا چاہیے فرمایا مینے کیا تکلف کیا کہا کہ اکتالیس چراغ روشن کرائے حضرت ابوحفص رح نے فرمایا اُٹھیے اور جو زائد ہو اُسکو گل کر دیجیے حضرت شبلی رح اُٹھے اور بہت کوشش کی لیکن سوائے ایک چراغ کے گل نہوا باقی اُسی طرح روشن رہے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ کیا حال ہے کہ ایک تو گل ہو گیا اور باقی سب اسیطرح جل رہے ہین فرمایا کہ آپ چالیس شخص ہین خدا کے بھیجے ہوئے کیونکہ مہمان فرستادۂ خدا یعنے بھیجا ہوا خداے تعالے کا ہوتا ہے مینے ہر فرستادہ کے واسطے ایک چراغ خداے تعالے کی خوشنودی کے واسطے روشن کرایا اور ایک چراغ اپنے واسطے روشن کرایا یہ چالیس چراغ کہ خدا کے واسطے تھے آپ بجھا نہ سکے اور جو ایک چراغ کہ میرے واسطے تھا آپ گل کر سکے۔ تمنے جو کچھ کہ بغداد مین کیا تھا میرے واسطے کیا تھا اِس لیے وہ تکلف تھا اور مین جو کچھ کہ کرتا ہون واسطے خدا کے کرتا ہون اِس لیے یہ تکلف نہین ہے۔ اور ابو علی ثقفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جو کہ اپنے احوال اور افعال کو ہر وقت کتاب اور سُنت کی ترازو مین نہین تولتا اور اپنے خطرون کو متہم نہین سمجھتا اُسکو مردون سے مت گنو اور حضرت ابوحفص رح سے پوچھا کہ ولی کے واسطے خاموشی بہتر ہے یا بات کہنا اور بولنا۔ فرمایا کہ یہ اگر بات کہے تو بات کی آفت کو جانے اور خاموشی کی لذت خداے تعالے سے دو عمر نوح کی درخواست کرتی ہے تاکہ خاموشی مین گذارے پوچھا کہ آپ دُنیا کو کیون دشمن رکھتے ہین فرمایا کہ یہ ایک ایسا گھر ہے کہ ہر ساعت بندہ کو دوسرے ہی گناہ مین ڈالتا ہے کہا کہ اگر آپ کی دولت مین توبہ نیک ہے اور توبہ بھی تو دُنیا ہی مین حاصل ہوتی ہے فرمایا ایسا ہی ہے لیکن وہ گناہ کہ دُنیا مین کیے جاتے ہین یقین ہین اور توبہ مین ہم توبہ کو توڑ ڈالین گے اور خطر مین پڑینگے۔ پوچھا کہ عبودیت کیا ہے فرمایا یہ کہ

ترک ہر چیز کا کہ تیرے واسطے آیا ہے تو کرے یعنے منہیات سے باز رہے اور تو لازم
پکڑنے والا ہو وے اُس چیز کو کہ جسکا حکم فرمایا ہے لوگون نے پوچھا کہ درویشی کیا ہے
فرمایا کہ خدای تعالیٰ کی درگاہ مین شکستگی پیش کرنا۔ پوچھا کہ علامت دوستون کی کیا ہو فرمایا
یہ کہ جس وقت کہ مرین خوش جاوین یعنی ایسا مجرد و تنہا دُنیا سے باہر جاوے کہ اُس سے کوئی چیز ایسی
نہ رہے کہ وہ چیز تجرید مین اُسکے دعویٰ کے خلاف ہووے۔ پوچھا کہ ولی کون ہو فرمایا جو کہ اپنے
نفس سے اخلاص طلب کرے پوچھا بخل کیا ہو فرمایا وہ کہ ترک ایثار کرے ایسے وقت مین کہ اُسکا
خود بھی محتاج و حاجتمند ہووے اور فرمایا کہ ایثار یہ ہو کہ بھائیون کے نصیب کو اپنے نصیب پر تو مُقدم
رکھے دُنیا اور آخرت کے کامون مین۔ اور فرمایا کہ کرم ڈالنا دُنیا کا ہو واسطے اُس شخص کے
کہ اُسکا حاجتمند ہے اور رُخ کرنا طرف خدا کے بسبب اُس احتیاج کے کہ تجکو حق تعالےٰ سے
ساتھ ہے اور فرمایا بہت اچھا وسیلہ کہ بندہ اُس سے تقرب ڈھونڈھے ساتھ خدای تعالےٰ
کے مداومت فقر کی ہے سب حال مین اور لازم پکڑنا سُنت کا ہو تمام فعلون مین اور طلب
کرنا قوت یعنے غذاے حلال کا۔ اور فرمایا جو کہ اپنے آپ کو متہم نہین رکھتا ہو تمام وقتون
مین اور تمام حالتون مین اور اپنی مخالفت نہین کرتا ہو مغرور ہے اور جسنے کہ رضا کی آنکھ
سے اپنی طرف دیکھا ہلاک ہوا اور فرمایا کہ خوف دل کا چراغ ہو جو کچھ کہ دل مین ہووے خیر و شر سے
اُس چراغ سے دیکھ سکتے ہین اور فرمایا کسی کو فقر درست نہین آتا جب تک کہ کسی چیز کے
دینے کو کسی چیز کے لینے سے زیادہ عزیز نہ رکھے اور فرمایا کہ کوئی اس درجہ کو نہین پہونچا
کہ دعوے فراست کا کرے لیکن دوسرون کی فراست سے ڈرنا چاہیے اور فرمایا کہ جو کہ
دیتا ہے اور نہین لیتا ہے وہ مرد ہے اور جو کہ دیتا ہے اور لیتا ہے آدھا مرد ہے اور
فرمایا جو کہ نہین دیتا ہے اور لیتا ہے وہ مکھی ہے آدمی نہین ہے اور اُس مین کچھ خیر نہین
ابو عثمان حجری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ معنے مطلب اس بات کا اُن سے پوچھا فرمایا جو کہ
خداے تعالیٰ سے لیتا ہے اور پھر خداے تعالےٰ کو واپس دیتا ہے وہ مرد ہے کیونکہ وہ

اِس حالت مین اپنے آپ کو نہین دیکھتا ہے اور جو کہ دیتا ہے اور لیتا ہے وہ آدمی نامرد ہے
کیونکہ اِس کام مین کہ کرتا ہے اپنے آپ کو دیکھتا ہے کہ یہ ہونے مین ایک فضل ہے اور
جو کہ نہین دیتا ہے اور لیتا ہے وہ کوئی بھی نہین ہے کیونکہ اُسکا گمان ہو کہ دینے والا
اور لینے والا وہی ہے نہ خداے تعالےٰ۔ اور فرمایا جو کہ ہر حال مین خداے تعالےٰ کے
فضل کو اپنے اوپر دیکھتا ہے مین امید رکھتا ہون کہ ہالکون یعنی ہلاک ہونیوالون سے نہوگا
اور فرمایا نہ جیو کہ خداے تعالیٰ کی عبادت تیرا پیشیان لینے اعتماد کی جگہ ہووے تاکہ
معبود و مقصود ٹھہرے اور فرمایا اہل اعمال کے واسطے سب سے بزرگ چیز نگاہبانی اپنی ہے
خداے تعالیٰ کے ساتھ۔ اور فرمایا خوب ہو استغنا یعنی بے پروائی ساتھ خدا کے اور بُرا ہو
استغنا ساتھ کنجوسون کے اور فرمایا جو کہ شوق کی شراب کا ایک گھونٹ چکھتا ہے ایسا
بیہوش ہوجاتا ہے کہ ہوش مین نہ آئیگا مگر حق تعالیٰ کے دیدار اور اُسکے مشاہدے کے
وقت۔ فرمایا حال مفارقت یعنی جدائی نہین کرتا عالم سے اور مفارقت کرتا ہو قبول سے
اور فرمایا خلق خبر دیتی ہے وصول سے اور قُرب سے اور مقاماتِ عالی سے اور میری تمامی
آرزو یہ ہے کہ دکھلاوین مجھے وہ راہ کہ وہ حق تک پہونچا دے مجکو اگرچہ ایک لحظہ ہی کے
واسطے کیون نہو۔ اور فرمایا عبادات ظاہر مین سُرور ہے اور حقیقت مین غرور اِسلیے
کہ گمان ہے کہ سبقت حاصل کیے ہوئے ہے اور اصل یہ ہے کہ کوئی اپنے فعل پر
خوش نہین ہوتا مگر مغرور اور فرمایا معاصی یعنے نافرمانیان حق تعالیٰ کی کفر کا ڈنک ہین
جیسے کہ زہر موت کا ڈنک ہے اور فرمایا کہ جو کہ جانتا ہے کہ اُسکو اُٹھاوینگے اور
اُس سے حساب لین گے اور پھر معاصی سے پرہیز نہین کرتا اور مخالفات سے رُخ نہین
پھیرتا یقین ہے کہ اپنے باطن سے خبر دیتا ہے کہ مین ایمان نہین رکھتا ہون بعث و
حساب پر یعنے روزِ قیامت پر۔ اور فرمایا جو کہ دوست رکھتا ہو کہ اُسکا دل متواضع ہوجاوے
اُس سے کہو کہ صالحون کی صحبت مین رہ اور اُنکی خدمت لازم پکڑ۔ اور فرمایا تنون کی روشنی

خدمت مین ہے اور جانون کی روشنی استقامت مین اور فرمایا تقوی حلال محض مین ہے اور بس۔ اور فرمایا تصوف تمامی ادب ہے اور فرمایا بندہ توبہ مین کسی کام پر نہین ہے کیونکہ توبہ وہ ہے کہ اُسکی طرف آوے نہ وہ کہ اُس سے آوے اور فرمایا جو کہ عمل کرتا ہی کہ شایستہ ہووے اُسکو کاٹتے ہین اور تجکو اُس سے فراموش بناتے ہین اور فرمایا نابینا حق وہ ہے کہ خدا تعالے کو اشیار سے دیکھتا ہے اور اشیار کو خداے تعالے سے نہین دیکھتا اور بینا وہ ہے کہ خداے ہووے نظر اُسکی طرف موجودات کے ایک شخص نے آپسے وصیت چاہی فرمایا کہ ایک ورد کو لازم پکڑنے والا رہو تاکہ سارے دروازے تجپر کشادہ کرین اور لازم پکڑنے والا ایک سید یعنے سردار کا رہ تاکہ سارے سردار تیرے آگے گردن جھکاوین۔ اور محمش رح نے کہا مین بائیس ۲۲ برس تک حضرت ابوحفص رح کے ساتھ رہا مینے کبھی اُن کو نہ دیکھا کہ غفلت یعنے بیخبری اور انبساط یعنے خوشی پر خدا کو یاد کیا ہو بلکہ جب یاد کرتے فی الفور متغیر ہوجاتے اور جسوقت خدا کو یاد کرتے بر سبیل حضور اور تعظیم حرمت یاد کرتے اور ایسے متغیر ہوجاتے کہ جو کہ موجود ہوتا وہ حالت اُن مین دیکھتا۔ اور یہ اُنکا مقولہ ہے جو وقت نزع کے فرمایا تمامی دلون سے زیادہ دل شکستہ ہونا چاہیے اپنی تقصیرات پر۔ لوگون نے پوچھا کہ آپ جو رُخ طرف خداے تعالے کے لائے ہین کس لیے لائے ہین فرمایا فقیر کہ غنی یعنے مالدار کی طرف رُخ لاتا ہے کس لیے لاتا ہے مگر فقر اور فرومایہ گی کے سبب سے۔ کہتے ہین کہ عبداللہ سلمی رح کی وصیت یہ تھی کہ میرا سر حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ کے قدمون پر رکھنا۔

اُنتالیسوان ۳۹ باب حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ یگانہ قیامت و ولشانہ ملامت وہ پیر ارباب ذوق وہ شیخ اصحاب شوق وہ موزون ابرار

حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ اس قوم کے بزرگون سے تھے اور ورع اور تقویٰ مین مشغول اور فقہ اور
علم حدیث مین درجہ بلند رکھتے تھے اور عیوب نفس مین صاحب نظر تھے اور مجاہدہ اور مطالبے مین
بدرجہ کوشان اور حجت تھے اور انکا کلام موثر ہوا تھا اور بہت بلند و عالی اور مذہب حضرت
سفیان ثوری کا رکھتے تھے اور مرید حضرت تراب نخشبی رح کے تھے اور پیر عبد اللہ مبارک رح کے اور خلق
کی ملامت مین مبتلا تھے اور مذہب ملامتیون کا نیشاپور مین اُن ہی سے منتشر ہوا اور طریقت
مین مجتہد اور صاحب مذہب تھے اور ایک جماعت نے اس طائفے سے انکو بہت عزیز سمجھا
اور انکو دوست رکھا اور اُن پر اعتماد رکھتا ہے اور انکو قصار یان کہتے ہین اور تقویٰ انکا
اسقدر تھا کہ ایک رات ایک دوست کے سرہانے تھے اور وہ دوست حالت نزع مین تھا
جب انھون نے وفات کی تو آپ نے چراغ بجھا دیا لوگون نے کہا کہ آپ نے ایسا کیون کیا
فرمایا کہ اسوقت تک تو یہ مال ہمارے دوست کا تھا اب مال یتیمون کا ہی پس یہ چراغ کا
روغن بھی اُن ہی وارثون کا ہی ہمکو نہ جلانا چاہیے۔ کہتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ مین ایک
روز نیشاپور کے دریا کے کنارے جا رہا تھا ایک عیار بیٹھا تھا جوانمرد اور جوانمردی مین مشہور
اور نیشاپور کے تمامی عیار اُسکے زیر حکم تھے میرے قریب آیا مینے کہا یا نوح جوانمردی کیا چیز ہے
کہا کہ تو میری جوانمردی سے پوچھتا ہے یا اپنی جوانمردی سے مینے کہا دونون کو بیان کر کہا
جوانمردی میری وہ ہے کہ قبا کو اتار ڈالون اور مرقع پہنون اور معاملہ مرقع پوشون کا اختیار
کرون تاکہ صوفی ہوجاؤن اور خلق کی شرم سے اُس لباس مین معصیت و نافرمانی سے پرہیز
کرون اور تیری جوانمردی یہ ہے کہ مرقع اُتار ڈالے تاکہ تو خلق سے اور خلق تجھ سے فریفتہ نہو
اور اُس سے تو حفظ حقیقت اوپر اسرار کے اور اُس سے مین حفظ شریعت اوپر اظہار کے کرون
اور یہ اصل عظیم ہے اور تو بیشک مرقع کو اتار ڈال تاکہ خلق تجھ سے اور تو خلق سے فریفتہ نہووے
اور فتنے مین نہ پڑے۔ نقل ہے کہ جب کام آپ کا بلند ہوا اور کلمات آپ کے منتشر ہوئے
نیشاپور کے اماموں اور بزرگون نے کہا کہ آپ کو وعظ کہنا چاہیے اور لوگون کو نصیحت

کرنا چاہیے کہ آپ کا کلام سوشیدہ ہاہے فرمایا کہ مجھے وعظ کہنا جائز نہیں اسلیے کہ میرا دل
دُنیا اور جاہ مین بستہ ہے میری بات سے تمکو فائدہ نہوگا اور دلون مین کچھ اثر پیدا نکریگی
اور جو بات کہ دل مین اثر نہ کرے اُس بات کا کہنا علم پر ٹھٹھا کرنا ہووے اور شریعت پر
سبکی رکھنا اور بات کہنا سزاوار اُس شخص کو ہووے کہ جسکے خاموش رہنے کی وجہ سے
دین باطل ہوا جاتا ہو اور جب کے خلل دور دفع ہوجاوے اور فرمایا نہ چاہیے کسی شخص کو
کہ علم مین وہ بات کہے کہ جس بات کو دوسرا شخص کہہ رہا ہے اور اُس کی نیابت یعنے
قائم مقامی کرے۔ اور بات کہنا جائز نہووے جب تک نہ سمجھے کہ فرض یا واجب ہے اُسپر بات
کہنا تاکہ اُسکو اُسکی صلاحیت ہووے پوچھا کہ نشان اُسکی صلاحیت کا کیا ہووے فرمایا
یہ کہ جو بات کہی ہو ہرگز دوبارہ نہ کہے اور اُسمین یہ سوچ و تامل نہووے کہ اسکے بعد مین
کیا کہونگا اور اُسکی بات غیب سے ہووے جب تک کہ غیب سے اُس تک پہونچتی رہین کہتا رہے
اور اپنے آپ کو درمیان مین نہ سمجھے۔ پوچھا کہ اگلون کا کلام کیون نافع تر ہے فرمایا اسلیے
کہ انھون نے سخن اسلام کی عزت کے واسطے کہا اور نفس کی نجات کے واسطے اور
حق تعالےٰ کی رضا کے واسطے اور ہم نفس کی عزت کے لیے اور دُنیا کی طلب اور خلق کے
قبول کے لیے کہتے ہین اور فرمایا کہ چاہیے کہ علم حق تعالےٰ کا ساتھ تیرے نیک تر اُس سے ہو
کہ علم خلق کا۔ یعنے تو حق تعالےٰ کے ساتھ معاملہ خلوت مین نیکو تر اُس سے کرے کہ ظاہر
اور فرمایا کہ جو کہ محقق ہوتا ہے اپنے حال مین اپنے حال سے خبر نہین دیسکتا اور فرمایا
ظاہر مت کر کسی شخص پر وہ چیز کہ واجب کرے کہ تجھ سے بھی پوشیدہ رہے اور فرمایا جو بات
کہ تو چاہے کہ پوشیدہ رہے کسی شخص پر ظاہر مت کر اور فرمایا جسوقت کہ تو کوئی نیک خصلت
دیکھے اُس سے خبردار ہو کہ جلد ہو اُسکی برکتون سے ایک خبر تجھکو بھی پہونچے اور فرمایا
مین تمکو دو چیز کی وصیت کرتا ہون عالمون کی صحبت کی اور جاہلون کی صحبت ترک
کرنے کی اور فرمایا صحبت صوفیون کے ساتھ رکھو کیونکہ بُرائیون کے اُنکے نزدیک

عذر ہوتے ہین اور شکوہ لی انکے آگے بہت قدر نہین رکھتی تا کہ تجکو اُسکے سبب بزرگ کہین
اور تو بوجہ بزرگ رکھنے کے راہ سے بے راہ ہوجاوے آور فرمایا جو کہ اگلون کی خصلتون مین
نظر کرتا ہے اپنی تقصیر کو جانتا ہے اور اپنا پیچھے رہنا مردون کے درجے سے آور فرمایا کافی ہے
جو کچھ کہ تجکو پہونچتا ہے آسانی کے ساتھ بغیر رنج کے آور یاد رکھو یہ کہ ہے زیادہ طلبی مین ہے
آور فرمایا شکر نعمت کا یہ ہے کہ اپنے آپ کو ایک طفیل ور ذریعہ تو دیکھے آور فرمایا جو کہ چاہتا ہو
کہ اندھا ہووے اُس سے کہدو کہ نفس کے نقصان کے دیکھنے سے اندھا مت بن - آور فرمایا
کہ خیال کرنا کہ نفس میرا بہتر ہے نفس فرعونی سے کبر وغرور کا آشکارا کرنا ہے آور فرمایا جب کہ
تو مست کو دیکھے کہ پڑا ہے کراہیت و ناپسندی سے اُسکو ملامت مت کر کیونکہ ڈر ہو کہ ایسا ہو
کہ تو بھی اُسی بلا مین مبتلا ہوجاوے آور فرمایا ملامت ترک سلامت ہے - لوگون نے پوچھا
ملامت سے - فرمایا یہ راہ خلق پر دشوار ہے اور مشکل یعنے سخت مشکل لیکن ذرا سی مین
بیان کرتا ہون رجا یعنے امید مرجیون یعنے امیدوارون کی اور خوف قدریون کا صفت
ملامتی کی ہووے یعنے رجا مین اسقدر قدم جاتے ہین کہ مرجیون کو اُسکے سبب سب لوگ
ملامت کرتے ہین اور خوف مین اسقدر چلے ہین اور اندیشہ مند ہوئے ہین کہ قدریون کو اُسکی
وجہ سے خلق ملامت کرتی ہے غرض کہ وہ تمامی حال مین نشانہ تیر ملامت کا ہووے آور فرمایا
مین نیک خصلتی کو نہین جانتا ہون مگر سخاوت مین اور نہین پہچانتا ہون بدخصلتی کو مگر بخل مین -
آور فرمایا جو اپنے آپ کو ملکی جانتا ہے وہ بخیل ہے آور فرمایا فقیر کا حال تواضع مین ہے جب کہ
اپنے فقر پر تکبر کرتا ہے تمامی دولتمندون پر تکبر مین بڑھ جاتا ہے آور فرمایا تواضع یہ ہے
کہ کسیکو اپنے سے محتاج تو نہ دیکھے نہ اِس جہان مین اور نہ اُس جہان مین - آور فرمایا منصب
حق فقیر کو جب تک حاصل رہتا ہے کہ وہ متواضع رہے اور جب کہ تواضع ترک کی تمامی خیرات
ترک کی - آور فرمایا کہ زیرکی یعنے دانائی کی میراث عجب یعنی خود بینی ہے اور یہی وجہ ہے
کہ مشائخ اور بزرگون نے اکثر زیرکون کو اِس راہ سے دور رکھا ہے آور فرمایا اصل تمام

اور دون کی بہت کہانا کہاتا ہے اور آفتِ دین بہت کہانا کہاتا ہے اور فرمایا جسکو مشغول کیا دُنیا کی طلب مین آخرت سے ذلیل و خوار ہوا یا دُنیا مین یا آخرت مین۔ اور فرمایا تو اہلِ فقر دُنیا کو تاکہ تو بزرگ دکہائی دے اہلِ دُنیا کی آنکہہ مین اور حضرت عبد اللہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ نے مجکو وصیت کی کہ جب تک ہو سکے دُنیا کے واسطے غمناک مت ہو پوچہا کہ بندہ کون ہو فرمایا جو کہ حق تعالی کی پرستش کرے اور اس بات کو دوست رکہے کہ اسکی پرستش کرین۔ پوچہا کہ زہد کیا ہے فرمایا میرے نزدیک زہد وہ ہے کہ جو کچہہ کہ تیرے ہاتہہ مین ہو اُس سے تو زیادہ مطمئن ہووے اُس چیز سے کہ خدای تعالی کی ضمان مین ہو پوچہا توکل کیا ہے فرمایا توکل یہ ہے کہ اگر دس ہزار درم کا تجہپر قرض ہے تو نظر کسی پر نہ رکہے اور تو ناامید نہووے حق تعالی سے اُس قرض کے ادا کرنے مین اور فرمایا توکل خدای تعالے پر اعتماد کرنا ہو اور فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ اپنے کاروبار حق تعالی جل شانہ پر چہوڑے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو حیلہ اور تدبیر مین مشغول ہووے اور فرمایا کہ مصیبت کے وقت بے صبری نہین کرتا مگر وہ شخص کہ خدای تعالے کو متہم رکہتا ہو اور فرمایا کہ شیطان اور اُسکے یار اتنا کسی چیز سے خوش نہین ہوتے جتنا کہ تین چیز سے۔ ایک تو کسی ایماندار کے قتل کرنے سے دوسرے کسی کے کفر مین مرنے سے تیسرے اُس دل سے جسمین درویشی کا خوف ہووے حضرت عبد اللہ مبارک رح نے فرمایا کہ جب حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ بیمار پڑے کہا کہ آپ اپنے فرزندون کو وصیت فرمایئے فرمایا کہ مین اُنکی توانگری سے زیادہ اُس سے ڈرتا ہون کہ درویشی سے۔ حضرت عبد اللہ مبارک رح سے حالت نزع مین فرمایا کہ مجکو وفات کے بعد عورتون مین رکہنا بس وفات پائی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ سنہ ۱۸۱ھ مین واصل بحق ہوئے۔

چالیسوان باب منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ حقیقت کی راہ کے سالک وہ پرہیزگاری کے نقش کے برگزیدہ وہ بینائی کی انگشتری کے نگینہ وہ حق تعالیٰ
کی دوستی کے جہان کے امانت دار وہ حقیقت کے رازوں سے واقف کار حضرت منصور عمار (
اللہ کی رحمت اُن پر ہو) بزرگانِ دین کے حکیموں سے تھے اور اس پاک جماعت یعنی اصفیاء کرام کے
سرداروں سے اور ایسے واعظ و ناصح تھے کہ انکا مثل و نظیر نہ تھا اور ہر نوع علم میں کامل تھے اور
معاملت میں ثابت اور معرفت میں کامل تھے تبھی صوفیوں نے آپ کی تعریف بہت مبالغے کے
ساتھ کی ہے باشندے عراق کے اور مقبول اہلِ خراسان کے تھے بعض کہتے ہیں کہ وطن آپ کا
مَرو تھا اور بعض کہتے ہیں بوشنج جسکو بوشنگ بھی کہتے ہیں اور بصرہ میں مقیم ہوئے آپ کی توبہ
کا سبب اس طرح پر ہے کہ آپ نے راہ میں ایک کاغذ پایا اُس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا تھا آپ نے
اُسکو اُٹھا لیا اور ایسی کوئی پاکیزہ جگہ کہ جہاں اُس کاغذ کو رکھتے نہ پائی اسلئے آپ اُس
کاغذ کو گولی بنا کر نگل گئے اُسی رات آپ نے خواب میں دیکھا کہ کہتے ہیں کہ اُس تعظیم و بزرگی
کے سبب سے کہ تو نے ہمارے نام کی ہم نے حکمت اور دانائی کے دروازے تجھپر وا کر دیے۔
اور کھولدیے آپ بہت مدت تک ریاضت کھینچتے اور پند و وعظ اہلِ عالم کو کرتے رہے۔

نقل ہے کہ ایک جوان شر و فساد کی مجلس میں مشغول تھا اُسنے چار درم چاندی کے اپنے
غلام کو دیکر کہا کہ اسکے عوض مٹھائی وغیرہ لے آ۔ راستے میں حضرت منصورؒ کی مجلس پڑی اُس
غلام نے اپنے دل میں کہا کہ میرا دل اُس جلسے سے اُکتا گیا ہو آؤ تھوڑی دیر اس مجلس میں جاکر
اپنے دل کو تازہ کروں غرض کہ حضرت منصورؒ کی مجلس میں داخل ہوا اُسی ساعت حضرت منصورؒ
نے چاہا کہ ایک درویش کو جو وہاں حاضر تھا کچھ دیویں فرمایا کہ کوئی ہے کہ اس درویش کو چار درم
دیوے اور چار دعا لیوے غلام نے اپنے دل میں کہا کہ اس سے بہتر کچھ نہو گا کہ یہ چاروں درم
اس درویش کو دیدوں تا کہ ایسا بزرگ و صاحب کرامات شخص میرے حق میں چار دعائیں کرے
یہ سوچتے ہی اُس غلام نے چاروں درم اُس درویش کو دیدیے حضرت منصورؒ نے فرمایا
اب بتا کہ تو کس قسم کی دعائیں چاہتا ہے اُسنے کہا اوّل تو یہ کہ مجھے آزادی نصیب ہو اور

سیر آقا مجکو آزاد کر دیوے دوسرے یہ کہ خداوند تعالے جل شانہٗ میرے خواجہ کو توبہ نصیب کرے تیسرے یہ کہ اس چار درم کی عوض مجکو چار درم اور ملجاوین چوتھے یہ کہ حق تعالے غفور رحیم مجھپر اور تجھپر اور تمامی حاضرین جلسہ پر اپنی رحمت نازل فرمادے حضرت منصور نے دعا کی پھر غلام لوٹکر گھر گیا خواجہ نے کہاکہ تونے اتنی دیر کہان لگائی اور کیا لایا غلام نے قصہ بیان کیاکہ اسطرح مینے چار درہمون کے عوض چار دعائین حضرت منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ کی حاصل کین خواجہ نے پوچھاکہ وہ کیا کیا دعائین ہین ذرا مجکو بھی تو سُنا غلام نے کہا ایک تو یہ کہ حق تعالے مجکو آزادی دیوے اور دوسرے یہ کہ عوض چار درم کا پھیر دیوے اور تیسرے یہ کہ تجکو توبہ دیوے اور مجھپر اور تجھپر اور حضرت منصور عمارؒ اور اُنکے حاضرین جلسہ پر اپنی رحمت فرمادے خواجہ نے کہاکہ خدا گواہ ہے مینے تجکو آزاد کر دیا اور خدا کے سامنے مین توبہ کرتا ہون کہ اب کبھی حق تعالی کی نافرمانی کے قریب بھی نہ پھٹکونگا اور مین تجکو اُن چار درہمون کے عوض چار سو درہم دونگا اب جو کچھ کہ میری قدرت مین تھا مینے اُسکو پورا کیا اور بجالایا لیکن جو کچھ کہ میرے ہاتھ و اختیار سے باہر ہے اُسمین مین مجبور ہون اور اُسکو نہین کر سکتا اُسی رات خواب مین دیکھا کہ ایک ہاتف نے کہا ای جوان جو کچھ کہ تیری اختیار مین تھا تو نے اُسکو باوجود اپنی لیئمی کے پورا کیا اور اُسکو بجالایا اب جو کچھ کہ ہماری ہاتھ و اختیار مین ہے ہم اپنی کریمی کی صفت سے کہ جو ہماری واسطے مخصوص ہے اُسکو پورا کرتے ہین اور بجالاتے ہین ای لو ہمنے تجپر اور تیرے غلام پر اور منصور عمار پر اور اُسکے تمام حاضرین جلسہ پر رحمت فرمائی نقل ہے کہ ایک روز آپ وعظ فرما رہے تھے ایک شخص نے ایک کاغذ کا ٹکڑا آپ کو دیا اور اُسپر یہ شعر عربی لکھا تھا شعر وغیر تقی یأمر الناس بالتقی ٭ طبیب یداوی الناس وہو مریض ٭ یعنی جو کہ خود متقی و پرہیزگار نہین ہے مگر خلق کو تقوی اور پرہیزگاری کے واسطے حکم کرتا ہے اُسکی مثال مثل اُس طبیب کے ہے کہ لوگون کی دوا کرتا ہے درحالیکہ وہ سب بیمار زیادہ ہے حضرت منصور عمارؒ نے فرمایا ای مرد تو میری بات پر عمل کر کیونکہ میری بات اور علم سے تجکو فائدہ ہوگا۔

اور میری عمل پر نظر مت کر کیونکہ میری بے عملی تجھکو کچھ نقصان نہ کریگی اور اُس سے کسی طرح کا نقصان
تجھکو نہ پہونچیگا اور فرمایا ایک رات کو مین ٹہلتا ٹہلتا ایک گھر کے دروازے پر پہونچا جہان کہ
ایک شخص یہ مناجات کر رہا تھا کہ خدایا یہ گناہ کہ جو مجھسے سرزد ہوا تیری خلاف کے واسطے نہ تھا
بلکہ یہ میرے نفس امارہ سے تھا کہ اُسنے مجھکو راہ سے بہکایا اور ابلیس نے مدد کی ناچار مین گناہ مین مبتلا
ہوا اگر تو میری مدد نہ کریگا اور میرا ہاتھ نہ پکڑیگا کون مجھکو سنبھالیگا اور تو معاف نہ فرماویگا تو کون
معاف کریگا اور تیرے سوا اور کون ہی کہ جسکے سامنے مین ان گناہونکو پیش کرکے اُس سے معافی کا
خواستگار ہون حضرت منصورؒ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات سنکر رونا آگیا اور مینے یہ پڑھنا شروع کیا
کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ
نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ الآیۃ صبح کو اُس گھر کی طرف سے پھر میرا گذر ہوا اُس گھر مین شور و
غل مچ رہا تھا مینے کہا کہ یہ شور و غل کیا ہی ایک شخص نے کہا میرا لڑکا آج رات کو خدا کے
خوف سے مرگیا ہے کہ ایک مردِ خدا اِس میرے کوچے سے آیت پڑھتے گذرے اُسنے غشی لغرہ مارا اور
جان بحق ہوا حضرت منصورؒ نے فرمایا کہ اُسکا قاتل مین ہی ہون نقل ہے کہ ہارون رشید نے
حضرت منصورؒ سے کہا کہ مین آپ سے دو سوال کرتا ہون آپ اُنکا جواب خوب سوچ کر دین اسلیے
آپ کو تین روز کی مہلت دیتا ہون ایک تو یہ کہ عالم ترین خلق کون ہی اور دوسرے یہ کہ
جاہل ترین خلق کون ہے۔ حضرت منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ بعد اسکے اُسکے سامنے سے باہر
آئے اور پھر راہ سے لوٹ گئے اور کہا یا امیر المومنین یعنے اے مسلمانون کے سردار جواب سُن
عالم ترین خلق مطیع ترسناک ہے اور جاہل ترین خلق عاصی ایمن ہی یعنے وہ فرمانبردار بندہ
خدا کا کہ جو باوصف طاعت اور فرمانبرداری حق تعالی کے مدام اُسکے خوف و دہشت سے
ڈرتا ہے اور ہمیشہ اُسکے خوف سے لرزتا اور کانپتا رہتا ہے سارے جہان کے مخلوقات سے
زیادہ عالم ہے اور وہ بندہ گنہگار کہ باوجود اپنے گنہگار ہونے کے بیخوف و بیخطر ہو اور کبھی
اُسکو اپنے گناہون کے خیال سے بھی خوف نہین پیدا ہوتا ساری دُنیا کی مخلوق سے زیادہ

نادان ہے اور ان ہی کا یہ بھی مقولہ ہے کہ پاک ہے وہ خدا جسنے عارفون کا دل اپنے ذکر
کی جگہہ بنایا اور زاہدون کا دل توکل کی جگہ بنایا اور متوکلون یعنے توکل کرنے والون کا
دل رضا یعنے اپنی خوشنودی کا چشمہ اور سوتا بنایا اور درویشون کا دل قناعت کی جگہہ بنایا
اور دُنیادارون کا دل لالچ کا میدان بنایا اور فرمایا کہ آدمی دو قسم کے ہین ایک تو وہ گروہ
بخود عارف ہین اور دوسرے گروہ کہ عارف بحق ہین جو کہ عارف بخود ہین اُنکا توشغل اور مشغولی
مجاہدہ اور ریاضت ہے اور جو کہ عارف بحق ہین اُنکا شغل و اشتغال عبادت اور طلب
رضاے حق ہے اور فرمایا کہ آدمی دو طرح پر ہین ایک تو نیازمند بحق تعالے ہین اور یہ لوگ
بہت بڑے درجے پر ہین شریعت کے ظاہری حکم کے اعتبار سے اور دوسرے وہ گروہ دوسرے
کے یعنے دوسری مخلوق کے حاجتمند نہین ہین اسلیے کہ جانتے ہین کہ جو کچھ پیدایش کے
روز حق تعالے نے کہ قسام ازل ہی اُنکا حصّہ کیا ہے خلق سے اور رزق سے اور زندگی سے
اور موت سے اور نیکبختی سے اور بدبختی سے اُسکے سوا ہرگز نہوگا پس یہ لوگ عین افتقار مین
یعنے بالکل ہی مفتقر اور محتاج ہین ساتھہ حق تعالے کے۔ اور عین استغنا یعنے نہایت ہی
بے پرواہ ہین خلق سے۔ اور فرمایا کہ حکمت عارفون کے دل مین تصدیق کی زبان سے بات
کہتی ہے اور زاہدون کے دل مین تفضیل کی زبان سے بات کہتی ہو اور عابدون کے دل مین
توفیق کی زبان سے بات کہتی ہو اور مُریدون کے دل مین تفکّر کی زبان سے بات کہتی ہو اور عالمون
کے دل مین تذکر کی زبان سے بات کہتی ہے اور فرمایا کہ خوشحال اُس شخص کا کہ صبح ہی اُٹھے
اور عبادت اُسکا پیشہ ہووے اور درویشی اُسکی آرزو ہووے اور گوشہ نشینی اُسکی
جاے قیام ہووے اور آخرت کی طرف اُسکی تمامی ہمّت مصروف ہووے اور موت مین
فکر اُسکی ہووے اور امیدواری اُسکی توبہ کے ساتھہ اُس جلّ جلالہٗ کی رحمت پر ہووے
اور فرمایا کہ بندون کے دل بالکل روحانی ہین بس جسوقت کہ دُنیا دلون مین راہ پاتی ہے
وہ روح کہ اُن دلون مین ہیوہ بھی پردے مین ہو جاتی ہے ظاہر ہے کہ آفتاب کو

آفتاب کی کرنیں روشن کرتی ہیں لیکن جب یہ زمین درمیان میں حائل ہوجاتی ہے گویا کہ
پردہ پڑ جاتی ہے واسطے ماہتاب کے اور وہ بالکل تاریک ہوجاتا ہے یہی حال دل کا بھی
تصور کرلینا چاہیے اور فرمایا کہ سب سے اچھا اور عمدہ لباس بندے کے واسطے فروتنی اور
عاجزی ہے اور بہت ہی اچھا لباس عارفوں کے واسطے تقویٰ و پرہیزگاری ہے
اور فرمایا جو کہ خلق کے ذکر میں مشغول ہوا حق کے ذکر سے دور رہا اور فرمایا نفس کی
سلامتی اس کی مخالفت میں ہے اور آدمی کے واسطے بلا و آفت اس کی یہ نفس امارہ
کی پیروی ہیں اور فرمایا جو کہ دنیا کی مصیبتوں پر بے صبری کرتا ہے بہت ہی جلد دین کی
مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے اور فرمایا کہ دنیا کی آرزو کو ترک کرتا کہ غم سے راحت
پاوے اور زبان کو نگاہ رکھ تاکہ معذرت چاہنے سے چھوٹے۔ اور فرمایا کہ ایسی حالت
میں تیرا گناہ بہت ہی بڑا گناہ ہووے کہ جب کہ تجھ میں اس گناہ کے نہ کرنے کی
قدرت ہو۔ اور فرمایا کہ تو جہاں کہیں پہونچے پتھر کو لوہے پر مار شاید کہ کوئی سوختہ لینے
جلنے کے قابل چیز کہ جس سے آگ روشن ہوجاوے جیسے چیتھڑا وغیرہ درمیان میں ہو
اگر جل جاوے تو کہہ کہ معاف رکھ کیونکہ تو خود ہی قافلے کی راہ پر پڑی تھی اور جب
حضرت منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ نے وفات کی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o حضرت
ابوالحسن شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خواب میں دیکھا پوچھا خدا نے آپ کے ساتھ
کیا معاملہ کیا کہا مجھ سے فرمایا کہ منصور عمار تو ہی ہے۔ میں نے کہا ہاں ارشاد ہوا کہ تو ہی تھا
کہ خلق کو زہد کی تعلیم دیتا تھا اور خود اس پر عمل نہ کرتا تھا۔ میں نے کہا خداوندا یوں ہی
ہے کہ جس طرح فرماتے ہو مگر میں نے کبھی کوئی وعظ بغیر اس کے کہ تیری پاک تعریف
نہ کی ہو شروع کیا اور بعد اس کے تیرے پیغمبر پر درود بھیجا پھر تیرے بندوں کو نصیحت
کی خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کے واسطے کرسی
بچھا دو تاکہ آسمان میں فرشتوں کے جلسے میں میری تعریف کرے جس طرح سے کہ زمین پر

آدمیوں کے درمیان کہتا تھا۔ رحمۃ اللہ علیہ ۞

اکتالیسواں باب حضرت احمد بن عاصم الانطاکی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ گدڑی نشینوں کے پیشوا وہ بلند درجہ رکھنے والوں کے سردار وہ کوشش و مشقت کے میدان کے بہادر
سپاہی وہ اپنے زمانے کے لوگوں کے غازی وہ پاکی کے جہان کے پاک و صافی حضرت احمد بن
عاصم انطاکی (اللہ کی اُن پر رحمت ہو) قدیم بزرگانِ دین سے تھے اور بڑے اولیاؤں سے
اور ظاہری اور باطنی علموں کی نوعوں میں عالم تھے اور بڑے بڑے مجاہدے کیے اور عمر
بھی آپ کی بہت ہوئی اور آپ نے اتباعِ تابعین کو پایا تھا اور مُرید رشید حضرت محاسبی
کے تھے اور بشر رحمۃ اللہ علیہ اور سری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا اور حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ
کو بھی پایا تھا اور حضرت ابو سلیمان دارانی آپ کو جاسوس القلوب یعنی دلوں کے مخبر آپ کی
تیزی فراست یعنی دانائی و قیافہ شناسی کی وجہ سے کہتے تھے اور آپ کے کلمے لطیف و پاکیزہ ہیں
اور اشارے عجیب و غریب ہیں جیسا کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ آپ مشتاق خدا کے ہیں
آپ نے فرمایا نہیں کہا کیوں فرمایا اس لیے کہ شوق تو غائب کے ساتھ ہوتا ہے اور جب کہ غائب حاضر
ہووے پھر شوق کہاں رہتا ہے پوچھا معرفت کیا ہے فرمایا اُسکے تین درجے ہیں اوّل اثبات
وحدانیتِ واحدِ قہار یعنے زبردست یکتا یعنے حق تعالے کے ایک ہونے کا ثبوت دینا دوم
دل کو باز رکھنا سوا سے یعنے جو خدا کے علاوہ ہیں اُن سے کاٹنا تیسرے یہ کہ کسی کو اُسکی عبادت
کرنے کی جیسا کہ حق اُسکی عبادت کا ہے قدرت و تاب نہیں ہے وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا
فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ پوچھا محبت کی علامت کیا ہے فرمایا یہ کہ عبادت اُسکی تھوڑی ہووے اور تفکر
اُسکا ہمیشہ اور خلوت اُسکی بہت یعنے تنہا بیٹھنا دل کو سب طرف سے ہٹا کر اور خاموشی اُسکی

قدام ہو وے جب اسکو بھینا چاہین دکھائی نہ دے یعنے اسکو نہ دیکھ سکین اور اگر پکارین
اُس سے کچھ سُننے مین نہ آوے اور جب اُسپر کوئی مصیبت و بلا آوے غمگین نہو وے اور جب کوئی
راستی و درستی کا راُسکی طرف رُخ رکھے تو خوش نہو وے اور کسی شخص سے نہ ڈرے اور نہ کسی شخص
سے امید رکھے پوچھا خوف ورجا یعنے امید کیا ہے اور دونون کی علامت کیا ہی فرمایا خوف کی
علامت گریہ یعنے رونا اور رجا کی علامت طلب ہے جو کہ صاحب رجا ہو اور طلب نہین رکھتا جانو
جھوٹا ہے اور جو کہ صاحب خوف ہے اور گریہ نہین رکھتا جانو کذاب یعنے بہت ہی جھوٹ
بولنے والا ہے اور فرمایا کہ تمام لوگون سے زیادہ وراضی نجات پر یعنے اُس شخص کو دیکھا کہ وہ
ڈرنے والا تھا اپنے نفس پر اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ نجات سے محروم رہے اور تمام خلق
سے زیادہ ڈرنے والا ہلاک پر اُس شخص کو یعنے پایا کہ وہ بہت بیخوف تھا اپنے نفس پر اور
فرمایا تونے وہ نہین دیکھا کہ یونس علیہ السّلام نے جب گمان کیا کہ حق تعالیٰ اُنپر غصہ نکریگا
کس طرح کی عقوبت یعنے عذاب نے اُنکی طرف رُخ کیا یعنے اُنپر آیا اور فرمایا کہ کمترین یقین یہ ہے
کہ جب دل تک پہونچتا ہے دل کو پُرنور یعنے روشن کرتا ہے اور پاک کرتا ہے اُس سے
ہر ایک شک کہ ہوتا ہے دل مین شکر و خوف خُدا کا پیدا ہوتا ہے اور یقین حق تعالیٰ کی
بزرگی کی معرفت یعنی پہچان موافق قدر و عظمت حق تعالیٰ کے ہے اور ہو سکتا ہے کہ
عظمت حق تعالیٰ کی معرفت ہو اور فرمایا کہ جب صاحبان مجاہدہ کے پاس بیٹھو
سچائی و صدق سے بیٹھو کیونکہ یہ لوگ جاسوس یعنے پتہ لگانے والے دلون کے ہین
تمھارے دلون مین جاتے ہین اور باہر آتے ہین اور فرمایا نشان رجا کا وہ ہی کہ جب کوئی
نیکی طرف اُسکے پہونچتی ہے اُسکے دل مین شکر کی توفیق دیتے ہین تا کہ اُسکو حق تعالیٰ
سے تمامی نعمت کی اُمید دُنیا مین اور تمامی عفو یعنے معافی کی آخرت مین ہو وے اور فرمایا
نشان زہد کے چار ہین بھروسا کرنا خدای عزّ و جل پر اور بیزار ہونا خلق سے اور اخلاص
واسطے حق تعالیٰ کے اور جھیلنا ظلم کا واسطے بزرگی دین کے اور فرمایا کہ بندگی اپنے

نفس کی تھوڑی معرفت کا نشان تھوڑی حیا اور تھوڑا خوف ہو اور فرمایا جو کہ خدائے تعالےٰ کا عارف تر ہے خدائے تعالےٰ سے ترسان تر ہے اور فرمایا کہ اگر تو دل کی صلاح ڈھونڈھتا ہو تو خدائے تعالیٰ سے توفیق چاہو کہ تیری زبان کو روکے اور فرمایا کہ سب سے عمدہ اور نافع فقیری یہ ہو کہ تو فقر پر برداشت کرنے والا اور راضی ہووے اور نافع ترین عقل یہ ہو کہ تجکو واقف کرین تاکہ تو نعمتین خدا کی اپنے اوپر دیکھے اور توفیق دیوین تجکو اُنکے شکر ادا کرنے کی اور نیکوئی کرنے کی اور خواہش نفس سے مخالفت کرنے کی اور فرمایا کہ نافع ترین اخلاص وہ ہووے کہ تجھ سے ریا اور تکلف اور آراستگی اور خود آرائی کو دور کرے اور فرمایا بزرگترین تواضع وہ ہووے کہ تجھ سے کبر کو دور کرے اور غصے کو تجھ مین مار ڈالے اور فرمایا گناہون سے بھی زیادہ نقصان پہونچانے والا کام وہ ہووے کہ بندگی و طاعت تو کرے جہل پر کہ اُسکا نقصان تجکو اُس سے زیادہ پہونچے کہ تو گناہ کرے جہل پر اور فرمایا جو کہ تھوڑی گناہ کو آسان سمجھتا ہو اور چھوٹا خیال کرتا ہو جلد ہوتا ہو کہ اُسمین بڑی آفت واقع ہوتی ہو اور فرمایا خواص فکر کے سمندر مین غوطہ زنی کرتے ہین اور عوام سرگشتہ اور گمراہ ہوتے ہین ظلمت کے بیابان مین اور فرمایا تمام علمون کا پیشوا اور امام علم ہے اور علمون کا امام حق تعالیٰ کی عنایت ہو اور فرمایا یقین ایک نور ہو کہ حق تعالیٰ بندہ کے دل مین پیدا کرتا ہو تاکہ اُس نور سے تمامی کاروبار آخرت کے مشاہدہ کرے اور اُس نور کی قوت سے تمامی پردے کہ درمیان اُسکے اور درمیان آخرت کے ہین جل جاتے ہین تو اُس نور سے تمامی کاروبار کو کہ آخرت مین ہین دیکھتا ہو اِسطرح سے کہ گویا کہ اُسکو مشاہدہ ہو اور فرمایا اخلاص وہ ہو کہ جب تو عمل کرے تو دوست نرکھے کہ تجکو اُس عمل سے یاد کرینگے اور تجکو اُس عمل کے سبب سے بزرگ رکھین گے اور اپنے عمل کا ثواب طلب نکرے کسی شخص سے مگر خدائے تعالےٰ سے اور اسی کو اخلاص عمل کہتے ہین اور فرمایا عمل کر اور ایسا جان کہ کوئی شخص نہین ہو زمین مین سوائے تیرے اور کوئی شخص نہین ہے آسمان مین سوائے اُسکے اور فرمایا جو چند روز کو رہے ہین اُنکو غنیمت جان اور اسقدر عمر

اگر رکھتا ہے صلاح میں گداز تاکہ بخشے جوین وہ گناہ کہ پہلے ہوئے ہیں اور فرمایا دل کی دوا پانچ چیزیں ہیں ہمنشینی اہل صلاح کی اور پڑھنا قرآن کا اور خالی رکھنا پیٹ کا اور نماز شب کی اور زاری کرنا سحر کے وقت میں اور فرمایا عدل کی دو قسم ہیں ایک عدل ظاہر کہ درمیان تیرے اور درمیان خلق کے ہے اور دوسرا عدل باطن کہ درمیان تیرے اور درمیان حق تعالے کے ہے اور طریق عدل استقامت ہے اور طریق فضل طریق فضیلت ہے اور فرمایا موافق اہل صلاح کے ہیں ہم اعمال جوارح یعنے اعضا کے عملون میں اور اُنکے مخالف ہیں ہم مشل و مانندی میں اور فرمایا حق تعالے فرماتا ہے اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ہے اور حال یہ ہے کہ ہم فتنہ زیادہ کرتے ہیں۔ نقل ہے کہ ایک رات کو انتیس آدمی اُنکے اصحاب سے جمع ہوئے اور دسترخوان بچھا روٹی تھوڑی تھی حضرت شیخ احمد بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے روٹیون کے ٹکڑے توڑ کر ہر ایک شخص کے سامنے رکھے اور چراغ اُٹھا لیا جب چراغ پھر لائے تو سب روٹی کے ٹکڑے اُسی طرح دھرے تھے کہ کسی شخص نے ایثار کے قصد سے نہ کھائے تھے مُریدون کو اسطرح کی تربیت فرمائی تھی۔ اللہ تعالے کی رحمت اُنپر اور اُنکے مُریدون پر اور ہم سب پر ہو

بیالیسوان باب حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ دین کے سمندر مین غوطہ لگانیوالے و یقین کے سمندر کے روشن موتی وہ قدرت و توانگری کے مرکز وہ سنت نبوی کے ستون وہ مجذوبون اور سبقت کرنیوالون کے پیشوا حضرت عبداللہ خفیف (اللہ کی رحمت اُنپر ہو) زاہد صوفیون اور پرہیزگارون اور توکل کرنے والون سے تھے اور خورش حلال مین بہت مبالغہ رکھتے تھے اور حضرت یوسف اسباط کے صحبت یافتہ تھے اور اصل مین

کوفی تھے اور انطاکیہ میں سکونت پذیر تھے اور مذہب سفیان بن سعید ثوری کا رکھتے تھے
فقہ میں اور معاملت میں اور حقیقت میں اور اُنکے اصحاب کو دیکھا تھا اور کلے پاکیزہ اور طیب
رکھتے تھے حضرت فتح موصلیؒ نے فرمایا کہ مینے پہلی مرتبہ کہ اُنکو دیکھا مجھسے فرمایا کہ یا خراسانی
چار چیزون سے زیادہ نہیں ہے آنکھ اور زبان اور دل اور ہوا۔ آنکھ سے ایسی جگہ مت دیکھ
کہ جہان دیکھنا منع آیا ہے اور زبان سے ایسی بات مت کہہ کہ خداے تعالی جل شانہٗ تیرے
دل میں اُسکے خلاف جانے اور دل کو باطن میں خیانت اور کبر سے اور مسلمانون کے اور ہواے
نفسانی سے نگاہ رکھ اور ہوا سے کسی چیز کا طالب مت بن اگر یہ چارون اس صفت سے
موصوف نہون تو سر پر خاک ڈالنا چاہیے کہ تیری بدبختی کے نشان ہین اور فرمایا کہ
حق تعالے نے دل کو جاے ذکر پیدا کیا جب نفس کے ساتھ صحبت رکھی جاے شہوت ہوے
اور دل سے شہوتون کو جدا نہین کر سکتا مگر خوف بے قرار کرنے والا یا شوق بے آرام
کرنے والا اور فرمایا جو کہ چاہے کہ اپنی زندگانی مین زندہ ہو اُس سے کہدو کہ دل کو
شکستہ رکھ اور لالچ کو چھوڑ تا کہ کل سے تو آزاد ہو جاوے اور فرمایا غم مت کھا مگر واسطے
ایسی چیز کے کہ کل روز قیامت کو تجھے نقصان پہونچانے والی ہو اور خوش مت ہو مگر
اُس چیز سے کہ کل روز قیامت کو تجھے شاد و خوش کرے گی اور فرمایا رسیدہ ترین
بندگان خداے تعالے وہ ہووے کہ دل سے بھاگنے والا زیادہ ہے اُنکو اگر اُنس ہوتا
ساتھ خداے تعالے کے ساری چیزون کو اُنکے ساتھ اُنس ہوتا اور فرمایا نافع ترین خوف
وہ ہووے کہ نافرمانی اور معصیت سے جدا رکھے اور نافع ترین امیدون مین وہ امید ہووے
کہ کام تجھپر آسان کرے اور فرمایا جو کہ باطل اور ناراست بہت سنتا ہے طاعت کا ذوق و مزا
اُسکے دل سے جاتا رہتا ہے اور فرمایا نافع ترین خوف وہ ہووے کہ تجھے ہمیشہ غمگین رکھے
اُس چیز کے ضائع اور تباہ ہونے پر کہ ضائع ہوئی ہے عمر کو غفلت مین گذارنے سے اور ڈر
کہ تیرا مصاحب تباہ دے تیری باقی عمر مین اور فرمایا رجا تین قسم ہو دو ایک مرد ہوتا ہے

کر نیکی کرتا ہے اور امیدوار ہوتا ہے کہ قبول کریں اور ایک مرد ہوتا ہو کہ بُرائی کرتا ہے
اور توبہ کرتا ہے اور اُمید رکھتا ہے ز بہ خطا میں کہ دیکھیے معاف کریں یا نکریں تیسرے
رجاء کاذب ہووے کہ ہمیشہ گناہ کرے اور امید بخشش کی رکھے اور جو کہ بدکردار ہووے
خوف اُسکا چاہیے کہ رجا پر غالب ہووے اور فرمایا اخلاص عمل میں سخت تر ہو عمل سے
اور عمل خود ایسا ہے کہ عاجز ہوتے ہیں اُسکے ادا کرنے سے مردان خدا پھر اخلاص تو کیا
کہنا ہے اور فرمایا مستغنی نہیں ہوسکتا کسی حال میں جملہ احوال سے صدق سو اور صدق
مستغنی ہے جملہ احوال سے اور جو کہ صدق پر ثابت قدم ہوتا ہے جو کہ اُسکے درمیان اور
خدا تعالےٰ کے درمیان کہ حقیقت سے ہے اُسپر واقف ہوتا ہو اور آسمانوں اور
زمینوں میں اور اگر تو چاہے کہ کوئی شخص تجھپر سبقت نہ حاصل کرے خداوند کے کام
میں کسی چیز کو مت قبول کر کیونکہ تیرے واسطے وہ تمام چیزوں سے بہتر ہووے

والسلام خیر الانام

تینتالیسواں باب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ شیخ مطلق وہ اپنی حق داری کے لحاظ سے زمانے کے قطب وہ رازوں کے چشمے وہ انوار الٰہی کے مُرقّع وہ
سبق بُردہ باستادی سلطان طریقت وارشاد حضرت جُنید بغدادی شیخ الشیوخ عالم اور جہان کے
اماموں کے امام اور علموں کے ہر فن میں کامل اور اصول و فروع میں مفتی اور معاملات اور ریاضات میں
شامل تھے اور پاکیزہ کلموں اور عالی اشاروں میں تمامی پر سبقت رکھتے تھے اور اوّل حال سے
آخر کار تک پسندیدہ اور محمود اور مقبول تمامی فرقوں کے تھے اور سب اُنکی امامت پر
متفق تھے اور اُنکا کلام طریقت میں حجت ہو اور تمامی زبانوں میں تعریف کیا گیا ہو اور
کوئی شخص اُنکے ظاہر اور باطن پر اُنگلی نہ رکھ سکا اور اعتراض نکرسکا بخلاف سُنّت نبوی

بلکہ وہ شخص کہ اندھا تھا اور آپ صوفیون کے پیشوا تھے اور آپ کو سید الطائفہ کہا ہے اور لسان القوم
لقب دیا ہے اور اعبد المشائخ لکھا ہے اور طاؤس العلما جانا ہے اور سلطان المحققین کہا ہے کیونکہ
شریعت اور طریقت اور حقیقت مین انتہا کے درجے پر تھے اور عشق اور زہد مین بیمثال اور طریقت
مین صاحب اجتہاد تھے بہت مشائخ نے آپ کا مذہب اختیار کیا ہے اور آپ کا طریق طریق صحو ہے
برخلاف طیفوریون کے کہ اصحاب حضرت بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز کے ہین اور
معروف ترین طریق طریقت مین اور مشہور ترین مذہب حضرت جُنیدؒ کا مذہب ہے اور اپنے وقت مین
جائے رجوع مشائخ بزرگ کے تھے اور آپ کی تصانیف بہت اشارات اور حقائق و معانی مین ہین اور
اول جسنے کہ علم اشارت منتشر کیا آپ ہین اور باوصف اس بلند درجہ ہونے کے دشمنون اور
حاسدون نے آپ کو زندیق اور کافر بتایا اور اُسپر گواہیان دین اور آپ نے صحبت حضرت
محاسبیؒ کی پائی تھی اور بھانجے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور مرید بھی اُنکے تھے
اور آپ اُس درجے تک پہونچے کہ ایک روز لوگون نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا
کہ کسی مُرید کا پیر سے بھی درجہ بلند تر ہوتا ہے فرمایا ہان اور اُسکی دلیل روشن یہی ہے کہ حضرت
جُنیدؒ کا درجہ میرے درجے سے بلند تر ہے اور حضرت جُنید تمامی درد اور شوق اور عشق تھے
اور شیوۂ معرفت اور کشف توحید مین شان بلند رکھتے تھے اور مشاہدہ اور مجاہدے اور فقر
کی تو گویا صورت ہی تھے اور نقل کیا ہے کہ باوجود اُس عظمت کے کہ حضرت سہل تستریؒ رکھتے تھے
حضرت جُنیدؒ نے اُنکی شان مین فرمایا کہ صاحب آیات اور صاحب بلند درجے پر سبقت کرنیوالے
ہین لیکن دل نہین رکھتے ہین یعنی ملک صفت تھے ملک صفت نہین تھے جیسا کہ حضرت
آدم علیہ السلام تمامی درد اور عبادت تھے یعنے درد کا جھیلنا کام دوسرا ہے یہان تک یہ مقولہ
حضرت مصنفؒ کا ہے (اور وہ جانتے ہین کہ کیا کہتے ہین ہمکو اُسکے ساتھ کچھ کام نہین ہے اور
ہمکو خوف معلوم ہوتا ہے اُن مین سے ایک کو دوسرے پر فضیلت رکھتے یا افضل بتاتے)
اور آپ کا ابتدائے حال یون ہے کہ لڑکپن سے دردِ الٰہی سے پُر اور طلبگار اور باادب اور

صاحب فراست اور فکرت تھے اور بہت تیز فہم تھے ایک روز مکتب سے گھر آئے تھے باپ کو روتے
دیکھا پوچھا ای باپ رونے کا کیا سبب ہے کہا آج مال کی زکوٰۃ سے کچھ چیز تمھارے ماموں کو
بھیجی انھوں نے قبول نہ کی میں اسلیے روتا ہوں کہ میں نے اپنی عمر ساری ان پانچ درہموں
میں بسر کی اور یہ بھی خدا تعالے کے دوستوں سے ایک دوست کے لائق نہیں ٹھہرتے
ہیں حضرت جنید رح نے کہا مجھے دیجیے تا کہ میں انکو دوں آپ کو وہ درم دیے آپ گئے اور اپنے
ماموں صاحب کے گھر کی کُنڈی کھٹکھٹائی حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کون ہے کہا
جنید رح ہے دروازہ کھولو اور یہ فریضۂ زکوٰۃ لو حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں
نہیں لونگا حضرت جنید رح نے کہا کہ آپ کو قسم ہے حق اس خدا کی کہ جسنے آپکے ساتھ فضل کیا
اور میرے باپ کے ساتھ عدل کیا کہ لے لیجیے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ای
جنید میرے ساتھ کیا فضل کیا اور تیرے باپ کے ساتھ کیا عدل کیا کہا کہ آپکے ساتھ فضل کیا
کہ آپکو درویشی دی اور میرے باپ کے ساتھ وہ عدل کیا کہ اسکو دنیا میں مشغول کیا آپ اگر
چاہیں قبول کریں اور اگر چاہیں رد کریں اور میرا باپ اگر چاہے اور اگر نہ چاہے لیکن ہر صورت
ہے کہ فریضۂ زکوٰۃ کو حقدار کو پہونچانا چاہیے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات پسند آئی
اور فرمایا ای بیٹے پہلے اس سے کہ میں یہ زکوٰۃ قبول کروں میں نے تجکو قبول کیا اور دروازہ کھولکر
وہ زکوٰۃ لے لی اور انکو اپنے حضرت جنید رح کو اپنے دل میں جگہ دی حضرت جنید رح سات برس کے
تھے کہ حضرت سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ انکو اپنے ساتھ خانۂ کعبہ حج کو لے گئے خانۂ کعبہ میں
چار سو پیروں کے درمیان مسئلۂ شکر درپیش تھا اور اسمیں بحث ہو رہی تھی ہر چار سو نے
اپنی اپنی تقریر کی حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے جنید رح تم بھی کچھ کہو
حضرت جنید رح تھوڑی دیر سر آگے جھکائے رہے پھر کہا کہ شکر یہ ہے کہ نعمت کہ حق تعالے
نے تجکو عطا کی ہو تو اس نعمت کے سبب سے اسکا نافرمانبردار نہ بنے اور اس کی نعمت کو
سامان نافرمانی و معصیت کا نہ کرے ہر چار سو پیروں نے کہا ای میرے آنکھوں کی روشنی

تو نے بہت اچھا کیا تو سچا ہے اور بہت سے متفق ہو کر کہا کہ اس سے بہتر نہیں کر سکتے اور کہا او صاحبزادے جلد ہووے کہ تیرا حظ و بہرہ حق تعالیٰ سے تیری زبان ہووے پھر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے بیٹے تو یہ کہاں سے لایا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ کی ہمنشینی کی برکت ہے۔ پھر بغداد کو واپس آئے اور آئینہ فروشی کرتے ہر روز دکان میں جاتے اور پردہ چھوڑ دیتے اور چار سو رکعت نماز ادا کرتے ایک مدت اسطرح گذری دکان کو چھوڑ دیا اور سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کی دہلیز میں ایک کوٹھری تھی وہاں گوشہ گزین ہوئے اور اپنے دل کی چوکیداری اختیار کی اور مراقبے کی حالت میں مصلّٰی تک نیچے سے نکالکر پھینکدیتے تاکہ سوائے خدای عز و جل کے کوئی چیز انکی خاطر پر نہ گذرے چالیس برس اسطرح گوشہ گزین رہے ایسے کہ تیس سال تک عشا کی نماز ادا کرنے کے بعد سے صبح کے وقت تک کھڑے اللہ اللہ فرمایا کرتے اور اسی وضو سے صبح کا فرض ادا کرتے۔ فرمایا کہ جب چالیس برس ہو گئے مجھے گمان ہوا کہ مین مقصود سے کامیاب ہوا اسیوقت ایک ہاتف نے آواز دی کہ ای جنید اب وہ وقت آیا کہ تیری زنار کا گوشہ تجکو دکھاؤن جب مینے یہ سنا عرض کی خداوندا جنید کا کیا گناہ ندا آئی کہ اس سے بھی بڑھ کر گناہ چاہتا ہے کہ تو موجود ہے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آہ بھری اور سر جھکا لیا اور کہا مَنْ لَمْ یَکُنْ لِلْوِصَالِ اَہْلًا فَکُلُّ حَسَنَاتِہٖ ذُنُوْبٌ پھر اس گھر مین گوشہ گزین ہوئے اور تمام شب اللہ اللہ کہا کرتے مخالفون نے آپکے کام مین زبان درازی کی اور آپ کا قصہ خلیفہ سے کہا خلیفہ نے کہا کہ انکو بغیر کسی حجت کے منع نہین کر سکتے کہا کہ خلق انکو کلام سے فتنہ و فساد مین پڑتی ہے خلیفہ کی ایک کنیزک تھی جسکو اسنے تین ہزار درم کو خریدا تھا اور بہت خوبصورت بے مثال تھی اور اپنے وقت مین زیبائی اور نمکینی حسن مین گویا کہ ایک نمونہ تھی اور خلیفہ اسپر عاشق تھا حکم دیا تو اسکو زر و زیور سے آراستہ پیراستہ کیا اور جواہر نفیس کی ٹکی ہوئی پوشاک اسکو پہنائی اور اس سے کہا کہ تجکو فلان جگہ جنید کے آگے جانا چاہیے جب پہونچے تو اپنے منھ سے نقاب اٹھائیو اور بڑے ہی انداز سے

اپنے آپ کو اُنکو دکھلا ئیو اور اُن سے یُون کہیو کہ میرے پاس مال بہت سا ہے لیکن میرا دُنیا کے کاروبار سے دل اُکتا گیا ہے مین آپ کے پاس آئی ہون تاکہ آپ مجھے اپنی صحبت مین قبول فرماوین اور مین آپ کے ساتھ عبادتِ الٰہی کرون کیونکہ میرا دل اب یہی چاہتا ہے کہ آپ کے سوا کسیکے پاس نہ بیٹھون اور جہانتک تجھ سے ہوسکے خوشامد اور چاپلوسی کیجیو پھر ایک خادم کے ہمراہ روانہ کیا تاکہ اصل حال دریافت کرے الغرض جب کنیزک پہونچی تو اُسنے حضرت جنیدؒ کے آگے اپنے مُنھ سے نقاب اُٹھائی حضرت جنیدؒ کی بے اختیار نظر اُسپر پڑی جیسا اُسکو دیکھا تو اُسی دم سر جھکا لیا کنیزک نے جو جو کچھ کہ اُسکو سکھلایا گیا تھا کہنا شروع کیا اور بہت زاری کی اور بہت اصرار کیا حضرت جنیدؒ گردن جھکائے سُنتے رہے پھر ایکبارگی آپ نے سر اُٹھا کر آہ آہ فرمایا اور لونڈی پر پھونکا وہ فی الفور گر پڑی اور مر گئی خادم نے جا کر خلیفہ کو خبر کی ایک آگ خلیفہ کی جان مین لگی اور پشیمان ہوا اور کہا جو کہ اُنکے ساتھ وہ کریگا کہ نہ کرنا چاہیے وہ دیکھے گا کہ نہ دیکھنا چاہیے اور اُٹھکر حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا لوگون نے کہا بھی کہ اُنکو یہان طلب کر کہا کہ ایسے شخص کو اپنے پاس نہ بُلانا چاہیے بلکہ خود اُسکے پاس جانا چاہیے پھر کہا اے شیخؒ آپ کا دل کیسا ہے کہ آپ نے ایسی محبوبہ کو جلا دیا اور مار ڈالا۔ حضرت شیخؒ نے فرمایا اے امیر المؤمنین تجکو مومنون پر شفقت ایسی ہی ہے کہ تو چاہتا تھا کہ میری ریاضتین اور بیخوابی اور جان کندنی چالیس برس کی برباد کر دیوے اور مین درمیان مین کون ہون مت کر تاکہ وہ بھی نہ کرے۔ بعد اسکے حضرت جنیدؒ قدس اللہ سرہ العزیز کے کاروبار نے ترقی پکڑی اور آپ کا آوازہ جہان مین منتشر ہوا اور جس چیز پر آپ کو آزمایا ہزار درجے بڑھ کر پایا اور آپ نے وعظ فرمانا شروع کیا ایک مرتبہ آپ نے لوگون سے فرمایا کہ مین نے وعظ نہ کہا جب تک تیس شخصون نے جو ابدال سے تھے مجھسے اصرار سے نہ کہا کہ تجکو وعظ کہنا ضرور چاہیے اور لوگون کو خدا کی طرف بُلانا اور فرمایا کہ مینے ایسے دو سو پیرون کی خدمت کی جو عجیب با قدرت تھے اور فرمایا کہ مینے یہ تصرف قیل و قال مین نہین اختیار کیا ہے

اور لڑائی اور کارزار میں حاصل نہیں کیا ہے لیکن گرسنگی اور بیخوابی سے اور دنیا کے ترک
کرلے اور اس چیز سے علیحدہ ہونے سے کہ ہمکو مرغوب اور ہماری نظر میں آراستہ و پیراستہ
تھی اور فرمایا کہ اس راہ تصوف کے واسطے ایسا شخص چاہیے کہ خدای تعالی کی کتاب کو
داہنے ہاتھ میں لیوے اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو بائیں ہاتھ میں
اور ان دونوں شمعوں کی روشنی میں چلے تاکہ شبہے کے گڑھے میں نہ گرے اور بدعت کی
تاریکی میں نہ پھنسے اور فرمایا کہ ہمارے شیخ اصول اور فروع اور بلاکشی میں حضرت امیر المومنین
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں کہ حضرت مرتضی علی کی لڑائیوں کی مشغولی دوسری چیز ہے انکو نقل
فرماتے کہ کوئی شخص اسکے سننے کی طاقت نہ رکھتا تھا کیونکہ وہ ایسے امیر تھے کہ حق تعالے
نے انکو اسقدر علم اور حکمت کرامت فرمایا تھا اور فرمایا اگر حضرت مرتضی یہ ایک بات نہ فرماتے
اصحاب طریقت کیا کرتے اور وہ بات یہ ہے کہ حضرت مرتضی سے سوال کیا کہ آپ نے خدای تعالی
کو کیونکر پہچانا فرمایا کہ اس خداوند تعالی نے مجھکو اپنی معرفت سے شناسا کیا کہ وہ خداوند بیمثل
و بے مانند ہے کوئی صورت اس سے مشابہ نہیں ہو سکتی اور کسی حس میں اسکو پا نہیں سکتے اور
کسی مخلوق پر اسکو قیاس نہیں کر سکتے وہ نزدیک ہے باوجود اپنی دوری کے اور دور ہے باوجود
اپنی نزدیکی کے۔ وہ سب چیزوں پر برتری رکھتا ہے اور نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اسکے نیچے کوئی
چیز ہے اور وہ نہیں ہے مثل کسی چیز کے اور نہیں ہے کسی چیز سے اور نہیں ہے کسی چیز پر پاک ہے وہ خدا
کہ وہ ایسا ہے اور ایسا اور نہیں ہے کوئی چیز اسکے سوا ان صفات سے متصف۔ اور اگر کوئی اس
کلام کی شرح کرے وہ مجلد ہوگا فہم من فہم۔ اور فرمایا دس ہزار صادق مریدوں کو جنید نے
ساتھ صدق کے طور پر لائے اور سب کو معرفت کی راہ میں قرب کے سمندر میں غرق کیا آخر کار
ابوالقاسم جنید کو راہ پر لائے اور ہماری عبادت کے آسمان کا آفتاب بنایا اور فرمایا اگر میں
ہزار برس تک جیتا رہوں اعمال سے ذرہ کے برابر کم نہ کرونگا مگر اسوقت کہ مجھکو باز رکھیں اور
فرمایا کہ اگلوں اور پچھلوں کے گناہ میں میں گرفتار ہوں کیونکہ ابوالقاسم جنید کو تابان

جز کو کل کے وجود سے باہر آنا چاہیے اور یہ علامت یگانگی ہونے کی ہے جب کہ کوئی اپنے آپ کو
کل تصور کرتا ہے تمامی خلائق کو اپنے اعضا کے مثل تصور کرتا ہے اور اس مقام کو پہونچتا ہے کہ
اَلْمُؤمِنُونَ كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ یعنے ایماندار لوگ مثل ذات واحد کے ہیں آپ کا کلام یہ تھا کہ
حضرت خواجہ عالم نے فرمایا کہ مَا اُوذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوذِیتُ اور فرمایا کہ مجھے ایک زمانہ ایسا
گذرا ہے کہ اہل زمین و آسمان مجھپر روتے تھے پھر ایسا ہوا کہ میں انکے حال پر رو رہا ہوں اب
ایسا ہو گیا ہوں کہ نہ انکی خبر رکھتا ہوں اور نہ اپنی اور فرمایا میں دس برس دل کے دروازے پر
دل کی حفاظت کے واسطے بیٹھا ہوں اور دل کی نگہبانی کرتا رہا ہوں پھر دس برس تک میرا دل میری
نگہبانی کرتا رہا ہے اب بیس برس ہو گئے کہ نہ میں دل کی خبر رکھتا ہوں اور نہ دل میری اور فرمایا
تیس برس ہو گئے کہ حق تعالیٰ جنید کی زبان سے بات کرتا ہے اور جنید درمیان میں نہیں اور خلق اس سے
بیخبر ہے اور فرمایا کہ بیس برس سے اس علم تصوف کے حاشیوں کو بیان کر رہا ہوں اور اسکے نکات
اور باریکیاں بیان نہیں کیں کیونکہ زبانوں کو انکے کہنے سے منع کیا ہے اور دل کو انکی دریافت سے
محروم بنایا ہے اور فرمایا مجکو خوف بستگی میں لاتا ہے اور رجا مجھے کشادگی دیتی ہے پس جسوقت
کہ بستہ ہوتا ہوں خوف کے سبب سے بیخود و فنا ہوتا ہوں اور جسوقت کہ کشادہ ہوتا ہوں رجا کے
سبب سے پھر میرے حال پر مجھے لاتے ہیں اور فرمایا کہ اگر کل روز قیامت کو حق تعالیٰ مجھ سے
فرمائیگا کہ مجھے دیکھ میں کہونگا کہ میں نہیں دیکھونگا کیونکہ آنکھ دوستی میں غیر ہے اور بیگانہ اور بیگانگی
اور غیریت کی غیرت مجکو دیدار سے باز رکھتی ہے اور دنیا میں میں بغیر وسیلہ آنکھ کے دیکھ رہا ہوں
اور فرمایا جب یہ جانا کہ اِنَّ الْكَلَامَ لَفِی الْفُؤَادِ تیس برس کی نماز میں نے دہرائی اور فرمایا کہ بیس
برس تک تکبیر اولیٰ مجھ سے فوت نہیں ہوئی اسطرح کہ اگر نماز میں مجھے دنیا کا خیال آتا میں
اس نماز کو دوبارہ پڑھتا اور اگر بہشت و آخرت کا خیال آتا سجدۂ سہو کرتا ایک روز آپ نے
اپنے مریدوں سے فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ فرض کے علاوہ نماز نفل دو رکعت تمہارے
ساتھ بیٹھنے سے افضل تر ہے تو میں ہرگز تمہارے ساتھ نہ بیٹھتا نقل ہے کہ حضرت جنید

رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ روزے رکھتے تھے لیکن جب کبھی آپ کے یار آپ کے یہاں آتے آپ روزہ افطار
فرماتے اور زبان پر لاتے کہ برادران اسلام کے ساتھ موافقت کرنے کا فضل نفل روزے کے
فضل سے کمتر نہیں کہتے ہیں کہ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ اور ابوبکر کسائیؒ کے درمیان ہزار مسئلوں
کا مراسلہ ہوا تھا جب کہ کسائی قریب مرگ تھے فرمایا کہ ان مسئلوں کو میرے ساتھ قبر میں رکھنا
حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ میں انکو ایسا دوست رکھتا ہوں کہ چاہتا ہوں یہ مسئلے خلق کے ہاتھ
سے بھی نہ چھوٹے جاویں۔ نقل ہے کہ حضرت جنیدؒ عالمانہ لباس پہنتے تھے کہا اے پیر طریقت کیا
خوب ہو کہ آپ یاروں کی خاطر سے مرقع پہنیں فرمایا اگر میں جانتا کہ مرقع پر کچھ کار منحصر ہے
تو میں لوہے اور آگ سے لباس بناتا اور پہنتا لیکن ہر گھڑی باطن میں ندا آتی ہے کہ خرقے کا
اعتبار نہیں بلکہ جان کے جلنے کا اعتبار ہے جب حضرت جنیدؒ کے کلام نے بزرگی پائی اور آپ کا
کلام اس طرح پر دیکھا حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ کو وعظ کہنا چاہیے حضرت جنیدؒ
متردد ہوئے اور وعظ کہنے کی رغبت نہ کی اور فرمایا کہ شیخ کے ہوتے میں کیا وعظ کہوں ادب کے
خلاف ہے ایک رات آپ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں
کہ تو وعظ کہہ آپ صبح کو اٹھے کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے کہیں دیکھا کہ حضرت سری سقطیؒ
دروازے پر کھڑے ہیں فرمایا کہ ابھی تک اسی خیال میں ہو کہ دوسرے تمسے کہیں اب تمکو ضرور ہے کہ وعظ
کہو کہ تمہارا وعظ اہل عالم کی نجات کا سبب ہوگا اور ہم سب لوگ یعنی تمہارے مرید اور بغداد کے
مشائخ تو سب پہلے ہی سے کہتے تھے کہ تم وعظ کہو لیکن تمنے ہمارا کہنا پذیرا نہ کیا اور اب تو حضرت
رسالت مآب فرماتے ہیں کہنا ہی چاہیے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے قبول کیا اور استغفار
کی اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت آپ نے کیسے جانا کہ مینے حضرت پیغمبر
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا ہے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے جناب باری تعالیٰ
کو خواب میں دیکھا کہ فرمایا ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے تاکہ جنید سے فرماویں کہ
منبر پر چڑھ کر وعظ کہے پھر حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں کہونگا لیکن اس شرط سے

کہ چالیس شخصوں سے زیادہ ہوں ایک روز وعظ فرمایا اُس روز چالیس ہی آدمی تھے اٹھارہ آدمی جان بحق ہو گئے اور بائیس آدمی بیہوش ہو گئے اُنکو لوگ اپنی گردن پر لاد لاد کر لے گئے ایک روز آپ جامع مسجد میں وعظ فرما رہے تھے ایک غلام ترسا مسلمانوں کے لباس میں آیا اور کہا اے شیخ حکم پیغمبر صاحب کا ہے کہ اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ یعنی پرہیز کرو فراست ایماندار کی مرد حق تعالی کے نور سے دیکھتا ہے حضرت جنید رح نے فرمایا کہ قول وہ ہے کہ تو مسلمان ہو جاوے اور زنار توڑ ڈالے کہ وقت مسلمان ہونے کا ہے پس اسیوقت غلام مسلمان ہو گیا لوگوں نے بہت شور و غوغا مچایا پھر جنید مجلسوں کے بعد آپ گھر میں گوشہ نشین ہوئے اور وعظ نہ فرمایا ہر چند لوگوں نے درخواست کی مفید نہوئی آپ نے فرمایا کہ مجھے پسند نہیں آتا کہ اپنے آپ کو ہلاک کروں دو برس کے بعد بغیر درخواست خلق کے آپ منبر پر چڑھے اور وعظ کہنا شروع کیا تو پوچھا کہ اب پھر وعظ کہنے کا کیا سبب ہے فرمایا کہ مینے ایک حدیث دیکھی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانے میں کفیل خلق ایسا شخص ہوگا کہ وہ ساری مخلوق سے بدترین ہوگا اور وہ خلق کو وعظ کریگا پس مین اپنے آپ کو بدترین خلق جانتا ہوں اسلیے اب مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی راستی کے لیے کہتا ہوں تاکہ مینے آپکے فرمان کے خلاف نہ کیا ہو ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ اس درجے کو کیونکر پہونچے فرمایا کہ چالیس برس تک رات بھر ایک قدم سے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر کھڑا رہا۔ نقل ہے کہ فرمایا کہ ایک روز میرا دل گم ہو گیا تھا مینے کہا الٰہی میرا دل مجھکو پھیر دیجیے مینے ایک ہاتف سُنا کہ اے جنید ہمنے تیرا دل اسلیے لیا ہے کہ تو ہمارے ساتھ رہے تو واپس مانگتا ہے تاکہ ہمارے سوا کسی اور کے ساتھ توجہ کرے۔ نقل ہے کہ جب حسین منصور حلاج رح حالت کے غلبے میں عمرو بن عثمان مکی رح سے بیزار ہو کر حضرت جنید رح کے پاس آئے حضرت جنید رح نے فرمایا کہ کیوں آئے تمکو ایسا نہیں لائق تھا کہ ساتھ سہل بن عبداللہ تستری رح اور عمرو بن عثمان مکی رح کے ساتھ کیا حسین منصور حلاج رح نے کہا کہ بندے مین صحو و سکر یعنے ہوشیاری و مستی دو صفتیں ہیں اور ہمیشہ

بندہ اپنے خداوند سے اسکے اوصاف میں ثانی نہیں ہوسکتا حضرت جنید رح نے کہا اے بیٹے منصور تونے خطا کی صحو وسکر میں اسکے خلاف نہیں ہے کہ صحو عبارت ہو حال کی صحت سے ساتھ حق تعالیٰ کے اور یہ خلق کے اکتساب و صفت کے تحت میں نہ آدے اور میں اے بیٹے منصور تیرے کلام میں بہت فضول دیکھتا ہوں اور عبارات بے معنی۔ نقل ہے کہ حضرت جنید رح نے کہا کہ میں نے ایکبار ایک جوان کو بیابان میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا دیکھا پوچھا کہ یہاں کیوں بیٹھے ہو اُسنے کہا کہ میں ایک حال رکھتا تھا یہاں گم کیا ہی حضرت جنید رح فرماتے ہیں کہ میں چلا گیا اور حج کیا جب واپس پھرا تو اُس جوان کو وہیں دیکھا پوچھا کہ تمھارے یہاں رہنے اور قیام کا سبب کیا ہی اُسنے کہا جس چیز کی مجکو تلاش تھی اُسکو میں نے یہاں پایا اسلیے میں نے اس مقام کی ملازمت اختیار کی حضرت جنید رح نے فرمایا میں نہیں جانتا ہوں کہ ان دو حال سے کونسا حال شریف تر ہے ملازمت کرنا طلب میں یا ملازمت حال پانے میں۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر خداوند تعالیٰ قیامت کے روز مجکو صاحب اختیار بنائے گا دوزخ اور بہشت کے درمیان تو میں دوزخ کو اختیار کرونگا اسلیے کہ بہشت اختیار میرا ہو اور دوزخ مراد دوست کی جو کہ اپنے اختیار کو دوست کے اختیار پر مقدم رکھے اُسکو دوست نہ کہنا چاہیے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات کی خبر دی گئی فرمایا شبلی لڑکا پن کرتا ہی اگر مجکو صاحب اختیار کریں میں اختیار نہ کروں اسلیے کہ بندے کو اختیار سے کیا کام۔ بلکہ یہ کہونگا کہ جس جگہ کہ تو بھیجے گا میں وہاں جاؤنگا اور جہاں کہ تو رکھے گا میں رہونگا مجھے وہی پسندیدہ ہی جو تیری مرضی ہی۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک شخص حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہا آپ یکدم حاضر ہوں تاکہ میں چند باتیں آپ سے کہوں حضرت جنید رح نے فرمایا اے جوان تو مجھ سے ایسی چیز طلب کرتا ہے کہ جسکو میں بہت مدت سے تلاش کر رہا ہوں اور برسوں ہوگئے ہیں کہ آرزو کر رہا ہوں کہ ایک دم حق تعالیٰ کے ساتھ حاضر ہوں میں نے نہیں پایا۔

اس گھڑی تیرے ساتھ حاضر کیونکر ہو سکتا ہون۔ نقل ہے کہ رویمؒ نے کہا کہ مین ایک
بیابان مین چلا جاتا تھا ایک بڑھیا کو دیکھا لکڑی ہاتھ مین لیے کمر باندھے ہوئے اُسنے
مجھ سے کہا کہ جب تو بغداد مین پہونچے تو جُنید سے کہنا کہ تجھے اسکا ذکر عام لوگونکے روبرو
کرتے شرم نہین آتی جب مینے پیغام پہونچایا حضرت جنید قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا کہ اس سے کہو
کہ معاذ اللہ ہم اسکا ذکر اسکے سامنے کہتے ہین کہ ہم اسکا ذکر نہین کر سکتے۔ نقل ہے کہ
ایک نے بزرگون سے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ تشریف
فرما ہین اور حضرت جُنیدؒ بھی حاضر ہین اسی اثنا مین ایک شخص آیا اور ایک فتویٰ پیش کیا۔
حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ جُنید کو دے تاکہ جواب کہے۔ کہا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جس حال مین کہ آپ خود تشریف فرما ہین جُنیدؒ کو کیونکر دین حضرت پیغمبر صاحب نے
فرمایا کہ جسقدر کہ انبیاء علیہم السّلام کو اپنی ساری اُمت پر فخر تھا مجکو جُنید پر فخر ہی اور جعفر بن نصیرؒ
کہتے ہین کہ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک درم مجکو دیا کہ انجیر اور روغن زیتون
خرید دون جب آپ نے روزہ افطار کیا ایک انجیر منھ مین رکھا اور نکالکر پھینکدیا اور
روئے اور مجھ سے فرمایا کہ اسکو اٹھا لے مین نے کہا کیون کیا ہوا فرمایا ایک ہاتف نے
آواز دی کہ تجھے شرم نہین آتی کہ ایک چیز کو ہمارے واسطے تُو نے حرام کیا پھر تو اُسکے
گرد پھرتا ہے اور یہ بیت پڑھی بیت نون الھوان من الھویٰ مسروقۃ ٭ وصریع کل ہوی
صریع کل ہوان ٭ نقل ہے کہ ایکبار آپ بیمار ہوئے فرمایا اَللّٰھُمَّ اشْفِنِی ایک ہاتف نے
آواز دی کہ اے جُنید خدائے تعالیٰ اور بندے کے درمیان تجھے کیا کام ہی تو ہمارے
درمیان مت آ اور جس چیز کا کہ حکم فرمایا ہے اُس مین مشغول ہو اور جس مصیبت مین
کہ تجکو مبتلا کیا ہے صبر کر تجکو اختیار سے کیا سروکار۔ نقل ہے کہ ایکروز آپ ایک
درویش کی بیمار پرسی کو گئے وہ درویش رو رہا تھا حضرت جنید قدس سرہ الشریف
نے فرمایا کس سے رُو رہا ہی اور کس کی شکایت کر رہا ہے درویش خاموش ہو رہا

آپ نے یہ سُنکر فرمایا یہ صبر کس کے ساتھ کر رہا ہے وہ درویش فریاد کرنے لگا
کہ نہ سامان رونے ہی کا ہے اور نہ قوت صبر کرنے کی۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ
حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤن مین درد تھا آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھکر
پاؤن پر دم کی ایک ہاتف نے آواز دی کہ تجھے شرم نہین آتی کہ ہماری کلام کو
تو اپنے نفس کے حق مین صرف کرتا ہے۔ نقل ہے کہ ایک بار آپ کی آنکھین
دُکھنے آئین طبیب نے کہا کہ پانی سے بچائیے گا فرمایا مین وضو کس طرح کرون آپسے
کہا اگر آنکھین رکھنا منظور ہین تو پانی مت پہونچائیے گا ورنہ آپ مختار ہین اور
طبیب ترسا تھا جب وہ چلا گیا حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کرکے نماز پڑھی اور
سر رکھکر سو رہے جب آپ اُٹھے آپ کی آنکھین اچھی ہو گئی تھین ایک آواز سُنی کہ اے
جُنید تو نے ہماری رضامندی کی طلب مین ترک چشم کیا اگر اُس ارادے کے توسّل
سے تو تمامی دوزخیون کی ہم سے سفارش کرتا تو ہم قبول کرتے جب طبیب پھر آیا
تو آپ کی آنکھین اچھی ہو گئی تھین کہا کہ کیا عمل کیا آپ نے کیفیت بیان فرمائی
وہ ترسا مسلمان ہو گیا اور کہا یہ علاج خالق کا ہے نہ علاج مخلوق کا اور در اصل میری آنکھون
مین درد تھا نہ آپ کی اور طبیب آپ تھے نہ مین۔ نقل ہے کہ ایک بزرگ حضرت جُنید
رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آرہے تھے ابلیس لعین کو دیکھا کہ بھاگتا جاتا ہے جب وہ بزرگ
حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آئے دیکھا کہ آپ غصّے سے بھرے ہین اور ایک
شخص پر غصّہ ہو رہے ہین اُن بزرگ نے کہا اے شیخ مینے سُنا ہے کہ ابلیس لعین کا
اولاد آدم علیہ السّلام پر اُسوقت غلبہ زیادہ ہوتا ہے کہ وہ جیتنے آدمی غصّے ہوتا ہے
اور آپ اِسوقت اِس حالت مین ہین یعنی غصّے سے بھرے ہین اور مینے ابھی ابھی
ابلیس لعین کو دیکھا کہ وہ بھاگا چلا جاتا تھا اِسکی وجہ فرمایئے کیا ہے حضرت جُنیدؒ نے
فرمایا کہ تو نے نہین سُنا ہے اور تو نہین جانتا ہے کہ اگر ہم غصّہ بھی ہوتے ہین تو اپنے

نفس کے واسطے غصہ نہیں ہوتے ہیں بلکہ حق تعالیٰ کے واسطے غصہ ہوتے ہیں یہی وجہ ہے
کہ ابلیس لعین کسی وقت ہم سے ایسا نہیں بھاگتا جیسا کہ اسوقت جب کہ ہم غصہ ہوتے ہیں
اور دوسرے اپنے نفس کی خورسندی کے واسطے غصہ ہوتے ہیں اور اگر وہ ہوتا کہ حق تعالیٰ
نے فرمایا ہو کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھیں تو میں ہرگز طلب پناہ کی درخواست نہ کرتا۔
نقل ہے کہ فرمایا مینے ایک روز چاہا کہ ابلیس لعین کو دیکھوں ایک روز میں مسجد کے
دروازے پر تھا ایک بوڑھا دور سے چلا آتا تھا اُسنے میری طرف رُخ کیا جب مینے اسکو دیکھا
تو وحشت میرے دل میں پیدا ہوئی مینے کہا اے بوڑھے تو کون ہو وہ بولا تیری آرزو
مینے کہا کہ اے ملعون کس چیز نے تجکو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے منع کیا اُسنے کہا
کہ اے جنیدؒ بھلا کب سزاوار تھا کہ میں غیر خدا کو سجدہ کروں حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ میں
اسکی بات سے حیران رہا میرے سر میں ندا آئی کہ کہ تو جھوٹ کہتا ہو اگر تو بندہ ہوتا
حکم سے سر نہ پھیرتا اور اُسکی منع کی ہوئی چیزوں سے نزدیکی نہ حاصل کرتا ابلیس نے
جون ہی کہ یہ ندا میرے سے سُنی چلا اُٹھا اور کہا خدا کی قسم تو نے مجکو جلادیا اور گم ہوگیا۔
نقل ہے کہ حضرت شبلیؒ نے ایک روز کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ حضرت جنیدؒ نے فرمایا
یہ گفتار تنگدلوں کی ہو اور تنگدلی کا ترک کرنا راضی ہونا ہے قضا پر نقل ہے کہ کسی نے
آپ کے سامنے کہا کہ برادرانِ دین اس زمانے میں نایاب ہوگئے ہیں اور ما پیدا ہوگئے ہیں
کہ ڈھونڈھے سے بھی نہیں ملتے اور یہ کئی بار کہا حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ اگر تو ایسا شخص چاہتا ہے
کہ تیرا بار کھینچے نایاب ہے اور اگر تو ایسا شخص چاہتا ہے کہ تو اُسکا بار کھینچے تو اسطرح کے
برادر میرے نزدیک بہت ہیں۔ نقل ہے کہ ایک رات ایک مرید کے ساتھ راہ میں
جارہے تھے ایک کُتا بھونکا حضرت جنیدؒ نے فرمایا لبیک لبیک یعنی میں تیری خدمت
میں نہایت ادب سے حاضر ہوں حاضر ہوں مرید نے پوچھا حضرت آپنے یہ کیا فرمایا
حضرت جنیدؒ نے کہا کہ مینے کُتے کا غصہ اور غلبہ حق تعالیٰ کے قہر سے دیکھا اور آواز

آواز حق تعالیٰ کی سُنی میں نے گئے کو درمیان میں نہیں دیکھا اسلیے میں نے لبیک جواب میں کہا ایک روز آپ زار زار رو رہے تھے لوگوں نے پوچھا کہ رونے کا سبب کیا ہے فرمایا کہ اگر بلا اژدہا ہو جاوے تو بھلا وہ شخص میں ہی ہوں کہ آپ کو اسکے منہ کا لقمہ بناؤں اور باوجود اسکے میں نے ساری عمر بلا کی طلب میں گذار دی اور ابتک مجھ سے یہی کہتے ہیں کہ تیری اسقدر بندگی نہیں ہے کہ ہماری بلا کے مقابل ٹھہر سکے۔ لوگوں نے کہا حضرت ابوسعید خرازؒ کو موت کے وقت ذوق و شوق بہت تھا حضرت جنیدؒ نے فرمایا کچھ تعجب نہیں کہ انکی روح نے اسی حال میں پرواز کی ہو۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ تو فرمائیے یہ کونسا مقام ہے آپ نے فرمایا انتہائے محبت اور یہ مقام ایسا بزرگ مقام ہے کہ جملہ عقول کو مستغرق کرتا ہے اور جملہ نفوس کو فراموش کرتا ہے اور یہ بہت ہی بلند مقام ہے علم اور معرفت کو اس مقام میں راہ نہیں ہے کیونکہ بندہ اُس درجے کو پہونچتا ہے کہ جان جاتا ہے کہ خدا اسکو دوست رکھتا ہے اُسوقت یہ بندہ کہتا ہے میری حق کی قسم کہ تجھپر ہے اور میرے مرتبے کا طفیل کہ تیرے نزدیک ہے بلکہ یہ بھی کہتا ہے کہ تیری دوستی کی قسم۔ پھر فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ سے ناز کرتے ہیں اور اُنس اُسی سے پکڑتے ہیں اور خدائے تعالیٰ اور اُنکے درمیان سے حشمت اُٹھ جاتی ہے اور ایسے ایسے کلمات اُنسے صادر ہوتے ہیں کہ عوام الناس اُن کلموں کو بد سمجھیں۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں خدائے تعالیٰ کی درگاہ میں کھڑا ہوں اور وہ مجھ سے فرماتا ہے کہ تو یہ باتیں کہاں سے کہتا ہے میں نے کہا جو کچھ کہ میں کہتا ہوں حق کہتا ہوں فرمایا کہ بیشک تو راست کہتا ہے نقل ہے کہ ابن شریحؒ حضرت جنیدؒ کی مجلس میں گذرے لوگوں نے اُنسے پوچھا کہ آپ اُنکے کلام کو کس نظر سے دیکھتے ہیں حضرت ابن شریحؒ نے فرمایا کہ میں اُنکے کلام میں عجب شوکت دیکھتا ہوں پھر لوگوں نے پوچھا کہ یہ تو فرمایئے کہ جو کچھ جنیدؒ کہتے ہیں اپنے علم سے کہتے ہیں حضرت ابن شریحؒ نے فرمایا کہ یہ تو میں نہیں جانتا ہوں البتہ

مین یہ جانتا ہون کہ انکا کلام عجب شوکت رکھتا ہے کہ جسکے بارے مین یون کہا جاتا ہے
کہ گویا وہ باتین حق تعالےٰ اُنکی زبان سے کہلواتا ہے جیسا کہ نقل ہے کہ جب
حضرت جنیدؒ توحید کا ذکر فرماتے ہر بار دوسری عبارت مین شروع کرتے کہ کسی کی سمجھ اُس تک
نہ پہونچتی۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت شبلیؒ نے حضرت جنیدؒ کی مجلس مین اللہ عز جلالہٗ
کہا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے شبلیؒ اگر خدا غائب ہے غائب کا ذکر کرنا
غیبت ہے اور غیبت حرام ہے اور اگر حاضر ہے تو حاضر کے روبرو اُسکا نام لینا
ترک ادب ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ کچھ ذکر فرما رہے تھے ایک شخص کھڑا ہوا
اور کہا کہ مین آپ کی بات تک نہین پہونچتا ہون آپ نے فرمایا ستّر برس کی عبادت
قدمون کے نیچے رکھ تاکہ تو پہونچے اُسنے کہا مَینے رکھی لیکن نہین پہونچا آپ نے فرمایا
ستّر قدمون کے نیچے رکھ اور اگر جب بھی نہ پہونچے تو میرا قصور جان۔ نقل ہے کہ
ایک شخص حضرت جنیدؒ کی مجلس مین بہت تعریف کرتا تھا حضرت جنیدؒ نے فرمایا اِن
اوصاف سے کہ تو کہتا ہے میرے لیے کچھ نہین ہے تو تو ذکر خداے تعالیٰ کا کر رہا ہے اور
اُسی کی تعریف مین سرگرم ہے۔ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت جنیدؒ کی مجلس مین کھڑا ہوا
اور کہا کہ دل کس وقت خوش ہوتا ہے آپ نے فرمایا اُس وقت کہ وہ دل مین ہووے۔
نقل ہے کہ ایکبار ایک شخص پانچ سو دینار حضرت جنیدؒ کے پاس لایا حضرت جنیدؒ نے
فرمایا سواے اسکے کہ تو لایا ہے اور بھی کچھ تیرے پاس ہے اُسنے کہا بہت کچھ۔ آپ نے فرمایا
اور کچھ کی تجھکو حاجت ہے اُسنے کہا۔ ہان۔ آپ نے فرمایا تو تو اِنکو لیجا کیونکہ تو مجھ سے
زیادہ اِن کا سزاوار ہے اسلیے کہ میرے پاس کچھ نہین ہے اور نہ مجھکو حاجت ہے
نقل ہے کہ حضرت جنیدؒ نماز کے بعد جامع مسجد سے تشریف لا رہے تھے راہ مین آپ نے
بہت مخلوق دیکھی آپ نے مُریدون سے فرمایا یہ سب بھرتی بہشت کی ہے لیکن جو لوگ کہ
ہمنشینی کے قابل ہین وہ اور ہی لوگ ہین۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے مسجد مین

سوال کیا حضرت جنیدؒ حاضر تھے آپ کے دل مین آیا کہ یہ مرد تندرست ہے مزدوری
کر سکتا ہے سوال کیون کرتا ہے اور اس خواری کو اپنے اوپر گوارا کیون کرتا ہے رات کو
آپ نے خواب مین دیکھا کہ ایک طباق آپ کے سامنے دھرا گیا اُسکا سرپوش ڈھنکا تھا اور
کہا گیا کہ کھایئے جب آپ نے سرپوش طبق سے اُٹھایا اُسی درویش کو دیکھا مردہ طبق پر
رکھا تھا حضرت جنیدؒ نے فرمایا مین آدمی کو نہین کھاؤنگا کہا کہ تو اُسکو مسجد مین کیون کھاتا تھا
حضرت جنیدؒ فرماتے ہین کہ مین جان گیا کہ مینے دل مین اُسکی غیبت کی ہے یہ اُسی کی پکڑ کرتے ہین
آپ فرماتے ہین کہ مین اُسکی دہشت سے جاگ پڑا اور اُٹھا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز
ادا کی اور اس درویش کی تلاش مین باہر آیا مینے اُسکو دیکھا کہ دجلے کے کنارے بیٹھا ہے
اور ساگ کے ٹکڑے کہ پانی کی سطح پر بہہ رہے ہین اُنکو اُٹھا اُٹھا کر کھا رہا ہے ایکبارگی اُسنے
سر پھیر کر مجکو دیکھا کہ اُسکے پاس آرہا ہون کہنے لگا اے جنیدؒ تونے توبہ کی اس بات سے
کہ ہمارے حق مین سوچا تھا مینے کہا ہان کی کہا تو اب جا۔ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ
عِبَادِهِ اور خبردار اسکے بعد دل کو نگاہ رکھنا۔ نقل ہے کہ حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ مینے
اخلاص ایک حجام سے سیکھا ہے کہ جس وقت کہ مین مکہ معظمہ مین تھا ایک حجام ایک خواجہ کے بال
درست کر رہا تھا مینے کہا کہ تم میرے بال بھی خدا کے واسطے مونڈ سکتے ہو اُسنے کہا
ہان اور آنکھون مین آنسو بھر لایا اور ابھی تک اُسکی حجامت پوری نہ ہوئی تھی کہ اُس
خواجہ سے کہا کہ آپ اُٹھیے کیونکہ جب خدا کا نام درمیان مین آیا مینے سب پھر دیا پھر مجکو
بٹھایا اور بوسہ میرے سر پر دیا اور میرے بال مونڈے بعد اسکے ایک کاغذ مجکو دیا
اُس مین ریزگاری تھی اور کہا اسکو لیجیے اپنے خرچ مین خرچ کرنا مینے اپنے دل مین
نیت کی کہ اول جو کشایش کہ مجکو حاصل ہوگی مین اُسکے ساتھ مروت کرونگا پھر
بہت روز نہ گذرے کہ لوگون نے مجکو بصرہ سے زر کی تھیلی بھیجی مین اُس حجام کے
پاس لے گیا اُسنے کہا یہ کیا چیز ہے مینے کہا کہ مینے نیت کی تھی کہ اول جو کشایش کہ مجکو ہوگی

پھر وہ بولا آپنے کہا اے مرد تجھے خدا سے شرم نہین آتی کہ تونے مجھ سے کہا تھا کہ
خدا کے واسطے میری حجامت بنا دے اور اب یہ لیکر آیا ہے اور کہتا ہے کہ لے لو یہ اسکا
عوض ہے بھلا تو نے کسی کو دیکھا ہے کہ اُسنے خدا کے واسطے کام کیا اور پھر مزدوری لی۔
حضرت جنیدؒ فرماتے ہین کہ مین ایک رات نماز مین مشغول تھا مینے بہیرا کوشش کی لیکن
نفس میرے ساتھ ایک سجدہ مین بھی موافقت نکرتا تھا اور مین کوئی فکر نہ کر سکتا تھا
مین ملول ہوگیا مینے چاہا کہ گھر سے باہر نکلجاؤن جب مینے دروازہ کھولا تو ایک جوان
کو دیکھا کہ کملی اوڑھے دروازے پر بیٹھا ہے آپنے مجھے دیکھتے ہی کہا کہ مین اسوقت تک
تمھارا انتظار کر رہا تھا مینے کہا یہ آپ ہی تھے کہ آج کی رات مجکو بے قرار کرتے رہے
کہا ہان مجھے ایک مسئلے کا جواب دیجیے آپ نفس کے بارے مین کیا کہتے ہین اُسکا درد
اُسکی دوا ہوتا ہے یا نہین مینے کہا ہان جب تو اُسکی مخالفت کر گیا اُسکا درد اُسکی دوا ہوگا
جب مینے یہ کہا تو اُسنے گریبان کی طرف دیکھا اور کہا تو نے کئی بار مجھ سے یہی جواب سُنا
اور اب حضرت جنیدؒ سے بھی سُن لیا اور یہ کہکر اُٹھکر چلدیا مین نہین جانتا کہ کہا لنسے آیا تھا
اور کہان گیا اور فرمایا کہ حضرت یونسؑ اسقدر روے کہ نابینا ہوگئے اور اسقدر نماز
مین قیام فرمایا کہ اُنکی پیٹھ دوہری ہوگئی اور فرمایا اے خدا تیری عزت کی قسم کہ اگر میرے
اور تیری درگاہ کے درمیان آگ کا دریا ہو اور راستہ اُسیر سے ہو اور مین جان جاؤن
تو مین کود پڑون اُس دریا مین بباعث اُس اشتیاق کے کہ تیری خدمت مین رکھتا
ہون۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ علی بن سہلؒ نے حضرت جنیدؒ کو ایک نامہ لکھا کہ
خواب غفلت ہے اور قرار اور ایسا چاہیے کہ محب کو خواب اور قرار نہو کیونکہ اگر
سوئے گا مقصود سے باز رہے گا اور اپنے سے اور اپنے وقت سے غافل رہے گا
جیسا کہ حق تعالےٰ نے حضرت داؤد پیغمبر علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ جھوٹا ہوا اُس
شخص نے کہ ہماری محبت کا دعوی کیا اور جب رات آئی تو سو رہا اور میری دوستی سے

فارغ ہو گیا حضرت جنیدؒ نے جواب لکھا کہ ہماری بیداری ہمارا معاملہ ہے راہ حق مین اور ہمارا خواب فعل حق تعالےٰ کا ہی ہمارے پر بس جو کچھ کہ ہمارے اختیار مین نہو حق سے ہو اس سے بہتر ہے کہ ہمارے اختیار مین ہو وَ النَّوْمُ مَوْہِبَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ عَلَی الْمُحِبِّیْنَ یعنے نیند عطا ہے حق تعالےٰ سے اُسکے دوستون پر یہ مقولہ حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور حضرت جنیدؒ سے عجب وہ ہے کہ خود صاحب صحو تھے اور اس خط مین تربیت اہل سکر کو فرماتے ہین ہو سکتا ہے کہ بیان معنی اس حدیث کے فرماتے ہین کہ نَوْمُ الْعَالِمِ عِبَادَۃٌ یا اس کا بیان فرماتے ہین کہ تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ۔ نقل ہے کہ حضرت جُنیدؒ نے ایک روز بغداد مین ایک چور کو دیکھا کہ لوگون نے اُسے پھانسی پر لٹکایا تھا حضرت جُنیدؒ اُسکے پاس گئے اور اُسکے قدمون کو چُوما۔ لوگون نے پُوچھا آپ یہ کیا کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہزار رحمت اُس پر ہون کہ اپنے کام مین مر گیا۔ اور جس کام کو کہ شروع کیا تھا اُسکو انجام تک پہونچایا یہان تک کہ اپنی جان تک اُس مین دیدی۔ نقل ہے کہ ایک بڑھیا حضرت جُنیدؒ کے پاس آئی اور کہا کہ میرا بیٹا غائب ہو گیا ہے آپ دُعا فرمایئے تاکہ لوٹ آئے حضرت جُنیدؒ نے فرمایا صبر کر۔ بڑھیا چلی گئی اور صبر کیا پھر آئی حضرت جُنیدؒ نے فرمایا صبر کر۔ بڑھیا نے کہا کہ اب مجھے صبر کی طاقت نہین رہی خدا کے واسطے میرا علاج کر حضرت جُنیدؒ نے فرمایا اگر تو سچ کہتی ہے تو تیرا بیٹا بہت جلد واپس آویگا کیونکہ حق سُبحانہٗ تعالےٰ فرماتا ہی کہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ اور آپ نے دُعا مانگی بڑھیا گھر گئی بیٹا گھر مین آگیا تھا۔ نقل ہے کہ ایک رات ایک چور حضرت جُنیدؒ کے گھر مین آیا سوا ئے پیراہن کے نہ پایا دوسرے روز حضرت جُنیدؒ بازار مین جارہے تھے پیراہن دلاّل کے ہاتھ مین دیکھا اور خریدار کہہ رہا تھا کہ مین ایک واقف کار چاہتا ہون کہ گواہی دیوے کہ یہ تیرا مال ہے تب خریدونگا حضرت جنیدؒ نے فرمایا مین خوب واقف ہون اُس مرد نے خرید لیا۔ نقل ہے

کہ کسی شخص نے حضرت جُنیدؒ سے شکایت کی کہ مَین بھُوکا ہون اور ننگا۔ آپ نے فرمایا جا
اور بیخوف رہ کیونکہ وہ ایسے شخص کو ننگا اور بھُوکا نہین رکھتا کہ جو اُسکو طعنہ دیوے
اور جہان کو شکایت سے پُر کرے وہ تو یہ نعمت اپنے دوستون اور صدیقون کو عطا
کرتا ہے تو شکایت مت کر۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت جُنیدؒ اپنے مُریدون کے ساتھ
بیٹھے تھے ایک دُنیادار آیا اور ایک دُرویش کو پُکارا اور اپنے ساتھ لے گیا تھوڑی دیر
کے بعد وہی دُرویش ایک ٹوکرا سَر پر دھرے آیا اُس مین طرح طرح کے کھانے تھے اور
اُس دُرویش کے پیچھے وہ خواجہ نظر پڑا کہ آ رہا ہے حضرت جُنیدؒ کو غیرت آئی فرمایا کہ وہ ٹوکرا
اُس دُنیادار کے مُنھ پر مارو کیونکہ وہ بڑا بےادب ہے اُسکی باربرداری کے واسطے
دُرویش ہی رہ گئے تھے پھر آپ نے فرمایا اگر دُرویشون کو نعمت نہین ہے ہمت ہی اور
اگر دُنیا نہین ہے آخرت ہے۔ نقل ہے کہ ایک توانگر اپنا صدقہ صوفیون کے سوا کسیکو
نہ دیتا تھا اور یہ کہا کرتا تھا کہ صوفی اس درجے کے شخص ہین کہ اُنکی ہمت سواے خدا کے
نہین ہے جب اُنکو حاجت ہوگی ہمت اُنکی پراگندہ ہوویگی حق تعالیٰ سے باز رہین گے
اور مَین ایک دل کہ خداے تعالےٰ کی حضرت مین لیجاؤن زیادہ دوست رکھتا ہون اُن
ہزار دل سے کہ ہمت اُنکی دُنیا ہووے یہ بات حضرت جُنیدؒ کے کان تک پہونچی
فرمایا یہ بات تو خداے تعالےٰ کے اولیاؤن سے کسی ولی کی ہے بعد اسکے اتفاق ایسا ہوا
کہ وہ مرد مفلس ہوگیا اس سبب سے کہ جو کچھ کہ صوفی اُس سے خریدتے تھے اُسکی قیمت
اُن سے نہ لیتا تھا حضرت جُنیدؒ نے مال اُسکو دیا اور کہا کہ تجھ ایسے مرد کی تجارت
مین نقصان نہ ہوگا۔ نقل ہے کہ حضرت جُنیدؒ کا ایک مُرید تھا جسنے بہت مال آپ کے
قدمون پر نثار کیا تھا صرف گھر رہ گیا تھا تو پوچھنے لگا حضرت کیا کرون آپ نے فرمایا کہ گھر
بیچ ڈال اور روپیہ لا تاکہ تیرا کام انجام پاوے اُسنے جا کر گھر بھی بیچ ڈالا اور اُسکا روپیہ لایا
حضرت جُنیدؒ نے فرمایا کہ دجلے مین ڈال آ اُسنے ایسا ہی کیا کہ جا کر دجلے مین ڈال دیا

اور آپ کے پیچھے ہو لیا آپ نے اُسکو للکارا اور اپنے پاس سے ہنکایا اور فرمایا میرے
پاس سے چلا جا تو میرا کون ہے کہ میرے ساتھ ساتھ آتا ہے وہ بہت کچھ منت سماجت
کرتا تھا آپ اُسکو نکالتے تھے لیکن وہ آپ کا پیچھا نہ چھوڑتا تھا یہان تک کہ اپنے
مقصود سے کامیاب ہوا۔ نقل ہے کہ ایک جوان کو حضرت جنیدؒ کی مجلس مین ایسی
حالت طاری ہوئی کہ اُسنے توبہ کی اور جو کچھ اُسکے پاس تھا سب لٹا دیا اور ہزار دینار
حضرت جنیدؒ کی نذر کو لایا۔ لوگون نے کہا تو خیال تو کر کہ دربار مین حضرت جنیدؒ کے
یہ کیا لیے جاتا ہے بھلا اُن کا دربار اِس لائق ہے کہ تو اُسکو آلودۂ دُنیا کرے یہ سُنکر
وہ جوان دجلے کے کنارے جا بیٹھا اور ایک ایک کر کے سارے دینار دجلے مین پھینکدیے
جب سب کو پھینک چکا خالی ہاتھ حضرت جنیدؒ کی خانقاہ مین حاضر ہوا جون ہی کہ حضرت جنیدؒ
کی نظر اُسپر پڑی فرمایا کہ جو راستہ کہ ایک قدم کا تھا تو نے اُسکو ہزار قدم مین طے کیا تو
ہماری صحبت کے لائق نہین ہے تو نے بہت بُرا کیا شاید کہ تیرے دل نے اجازت نہ دی
کہ تو ایکبارگی دجلے مین پھینکدیتا اِس راہ مین بھی اگر اصلاح کریگا اور حساب لگاویگا ہرگز
کسی درجے کو نہ پہونچے گا جا لوٹ جا اور بازار مین جا کہ کمی بیشی کا شمار بازار کے لیے
خوب زیبا ہے۔ نقل ہے کہ ایک مُرید پر یہ دیوانگی سوار ہوئی تھی کہ مین کامل ہوگیا ہون
اور میرے واسطے صحبت سے تنہائی بہتر ہے چنانچہ ایک گوشے مین جا کر گوشہ گزین ہوا اور
اُسکی کچھ ایسی حالت ہوگئی کہ ہر رات اُسکو یہ دکھائی دیتا کہ اُسکے واسطے فرشتے اونٹ
لائے ہین اور کہتے ہین کہ تجکو بہشت مین لے چلینگے وہ اُسپر سوار ہوتا اور چلا جاتا
یہان تک کہ ایک شاداب جگہ اُسکو نظر آتی اور وہان بہت سے لوگ خوبصورت دیکھتا
اور کھانے نفیس اور نہرین جاری پاتا اور وہان اُترپڑتا پھر وہین خواب مین جاتا جب اُٹھتا
تو آپ کو اپنے اُسی عبادت خانے مین پاتا رفتہ رفتہ یہ خیال خام ایسا بڑھا کہ وہ اپنی
زبان سے بھی کہنے لگا کہ مین تو ایسا ہوگیا ہون کہ مجکو ہر رات بہشت مین لیجاتے ہین

اور یون یون ہوتا ہو اڑتے اڑتے یہ خبر حضرت جنیدؒ تک بھی پہونچی آپ اُسکے عبادتخانے
کے دروازے پر تشریف لے گئے اُسکو دیکھا کہ بڑی ہی آن وبان سے بیٹھا ہو آپنے کیفیت
دریافت فرمائی اُسنے تمامی حال عرض کیا آپ نے فرمایا آج کی رات جب تم وہان پہونچو تو
تین بار پڑھنا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم جب رات ہوئی تو اسیطرح معمول کے
موافق اونٹ اُسکی سواری کو لائے اور اُسکو سوار کر کے لیگئے وہ اپنے دل مین شیخ سے
انکاری تھا لیکن جب اُس جگہ مین پہونچا اُسنے آزمایش کے طور پر لاحول پڑھی پڑھنا تھا
کہ سب چلاگئے اور اُسکو چھوڑکر بھاگے دیکھتا ہی کہ گھوڑے پر بیٹھا ہو اور مُردون کی ہڈیان
اُسکے آگے دھری ہین چونکا اور اپنی غلطی کو سمجھ گیا اور توبہ کی اور دوسری بار حضرت جنیدؒ
بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اُسکے خاطر نشین ہو گیا کہ مُرید کے واسطے
تنہائی زہر ہے۔ نقل ہے کہ حضرت جُنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرمارہے تھے ایک
مُرید نے نعرہ مارا آپ نے اُسکو منع فرمایا اور سخت وسُست کہا اور فرمایا کہ اگر تو پھر کبھی نعرہ
مارےگا تو مین تجھکو نکالدونگا اور آپنے از سر نو اُسی بات کو شروع کیا اُس جوان نے اپنے
آپ کو بہت سنبھالا یہانتک کہ اُسکی ایسی حالت ہوگئی کہ آپ کو نہ سنبھال سکا اور فوت
ہوگیا لوگون نے دیکھا کہ گُدڑی کے اندر راکھ کا ڈھیر تھا۔ نقل ہے کہ ایکبار ایک مُرید
سے کچھ گستاخی ظہور مین آئی وہ شرم سے باہر نکل گیا اور مسجد شونیزیہ مین جا بیٹھا حضرت
جنیدؒ کا گذر اُسپر ہوا آپنے اُسکی طرف دیکھا وہ مُرید آپ کی ہیبت کے سبب گر پڑا اور اُسکا سر
پھوٹ گیا خون کے قطرے کہ زمین پر ٹپکتے تھے اللہ جل جلالہٗ اُنپر مرقوم ہوتا تھا حضرت جنیدؒ
نے فرمایا کہ تو جلوہ گری کرتا ہی لیجئے یہ دکھانا چاہتا ہی کہ مین ایسے مقام کو پہونچا ہون خبردار ہو
چھوٹے چھوٹے لڑکے تیری ساتھ ذکر مین برابر ہین مرد کو چاہیے کہ مذکور کو پہونچے یہ بات مُرید
پر ایسا اثر کر گئی کہ تڑپ کر جان دیدی پھر اُسکو دفن کیا اُسکے بعد ایک بزرگ نے اُسکو خواب مین دیکھا
پوچھا کہ تو نے آپ کو کیسا پایا اُسنے کہا برسون ہوگئے کہ دوڑ دھوپ کر رہا ہون اپنا اپنے

کفر کی سرحد پر پہونچا ہون دین و درد در ہے اب مجھے کھل گیا وہ میرے سارے گمان باطل تھے۔
نقل ہے کہ حضرت جنیدؒ کا بصرہ مین ایک مرید تھا کہ خلوت نشین ہوا تھا شاید ایک روز کسی
گناہ کا خیال اُسکے دل مین گذرا آئینے کی طرف جو نظر جا پڑی تو اپنا سارا منھ کالا دیکھا حیران
ہوا اور پھر ایک تدبیر کی مفید نہوئی شرم کے سبب اپنا منھ کسیکو دکھا نہ سکتا تھا الغرض تین روز
مین اُسکی سیاہی کم ہوتے ہوتے بالکل دور ہو گئی اور سفید منھ نکل آیا ناگاہ ایک شخص نے اُسکا
دروازہ کھٹکھٹایا اُسنے اندر سے پوچھا تو کون ہے کہا کہ حضرت جنیدؒ کا خط لانے والا خط لیکر
جو پڑھا لکھا تھا کہ کیون بزرگ بارگاہ بندگی کے پاس بے ادب نہین رہتا کہ آج مجھے تین رات
دن گذر گئے ہین کہ دھوبی کا کام کرنا پڑا تاکہ تیرے منھ کی سیاہی سپیدی سے بدل ہوجاوے۔
نقل ہے کہ شاید ایک روز ایک مرید سے ایسی کوئی بات ظاہر ہوئی کہ شرمندگی کے سبب سے
خانقاہ سے چلا گیا اور مدت تک نہ آیا اتفاق سے ایک روز حضرت جنیدؒ رحمۃ اللہ علیہ اصحاب کے
ساتھ بازار مین جا رہے تھے آپ کی نظر اُس مرید پر پڑی وہ مرید بھاگا اور ایک کوچے مین
گھس گیا آپ نے یہ دیکھکر اپنے اصحاب سے فرمایا تم سب خانقاہ کو جاؤ کہ ہمارا ایک مرغ جال سے بھاگا
ہوا ہے اور آپ اُسکے پیچھے روانہ ہوئے مرید نے جو پلٹ کر دیکھا کہ حضرت شیخؒ اُسکے پیچھے آرہے
ہین قدم اُٹھائے اور تیز چلا چلتے چلتے ایسی جگہ پہونچا کہ آگے راستہ نہ تھا شرم کے سبب سے
دیوار کی طرف منھ کرکے کھڑا ہو گیا اور کہا ای حضرت آپ کہان آرہے ہین آپ نے فرمایا
وہان کہ مرید کا منھ دیوار کی طرف ہوا اور اُسکا شیخ کام آوے کہ اُسکو خانقاہ مین پھیر لیجاوے تاکہ
ایسا ہو کہ دیوار اُسکو راستہ پھیر دیوے۔ نقل ہے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ ایک مرید کے
ہمراہ جنگل مین تشریف لے گئے مرید کے گریبان کا گوشہ پھٹا تھا آفتاب کی چمک اُس کی
گردن پر چمکتی تھی یہانتک کہ وہ بیقرار ہو گیا اور خون اُسکے نتھنون سے بہنے لگا اُس مرید
کی زبان سے نکلا کہ بہت گرم روز ہے حضرت شیخؒ نے ہیبت سے اُسکی طرف نظر کی اور فرمایا چلا جا
تو ہماری صحبت کے لائق نہین ہے اور اُسکو اپنے پاس سے نکال دیا۔ نقل ہے کہ حضرت جنیدؒ کا

ایک مرید تھا جسکو تمام مریدون سے زیادہ چاہتے تھے بعض کو اُسپر رشک آیا آپ نے فرمایا کہ ادب اور سمجھ اُسمین بہت ہے اور مین اسیوجہ سے اُسکو دوست رکھتا ہون اور اب مین امتحان کرونگا تاکہ تمکو معلوم ہوجاوے پھر آپ نے ہر مرید کو ایک مرغ اور ایک چھری دی اور فرمایا ایسی جگہ جاکر ذبح کرو کہ کوئی نہ دیکھے سب گئے اور ذبح کرلائے مگر وہ مرید مرغ کو جیتا واپس پھیر لایا حضرت شیخ رح نے فرمایا کہ تو نے ذبح کیون نہین کیا اُسنے کہا کہ جہان جاتا ہون حاضر اور ناظر ہے حضرت جنید رح نے فرمایا تمنے دیکھا سمجھ اُسکی کیسی ہے سب مریدون نے استغفار و توبہ کی۔ **نقل ہے** کہ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے آٹھ مرید تھے جو خاص مرید تھے اُن مریدون کے دل مین گذرا کہ ہمکو جہاد کو جانا چاہیے آپ نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ جہاد کا سامان مہیا کرے پھر آپ اُنکے ساتھ جہاد کے واسطے روم کو گئے جب میدانِ جنگ مین صف بستہ ہوئے ایک گبر آیا اور اُسنے اُن آٹھون مریدون کو شہید کیا حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مینے نو ہودے ہوا مین معلّق دیکھے جو کہ اُن مین سے مارا جاتا تھا اُسکی روح کو اُن ہودون سے ایک ہودے مین رکھتے تھے جب سب ہودے بھر گئے تو ایک خالی باقی رہ گیا مینے کہا کہ شاید یہ میرے واسطے ہوگا مین لڑنے لگا وہی گبر باہر آیا اور کہا ای ابو القاسم جُنید رح وہ ہودا میرے لیے ہے تو بغداد کو لوٹ جا اور قوم کا پیر بن اور مجھے ایمان کی تعلیم کر مینے اُسکو کلمہ پڑھایا وہ مسلمان ہوا اور اُسی تلوار سے کہ اُنکو شہید کیا تھا آٹھ کافرون کو اپنی قوم سے مارا اور خود بھی شہید ہوا مینے دیکھا کہ اُسکی جان کو بھی اُس ہودے مین رکھا اور سب ہودے گم ہوگئے۔ **نقل ہے** کہ لوگون نے حضرت جُنید رح سے کہا کہ ایک برس گذر گیا فلان شخص نے زانو سے سر نہین اُٹھایا ہے اور کھانا پانی نہین چکھا ہے اور جوئین اُسکے پڑ گئی ہین اور اُسکو اُنکی بھی کچھ پروا نہین آپ ایسے مرد کے حق مین کیا فرماتے ہین کہ وہ مقام جمع الجمع مین ہے یا نہین آپ نے فرمایا انشاء اللہ تعالےٰ ہوجائیگا۔ **نقل ہے** کہ ایک شیخ تھے کہ اُن کو ناصری کہتے تھے اُنھون نے حج کا قصد کیا جب بغداد مین پہونچے حضرت جُنید رح کی زیارت کو گئے آپ نے فرمایا

سید کرمان سے آئے بعد انھون نے کہا گیلان سے پوچھا کسکی اولاد سے ہو کہا حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے فرزندون سے۔ آپ نے فرمایا آپکے دادا دو تلوارین مارتے تھے ایک کافرون کو اور دوسری نفس کو۔ آپ سید ہو کر انکی اولاد سے ہو کونسی تلوار مارتے ہو اُن سید نے جب یہ سُنا تو اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے گر پڑے اور زمین پر لوٹنے لگے اور روتے تھے اور کہتے تھے اے شیخ میرا حج یہین تھا مجکو خدا کی طرف رہنمائی کیجیے حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ یہ تمھارا سینہ خاص حرم حق تعالی کا ہی جب تک تمسے ہو سکے کسی نامحرم کو اُسکے خاص حرم مین راہ نہ دیجیو پس آپ کی نصیحت تمام ہوئی وہ سید تمام ہو گئے حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات عالی ہین آپ نے فرمایا کہ فتوت شام مین ہی اور فصاحت عراق مین اور صدق خراسان مین اور فرمایا کہ اس راہ مین راہزن بہت ہین اور راہ مین طرح طرح کا جال بچھاتے ہین مکر کا جال اور استدراج کا جال اور قہر کا جال اور دوسرے لطف کا جال اور اسکی نہایت نہین ہے آپ ایسا مرد چاہیے کہ اُن جالون کے درمیان فرق کرے اور فرمایا نفس رحمانی جب کہ سر سے ظہور کرتا ہے نفس درسینے اور دل کو مُردہ بناتا ہے اور کسی چیز پر وہ نہین گذرتا مگر اس چیز کو جلاتا ہے اگرچہ تمامی زندگی ہی کیون نہو اور فرمایا کہ جب قدرت نظر آتی ہے دیکھنے والے کو سانس بھی لینا برا معلوم ہوتا ہے اور جب عظمت کو دیکھتا ہی دم مجبور ہوتا ہے اور جب ہیبت کو دیکھتا ہے تو دم لینا کفر جانتا ہو اور فرمایا جو دم کہ بیقراری کے ساتھ مرد سے نکلتا ہے تمامی پردون اور گناہون کو کہ درمیان خدا اور بندے کے ہین جلاتا ہے اور فرمایا کہ صاحب تعظیم دم مار سکتا ہے لیکن وہ نفس اُس سے گناہ ہو وے پر نہین سکتا ہے کہ اس سے باز رہے اور صاحب ہیبت صاحب حد ہے اور یہ اُسکے نزدیک گناہ ہو وے اور نہین سکتا کہ یہان دم مارے اور فرمایا خوش حال اُسکا کہ جسکو ساری عمر مین ایک ساعت بھی حضور خدا حاصل ہوا اور فرمایا لحظات کفران ہے اور خطرات ایمان اور اشارات غفران لیکن لحظہ اختیاری ہو وے اور فرمایا بندے دو قسم کے ہین بندے حق کے ہین اور بندے

حقیقت کے لیکن بندے حق کے اُس مقام میں ہیں کہ اُمور پر دشمناک میں ستحیلک۔ اور فرمایا
خدائے تعالیٰ بندوں سے دو علم چاہتا ہے ایک عبودیت کے پہچاننے کا علم دوسرے
ربوبیت کے پہچاننے کا علم اور جو کچھ ان دو کے علاوہ ہے محض نفس ہے اور فرمایا نسبتوں
میں بزرگترین اور بلندترین نسبت یہ ہی کہ توحید کے میدان میں فکر سے رہنا اور فرمایا
تمام راستے خلق پر بند ہیں مگر راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کشادہ ہی کہ اُسپر چلے۔ جو کہ
قرآن پر عمل کرنے والا نہوا ور پیغمبر صاحب کی حدیث سے آگاہ نہوا اُسکی پیروی اور تقلید
مت کرو اسلیے کہ علم کتاب اور سنت نبوی پر منحصر ہے اور فرمایا کہ خدای تعالےٰ اور بندی کے
درمیان چار دریا ہیں جب تک بندہ اُنکو طی نہیں کرتا واصل بحق نہیں ہوتا ایک تو دنیا ہے
اور اُسکی کشتی زہد ہے اور ایک آدمی ہیں اور اُنکی کشتی تیرا اُنسے دور ہونا اور ایک ابلیس لعین
ہے اور اُسکی کشتی بغض ہے اور ایک ہوا ہوا اور اُسکی کشتی مخالفت ہو یعنے مخالفت نفس
اور فرمایا کہ نفس کے خدشوں اور شیطان کے وسوسوں میں فرق یہ ہی کہ نفس جس چیز کی آرزو
کرتا ہے جب تک کہ اُسکو نہیں پاتا ہرگز باز نہیں رہتا چاہیے تو اُسکو کسی قدر منع کرے
بالفرض اگر اُسوقت باز بھی رہتا ہے پھر دوسرے کسی وقت میں ورغلاتا ہے غرض
یہ ہے کہ چین نہیں لیتا جب تک کہ نہیں پاتا۔ اور شیطان لعین کا وسوسہ لاحول کے پڑھنے
سے چلتا پھرتا نظر آتا ہے اور پھر نہیں آتا۔ اور فرمایا کہ یہ نفسِ امّارہ سخت حکم چلانے والا ہی
ہلاکت کی طرف بلاتا ہے اور دشمنوں کی مدد کرتا ہے اور ہوائے نفسانی کی پیروی
کرتا ہے اور تمام بدیوں سے دوستی رکھتا ہے اور فرمایا ابلیس نے اپنی طاعت میں مشاہدہ
حاصل نہ کیا اور حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی زلّت میں مشاہدہ گم نہ کیا اور فرمایا طاعت
علت نہیں ہو سکتی اُس چیز پر کہ ازل میں لکھی جا چکی لیکن بشارت دیتی ہو اُسپر کہ روزِ ازل
میں حکم طاعت کے حق میں کیا ہے اور بہتری لکھی گئی ہے اور فرمایا آدمی سیرت سے
آدمی ہوتا ہے نہ صورت سے اور فرمایا خدائے تعالےٰ کے دوستوں کا دل خدا کے

ستر کی جگہ ہو اور خدا ے تعالی اپنا ستر ایسے دل میں نہیں رکھتا جس میں دنیا کی دوستی ہو
اور فرمایا فساد کی بنیاد وہ ہے کہ تو نفس کی مراد پر قیام کرے اور فرمایا خدا سے غافل ہونا
آگ میں جانے سے سخت تر ہے۔ اور فرمایا تو آدمی کی حقیقت کو نہ پہونچے گا جب تک کہ
عبودیت سے تجھ کچھ بھی باقی رہے گا اور فرمایا نفس ہرگز حق تعالی کے ساتھ الفت
نہیں پکڑتا اور فرمایا جو کہ اپنے نفس کو پہچان جاتا ہے اُسپر عبودیت آسان ہوتی ہے اور
جو کہ نیک ہوتا ہے رعایت اور ولایت اُسکی ہمیشہ رہتی ہے اور فرمایا جسکا معاملہ اشارت
کے برخلاف ہووے وہ جھوٹا مدعی ہے اور فرمایا جو کہ کہتا ہے کہ اللہ تعالی بے مشاہدہ ہے
وہ جھوٹا ہے اور فرمایا جسنے خدا کو نہ پہچانا کبھی خوش نہوگا اور فرمایا جو کہ چاہتا ہے کہ اُسکا
دین سلامت رہے اور اُسکا تن آسودہ اور اُسکا دل بخشش و مطمئن ہو جملہ عوارض سے
اُس سے کہدو کہ لوگوں سے جدا رہ کیونکہ ایسا وقت آگیا ہے کہ سب سے بھاگنا خوب ہے
اور عقلمند وہ شخص ہے کہ تنہائی اختیار کرتا ہے اور فرمایا جسکا علم یقین تک نہیں پہونچا ہے
اور یقین خوف تک اور خوف عمل تک اور عمل ورع تک اور ورع اخلاص تک اور
اخلاص مشاہدہ تک وہ ہلاک ہونے والوں سے ہے اور فرمایا ایسے ایسے مرد گذرے ہیں کہ
یقین کی برکت سے پانی پر چلے ہیں اور وہ مرد کہ پیاسے مرے یقین اُنکا فاضلتر تھا اور فرمایا
کہ حقوق کی رعایت پر نہیں پہونچ سکتے مگر بسبب نگہبانی دلوں کے اور فرمایا اگر ساری
دنیا ایک شخص کے پاس ہووے اُسکو نقصان نہوگا لیکن اُس حال میں کہ حرص نہو اور اگر
کھجور کے دانے کے برابر حرص ہوگی تو ضرور اُسکو نقصان میں ڈالے گی اور فرمایا جہانتک
ہو سکے کوشش کر کہ تیرے گھر کے برتن بھی مٹی کے ہوا نہوں اور فرمایا بندہ وہ ہے کہ کسی سے
شکایت نکرے اور خدمت میں کوتاہی نکرے اور کوتاہی تدبیر میں ہو اور فرمایا جسوقت
کہ یار اور بھائی حاضر آویں نفل عبادت کو موقوف رکھے اور فرمایا سچا مرید عالموں کے
علم سے مستغنی ہے اور فرمایا میں سچ کہتا ہوں کہ حق تعالی آخرت میں بندوں کے ساتھ

جو معاملہ کہ کرے گا وہ اُسی اندازے پر ہوگا کہ بندون نے اوّل مین کیا ہوگا اور فرمایا مین
سچ کہتا ہون خدای پاک اور برتر اسیقدر بندی کے دل کے قریب ہوتا ہی جسقدر کہ بندہ کو
اپنے قریب دیکھتا ہے اور فرمایا اگر تجھسے تحقیق دیکھتا ہی راستہ تجھپر آسان کرتے ہین اور
اگر تو مُردون کے مانند ہوجاوے اوّل ہی مصیبتون مین تجھپر بہت سی چیزین عجائب لطائف
سے روشن ہوجاوین وَالصَّبرُ عِندَ الصَّدمَۃِ الاُولیٰ یعنے پہلی مصیبت پر صبر کرنا چاہیے
اور فرمایا بخشش ہر حال مین پسندیدہ ہی اور معلوم رہے کہ جو شخص کہ حق تعالی کو طلب کرتا ہے
بخشش وجود سے بہتر ہے اُس شخص سے کہ طلب کرتا ہی اُسکو بذلِ مجہود سی یعنے جسمانی ریاضت
کی کوشش سے اور فرمایا تمامی علم عالمون کا دو کلمون پر منحصر ہے ایک تصحیح ملت ہی دوسرا
تجرید خدمت۔ اور فرمایا جسکی کہ زندگی سانس پر ہے اُسکی موت جان سے نکلنے پر ہے
اور جسکی کہ زندگی خدای تعالے پر ہے وہ نقل کرتا ہی حیات طبعی سے طرف حیات اصلی کے اور
اصل حیات یہی ہی اور جو آنکھ کہ حق تعالی کی صنعت کو عبرت سے دیکھنے والی نہو اندھی بہتر
اور جو زبان کہ حق کے ذکر مین مشغول نہو گونگی بہتر اور جو کان کہ حق سُننے کے منتظر نہون
بہرے بہتر اور جو تن کہ اُسکی خدمت کے کام مین نہ آوی مُردہ بہتر اور فرمایا جسنے کہ اپنے
عمل کو سند ٹھہرایا اُسکا پانون جگہ سے ڈگا۔ اور جسنے کہ مال کو وسیلہ جانا مفلسی مین پڑا اور
جسنے کہ خدای تعالے پر اعتماد کیا بزرگ اور بزرگوار ہوا اور فرمایا جب حق تعالی کسی مُرید کی
نیکی چاہتا ہی اُسکو صوفیون مین داخل کرتا ہی اور قاریون سے باز رکھتا ہے اور فرمایا
مُرید کو نہ چاہیے کہ کوئی چیز سیکھے سواے اُس چیز کے کہ جسکی نماز مین اُسکو ضرورت ہو اور
سورۂ فاتحہ اور قُل ہُوَ اللہُ اَحَد کافی ہے۔ اور جو مُرید کہ بیوی کرتا ہے اور لکھنے پڑھنے
مین دستگاہ حاصل کرتا ہے اُس سے کچھ نہوگا اور فرمایا جو کہ اپنے اور حق تعالے کے
درمیان کہانے کا توڑا رکھتا ہی اور چاہتا ہے کہ مناجات کی لذت پاوے یہ ہرگز اُسکو
حاصل نہوگی اور فرمایا دُنیا مُریدون کے دل مین ایلوے سے تلخ تر ہے جب حق کی

معرفت اُنکے دل میں پیدا ہوتی ہے وہ تلخی شیرین تر شہد سے ہو جاتی ہے اور فرمایا زمین روشن ہے گدڑی پہننے والوں سے جیسے کہ آسمان روشن ہے ستاروں سے اور فرمایا تم کہ درویش ہو اور اسی کی وجہ سے دنیا کے لوگ تمہاری تعظیم کرتے ہیں اپنے دل میں غور کرو کہ خلوت میں حق تعالی کے ساتھ کس طرح ہو اور فرمایا سب سے بزرگ عمل علم اوقات ہے اور وہ علم یہ ہے کہ اپنے نفس کو نگاہ رکھنے والا ہے اور دل کو نگاہ رکھنے والا اور دین کو نگاہ رکھنے والا۔ اور فرمایا خطرے چار قسم کے ہیں ایک تو خطرہ حق کی طرف سے کہ بندے کو دعوت کرتے ہیں طرف آگاہی کے اور دوسرے خطرے فرشتے کی جانب سے کہ بندے کو رغبت دلاتے ہیں طرف عبادت کے اور تیسرے خطرے نفس کی جانب سے کہ بندے کو پکارتے ہیں طرف آرائش اور عیش و عشرت دنیا کے اور چوتھے خطرے شیطان کی طرف سے جو بندے کو پکارتے ہیں طرف کینہ اور حسد اور دشمنی کے اور فرمایا بلا عارفوں کا خراج ہے اور مریدوں کی بیدار کرنے والی اور غافلوں کی ہلاک کرنے والی ہے اور فرمایا ہمت اشارت خدا ہے اور ارادت اشارت فرشتہ ہے اور خاطر اشارت معرفت ہے اور وحشت شیطان کی اشارت ہے اور شہوت نفس کی اشارت ہے اور لہو کفر کی اشارت ہے اور فرمایا خداوند عزوجل ہرگز صاحب ہمت کو عذاب نہ کرے گا اگرچہ اُس سے گناہ و نافرمانی صادر ہو اور فرمایا جسکو ہمت ہے وہ بینا ہے اور جسکو ارادت ہے وہ نابینا ہے اور فرمایا کوئی شخص کسی شخص پر سبقت نہیں حاصل کرتا اور کوئی عمل کسی عمل پر ترقی نہیں پاتا لیکن البتہ یہ ہوتا ہے کہ صاحب ہمت کی ہمت دوسرے ہمسروں اور مانندوں پر سبقت حاصل کرتی ہے اور ہمتیں اعمال خیر ہی سے بڑھتی ہیں اور فرمایا کہ اسپر چار ہزار پیر طریقت کا اتفاق ہے کہ جب تو اپنے دل کو طلب کرے ملازم حق تعالے لگا دیکھے اور فرمایا جو کہ موافقت میں حقیقت کو پہونچا ہوتا ہے اُس سے دُور تا ہے کہ ایسا ہو کہ اسکا خطا غذا کے سبب سے بدل جائے ساتھ چیز دوسرے ہی کے

اور فرمایا مقامات مشاہدون پر موقوف ہین جس کسیکو مشاہدۂ احوال ہے وہ رفیق ہے
اور جس کسیکو مشاہدۂ صفات حاصل ہے وہ قیدی ہی کیونکہ رنج یہان سے پہنچتا ہی اسلیے کہ
اپنی خودی باقی ہوتی ہے اور رات دن مین ہزار بار اسکو مرنا چاہیے جبکہ وہ فانی ہوا
اور حضور حق تعالے کا حاصل ہوا امیر ہوا۔ اور فرمایا نبیون کا کلام خبر ہے حضور سے اور
صدیقون کا کلام اشارہ ہی مشاہدہ سے اور فرمایا اوّل جو چیز کہ ظاہر ہوتی ہے احوال سے
احوال مین خالص ہونا اُنکے افعال کا ہوتا ہی اور جس کسی کا سِر خالص نہین ہوتا کوئی فعل
اسکا صافی نہین ہوتا اور فرمایا صوفی مثل زمین کے ہوتا ہی کہ تمامی پلیدی اُسمین ڈالتے
ہین اور تمامی نیکوئی اور سرسبزی اُس سے باہر نکلتی ہے اور فرمایا تصوّف ایک ذکر ہے
اجتماع سے اور ایک وجد ہی استماع سے اور ایک عمل ہے اتباع سے اور فرمایا تصوّف صفا سے
مشتق ہے جو کہ برگزیدہ ہوا ماسوی اللہ سے وہ صوفی ہے اور فرمایا صوفی وہ ہی کہ اسکا دِل
مثل دل ابراہیم علیہ السّلام کے سلامت پایا ہوا ہووے دُنیا کی دوستی سے اور خدای تعالی کے
فرمان کا بجالانے والا ہو اور تسلیم اُسکی مثل تسلیم اسمٰعیل علیہ السّلام کے ہو اور افسردہ و غم اُسکا
مثل داؤد علیہ السّلام کے غم و اندوہ کے ہو اور فقر اُسکا مثل فقر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ہو
اور صبر اُسکا مثل صبر ایوب علیہ السّلام کے ہو اور شوق اُسکا مثل شوق موسیٰ علیہ السّلام
کے ہو اور مناجات کے وقت مین اُسکا اخلاص مثل اخلاص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہو اور فرمایا تصوّف ایسی نعمت ہے کہ قیام بندہ اُسپر موقوف ہی لوگون نے پوچھا نعمتِ حق ہے
یا نعمتِ خلق فرمایا اُسکی حقیقت نعمتِ حق ہی اور اُسکی رسمت نعمتِ خلق ہے اور فرمایا
تصوّف وہ ہے کہ تو ساتھ حق تعالے کے مشغول ہووے سارے علاقون کو ترک کرکے
اور فرمایا تصوّف وہ ہے کہ تجھکو تجھ سے مارتا ہی اور اپنے سے زندہ کرتا ہی اور فرمایا تصوّف
ایک ذکر ہے پھر ایک وجد ہے پھر نہ یہ ہے اور نہ وہ اسلیے کہ نیست ہو جاتا ہی جیسے کہ اوّل تھا
لوگون نے تصوّف کی ذات سے سوال کیا فرمایا تو ایسا ہو جاوے کہ اُسکے ظاہر پر اکتفا کرے

اور اسکی ذات سے نہ پوچھے کیونکہ ستم کرتا ہو وسے اسپر اور فرمایا صوفی وہ ہین کہ اُن کا
قیام خدا و ند پر ہے اِسقدر کہ نہ جانے سوائے اسکے جیسا کہ نقل ہے کہ ایک جوان حضرت
جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے مریدون کے حلقے مین داخل ہوا چند روز تک اُسنے سر نہ اُٹھایا مگر
نماز کے وقت اُٹھا اور گیا حضرت جُنید نے ایک مُرید کو فرمایا کہ اُسکے پیچھے جا اور سوال کر
کہ صوفی کس ساتھ صفا کے موصوف ہے کس طرح یاد کرے اسکو جو وصف سے پاک ہو مُرید گیا اور پوچھا
اُس جوان نے کہا کُن بِلَا وَصْفٍ تُدْرِکْ لِمَنْ لَا وَصْفَ لَہٗ یعنے بے وصف ہو جا تاکہ بے وصف
کو تو یاوے حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے جب سُنا اِس بات کی بزرگی مین مستغرق ہو گئے
اور فرمایا ہاے ایک بڑی نعمت غیر مترقبہ تھی ہمنے اُسکی قدر نہ جانی اور فرمایا عارف کے
تئین مقام مین کم و زیادہ ایک آن نہین سے اِس جہان کی مُراد کا نہ پاتا ہے اور فرمایا عارف کو
ایک حال ایک حال سے جُدا نہین رکھتا اور ایک منزل ایک منزل سے اور فرمایا عارف وہ ہے کہ
حق تعالیٰ اُسکے سر سے بات کہے اور وہ خاموش اور فرمایا عارف وہ ہے کہ درجات مین گردش کرے
اِسطرح سے کہ کوئی چیز اُسکے درمیان پردہ نہ کرے اور خدا ہی رکھے اور فرمایا معرفت کی دو قسم ہین
معرفتِ تعرّف ہو اور معرفتِ تعریف۔ معرفت تعرّف وہ ہے کہ اپنے آپ کو اُنکے ساتھ آشنا کرے
اور معرفتِ تعریف وہ ہے کہ اُنکو شناسا کرے ساتھ اپنے اور فرمایا معرفت مشغول ہو ساتھ خدا کے
اور فرمایا معرفت مکر خدا ہے یعنے جو کہ خیال کرتا ہے کہ عارف ہے مکر میں اُسکے رہے اور فرمایا معرفت
وجود کی نادانی و جہل ہے تیرے علم کے حصول کے وقت مین لوگون نے کہا زیادہ کیجیے فرمایا
عارف اور معروف وہی ہے اور فرمایا علم ایک چیز ہے محیط اور معرفت ایک چیز ہے محیط پس
خدا کہان ہے اور بندہ کہان یعنے علم خدا کے واسطے ہے اور معرفت بندے کے واسطے اور
دونون محیط ہین اور یہ محیط اِس سبب سے ہے کہ عکس اُسکا ہے جب یہ محیط اُس محیط مین غرق
ہو جاتا ہے شرک نہین رہتا اور جب تک کہ تو خدا ہے اور بندہ ہے کہتا ہے شرک سوا ہوتا ہے
بلکہ عارف اور معروف ایک ہے جیسا کہ کہا ہے حقیقت مین وہی ہے یہان یعنے اِس حیلے مین

کہ حقیقت مین وہی ہے خدا اور بندہ کہان ہو یعنے خدا کے لیے سب باعتبار حقیقت کے اور
فرمایا اوّل علم ہے پھر معرفت انکاری پھر جحود یعنی انکاری پھر نفی ہے پھر غرق ہے پھر ہلاک اور
جب پردہ اُٹھ جاتا ہے سب خدا اور سکے حجاب ہین اور فرمایا علم وہ ہے کہ تو اپنی قدر جانے اور
فرمایا اثبات مکر ہے اور علم باثبات مکر ہے اور حرکات غدر ہین اور جو کچھ کہ موجود ہو مکر اور غدر مین
داخل ہے اور فرمایا علم توحید جدا ہے اُسکے وجود سے اور اُسکا وجود مفارق علم ہے اُس سے
اور فرمایا بیس برس ہوئے کہ علم توحید لکھا ہے اور لوگ اُسکے حاشیون پر باتین کر رہے ہین
اور فرمایا توحید خداے تعالیٰ کو جاننا ہو اور اُسکے قدم کا جاننا ہے حدوث سے یعنی تو جانے
اگرچہ دریا مین ہو لیکن نہ دریا ہو اور فرمایا توحید کی غایت و نہایت توحید کا انکار ہے یعنے
ہر توحید کہ تو جانے انکار کرے کہ توحید نہین ہے اور فرمایا محبت خدا کی امانت ہی اور فرمایا جو
محبت کہ عوض مین ہوتی ہو جب عوض نہین رہتا جلدی پھرتی نظر آتی ہے اور فرمایا محبت درست
نہووے مگر درمیان دو شخص کے لیکن ایسے دو شخص کہ ایک دوسرے کو کہے اے مین اور جب
محبت درست ہوتی ہو شرط ادب اُٹھ جاتی ہے اور فرمایا حق تعالیٰ نے حرام کی ہو صاحب
علائق کی محبت اور فرمایا محبت زیادتی خواہش کی ہو بے مثل پر اور فرمایا خدا کی محبت تک
نہین پہونچ سکتا جب تک کہ اپنی جان کو اُسکی راہ مین سخاوت نکرے اور فرمایا اُنس پانا
وعدون سے اور بھروسا کرنا اُنپر خلل ہے سخاوت مین اور فرمایا اہل اُنس خلوت اور مناجات
مین ایسی باتین کہتے ہین کہ عام کو کفر معلوم ہوتا اور اگر عوام اُن باتون کو سُنین تو اُن کو
کافر بتلادین اور وہ اپنے احوال مین اُسپر زیادتی پاوین اور جو کچھ کہ اُنکو کہین اُس کی
برداشت کرین اور اُنکے لائق یہی ہووے اور فرمایا مشاہدہ غرق ہے اور وجد ہلاک۔
اور فرمایا وجد زندہ کرنے والا سبب کا ہو اور مشاہدہ مارنے والا سبب کا اور فرمایا مشاہدہ ربوبیت
کو قائم کرتا ہے اور عبودیت کو دور کرتا ہے لیکن اس شرط پر کہ تو اپنے آپ کو درمیان مین
ناچیز سمجھے اور فرمایا کسی چیز کا دکھائی دینا اور اُسکی ذات کا پانا مشاہدہ ہو اور فرمایا ہلاک وجد ہے

اور فرمایا توحید علیحدگی کی اوصاف کی ہے ظاہر و ذات کی خوشی مین یعنے جو کچھ کہ اوصاف تیری
کے تجھ مین ہین جدا ہو جاوین اور وہ چیز کہ تیری ذات ہی ایک ناچیز دکھائی دیوی اور فرمایا
قرب ساتھ وحید کے ملا ہی اور خشیت بشریت مین تفرقہ ہی اور فرمایا مراقبہ وہ ہے کہ تو ڈھونڈنیوالا ہووے
برباد کی ہدایت پر لوگون نے آپ سے پوچھا کہ مراقبے اور حیا مین فرق کیا ہی فرمایا مراقبہ
غائب کا انتظار ہے اور حیا حاضر سے شرم ہی اور فرمایا جو وقت کہ گذر جاتا ہی کبھی اسکو نہین
پا سکتے اور کوئی چیز قیمتی زیادہ وقت سے نہین ہے اور فرمایا اگر کوئی صادق ہزار سال تک
خدا کی طرف متوجہ رہے اور ایکدم اس سے غافل رہے جو کچھ کہ اس ایک دم مین اس سے
فوت ہوا ہوگا اس سے زیادہ ہوگا کہ اس ہزار سال مین حاصل کیا ہوگا یعنے اس ایکدم مین
حاصل کر سکتا تھا جو کچھ کہ اس ہزار سال مین حاصل کیا تھا اور دوسرے معنی یہ ہین کہ اس
ایکدم کی غیر حاضری کے نقصان کا کہ خدای تعالے سے روگردان رہا ہے ہزار برس کی
عبادت اور حضوری اس بے ادبی کا عوض نہین ہو سکتی اور فرمایا کہ اولیاء اللہ پر اوقات مین
الناس کی نگہداشت سے سخت تر کوئی شئی نہین ہے اور فرمایا عبودیت دو خصلت مین ہی اختیار
کرنا صدق ساتھ خدای تعالے کے باطن اور ظاہر مین اور پیروی ٹھیک ٹھیک کرنا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرمایا عبودیت شغلون کا ترک ہے اور مشغول ہونا اس چیز کے ساتھ
کہ اصل فراغت ہے اور فرمایا عبودیت چھوڑنا ان دو نسبت کا ہی ایک تو ساکن ہونا لذت
مین دوسرے اعتماد کرنا حرکت پر جب کہ یہ دونون تجھ سے دور ہوئین بس حق عبودیت کا
تو بجا لایا اور فرمایا شکر یہ ہے کہ اپنے نفس کو صاحبان نعمت سے نہ شمار کرے اور
فرمایا شکر کے واسطے ایک علت ہی اور وہ یہ ہے کہ نفس کو اسکی طرف بہت ہی رغبت
دلا دے تاکہ نفس اپنی آرزو سے گذر کر حق تعالیٰ کی طرف مائل ہو اور فرمایا زہد کی حد
شناسی ہے اور علیحدگی اسکے کاروبار سے اور فرمایا صدق کی حقیقت یہ ہے کہ تو ایسے
دشوار اور مشکل کام مین کہ جس مین بغیر جھوٹ کے رہائی ناممکن ہو سچ بولے اور فرمایا

دلی ایسا شخص ہوگا جسنے صدق کو طلب کیا اور نہ پایا اور اگر بالفرض کامل نہوا ہوگا تو ناقص بھی نرہا ہوگا اور فرمایا صادق ایک روز مین چالیس بار ایک حال سے دوسرے حال پر پھرتا ہے اور ریا کار چالیس برس تک ایک ہی حالت پر رہتا ہے اور فرمایا فقرای صادق کی علامت یہ ہی کہ سوال نہین کرتے اور معارضہ نہین کرتے اور اگر کوئی اُنسے جھگڑا کرتا بھی ہے تو خاموش رہتے ہین اور فرمایا تصدیق کو لحظہ بلحظہ زیادتی ہوتی ہی کمی نہین ہوتی اور زبانی اقرار کو نہ زیادتی ہے اور نہ کمی اور ارکانی اعمال کو زیادتی اور کمی دونون شامل ہین اور فرمایا صبر کی انتہا توکل ہے چنانچہ فرمایا حق جل جلالہٗ نے اَلَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۝ اور فرمایا صبر کیا ہے باز رکھنا ہے نفس کو اور رجوع کرنا ہی طرف خدای تعالی کے اور خالی ہونا ہے شکایت و ناشکری و بے صبری سے اور فرمایا کہ تلخیون پر تحمل کرنا اور ناخوشی کا اظہار نکرنا صبر ہے اور فرمایا توکل اُسکو کہتے ہین کہ بغیر کھانے کے کھانا لینے کھانے کا درمیان مین نام نہ آنا۔ اور فرمایا توکل یہ ہے کہ تو خدا کا ہوجائے اسطرح سے جیسے کہ پہلے اس سے کہ جب تو موجود نہ تھا خدا کا تھا اور فرمایا اس سے پہلے توکل حقیقت تھا اب علم ہے اور فرمایا کہ توکل نہ کمانا ہی اور نہ کمانا بلکہ سکون دل ہے حق تعالی کے وعدے پر جو اُسنے کیا ہی اور فرمایا یقین علم کے اسطرح پر دل مین قرار پکڑنے کو کہتے ہین کہ کسی حال مین تغیر نہ آوے اور دل اُس سے خالی نہووے اور فرمایا یقین یہ ہی کہ تو ارادہ روزی کا نکرے اور روزی کا غم نہ کھائے اور وہ تجھے کافی ہو یعنی اُس علم کے ساتھ کہ تیری ذمے کیا ہے مشغول ہووی کہ اُسکے یقین کی برکت سے تیرا رزق تجھکو ملے گا اور فرمایا فتوت یہ ہے کہ تو درویشون کی آزمایش نکرے اور توانگرون کے ساتھ معارضہ نکرے اور فرمایا جوانمردی یہ ہی کہ تو اپنا بوجھ دوسرون پر نہ رکھے ہان جو کچھ تیرے پاس ہو اُسکو خرچ کرے اور فرمایا تواضع یہ ہے کہ تو تکبر نکرے ہر دو جہان کے لوگون پر اور مستغنی ہووے حق تعالی سے اور فرمایا خلق کی چار قسم ہین سخاوت اور اُلفت اور نصیحت اور شفقت اور فرمایا

کرمین نیک خو فاسق کی صحبت کو بدخو عابد کی صحبت سے بہتر سمجھتا ہون اور فرمایا حیا حق تعالیٰ کی نعمتون کا دیکھنا ہے اور اپنی تقصیرات کا دیکھنا یعنے اِن دونون حالتون کے دیکھنے سے ایک حالت پیدا ہوتی ہے جسکو حیا کہتے ہین اور فرمایا عنایت کا وجود آب و گِل یعنے اِس دُنیا کے پہلے سے ہے اور فرمایا حال ایک چیز ہے کہ دل مین آتی ہی لیکن ہمیشہ نہین رہتی اور فرمایا رضا اختیار کا اُٹھا دینا ہے اور فرمایا رضا یہ ہی کہ تو بلا کو نعمت شمار کرے اور فرمایا فقر بلا کا دریا ہی اور خالی ہونا دل کا اشکال سے اور فرمایا خوف یہ ہے کہ تو خوف سے باہر نکلجائے تاکہ سوت پر تیرا عمل نذر ہے اور فرمایا صوم یعنی روزہ آدھی طریقت ہے اور فرمایا توبہ کے تین معنی ہین اوّل ندامت دوّم گناہ کے ترک پر پکا ارادہ سوم اپنے کو ظلم اور خصومت سے پاک و خالی کرنا اور فرمایا ذکر کی حقیقت ذاکر کا فانی ہونا ہے ذکر مین اور ذکر کا فانی ہونا ہی مذکور کے مشاہدے مین اور فرمایا مکر یہ ہی کہ کوئی پانی پر چلتا ہو اور ہوا مین اُڑتا ہو اور سب اُسکی اس سبب سے تصدیق کرتے ہین اور اُسکے اشارے کی یہ حالت دیکھکر تسلیم کرتے ہین اور یہ بالکل مکر ہے لیکن اُس شخص کے نزدیک کرامت ہی اور فرمایا مرید کا مکر سے بے فکر و بیخوف رہنا کبیرہ گناہ ہی اور واصل کا مکر سے بے فکر رہنا کفر ہے لوگون نے پوچھا کہ حضرت یہ تو فرمائیے کہ ایک شخص صحیح وسالم خوش و خرّم سماع کے سُنتے ہی بیقرار ہوجاتا ہی اسکی کیا وجہ ہی آپ نے فرمایا کہ حضرت حق جل شانۂ نے روز ازل مین آدم علیہ السّلام کی ذُرّیات کو خطاب ساتھ اَلستُ بِربّکُم کے فرمایا تمامی ارواحین اُس خطاب کی لذّت مین مستغرق ہوگئین. جب کہ اِس جہان مین سماع سُنتی ہین اُس کیفیت و لذّت کا خیال اُنکے دل مین گذرتا ہی تو جوش مین آتی ہین اور اُسکی وجہ سے بیقرار ہو جاتی ہین لوگون نے تصوّف کی حقیقت دریافت کی آپ نے فرمایا کہ دل کو صاف کرنا ہے مخلوق کی طرف رجوع کرنے سے اور علٰحدگی اختیار کرنا ہی طبیعت کی پیروی اور خواہش سے اور مار ڈالنا ہے بشری صفات کا اور دُور رہنا ہی نفسانی خواہشون سے اور اُترنا اور قائم ہونا ہے

روحانی صفتوں پر اور بلند ہوتا ہے علوم حقیقی پر اور عمل میں لانا ہو اُس چیز کو کہ قیامت تک
فائدہ دینے والی ہے اور نصیحت کرنا ہو تمامی اُمت کو اور پورا کرنا اور بجالانا ہو حقیقت کا
اور پیروی کرنا ہو جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی احکام شریعت میں اور پوچھا کہ تصوف
کیا ہو آپ نے فرمایا تصوف ایک عبرت ہو کہ اُسمیں صلح نام کو نہیں ہو اور حضرت رویم رحمۃ اللہ
علیہ نے ذات تصوف سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ تجکو اُسکی دریافت سے دور رکھے
خبردار تصوف کو ظاہر میں ڈھونڈھیو ذات سے سوال نہ کیجیو پھر حضرت رویم رحمۃ اللہ علیہ بہت
گڑگڑائے آپ نے فرمایا صوفی ایک قوم ہو قائم بخدا اسطرح کہ کوئی اُنکو نہیں جانتا سوائے
خدا کے اور لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ تمام برائیوں سے کیا چیز زیادہ بری ہو آپ نے
فرمایا صوفی کے واسطے بخل کرنا اور توحید کو دریافت کیا آپ نے فرمایا توحید کے معنے یہ ہیں
کہ ہر چیز گم ہو جائے اُسمیں اور پوشیدہ ہو جاویں اُسمیں علوم اور خدای تعالیٰ موجود ہووے
جیسے کہ ہمیشہ تھا پھر پوچھا توحید کیا ہو آپ نے فرمایا کہ بندگی کی صفت تمامی خواری اور عجز اور
کمزوری اور فروتنی و انکساری ہو اور حق تعالیٰ کی صفت تمامی غلبہ اور بزرگی اور قدرت ہے
اور جو کہ محو ہو کر صفات مذکورہ بالا سے پاک ہو جائے یا اُسمیں فنا ہو جائے وہ موحد ہے
پھر توحید سے پوچھا آپ نے فرمایا یقین ہے لوگوں نے کہا آپ اِسکی شرح فرمایئے آپنے فرمایا
کہ تو پہچانے کہ خلق کی حرکات و سکنات تمامی فعل ایسے خدا کے ہیں کہ واحد ہو اور کوئی اُسکا
شریک نہیں جب تو نے اِسپر عمل کیا توحید کی شرط کو بجالایا سوال کیا فنا سے اور بقا سے
آپ نے فرمایا بقا حق کے واسطے ہو اور فنا اُسکے واسطے کہ علاوہ اُسکے ہیں۔ پوچھا تجرید کیا ہو
آپ نے فرمایا یہ ہو کہ اُسکا ظاہر خالی اور پاک ہو اغراض سے اور باطن اُسکا اغراض سے
محبت کو دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ محبوب کی صفتیں محبت کی صفتوں کے بجائے اپنا عملہ
دخل کرتی ہیں۔ حضرت رسالت مآب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ
کُنْتُ لَہٗ سَمْعًا وَّ بَصَرًا اُنس سے سوال کیا آپ نے فرمایا یہ ہے کہ وحشت اُٹھ جائے

سوال کیا تفکر سے. آپ نے فرمایا کہ اسکی کئی قسم ہین ایک تو تفکر ہے کہ خدای تعالے کی
آیات مین کیا جائے اور اسکی علامت یہ ہو کہ اس سے معرفت پیدا ہوتی ہو اور ایک تفکر ہے
خدای تعالی کی نعمتون اور احسانات پر کہ اس سے محبت پیدا ہوتی ہو حق تعالے کے ساتھ
اور ایک تفکر ہے حق تعالی کے وعدے مین اور اس سے ہیبت پیدا ہوتی ہو حق تعالے سے
اور ایک تفکر ہے نفس کی صفات مین اور خدای تعالے کے اس احسان مین جو نفس پر ہو اور اس سے
حیا پیدا ہوتی ہے حق تعالے سے (بیانیہ منقول حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا ہے) اگر
کوئی کہے کہ حق تعالی کے وعدے مین فکر کرنے سے ہیبت کیون پیدا ہوتی ہو تو ہم اسکو
جواب دینگے کہ جب حق تعالی کے کرم پر بندے کو اعتماد اور بھروسا ہوتا ہو تو اس خوف سے کہ ایسا نہو
کہ مین گناہ کرنے سے اسکے کرم سے محروم رہون گناہ سے بچا کرتا ہو لوگون نے پوچھا کہ بندہ عبودیت
کی حقیقت کو کب دریافت کرتا ہو آپ نے فرمایا جب کہ تمامی اشیاء کا حق تعالی کو مالک دیکھتا ہے
اور ظہور مین آنا سب کا خدا سے دیکھتا ہو اور قیام سب کا خدا سے دیکھتا ہو اور سب کی جای بازگشت
خدا کو دیکھتا ہے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہو فَسُبْحَانَ الَّذِی بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ہ
جب کہ یہ تمامی باتین بندی پر ثابت ہوجاتی ہین عبودیت کے رتبے کو پہونچ جاتا ہو سوال کیا
مراقبے کی حقیقت سے آپ نے فرمایا وہ ایک حال ہے جس مین صاحب مراقبہ کو انتظاری ہے
اس چیز کی کہ جسکے وقوع سے ڈرتا ہے اسلیے اسکو اضطراب لاحق حال ہوتا ہو جیسے کہ کوئی
شبخون سے ڈرے اور نہ سووے چنانچہ حق تعالی نے فرمایا فَارْتَقِبْ یعنے فَانْتَظِرْ جسکے
معنے ہین انتظار کر صادق اور صدیق اور صدق سے سوال کیا آپ نے فرمایا صدق صفت
صادق کی ہو اور صادق وہ ہے کہ جب تو اسکو دیکھے تو ویسا ہی دیکھے کہ تو نے اسکی خبر
سنی ہو بلکہ جیسی اسکی خبر ایکبار تجکو پہونچی ہو تو ساری عمر اسکو ویسا ہی پاوی اور صدیق
وہ ہو کہ ہمیشہ صدق اسکے افعال اور اقوال اور احوال مین ہووے اخلاص سے سوال کیا
آپنے فرمایا فرضٌ فی فرضٍ و نفلٌ فی نفلٍ. آپنے فرمایا اخلاص فریضہ ہے ہر چیز مین

کہ فریضہ ہووے جیسے کہ نماز وغیرہ اور جو نماز کہ فریضہ ہے فرض ہی سنت مین ساتھ اخلاص کے رہنا اور ساتھ اخلاص کے رہنا مغز نماز ہی اور مغز نماز سنت ہے پھر سوال کیا اخلاص سے آپنے فرمایا اپنے فعل سے باہر آنا ہی یعنے اسکو اپنی آنکھ سے اُٹھا دینا اور پھر نہ دیکھنا اسکو کبھی اور فرمایا اخلاص وہ ہی کہ تو نفس کو خدا کے معاملے سے باہر نکال دے کیونکہ وہ دعوی ربوبیت کا کرتا ہے خوف سے سوال کیا آپ نے فرمایا ہر دم عذاب کا امیدوار رہنا ہی پوچھا کہ بلا اُسکی کیا کام کرتی ہی آپ نے فرمایا گھریا ہے کہ مرد کو صاف کرتی ہی اور جو کہ اس گھریا مین صاف ہوا ہرگز بلا کا اُسکو منھ نہین دکھاتے۔ سوال کیا شفقت سے اوپر خلق کے آپنے فرمایا یہ ہی کہ اپنی خواہش اور رغبت سے جو چیز کہ طلب کرتے ہین تو اُنکو دیوے اور اُسکا بار یعنے احسان اُنپر نرکھے کہ وہ اُس کی برداشت نہین کر سکتے اور اُنکے ساتھ ایسی بات جسکو وہ نجانتے ہون نہ کہے پوچھا کہ تنہا ہونا کب سزاوار و شایان ہی آپ نے فرمایا اُسوقت کہ تو اپنے نفس سے تنہائی اختیار کرے اور وہ چیز قبل از پیدائش تیری کے لکھی ہے آج کے روز سبق تیرا ہووے پوچھا ساری مخلوق سے زیادہ بزرگ و پیارا کون ہے۔ آپنے فرمایا درویش راضی برضای الٰہی۔ پوچھا ہم صحبت کس کے ساتھ رکھین آپ نے فرمایا ایسے شخص کے ساتھ کہ تمھاری ساتھ نیکی کرے اور اُسکو فراموش کر دیوے اور اگر کوئی قصور اُسکی خدمت مین تم سے واقع ہو اُسکو معاف کر دیوے۔ پوچھا کہ رونے سے فاضلتر کوئی اور چیز بھی ہی آپ نے فرمایا ہان رونے پر بھی رونا پوچھا بندہ کون ہے آپ نے فرمایا وہ ہی کہ دوسرون کی بندگی سے آزاد ہووے پوچھا مرید کون ہے اور مراد کیا ہے آپ نے فرمایا مرید وہ ہی کہ علم کی نگہداشت مین ہووے اور مراد وہ ہی کہ حق تعالی کی رعایت مین ہووے کیونکہ مرید دوندہ ہی اور مراد پرندہ ظاہر ہے کہ دوندہ اور پرندہ مین بہت فرق ہے پوچھا راہ طرف خدا کے کیونکر ہے آپ نے فرمایا دُنیا کو ترک کر تو پائیگا اور نفس کو خلاص کر تو واصل بخدا ہوگا پوچھا تواضع کیا ہے آپ نے فرمایا سر جھکانا اور زمین پر سونا۔ پوچھا آپ فرماتے ہین کہ حجاب تین ہین نفس اور خلق اور دُنیا آپ نے فرمایا یہ حجاب عام کے لیے ہین

لیکن وہ حجاب جو خاص کے واسطے ہیں وہ تین ہیں عبادت کا دیکھنا ثواب کا دیکھنا کرامت
کا دیکھنا اور فرمایا عالم کی لغزش توجہ ہے حلال سے طرف حرام کے اور زاہد کی لغزش پھرنا ہے
بقا سے طرف فنا کے اور عارف کی لغزش ٹوٹنا ہے کریم سے طرف کرامت کے پوچھا کہ
مومن اور منافق کے دل کے درمیان کیا ہے آپ نے فرمایا مومن کا دل ایک ساعت میں
ستّر بار گردش کرتا ہے اور منافق کا دل ستّر سال میں ایکبار بھی نہیں پھرتا۔ نقل ہے
کہ حضرت جُنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ فرماتے تھے ای پروردگار کل قیامت کو مجھے
نابینا اُٹھانا کیونکہ وہ شخص کہ تجھے نہ دیکھے اُسکے لیے اندھا ہی ہونا خوب ہے تاکہ اور کسی کو بھی
نہ دیکھے جب آپ کی وفات کا وقت نزدیک آیا ایسا کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے وضو کراؤ
لوگ وضو کراتے وقت شاید اُنگلیوں کا خلال بھول گئے آپ نے فرمایا تب خلال کیا پھر آپ
سجدے میں گئے اور زار زار روتے تھے لوگوں نے کہا ای سردار طریقت اس تمامی طاعت
اور عبادت کے ہوتے کہ اپنے آگے آپ بھیج چکے ہیں یہ کیا وقت سجدے کا ہے آپنے فرمایا
کسی وقت جُنید اسوقت سے زیادہ محتاج نہ تھا اور قرآن پڑھنے لگے ایک مُرید نے کہا
آپ قرآن پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا اس سے بہتر میرے واسطے اسوقت کون ہوگا کہ وہ
وقت قریب آیا ہے کہ میرا اعمال نامہ طے کریں اور میں اپنی ستّر برس کی طاعت کو بچشم دید
دیکھ رہا ہوں کہ ہوا میں ایک بال کے تار میں لٹک رہی ہے اور ایک زور کی ہوا چلکر اُسے
ہلاتی ہے میں نہیں جانتا کہ یہ ہوا قطعیت یعنی بُریدگی کی ہے یا وصلت کی اور ایک طرف جو
نظر کرتا ہوں تو پُل صراط ہے اور دوسری طرف ملک الموت اور قاضی کہ جسکی صفت عدل ہے
توجہ نہیں فرماتا اور راہ میرے آگے رکھی ہے اور میں نہیں جانتا ہوں کہ مجھے کونسی راہ پر
لیجانا چاہتے ہیں پھر آپ نے قرآن مجید ختم کیا اور سورۂ بقرہ سے ستّر آیتیں پڑھیں اور
آپ اسوقت نہایت بے قرار ہوئے اور حالت سکرات میں پڑے لوگوں نے کہا اللہ کہو
آپ نے فرمایا میں نے اسکو فراموش نہیں کیا ہے کہ مجھکو یاد دلاتے ہو پھر تسبیح شروع کی اور

اُنگلیون کی پورون پر پڑھنے لگے جب کہ شہادت کی اُنگلی پر پہونچے تو آپ نے اُسکو اُٹھا کر
فرمایا بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اور آنکھین بند کرلین اور واصل بحق ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ
رَاجِعُونَ وہ جب غسل دینے والے نے غسل کے وقت چاہا کہ پانی آپ کی آنکھون مین پہونچا دے ایک
ہاتف نے آواز دی کہ اپنا ہاتھ کہ ہمارے دوست کی آنکھون سے جدا رکھ کیونکہ ایسی آنکھین جو ہمارے
نام کے ذکر سے بند ہوئین ہمارے دیدار کے بغیر وا نہونگی پھر غسل دینے والے نے بہت چاہا کہ
اُنگلیان جو وقت تسبیح کی شمار کے بند ہوگئی تھین کھولین نہ کھول سکا اور ایک آواز سُنی کہ
ایسا ہاتھ کہ جو ہمارے نام سے بند ہوا ہمارے حکم کے بغیر نہ کھلے گا اور جب جنازہ اُٹھایا ایک
سفید کبوتر آیا اور آپ کے جنازے کے ایک کونے پر بیٹھا اصحاب نے بہت کوشش کی کہ اڑجاوے نہ اڑا اور
بولا کہ مجھے اور اپنے آپ کو رنج مت دو کیونکہ میرے پنجے عشق کی میخ سے جنازے کے کونے پر سِلے
ہوئے ہین اور تم جنازے کے اُٹھانے کی تکلیف مت گوارا کرو کیونکہ آج کے روز حضرت جُنید رح کا
قالب نصیب کروبیان کا ہے اور اگر تمھاری بھیڑ بھاڑ نہوتی تو اُنکا کالبد سفید باز کی طرح ہوا مین
اُڑتا پھر ایک شخص نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ آپ نے مُنکر اور نکیر کا جواب کیا دیا آپ نے فرمایا
جب کہ وہ دونون مقرب حضرت جَلَّ وَعَلَا کی درگاہ سے اُس شوکت و عظمت کے ساتھ میرے پاس آئے
اور کہا مَن رَّبُّکَ مینے اُنکی طرف دیکھا اور ہنسا اور کہا کہ اُس روز کہ مجھکو پوچھنے والا وہ تھا کہ
اَلَستُ بِرَبِّکُم مینے جواب دیا کہ بَلٰی اب تم آئے ہو کہ پوچھتے ہو تیرا خدا کون ہے جس شخص نے کہ جواب
بادشاہ کا دیا ہو غلام سے کب اندیشہ کرے مین آج کے روز اُسی کی زبان سے کہتا ہون اَلَّذِی خَلَقَنِی
فَهُوَ یَهدِینِ پس وہ حرمت کے سبب میرے آگے سے چلے گئے اور باہم کہتے گئے کہ وہ ابتک محبت کے
نشے مین ہے اور دوسرے شخص نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا خدائے تعالیٰ نے آپ کے ساتھ
کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا رحمت کی اور وہ تمامی اشارات اور عبادات برباد گئین اور ہمارا
کام اُس پر منحصر تھا کہ ہم جانتے ہوئے تھے جہان کہ سیکڑون ہزارون نقطۂ نبوت
خاموش اور سر افگندہ ہین ہمارا کیا گنا ہے حریری رح نے کہا مینے حضرت جُنید رح کو خواب مین دیکھا

پوچھا خداوند تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا رحمت کی اور بخشدیا اور کوئی چیز کام نہ آئی سوای اُن دو رکعت نماز کے کہ آدھی رات کو پڑھتا تھا۔ نقل ہے کہ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے مرقد مبارک پر استادہ تھے کسی نے آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے جواب نہ دیا اور یہ شعر پڑھا شعر انی لااستحیت فی التراب بیننا ✤ کما کنت استحیت وھو یرانی ✤ یعنے مجکو اسی طرح شرم آتی ہے اس شخص سے کہ جو درمیان قبر کے ہے جس طرح کہ جب وہ میری طرف نظر کرتا تھا تو مجھے شرم آتی تھی۔ یہ بھی ترجمہ اس شعر کا ہو جو حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین بزرگون کا حال حیات اور ممات مین یکسان ہو پس مجھے شرم آتی ہو کہ اُنکے مرقد مبارک کے سامنے مسئلے کا جواب دون کیونکہ مجھے اسوقت بھی آپ سے ویسی ہی شرم ہو جیسے کہ زندگی مین تھی رحمۃ اللہ علیہ۔

چوالیسواں باب حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ طریقت کے شیخون کے شیخ وہ حقیقت کی اصلون کی اصل وہ عالم کی شمع وہ حرم شریف کے چراغ وہ انسان طاق خواص حضرت عمرو بن عثمان مکی قدس اللہ روحہ العزیز طریقت کے بزرگون سے تھے اور اس قوم کے سردارون سے تھے اور بڑے حشمت والے اور معتبر اس جماعت کے تھے اور تمامی اُنکے فرمانبردار و معتقد تھے اور آپ کا کلام مقبول انام تھا اور ریاضت اور ورع سے مخصوص تھے اور حقائق اور لطائف سے موصوف تھے آپ کے کل اوقات بہت اچھی طرح گذرتے تھے سکر سے پاک صحو سے پر تھے آپ کی تصانیف طریقت مین عمدہ عمدہ ہین آپ کے مرید حضرت جنید بغدادی تھے حضرت ابو سعید خراز کے صحبت یافتہ اور پیر حرم تھے سالہا سال مکۂ معظمہ مین معتکف رہے۔ نقل ہے کہ ایکروز آپنے حسین بن منصور حلاج کو دیکھا کہ کچھ لکھ رہے ہین آپ نے پوچھا یہ کیا ہی کہا مین کچھ لکھتا ہون تاکہ قرآن کے ساتھ مقابلہ کرون

حضرت عمرو بن عثمان رح نے اُنکے حق مین بد دعا کی اور اُنکو جھٹلا دیا بزرگانِ دین نے اسطرح پر
فرمایا ہی کہ حضرت منصور پر جو واقعہ کہ واقع ہوا وہ آپ ہی کی بد دعا کا اثر تھا۔ نقل ہی کہ
ایک وہ گنج نامی کا ترجمہ آپ کے مصلے کے نیچے رکھا تھا آپ اُٹھکر وضو کو گئے وضو کے درمیان آپ کے
دل مین آیا آپ باہر آئے اور فرمایا لے گئے جب دیکھا تو فی الواقع لے گئے تھے آپنے فرمایا وہ مرد
کہ وہ گنج نامہ لے گیا ہی اُسکے ہاتھ پاؤن کاٹین گے اور سولی پر چڑھاوین گے اور اُسکو جلاوین گے
اور اُسکی خاک اور راکھ کو ہوا مین اُڑاوین گے وہ گنج نامہ کو چُراتا ہی اُسکو گنج کے سِرّ تک پہونچنا چاہئیے
اور اُس گنج نامہ مین یہ لکھا تھا کہ اُسوقت کہ آدمؑ کی جان مینے قالب مین پھونکی تمام فرشتونکو
فرمایا کہ سجدہ کرو سبنے سر خاک پر دھرا مگر ابلیس لعین نے کہا کہ مین سر دونگا جان ہارونگا لیکن
سجدہ نہ کرونگا اور مین پسند کرتا ہون کہ مجھے لعنت کرین اور باغی اور بدکار اور ریاکار کہین
حاصلِ کلام یہ ہی کہ سجدہ نکرنا تھا اور نہ کیا آخرکار حضرت آدم علیہ السلام کے سِرّ کو دیکھا اور اُس سے
واقف ہوا اور یہی وجہ ہے ابلیس لعین کے سوا کوئی آدم علیہ السلام کے سِرّ پر واقف نہوا اور
کسی نے ابلیس لعین کے سِرّ کو نہ جانا مگر آدم علیہ السلام نے۔ پس ابلیس لعین نے آدم علیہ السلام کے
سِرّ پر اطلاع پائی اس سبب سے سجدہ نکیا آخرکار دیکھا کیونکہ سِرّ کے دیکھنے مین مشغول تھا ابلیس
لعین اسی سبب سے مردود ہوا کہ اُسکی آنکھون پر خزانہ رکھا تھا ارشاد ہوا کہ ہمنے ایک خزانہ
خاک مین رکھا ہی اور شرطِ گنج وہ ہی کہ ایک شخص دیکھے ولیکن شرط یہ ہی کہ سر اُسکا کاٹ لین
تا کہ چغلخوری نکرے ابلیس لعین نے فریاد بلند کی کہ مجھے فرصت دیجیے اور مارے جانے سے
امان۔ اگرچہ مین واقف اس گنج سے ہون اور بے پرواہی کی شمشیر کو حکم ہوا کہ اِنَّکَ
مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ یعنے تحقیق تو مُہلت دیے گیون سے ہی لیکن ہم تجھکو خلائق مین مشہور اور بدنام
کرینگے تا کہ تو جھوٹا کہلائے اور کوئی تجھکو راستگو نہ جانے اور کہین کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ
عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ یعنے وہ شیطان ہی سچ کب بولے گا اسلیے کہ پھٹکارا ہوا ہی اور راندہ اور مردود
اور بدنام و گمنام ہی حضرت عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ سے گنج نامی کا یہ مضمون تھا اور تمامی کو

کتاب محبت مین درج فرمایا ہو کہ حق تعالے نے دلون کو جانون سے سات ہزار سال پہلے پیدا
کیا اور انکے روضے مین رکھا اور سرون کو جانون سے ایک ہزار برس پہلے پیدا کیا اور
وصل کے درجے مین رکھا اور ہر روز انپر تین سو ساٹھ نظرین کرامت کی کین اور محبت کے کلمے
جانون کو سنوائے اور تین سو ساٹھ لطیفے انکے دلون پر ظاہر کیے اور تین سو ساٹھ بار کشف
جمال کی سر پر تجلی کی آخر کار ان سب نے مخلوق مین نظر کی اپنے سے بزرگتر کسی کو نہ دیکھا حق تعالے
نے اسلیے انکا امتحان کیا سر کو جان مین محبوس و مقید کیا جان کو دل مین قید کیا اور دل کو تن
مین رکھا پھر عقل کو ان مین مخلوط کیا اور نبیون کو بھیجا اور اپنے احکام دیے تب تو ہر ایک ان مین سے
اپنے اپنے مقام کا جویان ہوا حق تعالی نے انکو نماز کا حکم فرمایا مطابق فرمان خدا کے تن نماز مین
دل محبت مین مصروف ہوا جان ساتھ قربت کے پہونچی سر وصلت سے واصل ہوا۔ نقل ہے
کہ حضرت عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے حرم کعبہ سے اہل عراق کو نامہ لکھا کہ اے جنید اے حریری اے شبلی
جانو کہ تم عزیزون اور پیرون عراق سے ہو خلائق سے جو کوئی کہ زمین حجاز اور جمال کعبہ کا مشتاق ہو
اس سے کہدو لَم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس اور جو کوئی کہ بساط قرب اور درگاہ عزت کا مشتاق
ہو اس سے فرمادو لم تکونوا بالغیہ الا بشق الارواح اور آخر نامے مین لکھا کہ یہ خط ہے عمرو بن عثمان کی
سے اور مرشدون اور عزیزون حجاز سے کہ یہ سب با خود ہین اور در خود ہین اور بے خود ہین اور
اگر تمسے کوئی ہو کہ ہمت بلند رکھتا ہو اس سے کہدو کہ آئے اس راہ مین کہ اسمین دو ہزار آگ کے
پہاڑ ہین اور دو ہزار دریا مغرق اور مہلک اور اگر یہ مرتبہ نہین رکھتے ہو تو دعوی مت کرو کہ
صرف دعوی پر کچھ نہین دیتے جب نامہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو پہونچا آپنے عراق کے
پیرون اور مرشدون کو جمع کیا اور وہ خط انکے سامنے پڑھا پھر حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا آؤ اور کہو کہ ان آگ کے پہاڑون سے انکی کیا غرض ہے سب نے کہا کہ مراد اس سے
نیستی ہے جبتک کہ مرد دو ہزار بار نیست نہووے اور دو ہزار بار ہست نہووے وہ حضرت
جل وعلا کی درگاہ تک نہین پہونچتا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مینے ان دو ہزار سے

سیدا ایک کے طے نہین کیا ہے حضرت حریری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ بڑی خوش قسمت اور
صاحب نصیب ہین کہ آخر کار راہ کا ایک حصّہ تو طے کر لیا ہے مجھے دیکھو کہ ابھی تین قدم سے زیادہ
نہین چلا ہون اُسوقت حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ ہای ہای کرنے لگے اور زار زار روئے اور فرمایا
خوش حال آپ کا کہ آپ ایک پہاڑ کو طے کر چکے ہین اور بھی آپ کہ تین قدم چلے ہین وای بر حال من
کہ مینے اس راہ کی گرد بھی دور سے نہین دیکھی ہے۔ نقل ہے کہ جب عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ
اپنے ایک جوان دوست کے ملنے کو کہ جو آپ کا بڑا رفیق تھا اصفہان مین آئے اتفاق سے وہ
جوان بیمار ہو گیا اور بیماری طول پکڑ گئی ایک روز ایک جماعت اُسکی بیمار پرسی کو آئی۔
جوان نے حضرت عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کیا کہ قوّال کو فرمایئے کہ ایک
بیت پڑھے حضرت شیخ نے قوّال سے ایک عربی کی بیت پڑھنے کو جسکا ترجمہ یہ ہے ارشاد کیا
مین بیمار پڑا ہون کوئی میری پرسش کو نہین آتا حالانکہ مین ہمیشہ ہر ایک کی بیمار پرسی کو جایا کرتا
تھا۔ جون ہی وہ شعر اُس جوان نے سُنا فی الفور اچھا ہو گیا کمزوری اور ناتوانی بالکل رفع
ہو گئی اُس جوان کے باپ نے یہ معاملہ دیکھکر اس جوان کو حضرت عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے
سپرد کیا اور ایک بزرگون سے ہوا۔ لوگون نے۔ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ کے معنی
پوچھے آپ نے فرمایا معنے یہ ہین کہ جب بندہ کی نظر علم وحدانیت کی عظمت اور ربوبیت کے
جلال پر پڑتی ہے تو دل کشادہ ہو جاتا ہے بعد اُسکے اُسکی نظر جس چیز پر پڑتی ہو وہ اُسکو
نیست و نابود دکھائی دیتی ہے اور فرمایا خدا کرے تم ایسے ہو جاؤ کہ پرہیز کرو ایسی چیز مین فکر
کرنے سے کہ خدای تعالیٰ کی عظمت سے ہے یا ایسی چیز مین کہ خدای تعالےٰ کی صفات سے ہو کیونکہ
خدائے تعالیٰ مین تفکّر کرنا معصیت ہے اور کفر۔ اور فرمایا جمع وہ ہو کہ حق تعالیٰ نے خطاب کیا
بندون کو روز میثاق مین اور تفرقہ وہ ہے کہ اُسکے حالات سے بیان کرے اور فرمایا کہ
دوستون کے وجد کی کیفیت بیان نہین ہو سکتی کیونکہ وہ خدائے تعالیٰ کا بھید ہے نزدیک
مومنون کے اور فرمایا اوّل مشاہدہ قربت ہے اور معرفت علم الیقین اور حقیقتین اُسکی۔

اور فرمایا اوّل مشاہدہ سے ترقیاں یقین کو حاصل ہوتی ہیں و یقین کا اوّل حقیقت کا آخر ہو اور فرمایا محبت داخل ہے رضا میں اور رضا محبت سے علیحدہ نہیں اسلیے کہ تو دوست نہیں رکھتا مگر اس چیز کو کہ اس سے راضی ہووے اور راضی نہوگا جبتک کہ اسکو دوست نرکھے گا اور فرمایا کہ تصوف یہ ہے کہ بندہ ہر وقت میں مشغول ساتھ اس چیز کے ہووے کہ اسوقت میں وہ اولیٰ تر ہووے اور فرمایا صبر ٹھہرنا ہووے ساتھ خدای تعالیٰ کے اور اختیار کرنا بلا کا ساتھ خوشی اور آسانی کے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَحْکَمُ بِالصَّوَابِ:-

پینتالیسواں باب حضرت ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ باکی کے جہان کے پختہ و کامل و دانش کے مقام کے سوختہ و اکمل وہ طریقت کے محل کے صدر نشین وحقیقت کے سمندر کے غریق و آشنا و اعزاز کے عالم کے معظم و سرفراز اپنے وقت کے قطب حضرت ابو سعید خراز بزرگ شائخون سے تھے اور قدیم نیکو کاروں سے اور انوار باطنی سے منوّر اور پرہیزگاری اور نفس کُشی میں کامل تھے اور کرامت سے مخصوص اور حقائق اور دقائق میں اکمل اور ہر فن میں یکتا تھے اور مرید برداری میں ایک آیت تھا اور انکو لسان التصوف کہا ہو اور یہ لقب اس سبب سے پایا کہ اس علم میں کسی کو زبان حقیقت مثل آپکے نہ تھی اور اس علم میں چار سو کتابیں تصنیف کیں اور تجرید اور انقطاع میں بےمثل تھے اور اصل آپ کی بغداد سے تھی اور ذو النون رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا اور حضرت بشر رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے تھے اور طریقت میں مجتہد تھے اور اوّل اوّل بقا اور فنا کا بیان آپ ہی نے کیا اور اپنی طریقت کو ان ہی دو عبارت پر شامل کیا اور دقائق علوم میں ظاہری علما سے بعض نے آپ پر انکار کیا اور آپ کو کفر سے منسوب کیا بوجہ بعضی لفظوں کے کہ آپ کی تصنیفات میں دیکھے اور اس کتاب کا نام کتاب السر تھا بڑے بڑے مفتی اس کے معنی

سمجھنے سے قاصر تھی اور آپ نے اسمین منجملہ دیگر عبارت کے یہ عبارت بھی لکھی تھی کہ ان العبد اذا رجع
الی اللہ و تعلق باللہ و سکن فی قرب اللہ قد نسی نفسہ و ما سوی اللہ فلو قلت لہ من این
انت و این ترید لم یکن لہ جواب غیر اللہ یعنے جب بندہ خدا کی طرف رجوع ہوا اور تعلق پکڑا
ساتھ خدا کے اور اُسکے قُرب مین ساکن ہوا تحقیق اپنے نفس کو اور ماسوی اللہ کو فراموش کرتا ہے
اگر اس سے کہیں کہ تو کہان سے ہے اور کیا چاہتا ہے اسکو کوئی جواب اس سے خوب تر نہ معلوم ہو کہ کہے
اللہ یعنے اس قوم کی صفت مین خود حق جل شانہ فرماتا ہے کہ اگر قوم مین سے کسی کو پوچھین تو کیا
چاہتا ہے تو وہ کہے گا اللہ جل جلالہ اور اگر تمامی اعضا اُسکے اس مقام مین بول مین آوین
تو سب سے بھی آواز بلند ہو کہ اللہ جل جلالہ کیونکہ ہر ایک عضو اُسکا نور سے معمور اور
حق کے جذبے سے مجذوب ہو جاتا ہے اور قرب مین اس حد کو پہونچتا ہے کہ کوئی شخص اُسکے
روبرو اللہ نہین کہہ سکتا اسلیے اس سے جو لفظ اللہ صادر ہوتا ہے اصل حقیقت سے ہوتا ہے
نہ اس بندے سے۔ پس ظاہر ہے کہ جو کوئی اس مقام کو نہ پہونچا ہو وہ کیونکر اُسکے سامنے
لفظ اللہ کہہ سکتا ہے اور تمامی عقلا کی عقل اس مقام مین چکر مین آجاتی ہے اور فرمایا کہ
مین برسون صوفیون کی صحبت مین رہا کبھی میرے اور اُنکے درمیان مخالفت نہ آئی اسلیے
کہ مین اُنکے ساتھ بھی رہا اور اپنے ساتھ بھی اور فرمایا سب کو اختیار دیا ہے قرب اور بُعد کے
درمیان۔ مینے بُعد کو اختیار کیا کیونکہ مجھے طاقت قُرب کی نہین تھی جیسا کہ لقمان نے کہا
مجکو اختیار دیا درمیان حکمت اور نبوت کے مینے حکمت کو اختیار کیا کیونکہ مینے اپنے مین
برداشت نبوت کے بار کی نہ دیکھی۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک رات مینے خواب
مین دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اُترے اور مجھ سے پوچھا کہ صدق کیا ہے مینے کہا الوفا
بالعھود دونون نے کہا صدقت اور پھر آسمان پر چلے گئے اور فرمایا ایک رات مینے
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرمایا کہ تو مجکو دوست رکھتا ہے
مینے کہا معاف رکھیے کہ خداوند عزوجل کی دوستی مین ایسا مشغول ہون کہ ہر طرف سے بیخبر ہون

فرمایا جسنے خدا کو دوست رکھا اُسنے مجھی کو دوست رکھا اور آپ نے فرمایا کہ مین نے
ابلیس لعین کو خواب مین دیکھا۔ مینے لاٹھی اُٹھائی کہ اُسکو مارون ایک ہاتف نے آواز دی
کہ وہ عصا سے نہین ڈرتا ہے بلکہ وہ اُس نور سے ڈرتا ہے کہ دل مین مومن کے ہوتا ہے
مینے اُس سے کہا کہ آ اُسنے کہا مین تمھارے پاس آکر کیا کرون تمنے اُس چیز ہی کو دل سے نکال ڈالا ہے
جس سے کہ مین لوگون کو فریب دیتا ہون مینے کہا وہ کیا چیز ہے کہا دُنیا بعد اِس کے
واپس چلا اور پھر پلٹ کر دیکھا اور کہا مین تمھارے مین ایک لطیفہ پاتا ہون جس سے
امید کرتا ہون کہ اُسکے ذریعے سے مین تم سے اپنی مُراد پاؤن مینے کہا وہ کیا ہے۔ کہا
لڑکون کی مصاحبت اور فرمایا کہ مین دمشق مین تھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
خواب مین دیکھا کہ آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر
تکیہ دیے تشریف لا رہے ہین اور مین ایک بیت پڑھتا ہوا اپنے سینے پر انگلی سے اشارہ
کر رہا تھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِسکی بدی اِسکی نیکی سے زیادہ ہو
یعنے سماع نہ کرنا چاہیے۔ نقل ہے کہ حضرت ابو سعیدؒ کے دو بیٹے تھے ایک نے آپ کے روبرو
وفات پائی ایک رات آپ نے اُسکو خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدای تعالے نے تیرے ساتھ
کیا معاملہ کیا اُسنے کہا کہ مجکو اپنے ہمسایے مین اُتارا اور بزرگ کیا حضرت ابو سعیدؒ نے فرمایا اے
بیٹے مجکو وصیت کر اُسنے کہا ای باپ بد دلی سے خدای تعالی کے ساتھ معاملہ مت کرنا آپنے فرمایا
اور کچھ کہو اُسنے کہا ای باپ اگر مین کہون تو آپ طاقت نہین رکھتے آپنے فرمایا مین خدای تعالے
سے توفیق چاہونگا کہا ای باپ اپنے اور خدای تعالے کے درمیان ایک پیراہن کے سوا
مت رکھ بعد اسکے حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ تیس برس تک زندہ رہے آپ نے دوسرا
پیراہن نہ پہنا اور آپنے فرمایا کہ ایک وقت نفس نے مجکو اسیر کیا اور کیا کہ خدای تعالی اسے کوئی
چیز چاہون ایک ہاتف نے آواز دی کہ خدای تعالی سے خدای تعالی کے سوا اور کچھ نہ مانگا چاہیے
آپکا مقولہ ہے کہ مین شرماتا ہون کہ جس حال مین کہ خداوند تعالی کفیل روزی کا ہو مین دوسرے

وقت کے واسطے سیر وغیرہ اُٹھا رکھون اور آپنے فرمایا مین ایک مرتبہ جنگل مین جارہا تھا بھوک نے مجھیر غلبہ کیا نفس نے کچھ چیز طلب کی اور کہا کہ خدای تعالی سے کچھ چیز مانگ مینے کہا یہ کام متوکلون کا نہین ہے جب نفس ناامید ہوا تو اُسنے دوسرا مکر شروع کیا اور کہا اگر تو کھانا نہین چاہتا ہی تو صبر کی توفیق چاہ مینے قصد کیا کہ صبر پر توفیق چاہون حق تعالی کی بارگی میرے شامل حال ہوئی مینے ایک آواز سُنی کہ یہ ہمارا دوست کہتا ہی کہ ہم اُس سے نزدیک تر ہین اور مقرر ہے کہ ہم اُس شخص کو جو ہماری طرف آتا ہی ضائع نہین کرتے تاکہ ہمسے صبر کی قوت چاہے اور اپنی عاجزی اور کمزوری پیش کرے اور خیال کرے کہ نہ اُسنے ہمکو دیکھا ہے اور نہ ہمنے اُسکو یعنے کھانے کی درخواست کرنے سے محجوب ہوا جاتا تھا اسلیے کہ کھانا غیر ہمارا ہے اور صبر کی توفیق چاہنے سے بھی محجوب ہوا چاہتا تھا کہ صبر بھی غیر ہمارا ہی اور فرمایا ایک مرتبہ مین جنگل مین جارہا تھا میرے پاس کچھ بھی توشہ نہ تھا دن بھر بھوکا رہا جب منزل نظر آئی تو مین بہت خوش ہوا کیونکہ وہان ایک چھوہارے کا باغ تھا نفس نے تسکین پائی مینے قسم کھائی کہ اس منزل پر نہ اُترونگا ریتی ہی مین اُتر پڑا اور اُسمین جھپ رہا اتفاق سے ایک قافلہ اُس منزل مین اُترا ہوا تھا اُنھون نے کہین مجھے دیکھ لیا میرے پاس آئے اور بہت کہہ سنکر مجھے اپنے یہان لے گئے مینے اُنسے پوچھا کہ تمنے کیسے جانا کہ مین یہان ہون اُنھون نے کہا ہمنے ایک آواز سُنی کہ ایک نے خدای تعالے کے اولیاؤن مین سے اپنے آپ کو ریگ کے درمیان چھپایا ہی اُسکو پاؤ ہم اس طرف اسلیے آئے اور فرمایا میرا چند روز تک یہی معمول رہا کہ دن رات مین ایکبار کھانا کھاتا تھا ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ جنگل مین جارہا تھا تین روز تک کہانے کو کچھ نہ پایا چوتھے روز مین نہایت کمزور ہوگیا اور طبیعت عادت کے موافق طلبگار کھانے کی ہوئی مین ایک جگہ بیٹھ رہا ایک ہاتف نے آواز دی کہ تو ایسا سبب چاہتا ہی کہ جس سے یہ کمزوری دُور ہوجاوے یا کھانا اب اِن دو سے جو تجکو پسند ہی اُسکو اختیار کر مینے کہا الٰہی مین ایسا سبب چاہتا ہون فی الفور قوت و توانائی مجھ مین آگئی اور مین نے

اسی طرح بے کھائے پیے بارہ منزلیں طے کیں اور فرمایا میں ایکروز دریا کے کنارے جارہا تھا
مینے ایک جوان کو دیکھی گدڑی پہنے تھا اور ایک سیاہی کی دوات لٹکائے تھا مینے اپنے دل مین کہا
اس جوان کی پیشانی سے روشن وظاہر ہو کہ اسکا معاملہ ایسا نہیں ہے آپ فرماتے ہین کہ جب مین
اُسکے چہرے کی طرف نظر کرتا تھا تو کہتا تھا کہ دہلون ہے ہوا اور جب دوات کی طرف دیکھتا تھا تو کہتا تھا
حالبعلمون ہے ہو پھر آپ فرماتے ہین کہ میرے دل مین آیا کہ آؤ اس سے پوچھون کہ کون ہو پھر آپ
فرماتے ہین کہ مینے اس سے پوچھا اے جوان خدا کی طرف راہ کیا ہو اُسنے کہا راہین خدا کی طرف
دو ہین ایک راہ خواص کی راہ ہو اور دوسری راہ عوام کی راہ ہو آپ کو خواص کی راہ سے کچھ
بہرہ نہیں ہے ہان عوام کی راہ یہی ہو جسپر تو چل رہا ہو اور اپنے معاملے کو حق تعالیٰ سے وصل
ہونے کا ذریعہ سمجھ رہا ہے اور دوات کو پردہ وحجاب خدا کی راہ کا خیال کر رہا ہو اور فرمایا
ایک روز مین جنگل کی طرف گیا چرواہے کے دس بھاڑنے والے کتون نے جو مجھے دیکھا آکر
مجھکو گھیر لیا مین بیٹھ گیا اور مراقبے مین ہو رہا ایک سپید کتا اُن مین تھا اُسنے اُن دوسرے
کتون پر حملہ کیا اور سب کو میرے پاس سے بھگا دیا اور خود مجھ سے علیحدہ نہوا مین اُٹھا اور چلا
وہ میرے ساتھ ہو لیا لیکن جب مینے دور جاکر نگاہ کی تو اُسکو نہ پایا۔ نقل ہے کہ ایک روز
آپ درع و پرہیزگاری کا بیان فرماتے تھے اتفاق سے عباس المہتدی کا گذر ہوا اور کہا
اے ابو سعید آپ کو شرم نہیں آتی کہ سایے مین دوانقی کے بیٹھا ہو اور زبیدہ کے حوض سے
پانی پیتا ہے اور اُسپر یہ طرہ کہ ورع کا بیان کرتا ہے آپنے فی الفور سر جھکا لیا اور فرمایا تم سچ کہتے
ہو اور آپ کا مقولہ ہے دلون کی پیدائش اُس شخص کی دوستی کے واسطے ہو جو اُنکے ساتھ نیکی
کرتا ہے اور فرمایا عجب یہ ہو کہ جو کہ خداوند تعالیٰ کو محسن نہ جانے کیونکر دل بالکل اُسکو سپرد نہ کیا
اور فرمایا دشمنی بعضے فقیرون کی بعضون کے ساتھ حق تعالیٰ کی غیرت سے ہوتی ہو اسی سبب سے
ایک دوسرے کے ساتھ آرام نہیں پکڑ سکتے اور فرمایا حق تعالیٰ اپنے اولیاؤن سے اعمال کا
مطالبہ کرتا ہے کیونکہ وہ ہرگز بیدار اور مقبول اُسکے ہین جب تو اُنپر روا نہین رکھتا کہ کچھ بیان

اُسکے اور اُسکے حائل و مانع ہوا ور پسند نہین کرتا کہ اُنکو اُسکے سوا کسی کام مین راحت و
چین حاصل ہو اور فرمایا جب حق تعالےٰ چاہتا ہے کہ دوست پکڑے بندے کو اپنے ذکر کا
دروازہ اُسپر کشادہ کرتا ہے پھر اُسکو فردانیت و وحدانیت کے محل مین اُتارتا ہو اور اپنی
عظمت اور جلال کو اُسپر ظاہر کرتا ہے پس جسوقت کہ اُسکی نظر اُسکے جلال اور عظمت پر
پڑتی ہو وہ اپنی خودی سے پاک ہو کر حق تعالیٰ کی حفاظت مین ہوجاتا ہو اور فرمایا اوّل مقام
اہلِ معرفت کا تحیّر ہے ساتھ عجز اور انکسار اور افتقار کے پھر سرور ہے ساتھ وصل و اتصال کے
پھر فنا ہو ساتھ خبرداری اور انتباہ کے پھر بقا ہو ساتھ انتظار کے اور نہین پہونچی کوئی مخلوق
اِس مقام سے آگے اور اگر کوئی کہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہونچے تو ہم کہین گے کہ
پہونچے لیکن حسب حوصلہ جیسا کہ سب پر حق تعالیٰ ایکبار متجلی ہوگا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
پر سٹو بار اور ہر شخص پر اُسکے حوصلے کے موافق جیسا کہ پہلے اس سے ہمنے بیان کیا ہو ذکر حضرت
ابو تراب اور بایزید کے مرید کا اور فرمایا جو کہ گمان لیجاتا ہو کہ کوشش و مشقت سے واصل بحق ہوگا
آپ کو بے نہایت رنج مین ڈالتا ہے اور جسنے کہ گمان کیا کہ بغیر کوشش و مشقت حق تعالےٰ
تک رسائی ہوگی اُسنے بھی اپنے آپ کو تمنا ے بے نہایت مین ڈالا اور فرمایا خلق خدای تعالےٰ
کے قبضے مین ہو اور اُسکی ملک مین ہو جسوقت کہ بندے کو حق تعالےٰ کا مشاہدہ ہوتا ہے خدا
اور بندے کے درمیان اور بندے کے اسرار اور بندہ کے وہم کے درمیان سوای خدا کے
کچھ باقی نہین رہتا اور فرمایا اپنے وقت عزیز کو سوائے عزیز چیزون کے بدلے نہ دینا چاہیے
اور بندے کی عزیز ترین چیزون مین وہ شغل ہے کہ درمیان ماضی اور مستقبل کے ہو یعنی اپنے
وقت کو نگاہ رکھے اور فرمایا جو کہ نورِ فراست سے دیکھتا ہو نور حق سے دیکھتا ہو اور اُسکے
علم کا مادہ حق سے ہوتا ہے اسلیے سہو و غفلت اُسکے پاس نہین پھٹکتی بلکہ حکم حق ہوتا ہو
کہ بندے کی زبان اُس سے گویا کرتا ہے اور فرمایا حق تعالےٰ کے بندون سے ایک قوم ہو
کہ خداے تعالےٰ کے خوف نے اُنکو خاموش کر رکھا ہے اور وہ خدا سے فصاحت اور بلاغت

کے ساتھ گویا ہین - اور فرمایا جس کسی کے دل مین معرفت نے قرار پکڑا اُسکو چاہیے کہ دونون جہان مین اُسکے سوا نہ دیکھے اور اُسکے سوا نہ سُنے اور اُسکے سوا غیر کے ساتھ مشغول نہووے اور فرمایا فنا فنا کے بندہ سے مراد ہے از روی بندگی اور بقا بقا کے بندہ سے مراد ہے از روے حضور الٰہی اور فرمایا فنا محو ہونا ہی حق مین اور بقا حضور ہی ساتھ حق کے اور فرمایا قُرب کی حقیقت پاکی دل کی ہی تمام چیزون سے اور آرام پکڑنا دل کا حق تعالیٰ کے ساتھ اور فرمایا جو باطن کہ خلاف ظاہر ہو باطل ہے اور فرمایا ذاکر کا ذکر تین قسم پر ہے ایک تو وہ ذکر کہ زبان سے ہوتا ہی اور دل اُس سے غافل ہوتا ہی اور اسکو ذکر عادی کہتے ہین اور دوسرے وہ ذکر کہ زبان سے ہوتا ہی اور دل حاضر ہوتا ہی ایسا ذکر ثواب طلب ہے تیسرے وہ ذکر کہ دل ذکر مین مشغول ہوتا ہی اور زبان گونگی - یہ ذکر ایسا ذکر ہے کہ اسکا مرتبہ خدا کے سوا کوئی نہین جانتا اور فرمایا توحید تمام چیزون سے خالی ہوکر بالکل خدا کی طرف رجوع کرنا ہے اور فرمایا جب تک کہ عارف نارسیدہ ہی مدد چاہتا ہے ہر چیز سے اور جب کہ رسیدہ ہوتا ہے خدا کے فضل سے سب چیزون سے مستغنی اور بے پروا ہوجاتا ہے اور ساری چیزین اُسکی محتاج ہوجاتی ہین اور فرمایا قُرب کی حقیقت وہ ہی کہ دل مین کسی چیز کا خیال نہ گذرے اور اگر سامنے بھی آئے تو اُسکی طرف توجہ نہو اور فرمایا علم وہ ہی کہ تجکو علم مین لاوے اور یقین وہ ہی کہ اُٹھا لیوے تجکو اور فرمایا تصوّف تمکین ہے وقت سی لوگون نے تصوّف سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ ہی کہ اپنے خداوند سے صاف اور اُسکے انوار سے معمور اور اُسکے اذکار سے پُرلذت رہے اور لوگون نے پوچھا تصوّف سے آپنے فرمایا کیا ہی گمان تیرا ساتھ اُس قوم کے کہ دیتے ہین تا کہ گشایش پاوین اور منع کرتے ہین تا کہ نباوین پھر ندا کرتے ہین ساتھ اسرار کے کہ برگزیدہ کرے اوپر ہمارے لوگون نے پوچھا کہ عارف روتا بھی ہے آپنے فرمایا ہان جب تک کہ راہ مین ہے جب قُرب کے حقائق کو پہونچا اور وصال کا ذائقہ چکھا اُسکا رونا موقوف ہوجاتا ہے اور فرمایا عیش زاہد کا خوش نہو دے کیونکہ ساتھ اپنے مشغول ہو

اور فرمایا خلق عظیم وہ ہے کہ اسکو ہمت نہووے سوای خداے تعالی کے اور فرمایا توکل دل کا بھروسا کرنا ہے حق سبحانہ وتعالے پر اور فرمایا توکل ایک اضطراب ہے بے سکون اور ایک سکون ہے بے اضطراب یعنی صاحب توکل کو چاہیے کہ ایسا ہی مین ایسا مضطرب ہے کہ ہرگز اسکو سکون نہووے اور قرب کی یافت مین سکون اسکو ایسا ہووے کہ ہرگز اسکو جنبش نہووے اور فرمایا جو کہ غالب نہین آسکتا اُس چیز پر کہ اسکے اور خدای تعالی کے درمیان ہو تقوی اور مراقبے اور کشف اور مشاہدے کو نہین پہونچ سکتا اور فرمایا عبودیت کی صفا پر مغرور رہونا چاہیے کیونکہ منقطع ہو نفس سے اور ساکن ہو ساتھ خدای تعالی کے لوگون نے کہا کیا وجہ ہے کہ حق توانگرون کا درویشون کو نہین پہونچتا ہو آپنے فرمایا تین وجہ ہین ایک وہ کہ مال اُنکا حلال نہین دوسرے مال کے موافق اُنکا عمل نہین تیسرے یہ کہ درویشون نے قناعت کو اختیار کیا ہے ۔ والسلام علے خیر الانام ؎

چھیالیسوان باب حضرت ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ وحدت کے مجذوب وہ عزت کے مسلوب وہ قبلۂ انوار وہ نقطۂ اسرار وہ اپنے آپ کو ہلاک کیے ہوئے درد اور دوری سے وہ لطیفِ عالم حضرت ابو الحسن نوری یکتای زمانہ اور پیشوای وقت اور ظریف اہل تصوف تھے اور شریف اہل محبت اور ریاضات غریب اور معاملات پسندیدہ اور نکات عالی اور رموزات عجیب اور نظر صحیح اور فراست صادق اور عشق کامل اور شوق بے نہایت رکھتے تھے اور مشائخ آپ کی مشیخت پر متفق تھے اور آپ کو امیر القلوب کہتے تھے اور قمر الصوفیہ کہکر پکارتے تھے آپ مرید حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور حضرت احمد حواری رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ تھے اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ہم زمانہ تھے اور طریقت مین مجتہد اور صاحب مذہب تھے اور علما اور مشائخ کے صاحب صدر تھے آپ طریقت مین براہین قاطع اور دلائل ساطع رکھتے تھے اور قاعدہ

آپ کے مذہب کا یہ تھا کہ آپ تصوّف کو فقر پر فضیلت دیتے تھے اور آپ کا معاملہ حضرت جنید
رحمۃ اللہ علیہ کے موافق تھا اور آپ کی طریقت کی روشون سے ایک عمدہ روش یہ ہے
کہ صحبت بے ایثار کو حرام جانے اور مصاحبت مین مصاحب کا حق اپنے حق پر اختیار کرے
اور کہے صحبت درویشون کے ساتھ فریضہ ہو اور گوشہ نشینی ناپسندیدہ اور ایثار صاحب
صاحب مکرر پر بھی فریضہ کہے اور آپ کو نوری اسوجہ سے کہتے تھے کہ جب آپ اندھیری رات مین
کلام فرماتے ایک ایسا نور آپ کے دہن مبارک سے باہر آتا کہ گھر روشن ہو جاتا اور بھی اسوجہ سے
نوری کہا ہے کہ آپ اپنی فراست کے نور سے اسرار باطن کی خبر دیتے تھے اور اسوجہ سے بھی کہا ہو
کہ آپ کا عبادت خانہ بیابان مین تھا کہ رات بھر اسمین نماز پڑھا کرتے تھے اور لوگ وہان
زیارت کو جاتے تھے رات مین ایک نور دیکھتے کہ چمک رہا ہو اور آپ کے عبادت خانے پر سے ٹکلا رہا ہے
اور ابواحمد مغازلی نے کہا ہو کہ مینے کسی شخص کو نوری رح کے برابر عبادت کرتے نہین دیکھا لوگون
نے کہا حضرت جنید رح کو انھون نے کہا نہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو اور نہ اور کسی کو اور آغاز مین
آپ کا یہ حال تھا کہ ہر روز علی الصباح گھر سے روٹیان لیکر باہر تشریف لاتے کہ دکان کو جاتا ہون
روٹیان خیرات کرتے اور مسجد مین جاتے اور ظہر کے وقت تک نماز مین مشغول رہتے پھر دکان پر آتے
گھر کے لوگ جانتے کہ آپ جو روٹی لے گئے تھے دکان پر کھائی ہو اسیطرح سے آپ نے بیس
برس تک کیا اور کوئی آپ کے احوال پر مطلع نہوا نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ مینے برسون
مجاہدہ کیا ہے اور گویا کہ آپ کو قید خانے مین رکھا ہو اور لوگون سے ملنا جلنا بالکل ترک کیا ہے
اور بڑی بڑی ریاضتین کھینچی ہین لیکن راہ مجھپر کشادہ ہوئی پھر مینے اپنے دل مین کہا اب
ایسا کار کرنا چاہیے جس مین کشائش کار ہو یا تو غرق ہی ہو جاؤن یا نجات ہی پا جاؤن
یہ سوچ کر مینے کہا ہے تن تو نے برسون اپنی مراد کے موافق کھایا اور دیکھا اور کہا اور سنا اور گیا
اور آیا اور سویا اور اٹھا اور عیش کیا اور مزے اڑائے اور سچ پوچھیے تو یہ سب تجھپر تاوان
و ڈنڈ ہے اب تو کنوئین کی طرف چل تاکہ مین تجکو اسمین قید کرون اور حق تعالےٰ کے

طوق کا پٹہ تیری گردن میں ڈالوں اگر تو اُسپر صابر رہیگا تو صاحب دولت ہوجائیگا اور
ضرور ہے کہ تو حق تعالےٰ کی راہ مین واصل ہوگا ورنہ ہلاک ہی ہوجائیگا پھر میںنے چالیس
برس تک ایسا ہی کیا مینے سن رکھا تھا کہ اس جماعت کے دل نازک ہوتے ہین کہ جو کچھ کہ وہ دیکھتے
ہین اور سنتے ہین اُسکے اسرار پر واقف ہوجاتے ہین لیکن مینے اپنے مین اس سے کچھ بھی نہ دیکھا
مینے کہا قول انبیا علیہم السلام اور اولیا رحمہم اللہ تعالےٰ کا برحق و سچا ہے بیشک ریاضت مین میری
ریا ہے اور نمایش بھری ہی اور یہ قصور میرا ہی اور بالیقین وہان خلاف کو راہ نہین ہے۔
پھر مینے کہا کہ اب اپنے ظاہر و باطن پر نظر ڈالون اور غور کردن کہ کیا علت مجھ مین ہی بالآخر
نہایت غور کے بعد سراغ لگا کہ نفس میرے دل کے ساتھ ایک ہوگیا تھا اور جب نفس دل کے ساتھ
گھٹ جاتا ہے تو یہ بلا و آفت نازل ہوتی ہی کہ جو کچھ دل مین آتا ہی نفس اپنا حصہ اُس سے
اُڑا لیتا ہے اور غور کرنے سے یہ بھی کھل گیا کہ جو کچھ کہ دل حق تعالیٰ کی درگاہ سے حظ و بہرہ
پاتا رہا نفس دل سے اپنا حصہ لیتا رہا اور مزے اُڑاتا رہا اور کسی طرح کی کمزوری و ناتوانی سے
اُس مین سرایت نہ کی۔ جبکہ یہ بھید معلوم ہوگیا تو پھر مینے یہ تدبیر کی کہ نفس میرا جس چیز سے
کہ آسودہ ہوتا تھا مینے اُسکو بالکل ترک کیا اور اُسکے خلاف کرنا شروع کیا مثلاً اگر اُسکو ساتھ نماز
اور روزے کے اُنس ہوتا یا ساتھ صدقہ یا ساتھ خلوت یا ساتھ جلوت کے۔ یقین ان سب کو
ترک کرتا اور سب تعلقون کو قطع کرتا پھر تو اسرار مجھ مین ظاہر ہونے لگے پس نفس سے مینے پوچھا
تو کون ہی اُسنے کہا نامراد اور کہا کہ اب تو اپنے مریدون سے کہدے کہ میرا ٹھکانا نامرادی کی جگہ ہے
پھر مین دجلے پر گیا اور دو ڈونگون کے درمیان کھڑا ہوکر کہنے لگا کہ نہ جاؤنگا جب تک کہ مچھلی میرے
کانٹے مین نہ لگیگی جب لگ گئی تو مینے کھینچی اور مینے اللہ تعالےٰ کا شکر کیا کہ میرا کام بن گیا اُسیوقت
مین حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا اور اُنسے کہا کہ مجھے ایسی کشایش و فتوح حاصل ہوئی ہی
حضرت جنیدؒ نے فرمایا اے ابوالحسن اگر بجاے ماہی کے مار تیرا شکار ہوتا تو تیری کرامت ہوتی۔
لیکن جب تو درمیان مین ہی فریب ہے نہ کرامت۔ کرامت وہ ہوتی کہ تو درمیان مین نہ ہوتا

سبحان اللہ وہ آزاد لوگ کیا مرد راہ خدا تھے۔ نقل ہے کہ جب غلام خلیل اس جماعت کی
دشمنی پر آمادہ ہوا اور ہر ایک کے ساتھ خاص خاص طرح سے خصومت ظاہر کی اور خلیفہ کے پاس جاکر کہا
کہ ایک جماعت ایسی پیدا ہوئی ہے کہ گیت گاتی ہے اور ناچتی ہے اور کفر بکتی ہے دن بھر یہی حال رکھتی ہے اور اپنے
گیتوں میں کنایے اور اشاروں کے طور پر باتیں کہتی ہے میرے نزدیک یہ قوم زندیق و بے دین ہے۔ اگر
امیر المؤمنین انکو قتل کا حکم دیوے تو مذہب زنادقہ نیست و نابود ہو جاوے کیونکہ یہ جماعت تمامی کی سردار ہے
اور یہ اگر نیک کام خلیفہ کے ہاتھ سے ہو تو میں اسکا ضامن ہوں کہ روز قیامت کو ایک بڑا ثواب خلیفہ کو
حاصل ہوگا خلیفہ نے حکم دیا کہ ان سب کو حاضر کرو ملازم خلیفہ کے حضرت ابو حمزہ رح اور رقام رح اور شبلی رح
اور نوری رح اور جنید رح اور ان کے اصحاب کی ایک جماعت غرض یہ ہے کہ سب کو خلیفہ کے روبرو لے گئے
پس خلیفہ نے حکم دیا کہ ان سب کو قتل کرو۔ اوّلاً جلاد نے حضرت رقام رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کرنے کا
ارادہ کیا حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ جھٹ لپک کر حضرت رقام کی جگہ جا بیٹھے ہنسی خوشی اور مسکراتے
ہوئے تمام اراکین سلطنت اس بات سے عجب میں آئے اور کہنے لگے اے بیخبر تلوار ایسی چیز نہیں ہے
کہ اس پر جلد بازی کریں اور ابھی تیری باری نہیں ہے حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری طریقت
ایثار پر ہے اور دنیا میں سب سے عزیز ترین چیز زندگانی ہے میں چاہتا ہوں کہ ان چند سانسوں کو
ان بھائیوں کے کام میں کروں تاکہ میں نے عمر کو بھی ایثار کیا ہو حالانکہ ایک نفس دنیا میں میرے نزدیک
آخرت کے ہزار سال سے دوست تر ہے اس لیے کہ یہ سرائے خدمت ہے اور وہ سرائے قربت اور قربت خدمت
سے حاصل ہوتی ہے خلیفہ نے حضرت نوری رح کے اس انصاف اور اس قدم صدق سے متعجب ہو کر
حکم دیا کہ توقف کرو اور قاضی کی طرف رجوع کرو اور قاضی کو حکم دیا کہ انکے کام میں نظر کرے
قاضی نے کہا کہ بغیر کسی دلیل و حجت کے انکو منع نہیں کر سکتے اور قاضی جانتا تھا کہ حضرت جنید
رحمۃ اللہ علیہ علوم میں کامل ہیں اور حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ کا کلام سن ہی چکا تھا اپنے دل میں کہا
کہ اس دیوانہ مزاج یعنی حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی ایسا مسئلہ فقہ کا پوچھوں کہ جسکا انکو جواب
نہ آوے پوچھا کہ بیس دینار پر کیا زکوٰۃ دینا چاہیے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ساڑھے تین دینار

دینا چاہیے قاضی نے کہا یہ کس نے کیا ہے فرمایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا ہے کہ چالیس ہزار
دینار دیدیے اور کچھ بھی اُٹھا نہ رکھا قاضی نے کہا کہ یہ آدھا دینار کیسا ہے کہ آپ نے کہا۔ آپ نے
فرمایا کہ تاوان ڈھونڈا کہ اُن بیس دیناروں کو کیوں جمع کیا کہ آدھا دینار اور اُسکو دینا پڑا
پھر حضرت نوری سے ایک مسئلہ پوچھا آپ نے فی الفور جواب دیا قاضی شرمندہ ہوا اُسوقت حضرت
نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے قاضی تو نے یہ سب پوچھا لیکن ابھی کچھ نہ پوچھا کہ خدا تعالے کے
ایسے مرد ہیں کہ سب کا قیام اُسی پر ہے اور سب کی حرکت اور سکون اُسی پر ہے اور سب زندہ اُسی سے ہیں
اور بولنا اور خاموش رہنا سب کا اُسی سے ہے اور حرکت پانے والے اُسی کے مشاہدہ سے ہیں اگر ایکدم
حق تعالے کے مشاہدہ سے باز رہیں اُنکی جان نکل جائے اُسی سے سوتے ہیں اور اُسی سے کھاتے
ہیں اور جس چیز کی حاجت ہو اُسی سے مانگتے ہیں اور اُسی سے دیکھتے ہیں اور اُسی سے سنتے ہیں اور
اُسی کے پاس موجود رہتے ہیں اگر علم ہے تو یہ ہے نہ یہ کہ تو نے پوچھا قاضی آپ کی بات سے
متحیر ہو گیا خلیفہ سے کہا کہ اگر یہ لوگ زندیق اور ملحد ہیں تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ روے زمین پر
موحد نہیں ہیں پھر خلیفہ نے سب کو اپنے پاس بلایا اور بہت کچھ مہربانی فرمائی اور کہا جو کچھ مانگنا ہو
مانگو سب نے کہا ہماری حاجت اور آرزو یہی ہے کہ ہم سب کو آپ اپنے دل سے فراموش کر دیویں یہ
نہیں ہے کہ آپ اپنی قبولیت سے سرفراز فرمائیں اور نہ یہ کہ اپنے رد سے مہجور کریں کیونکہ ہمارے
واسطے آپ کی جدائی آپکے قبول کے مثل ہے اور آپ کا قبول آپکے رد کے مثل ہے خلیفہ بہت
رویا اور سب کو بڑی عزت اور حرمت سے رخصت کیا۔ نقل ہے کہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک مرد کو دیکھا کہ نماز میں اپنی ڈاڑھی کے ساتھ کھیل کر رہا تھا آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کو
حق تعالے کی ڈاڑھی سے باز رکھ یہ بات خلیفہ کو پہونچائی تمام فقیہوں نے اتفاق کیا کہ وہ
اس بات سے کافر ہو گیا اُسکو قتل کرنا چاہیے پس آپ کو خلیفہ کے آگے لے گئے خلیفہ نے
پوچھا یہ بات آپ نے کہی آپ نے فرمایا ہاں کہا کیوں آپ نے فرمایا بندہ کسکی ملک ہے
کہا خدا کی ملک ہے کہا پھر بتائیے کہ بندے کی ڈاڑھی کسکی ملک ہوئی کہا اُس شخص کی ملک ہے

آر بندہ جسکی ملاقات ہے پس خلیفہ نے کہا الحمد للہ کہ ہمکو خدای تعالی نے اُنکے قتل کرنے سے بچایا
حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چالیس برس ہوئے کہ میری نفس اور دل کے درمیان
جدائی کی سبب کہ اس چالیس برس مین کوئی آرزو نہ کی اور مجکو کسی شہوت کی طرف نہ لے گیا
اور کچھ میرے دل مین نہ آیا اور بہت اُسوقت ہوا کہ مینے خدای تعالی کو پہچانا اور فرمایا کہ مینے
غیب مین چمکتا ہوا نور دیکھا ہمیشہ اُسکی طرف دیکھتا رہا یہانتک کہ مین تمامی وہ نور ہوگیا
اور فرمایا کہ ایک مرتبہ مینے حق تعالے سے درخواست کی کہ مجکو حالت دائمی عطا فرمائے ایک
ہاتف نے آواز دی کہ ای ابوالحسن دائمی پر صبر نہو سکے گا سوای دائم کے۔ نقل ہے کہ ایک روز
حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے
فریادرسی کے لیے اپنے آپ کو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے آگے خاک پر ڈالا اور کہا کہ ایک مقابلہ
سخت در پیش ہوا ہے اور طاقت میری طاق ہوگئی ہے تیس برس ہوتے ہین کہ یہ معاملہ ہو رہا ہے کہ جب
وہ ظاہر ہوتا ہے تو مین گم ہو جاتا ہون اور جب مین ظاہر ہوتا ہون تو وہ گم ہو جاتا ہے اور اُسکا
حضور میری غائبیت مین ہے بہت کچھ زاری کرتا ہون لیکن وہ یہی کہتا ہے کہ یا تو مین ہی رہون گا
یا تو ہی۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ نے اصحاب سے فرمایا دیکھو ایسے شخص کو کہ دربندہ اور آزردہ اور متحیر
حق تعالی کا ہے پھر حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ای نوری ایسا رہنا چاہیے کہ خواہ ظاہر ہو
خواہ باطن تو نہ رہے بلکہ تمام وہی وہ رہے۔ نقل ہے کہ ایک جماعت نے حضرت جنید
رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آکر خبر دی کہ تین رات دن گذر گئے ہین کہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ
ایک پتھر پر بیٹھے ہین اور اللہ اللہ کہہ رہے ہین نہ کچھ کھایا ہے نہ کچھ پیا ہے اور نہ سوئے ہین
ہان البتہ نماز کے وقت نماز ادا کرتے ہین حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب سے کہا وہ
ہوشیار ہے فانی نہین ہے اسلیے کہ نماز کے وقتون کو جانتا ہے اور اُنکے آداب بجا لاتا ہے
پس یہ تکلیف ہے نہ فنا کیونکہ فانی کو کسی چیز کی خبر نہین رہتی حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا اس طرح نہین ہے کہ تم کہتے ہو کیونکہ وہ وجد مین ہے اور جو لوگ کہ وجد مین ہوتے ہین

محفوظ ہوتے ہین پس خدا انکو نگاہ رکھتا ہے اس سے کہ وقت خدمت کے خدمت سے محروم رہین پھر حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور فرمایا اے ابو الحسن اگر آپ جانتے ہو کہ اسکو خروش پسند ہے اور اس مین فائدہ ہے تو مین بھی خروش مین آؤن اور اگر آپ جانتے ہین کہ رضا بہتر ہے تو اسپر راضی ہو جیے تاکہ آپ کا دل خروش سے فارغ ہو حضرت نوریؒ خروش سے باز رہے اور فرمایا کہ آپ میرے بڑے نیک استاد ہین۔ نقل ہے کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز وعظ فرمارہے تھے حضرت نوریؒ تشریف لے گئے اور ایک کنارے کھڑے ہو گئے اور کہا السلام علیک یا ابا بکر حضرت شبلیؒ نے فرمایا وعلیک السلام یا امیر القلوب آپنے فرمایا کہ حق تعالی راضی نہین ہوتا ایسے عالم سے کہ جسکا علم کے موافق عمل نہو یعنے ایسا ہی ہونا چاہیے کہ کہتا ہو اگر آپ کا عمل موافق گفتار کے ہے تو خیر ورنہ منبر سے اتر آیئے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے غور کیا آپ کو بالکل ٹھیک نہ پایا اتر آئے اور چار مہینے تک گھر مین بیٹھے رہے اور باہر نہ نکلے بعد اسکے لوگ جمع ہوئے اور آپ کو باہر لائے اور منبر پر بٹھایا حضرت نوریؒ نے خبر پائی تشریف لے گئے اور فرمایا یا ابا بکر آپ نے اپنے آپ کو لوگون سے چھپایا اسلیے انھون نے آپ کو منبر پر بٹھایا اور مین نے انکو نصیحت کی مجھے پتھرون سے مار مار کر نکالا اور گھورون مین ڈال دیا حضرت شبلیؒ نے فرمایا یا امیر القلوب آپ کی نصیحت کیا تھی اور میرا پوشیدہ ہونا کیا تھا آپ نے فرمایا میری نصیحت وہ تھی کہ مینے خدای تعالی کی خلق کو خدائے تعالی سے چھڑایا اور آپ کا پوشیدہ ہونا یہ تھا کہ تو حجاب ہوا درمیان خلق کے اور خدای تعالی کے۔ اور آپ کون ہین کہ درمیان خدائے تعالے اور اسکی خلق کے واسطہ ہون پس مین نہین دیکھتا ہون آپ کا کام سوائے فضول کے اور کچھہ۔ نقل ہے کہ ایک جوان پا برہنہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے واسطے اصفہان سے روانہ ہوا حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید کو حکم دیا کہ ایک فرسنگ راہ کو جھاڑ دیکر جھاڑ ڈال کیونکہ ہمارا ایک معتقد پا برہنہ آرہا ہے

گویا کہ آپ کو اسکے آنے کا کشف ہوگیا تھا جب وہ جوان راہ سے پہونچا لوگون نے پوچھا کہ کہان سے آئے ہو اُسنے کہا اصفہان سے حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر وہ بادشاہ کہ اصفہان مین ہے ایک محل ہزار دینار کی لاگت کا طیار کراتا اور ایک کنیزک ہزار دینار کی خریدتا اور دوسرے اسباب اور لوازمات کے ساتھ تجکو دیتا تو تو اس طلب کے مقابلہ مین قبول کرتا یا نہین آور ایسا ہی ہوا تھا کہ اصفہان کا بادشاہ جیسا کہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے کرامت سے فرمایا اس جوان کو دیتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ محل اور کنیزک اور زر ونقد لے اور اس طلب سے باز رہ لیکن اس جوان نے نہ منظور کیا تھا اور آیا تھا اب جبکہ جوان نے اپنی تمامی کیفیت آپ کی زبان مبارک سے سُنی بیقرار ہوگیا اور شور و فریاد کرنے لگا کہ مجھے مت ماریے حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر اٹھارہ ہزار عالم کو ایک طباق پر رکھکر مرید کے آگے دھرین اگر وہ اسکی طرف نظر اُٹھا کر بھی دیکھے تو اسکو پھر زیبا نہین دیتا کہ خدای تعالیٰ کا ذکر کرے۔ نقل ہے کہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ ایک شخص کے پاس بیٹھے تھے اور دونون زار زار رو رہے تھے جب وہ شخص چلا گیا تو آپنے اپنے یارون کی طرف مُنھ کرکے کہا تم جانتے ہو وہ کون تھا انھون نے کہا نہین آپنے فرمایا ابلیس لعین تھا کہ اپنی خدمتون کا ذکر کرتا تھا اور فراق و جُدائی کے درد سے اسطرح رُوتا تھا کہ مین بھی اُسکے ساتھ رُوتا تھا حضرت جعفر خدری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک روز حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ خلوت مین تھے اور مناجات کر رہے تھے مین کان لگائے تھا کہ کیا کہتے ہین آپ کہہ رہے تھے ای بار خدا آپ دوزخیون پر عذاب کرینگے حالانکہ سب آپکے علم اور قدرت اور ارادت قدیم کے پیدا کیے ہوئے ہین اور بیشک آپ دوزخ کو لوگون سے پُر کرینگے حالانکہ آپ قادر ہین اسپر کہ دوزخ کو مجھ سے پُر کردیوین اور اُن سب کو بہشت مین داخل فرمادیوین حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین یہ باتین سُنکر متحیر و حیران رہ گیا پھر مینے اُسی رات کو خواب مین دیکھا کہ کوئی آیا ہی اور مجھ سے کہتا ہی کہ حق تعالیٰ جل جلالہٗ نے فرمایا ہے کہ ابوالحسن سے کہدو کہ ہمنے تجکو اُس تعظیم اور شفقت کے سبب کہ تجکو ساتھ خلق کے ہے بخشدیا۔

نقل ہے کہ حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے ایک طواف گاہ کو خالی پایا
مین طواف کر رہا تھا جب کہ مین حجر الاسود کے قریب پہونچتا تھا یہ دعا کرتا تھا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ
حَالاً وَّ صِفَۃً لَّا اَتَغَیَّرُ مِنْہُ یعنے خدایا مجھے ایسی صفت اور حالت عطا کر کہ اس سے آخر حال تک
نہ پھرون ناگاہ مینے کعبے کے درمیان سے ایک آواز سُنی کہ یا اباالحسن تو چاہتا ہے کہ ہمارے
ساتھ برابری کرے وہ ہم ہی ہین کہ اپنی صفات کو نہین بدلتے لیکن بندون کو بدلنے والا
رکھتے ہین تاکہ ربوبیت عبودیت سے ظاہر ہو۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مین ایک روز
حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا مینے آپ کو دیکھا کہ مُراقبے مین محو ہین ایسے کہ آپ کے
بدن کے رونگٹے تک حرکت نہین کرتے تھے مینے کہا آپ نے ایسا خوب مُراقبہ کس سے سیکھا ہے
آپ نے فرمایا بلی سے کہ چوہے کے بل پر تھی اور مجھ سے بہت درجہ ساکن زیادہ تھی۔ نقل ہے
کہ ایک رات اہل قادسیہ نے ایک آواز سُنی کہ ایک ولی اللہ تعالیٰ کے ولیون سے اس بیابان
مین ہے اور وہان درندے اور گزندے ہین اُسکو پاؤ تمامی باہر آئے اور درندون کے
جنگل مین گئے حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ایک قبر کے اندر آپ بیٹھے تھے اُن لوگون نے
بہت کچھ کہا سُنا اور آپ کو اپنے ہمراہ شہر مین لائے پھر آپ سے پوچھا کہ یہ کیا حال تھا آپنے فرمایا
مین چند روز سے بیابان مین تھا مینے کچھ کھانا نہ پایا جب شہر کے قریب پہونچا اور مینے کھجور کا
باغ دیکھا تو نفس نے بہت خوشی منائی اور مجھ سے کھجورون کی درخواست کی مینے کہا تجھے ابھی
کچھ آرزو باقی ہے اب مین تجکو اس جنگل مین اُتارون تاکہ شیر تجکو پھاڑ ڈالین۔ نقل ہے
کہ ایک روز آپ غُسل فرما رہے تھے ایک چور آیا اور آپ کے کپڑے اٹھا کر لے گیا آپ ابھی پانی سے
باہر نہین آئے تھے کہ چور واپس آیا اُسکے ہاتھ سوکھ گئے تھے حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا الٰہی جب میرے کپڑے واپس لے آیا آپ بھی اُسکے ہاتھ اچھے کر دیجیے فی الفور اُسکے ہاتھ
اچھے ہو گئے۔ نقل ہے کہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ خداے تعالیٰ آپ کے ساتھ کیا
معاملہ کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ جب مین حمام مین جاتا ہون میرے کپڑون کی نگہبانی کرتا ہے

لوگوں نے کہا کیونکر آپ نے فرمایا ایک روز میں حمام میں گیا ایک شخص آکر میرے کپڑے اُٹھالے گیا میں نے کہا خدایا کپڑے میرے مجھے دے فی الفور وہ شخص آیا اور میرے کپڑے مجھکو واپس دیے اور معذرت کی۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ بغداد کے کھجوروں کے بازار میں آگ لگی بہت لوگ جل گئے دو غلام بچے رومی بہت خوبصورت صاحب جمال تھے آگ نے اُنکو بھی گھیرا انکا مالک دور سے فریاد کرتا تھا اور غلاموں کا خواجہ کہہ رہا تھا جو کہ میرے ان دونوں غلاموں کو اس آگ کے درمیان سے باہر نکالے گا میں اُسکو دو ہزار دینار مغربی دونگا لیکن کسی شخص کی یہ مجال نہ تھی کہ اُسکے پاس بھی پھٹک سکے ناگاہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ وہاں جا نکلے اور وہ واقعہ مشاہدہ کیا کہ آپ نے فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور اُس آگ کے اندر قدم رکھا اور اُن دونوں غلاموں کو باہر سلامت نکال لائے غلاموں کے خواجہ نے دو ہزار دینار حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو پیش کیے آپ نے فرمایا انکو اُٹھالے اور اپنے خداوند تعالیٰ کا شکر کر جسنے یہ منزلت اور مرتبت نہ لینے کی وجہ سے ہمکو عطا کی ہے کیونکہ ہمنے دُنیا کو آخرت سے بدلا ہے۔ نقل ہے کہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک خادمہ زیتونہ نام تھی وہ خادمہ بیان کرتی ہے کہ میں ایک روز روٹی اور دودھ آپکے آگے لے گئی تاکہ آپ نوش فرماویں دیکھتی کیا ہوں کہ آپ آگ کا انگارا ہاتھوں میں لیے مل رہے ہیں اور آپکے ہاتھ کی اُنگلیاں کالی ہیں آپ اسیطرح کالی اُنگلیوں سے روٹی کھانے لگے میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ بڑا بدسلیقہ شخص ہے کہ کالی اُنگلیوں سے روٹی کھاتا ہے اور نہیں دھوتا ہے فی الفور ایک شخص آیا اور اُس خادمہ کو گرفتار کرکے کہنے لگا کہ تو جامہ چُراکر لے آئی ہو اور اُسکو کوتوال کے پاس لیجانے لگا حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ باہر تشریف لائے اور فرمایا اُسکو مت مارو کہ جامہ ابھی لاتے ہیں اتنے میں ایک شخص آیا اور وہ جامہ لایا حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے زیتونہ سے فرمایا پھر کہے گی کہ کیا بدسلیقہ آدمی ہو کہ بے ہاتھ دھوئے کھانا کھاتا ہے خادمہ نے کہا کہ میں نے توبہ کی۔ نقل ہے کہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کو دیکھا کہ اُسکا بوجھ بڑا تھا اور گدھا اُسکا مر گیا تھا اور وہ شخص نہایت

حیران تھا اور زار زار رو رہا تھا حضرت نوریؒ نے اس گدھے کے ایک ٹھوکر مار کر کہا کہ تجھ
کیا موقع سونے کا ہے فی الفور وہ گدھا اللہ کھڑا ہوا اس شخص نے بوجھ اسپر لادا اور اپنی
راہ لی۔ نقل ہے کہ حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ آپ کی
بیمار پرسی کو آئے اور پھول اور میوہ لائے بعد اسکے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے
حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ مع اصحاب کے انکی بیمار پرسی کو گئے جب پہونچے تو آپ نے اپنے
اصحاب سے فرمایا کہ یارو ہر ایک تم سے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی بیماری سے ذرا ذرا سا حصہ
بانٹ لیوے سب نے یک زبان ہوکر کہا کہ بانٹ لیا حضرت جنیدؒ اسی دم اچھے ہوگئے حضرت
نوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ جب کسی کی بیمار پرسی کو جاوے تو
اسطرح جائے نہ اسطرح کہ پھول اور میوہ لیجاؤ اور حضرت نوریؒ نے فرمایا کہ میں نے ایک ضعیف بوڑھے کو
دیکھا کہ اسکو کوڑے سے مار رہے تھے اور وہ کچھ غل و شور نہیں کرتا تھا اور صبر کے ساتھ خاموش
تھا جب اسکو قیدخانہ بھیجا تو میں اسکے پیچھے پیچھے گیا اور میں نے کہا ای بوڑھے تو ایسا تو ضعیف و
ناتوان ہے لیکن تعجب ہے کہ تو نے صبر کیونکر کیا اس نے کہا ای فرزند ہمت سے بلا کی برداشت کرسکتے
ہیں نہ تن سے۔ میں نے کہا تیرے نزدیک صبر کیا ہے اس نے کہا یہ ہے کہ بلا و آفت میں مبتلا ہونے کو
ایسا سمجھے جیسا کہ بلا سے نجات پانے کو سمجھتا ہے لوگوں نے پوچھا کہ معرفت کا راستہ کیا ہے آپ نے
فرمایا سات سمندر آگ اور نور کے ہیں جب کہ ان ساتوں کے پار جاتا ہے اسوقت معرفت کا لقمہ
ہوتا ہے اور علم اولین اور آخرین اسپر منکشف ہو جاتا ہے نقل ہے کہ ایک روز حضرت ابو حمزہ قرب
کا بیان فرما رہے تھے حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو حمزہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے ایک مرید سے فرمایا کہ ابو حمزہ
سے کہدو کہ نوری سلام کے بعد کہتا ہے کہ قرب کا قرب کہ جسمیں کہ ہم لوگ ہیں بعد کا بعد ہے لوگوں نے
عبودیت سے سوال کیا آپ نے فرمایا مشاہدۂ ربوبیت ہے پوچھا کہ آدمی خلق کو نصیحت کرنے کا مستحق کب
ہوتا ہے آپ نے فرمایا اسوقت کہ خدای تعالی کو پہچان جاوے اور اسکو وہ توفیق حاصل ہو کہ خدا کی
مخلوق کو وہ سمجھا سکے اور اگر خود ہی خدا کو نہ پہچانا اور نہ سمجھا تو اسکی بلا حق تعالے لے

شہرون اور بندون مین دیا ہو تمام کی طرح پھیلتی ہے لوگون نے اشارت سے سوال کیا آپ نے فرمایا
اشارت بیان کرتا ہے اور بیانا اس اشارت کا حق سے استغراق اسرار ہے ساتھ صدق کے
سوال کیا وجد سے آپ نے فرمایا خدا کی قسم زبان اُسکی حقیقت کی تعریف سے رُکی گئی ہی اور ادیب
کی بلاغت اُسکے جواہر کے وصف سے گونگی ہی کیونکہ وجد ایک بہت بڑا کار ہے اور کوئی درد لا علاج
زیادہ وجد کے علاج سے نہین ہے اور فرمایا وجد ایک شعلہ ہی کہ سِر مین بھڑکتا ہی اور شوق سے ظاہر
ہوتا ہی کہ کل اعضا حرکت مین آتے ہین خوشی سے یا غم سے - پوچھا دلیل کیا ہی اوپر خداے تعالے
کے - آپ نے فرمایا خداے تعالے ہی - لوگون نے کہا پس حال عقل کا کیا ہی آپ نے فرمایا عقل نہایت
عاجز ہے اور عاجز دلالت نہین کرسکتا ہان اُس عاجز پر کہ مثل اُسکے ہووے اور فرمایا راہ
مسلمانی خلق پر بند ہے جب تک سر اوپر خط فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
نہ رکھین ہرگز کشادہ نہووے اور فرمایا صوفی وہ قوم ہی کہ اُنکی جان بشریت کی کدورت سے
آزاد ہوئی ہے اور نفس کی آفت سے صاف ہوئی ہی اور ہوا سے نجات پائی ہی تب صفِ اوّل
اور درجۂ اعلی مین حق کے ساتھ آرام و راحت حاصل کیے ہین اور اُسکے غیر سے بھاگے ہوئے
ہین نہ مالک رہے ہین نہ مملوک اور فرمایا صوفی وہ ہی کہ کوئی چیز اُسکی قید مین نہووے
اور وہ کسی چیز کی قید مین نہووے اور فرمایا تصوّف نہ رسوم ہی نہ علوم لیکن اخلاق ہی
یعنے اگر رسم ہوتا تو مجاہدے سے ہاتھ آتا اور اگر علم ہوتا تو تعلیم سے حاصل ہوتا بلکہ اخلاق ہے
تخلقوا باخلاقِ اللہ اور حق تعالی کے خلق پر متصرف ہونا نہ رسوم پر منحصر ہے اور نہ علوم پر
اور فرمایا تصوّف آزادی ہے اور جوانمردی اور چھوڑنا تکلف کا اور فرمایا تصوّف تمامی
نفس کے حصّون اور نصیبون کا ترک کرنا ہی حق تعالی کے نصیب کے واسطے اور فرمایا تصوّف
دُنیا کی دشمنی اور مولا کی دوستی ہے - نقل ہے کہ ایک دن ایک اندھا شخص اللہ اللہ کہہ رہا تھا
حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ اُسکے پاس گئے اور فرمایا تو اسکو کیا جانے اور اگر جانتا ہے تو
زندہ کیون رہتا ہے یہ سنکر بیہوش ہوکر گر پڑے پھر اُٹھکر جنگل کو چل دیے چلتے چلتے ایک بانس کے

تن میں بھونکے چھرنے لگے وہ بانس آپ کے پاؤں میں چبھتے تھے اور آپ کے پہلو میں گڑتے تھے
خون بہتا تھا ہر قطرہ خون کا کہ بانس کی پتی پر ٹپکتا تھا نقش اللہ ظاہر ہوتا تھا حضرت
ابونصر سراج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کو گھر میں لائے تو کہا کہ کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
آپ نے فرمایا آخر وہیں تو جا رہا ہوں پس اسی دم وفات فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب سے نوری نے وفات کی کسی شخص نے حقیقت میں
سخن صدق نہ کہا کیونکہ صدیق زمانہ وہ تھے رحمۃ اللہ علیہ۔

بینتالیسواں باب حضرت عثمان الحیری رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں

وہ حافظ اسرار طریقت وہ ناظر انوار حقیقت وہ عبودیت کے آشنائی کے ادب یافتہ وہ ربوبیت کے جذبے کے
جگر سوختہ وہ مریدی اور پیری میں سبق بردہ قطب وقت عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے بزرگ
شائخوں سے تھے اور اہل تصوف کے معتبروں کے تھے اور بلند قدر رکھنے والے اور عالی حوصلہ تھے اصحاب
کے مقبول و انواع کرامات اور ریاضات سے مخصوص تھے اور بڑی عظمت اور شوکت والے تھے اور
اشارات بلند رکھتے تھے علم طریقت اور شریعت کے فنون میں کامل و بے نظیر تھے کلام آپ کا
مؤثر تھا کسی شخص کو آپ کی بزرگی میں کلام نہیں ہے جیسا کہ اہل طریقت نے آپ کے زمانے میں کہا ہے
کہ دنیا میں تین مرد خدا ہیں کہ مثل اُن کے چوتھا نہیں ہے حضرت ابو عثمان نیشا پور میں اور حضرت
جنید بغداد میں اور حضرت ابو عبد اللہ جلاء شام میں اور حضرت عبد اللہ بن محمد الرازی رحمۃ
اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جنید اور حضرت رویم اور حضرت یوسف بن الحسین اور حضرت
محمد فضل اور حضرت ابو علی جرجانی وغیرہم کو (اللہ کی رحمت کاملہ ان سب پر ہو) دیکھا لیکن ان میں
سے کسی شخص کو حضرت ابو عثمان سے زیادہ خدائے عزوجل کا شناسا نہ پایا۔ آپ ہی کی بدولت
خراسان میں تصوف کا چرچا ہوا آپ حضرت جنید اور حضرت رویم اور حضرت یوسف بن الحسین

اور حضرت محمد فضل رحمہم اللہ کے ساتھ صحبت بھی رکھتے رہے اور آپ کے تین پیر بزرگوار تھے
اوّل حضرت یحییٰ بن معاذ دوم حضرت شاہ شجاع کرمانی سوم حضرت ابو حفص حداد اللہ کی
رحمت ان سب پر ہو کسی شخص نے مشائخوں اور پیرون کے دل سے ایسا حصہ نہیں پایا
جیسا کہ حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے شہر نیشاپور مین آپ سے استدعا کی اور منبر بچھایا تاکہ
آپ اہل تصوف کا کلام بیان فرمادین آپ کا مقولہ ہے کہ آغاز حال مین کہ میرا لڑکپن کا زمانہ
تھا میرا دل ہمیشہ مجھ سے حقیقت ہر چیز کی طلب کرتا تھا اور اہل ظاہر سے بھاگتا تھا اور ہمیشہ مجھے
یہی خیال رہتا تھا کہ اس طریقے کے سوا کہ عامۂ مردم اُسپر سلوک کر رہے ہین اور طریق بھی ضرور ہے
اور شریعت ظاہر تو ظاہر ہے لیکن شریعت باطن بھی ضرور ہوگی۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ
مکتب کو جارہے تھے چار غلام آپکے پیچھے تھے ایک ترکی تھا ایک رومی ایک حبشی اور ایک کشمیری
سونے کی دوات ہاتھ مین تھی اور زربفت کا عمامہ سر پر اور قیمتی پیرہن بدن مین آپ کی نظر
ایک قافلے پر جا پڑی دیکھا کہ ایک گدھا جسکی پیٹھ زخمی تھی کوّے اُسکی پیٹھ سے گوشت نوچ
نوچ کر کھا رہے ہین اور وہ بیچارہ مجبور ہے اُنکو اڑا نہین سکتا کیونکہ اُسکا منہ پیٹھ تک نہین
پہونچتا تھا آپ کو اُسپر ترس آیا آپ نے غلامون سے فرمایا تم میری ساتھ کیون ہو اُنھون نے کہا
اسلیے کہ جو اندیشہ کہ آپکے دل مین گذرے اُسکے بجالانے مین ہم آپکے مددگار رہون فی الفور آپ نے
اپنی ریشمی قبا اُتار کر اُس گدھے کی پیٹھ پر اُڑھا دی اور اپنی ریشمی دستار بجاے تنگ کے اُسکی کمر پر
باندھ دی اور آگے بڑھے گدھے نے زبان حال سے حضرت ذوالجلال کی درگاہ مین دعا کی
حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ ابھی گھر نہ پہونچے تھے کہ آپ پر جذبہ طاری ہوا آپ ذوق و شوق
سے پر حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس مین گئے اور حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ
کے مبارک کلام سے آپ کا سینہ کھل گیا آپ والدین سے علیحدہ ہوگئے اور مدت تک حضرت
یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین رہے اور ریاضت کشی کی یہانتک کہ ایک جماعت
حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اِدھر آگئی اور آپ نے اُنکی زبان سے

شاہ موصوف کے اوصاف سُنے آپ کو بڑا اشتیاق حضرت شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے دیکھنے کا
پیدا ہوا آپ نے اجازت چاہی اور شہر کرمان کو روانہ ہوئے جب آپ پہونچے تو حضرت شاہ شجاع
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دربار میں آپ کو دخل نہ دیا اور فرمایا کہ تم خوگر رجا کے ہو گئے ہو کیونکہ مقام
حضرت یحیی ابن معاذ کا رجا ہے اور جو شخص کہ رجا کا پروردہ ہے وہ سلوک میں داخل نہیں ہو سکتا
اسلیے کہ رجا کی تقلید میں کاہلی کا ثمرہ میسّر ہوتا ہے اور رجا حضرت یحیی ابن معاذ کی تحقیقی ہے اور
تمہاری تقلیدی ہے جب آپ نے بہت کچھ گریہ وزاری کی اور بیس روز تک انکے دروازے پر بیٹھے رہے
تب حضرت شاہ شجاع کرمانی رح نے دخل دیا آپ مدت تک انکی صحبت میں رہے اور بہت فائدہ حاصل کیے
جب کہ حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے نیشاپور کا قصد حضرت ابو حفص رح کی زیارت کے واسطے کیا
تو آپ بھی انکے ہمراہ آئے حضرت شاہ شجاع رحمۃ اللہ علیہ قبا پہنے تھے حضرت ابو حفص رح نے بہت تعریف
حضرت شاہ شجاع رح کی کی حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کو خواہش و آرزو حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ
علیہ کی صحبت کی پیدا ہوئی لیکن حضرت شاہ شجاع رحمۃ اللہ علیہ کے خوف و رعب نے باز رکھا کیونکہ
حضرت شاہ شجاع رحمۃ اللہ علیہ بڑے غیور و بے پروا تھے حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ اپنے دل میں کہتے تھے کہ خدای تعالیٰ
کوئی ایسا سبب کرے کہ میں حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رہ جاؤں اور شاہ سے مجھے کوئی آزار
نہ پہونچے اور آپکے اس اشتیاق و آرزو کا باعث یہ تھا کہ آپ حضرت ابو حفص رح کا کاروبار بلند دیکھتے تھے
پھر جب کہ شاہ نے ارادہ لوٹنے کا کیا حضرت ابو عثمان رح بھی انکے ساتھ ہوئے لیکن آپ کا دل حضرت
ابو حفص رح ہی میں لگا تھا حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے نکلا کہ اے شاہ آپ اس
جوان کو تو بخوشی خاطر یہیں چھوڑ جائیے کیونکہ ہمکو اس سے دل بستگی ہے حضرت شاہ نے آپ کی طرف
خطاب کرکے کہا قبول کرلو پھر حضرت شاہ رح روانہ ہوئے اور آپ کو وہیں چھوڑا آپ نے جو کچھ کہ
وہاں مشاہدہ کیا اور حاصل کیا اسکا کیا بیان ہو سکتا ہے ایکبار حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ نے
آپ کی شان میں فرمایا کہ اس نا تعذا یعنی یحیی ابن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکو نقصان میں ڈالا ہے
دیکھیے کب تک صلاح پر آویگا یعنی اول آگ تھا کوئی ایسا شخص چاہیے تھا کہ اسکو بھڑکاتا لیکن

کسی میں یہ توفیق ہی نہ تھی۔ نقل ہے کہ حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جوانی کے
حال میں حضرت ابو حفص حمۃ نے مجکو اپنے پاس سے دور کیا اور فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ دوسری بار
میری پاس آوے مین کچھ نہ بولا اور میرے دل نے مجکو اجازت نہ دی کہ مین انکی طرف سے پیٹھ
موڑون مین اسیطرح رخ انکی طرف کیے تھا اور چلا جاتا تھا یہانتک کہ انکی آنکھونکے سامنے سے
روتا روتا اوجھل مین ہوا پھر تو نہایت ہی بیچینی و اندوہگیر ہوئی مینے دیوار مین ایک سوراخ کیا اور
اس سوراخ سے انکے روی مبارک کو دیکھا کرتا اور مینے اپنے دل مین ٹھان لیا تھا کہ وہان سے ہرگز
نہ ہٹونگا مگر جب کہ شیخ یعنے حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ فرمائینگے جب کہ انھون نے میری ایسی حالت دیکھی
تو مجکو اپنے پاس بلایا اور اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دی۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ چالیس برس
ہوئے ہین کہ خداوند تعالیٰ نے مجکو جس حال مین کر رکھا ہی مین اسمین ناخوش نہین ہوا ہون اور
مجکو ایک حال سے کسی ایسے دوسرے حال کی طرف نہین پھیرا ہی کہ جس سے مجکو رنج و ملال ہوا ہو۔
اور حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے اس مقولے کی دلیل یہ ہی کہ آپ کے زمانے مین ایک شخص
آپ کی ولایت کا منکر تھا ایکدن اسنے آپ کی دعوت کی جب آپ اسکے گھر کے دروازے پر گئے تو
اسنے کہا کہ آپ کیلئے کچھ موجود نہین ہی جا سیدھا چلا جا آپ لوٹے پھر آواز دی کہ آ آپ کوڑی اور اسکے
پاس گئے تو کہنے لگا کہ تو بہت کھاؤ ہی اور میرے پاس کھانا تھوڑا ہی جلد سے جب آپ چلنے لگے تو پھر
آواز دی آپ پھر گئے کہنے لگا کہ پتھر ہین کھائے گا چل یہانسے دور ہو حاصل کلام اسیطرح اسنے
تیس بار بلایا اور ہر مرتبہ بہت ہی کچھ سخت و سست کہا لیکن آپ ذرا بھی رنجیدہ نہوئے تیسوین مرتبہ
کہ آپ کو دھتکارا حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے ایسا ہوا کہ اسکے ہاتھ پاؤن بیکار ہو گئے
زار زار رونے لگا اور توبہ کی اور آپ کا مرید ہوا اور کہا کہ آپ کیسے شخص ہین کہ مینے تیس بار
آپ کو ذلت سے ہنکایا لیکن آپ ذرا بھی رنجیدہ نہوئے آپ نے فرمایا یہ بہت آسان کام ہے
کتّون کا کام ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب تم انکو آواز دو آتے ہین اور ہنکاؤ تو چلے جاتے ہین اور
کسیطرح کا رنج و ملال ان مین ظہور نہین پاتا پس ایسکو کوئی کار نہ کہنا چاہیے کیونکہ کتے ایسی

کام میں ہمارے ساتھ برابر ہیں مردوں کا کام دوسرا ہی ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ
جا رہے تھے کسی نے راکھ کا بھرا طباق اپنے کوٹھے سے آپکے سر پر پھینک دیا آپ کے مرید بہت
ناخوش ہوئے اور چاہا کہ اُس شخص کو بُرا بھلا کہیں آپ نے فرمایا کہ ہزار شکر کرنے کا مقام ہے کیونکہ جو
شخص کہ اِس قابل تھا کہ آگ اُسکے سر پر ڈالیں ذرا سی راکھ ہی ڈالکر اُسکو کہا کہ بدلہ ہو گیا یہ تو
بڑی خوش قسمتی کی علامت ہے۔ ابو عمرو کہتے ہیں کہ میں نے ابتدا میں حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ
کی ہی مجلس میں توبہ کی اور مدت تک اُس توبہ پر ثابت قدم رہا پھر میں معصیت میں گرفتار ہوا
اور آپ کی خدمت سے رُوگردان ہوا آپ نے مجھسے فرمایا کہ اے بیٹے اگر تو ہماری صحبت سے بھاگتا ہے
تو خیر لیکن ویسے دشمنوں کے ساتھ بھی صحبت مت رکھو شاید گناہ سے محفوظ رہے اسلیے کہ دشمن تیرا
عیب دیکھتے ہیں اور جب تو عیب دار ہوگا دشمن خوش ہوگا اور جب کہ تو گناہ سے پاک رہیگا دشمن
غمگین ہوگا اور اگر تو معصیت ہی کیا چاہتا ہے تو بھی ہمارے پاس آ تا کہ ہم تیری بلا کو اپنی جان پر
کھینچیں اور تو دشمن کی مرضی کے موافق نہ ہو۔ جب کہ حضرت شیخ رح نے یہ کلمات فرمائے میرا دل
گناہ سے سیر ہو گیا اور میں نے توبہ نصوح کی۔ نقل ہے کہ ایکبار ایک آوارہ جوان ہاتھ میں رباب
لیے ننگے سر بیخودی کے عالم میں جا رہا تھا جونہی کہ اُسنے حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا
جھٹ ٹوپی پہن لی اور رباب کو آستین کے نیچے چھپا لیا کیونکہ اُسنے اپنے دل میں خیال کیا کہ شیخ رح
باز پُرس کرینگے حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ ازراہ مہربانی اُسکے پاس گئے اور فرمایا ڈرو مت
کیونکہ ہم تم آپس میں بھائی ہیں اور ایک ہیں اُس جوان نے توبہ کی آپ نے اُسکو خانقاہ میں بھیجدیا
اور حکم دیا کہ اُسکو نہلائیں دُھلائیں اور ایک خرقہ اُسکو پہنائیں پھر آپ نے سر اُٹھا کر کہا یا اللہ جو
میرے اختیار کی بات تھی وہ تو میں نے کی اور جو تیرے اختیار کی ہے وہ تیرے قبضۂ قدرت میں ہے
فی الفور ایسی وجد و حالت اُس پر طاری ہوئی کہ آپ اُس حالت سے حیرت میں رہ گئے عصر کی نماز کے
وقت حضرت ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ جا پہونچے آپ نے چیخ ماری اور کہا اے شیخ میں
رشک میں بجائے خود یعنی آگ کے جل رہا ہوں کہ جس چیز کی کہ میں ساری عمر سے آرزو

کر رہا تھا سنت مین اس جوان کو عطا کر دی کہ جیسے پیٹ سے ابتک بو شراب کی آرہی ہے
اور آپ سے یہ اس لیے کہتا ہون کہ آپ جان جاوین کہ عنایت کا کام دل سے علاقہ
رکھتا ہے نہ عمل سے اور کار کشش و جذبے کو ہے نہ سعی و کوشش کو کام سابقت رکھتا ہو
نہ عاقبت کام خالق رکھتا ہے نہ خلق۔ نقل ہے کہ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا
کہ مین زبان سے یاد الٰہی کرتا ہون لیکن میرا دل اُس طرف کو مائل نہین ہوتا آپ نے فرمایا
جاو شکر کرو کہ جب ایک عضو مطیع ہوا ہے اور ایک جزو کو تیرے راہ دی ہے دل کی بھی توفیق
کی امید ہے۔ نقل ہے کہ ایک مرید نے پوچھا کہ حضرت آپ کیا فرماتے ہین ایسے شخص کے
حق مین کہ اگر ایک جماعت اُسکی تعظیم کے لیے اُٹھے تو خوش ہوتا ہے اور اگر نہ اُٹھے تو ناخوش
ہوتا ہے آپ نے کچھ نہ فرمایا اتفاق سے ایک روز وہ شخص کہ تعظیم طلب تھا ایک مجمع مین حاضر تھا
آپ نے فرمایا کہ مجھ سے اس قسم کا مسئلہ دریافت کیا گیا مینے کچھ جواب نہ دیا لیکن اسوقت
کہتا ہون کہ جو شخص کہ ایسا ہے اگر اسی مصیبت مین گرفتار رہیگا تو ضرور ہے کہ ترسا یا جہود
ہوکر مرے گا۔ نقل ہے کہ ایک مرید نے دس برس تک آپ کی خدمت کی اور خدمت کے
آداب ذرا سی بات بھی اُٹھا نہ رکھی اور آپکے ساتھ مکہ معظمہ کے سفر مین بھی ساتھ رہا اور
بہت ریاضتین کھینچین اور اس تمام مدت مین آپ سے برابر کہتا رہا کہ آپ اسرار سے ایک سر
مجھ سے کہیے آپنے دس برس کے بعد اُس سے کہا کہ بھائی ایک مقولہ ہے چون مرد روی آزار بائے
بکش کہ یہ سخن بہت دور و دراز کا ہے میری سمجھ مین اسکا مطلب نہین آتا ہے جو سمجھا وہی سمجھا
اور یہ بات اُس بات کے نزدیک ہے کہ حضرت ابو سعید ابو الخیر سے پوچھا کہ معرفت کیا ہے آپ نے
فرمایا وہ کہ لڑکون سے کہین ناک صاف کرو اُسکے بعد ہمارا ذکر کرو۔ کلمات حضرت ابو عثمان
رحمۃ اللہ علیہ صحبت و ہمنشینی خداوند عزوجل کے ساتھ ہیبت اور شائستگی اور حسن آداب کے
ساتھ کرنا چاہیے اور صحبت ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت اور متابعت
سنت کے اور علوم ظاہری اپنے اوپر لازم کرنے سے اور صحبت ساتھ اولیاء اللہ کے ساتھ حرمت

رکھنے اور خدمت کرنے سکے۔ اور صحبت ساتھ برادران اسلام کے ساتھ تازہ روئی کے اگر گناہ مین مبتلا ہون اور صحبت ساتھ جاہلون کے ساتھ دعا کے اور مہربانی کرنے کے اُنپر اور فرمایا جب مُرید کوئی بات سُنتا ہے عِلم سے اِس قوم صوفیای کرام کے اور اُسپر عمل کرتا ہی اُسکا نور اُسکے دل مین اثر کرتا ہی اور آخر عمر مین اُسکا نفع اُسکو پہونچتا ہی اور جو کہ اُس سے وہ بات سُنتا ہی اُسکو فائدہ دیتی ہی اور جو مُرید کہ حضرات صوفیای کرام کے کلام سے کوئی بات سُنتا ہی اور اُسپر عمل نہین کرتا اُسکے لیے وہ بات حکایت کا حکم رکھتی ہے کہ یاد کرتا ہی اور بھول جاتا ہی اور فرمایا جس شخص کی ابتدا مین ارادت وعقیدت درست نہوئی اُسکی آیندہ ترقی نہوئی مگر بدبختی وشقاوت مین اور فرمایا جو کہ سُنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اوپر حاکم ٹھہراتا ہی حکمت کہتا ہی اور جو کہ ہوای نفس کو اپنے اوپر حاکم قرار دیتا ہے بدعت کہتا ہے اور فرمایا کوئی شخص اپنے عیبون پر نظر نہین کرتا نیکیون پر نظر کرتا ہی مگر ہان نفس کے عیبون پر وہ شخص نظر کرتا ہی جو ہر حال مین اپنے آپ کو بُرا خیال کرکے ملامت کرتا ہی اور فرمایا مرد کامل نہین ہوتا جب تک کہ یہ چار چیزین اُسکے دل مین برابر نہون منع اور عطا اور ذلت اور عزت اور فرمایا عزیز ترین چیزون مین دُنیا مین تین چیزین ہین ایک تو وہ عالم جسکا پند و وعظ مطابق علم یا عمل اُسکے ہو دوسرے وہ مرید کہ جسمین طمع نہو تیسرے وہ عارف کہ حق تعالے کی صفت بے کیفیت بیان کرتا ہو اور فرمایا اصل ہماری اِس طریق مین خاموشی ہے اور کفایت کرنا حق تعالی کے علم پر۔ اور فرمایا سُنّت نبوی کے خلاف کرنا ظاہر مین علامت ریا رباطن کی ہو اور فرمایا جسکو کہ حق تعالی نے اپنی معرفت سے عزیز کیا ہی اُسکو لائق ہے کہ اپنے آپ کو معصیت سے ذلیل نکرے اور فرمایا دل کی صلاح ودرستی چار چیزون سے ہے ایک تو فقر کہ ساتھ خدای تعالی کے ہو دوسرے استغنا کہ غیر خدا سے ہو تیسرے تواضع چوتھے مراقبہ اور فرمایا جسکا اندیشہ تمام معاملات مین خدا کے نہوگا تمام معانی مین اُسکا حصہ خدا سے ناقص ہوگا اور فرمایا جو کوئی آخرت کے لیے تفکر کرتا ہی یاد داری اس رغبت اور تفکر کی

اُسکو آخرت مین ظاہر ہوگی - اور فرمایا جو کہ اپنی تقدیر کے موافق عزت اور راحت اور ریاست
کو چھوڑ کے زاہد ہوتا ہے فارغ دل پاتا ہی اور رحمت اوپر بندون حق تعالی کے اور فرمایا
زُہد چھوڑنا دُنیا کا ہی اور پروا نکرنا خواہ کسی کے قبضے مین ہو اور فرمایا غمگین وہ شخص ہوگا کہ جسکو
آگ کی پروا نہین ہے اور ایسا سمجھے ہوئے ہی کہ گویا اُسکو کوئی غم نہ پہونچے گا اور فرمایا ہر چیز کا
غم کھانا مومن کی فضیلت ہے بشرطیکہ کسی معصیت کے سبب سے نہووے اور فرمایا خوف اُسکے یعنی خدا تعالے
کے عدل سے ہی اور رجا یعنے اُمید اُسکے فضل سے ہی اور فرمایا صدق خوف پرہیز کرنا ہی زنا سے
ظاہر و باطن مین اور فرمایا خوفِ خاص اپنے وقت مین ہی اور خوفِ عام زمانۂ آیندہ مین اور فرمایا
خوف خدا اتک پہونچاتا ہی اور خود بینی اور غرور خدای تعالی سے دور کرتا ہی اور فرمایا صابر وہ ہے
جو مصیبتون کی برداشت پر عادی و خوگر ہو گیا ہو اور فرمایا شکر عامۂ مردم کا کھانے اور لباس پر
ہے اور شکر خاص کا اُس چیز پر کہ اُنکے دل مین وارد ہوتی ہی معانی سے اور فرمایا تواضع کی اصل
تین چیزین ہین ایک تو یہ ہی کہ وہ چیز کہ بندہ اپنی جہل و نادانی سے یاد کرے دوسرے وہ چیز کہ
بندہ اپنے گناہ سے یاد کرے - تیسرے وہ چیز کہ جسکو خدا کے ساتھ محتاج ہونے سے یاد کرے اور
فرمایا توکل کفایت کرنا ہے خدا پر کیونکہ اُسکا تکیہ اُسی پر ہے اور فرمایا جو کہ حیا کا بیان کرتا ہے
اور خود شرم نہین کرتا ہی خدا سے اُس چیز مین کہ کہتا ہی وہ مستدرج ہی یعنے بیدین کہ جس سے
کاروبار مثل اولیاء اللہ کی کرامات کے ظاہر ہون اور فرمایا کوئی شخص اپنے نفس کا عیب نہین دیکھتا
جب تک کہ تمام چیزونکو اُس سے بہتر نہین سمجھتا اور فرمایا الیقین وہ نہین ہی کہ کل کے کام کا قصد
اور اندیشہ اُسکو تھوڑا ہووے اور فرمایا شوق ثمرہ محبت کا ہی جو کہ خداوند تعالے کو دوست رکھتا ہی
آرزومند خدا کا اور دیدار خدا کا ہوتا ہے اور فرمایا جسقدر کہ بندے کے دل مین خدای تعالے
سے سرور پہونچتا ہے بندے کو اُسکے ساتھ اشتیاق پیدا ہوتا ہی اور جسقدر اشتیاق کہ بندہ
دور رہنے سے پاتا ہے اُسکی دوری سے ڈرتا ہے اور فرمایا خوف سے محبت درست ہوتی ہے
اور ملازمت سے اوپر دوستی مستحکم و پایدار ہوتا ہی اور فرمایا محبت کا اسلیے نام محبت رکھا ہے

کہ محبت جو کچھ کہ دل میں ہوتا ہے سوائے محبوب کے محو کر دیتی ہے اور فرمایا جسنے کہ غفلت کی وحشت
کا مزہ نہ چکھا ہوگا اُنس کا مزہ نہ پاویگا اور فرمایا تفویض یعنے سونپنا وہ ہے کہ جو علم کہ تو نہیں
جانتا ہے اسکو اس عالم پر چھوڑ دیوے اور فرمایا تفویض مقدمہ رضا ہے اور رضا حق جل شانہٗ کا
بڑا دروازہ ہے اور فرمایا زُہد حرام میں فریضہ ہے اور مباح میں سُنّت اور حلال میں قربت
اور فرمایا علامت سعادت کی یہ ہے کہ تو فرمانبردار ہے اور ڈرے کہ ایسا نہو مردود ہو جاوے
اور علامت شقاوت و بدبختی کی وہ ہے کہ معصیت کرتا رہے اور امید رکھے کہ مقبول ہوگا اور
فرمایا عاقل وہ ہے کہ جس چیز سے کہ ڈرتا ہے پہلے اُس سے کہ اُسمیں مبتلا ہووے درستی و بندوبست
اُسکا کرے اور فرمایا خواہش نفسانی کی فرمانبرداری میں رہنا گویا کہ قیدخانے میں رہنا ہے پس
اپنے ہر کام کو خدا پر رکھے کہ سلامت پاوے اور راحت دائمی حاصل کرے اور فرمایا صبر کرنا طاعت پر
تاکہ طاعت فوت نہو طاعت میں داخل ہے اور صبر کرنا معصیت سے تاکہ نجات حاصل ہو طاعت
میں داخل ہے اور فرمایا صحبت رکھ ساتھ اغنیا کے ساتھ عزت کے اور ساتھ فقرا کے ساتھ انکسار
و فروتنی کے کہ عزت سے رہنا ساتھ اغنیا کے تواضع ہووے اور انکسار و عاجزی کے ساتھ
رہنا ساتھ فقرا کے تیری بزرگی کا باعث ہووے کیونکہ فقرا کو تذلل و خواری پسندیدہ تر ہے
بہ نسبت تعزز و عزت کے اور فرمایا خدا کی عزت سے شریف ہو تا کبھی خوار نہو اور فرمایا دُنیا کی
شادی و خوشی حق تعالی کی خوشی و شادی کو تیرے دل سے دور کریگی اور اگر تو غیر خدا سے
ڈریگا تو خدای تعالے کا خوف تیرے دل سے بالکل دور ہو جاویگا اور اگر غیر خدا کے ساتھ
امید رکھیگا تو خدائے تعالی کے ساتھ تیری امید منقطع ہو جاویگی اور فرمایا مناسب ہے کہ غیر خدا
سے نہ ڈرے اور نہ غیر خدا سے اُمید رکھے اور جہان تک ہو سکے کوشش کرے کہ رضای الٰہی کو
اپنے نفس کی خواہشوں پر مقدم کرے اور فرمایا خدا کا خوف تجکو واصل بحق کریگا اور غرور اور
خودبینی تجکو خدا سے علیحدہ کریگی اور فرمایا کہ خلق کو خوار و حقیر سمجھنا ایک ایسی بیماری ہے کہ لاعلاج ہے
اور فرمایا آدمی اپنے اخلاق پر ہیں جب تک کہ اُنکی خواہش کے خلاف نہ کیا جائے اور جب کہ

انکے خلاف کیا جاے تو سارے اچھے اخلاق رکھنے والے بد اخلاق ہو جاوین اور فرمایا
عداوت کی اصل تین چیزین ہین طمع مال مین اور طمع عزت طلبی مین لوگون سے اور طمع
قبول خلق مین اور فرمایا جسقدر مرید دنیا کو ترک کرے غنیمت ہے اور فرمایا ادب فقر
کی اعتماد گاہ ہے اور اغنیا کی آرایش و آراستگی اور فرمایا حق تعالی نے اپنے کرم پر
بندون کی عبادت کی تقصیر کا عفو کرنا واجب کیا ہو کہ فرمایا ہے کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ۔
اور فرمایا اخلاص وہ ہے کہ نفس کو حظ و خوشی اسمین حاصل نہو کسی حال مین اور یہ اخلاص
عوام کا ہے اور اخلاص خواص کا ان ہی پر گذرتا ہے نہ انکے ساتھ اور جو طاعت کہ بجا لاتے
ہین وہی ہین اور وہ اُس طاعت سے باہر اور طرفہ یہ ہے کہ وہ اُس طاعت پر کچھ پندار
و گمان نہین کرتے اور اُس طاعت کو بہت ہی ادنی طاعت سمجھتے ہین اور فرمایا اخلاص
وہ ہو کہ جو کچھ تو زبان سے کہے خدا سے دل تیرا تصدیق زبان کی کرے اور فرمایا اخلاص
نیّت ہے حق تعالے کے ساتھ اور فرمایا اخلاص یہ ہے کہ خلق کے دیکھنے کو بھول کر خالق
کی طرف ہمیشہ منتظر رہے۔ نقل ہے کہ ایک شخص نے فرغانہ سے ارادہ حج کا کیا جب وہ نیشاپور
مین پہونچا تو حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو گیا جب آپ کے روبرو حاضر ہوا
تو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا اُسنے اپنے دل مین کہا عجب ہے کہ ایک مسلمان ایک مسلمان کو
سلام کرے اور جواب نہ پاوے حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حج ایسطرح کرتے ہین
کہ مان کو رنجیدہ اور غمگین چھوڑتے ہین اور خود ارادہ حج کا کرتے ہین یہ تو خوب نہین
معلوم ہوتا وہ مرد اُسی دم لوٹ گیا اور فرغانہ مین آیا اور جب تک اُسکی مان زندہ رہی
برابر خدمت کرتا رہا بعد اسکے حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کا قصد کیا
جب وہان پہونچا حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ اُسکے استقبال کو دوڑے اور اُسکی تعظیم کی
پھر اُس جوان نے بہت کوشش کی کہ حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ ستوربانی یعنی خدمت
حفاظت چارپایان اُسکو دین آپنے وہ اُسکو دی وہ اُس کام کو کرتا رہا جب کہ حضرت ابو عثمان

رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا وقت قریب ہوا اور علامات موت ظاہر ہوئین آپ کے بیٹے نے اپنا جامہ چاک کر ڈالا حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ دیکھا تو فرمایا اے بیٹے تو نے سُنت کے خلاف کیا اور سُنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کرنا علامت نفاق کی ہے جیسا کہ حضرت رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک برتن سے ٹپکتا ہے وہی جو اس مین ہوتا ہے اور سب کے روبرو جان بحق تسلیم کی رحمۃ اللہ علیہ والسلام ۔

اڑتالیسوان باب حضرت ابو عبد اللہ جلاء رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ دینداری کے سمندر کے سفینہ وہ اہل بشارت کے سکینہ وہ مقامات کے بدرقہ و رہنما وہ کرامات کے آئینہ وہ آفتاب فلک رضا حضرت ابو عبد اللہ جلاء رحمۃ اللہ علیہ بزرگ مشائخون سے تھے اور بہت بزرگ پیشواؤن شام سے تھے اور محمود و مقبول صوفیای کرام کے تھے کلمات بلند اور اشارات لطیف و نادر سے مخصوص اور حقائق معارف اور دقائق لطائف مین بے نظیر تھے اور آپ نے حضرت ابو تراب اور ذوالنون رحمہا اللہ کو دیکھا تھا اور حضرت جنید اور نوری رحمہا اللہ کے صحبت یافتہ تھے حضرت ابو عمرو دمشقی رح نے کہا کہ مینے آپ سے سُنا ہے کہ فرمایا کہ مینے ابتدا مین اپنی مان اور باپ سے کہا کہ مجھے راہ خدا مین سونپ دیجیے انھون نے کہا کہ ہمنے سونپ دیا پس مین انکے پاس سے چلدیا جب مین مدت کے بعد واپس آیا اور اپنے گھر کے دروازے پر گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا کون ہے مینے کہا تمھارا بیٹا انھون نے کہا ہمارا ایک بیٹا تھا سو ہمنے خدا کو دیدیا اور ہم اسکو دے چکے ہین پھر نہین لیتے غرض یہ ہے کہ میرے لیے دروازہ نہ کھولا نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک روز مینے ایک جوان ترسا صاحب جمال کو دیکھا اسقدر حسین و جمیل تھا کہ مین اُسے دیکھکر حیران رہ گیا اور اُسکے روبرو کھڑا ہو کر اسکو دیکھنے لگا اتفاق سے

حضرت جنید رحمت اللہ علیہ کا گذر مجھپر ہوا میںنے آنسے عرض کی یا اُستاد ایسی صورت دوزخ کی آگ مین جلے گی آنہون نے مجھ سے فرمایا کہ یہ فریب نفس کا ہے اور جال شیطان کا کہ تجکو یون لُبھا رہا ہے اور یاد رکھو یہ نظارۂ شہوت ہے نہ نظارۂ عبرت اگر نظارۂ عبرت ہوتا اٹھارہ ہزار عالم مین بہت سے عجائبات ہین تو اُنسے عبرت لیتا یہ کچھ نہین مکروفریب ہے قریب ہے کہ تو اس بے حرمتی اور نظارے کی سزا مین گرفتار ہو آپ فرماتے ہین کہ حضرت جنیدؒ کا یہ کہکر چلنا تھا کہ مین قرآن بھول گیا پھر مینے برسون حق تعالیٰ سے مدد چاہی اور زاری اور توبہ کی تب حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے پھر قرآن حفظ کرادیا اب مدت ہوگئی کہ مین کسی چیز کی طرف التفات کرنے کی قدرت نہین رکھتا ہون کیونکہ کسی چیز کی طرف نظر کرنا اپنی اوقات کا برباد کرنا ہے۔

نقل ہے کہ آپ سے فقر کو پوچھا آپ خاموش ہوئے اور باہر گئے اور پھر آئے لوگون نے پوچھا کیا تھا آپ نے فرمایا میرے پاس چار دانگ چاندی تھی مجھے شرم آئی کہ فقر کا اس حال مین بیان کرون اب مین انکو خیرات کرکے آیا ہون تاکہ فقر کا بیان کرون آپ نے فرمایا کہ مین مدینہ منورہ مین رنج وتکلیف اٹھاتا فاقے کرتا پہونچا جب کہ مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کے قریب پہونچا مینے کہا آپ کے یہان مہمان آیا ہون مجھے نیند آگئی مینے حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ نے ایک قرص نان مجکو عطا فرمائی مینے آدھی کھائی تھی کہ آنکھ کھل گئی آدھی میرے ہاتھ مین تھی لوگون نے پوچھا کہ مرد مستحق فقر کا کب ہوتا ہو آپ نے فرمایا جب کہ اس سے کچھ باقی نہ رہے پوچھا مرد کیونکر تائب ہوتا ہو فرمایا جب کہ بیس روز تک بائین ہاتھ کا فرشتہ اسکی کوئی معصیت اور بُرائی نہ لکھے اور فرمایا کہ جسکے روبرو کہ آدمیون کی تعریف اور بُرائی یکسان ہو وہ زاہد ہے اور جو کہ فرائض ادا کرتا ہے اوّل وقت مین وہ عابد ہے اور جو کہ تمام افعال حق تعالیٰ سے دیکھے وہ موحد ہو اور زاہد وہ ہو کہ دُنیا مین زوال کی نظر سے دیکھے تاکہ اُسکی آنکھ مین دُنیا کی کچھ قدر وقیمت نہ رہے اور دل کو آسانی کے ساتھ اس سے اٹھا سکے۔ اور فرمایا ہمت عارف کی چاہیے کہ حق ہو

اور حق تعالےٰ کے سوا کسی چیز کی طرف رجوع نکرے اور فرمایا جو کہ درویشی مین پرہیزگاری کو چھوڑ دے وہ
محض حرام کھاتا ہے اور فرمایا تصوف ایک فقر ہے مجرد اسباب سے اور فرمایا اگر تواضع کا شرف ہوتا
فقر کا حکم وہ کھا کر مارتا اور فرمایا تواضع شکر معرفت ہو اور تواضع شکر عزت ہو اور صبر شکر
مصیبت ہے اور فرمایا خالت وہ ہے کہ تمام غمون سے اسکو محفوظ کرین اور فرمایا جو کہ اپنے
نفس کی استعانت سے مرتبے پر پہونچتا ہے جلدی وہان سے گرتا ہے اور جسکو کہ حق تعالےٰ
کے کارگذار پہونچاتے ہین کسی مرتبے پر ہمیشہ اُس مقام پر قائم رہتا ہو اور فرمایا جس حق کے
ساتھہ کہ باطل شریک ہوسکے وہ حق سے قسم باطل ہو آیا ہے اسلیے کہ حق ایسے حق سے بے پروا
ہے اور فرمایا تیرا رزق پر قصد کرنا خداوند تعالی سے دور پڑنا ہو اور مخلوق کا محتاج بننا۔
نقل ہے کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب پہونچا آپ ہنستے تھے اور جب آپنے انتقال
فرمایا تو اسی طرح ہنستے معلوم ہوتے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ طبیب نے کہا زندہ ہین
جب نبض دیکھی تو مُردہ تھے رحمۃ اللہ علیہ۔

اُنچاسوان باب حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ صفی پردہ شناخت وہ ولی قبہ نواخت وہ زبدہ بے دلیل وہ صادق بے بدل وہ آفتاب بے غیم امام عہد
حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ مشائخ کبار سے تھے اور سب کے ممدوح تھے اور آپکی امامت اور بزرگی پر سب
متفق تھے صاحب اسرار حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور مذہب مین حضرت داؤد فقیہ الفقہا کے تھے
اور مفسر کامل تھے اور ہر علم مین کمال رکھتے تھے اور مشار الیہ قوم تھے اور صاحب ہمت اور صاحب فراست تھے
حالات پسندیدہ رکھتے تھے بڑی بڑی ریاضتین کی تھین اور بہت سفر توکل پر کیے تھے آپ کی
تصانیف بہت ہین طریقت مین آپسے نقل کرتے ہین کہ فرمایا کہ بیس برس ہوگئے کہ میرے
دل مین کبھی کھانے کا خیال نہ گذرا کہ فی الفور وہ کھانا میرے آگے موجود ہوا اور آپنے فرمایا

کہتے ہین ایک روز بغداد مین دوپہر کے وقت ایک محلے مین گذرا مجھے بڑی زور کی پیاس لگی
مین ایک گھر سے پانی مانگا ایک لڑکے نے دروازہ کھول کر ایک آبخورہ پانی کا مجکو دیا پھر
کہا کہ اوہو صوفی نے دن مین پانی پی لیا جب مین یہ سنا پھر کبھی دن کو پانی نہ پیا نقل ہے
کہ ایک روز ایک شخص آپکے پاس آیا اور پوچھا آپ کا حال کیسا ہو آپنے فرمایا کیسا ہوگا حال
اُسکا کہ دین اُسکا ہوا اُسکی ہو اور ہمت اُسکی دینار اُسکا نہ ایسا نکوکار ہو کہ خلق سے کہا گیا
ہوا ہو اور نہ ایسا عارف کہ خلق سے برگزیدہ ہو نہ ایسا پرہیزگار ہو کہ پرہیزگاری مین ثابت قدم
ہو لوگون نے پوچھا کہ اول چیز جو حق تعالی نے بندہ پر فریضہ کی ہو کیا ہے فرمایا معرفت ہے
چنانچہ خود ارشاد فرمایا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ہ اور فرمایا حق تعالی
نے چیزون کو چیزون مین پوشیدہ کیا ہو مگر اپنی ذات پاک کو پوشیدہ نہین کیا ہے
اور فرمایا حاضر تین طرح پر ہین ایک تو وہ کہ ایک حاضر ہے شاہد وعید اسلیے ہمیشہ وہ
ہیبت مین رہتا ہے اور دوسرے وہ کہ ایک حاضر ہو شاہد وعدہ اسلیے ہمیشہ وہ غیبت
مین رہتا ہے اور تیسرے وہ کہ ایک حاضر ہے شاہد حق اسلیے ہمیشہ وہ طرب و خوشی مین
رہتا ہے اور فرمایا جب حق تعالی نے تجکو قول اور فعل عطا کیا ایک سعادت تھی اور جب تیری
گفتار تجھ سے لے لیوے اور فعل و عمل تجکو عطا کر دیوے ایک نعمت ہے اور اگر فعل و عمل کو لے لیوے
اور گفتار کو چھوڑ دیوے ایک معصیت ہووے تیرے لیے اور اگر دونون کو لے لیوے ایک آفت ہووے
تیرے لیے اور فرمایا کہ تیرا ہر جماعت کے ساتھ پل صراط سے گذرنا آسان تر ہو اور سلامت تر ہے
صوفیون کے ساتھ ہونے سے کیونکہ تمامی مخلوق سے مطالبہ و بازپرس ظاہر شرع سے ہوگی
مگر اس جماعت صوفیہ سے ورع کی حقیقت سے بازپرس ہوگی اور صدق دائمی سے اور جو کہ
ان صوفیاے کرام کی صحبت مین بیٹھتا ہے اور انکے خلاف کرتا ہو اُس چیز مین کہ وہ اسمین
محقق ہین اللہ تعالی ایمان کا نور اُسکے دل سے لے لیتا ہو اور حکم حکیم کا یہ ہو کہ حکمون کو
اپنے بھائیون پر فراخ کرے اور اپنے اوپر تنگ کیونکہ انپر فراخ کرنا ایمان اور علم ہووے

اور اپنے اوپر تنگ کرنا ورع اور پرہیزگاری کے حکم سے لوگوں نے پوچھا آداب سفر کیا ہیں
فرمایا یہ کہ مسافر کو کسی قسم کا اندیشہ و خطرہ چلنے سے باز نہ رکھے اور جس جگہ کہ اُسکے دل نے
آرام پکڑا سمجھ لو کہ اُسکا مقام وہی ہے آور فرمایا کہ آرام پکڑنا بساط پر اور پرہیز کرنا انبساط سے
اور صبر کرنا ضرب سیاط یعنی کوڑے پر اُس وقت تک کہ تو گذر جاوے پل صراط سے آور فرمایا تصوّف
کی بنیاد تین خصلت پر ہے تعلّق کرنا ساتھ فقر اور افتقار کے آور ثابت قدم ہونا بخشش اور
ایثار پر اور ترک کرنا اعتراض اور اختیار کا آور فرمایا تصوّف ثابت قدم ہونا ہی افعال حسن پر
آور فرمایا توحید حقیقی وہ ہی کہ تو اُسکی محبت و دوستی میں فانی ہو جاوے اپنی ہوا و خواہش سے اور
اُسکی وفا میں اپنی جفا سے یہانتک کہ اسیطرح ہر ایک چیز تیری فانی ہو جاوے ہر ایک چیز میں
اُسکی آور فرمایا توحید مٹانا آثار بشری کا ہی اور تجرید اپنے آپ کو اُسمین گم کرنا آور فرمایا عارف کے
پاس ایک آئینہ ہے کہ جب اُسمین دیکھتا ہی اُسکا مولی اُسکو دکھائی دیتا ہے آور فرمایا تمامی
حقائق وہ ہی کہ مقارنِ علم ہو آور فرمایا قرب زائل ہونا جملہ معترضات کا ہی آور فرمایا اُنس وہ ہے
کہ ایک وحشت تجھ میں پیدا ہو ماسوی اللہ سے اور اپنے نفس سے آور فرمایا اُنس سرور دل ہے
ساتھ حلاوت بے خطاب کے آور فرمایا اُنس خلوت کرنا ہی غیر خدا سے آور فرمایا صوفی دیر راہ
راست نیک ہے ہیں جب تک کہ ایک دوسرے سے نفور اور رمیدہ رہیں اور جب کہ ایک دوسرے کے
ساتھ ساکن ہو دیں اور صلح کریں انمین کچھ خیر باقی نہ رہے آور فرمایا ہمّت ساکن نہیں ہوتی مگر
محبت سے اور ارادت ساکن نہیں ہوتی مگر دوری سے ہمّت کے اور نیت اُسی کو لائق ہی کہ جو کام
فراخ رکھے آور فرمایا محبت وفا ہی ساتھ وصال کے اور حرمت کے ساتھ طلب وصال کے آور فرمایا یقین
مشاہدہ ہی لوگ پوچھا فقیر کون ہی فرمایا فقیر وہ ہی کہ نگاہ رکھے سر اپنے کو اور نفس اپنے کو اور ادا کرے
فرض خدا کے آور فرمایا صبر ترک شکایت ہے آور شکر وہ ہی کہ جہانتک ہو سکے خدمت سے باز نہ رہے
آور فرمایا توبہ وہ ہی کہ توبہ سے توبہ کرے آور فرمایا تواضع دلوں کی ذلیلی ہی علام الغیوب کی تجلیلی
مین آور فرمایا شہوت حقیقی وہ ہی کہ ظاہر ہو دے مگر عمل کے وقت مین آور فرمایا مجاہدات راحت مین

اور خطرات امارت اور حکومت ہیں اور اشارات بشارت اور خوشخبری ہیں اور فرمایا دم مارنا اشارات
میں حرام ہے اور خطرات اور مکاشفات اور معاینات میں حلال ہے اور فرمایا زہد حقیر رکھنا دنیا کا ہے اور
اوراسکے آثار کا دل سے مٹنا اور دور کرنا اور فرمایا خائف وہ ہے کہ غیر خدا سے نہ ڈرے اور فرمایا رضا
وہ ہے کہ اگر دوزخ کو داہنے ہاتھ پر رکھیں تو نہ کہے کہ بائیں ہاتھ کو چاہیے اور فرمایا رضا احکام کا
بجا لانا ہے خوشی دل سے اور فرمایا اخلاص عمل میں وہ ہے کہ دونوں جہان کی اسکے عوض میں امید نہ رکھے
نقل ہے کہ حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ نے آپسے وصیت کی درخواست کی فرمایا کمترین کار
اس راہ میں روح کا نثار کرنا ہے اگر تو یہ نہیں چاہتا ہے تو صوفیوں کے پاکیزہ اقوال میں مشغول مت ہو۔
نقل ہے کہ آپنے آخر عمر میں آپکو دنیا داروں کے لباس میں پوشیدہ کیا اور قضات کے درجے پر
خلیفہ کے معتمد علیہ ہوئے اور اس سے آپکا مطلب یہ تھا کہ اپنے واسطے ایک ڈھال اور اوٹ بناویں
اور محجوب ہو ویں جیسا کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم عارفان فارغ مشغول ہیں اور دوسرے
مشغول فارغ ہے رحمۃ اللہ علیہ واللہ اعلم بالصواب۔

پچاسواں باب حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ قطب عالم روحانی وہ معدن حکمت ربانی وہ ساکن خیمہ سبحانی وہ گوہر بحر وفا امام المشائخ ابن عطا
رحمۃ اللہ علیہ سلطان اہل تحقیق کے تھے اور برہان اہل توحید کے اور ہر علم کے فن میں ایک آیت تھے
اور اصول اور فروع میں مفتی تھے اور کسی شخص کو مشائخ میں سے آپسے پہلے اسرار تنزیل اور معانی تاویل کتاب کے
میں وہ کشف حاصل نہوا کہ آپکو اور آپ علم تفسیر اور اسکے حقائق اور احادیث اور اسکے دقائق اور
قرأت اور اسکے مسائل میں اور علم بیان اور اسکے لطائف میں باکمال تھے اور آپ کے سارے
ہمعصروں نے آپکو عزیز و محترم رکھا ہے اور ابو سعید خراز نے آپکے اوصاف میں مبالغہ کیا ہے اور
آپکے سوا کسی کو تصوف میں نہیں مانا ہے آپ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے مریدوں سے تھے

نقل ہے کہ ایک روز ایک جماعت آپکے عبادت خانے مین آپ کی زیارت کو گئی دیکھا کہ آپ زار زار
اسقدر رو رہے ہین کہ تمامی عبادت خانہ آپکے آنسوؤن سے تر ہی اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ چھڑکاؤ کیا ہی
پوچھا کہ یہ کیا حالت ہے تو آپنے فرمایا کہ مجھے ایک حالت پیدا ہوئی جسکی شرم سے اس عبادت خانے مین روتا
پھرتا ہون پوچھا کہ کیا بات ہی کہ جسکے سبب یہ حالت پیدا ہوئی فرمایا کہ مینے لڑکپن مین ایک کبوتر ایک
شخص کا پکڑ لیا تھا مجھے وہ یاد آیا حالانکہ مین تین ہزار درم اسکے مالک کو اسکے عوض مین دے چکا ہون
لیکن تاہم میرا دل تسکین نہین پاتا اور رو رہا ہون اس خیال سے کہ دیکھیے میرا حال کیا ہووی پوچھا کہ آپ
ہر روز کسقدر قرآن شریف پڑھتے ہین فرمایا کہ اس سے پہلے ایک رات دن مین ایک کلام مجید ختم کرتا تھا
اب چودہ برس سے پڑھ رہا ہون آج سورہ انفال تک پہونچا ہون یعنے اس سے پہلے میرا پڑھنا غفلت
سے تھا۔ نقل ہے کہ حضرت ابن عطاؒ کے دس بیٹے تھے سب خوبصورت اور صاحب جمال تھے ایکبار آپکے
ہمراہ سفر کر رہے تھے راہ مین چورون نے حملہ کیا اور گرفتار کر لیا اور آپکے ایک ایک صاحبزادے کی آنکھون پر
پٹی باندھکر قتل کرنا شروع کیا آپ خاموش تھے اور کچھ نہ فرماتے تھے اور منہ آسمان کی طرف کر کے
مسکراتے جاتے تھے یہانتک کہ ان چورون نے آپکے نو فرزندون کو اسیطرح قتل کر ڈالا جب دسوین صاحبزادے
کی آنکھین باندھین اور گردن مارنے لگے اُسنے رُخ آپکی طرف کیا اور کہا عجب ہے باپ کی اس نامہربانی پر
کہ جسکے نو بیٹون کو مار ڈالا اور وہ ہنس رہا ہی اور کچھ نہین کہتا ہی آپنے فرمایا اے باپ کی جان جو شخص
کہ یہ کر رہا ہی اُس سے کچھ نہین کہہ سکتے وہ خود جانتا ہی اور دیکھتا ہی اور قدرت رکھتا ہی اگر چاہی تو بچا لیوے
اُس چور نے جب یہ بات سُنی تو ایک حالت اُسپر طاری ہوئی کہنے لگا اے پیر کیون یہ بات اس سے پہلے
نہ کہی تا کہ تیرا کوئی بیٹا مارا نہ جاتا۔ نقل ہے کہ آپنے حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اغنیا افضل
فقراء سے ہین کیونکہ قیامت کے روز اغنیا سے حساب لینگے اور حساب لینا کلام بواسطہ سُننا ہوتا ہے
محل عتاب مین اور عتاب دوست کا فاضلتر ہے حساب سے حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا فقرا
فاضلتر اغنیا سے ہین کیونکہ فقرا سے عذر چاہین گے اور عذر فاضلتر ہے حساب سے حضرت
شیخ علی بن عثمان الجلابیؒ اس موقع پر ایک لطیفہ فرماتے ہین کہ محبت کی تحقیق مین عذر بیگانگی ہووے

اور عتاب مخالفت پر دوست کی ہوتا ہی اور عذر باعث تقصیر و کوتاہی کا ہی۔ شیخ بھی بیان کچھ
عرض کرتا ہوں (یعنی یہ مقولہ کترین بندہ کی حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ مولف اس کتاب کی ہی)
عتاب مین شر بندہ کی طرف سے ثابت ہوتا ہی کیونکہ حق تعالی نے بندہ کو غنی بنایا اور بندہ اپنے
نفس کے شر سے فضول مین مشغول ہوا اسلیے عتاب مین گرفتار ہوا ہی لیکن فقر مین شر حق تعالے کی
طرف واقع ہو رہا ہی کیونکہ بندہ کو فقر عطا فرمایا جسکے باعث سے بندہ نے وہ سب رنج کھینچے پس
اسکو عذر چاہنا چاہیے اور عذر حق کی طرف سے ہووے کہ عوض تمامی چیزون کا ہی کہ جو کہ فقیر تر ہوتا ہی
حق تعالے سے نزدیک تر ہوتا ہی کہ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَی اللہِ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللہِ اَتْقٰکُمْ - اور جو کہ
توانگر تر ہوتا ہے حق تعالی سے دور تر ہوتا ہے اسلیے جو درویش کہ توانگر کی تواضع کرتا ہو ایک
تہائی اسکے دین سے کم ہو جاتا ہی پس توانگر کا دین مغرور توانگری ہی کون جانتا ہی کہ کیونکر ہوگا کیونکہ
وہ در حقیقت مردے ہین کہ اِیَّاکُمْ وَمُجَالَسَۃَ الْمَوْتٰی یعنی تمکو مردون کی صحبت سے پرہیز لازم ہے
اور یہ بھی کہ یہ توانگرون کی شان مین ہی اور وہ یہی ہین کہ پانسو برس کے بعد درویشون سے
طرف حق تعالی کے راہ پاوینگے پس ظاہر ہے کہ وہ عتاب کہ پانسو برس جسکا انتظار کھینچنا پڑے
اس عذر سے کہ اسکے صاحب پانسو برس سے غرق وصل ہون کہان بہتر ہو سکتا ہی اور اسپر
بھی غور ہو کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے خاص اپنے پیارے فرزند کے لیے سواے فقر کے
جائز نہ رکھا حالانکہ ممکن تھا کہ انکو اپنی عطا سے توانگر کردیا کہان کہہ سکتے ہین کہ توانگر درویش سے
افضل ہے پس قول حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ ہی کا سابق ہے۔ نقل ہے کہ بعض متکلمین نے
حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ صوفیاء کرام کو کیا ہوا ہی کہ ایسے لفظ اپنے واسطے مقرر کیے
ہین کہ سننے والون کو حیرت مین ڈالتے ہین اور زبان محاورہ کو چھوڑ دیا ہی آپ نے فرمایا کہ ہم نے ایسا
واسطے کیا ہی کہ انکو منظور نہین کہ سواے اس جماعت یعنی صوفیاے کرام کے کوئی انکو جانے
اسلیے وہ الفاظ انکو بہت پسند ہین اور چونکہ انکو منظور نہوا کہ الفاظ مستعمل عوام کو اپنے عمل مین
لاوین وہ الفاظ ایجاد کیے کلمات حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ آپنے فرمایا کہ سب علمون سے

بہترین عمل وہ ہین کہ اگلے بزرگان دین نے کیے ہین اور بہترین علم وہ ہی کہ جسکے بارہ مین انھون نے
فرمایا ہی پس لازم ہی کہ جو کچھ انھون نے نہین کیا مت کرا ور جسکو انھون نے نہین فرمایا زبان پر
مت لا اور فرمایا مرد کو اسرار کو ڈھونڈھنا چاہیے علم کے میدان مین اور اگر نہ پائے تو حکمت کے
میدان مین اُسکی تلاش کرنا چاہیے اور اگر وہان بھی نہ ملے تو توحید کے میدان مین ڈھونڈ ھوپ
کرنا چاہیے اور اگر اسمین بھی سراغ نہ لگے تو ان تینون میدانون سے قطع کرنا اور آرزو کو توڑ دینا بہتر ہے
اور فرمایا اولیا واللہ کا طریق اُنکے دلون مین ہی اور دشمنون کا رویہ اُنکے نفس مین ہی اور فرمایا
بزرگترین دعوی وہ ہی کہ دعوی کرے خدای تعالی مین اور اشارہ کرے خدای تعالی کی طرف یا کچھ
کلام کرے خدای تعالی سے اور قدم رکھے درمیان انبساط کے یہ سب جو مینے بیان کین جھوٹے اور
کاذبون کی صفات سے ہین اور فرمایا صفاتون کی طرف رجوع نہ رہین بلکہ عامل رہین اور فرمایا ہر علم
کے لیے ایک بیان ہی اور ہر بیان کے لیے ایک زبان ہی اور ہر زبان کے لیے ایک عبارت ہے اور ہر
عبارت کے لیے ایک طریقہ ہی اور ہر طریقے کے لیے ایک جماعت ہے پس جو کوئی انمین تمیز کر سکتا ہو کلام کرنا اُسکو
زیب دیتا ہی اور فرمایا جو کہ اپنے آپ کو آداب سنت سے آراستہ کرتا ہی حق تعالی اُسکے دل کو معرفت کے نور سے
منور کرتا ہی اور فرمایا کوئی مقام خدا اور رسول کے فرمانون اور اخلاق کی موافقت سے بلندتر نہین ہی
اور فرمایا سب سے بڑی غفلت وہ ہی کہ خدای تعالی سے غافل رہے اور اُسکے فرمانون اور معاملے
سے اور فرمایا بندہ مقہور ہی اور عمل اُسکا مقدور ہی ان دونون کے درمیان بندہ معذور ہے اور
فرمایا اپنے نفسون کو اپنے نفس کی ہوا کی راہ مین خرچ مت کرو سوای اسکے موجودات سے جہان چاہو
صرف کرو اور فرمایا افضل طاعات خیال رکھنا حق تعالی کا ہی سب وقتون مین۔ اور فرمایا اگر کوئی
بیس برس تک نفاق کی راہ مین قدم رکھے اور اس ساری مُدت مین ایک قدم اپنے بھائی
مسلمان کے نفع کے لیے اُٹھاوے بڑھ جائیگا اُس شخص سے کہ جسنے ساٹھ برس عبادت خلوص سے
اپنے نفس کی رہائی ونجات کے لیے کی ہو اور فرمایا جو کہ خدا کے سوا دوسری چیز سے آرام پاتا ہے
آخر کار وہی چیز اُسکے واسطے آفت ہوگی اور فرمایا صحیح ترین عقلون مین وہ عقل ہے کہ موافق

توفیق کے ہو وے اور بدترین طاعتون مین وہ طاعت ہے کہ جس سے خود بینی پیدا ہو اور بہترین گناہون
مین وہ گناہ ہے کہ جسکے پیچھے توبہ ہو اور فرمایا اُلفت پکڑنا اُس چیز سے کہ طبیعتون کو اُسکے
ساتھ اُلفت ہووے مرد کو حقائق کے درجون سے گراتا ہے اور فرمایا اسباب پر تکیہ کرنے سے غرور
پیدا ہوتا ہے اور ٹھہرنا احوال پر خدا سے علیحدہ ہونا ہے اور فرمایا باطن جاے نظر حق ہے اور ظاہر
جاے نظر خلق ہے پس چاہیے کہ جاے نظر حق تعالی زیادہ پاک رہے جاے نظر خلق سے اور فرمایا
جسکو اوّل مدخل ہمت ہو وے وہ خدا تک پہونچے اور جسکو اوّل مدخل ارادت ہووے وہ آخرت کو
پہونچے اور جسکو اوّل مدخل نفس کے ساتھ ہووے وہ دُنیا کی طرف رجوع کرے اور فرمایا وہ چیز کہ بندے کو
آخرت سے باز رکھتی ہے وہ دُنیا ہے اور بعض کے واسطے دُنیا سرا ہے اور بعض کے واسطے ایک
تجارت گاہ کہ جسمین عزت اور غلبہ دونون حاصل ہون اور بعض کے واسطے ایک مکتب فائدہ کہ
جسمین بزرگی بھی علم کے ساتھ ہو اور بعض کے لیے ایک مجلس و محفل اور بعض کے لیے ایک مقام
عیش اور خوشی منانے کا کہ جسمین جملہ اشیاء خواہش والی موجود ہون پس ہر ایک کو کہ اسمین ہے
اسکی ہمت کے موافق اسکے یعنی دُنیا کے ساتھ وابستگی دی ہے اور فرمایا دلون کے لیے ایک شہوت ہے
اور روحون کے لیے ایک شہوت ہے اور نفسون کے لیے ایک شہوت ہے تمام شہوتون کو جمع کیا
پس روحون کی شہوات قرب خدا اور دلون کی شہوات مشاہدہ اور نفس کی شہوات راحت سے لذت
حاصل کرنا ہے اور نفس کی سرشت و پیدائش بے ادبی پر ہے اور بندہ حکم کیا گیا ہے کہ نفس کو ادب کے
ساتھ رکھے پس جب کہ نفس بے ادبی اور مخالفت کے میدان مین آتا ہے بندہ اسکو کوشش سے اُسکی
طلب سے باز رکھتا ہے اور جس بندہ مین کہ توفیق نہین وہ نفس کے ساتھ بدی مین شریک ہوتا ہے
لوگون نے پوچھا کہ خدای تعالی کے نزدیک کیا چیز دشمن زیادہ ہے آپنے فرمایا رویت نفس اور اسکی
خواہشین اور اپنے افعال پر عوض چاہنا اور فرمایا منافق کی قوت و غذا کھانا اور پینا ہوتا ہے
اور مومن کی قوت و غذا یاد الٰہی اور ریاضت ہوتی ہے اور فرمایا وہ انصاف کہ درمیان
خداوند تعالی اور بندے کے ہے تین طور پر ہے یعنی استعانت جہد ادب۔ استعانت چاہنا بندے

اور قوت دینا خدا سے جہد کرنا بندہ سے اور توفیق بخشنا خدا سے ادب بندگی بجا لانا بندہ سے کرامت عطا کرنا خدا سے اور فرمایا جسکو کہ ادب صالحین کا میسر ہوا ہوگا اُسکو بساط کرامت کی صلاحیت نصیب ہوگی اور جسکو کہ صدیقون کا ادب ملا ہوگا اُسکو اُنس اور انبساط کے بساط کی صلاحیت نصیب ہوگی اور فرمایا جسکو کہ ادب سے بےنصیب کیا ہے اُسکو تمام خیرون اور نیکیون سے بےنصیب کیا ہے اور فرمایا قُرب مین تقصیرِ ادب سخت تر ہے بہ نسبت تقصیرِ ادب دوری کے کیونکہ جُہال سے گناہ کبیرہ معاف کرتے ہین اور صدیقونکو ایک ذرا سی پلک جھپکنے اور دل کے کسی طرف جانے پر گرفتار کرتے ہین اور فرمایا جسکو کہ آدابِ اولیا حاصل ہوا ہوگا اُسکو بساطِ قُرب کی صلاحیت نصیب ہوگی اور جسکو کہ صدیقون کا آداب حاصل ہوا ہوگا اُسکو بساطِ مشاہدہ کی صلاحیت نصیب ہوگی اور جسکو کہ آدابِ انبیا نصیب ہوا ہوگا اُسکو بساطِ اُنس کی صلاحیت نصیب ہوگی اور فرمایا تم مقامِ قُرب کو نہ پہنچ سکو گے کیونکہ تم نفس کے گرفتار ہو اور فرمایا کہ اگر تم مجھکو آگ مین ڈال دو تو مجھکو اُسکا اسقدر خوف نہوگا اور اُس سے اِسقدر نہ ڈرونگا جسقدر کہ حق تعالیٰ کی بےتوجہی اور رُخ گردانی سے ڈرتا ہون اور فرمایا ہلاکت اولیا لحظات قلوب پر ہے اور ہلاکت عارفان اشارات کے خطرات پر ہے اور ہلاکت موحدان حقیقت کے اشارات پر ہے اور فرمایا موحد چار قسم کے ہین پہلی قسم کے وہ کہ وقت اور حالت مین نظر کرتے ہین۔ دوسری قسم کے وہ کہ عاقبت مین نظر کرتے ہین تیسری قسم کے وہ کہ حقائق مین نظر کرتے ہین۔ چوتھی قسم کے وہ کہ سابقت یعنی سابق ہونے مین نظر کرتے ہین۔ اور فرمایا رسولون کا ادنیٰ مرتبہ اعلیٰ مرتبہ انبیا کا ہے اور ادنیٰ مرتبہ انبیا کا صدیقون کا اعلیٰ مرتبہ ہے اور ادنیٰ مرتبہ صدیقون کا ادنیٰ مرتبہ شُہدا کا ہے اور فرمایا ادنیٰ مرتبہ رسولون کا اعلیٰ مرتبہ شُہدا کا ہے اور ادنیٰ مرتبہ شُہدا کا اعلیٰ مرتبہ صُلحا کا ہے اور ادنیٰ مرتبہ صُلحا کا اعلیٰ مرتبہ مومنون کا ہے اور فرمایا حق تعالیٰ کے بعض بندے ہین کہ اُنکا اتصال حق تعالیٰ کے ساتھ درست ہے اور اُنکی آنکھین ہمیشہ اُسی سے روشن اور اُنکی زندگی اُسی سے ہے اور خداوند تعالیٰ کے ساتھ اُنکے دلون کے اتصال کا سبب اُنکی صفائی یقین اور نظر دائمی ہے اور ابتک اُنکو موت نہین اسلیے

کہ اچھی زندگی خدای تعالی سے ہو اور فرمایا جب کہ بندے کو ربوبیت سے کشف حاصل ہوتا ہے دَم مارنا اسپر حرام ہو جاتا ہو وہ ایسا گم ہوتا ہو کہ اسکا پتا نہین لگتا اور فرمایا اولیا خدا پر غیرت فرض ہو پھر فرمایا کیا اچھی ہو غیرت محبت اور ہمنشینی کے وقت مین آور فرمایا صاحب غیرت کو ایک ایسی صحیح حالت حاصل ہوتی ہو کہ اسکا قتل ہونا فاضلتر اس سے ہو وہ کہ اسکے غیر کا یعنے حال صحیح صاحب غیرت کا ایسا بے نہایت ہوتا ہو کہ جو اسکو قتل کرے ثواب پاوے تاکہ اس غیرت کی آگ سے نجات پاوے اور فرمایا ہمت وہ ہو کہ عوارض سے کوئی شئے اسکو باطل نہ کر سکے اور ہمت وہ ہو کہ دُنیا مین نہ ہووے اور فرمایا زندگی محبت کی دل سے ہو اور زندگی مشتاق کی آنسوون سے اور زندگی عارف کی ذکر سے اور زندگی موحد کی زبان سے اور زندگی صاحب تعظیم کی نفس سے اور زندگی صاحب ہمت کی نفس کی بُریدگی اور علٰحدگی سے اور یہ زندگی جلنا اور غرق ہوجانا ہو اور اگر کوئی کہے زندگی موحد کی زبان سے کس طرح ہو تو ہم کہینگے (یہ مقولہ حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ مولف اس کتاب کا ہے) کہ اسکا باطن تمام توحید سے معمور ہوتا ہو اور اسکو ذرے کے برابر باطن سے خبر نہین ہوتی بجز زبان ہلانے کے جیسے کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تین برس ہوگئے کہ بایزید کو تلاش کر رہا ہون اور اسکا پتہ نہین پاتا اور زندگی صاحب تعظیم کی نفس سے اسطرح ہوتی ہو کہ زبان اسکی بیکار ہو جاتی ہو صرف دَم باقی رہتا ہے اور زندگی صاحب ہمت کی اسکے نفس کی علٰحدگی ہوتی ہو اور اگر اس ہیبت مین دَم مارے ہلاک ہووے جیسا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لِی مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ہو کہ جسمین نہ مین سماتا ہون کہ نبی مُرسل ہون اور نہ جبرئیل اور فرمایا علم چار ہین علم معرفت علم عبادت علم عبودیت علم خدمت اور فرمایا حقیقت اسم بندہ ہو اور ہر ایک حق کے لیے ایک حقیقت ہو اور ہر ایک حقیقت کے لیے ایک حق ہو اور ہر ایک حق کے لیے ایک حق ہو یعنے جو حقیقت کہ تو جانے اسم بندہ ہووے اور وہ بے نشان ہو اور بے نہایت ہو اور بے نشان بے نہایت کے مانند ہووے اور فرمایا حقیقت توحید نشان توحید ہو اور یہ بات ہر ایک حقیقت کے لیے ایک حق ہووے

بیان اسکا یہ ہی کہ حقیقت اسم بندہ چھوڑ دی اور فرمایا صدق توحید یہ ہی کہ ایک ہی پر قائم ہو وے
اور فرمایا محبت دوامی عتاب ہو وے اور فرمایا جب محب مملکت کا دعوی کرتا ہی محبت دور پھرتا ہے
اور فرمایا وجد اوصاف سے علیحدگی کا نام ہی تاکہ ارادہ کا نشان ظہور میں نہ آوے نراغم ہی غم ہو
اور فرمایا جب کہ تو وحدہ کی یاد کر سکے وجد تجھسے دور ہی اور فرمایا نشان نبوت اٹھ جانا پردہ کا ہی
کہ درمیان حق تعالی کے اور دلوں کے کوئی چیز حائل نہین رہتی اور فرمایا علم بڑی ہیبت اور حیا
کا نام ہی جب ان دونون سے بندہ دور رہتا ہی کچھ اسمین ظاہر نہین ہوتا اور فرمایا جسکی توبہ عمل
سے درست ہے وہ مقبول ہے اور فرمایا عقل آلہ عبودیت کا ہی نہ آلہ ربوبیت پر بلندی پانے کا
اور فرمایا جو کہ خدا پر توکل کرے وہ متوکل ہے خدا پر اپنے توکل پر نہ واسطے کسی اور چیز کے اور
فرمایا توکل کرنا خدا پر نیک التجا ہے اور صدق خدا کے ساتھ محتاجی ہی اور فرمایا توکل وہ ہے
کہ جب شدت فاقہ تجھ مین ظاہر ہو وے تو تو کسی سبب کی طرف نظر نہ کرے اور اسطرح ثابت قدم رہے
کہ حق تعالے جانے کہ تو اپنے توکل پر ثابت و قائم ہے اور فرمایا معرفت کے تین رکن ہین ہیبت
حیا انس اور فرمایا خداوند تعالے کے قدیم اختیار مین دل کا نظر کرنا رضا ہی کہ جس چیز کو کہ
ازل مین بندہ کے لیے پسند کیا ہے اور اسکا ترک کرنا باعث خشم و غصے کا ہی اور فرمایا رضا وہ ہی
کہ دل سے دو چیزون پر نظر کرے ایک وہ کہ دیکھے کہ جو کچھ کہ وقت پر مجھے پہونچا روز ازل مین
ایسا ہی میرے لیے چاہا ہی اور دوسرے وہ کہ دیکھے کہ جو کچھ کہ حق تعالی نے میرے واسطے پسند کیا ہی
نیکوتر اور فاضلتر ہے اور فرمایا اخلاص وہ ہی کہ خالص ہو وے آفتون سے اور فرمایا تواضع مقبول
حق ہے اور فرمایا تقوی کے لیے ایک ظاہر ہی اور ایک باطن اسکا ظاہر حدون کا نگاہ رکھنا ہے
اور باطن اسکا نیت ہے اور اخلاص لوگون نے پوچھا کہ ابتدا اس کام کی کیا ہی اور اسکی
انتہا کیا آپ نے فرمایا اسکی ابتدا معرفت ہے اور اسکی انتہا توحید اور فرمایا دو چیز کو نگاہ رکھنا ہے
پہلے آداب عبودیت کو دوسرے تعظیم حق معرفت اور ربوبیت کو اور فرمایا جس چیز کو نیک
فرمایا ہے اسپر ثابت قدم ہونا ادب ہے لوگون نے پوچھا یہ کیونکر ہے آپ نے فرمایا اسطرح کہ تو

(حاشیہ: ...ارادہ کیا)

فرمایا خداوند تعالےٰ کے ساتھ ظاہر و باطن مین ادب کے ساتھ بجا لاوے۔ جب کہ اس طرح بجا لایا بس ادیب ہے، اگرچہ عجمی یعنے عرب کا باشندہ نہو بلکہ ایرانی و تورانی ہو لوگون نے پوچھا کہ طاعت سے کون سی طاعت زیادہ افضل ہے فرمایا حق تعالےٰ کا مراقبہ ہر وقت پوچھا شوق کیا ہے فرمایا دل کا جلنا اور جگر کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا اور آگ کا اُس کے اندر بھڑکنا پوچھا شوق برتر ہے یا محبّت۔ فرمایا محبّت کیونکہ شوق اسی سے پیدا ہوتا ہے اور فرمایا جب کہ حضرت آدم علیہ السّلام کی خطا کا آوازہ ہر چہار طرف پھیلا تو تمام چیزین اُنپر رُوئین مگر چاندی اور سُونا در رہا حق تعالی نے اُنکی طرف وحی بھیجی کہ تمکو حضرت آدمؑ پر رُونا کیون آیا اُنھون نے جواب دیا کہ بار خدایا ہم نہ رُوئین گے ایسے شخص پر کہ تیرا نافرمان ہوا ہو حق تعالی نے فرمایا کہ مجھکو میری عزّت اور جلال کی قسم ہے کہ مَین ساری چیزون کی قیمت تم مین ظاہر کرون گا اور تمامی آدمؑ کے فرزندون کو تمھارا خادم بناؤن گا کہتے ہین ایک شخص نے آپ سے کہا کہ مَین عزلت و گوشہ نشینی اختیار کرنا چاہتا ہون آپ نے فرمایا کہ تو مخلوق سی علیحدگی اختیار کر کے کسکی صحبت مین رہیگا اور کسکے ساتھ اختلاط و آمیزش رکھے گا اُس مرد نے کہا تو آپ ہی فرمایئے کہ مَین کیا کرون آپ نے فرمایا کہ ظاہر مین خلق کے ساتھ بسر کر اور باطن مین حق تعالی کے ساتھ ایک روز آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ آدمی کا مرتبہ کس چیز سے بلند ہوتا ہے بعض نے کہا کہ روزون کی زیادتی سے بعض نے کہا کہ نماز کی مداومت و ہمیشگی سے اور بعض نے کہا مجاہدے سے اور بعض نے کہا محاسبے سے اور بعض نے کہا موازنے سے اور بعض نے کہا مال کے خرچ کرنے سے۔ آخر مین آپ نے فرمایا بلندی نہین پائی مگر اُس شخص نے کہ جسکو خوی خوش عطا فرمائی ہے۔ نقل ہے کہ ایکبار آپ نے اصحاب کے روبرو پانون پھیلائے اور فرمایا ترکِ ادب درمیان اہلِ ادب ادب ہے جیسے کہ جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو اپنے مبارک پانون دراز فرمائے تھے کیونکہ اُنکے ساتھ بہت صفائی تھی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے آنحضرت نے پانون مبارک کھینچ لیے۔ نقل ہے کہ لوگون نے حضرت ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ کو زندیق مشہور کیا

اور خلیفۂ وقت سے جا کر کہا علی بن عیسیٰ جو کہ وزیر تھا غصے مین آیا اور آپ کو بلایا اور بہت کچھ
آپ پر سختی کی آپ نے بھی اسکو سخت کہا وزیر آگ بگولا ہو گیا اور حکم دیا آپکے پانون سے
موزہ اُتار کر آپ کے سر مبارک پر مارنے لگے آپ بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے تو آپ نے
اسکے واسطے بددعا کی کہ قطع اللہ یدک و رجلک یعنی کاٹے جائیو تیرے ہاتھ اور پانون اور
جان بحق تسلیم ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون ۝ ایک مدت کے بعد خلیفہ وزیر پر غصے ہوا اور
حکم دیا کہ اُسکے ہاتھ پانون کاٹ ڈالین بعض مشائخ حضرت ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض
کرتے ہین کہ آپ نے کیون وزیر کے واسطے بددعا کی آپ کو لازم تھا کہ اُسکے حق مین نیک دعا کرتے
بعض مشائخ یہ عذر پیش کرتے ہین کہ بددعا آپ نے اسواسطے کی کہ وہ مسلمانون کے حق مین ظالم تھا
اور بعض یون کہتے ہین کہ حضرت ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ اہل فراست تھے آپ نے غور فرمایا کہ
اسکے ساتھ کیا معاملہ کرینگے موافقت قضا و قدر کی حق تعالےٰ نے آپ کی زبان پر یہ کلمات
کہ کاٹے جائیو ہاتھ اور پانون اُسکے۔ جاری کیے آپ کو درمیان مین کچھ سروکار نہ تھا اور مجھکو
ایسا معلوم ہوتا ہی (یہ مقولہ حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا ہے) کہ ابن عطار رحمۃ اللہ
علیہ نے اُسکے واسطے نیک چاہا تھا بدین اسلیے کہ وزیر نے درجۂ شہادت پایا اور دنیا کی خواری سے نجات
پائی کیونکہ دنیا کا مال و مرتبہ و عہدہ درحقیقت بمقابلہ اُس درجے کے کہ اُسکو حاصل ہوا ایک ناچیز تھا
پس درحقیقت آپ نے اُسکے حق مین دعاے نیک فرمائی کہ جسکی بدولت وہ وزیر اس رُتبے کو پہونچا
اور دوسرے یہ کہ عذاب اس جہان کا بمقابلۂ عذاب آخرت کے کچھ بھی نہین ہے پس بہت مناسب ہوا
کہ وہ اپنے اعمال کی سزا یہین پا کر پاک و صاف اُس جہان کو گیا۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔

اکانونوان باب حضرت ابراہیم بن داود الرقی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ پرہیزگارون کے قبلہ وہ برگزیدہ لوگون کے پیشوا وہ مرغ جال مین سبقت کرنیوالے وہ وہ شخص

بلاد شام مین صبح صادق کا جلوہ دکھانے والے وہ فانی بخود اور باقی بحق پرہیزگار کامل حضرت
ابراہیم بن داؤد الرقی رحمۃ اللہ علیہ اکابر علما اور مشائخ کبار اور قدمای طریقت سے تھے اور
بزرگوار و صاحب کرامات تھے اور ریاضت اور کلمات عالی رکھتے تھے اور بزرگان شام سے تھے
اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ہم زمانہ لوگون سے ہین اور حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ و عبداللہ
بن جلا رحمہ کے یارون سے تھے اور آپ کی عمر شریف بڑی ہوئی۔ نقل ہے کہ ایک درویش
جنگل مین جا رہا تھا ایک شیر نے اسپر حملہ کیا جب وہ شیر اس درویش کے نزدیک پہونچا اور درویش
کی نظر اسپر پڑی تو شیر نے اپنی گردن جھکالی اور چپکا چلا گیا درویش کو تعجب ہوا جب اُسنے غور کی تو
معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم بن داؤد الرقی رحمۃ اللہ علیہ کے خرقے کا ایک ٹکڑا اُسکی گدڑی مین ٹکا تھا
پس وہ درویش تاڑ گیا کہ اسی کی برکت سے شیر نے مجھکو کچھ نہ کہا اور راہ اپنی لی۔ کلمات حضرت ابراہیم بن
داؤد الرقی رحمۃ اللہ علیہ کے آپنے فرمایا کہ حق کو ثابت کرنا معرفت ہے سوا اُن چیزون کے کہ آدمی کا وہم
اُن تک پہونچتا ہے اور فرمایا قدرت آشکارا و ظاہر ہے اور آنکھین کھلی ہین لیکن بصارت بینائی کی ضعیف ہے
اور فرمایا حق کی دوستی کا نشان طاعت و عبادت کی زیادتی ہے اور متابعت حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور فرمایا مخلوق مین ضعیف تر وہ ہے کہ خواہش نفسانی کے ترک کرنے سے عاجز ہو اور قوی ترین
وہ ہے کہ خواہش نفسانی کے ترک کرنے پر قادر ہو اور فرمایا ہر آدمی کی قیمت و قدر اُسکی ہمت کے موافق
ہے اگر اُسکی ہمت دُنیا مین مصروف ہے تو وہ بے قدر ہے اور اگر اُسکی ہمت حق تعالیٰ کی رضامندی پر ہے
تو ممکن ہے کہ کامل قدر و منزلت پاوے اور اُسپر وقعت حاصل کرے اور فرمایا راضی وہ ہے کہ سوال نکرے
اور دعا مین مبالغہ کرنا رضا کے خلاف ہے اور فرمایا توکل راضی ہونا اور قرار پکڑنا ہے اُن چیزون پر
کہ حق تعالیٰ نے جنکا وعدہ فرمایا ہے اور فرمایا کہ جو شی کہ مقدر ہے تجھکو بغیر تکلیف و مشقت کھینچے پہونچتی ہے
اور اگر تو زیادہ طلبی کرے تو اسمین بجز رنج و محنت کے اور کچھ نہین ہے اور فرمایا درویشون کی کفایت
توکل پر ہے اور توانگرون کی کفایت یہ کہ مال و اسباب پر اعتماد رکھتے ہین اور فرمایا درویشون کا
ادب کرنا اسوقت ہو کہ حقیقت سے علم کی طرف رجوع کرین اور فرمایا جب تک کہ تیرے دل مین خطرہ ہووے

یقین جان کہ خداوند تعالےٰ کے نزدیک تیری کچھ قدر و منزلت نہیں ہے اور فرمایا جو کہ سواے خداوند تعالےٰ کے دوسری چیز کو اپنی عزت کا باعث خیال کرتا ہی سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنی عزت مین خوار ہے اور فرمایا مجھے دنیا مین دو چیز پسند ہین ایک صحبت فقرا اور دوسرے حرمت اولیا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

باونوان باب حضرت یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ مجاہد مردان مردوہ مبارز میدان دردوہ خوگرفتہ تقوی وہ پروردہ معنی وہ مخلص مختار حضرت یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ حضرات صوفیای کرام کے عابدون اور زاہدون سے تھے اور تابعین مین آپکے زہد کے برابر کسی کا زہد نہ تھا اور مراقبے اور محاسبے مین کمال رکھتے تھے اور معرفت اور حالت اپنی کو بہت چھپاتے تھے اور ریاضت بہت کرتے تھے اور دنیا سے بالکل علیحدہ رہتے تھے اور کلمات شافی فرمایا کرتے تھے اور بہت سے مشائخ کبار کی زیارت سے مشرف ہوے تھے نقل ہے کہ آپنے ستر ہزار درم میراث مین پاۓ تھے آپنے اپنی کھانے اور خرچ مین اُن درموں سے ایک درم بھی خرچ نہ کیا بلکہ کھجور کے پتون کو بنکر اپنی قوت وغذا اُس سے بہم پہونچاتے تھے آپ چالیس برس تک پرانا خرقہ پہنے رہے اور ہرگز نیا خرقہ نہ پہنا نہ ملکی نہ عاریتی سواے اُس پرانے خرقے کے نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپنے حذیفہ مرعشی کو خط لکھا کہ اے حذیفہ مینے سُنا ہی کہ تونے اپنے دین کو دو حبے زر کے عوض بیچ ڈالا ہی اور وہ یہ ہے کہ تو ایک روز بازار مین ایک شخص سے ایک چیز خریدتا تھا وہ شخص ایک دانگ اُسکی قیمت مانگتا تھا اور تو تہائی کی تہائی دینا چاہتا تھا اور اس سبب سے کہ وہ تجکو پہچانتا تھا وہ تیری نکوکاری کے لحاظ سے کچھ نہ کہہ سکا اور تجکو وہ چیز اُسی تھوڑی قیمت پر دیدی (یہ مقولہ حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا ہے) پوشیدہ نہ رہے کہ اس حکایت کو دوسری کتابون مین اسکے برعکس لکھا ہے لیکن مینے معتبر کتابون مین اسیطرح پایا اور یہ بھی حضرت یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ نے حذیفہ کو لکھا کہ جو شخص کہ فضائل کو گناہ سے زیادہ دوست رکھتا ہی وہ فریب مین ہی اور جو کوئی قرآن پڑھتا ہی دنیا کمانے کو وہ ٹھٹھا کرنیوالا ہی حالانکہ مین ڈرتا ہون

کہ ہمارے اعمال خیر پر زیادہ خرابی لانے والے ہین ہمارے ہر گناہ سے اور جسکے کہ دل مین درم اور دینار کی وقعت آخرت سے زیادہ ہو تعجب ہے کہ وہ کس طرح امید وار ہو حق تعالے کے ساتھ اپنے دین اور دُنیا مین اور فرمایا اگر مین صدق دل سے ایک رات اپنی خدا کے واسطے کام کرون اُسکو مین جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ دوست رکھتا ہون اور یہ بھی آپ نے حذیفہ کو لکھا کہ اے حذیفہ مین تجکو وصیت کرتا ہون تقوی کی ساتھ حق تعالی کے اور اُس پر عمل کرنے کی کہ جسکی تجکو اُسنے تعلیم دی ہے اور ایسے مُراقبے کی کہ کوئی شخص نہ دیکھے تجکو اُس جگہ مین کہ جہان تو مراقبہ کرے سوائے حق تعالی کے اور موافقت کرنے کی اُس چیز کے ساتھ کہ اُسکے دفع کرنے کی کسی شخص کو طاقت ومجال نہین ہے اور اُسکے نازل ہونے کی پشیمانی فائدہ نہین رکھتی اور شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ غایت تواضع کیا ہو آپنے فرمایا جب کہ گھر سے باہر نکلو جسکو دیکھو ایسا جانو کہ تمسے بہتر ہے اور تھوڑی تقوی کی جزا بہت عملون کے برابر عطا کرتے ہین اور تھوڑی تواضع کا عوض بہت مجاہدے کے برابر دیتے ہین اور فرمایا علامت تواضع کی یہ ہو کہ حق تعالی کے احکام جس سے سُنے قبول کرے اور عاجزی ونرمی کرے ہر شخص کے ساتھ اگرچہ ادنی ہی شخص کیون نہو اور عزت اور حُرمت رکھے اُس شخص کی کہ مرتبے مین اُس سے بالاتر ہو اور اگر کوئی اپنا نقصان بھی دیکھے تو بھی برداشت کرے اور جو کچھ کہ خدا تعالی دیوے اُسپر شکر کرے اور غصے کو کہا دیوے یعنے کبھی غصہ نہو اور رجہان کہ رہے متوجہ طرف خدا کے رہے اور تواُنگرون پر تکبر کرے اور فرمایا توبہ کے دس مقام ہین۔ دور ہونا جاہلون سے اور باز رہنا منع کی گئی چیزون سے اور منہہ پھیرنا تکبر کرنے والون سے اور کس پڑنا پسندیدہ اور مقبول چیزون اور شخصون مین اور دوڑنا طرف نیکیون کے اور ہمیشگی کرنا توبہ پر اور ثابت قدم رہنا توبہ پر اور ادا کرنا حقوق کا اور طلب کرنا غنیمت کا اور زائل کرنا قوت کا اور فرمایا علامات زہد کی دس ہین ترک کرنا موجود کا اور ترک کرنا آرزوئے مفقود کا اور سچا اور خدمت معبود و مشروع کی اور آشنا ہونا مولی اور صفائے باطن اور معزز ہونا ساتھ ہوز کے اور احترام مشفق کا اور زہد مباح مین اور طلب منافع

آخرت مین تنگی کرنا آرام و آسایش مین۔ اور فرمایا علامات زہد سے ایک یہ ہے کہ جانے
بندہ زہد نہین کر سکتا اور نہ زہد کو اختیار کر سکتا ہے مگر اسوقت کہ حق تعالی کی امان مین
ہوجائے اور فرمایا ورع کی علامت دس ہین غور و تامل کرنا مشابہات مین اور باہر آنا
شبہات سے اور تلاش و جستجو کرنا نیک و بد مین اور تشویش سے علٰحدہ رہنا اور خیال رکھنا نفع
اور نقصان کا اور مداومت کرنا رضای رحمٰن پر اور صفائی و صدق کے ساتھ امانت کو رکھنا اور
آفت کی جگہ سے رُو گردانی کرنا اور دور رہنا طریق آفات سے اور رُو گردانی کرنا فخر کرنے سے اور
فرمایا علامت صبر کی دس چیزین ہین حبس کرنا نفس کا اور مضبوط کرنا درس کا اور ہمیشگی کرنا اور
طلب اُنس کے اور دور کرنا بے صبری کا اور قدرت چاہنا تقوی کی اور حفاظت کرنا عبادات کی
اور کمال و انتہا کو پہونچانا واجبات کو اور سچائی معاملات مین اور طول قیام مجاہدات مین اور
اصلاح کرنا گناہون کی اور فرمایا محو نہین کرتی کوئی چیز شہوت کو دل سے مگر وہ خوف کہ مرد کو
آمادہ کرتا ہے یا وہ شوق کہ مرد کو بے آرام کرتا ہے اور فرمایا مراقبے کی کئی علامت ہین پسند کرنا
اُس چیز کو کہ حق تعالی نے اُسکو پسند کیا ہے اور ارادہ کرنا نیک ساتھ خدای تعالے کے اور پہچاننا
کمی اور زیادتی دونون کا خدای تعالی کی طرف سے اور آرام پکڑنا دل کا ساتھ خدای تعالی کے
اور علٰحدہ ہونا تمام خلائق سے اور رجوع کرنا طرف خدای تعالی کے اور فرمایا صادق کی کئی علامت
ہین دل کو ساتھ زبان کے ٹھیک رکھنا اور قول کو ساتھ فعل کے برابر رکھنا اور اپنی تعریف کی
طلب سے درگذرنا اور سرداری و ریاست کو اختیار نکرنا اور آخرت کو دُنیا پر اختیار کرنا اور نفس پر
قہر کرنا اور فرمایا توکّل کی بھی کئی علامت ہین آرام و تسلی پانا اُس چیز کے ساتھ کہ حق تعالی نے
اُسکی ضمان کی ہے اور ثابت قدم ہونا اُسپر جو کہ اُسکو پہونچے بلند و پست سے اور گردن جھکا نا رجائے
پر اور تعلّق پکڑنا دل کا درمیان کاف و نون کے یعنی ایسا جانے کہ ابھی کاف ساتھ نون کے
نہین ملا ہے اسلیے جو کچھ کہ کاف اور نون ہووے توکّل درست ہووے اور قدم عبودیت مین رکھنا
اور ربوبیت سے باہر آنا یعنے دعوی فرعونی اور خودی دینی کا نکرنا اور ترک اختیار کرنا اور خیال

سے نا امید ہونا اور خلائق سے علیحدگی کرنا اور حقائق میں داخل ہوکر دقائق کو حاصل کرنا اور فرمایا عمل کر داس مرد کے عمل کے مانند کر جو آنکھوں سو دیکھ رہا ہے کہ اسکو نجات نہ حاصل ہوگی مگر اس عمل سے اور توکل کر داس مرد کے توکل کے مانند جو آنکھوں سے دیکھ رہا ہو کہ اسپر نازل نہوگا مگر وہ جو حق تعالی نے روز ازل میں اسکی تقدیر میں لکھدیا ہو اور حکم کیا ہو اور فرمایا انس کی پانچ علامت ہیں ہمیشہ خلوت میں بیٹھنا اور مخالطت و آمیزش سو بہت ہی گھبرانا اور ذکر حق سے لذت پانا اور مجاہدہ میں راحت پانا اور بندگی کی رسی میں چنگل مارنا اور فرمایا حیا کی علامت انقباض و دلبستگی دل کی ہو بباعث عظمت پروردگار کے اور وزن کرنا بات کا قبل کہنے کے اور دور رہنا اس چیز سے کہ جسکے لیے عذر خواہی ہو اور ایسی چیزیں کہ جسمیں غور کرنے سو شرمندگی حاصل ہو غور نکرنا اور آنکھ زبان کان کا نگاہ رکھنا اور شرمگاہ اور پیٹ کی حفاظت کرنا اور دنیا کی زندگی کی آرائش کو ترک کرنا اور گورستان اور مردوں کی یاد کرنا اور فرمایا شوق کے لیے علامتیں ہیں دوست رکھنا موت کو راحت کے وقت میں اور دشمن رکھنا زندگی کو خوشی و طرب میں اور وقت صحت و رغبت کے اور انس پکڑنا ساتھہ ذکر حق تعالی کے اور بیقرار ہونا وقت پراگندگی نعمتوں حق سبحانہ تعالی کے اور خوش ہونا وقت تفکر کے علی الخصوص وقت مشاہدے کے لوگوں نے جمع اور تفرقے سے سوال کیا آپ نے فرمایا جمع دل کا جمع کرنا ہو معرفت میں اور تفرقہ متفرق کرنا ہے احوال میں اور آپ کا مقولہ ہے کہ نماز جماعت فرض نہیں طلب حلال فرض ہے رحمۃ اللہ علیہ *

دوسو ستائیسواں باب حضرت ابو یعقوب بن اسحق النہرجوری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ مشرف رقم فضیلت وہ مقرب حرم وسیلت وہ منور حالم وہ معطر صال وہ شاہد مقامات شہوری حضرت ابو یعقوب بن اسحق النہرجوری رحمۃ اللہ علیہ بزرگ صوفیا کرام میں تھے اور لطف عظیم رکھتے تھے اور خدمت

اور ادب میں مخصوص اور مقبول اصحاب تھے اور سوز نہایت رکھتے تھے اور مجاہدہ بہت اور مراقبہ کامل اور
کلمات پسندیدہ رکھتے تھے اور کہا ہے کوئی پیر مشائخوں سے زیادہ نورانی آپ سے نہ تھا آپ حضرت عمرو
بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت یافتہ تھے اور برسوں مجاور حرم رہے اور وہیں وفات پائی ۔
نقل ہے کہ آپ ایک گھڑی عبادت اور مجاہدے سے چین نہ لیتے تھے اور ایک دم خوش دل نہ ہوتے تھے
ایک بار آپ رو رو کر حق تعالیٰ سے مناجات کر رہے تھے ندا آئی کہ یا ابا یعقوب تو بندہ ہے اور بندہ کو
راحت اور آرام کے ساتھ کیا کام ۔ نقل ہے کہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ اے شیخ میں اپنے دل میں
سختی پاتا ہوں اور میں نے اسکا ذکر فلان شیخ اور فلان شیخ سے جو کیا تو ایک نے تو روزے کو فرمایا
اور دوسرے نے سفر کو اور میں نے دونوں کو کیا لیکن دل کی سختی زائل نہ ہوئی اب آپ فرمایئے کیا
فرماتے ہیں حضرت یعقوب بن اسحٰق النہرجوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انھوں نے تیری کار میں خطا کی
تیرا طریق یہ ہے کہ جس وقت کہ لوگ سوتے ہیں تو مسجد میں جائے اور نالہ و زاری کرے اور گڑگڑائے اور
زبان پر لائے خدایا میں تیری کار میں متحیر ہوں میری مدد کر اُس مرد نے کہا کہ میں نے ویسے ہی کیا جیسے کہ آپ نے
فرمایا میری سختی دل زائل ہو گئی ایک اور شخص نے آپ سے کہا کہ میں نماز پڑھتا ہوں لیکن دل میں
اُسکی حلاوت و مزہ نہیں پاتا آپ نے فرمایا جب کہ تو دل کی طلب نماز میں کریگا نماز کی حلاوت
نہ پاویگا جیسا کہ ایک مثل میں کہا ہے کہ اگر سفر میں تو گدھے کے پاؤں میں عقبہ یعنی رسی ڈالیگا
عقبہ یعنی راہ کو طے کر سکیگا اور آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں نے ایک کانے شخص کو دیکھا کہ طواف
میں کہہ رہا تھا اعوذ بک منک یعنی پناہ ڈھونڈھتا ہوں میں تجھ سے ساتھ تیرے میں نے کہا
یہ کیا دعا ہے اسنے کہا کہ ایک روز میں نے نظر کی طرف ایسے شخص کے کہ وہ مجھے دیکھنے میں بہت اچھا
معلوم ہوا اتنے ہی میں ہوا کا ایک تھپیڑا آیا اور میری اسی آنکھ پر لگا کہ میں نے اس سے اُسکو دیکھا تھا اور
پھوٹ گئی میں نے ایک آواز سنی کہ تو نے ایک نظر کی ایک طمانچہ کھایا اگر زیادہ دیکھتا زیادہ سزا کا
مستحق ہوتا اور آپ نے فرمایا دُنیا دریا ہے اور اُسکا کنارہ آخرت ہے اور اُسکی کشتی تقوی اور
آدمی سب مسافر اور فرمایا جس کسی کی سیری و آسودگی کھانے پر موقوف ہے وہ ہمیشہ بھوکا ہے

اور جس کسی کی توانگری مال پر ہے وہ ہمیشہ درویش ہے اور جو کہ اپنی حاجت کو خلق کے روبرو
عرض کرتا ہے ہمیشہ محروم رہتا ہے اور جو کہ اپنی کام میں خدای تعالی سے مدد چاہے گا ہمیشہ
ذلیل و رسوا ہوگا اور فرمایا زوال نہیں اس نعمت کو جسکا کہ تو شکر کرے اور پائداری نہیں ہے
اس نعمت کو کہ جسکی تو ناشکری کرے اور فرمایا جب بندہ یقین کی حقیقت کے کمال کو پہونچا بلا
اسکے نزدیک نعمت ہو جاتی ہے اور رجا مصیبت اور فرمایا اصل ریاضت کم کھانا ہے اور کم بولنا
اور کم سونا اور خواہشوں کو چھوڑنا اور فرمایا جب کہ بندہ اپنی خودی سے فانی ہوتا ہے حق تعالے سے
باقی ہوتا ہے اسلیے اسنے اسکو کسی نام سے نہ پکارا بلکہ اسطرح ارشاد فرمایا الا بعبدہ فاوحی الی عبدہ ما
اوحی اور فرمایا جو کہ عبودیت میں استعمال علم رضا کا نکرے اور عبودیت فنا میں اور بقا میں
اسکی درست نہو وہ مدعی اور کذاب ہے اور فرمایا شادی کی تین قسم ہیں ایک شادی خدا ے
تعالی کی طاعت پر اور دوسری شادی خدای تعالی کی نزدیکی پر اور خلق سے دوری پر تیسری
شادی خدا کے یاد کرنے اور خلق کے فراموش کرنے پر اور اسکا نشان کہ شادی خدای تعالے
پر ہو تین چیز ہیں ایک یہ کہ ہمیشہ عبادت میں مشغول رہے دوسری وہ کہ دنیا اور اسکے لوگوں سے
دوری تیسرے وہ کہ خلق کی حاجت کا نظروں سے گر جانا کہ کسی چیز کو یاد نکرے سوای خدا کے
مگر اس چیز کو کہ خدا کے لیے ہو اور سب سے اچھا کام وہ ہے کہ علم سے علاقہ رکھتا ہو اور فرمایا سب سے
بڑا عارف وہ ہے کہ حق تعالی کے جلال و جمال میں متحیر ہو اور فرمایا عارف حق تعالے تک
نہیں پہونچتا جب تک کہ تین چیزوں سے دل کو قطع نکرے یعنی علم اور عمل اور خلوت سے یعنے ان
تینوں میں ان تینوں سے جدا ہووے ایک نے آپ سے پوچھا کہ عارف کسی چیز پر تاسف کرتا ہے
سوای خدای تعالی کے آپنے فرمایا کہ عارف کسی چیز کو سوای خدا کے نہیں دیکھتا ہے کہ اسپر افسوس
کریگا سائل نے پوچھا کہ عارف کونسی آنکھ سے کل چیزوں کو دیکھتا ہے آپنے فرمایا فنا اور ہستی
کی آنکھ سے اور فرمایا مشاہدہ ارواح تحقیق ہے اور مشاہدہ قلوب تحقیق اور فرمایا جمع عین حق ہے
کہ تمامی اشیا اسی پر قائم ہیں اور تفرقہ صفت خالق کی ہے باطل ہے یعنی جو کچھ کہ سوای حق کے ہے

باطل ہے بہ نسبت حق کے اور جو صفت کہ وہ باطل کرے حق کو وہ تفرقہ ہی اور فرمایا جمع وہ ہے کہ
تعلیم دی حضرت آدم علیہ السلام کو اسمارسے اور تفرقہ وہ ہو کہ اس کا علم پراگندہ ہوا اور منتشر ہوا
اُسکے باب مین اور فرمایا رزق متوکلون کا خدا وند تعالےٰ پر ہے پہونچتا ہی خدا کے علم سے انکو
اور انکو پہونچتا ہو بغیر کسی شغل اور رنج کے اور جو اُنکے علاوہ ہین وہ دن بھر رزق کی تلاش مین مشغول
رہتے ہین اور رنج کھینچتے ہین اور فرمایا درحقیقت متوکل وہ ہی جسنے کہ اپنا رنج و بار خلق سے اُٹھا لیا ہو
نہ شکایت اُس چیز کی ہو کہ اُسکو ملے اور نہ بُرائی اُسکی کہ اُسکو منع کرے اسلیے کہ نہین دیکھتا ہے
منع اور عطا مگر خداے تعالی سے اور فرمایا توکل درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تھا کہ حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے اُسوقت مین کہ اُنسے فرمایا کہ آپ کو کچھ حاجت ہی آپنے کہا تیرے ساتھ نہین
اسلیے کہ اپنے نفس سے غائب تھے اور خدا کے سوا کسی چیز کو نہین دیکھتے تھے اور فرمایا اہل توکل کو حقائق
توکل مین ایسے اوقات ہین غلبات مین کہ اگر اُس غلبات مین آگ پر چلے جاوین تو بھی ذرا سا بھی
آزار نہ پاوین اور اگر اُس غلبہ کے [illegible]
تیر اُنکے مارین اور اُنکو گھائل کر دیوین اُنکو ذرا درد نہ معلوم ہووے اور بھی ایک وقت ایسا ہوتا ہے
کہ اگر ایک مچھر اُنکے ڈنک مارے تو اُنکو ایذا معلوم ہو اور تھوڑی سی حرکت پر بیقرار ہوجاوین اور
اُس صدمے کی برداشت نکر سکین لوگون نے آپسے پوچھا خدا کی راہ کیونکر اور کس طرح ہے
آپنے فرمایا جاہلون سے دور رہنا اور عالمون کے ساتھ صحبت رکھنا اور علم کا عمل مین لانا اور
ہمیشہ حق تعالے کا ذکر کرنا لوگون نے تصوف کو پوچھا آپنے فرمایا تِلکَ اُمَّۃٌ قَد خَلَت لَہَا
مَا کَسَبَت یعنی وہ لوگ گذر گئے اُن ہی کے واسطے ہوا جو کچھ اُنھون نے کیا پس آخر مین ذرات
قلوب کے ہین امانت حضور سے اسلیے کہ سب کو خطاب کیا ہی حق تعالی نے اور وہ سب ذرات کی
صورت مین تھے کہ خبر دی ہی کہ قال عزّ و جلّ اَلَستُ بِرَبِّکُم قَالُوا بَلیٰ یعنے جیسا کہ فرمایا خدا نے
غالب اور بزرگ نے کیا نہین ہون تمھارا پروردگار نہین ہون سب ذرون نے کہا بیشک تو ہمارا
پروردگار و مالک ہے رحمۃ اللہ علیہ ۔ واللہ اعلم ۔

چھہترواں باب حضرت سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ محبوب ہمہ حبّ و ادب عقل ہمہ ب و پروانہ شمع جمال و شیفتہ صبح وصال و ساکن مضطرب محبوب حق حضرت سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے مین اپنی شان مین یگانہ تھے اور مقبول اہل زمانہ اور الطف مشائخ تھے اور اشارات لطیف اور رموز عجیب و غریب رکھتے تھے اور محبت مین ایک آیت تھے اور تمامی مشائخ آپ کی بزرگی کے معترف تھے اور آپ کو بباعث کمال محبت کے سمنون محب کہتے تھے اور آپ خود اپنے آپکو سمنون کذاب فرمایا کرتے تھے آپ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ تھے اور آپ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصرون سے تھے اور آپ کا محبت مین مذہب خاص ہے اور آپ نے محبت کو معرفت پر مقدم رکھا ہے اور اکثر مشائخون نے صوفیائے کرام سے معرفت کو محبت پر مقدم رکھا ہے اور آپ کہتے ہین کہ محبت اہل ارادت کی بنا [illegible] ہے اور تمام احوال و مقامات تمامی جو نسبت سے علاقہ رکھتے ہین مقابل محبت کے بازی ہین اور جہان کہ طالب اسکو ہمیشہ ظاہر ہے پھر اسکو زوال نہین آتا اور محل محبت مین جب تک کہ ذات موجود رہے۔ نقل ہے کہ جسوقت کہ آپ حج سے واپس آرہے تھے اہل فید نے آپ سے کہا کہ آپ ہمین وعظ سنایئے آپ منبر پر گئے اور وعظ فرمایا جب آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سامعین مین میرے وعظ نے کچھ اثر نہ کیا آپ نے رخ طرف قندیلون کے کیا اور فرمایا کہ اے قندیلو اے تم سے ذکر محبت کا کہتا ہون ساری قندیلین فی الفور حرکت اور رقص مین آ گئین اور اسقدر ایک قندیل دوسری قندیل سے ٹکرائی کہ پاش پاش ہو گئین اور گر پڑین۔ نقل ہے کہ ایک بار آپ محبت کا ذکر فرما رہے تھے ایک مرغ ہوا سے اترکر آپ کے سر پر آ بیٹھا اور پھر سر سے اترکر آپکے ہاتھ پر بیٹھا پھر آپ کی گود مین آ بیٹھا پھر گود سے اترکر زمین پر جا بیٹھا اور اسقدر اپنی چونچ زمین پر ماری کہ خون اسکی چونچ سے بہنے لگا اور گر کر مر گیا۔ نقل ہے کہ آپ نے اپنی آخر عمر مین سنت کی متابعت کے لیے نکاح کیا اور آپکے یہان اس بیوی سے ایک لڑکی پیدا ہوئی

جب وہ تین برس کی ہوئی تو حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ کو اُسکے ساتھ بہت الفت و محبت پیدا ہوئی آپ نے اُسی رات قیامت کو خواب میں دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ ایک جھنڈا استادہ کرتے ہیں واسطے ایک قوم کے اور اُس جھنڈے کے نیچے ایک قوم کو دیکھا اور وہ جھنڈا اسقدر روشن تھا کہ اسکی روشنی نے تمام میدان قیامت کو روشن کر رکھا تھا حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ یہ جھنڈا کس قوم کا ہے کہا اُس قوم کے محبون کے واسطے کہ یُحِبُّہُم وَ یُحِبُّونَہٗ اُنکی شان میں آیا ہے حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ دوڑ کر اُن میں جا ملے ایک شخص آیا کہ آپ کو باہر نکالے آپ نے فریاد کی آخر کیوں مجکو باہر نکالتا ہے اُسنے کہا تو اِس قوم سے نہیں ہے آپ نے کہا آخر مجکو سمنون محب کہتے ہیں اور حق تعالی میرے دل کا حال جانتا ہے فی الفور ایک ہاتف نے آواز دی کہ تو محبون سے تھا لیکن جب تیرے دل نے اُس چھوٹی لڑکی کی طرف میل و رغبت کی تیرا نام محبون کے دفتر سے مٹا دیا حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ خواب ہی میں فریاد پر لائے اور فرمایا ملے بار خدایا اگر یہ لڑکی میری راہ کی قطع کرنیوالی ہوگی تو اسکو توراہ سے اُٹھالے فی الفور گھر سے شور و غوغا بلند ہوا آپ خواب سے چونک پڑے اور پوچھا کہ کیا ہوا کہا کہ آپ کی صاحبزادی کوٹھے سے گرکر مر گئی نقل ہے کہ ایک بار آپ مناجات میں کہتے تھے الٰہی جس چیز میں کہ آپ مجکو آزمائیں مجکو اُسمیں راست پائیں اور میں اُسمیں صابر رہوں اور خاموش رہوں اتفاق سے اُسی رات آپکے ایسا درد اُٹھا کہ جان بلب ہوگئے لیکن آپ نے دم نہ مارا اور آہ تک نکی صبح کو ہمسایہ کے لوگوں نے کہا اے شیخ کل رات آپ کو کیا ہو گیا تھا کہ آپ نے اسقدر غل و شور مچایا کہ جسکی وجہ سے ہم صبح تک نسو سکے اور آپ نے حالانکہ بالکل فریاد نہ کی تھی لیکن آپکے حال کی صورت نے واویلا کی آواز سُننے والوں کے کانوں تک پہونچائی تھی کہ حق تعالی نے آپ کو اُسپر آگاہی دی کہ خاموشی درحقیقت خاموشی باطن کی ہے اسلیے کہ اگر تو درحقیقت خاموش ہوتا ہمسایونکو خبر نہوتی اور جب خبر نہوتی تو کیسے کہہ سکتے نقل ہے کہ ایک روز آپ یہ بیت پڑھتے تھے **بیت**

لیس لی فی ما سواک حظ ؛ فکیف ما شئت فاختبرنی ؛ یعنے مجکو تیرے سوا آرام نہیں ہے اور ورنہ میرا دل اور طرف کو مائل ہے جو کچھ تو چاہے امتحان لے فی الفور آپ کا پیشاب بند ہو گیا آپ نے مکتب خانہ کی طرف جاتے ہوئے لڑکوں سے فرمایا کہ اے لڑکو اپنے جھوٹے چچا کے لیے دُعا کرو کہ حق تعالے سے

اُسکو تمہا عطا فرما دی اور حضرت ابو محمد مغازلی رحمہ نے فرمایا ہی کہ مین حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بغداد مین تھا چالیس ہزار درم درویشون کو خیرات کیے اور ہمکو کچھ نہ دیا حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آؤ تاکہ ہم تم ایک جگہ چلین اور ہر ایک درم کے عوض کہ اُنھون نے خیرات کیا ہی ایک رکعت نماز پڑھین پس ہم مدائن مین گئے اور چالیس ہزار رکعت نماز ادا کین نقل ہے کہ غلام خلیل نے اپنے آپ کو خلیفہ کے روبرو تصوّف مین مشہور کیا تھا اور دین کو دُنیا کے عوض بیچا تھا اور ہمیشہ خلیفہ کے آگے مشائخون کا عیب کرتا اور اُسکی غرض یہ تھی کہ سب لوگ حضرات صوفیائے کرام سے بدباطن ہو کر اُنکو چھوڑ دین اور کوئی اُنکی طرف التفات نکرے اور اِسطرح کرنے سے اُسکا خود کا مرتبہ قائم رہے اور بدنام ہوویں پس جب حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ کا جاہ و مرتبہ بغداد مین بلند ہوا اور آپ کا شہرہ پھیلا غلام خلیل نے بہت رنج و تکلیف آپ کو پہونچائی اور آپ پر تہمتین لگائین اور موقع ڈھونڈھتا رہا کہ خلیفہ کے آگے اُنکو کسی طرح رُسوا اور بدنام کرے یہانتک کہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک دولتمند عورت نے حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ آپ مجھ سے نکاح کرلین لیکن آپنے قبول نہ فرمایا وہ عورت حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئی اور کہا کہ آپ حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ سے فرمائیں کہ وہ مجھ سے نکاح کرلین حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے اُس عورت کو نکلوا دیا اور اُسپر التفات نہ کی وہ عورت غلام خلیل کے پاس گئی اور حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ پر الزام لگایا غلام خلیل بہت خوش ہوا اور اِس موقع کو غنیمت سمجھا اور خلیفۂ وقت کو آپ پر بہت کچھ کہہ سُنکر آگ بگولا بنا دیا اُس نے حکم کیا کہ سمنون رحمۃ اللہ علیہ اور جلّاد کو حاضر کرین جب دونون حاضر ہوئے خلیفہ نے جون ہی کہ چاہا کہ حکم کرے کہ حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ کو جلّاد قتل کرے زبان اُسکی بند ہوگئی ایسی کہ کچھ بات نکر سکا جب رات کو سویا تو خواب مین دیکھا کہ خبردار اگر سمنون کو قتل کیا تو تیرا مُلک برباد ہوا خلیفہ جب صبح کو بیدار ہوا تو حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ کو بُلایا اور عذر چاہا اور بڑی عزّت اور حرمت کے ساتھ آپ کو رخصت کیا جب غلام خلیل نے اِس حالت کو دیکھا اُسکا حسد اور بھی حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھا آخر کار اپنی آخر عمر مین بباعث ایذا رسانی

حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ کے عارضہ جذام مین مبتلا ہوا کسی نے یہ اسکا قصہ بزرگ مشائخ مین سے
کسی شیخ کے روبرو کہا کہ غلام خلیل کو جذام ہو گیا ہو اُسنے کہا یقیناً ایک شخص نے کہ طریقت کمار سیدہ ن
سے ہو اُسکے واسطے بددعا کی ہی اور یہ اچھا نہین کیا ہی اور ضرور اسکا سبب یہی ہوا ہے کہ وہ
مشائخ کرام سے جھگڑا کیا کرتا ہو اور کبھی کبھی مشائخ کے اعمال مین خلل انداز ہوتا ہو خدای تعالی اُسکو
شفا عطا فرما دے لوگون نے یہ بات غلام خلیل تک پہونچائی کہ فلان شیخ نے ایسا فرمایا اُس نے
توبہ کی اور اپنے کیے سے پشیمان ہوا اور جو کچھ کہ مال و دولت اُسکے پاس تھا سب صوفیای کرام کے روبرو
بھیجا ان صاحبون نے قبول نکیا ذرا غور کرنا چاہیے کہ انکار اس جماعت کا کیا رتبہ رکھتا ہو کہ منکر
کو آخرکار توبہ کے مقام تک پہونچاتا ہو جو شخص کہ اقراری ہوگا اُسکا حال کیا ہوگا اِسلیے بزرگون نے
فرمایا ہو کہ کسی شخص نے ان بزرگون سے نقصان نہین پایا اور نہ پاویگا لوگون نے آپسے محبت کی
سوال کیا آپنے فرمایا صفای محبت دوستی ہی ساتھ ذکر دائمی کے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے
اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا اور فرمایا خدای تعالی کے محب شرف دُنیا اور آخرت کے ہین حدیث شریف مین
وارد ہو کہ مرد کا حشر اُسکے ساتھ ہوگا کہ جسکو وہ دوست رکھتا ہو پس خدا کے محب دُنیا اور آخرت
مین خدا کے ساتھ ہونگے اور فرمایا کہ ایسی چیز کو کہ جس سے نازک تر اور پاکیزہ تر اور بہتر کوئی چیز نہو بیان نہین
کر سکتے ہین وہ چیز محبت ہے پس ظاہر ہو کہ محبت کو کیسے بیان کر سکتے ہین لوگون نے کہا کہ محب کو بلا مین گرفتار
کیون کیا ہو آپنے فرمایا تاکہ ہر کمینہ اُسکی محبت کا دعوی نکرے جب بلا کو دیکھے بھاگتا نظر آوے لوگون نے
فقر سے پوچھا آپنے فرمایا فقیر وہ ہو کہ فقر سے ایسا اُنس پکڑے جیسے کہ جاہل نقد سے اور فقیر کو نقد سے
ایسی وحشت ہوتی ہو جیسے کہ جاہل کو فقر سے اور فرمایا تصوف وہ ہو کہ کوئی چیز تیری ملک نہو اور
نہ تو کسی غیر کی ملک سے ہو واللہ اعلم بالصواب۔

پچپنوان باب حضرت ابو محمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ یگانۂ عالی ہمتی وہ بیتِ الٰہی تقویٰ وہ سالک بساط وجدان پروردش حضرت ابو محمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ بزرگ
مشائخوں در معزز و معتبر اہل تصوف سے تھے اور مقبول کا برتھے اور تجرید میں مغرور وہ اور شائستہ خدمتوں سے معروف اور
نیشاپور کے کوکار ہے تھے اور آپ نے حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا اور حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ و حضرت
جنید رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ تھے اور شونیزیہ آپ کا مقام تھا اور بغداد میں وفات پائی۔ نقل ہے
کہ آپ نے فرمایا کہ مین تیرہ برس تک برابر اپنے خیال سے حج کو توکل پر جاتا رہا لیکن بعد کو جو مینے غور کیا تو
کھل گیا کہ ایک بھی حج نفس سے خالی و پاک نہ تھا پوچھا کہ آپ نے کس طرح جانا آپ نے فرمایا کہ میری والدہ صاحبہ
نے فرمایا کہ ایک پانی کا گھڑا بھر لا مجکو اسکا لانا بہت ہی ناگوار معلوم ہوا مین اُسی وقت تاڑ گیا کہ وہ حج
نفس کی حرص سے پاک نہ تھے ایک درویش کہتے ہین کہ مین بغداد مین تھا اور ارادہ حج کا رکھتا تھا میرے
دل مین آیا کہ مرتعش رحمۃ اللہ علیہ آرہے ہین پندرہ درم اُنکے پاس ہین پس اُنسے وہ درم لیکر کوزہ اور جوتے
کا جوڑا خریدون گا اور جنگل کو روانہ ہونگا اتنے ہی مین کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا مینے دروازہ کھولا
تو حضرت مرتعش رحمۃ اللہ علیہ تھے اور پندرہ درم لیے تھے مجھ سے فرمایا لے یہ درم لے اور مجکو رنج نہ دے
نقل ہے کہ حضرت مرتعش رحمۃ اللہ علیہ ایک روز بغداد کے ایک محلے مین جارہے تھے آپ کو پیاس
لگی آپ ایک گھر کے دروازے پر پہونچے اور پانی مانگا ایک ایسا شخص پانی کا لوٹا ہاتھ مین لیے
باہر آیا کہ حضرت مرتعش رحمۃ اللہ علیہ کا دل اُسکے جمال پر لوٹ پوٹ ہوگیا آپ نے پانی پیا اور وہین
بیٹھ گئے اسی اثنا مین صاحب خانہ آیا آپ نے فرمایا کہ اے خواجہ تیرے گھر سے مجکو ایک گھونٹ پانی پلا کر
میرا دل چھین لیا ہے اور ذرا خیال کرنے کی بات ہے کہ ایک گھونٹ پانی کے عوض دل لے لینا یہ تو
سراسر زبردستی ہے کیونکہ دل تو بہت قیمتی چیز ہے وہ صاحب خانہ بڑے درجے کا شخص تھا اور آپ کو
پہچانتا تھا کہنے لگا اے شیخ وہ میری بیٹی ہے اگر آپ کی مرضی ہو تو مین آپ کی خدمت مین دون۔
آپ نے فرمایا عین نوازش ہے یہ سنکر اُس خواجہ نے لوگون کو جمع کیا اور اپنی بیٹی آپ کے نکاح مین دی
اور اپنے نوکرون کو حکم دیا اُنھون نے آپ کو حمام کرایا اور پرانی گدڑی کو اُتار کر نیا جوڑا عمدہ پہنایا
جب آپ دلھن کے ساتھ خلوت مین گئے تو نماز مین مشغول ہوئے یکایک آپ نے شور مچایا کہ میری گدڑی لا دو

اور اُس قیمتی لباس کو اُتار ڈالا اور اپنی وہی گدڑی پہن لی اور اُس عورت کو طلاق دیکر
باہر تشریف لائے لوگون نے پوچھا کہ کیا حال تھا آپنے فرمایا کہ میرے سر مین ندا کی کہ اُس ایک نظر
کے بدلے مین کہ تونے ہماری خلاف کی ہمنے نکوکارون کا لباس تیرے ظاہر سے اُتار لیا اور کہ
کہ اگر اب کی مرتبہ دوسری نظر تونے اور کی تو ہم دوستی کا لباس تیرے باطن سے اُتار لینگے
نقل ہے کہ لوگون نے آپسے کہا کہ فلان شخص پانی کی سطح پر جاتا ہے اور ہوا مین اُڑتا ہے آپنے
فرمایا وہ شخص کہ جسکو حق تعالی توفیق بخشتا ہے کہ اپنے نفس کی ہوا کے خلاف کرے بزرگتر ہے
اُس شخص سے کہ ہوا مین اُڑتا ہے اور پانی کی سطح پر چلتا ہے نقل ہے کہ آپکو ایک ایسا عارضہ
ہوگیا تھا کہ جسمین غسل کرنے کی سخت ممانعت تھی اور آپ غسل کے بہت شائق تھے لوگون نے کہا
کہ غسل کرنا آپکے واسطے خوب نہوگا آپنے فرمایا کہ مین اسکو ترک نکرونگا لوگون نے کہا کہ حضرت
جان جاکر تو پھر نہ آویگی آپکو ذرا خیال کرنا چاہیے آپنے فرمایا جائے اور نہ آوے کچھ پروا نہین۔
نقل ہے کہ ایکبار آپ رمضان شریف کے آخر مہینے مین مسجد مین معتکف بیٹھے تھے دو تین روز تک
بیٹھے رہے پھر باہر نکل آئے اور اعتکاف باطل کیا لوگون نے پوچھا کہ کس چیز نے آپکو اعتکاف
سے باز رکھا اور بیزار کیا آپنے فرمایا کہ مین قاریون کی جماعت کو دیکھ نسکا اور اُنکی اطاعت کا
دیکھنا مجھپر گران آیا اور فرمایا جو کہ گمان کرتا ہے کہ اُسکا فعل اُسکو آگ سے نجات دیگا یا بہشت
مین پہونچا دے گا وہ نفس کے فریب مین ہے اور جو کہ اعتماد خدای تعالی کے فضل پر کرتا ہے
حق تعالے اُسکو بہشت مین پہونچا دیگا جیسا کہ فرمایا اللہ برتر نے قُل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک
فلیفرحوا۔ اور فرمایا اسباب پر اعتماد کرنا مسبب الاسباب پر اعتماد کرنے سے علیحدہ ہونا ہے
لوگون نے پوچھا کہ بندہ کس چیز سے دوستی خدای تعالے کی حاصل کرسکتا ہے آپ نے فرمایا
اُسکی دشمنی سے کہ جسکو خدای تعالی نے دشمن رکھا ہے اور وہ دُنیا ہے اور نفس اور فرمایا توحید کی اصل
تین چیزین ہین پہچاننا خدا کو ربوبیت پر اور اقرار کرنا خدای تعالی کی وحدانیت پر اور نفی کرنا تمامی
موانعات کی اور فرمایا عارف شکار ہے معروف کا کیونکہ معروف نے اُسکو شکار کیا ہے تاکہ اُسکو بزرگ کرے

اور بزرگی کے محل مین اُسکو بٹھادی اور فرمایا درست کرنا معاملات کا ساتھ دو چیز کے ہے صبر اور خلاص صبر اُسپر اور اخلاص اُسمین اور فرمایا مخلص جب دل خداوند تعالے کو دیتا ہی اُسکو سکوت حاصل ہوتا ہی اور جب مخلوق کو دیتا ہی تو انکار پر آمادہ ہوتا ہی اور فرمایا تصوّف حُسن خُلق ہی اور فرمایا تصوّف ایک حال ہے کہ غائب کرتا ہی صاحب تصوّف کو گفتگو سی اور لیجاتا ہی حق تعالی کی طرف پس خدا ہی رہتا ہی اور وہ فنا ہو جاتا ہی اور فرمایا یہ نسخہ مذہبی ہی تمامی جد وجہد ہزل کے ساتھ ہرگز نہ ملانا چاہیے اور فرمایا سب سے اچھی نشست فقرا سے مل بیٹھنا ہی جب کہ فقیر فقیر سے جدا ہو جان کر کسی علّت سی خالی نہین۔ نقل ہے کہ بعض اصحاب نے آپ سے وصیّت کی درخواست کی آپ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس جاؤ کہ وہ تمھاری لیے بہتر مجھ سے ہو اور مجھے ایسی شخص کے پاس چھوڑ دو کہ تم سے بہتر ہو واللہ اعلم بالصّواب۔

چھپنوان[56] باب حضرت ابو عبد اللہ محمد بن محمد فضل رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ متمکن بکرامات وحقائق وہ متعین باشارات ودقائق وہ مقبول طوائف وہ مخصوص لطائف وہ دُر دریاے عشق وعقل حضرت ابو عبد اللہ محمد فضل رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے بزرگ مشائخون سی تھے اور محمود ومقبول ہر خاص وعام اور ریاضت اور فتوت ومروت مین بیمثال اور مرید رشید حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور آپنے ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا اور حضرت ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ آپسے بہت کچھ عقیدت رکھتے تھے جیسا کہ ایکبار خط مین آپ کو لکھا کہ بدبختی کی علامت کیا ہی آپنے فرمایا تین چیز ایک وہ کہ حق تعالی اُسکو علم عطا فرما دی لیکن عمل سی بےنصیب رکھّے دوسری وہ کہ عمل دیوی اور اخلاص نہ دیوی تیسرے وہ کہ اُسکو نیکو کارون کی صحبت نصیب کری لیکن اُنکی حرمت وعزّت کرنے سی محروم رکھے حضرت ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابو عبد اللہ محمد فضل بخی مردون مین تیسرے ہین اور بھی حضرت ابو عثمان حیری نے فرمایا کہ اگر مجھ مین قوّت ہوتی تو مین اپنی تمام عمر حضرت ابو عبد اللہ محمد فضل رح کی خدمت مین رہتا

تاکہ میرا دل آپکے دیدار فیض انوار کے فیض سے روشن و صاف ہوجاتا اور آپنے اہل بلخ سے بڑے بڑے ظلم و ستم دیکھے بہت کچھ آپ کو اہل بلخ نے طعن و تشنیع دیے حتیٰ کہ شہر بلخ سے باہر نکالدیا اور آپنے اُنکے حق مین بددعا کی کہ الٰہی صدق انسے لے لیجیے اسکے بعد بلخ مین کوئی صدیق نہوا نقل ہے کہ آپ سے سوال کیا کہ سینون کی صفا کس طرح حاصل ہوتی ہے آپ نے فرمایا حق الیقین پر ثابت و قائم ہونے سے اور وہ ایک زندگی ہے کہ بعد اُسکے علم الیقین دیتے ہین تاکہ علم الیقین سے مطالعہ عین الیقین کا کرین یہانتک سلامت صدور ہی جب تک کہ اوّلاً عین الیقین نہین ہوتا علم الیقین حاصل نہین ہوتا جیسا کہ جسنے کعبے کو نہ دیکھا ہوگا ہرگز اُسکو علم الیقین کعبے کا نہوگا پس معلوم ہوا کہ علم الیقین بعد عین الیقین کے حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ علم کہ عین الیقین سے پہلے ہے وہ ہمت اور اجتہاد کا ثمرہ ہے اور یہی وجہ ہے اسمین صواب و خطا کو گنجایش ہے جب علم الیقین حاصل ہوا علم الیقین سے عین الیقین کے حقائق و اسرار کو مطالعہ کرسکتا ہے اور اُسکی مثال ایسی ہے کہ ایک بچہ بھنوری مین پڑا ہوا ہو جب کہ اُسکو تہ خانے سے باہر نکالینگے آفتاب کو دیکھکر حیران ہوگا اور جب کہ چند روز باہر رہیگا ضرور ہے کہ آفتاب کا خوگر ہوگا اور ایسا ہوگا کہ آفتاب کا وہ علم اُسکو حاصل ہوگا کہ جس سے وہ آفتاب کے اسرار پر واقف ہوسکے گا۔ اور فرمایا کہ مین ایسے شخص سے عجب رکھتا ہون جو اپنی ہوا سے اُسکے گھر پر جاوے تاکہ زیارت کرے کیون اپنی ہوا پر قدم نہین رکھتا کہ اُسکے تک پہونچنے والا ہو اور اُسکے دیدار سے مشرف ہو۔ اور فرمایا صوفی وہ ہے کہ پاک رہے تمام بلاؤن سے اور علیحدہ رہے تمام عطاؤن سے اور فرمایا نفس کی خواہشون سے رہائی پانے مین راحت ہے اور فرمایا جو مرید کہ توجہ خاطر سے دنیا کی طرف نظر کرے تو اُسکی طرف نظر نکر کیونکہ وہ مرید طریقت نہین ہے اور فرمایا اسلام چار چیزسے آدمیون سے علیحدگی کرتا ہے ایک وہ کہ جس بات کو کہ جانتا ہو اُسپر عمل نکرے دوسرے اُسپر عمل کرے جسکو کہ نہ جانتا ہو تیسرے وہ کہ جسکو کہ جانتا ہو اُسکی تلاش نکرے چوتھے وہ کہ آدمیون کو علم کے سیکھنے سے مانع ہو اور فرمایا علم کے تین حرف ہین

عین و لام و میم عین سے مُراد علم ہی اور لام سی مُراد عمل ہے اور میم سی مُراد مخلص حق ہی در علم اور عمل میں اور فرمایا اہلِ معرفت میں بزرگترین وہ ہی کہ اجتہاد زیادہ رکھتا ہو شریعت کے ادا کرنے میں اور سنّت نبوی کے حفظ مراتب اور اتباع میں سا تھ رغبت بہت کے اور فرمایا محبت ایثار ہی اور وہ چار طرح پر ہی ایک تو ہمیشگی کرنا ذکر دلی پر اور خوش ہونا اس سے دوسرے حق تعالیٰ کی ذکر سے اُنس عظیم کرنا تیسرے اشغال کا قطع کرنا اور ہر ایک سے کہ قاطع ہی علیحدہ ہونا اور چوتھے اُسکو اپنے اوپر اور اُس چیز پر کہ اسکے سوا ہی اختیار و پسند کرنا اور چننا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ قُلْ اِنْ کَانَ آبَاؤُکُمْ وَاَبْنَاؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ اِلٰی قَوْلِہٖ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ حق تعالیٰ کے محبوبوں کا وصف یہ ہی کہ اُنکی محبت ایثار کے معنی پر ہو بعد اُسکے اُنکا معاملہ چار منزل پر چلے ایک محبت دوسری ہیبت تیسرے حیا چوتھے تعظیم اور فرمایا ایثار زاہدوں کا وقت بے نیازی کے ہوتا ہی اور ایثار جوانمردوں کا وقت حاجت کے اور فرمایا زہد دُنیا میں ترک ہی اگر ہو سکتا ہی ایثار کو اختیار کر اور اگر نہیں ہو سکتا ہے خوار رکھو۔

ستانونواں باب حضرت ابوالحسن بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ صادق کار دیدہ وہ مخلص برگزیدہ وہ موحد یکرنگی حضرت شیخ ابوالحسن بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے جوانمردوں سے تھے اور اپنے زمانے کے لوگوں میں بڑی حشمت والے اور بڑے عالم مشائخان طریقت میں اور تجرید میں ثابت قدم تھے اور آپنے حضرت ابوعثمان اور ابن عطا اور جریری اور ابوعمرو اور مقصفی رحمہم اللہ کو دیکھا تھا اور آپ برسوں بوشنج سے باہر رہے اور عراق میں بسر کرتے رہے جب آپ بوشنج کو واپس آئے تو وہاں آپ پر زندیق ہونے کا الزام لگایا آپ وہاں سے نیشاپور کو تشریف لے گئے اور عمر وہاں گزار دی اور تُرہ میں مشہور و معروف ہوئے نقل ہے کہ ایک گنوار کا گدھا گم ہو گیا تھا وہ آیا حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کا دامن پکڑ کر کہنے لگا کہ میرا گدھا آپنے چرایا ہی آپنے فرمایا ای جوانمرد تو غلط کہتا ہے میں نے تجکو آج ہی دیکھا ہی وہ کہنے لگا نہیں آپ ہی نے چرایا ہی آپنے ہاتھ اُٹھا کر فرمایا الٰہی مجکو

اِس تحفے سے نجات بخش فی الفور گدھا روبرو آیا گنوار معذرت کرکے کہنے لگا کہ اے شیخ مجھکو یقین کامل تھا
کہ آپ نے نہیں چرایا ہے لیکن میں نے اپنے مین وہ لیاقت نہ دیکھی کہ اُس رحیم و کریم کی درگاہ مین حاضر ہوکر عرض
کرون اسلیے مینے یہ خیال کرکے کہ آپکے ذریعہ سے عرض کراؤن آپکو تکلیف دی معاف فرمایئے۔
نقل ہے کہ ایک روز آپ صوفیون کے لباس مین جا رہے تھے ناگاہ ایک ترک نے آپکی گردن مبارک پر
ایک گردنی ماری اور چلتا ہوا آدمیون نے اُس ترک سے کہا کہ وہ تو فلان مشہور و معروف شیخ ہین تو نے یہ کیا
گستاخی کی یہ سُنکر وہ ترک واپس آیا اور معذرت کرنے لگا آپنے فرمایا کہ جاؤ تم بیفکر رہو کیونکہ مین یہ فعل
تم سے نہین دیکھتا ہون اور جہان سے کہ ہے وہان غلطی کا احتمال نہین۔ نقل ہے کہ ایک روز طہارت خانے
مین آپکے دل مین آیا کہ یہ پیرہن فلان درویش کو دینا چاہیے فی الفور آپنے خادم کو پکارا فرمایا کہ یہ میرا
پیرہن لیجا اور فلان درویش کو دیدے خادم نے عرض کی کہ اتنی دیر توقف کیجیے کہ آپ غسل خانے سے
باہر تشریف لاوین آپنے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ شیطان لعین مجھکو فریب مین ڈالدیوے
اور یہ خیال میرے دل سے دور کردیوے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ آپکا کیا حال ہے۔ آپنے فرمایا کہ میرے دانت
خدای تعالی کی نعمتین کھاتے کھاتے گھس گئے ہین اور زبان میری بیکار ہوگئی ہے خدا کی شکایت
کرتے کرتے یہ حال ہے۔ آپسے پوچھا کہ مروت کیا ہے آپنے فرمایا ہاتھ اُٹھانا اُس چیز سے کہ تجھپر حرام ہے
تاکہ مروت ہو کہ ساتھ کراماً کاتبین کے کی ہو۔ پوچھا کہ تصوف کیا ہے۔ آپنے فرمایا آج کے روز صرف
نام ہے اور وہ خود ظاہر نہین اور اگلے زمانے مین وہ خود بذات خود موجود تھا اور نام نہ تھا۔ لوگون نے
تصوف سے پوچھا آپنے فرمایا کوتاہی عمل کی ہے اور مداومت و ہمیشگی عمل کی۔ فتوت سے پوچھا
آپنے فرمایا نیک سلوک کرنا اور اُسکے ساتھ موافقت دائمی کرنا اور اپنے نفس سے ظاہر مین ایسی
چیز کو نہ دیکھنا کہ باطن جسکے خلاف پر ہو۔ اور فرمایا توحید وہ ہے کہ جانے کہ اُسکے مانند کوئی ذات
نہین ہے اور فرمایا اخلاص وہ ہے کہ جسکو کراماً کاتبین نہ لکھ سکین۔ اور شیطان لعین اُسکو تباہ
نکرسکے۔ اور کوئی آدمی اُسپر مطلع نہو سکے۔ اور فرمایا ایمان کا اوّل ساتھ آخر کے ملا ہے پوچھا ایمان
اور توکل کیا ہے آپنے فرمایا وہ کہ روٹی اپنے آگے سے کھائے اور چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر چبائے

ساتھ اطمینان خاطر کے اور جانے کہ جو کچھ اسکے مقدر میں ہے وہ فوت و ضائع نہوگا۔ اور فرمایا جو کہ اپنے آپ کو خوار رکھتا ہے خداے تعالیٰ اُسکو بلند قدر کرتا ہے اور جو کہ اپنے آپ کو عزیز رکھتا ہے خداے تعالیٰ اُسکو خوار و ذلیل کرتا ہے کسی نے آپ سے دُعا کی درخواست کی آپ نے فرمایا حق تعالےٰ تجھکو تیرے فتنے سے نگاہ رکھے۔ نقل ہے کہ ایک درویش آپ کی قبر پر گیا اور حق تعالیٰ سے دُنیا چاہی اُسی رات کو حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ اے درویش جب تو ہماری قبر پر آئے دُنیا مت چاہ اور اگر تو دُنیا اور نعمت دُنیا کا خواہان ہے تو دُنیا کے خواجگان کی قبر پر جا اور ہماری قبر پر تو جب آئے دونوں جہان سے علیحدہ ہونے کی توفیق حق تعالےٰ سے چاہ۔ رحمۃ اللہ علیہ

اٹھانوان باب حضرت محمد علی حکیم الترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ سالک سُنت و عظیم ملت و مجتہد اولیا و متفرد اصفیا و محرم حرم ایزدی حضرت شیخ محمد علی حکیم الترمذی رحمۃ اللہ علیہ محترم مشائخون سے تھے اور اہل ولایت کے معروف و مشہوروں سے تھے اور محمود حجاب تھے اور شرح معانی مین ایک آیت تھے اور احادیث اور روایات اخبار مین معتبر تھے اور بڑے شفقت فرمانیوالے تھے اور آپ کا خلق بہت وسیع تھا اور ریاضات اور کرامات آپ کی بہت ہین اور فنون کے علوم مین کامل تھے اور شریعت اور طریقت مین مجتہد تھے اور اہل ترمذ سے ایک جماعت نے آپ کی اقتدا کی ہے اور آپ کا مذہب علم پر تھا کیونکہ آپ عالم علم ربانی تھے اور حکیم اُمت کے تھے اور مقلد کسی کے نہ تھے کیونکہ صاحب کشف تھے اور صاحب اسرار بھی اور آپ کو حکمت مین بڑا دخل تھا چنانچہ آپ کو حکیم الاولیا کہتے تھے اور آپ حضرت ابو تراب و خضرویہ اور ابن جلا رحمہم اللہ کے صحبت یافتہ تھے اور حضرت یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مباحثہ و مناظرہ کرتے رہے جیسا کہ خود فرمایا ہے کہ مین ایک روز امیر یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ سے مناظرہ مین مشغول تھا ایک ایسی بحث درمیان مین آئی کہ امیر یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ متحیر رہ گئے۔ آپ کی تصانیف بہت اور مشہور اور مذکور ہین آپکے زمانے مین ترمذ مین کوئی ایسا شخص نہ تھا کہ آپکے کلام کو سمجھ سکتا اور آپ اہل شہر سے علیحدہ رہتے تھے

ابتدا میں آپ اور دو اور طالب علم اس بات پر آمادہ ہوئے کہ علم کی تلاش میں دوسرے شہر کو جائیں جب ارادہ پکا ہو گیا تو آپ کی والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ بیٹا میں بوڑھی اپاہج ہوں میرے کام کی سربراہی کرنیوالا بظاہر تو ہی ہے تو مجھکو کس پر چھوڑ کر جاتا ہے یہ بات سنکر آپ کو نہایت ترس آیا اور آپ نے سفر کا ارادہ فسخ کر دیا وہ دونوں شخص چلے گئے اسپر پانچ مہینے گذری ہونگے کہ ایک روز آپ قبرستان میں بیٹھے زار زار رو کر کہہ رہے تھے کہ میں یہاں ضائع اور بیکار رہا اب دیکھو کل کو میرے ساتھی عالم ہو کر آجائینگے یک بیک ایک بوڑھے نورانی شکل ایک گوشہ سے نمودار ہوئے اور فرمایا کہ کیوں رو رہا ہے آپ نے کل کیفیت بیان کی۔ وہ پیر نورانی شکل فرمانے لگے میاں اگر تم منظور کرو تو میں ہر روز یہیں آکر سبق پڑھا جایا کروں تاکہ تم جلدی اُنسے سبقت لیجاؤ آپنے فرمایا حضرت میری تو یہ عین آرزو ہے وہ بوڑھی مبارک صورت تین برس تک روز آتے رہے اور آپ کو سبق پڑھاتے رہے جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں تو آپ نے فرمایا کچھ نہیں یہ دولت مجھکو میری والدہ صاحبہ کی رضامندی سے نصیب ہوئی وہ پیر اسی طرح سے آتے رہے اور باہم بحث و تکرار ہوتی رہی۔ حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہر ہفتے کو حضرت خضر علیہ السلام آپکے پاس آتے تھے اور باہم بحث ہوتی تھی۔ اور یہ بھی حضرت ابوبکر وراق رح نے فرمایا ہے کہ ایک روز محمد حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھسے کہا کہ آج میں تجکو ایک جگہ لیجلونگا میں نے کہا آپ مختار ہیں میں آپکے ہمراہ ہو لیا تھوڑی دور چلے ہونگے کہ ایک بیابان بہت بڑا نظر آیا اور ایک سونے کا تخت اُس بیابان میں ایک سبز درخت کے سایے میں بچھا ہوا تھا اور ایک پانی کا چشمہ بہہ رہا تھا اور ایک شخص اُس تخت پر نہایت مکلف پوشاک پہنے بیٹھے تھے جبکہ حضرت شیخ اُن بزرگ کے قریب گئے تو وہ بزرگ تخت سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور شیخ رح کو اس تخت پر بٹھایا تھوڑی دیر نہ گذری ہوگی کہ ہر طرف سے ایک ایک شخص آنا شروع ہوا یہاں تک کہ چالیس ۴۰ شخص جمع ہو گئے پھر آسمان کی طرف اشارہ کیا کھانا نازل ہوا سب نے کھانا شروع کیا شیخ رح نے ایک سوال کیا۔ اور اُس مرد نے جواب میں بہت کچھ کہا لیکن میری سمجھ میں اُس گفتگو سے ایک کلمہ بھی نہیں آیا۔ پھر اجازت چاہی اور پلٹے اور آپ نے مجھسے فرمایا کہ جا تو سعید ہو گیا۔

تھوڑی ہی دیر میں ہم ترمذ مین آگئے مینے پوچھا حضرت یہ تو فرمائیے کہ یہ کون جگہ تھی ورود بزرگوار
کون ہین آپ نے فرمایا وہ تیہ بنی اسرائیل تھا اور مرد قطب المدار تھے مینے کہا کہ ہم ایکدم مین
تیہ بنی اسرائیل مین کیسے پہونچ گئے آپنے فرمایا ای ابابکر تجھے اِن باتون سے کیا کام ہے خاموش رہ
نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مینے بہت نفس کے ساتھ کوشش کی کہ اُسکو عبادت مین مشغول کرون
لیکن کچھ کارگر نہوئی ناچار ہوکر بیٹھ رہا مگر میری زبان پر آئے کہ حق تعالی نے نفس کو خاص واسطے
دوزخ کے پیدا کیا ہے پس مین دوزخی کو کیا پالون۔ پھر مین جیحون کے کنارے گیا اور ایک دوست
سے کہا اُسنے میری کہنے کے موافق کیا کہ میرے ہاتھ پانون باندھکر چلتا ہوا بعد اُسکے مین کروٹ کی بل
لڑھکتا لڑھکتا جیحون مین جا پڑا مینے اپنے دل مین کہا کہ اب ڈوب جاؤنگا یکبیک میرے ہاتھ
پانون کھل گئے اور ایک لہر آئی اُسنے مجھکو کنارے پر لا ڈالا مین نہایت ہی مایوس ہوا اور مینے کہا
پاک ہے وہ خدا جسنے ایسا نفس پیدا کیا کہ جو نہ دوزخ کے لائق ہے نہ بہشت کے۔ اُس ساعت کہ مین
اپنے سے نا امید ہوا اُسکی برکت سے میرا دل کھل گیا مینے دیکھا جسکی مجھکو ضرورت تھی اور اُسی دم اُسی
گھڑی کی برکت سے اپنے سے غائب ہوا جب تک جیتا رہا ابوبکر وراق نے کہا ہے کہ شیخ نے ایک روز کچھ
جزو اپنی تصانیف سے مجھکو دیکر فرمایا کہ انکو جیحون مین ڈبو آ مینے جو انکو مطالعہ کیا تو تمامی حقائق کا
خلاصہ لکھا تھا میرے دل نے مجھکو اجازت نہ دی کہ انکو پانی مین ڈبوون مینے انکو اپنے گھر مین رکھا اور
آپسے کہدیا کہ ڈبو آیا آپنے فرمایا کہ تونے کیا دیکھا مینے کہا مینے کچھ نہین دیکھا آپنے فرمایا تو تونے
نہین ڈالے مجھے یہ سنکر تعجب ہوا پھر آپنے فرمایا جاؤ اب جاکر ڈبو آؤ آخر کار مینے جاکر انکو جیحون کے اندر
ڈال دیا اُسوقت مینے دیکھا کہ جیحون درمیان سے شق ہوگیا اور ایک صندوق جسکا ڈھکنا کھلا تھا باہر آیا
اور وہ جزو اُس صندوق مین چلے گئے صندوق کا ڈھکنا بند ہوگیا اور اندر چلا گیا اور جیحون جسطرح تھا
ہوگیا مین واپس آیا آپنے پوچھا اس بار تو جیحون مین ڈال آیا مینے کہا آپ کو حق تعالی کی عزت
اور بزرگی کی قسم ہے کہ آپ اسکا راز مجھ سے بیان کرین آپنے فرمایا کہ مینے تھوڑا سا صوفیائے کرام کے
علم سے لکھا تھا لیکن چونکہ اِس قسم کے مطالب تھے کہ تمامی عقلین اُنکی حقیقت دریافت کرنے سے عاجز و قاصر تھین

میری برادر خضر علیہ السّلام نے مجھ سے مانگ تھے اور اُس صندوق کو مچھلی اُنکے حکم سے لائی تھی اور حق تعالی نے اس دریا کو حکم دیا ہی کہ اُسکو پہونچا دیوی۔ نقل ہے کہ ایکبار آپنے اپنی کل تصنیف پانی مین ڈالدی خضر علیہ السّلام آئے اور سب کو نکالکر آپکے سامنے پھر لائے اور فرمایا کہ اپ آپ کو اسمین مشغول رکھیے اور آپنے فرمایا ہی کہ مینے کبھی اس خیال سے کہ مین صاحب تصنیف مشہور ہون ایک جزو بھی نہین لکھا ہان البتہ میرے دل بہلانے کو یہ ایک شغل رہا ہی۔ نقل ہے کہ آپنے اپنی مدت العمر ایک ہزار ایکبار حق جل جلالہٗ کو خواب مین دیکھا۔ نقل ہے کہ آپکے زمانے مین ایک زاہد بڑی اچھی طبیعت کا تھا اور اُسکی عادت تھی کہ ہمیشہ آپ پر اعتراض کیا کرتا آپ ایک ایسے چھوٹے سے جھونپڑی مین رہتے تھے کہ جسمین دروازہ تک نہ تھا آپ مکہ معظمہ حج کو گئے جب واپس آئے تو ایک کتّے نے اُس گھر مین بچے دیدیے تھے آپ کو یہ خوب نہ معلوم ہوا کہ اُس کتے کو مار کر وہان سے نکال دین آپنے خیال فرمایا کہ خود ہی چلا جائیگا اُس روز مین آپ اسّی بار اُس کتے کے سر پر گئے کہ خود اُٹھکر چلا جائے اور آپ اُسکو اور اُسکے بچون کو تکلیف نہ دین۔ اُسی رات اُس زاہد نے کہ آپ پر اعتراض کیا کرتا تھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ اُس سے ارشاد فرمایا کہ تو ایسے شخص سے مقابلہ کرتا ہی جسنے کہ اسّی بار کتّے کے ساتھ خاکساری کی اگر تو ابدی سعادت چاہتا ہی تو جا اور اُسکی فرمانبرداری کا پٹکہ جان کی کمر پر باندھ یا تو اس زاہد کو آپکے سلام کا جواب تک دینا عار و ننگ معلوم ہوتا تھا یا دوڑا آیا اور ساری عمر آپ کی خدمت مین گذاری۔ نقل ہے کہ آپکے علاقہ دارون سے پُوچھا کہ جب شیخ کو غصّہ آتا ہی اُنکو معلوم ہوتا ہی کہا ہان جس روز کہ ہمسے رنجیدہ ہوتے ہین ہمارے ساتھ نیکوئی زیادہ کرتے ہین اور آپ کچھ کھاتے پیتے نہین اور رو رو کر مناجات مین کہتے ہین الٰہی مینے تجکو کس بات سے آزردہ کیا ہی کہ تو نے اُنکو میرے مقابلے پر آمادہ کیا ہی الٰہی مینے توبہ کی اُنکو صلاح پر کردے ہم جان جاتے ہین اور توبہ کرتے ہین تاکہ آپ کا غصّہ ٹھنڈا ہو جاوے۔ نقل ہے کہ آپنے مدت تک چاہا کہ خضر علیہ السّلام سے ملاقات کرین نہوئی آپ کی ایک لونڈی تھی اُسنے چھوٹے بچے کا کرتا وغیرہ ایک طشت مین دھو کر تمام پانی طشت مین جمع کیا تھا جمعے کا روز تھا آپ سفید پوشاک پہنکر جامع مسجد جاتے تھے

نہیں معلوم کہ کیا سبب ہوا کہ اُس لونڈی نے غصّے میں آکر وہ طشت آپکے سر پر دے ڈالا آپ
چپ رہے اور کچھ نہ کہا اور غصّے کو پی گئے فی الفور حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا اور خضر علیہ السلام نے آپسے
فرمایا کہ یہ تحمّل غصّے کی کہ تمنے بھی مجکو دیکھا۔ نقل ہے کہ ایکبار ایک بزرگ نے فرمایا کہ حضرت محمد علی حکیم
رحمۃ اللہ علیہ میں اِسقدر ادب ہے کہ آپنے کبھی اپنے عیال کے روبرو کبھی ناک صاف نہ کی جس شخص کے سامنے
یہ بات کہی گئی تھی اُسکو حیرت ہوئی اور فی الفور اُسنے قصد آپ کی زیارت کا کیا جب پہونچا حضرت شیخ کو
مسجد میں پایا تھوڑی دیر گذری ہوگی کہ آپ باہر تشریف لائے وہ مرد آپکے پیچھے پیچھے چلا اور اپنے دل
میں کہتا جاتا تھا کیا اچھا ہوتا کہ یہ بات جو آپکے بارے میں کہی گئی ہے میں جان جاتا کہ سچ ہے یا جھوٹ۔
حضرت شیخ تاڑ گئے آپ ایکبارگی لوٹے اور ناک صاف کی۔ اُس مرد نے اپنے دل میں کہا کہ یا تو وہ بات جھوٹ
ہے یا یہ تازیانہ ہے کہ حضرت شیخ مجھپر مارتے ہیں تاکہ بزرگوں کے اسرار کے در پے نہوں حضرت شیخ پھر پلٹے اور کہا او
بیٹے جو کچھ کہ کہا ہے سچ کہا ہے لیکن اگر تو چاہتا ہے کہ سب کا راز و اسرار تیرے آگے رکھدیوں تو تجکو لازم ہے
کہ خلائق کا اسرار خلائق ہی پر رہنے دیوے کیونکہ جو بادشاہوں کے اسرار کو ضائع کرتا ہے وہ رازداری کے
قابل نہیں ہوتا۔ نقل ہے کہ آپ بہت حسین خوبصورت تھے جبکہ آپکا زمانہ جوانی کا تھا ایک خوبصورت
مالدار عورت نے آپکے حسن و جمال پر فریفتہ ہوکر بہت کوشش کی کہ آپ اُسکے گھر آئیں لیکن آپنے کبھی
التفات نہ فرمایا ایک روز اُس عورت کو خبر لگی کہ آپ باغ میں ہیں اُسنے اپنے آپکو خوب آراستہ و پیراستہ کیا
اور بناؤ سنگار کرکے باغ میں پہونچی حضرت شیخ کی نظر جونہی کہ اُسپر پڑی آپ بھاگے اور وہ عورت
آپکے پیچھے دوڑی اور کہتی جاتی تھی کہ آخر آپ کیوں میرے قتل میں کوشش کرتے ہیں آپنے مڑکر بھی نہ دیکھا
اور دیوار پھاند کر چل دیے ایک بار آپ اپنے بڑھاپے کے زمانے میں اپنے احوال و اقوال کا مطالعہ فرما رہے
تھے کہ اُس عورت کا خیال گذرا اور آپکو وہ حالت یاد آئی آپکے دل میں آیا کہ کیا ہوتا اگر میں اُس وقت
اُس عورت کی حاجت کو روا کر دیتا کیونکہ جب جوان تھا اور اُسکے بعد توبہ کر لیتا یہ خطرہ گذرا ہی تھا کہ
آپ چونکے اور نہایت رنجیدہ ہوکر فرمایا ہائے او بدذات گناہوں کی پوٹ نفس جوانی میں یہ آرزو
نہ ہوئی اب بڑھاپے میں اِسقدر مجاہدے اور ریاضت کے بعد گناہوں کے ذکر کرنے پر اِسقدر پریشانی

ہیہات ہیہات اور بہت ہی غمگین ہوئے اور تین روز تک اس بات کے ماتم مین رہے تین روز
کے بعد آپنے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرمایا کہ رنجیدہ مت ہو
کہ نہ اس قسم سے ہی کہ تیرے زمانے مین تیرے لیے جرم وگناہ ہی بلکہ یہ خطرہ اسوجہ سے تھا کہ ہماری وفات پر
چالیس برس اور گذر چکے کہ ہماری مدت دنیا سے دور تر کھنچی اور ہم بھی دور تر ہوئے نہ تیرا جرم ہی
اور نہ تیری حالت پر قصور ہی۔ جو کچھ کہ تونے دیکھا ہماری جدائی کی مدت کی درازی سے ہی نہ تیرے
نقصان کے سبب سے۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین ایکبار بیمار پڑا اور وظیفہ وطاعت کی زیادتی سے
باز رہا مینے کہا اے تندرستی کیا اچھی تھی کہ مجھ سے اتنی نیکیان ظہور مین آتی تھین اب سب سے ہم رہ گیا
ہون مینے ایک آواز سنی کہ اے محمد علی حکیم یہ کیا بات ہی جو تونے کہی تیرا کام ہرگز ہمارے کام کے مثل نہین
ذرا خیال تو کر کہ تیرا کام غفلت اور بھول کے سوا اور بھی کچھ ہی اور ہمارا کام صدق وراستی کے سوا
اور بھی کچھ۔ آپنے فرمایا کہ اس بات سے مجھکو سخت ندامت ہوئی اور مینے توبہ کی اور آپ کا کلام ہے
کہ مرد بعد بہت ریاضت کھینچنے اور بہت ظاہری ادب بجالانے اور اخلاق کی درستی حاصل کرنے کے
خدا تعالے کی عطا اور بخشش کی روشنیان اپنے دل مین پاتا ہی اور اسکا دل اسکے سبب سے وسعت
پکڑتا ہے اور اسکا سینہ کشادہ ہوتا ہی اور اسکا نفس توحید کے میدان مین داخل ہوتا ہے
اور اس سے خوش ہوتا ہی اور یہی وجہ ہے کہ جب کہ اس مقام کو پہونچتا ہی گوشہ نشینی کو
ترک کرتا ہے اور کلام مین آتا ہے اور اس فتوح کی کہ اسکو اس راہ مین پیش آئی ہی شرح کرتا ہے
اور وہ حکمت کہ اسپر روشن ہوئی ہی بیان کرتا ہی اور خلق سے ملتا ہی اور خلق جب اسکا یہ حال
دیکھتی ہے تو اسکی اسکے کلام کے سبب سے اور اس فتح کے سبب سے کہ غیب سے اسکو حاصل ہوئی
ہوتی ہی عزت کرتی ہی اور اسکو بزرگ رکھتی ہی اور بزرگون مین شمار کرتی ہی اس صورت مین
اسکا نفس اپنے آپے مین نہین رہتا اور مثل شیر کے جست کرکے اسکی گردن پر سوار ہوتا ہے
اور ساری وہ لذتین کہ مجاہدے کے ابتدا مین اسکو حاصل ہوئی تھین کشادہ ہوتی ہین پھر تو
نفس فرعون بے سامان ہوجاتا ہے جیسے کہ مچھلی کہ جب جال سے نکل جاتی ہے تو کیسے اچھل کر

دریا مین جاتی ہے اور پھر اُسکو کوئی چاہے کہ جال مین پھانس لیوے دُشوار ہے۔ یہی حال
نفس کا ہے کہ جب توحید کے میدان مین پہونچ جاتا ہے تو ہزار درجے پلید اور خبیث اور مکار بہ نسبت
پہلے کے ہو جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ پھر اُسکا قابو مین آنا دُشوار ہوتا ہے اسلیے کہ اوّل مین بندھا
ہوتا ہے اور میان کشادہ و منبسط ہو جاتا ہے اور اوّل مین بشریت کی تنگی سے اپنا سامان مہیّا
کرتا تھا اور میان توحید کی وسعت سے اپنا سامان طیار کرتا ہے پس نفس سے بخوف و بخطر مت رہو
اور حفاظت کرتا رہ تاکہ نفس پر فتحیاب ہو اور اس آفت سے جو ہمنے بیان کی علٰحدہ و برکران رہے کیونکہ
شیطان ملعون اندر بیٹھا ہے چنانچہ ایک موقع پر خود آپنے ایک حکایت نقل کی ہے کہ جب حضرت آدمؑ
اور حضرت حوّا باہم ملے اور اُنکی توبہ قبول ہوئی تو ایک روز آدم علیہ السّلام کسی کام کو گئے تھے
ابلیس ملعون آیا اور اپنے بچّے کو کہ جسکا نام خنّاس تھا ساتھ لایا اور حضرت حوّاؑ سے کہا آپ ذرا
اسکی حفاظت کیجیے مین ابھی واپس آکر اسکو اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون جبکہ ابلیس ملعون اسکو حضرت حوّاؑ
کو سپرد کر کے چلا گیا تو اسی اثنا مین حضرت آدم علیہ السّلام تشریف لائے خنّاس کو دیکھا حضرت حوّاؑ
سے پوچھا یہ کون ہے آپنے فرمایا کہ ابلیس لعین کا فرزند ہے وہ اسکو لایا ہے اور مجھے سپرد کر گیا ہے
حضرت آدم علیہ السّلام حضرت حوّاؑ پر خفا ہوئے کہ بھلا آپنے یہ کیا کام کیا کہ اسکو یہان بٹھا لیا اور
آپنے غصّے مین آکر اس بچّے کو مار ڈالا اور اُسکو پارہ پارہ کر ڈالا اور ہر پارہ اُسکا ایک ایک درخت
مین لٹکا دیا اور کہین کو گئے اِتنے مین ابلیس ملعون آیا اور اپنے بیٹے کو طلب کیا حضرت حوّاؑ نے کہا
کہ حضرت آدم علیہ السّلام نے اُسکو مار ڈالا ابلیس لعین نے خنّاس کو آواز دی فی الفور اُسکے اعضا
باہم جمع ہو گئے اور زندہ ہو گیا اور حضرت حوّاؑ کے آگے آ بیٹھا دوسری بار ابلیس لعین نے پھر اُسکو
حضرت حوّاؑ کے سپرد کیا حضرت حوّاؑ نے بہت کہا کہ مجھے مت سپرد کر کہ حضرت آدم علیہ السّلام آکر مجھ سے
ناراض ہونگے لیکن ابلیس لعین منّت سماجت کر کے گڑگڑا کے سپرد کر ہی گیا جب آدم
علیہ السّلام آئے اور پھر اُسکو بیٹھے دیکھا تو حضرت حوّاؑ پر ناخوش ہوئے کہ کیون تمنے ابلیس لعین کا
کہنا مانا اور اُسکی بات پر فریفتہ ہوئین اور اس بچّے کو پکڑ کر مار ڈالا اور جلا کر خاک کر دیا اور

آدھی خاک اُسکی دریا مین بہا دی اور آدھی جنگل مین اُڑا دی اور آپ چلے گئے ابلیس لعین آیا اور اپنے لڑکے کو طلب کیا حضرت حوّاؑ نے کیفیت بیان کی ابلیس ملعون نے پھر خنّاس کو آواز دی اُسکے ذرے سب باہم جمع ہوئے اور زندہ ہو گیا اور ابلیس لعین کے آگے آ بیٹھا پھر ابلیس لعین نے حضرت حوّا کو قسم دلائی کہ آپ اِس مرتبہ اور قبول کر لیجیے حضرت حوّا قبول نکرتی تھین لیکن سخت قسمین دلائین ناچار حضرت حوّاؑ نے قبول کیا جب آدمؑ آئے اور اُسکو بیٹھے دیکھا آپنے فرمایا خدا ہی خوب جانتا ہی کہ اِس بات کے درمیان کیا ہوگا کہ تم بار بار خدا کے دشمن کی بات مانتی ہو اور میرے کہے پر عمل نہین کرتین اور بہت ہی خفا ہوئے اور خنّاس کو مار کر قلیہ پکایا اور آدھا خود کھایا اور آدھا حضرت حوّاؑ کو کھلایا اور ایسا کہا ہے کہ اِس آخری بار ابلیس لعین خنّاس کو بھیڑ کی صورت مین لایا تھا۔ جب ابلیس لعین پھر آیا اور فرزند طلب کیا حضرت حوّاؑ نے حال بیان کیا ابلیس نے سنکر کہا میرا مقصد یہی تھا کہ کسی طرح خنّاس کی جگہ آدمی کے سینے مین ہو اب میرا مقصود بر آیا۔ چنانچہ حق تعالی نے فرمایا کہ اَلْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ اور حضرت محمد علی حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تک کسی مین ایک صفت صفات نفسانی سے باقی رہے وہ آزاد نہین بلکہ وہ مثل مکاتب کے ہی کہ جب تک کہ ایک درم اُسپر باقی رہتا ہی آزاد نہین ہوتا اور بندہ اُس ایک درم کا رہتا ہی ہان آزاد وہ ہی کہ جسپر کچھ باقی نرہا ہو اور ایسا شخص مجذوب ہوتا ہی کہ حق تعالی اُسکو اپنے سے آزاد کر دیتا ہی جبکہ اُسکو اپنی طرف کھینچ لیتا ہی پس ایسا شخص درحقیقت آزاد ہی جیسا کہ حق تعالی جل شانہٗ نے فرمایا اَللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ یعنی اللہ جسکو کہ چاہتا ہی اپنی طرف کھینچتا ہی اور جسکو کہ اپنی طرف متوجہ کرتا ہی اُسکو ہدایت فرماتا ہی اہل اجتبا وہ قوم ہی کہ جذبۂ حق مین گرفتار ہی اور اہل ہدایت وہ قوم ہی کہ توبہ و استغفار سے اُسکی طرف راہ ڈھونڈھتی ہی اور فرمایا مجذوب کے لیے چند درجے ہین بعض کو اُنسے ایک تہائی نبوت دیتے ہین اور بعض کو آدھی اور بعض کو آدھی سے زیادہ جبکہ اِس درجے کو پہونچتا ہی تو وہ مجذوب نبوت کے حصے کے سبب سے تمام مجذوبون سے بڑھ جاتا ہی اور خاتم الاولیا ہوتا ہے اور سردار تمام ولیون کا جیسا کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا تھے اور سب کے

سردار تھے اور نبوت کا خاتمہ آپ پر ہوا اور فرمایا کہ ایسا مجذوب مہدی ہو سکتا ہی۔ اگر کوئی
اعتراض کرے کہ اولیا کو نبوت سے نصیب و حصہ کیونکر پانا ممکن ہی تو ہم (یہ مقولہ حضرت فریدالدین عطار
رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب تذکرۃ الاولیا کا ہے) جواب دینگا۔ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ میانہ روی اور سچا خواب اور روئیہ نیک ایک جزو ہی چوبیس جزو نبوت سے اور مجذوب کو میانہ روی
اور روئیہ نیک حاصل ہو سکتا ہی اور فرمایا کہ جذب پیغمبری کا ایک جزو ہی اور دوسری جگہ ارشاد ہوا کہ
جو کوئی ایکدرم حرام کمائی کا دشمن کو پھیرتا ہی نبوت کے درجون سے ایک درجہ پاتا ہی پس تمام مجذوب کو
میسر ہو سکتے ہین۔ اور اولیاء اللہ کے واسطے بہت راست و درست تر یہ نشان ہی کہ علم کے اصول مین
کلام کرین کسی نے پوچھا یہ کیونکر ہے آپنے فرمایا علم ابتدا ہی اور علم معاد ہی اور علم عہد میثاق اور علم حروف
اور یہ تینون حکمت کے اصول ہین اور علما کی حکمت یہ ہی کہ یہ علم بزرگان اولیا سے ظاہر ہوتا ہی اور کوئی
انسے قبول نہین کر سکتا مگر وہ شخص کہ جسکو ولایت سے حصہ ہو۔ لوگون نے پوچھا کہ کیا اولیا کو بھی
سوء خاتمہ کا خوف ہوتا ہی آپنے فرمایا۔ ہان۔ اور وہ خطرات کا خوف ہوتا ہی اور کوئی روز نہین ہوتا
کہ خدا کو پسند نہین آتا کہ اپنے عیش کو بندی پر تیرہ نکرے۔ اور فرمایا کہ خدا کے ذکر مین ایسا مشغول
ہونا چاہیے کہ اس سے سوال نکر سکے اور وہ مقام عالی ہی اس سے کہ لطیفون کا خیال کیا۔ لوگون نے
پوچھا حضرت یہ کہی کون ہین آپنے فرمایا وہ لوگ ہین کہ آیات الٰہی کے سمجھنے کی لیاقت نہین رکھتے
لوگون نے تقوی اور جوانمردی کو پوچھا۔ آپنے فرمایا تقوی وہ ہی کہ قیامت کے روز تیرا دامن کوئی
نہ پکڑے اور جوانمردی وہ ہی کہ تو کسیکا دامن نہ پکڑے اور فرمایا عزیز وہ شخص ہے کہ جسکو معصیت نے خوار
نکیا ہو اور آزاد وہ شخص ہے کہ جسکو طمع نے بندہ نہ بنایا ہو اور خواجہ وہ ہی کہ شیطان کے جنگل مین
گرفتار نہوا ہو اور عاقل وہ ہی کہ پرہیزگاری کرتا ہو واسطے خدا کے اور اپنے نفس سے حساب لیتا ہو
اور فرمایا جو کہ اہل طریقت مین شامل ہوا اسکو اہل معصیت سے کچھ انکار نہ رہا اور فرمایا طرفہ ماجرا ہے
کہ جو کوئی کسی چیز سے ڈرتا ہی اس سے بھاگتا ہے اور جو کوئی کہ خدا سے ڈرتا ہی الٹا خدا ہی کی طرف
بھاگتا ہی اور فرمایا مسلمانی کی اصل دو چیزین ہین ایک خدا کے احسانات کا دیکھنا دوسری قطعیت یعنی

بُریدگی کا خوف رکھنا اور فرمایا کسی شی کے گم کرنے پر دو غم نہ کھانا چاہیے کہ نیت کے گم کرنے پر کیونکہ
کوئی کار خیر بے نیت درست نہین ہوتا اور فرمایا جسکی کہ ہمت مصروف طرف دین کے ہوتی ہے
اُسکے تمامی دنیاوی کاروبار اُسکی اس ہمت کی برکت سے انجام پاتی ہین اور فرمایا جسکی کہ ہمت مصروف
طرف دُنیا کے ہوتی ہی اُسکے تمامی دین کے کاروبار دُنیا کی نحوست سے تباہ ہوتی ہین اور فرمایا جو کہ
کفایت کرتا ہی علم سے بے زہد کی بات پر زندیق ہو جاتا ہی اور جو کوئی کہ بغیر تقوی کے فقر پر کفایت
کرتا ہی فسق و فجور مین گرفتار ہوتا ہی اور فرمایا جو کہ عبودیت کے اوصاف مین جاہل ہے وہ ربوبیت کے
اوصاف مین جاہل تر ہوگا اور فرمایا اگر تو چاہی کہ باوجود قائمی اپنی نفس کے حق تعالی کو پہچانے
نہ سکے گا کیونکہ تو نے جس حال مین کہ اپنے نفس ہی کو نہ پہچانا خدا کو کیا پہچانے گا اور فرمایا بدترین
خصلت آدمی مین کبر ہے اور مختاری کامون مین۔ کیونکہ کبر ایسے شخص کو زیب دیتا ہی کہ اُسکی ذات
بے عیب ہووی اور اختیار ایسے شخص کو بھلا معلوم ہوتا ہی کہ جسکا علم بغیر جہل کے ہو اور فرمایا ستر ہزار بھیڑیے
بھیڑون مین اسقدر تباہی نہین کرتے کہ ایک ساعت مین ایک شیطان تیرے ساتھ کرتا ہی اور ستر شیطان لعین
تیرے ساتھ وہ خرابی نہین کرتے کہ تیرا نفس تیری ساتھ کرتا ہی اور فرمایا جو کہ اپنے بُری کام پر خوش ہوتا ہی
کافی ہی یہ خوش ہونا اُسکی خرابی کو اور فرمایا حق تعالی نے بندون کی روزی کی ضمانت کی ہی پس
لازم ہی کہ بندے اُسکی ضمانت پر توکّل کرین اور فرمایا مُراقبہ اور لحاظ اسکا کرنا چاہیے کہ اُسکی کوئی
نظر تجھسے غائب نہین ہے اور شکر ایسے شخص کا کرنا چاہیے کہ اُسکی کوئی نعمت تجھ سے منقطع نہین ہے اور
فروتنی اُسکے سامنے کرنی چاہیے کہ جسکی سلطنت اور بادشاہت سے تو ایک قدم ہرگز باہر نہین رکھ سکتا۔
اور فرمایا جوانمردی وہ ہی کہ مسافر اور مقیم اُسکے سامنے یکسان ہون اور فرمایا خدای تعالی کی محبت
کی حقیقت ہمیشہ اُنس ہے ساتھ اُسکے ذکر سے اور فرمایا لوگ جو کہتے ہین دل لا تتناہی ہی درست نہین ہے کیونکہ
ہر ایک دل کا کمال معلوم ہی جب وہان پہونچتا ہی ٹھہر جاتا ہی لیکن مطلب وہ ہی کہ رادنا تتناہی ہی ایسا
خیال مین آتا ہی کہ اس بات سے حضرت محمد علی حکیم رحمۃ اللہ علیہ کی مُراد یہ ہی کہ دل درحقیقت تتناہی
نہین ہے جیسا کہ ہمنے شرح القلب مین بیان کیا ہی اور فرمایا اسم اعظم کبھی تجلی کرنیوالا نہوا اگر ہمارے

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں آور فرمایا ایک نفس ہو کہ تیرے سامنے زاری کرتا ہو اور عاجزی کا اظہار کرتا ہو مگر درشتی اور شدت اور سختی کی حالت میں۔ اور یہ نفس لئیم ہو۔ اور ایک نفس ہے کہ زاری کرتا ہو نیکوئی اور بخشش و نرمی پر یہ نفس کریم ہو۔ آور فرمایا خوف کرنیوالا وہ ہو کہ شہوت کی آگ کو بجھاتا ہے اور اپنے دل کے دھوئیں کو دباتا ہو اور تعظیم کی روشنیاں اپنے دل میں روشن کرتا ہو تاکہ اُسکی شہوت مرجاوے اور اُسکا دل زندہ ہووے اور اُسکے اعضا خوف کرنے والے نہیں۔

آور فرمایا عارفوں کا خوف گردشِ دل ہے

اُنسٹھواں باب حضرت ابو بکر ورّاق رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

زدہ خزانہ علم اور حکمت دہ یگانہ حلم اور عصمت دہ شرفِ عُبّاد دہ کشف زُہّاد دہ مجرّدِ آفاق حضرت ابو بکر ورّاق رحمۃ اللہ علیہ آپ عابد اور زاہد اور بڑے مشائخوں سے تھے ورع اور تقوی میں کامل تھے اور تجرید اور تفرید میں عجب کمال رکھتے تھے اور معاملہ اور ادب میں بے مثل تھے جیسا کہ مشائخوں نے آپ کو مؤدب الاولیا کہا ہو اور کشتہ نفس اور مبارک نفس تھے حضرت محمد علی حکیم رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ تھے اور آپ کا مقام ہو حضرت خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کے یاروں میں تھے آپ کی ریاضات اور آداب میں تصانیف بہت ہیں آپ مریدوں کو سفر سے باز رکھتے آپ کا منقول ہو کہ تمامی برکتوں کی کنجی صبر ہو موضع ارادت میں اُسوقت تک کہ ارادت درست ہووے جہاں ارادت درست ہوئی اوّل برکتیں کشادہ ہوئیں نقل ہے کہ آپ ایک مدت حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کی آرزو میں رہے ہر روز آپ قبرستان کو جاتے اور آنے جانے کے درمیان ایک جزو قرآن مجید کا ختم کرتے ایک روز آپنے قدم دہلیز کے باہر ہی رکھا تھا ایک پیر نورانی شکل نظر پڑے آپنے السلام علیکم کہا اور فرمایا کہ آپ میری ساتھ صحبت رکھنا پسند فرماتے ہیں اُن بزرگ بامال نے کہا ہاں۔ بعد اسکے وہ پیر آپکے ساتھ ہو لیے آپ راہ میں اُنکے ساتھ باتیں کرتے چلے جب رخصت چاہی تو اُن پیر نے کہا کہ اے ورّاق تو مدت سے چاہتا تھا کہ مجھے دیکھے آج کہ میرا مصاحب ہوا قرآن مجید کا جزو پڑھنے سے

محروم رہا جب صحبت خضرؑ نے یہ فائدہ دیا صحبت دوسرون کی کیا نتیجہ دیگی بس تو جان لے کہ عزلت
اور تنہائی تمام کامون پر شرف رکھتی ہے نقل ہے کہ آپکا ایک صاحبزادہ تھا مکتب جایا کرتا ایک روز
آپ نے دیکھا کہ وہ رو رہا ہی اور اسکے چہرے کا رنگ فق ہے آپنے پوچھا کیون کیا ہوا اُسنے کہا آج اُستاد
نے مجھے ایک آیت پڑھائی اُسکے سبب سے میرا یہ حال ہو رہا ہی آپنے فرمایا وہ کونسی آیت ہی لڑکے نے کہا
یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا یعنے ایک روز وہ ہوگا کہ لڑکے بوڑھے ہو جائینگے۔ بس وہ لڑکا اِس آیت کے
خوف سے بیمار ہوگیا اور مرگیا آپ اُسکی قبر پر بیٹھکر روتے اور کہتے تھے اے ابو بکر فرزند تیرا ایک آیت سے
ایسا ہوگیا کہ جان دیدی اور تو اِتنے برس سے ختم کلام مجید کا کرتا ہی پر افسوس ہے کہ تیری مین کچھ اثر نہوا
نقل ہے کہ جبکہ آپ نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے واپس آتے تو ایسے گھبرائے چلے کہ جیسے کوئی چور چوری
کرکے چلے یا کوئی شخص بڑے گناہ مین مبتلا ہوکے بھاگے نقل ہے کہ ایک شخص آپ کی زیارت کو
آیا جب لوٹنے لگا عرض کی کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمایئے آپنے فرمایا کہ مینے دنیا اور آخرت کی
خیر تھوڑے مال مین پائی اور دونون جہان کی برائی بہت مال مین اور لوگون کے ساتھ ملنے جلنے
مین اور آپ نے فرمایا کہ مینے مکہ معظمہ کی راہ مین ایک عورت کو دیکھا اُسنے مجھ سے پوچھا تو کون ہے
مینے کہا کہ مین ایک مرد مسافر ہون اُسنے یہ سنکر کہا کہ تو مسافرت کی وحشت و افسردگی کی شکایت
کرتا ہی افسوس تو نے اپنے خداوند تعالےٰ کے ساتھ اُنس و محبت نہ پکڑی کہ سفر کا شاکی ہی جون ہی
کہ مینے یہ سنا مجھکو اتنی قدرت نہ رہی کہ ایک قدم اُسکے پیچھے چلون ناچار رہ گیا وہ چلی گئی۔ اور
فرمایا کہ ایک مرتبہ گشایش کا دروازہ مجھپر گشادہ کیا حکم ہوا مانگ کیا مانگتا ہی مینے عرض کی اے
خداوندا وہ قوم کہ نبیون کی تھی اور آفرینش کی فوج کی سردار اور سپاہ کی ہراول و پیش رو تھی
معلوم ہی کہ کیسی کیسی بلائین اُنھون نے سہین اور کیسے کیسے سخت رنج و غم پر صابر رہے اور تو وہ
خداوند ہی کہ تیری بارگاہ مین کچھ کمی نہین اور ایک ذرہ بھی تیرے سوا کسی کی طرف منسوب نہین ہوسکتا
مین کیا مانگون مجھکو اسی مقام عاجزی و بیچارگی مین رہنے دے کیونکہ مین اپنے مین وہ طاقت
نہین دیکھتا کہ بلا و آفت کی برداشت کرسکون اور فرمایا آدمی تین قسم ہین ایک اُمرا دوسرے علما

تیسرے فقرا جب اُمرا تباہ ہووین خلائق کی معاش اور کمائی تباہ ہووے گی اور جب علما تباہ ہووین خلائق کا دین تباہ ہووے اور جب فقرا تباہ ہو وین خلائق کا دل تباہ ہووے اور فرمایا کہ اصل اِبر نفس شہوتون کی نزدیکی ہی جب ہوا غالب ہوتی ہی دل تاریک ہوتا ہی اور جب دل تاریک ہوتا ہی خلق سے دشمنی کرتا ہی اور خلق بھی اُس سے دشمنی کرتی ہی اور خلق پر ظلم کرنا شروع کرتا ہی جور و ستم کو اپنا پیشہ کرتا ہی اور فرمایا آدم علیہ السّلام کے زمانے سے ابتک کوئی فتنہ ظاہر نہین ہوا مگر خلق کا خلق کے ساتھ ملنے سے اور اُسوقت سے ابتک کسی شخص نے سلامتی نہین پائی مگر اُس شخص نے کہ صحبت خلائق سے کنارہ پکڑا۔ کسی نے آپ سے وصیّت چاہی آپ نے فرمایا ایک پتھر لیکر اپنے دونون پانون کو کچل ڈال اور ایک چھُری لیکر اپنی زبان کو کاٹ ڈال اُسنے کہا حضرت بھلا یہ کیس ہوسکتا ہی آپ نے فرمایا کہ جسکی زبان کہ سر کے بولنے مین آئی اور ہمت کے کان خدا کی طرف سے شنوا ہوئے اُسکو لائق ہی کہ اُسکی ظاہر کی زبان گونگی ہووے اور اُسکے ظاہر کے کان بہرے ہون اور یہ بات زبان کاٹنے اور پانون کچلنے سے حاصل ہوتی ہی اور فرمایا کہ حکما بعد انبیا کے ہین اور نبوت کے بعد کوئی درجہ نہین ہے مگر حکمت اور حکمت احکام امور ہے اور اوّل نشانِ حکمت خاموشی ہی اور بولنا ضرورت کے موافق اور فرمایا خاموشی عارف کی نافع تر ہووے گی اور کلام اُسکا خوشتر ہووے گا اور فرمایا خداوند تعالے خلق سے آٹھ چیزین چاہتا ہی اُسکے دل سے دو چیز حق کے فرمان کی تعظیم اور خلق پر شفقت اور اُسکی زبان سے دو چیز توحید پر اقرار کرنا اور خلق کے ساتھ نرمی کرنا اور اعضا سے دو چیز خدا کی طاعت کرنا۔ اور اپنا غزاروں کی مددگاری کرنا۔ اور خُلق سے دو چیز خدا کے حکم پر صبر کرنا اور خدا کی مخلوق کے ساتھ حلم سے پیش آنا اور فرمایا جو کہ اپنے نفس پر عاشق ہوا کبر اور حسد اور خواری اُسپر عاشق ہوئی اور فرمایا اگر طمع سے کہین کہ تیرا باپ کون ہی کہے شک کرنا مقدور مین۔ اور اگر کہین تیری غایت کیا ہی کہے بے نصیبی اور فرمایا ایک بزرگ نے بزرگون مین سے کہا ہی کہ شیطان لعین کہتا ہی کہ مین ایسا احمق نہین ہون کہ مومن کو شروع سے ساتھ کافری کے وسوسہ کرون اوّل اُسکو شہوات حلال پر حریص بناتا ہون جب اُسپر حریص ہوجاتا ہی اور ہوا اُسپر غالب ہوجاتی ہے اور

مرور یکہ دیجاتی ہی اور معاصی پر دلیر ہوجاتا ہی تو کافری سی وسوسہ کرتا ہون اور فرمایا پانچ چیزین ہین کہ ہمیشہ
ساتھ تیری ہین اگر تو اُن پانچ کی صحبت کو جان جائیگا نجات پائیگا اور اگر نہ جانیگا ہلاک ہوگا اوّل
خدای تعالی ہی پھر نفس پھر شیطان پھر دنیا پھر خلائق۔ حق تعالی سی موافقت نفس سے مخالفت شیطان سے عداوت
دنیا سی نفرت۔ خلائق سی شفقت۔ اگر یہ کریگا نجات پائیگا۔ اور فرمایا جب تک کہ تو مخلوق سے قطع علائق نکرے
حق تعالی کے ساتھ اُنس کی توقع مت رکھ اور جب تک کہ دل کو شغلون مین متردد رکھے فکرت اور عبرت کی طمع
مت رکھ اور جب تک کہ سینے کو ریاست اور سرداری کی طلب سے پاک نکرے الہام اور حکمت کی طمع مت رکھ اور
فرمایا صحبت ساتھ عقلا کے پیروی سی کر اور زاہدون کے ساتھ حسن مدارات اور جاہلون کے ساتھ صبر جمیل سے اور
فرمایا اصل آدمی زاد کی آب ہے اور خاک یعنی پانی اور مٹی جسکی سرشت مین پانی غالب ہے اُس سے لطف و نرمی
کار لینا چاہیے کیونکہ اگر اُسپر سختی ہوگی تو درہم اور برہم ہوکر کام کو بگاڑیگا اور جسکی سرشت مین مٹی غالب ہے
اُسپر سختی کرنی چاہیے اور شریعت کے احکام بسختی اُسکو سکھانے چاہیین تاکہ وہ کسی کام کے لائق ہو اور
فرمایا حق تعالی نے جب چاہا کہ پانی کو پیدا کرے ہر ایک رنگ سی رنگ اُسکا کیا اور ہر ایک مزے سی مزہ اُسکا
بنایا جب سب رنگونکو باہم ملایا پانی کی رنگت ظہور مین آئی یہی سبب ہے کہ کوئی پانی کی رنگت نہ جان سکا
اور جب سب مزون کو باہم ملایا پانی کا مزہ قرار پایا اسی سبب سے کسی نے اُسکے مزے کو نہ جانا۔ اُسکو پینے
سی لذت حیات کی پاتی ہین اور کسی کو اُسکی لذت کی کیفیت سے خبر نہین کسی کو اس معنی سی کہ باعث حیات
ہی خبر نہین ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ دلیل اسکی ہی اور فرمایا خوشحال ایسے درویش کا کہ دنیا
مین سلطان کو اُس سے خراج نہین ہے اور آخرت مین جبار عالم کو اُسکے ساتھ حساب و کتاب نہین ہے اور
فرمایا مین علی الصباح اُٹھتا ہون اور لوگونکو دیکھتا ہون نہین جانتا ہون کہ کسنے لقمہ حلال کا کھایا ہی
اور کسنے حرام کا کھایا ہی ہان البتہ جب کسی کو لغو غیبت بیہودہ گوئی مین مشغول پاتا ہون جان جاتا ہون
کہ اُسنے لقمہ حرام کھایا ہی اور جسکو کہ تہلیل اور استغفار اور یاد خدا مین مشغول دیکھتا ہون جان جاتا
ہون کہ اُسنے لقمہ حلال کھایا ہی اور فرمایا صدق بندی کو اس چیز سے کہ خدا اور بندے کے درمیان
مین نگاہ رکھتا ہی اور صبر بندی کو اس چیز سے کہ نفس اور بندے کے درمیان ہی نگاہ رکھتا ہی اور

فرمایا یقین ایک نور ہی کہ بندہ اُس سے منور ہوتا ہی اپنے احوال مین پس وہ نور اُسکو متقیون کے
درجے تک پہونچاتا ہی لوگون نے زہد سے پوچھا آپنے فرمایا زہد کے تین حرف ہین زا و ہا و دال زا سے مُراد
ترک زینت ہے و ہا سے مُراد ترک ہوا و دال سے مُراد ترک دُنیا اور فرمایا یقین روشن کرنیوالا دل کا ہی اور ایمان کا
کمال اِسی سے ہی اور فرمایا یقین تین قسم پر ہے یقین خبر کا اور یقین دلالت اور یقین مشاہدہ۔ اور فرمایا جسکو
معرفت ساتھ خدا کے درست ہوتی ہی ہیبت اور خوف اُسپر طاری ہوتا ہی اور فرمایا شکر نعمت مشاہدہ کرنا
منت و احسان کا ہی اور نگاہ رکھنا حرمت کا اور فرمایا پیغمبر صرف معجزے سے پیغمبر نہین ہوا بلکہ اسلیے پیغمبر ہوا
کہ حق تعالے نے اُسکو بھیجا اور اُسپر وحی نازل فرمائی چاہی معجزہ رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو واجب ہوا اُن لوگون پر
جنکو پیغمبر نے دعوت کی اُسکے فرمان کا قبول کرنا جان و دل سے اگرچہ معجزہ نہ رکھتا ہو اور فرمایا کوئی ہوتا ہے
کہ اِس راہ مین عمر بھر سرگردان رہتا ہی اور عالم کے گرد پھرتا ہی اور ایک مرد کو مردون سے ڈھونڈھتا ہے اور
ہرگز نہین پاتا جیسے مرد کی کہ اُسکو ضرورت ہوتی ہی اور کس طرح پاوے کہ وہ مرد خود ہوتا ہی لیکن وہ اُس سے
بیخبر ہوتا ہی اور بندہ حق دار یقین نہین ہوتا جبتک کہ اُس سبب کو کہ درمیان اُسکے اور خدا کے ثری سے لیکر
عرش تک ہی نہ اُکھاڑے اور اُسوقت تک مُراد تمامی چیزون خدا سے نہووے اور فرمایا توکل انتظاری کی کدورت
سے اپنے وقت کو صاف رکھنا ہی اِس طرح کہ نہ کسی چیز کے جانے پر افسوس ہو اور نہ کسی چیز کے آنے کی
انتظاری اور فرمایا جو کوئی کہ کامون کو آسمان کی جہت سے دیکھتا ہی صبر کرتا ہی اور جو کوئی کہ زمین کی
طرف سے دیکھتا ہی حیرتمند ہوتا ہی اور فرمایا بداخلاقی سے ایسا پرہیز کرو جیسا کہ حرام لقمے سے نقل ہے
کہ آپکی وفات کے بعد آپ کو خواب مین دیکھا زرد اور غمگین اور گریان پوچھا حضرت یہ تو فرمایئے
کہ سبب گریہ اور ضعف کا کیا ہی آپنے فرمایا کیا پوچھتے ہو جس قبرستان مین کہ مین ہون دس جنازے
آئے سب بے ایمان مرے ہین دوسرے شخص نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ خدا تعالے نے
آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا مجکو اپنے حضور مین بلایا اور نامۂ اعمال میرے ہاتھ مین دیا
مینے اُسکو پڑھنا شروع کیا ایک گناہ اُسمین لکھا تھا جب اُسکو مینے پڑھا تمام نامۂ اعمال کالا ہو گیا لگے
پڑھ نہ سکا ندا آئی کہ ہمنے تیری اِسی گناہ کو اپنے کرم سے پوشیدہ کیا اور اِس جہان مین تجھے رسوا کرنا نہ چاہا

اُسنے تیرے گناہ کو معاف کردیا۔

ساٹھوان باب حضرت عبداللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ ہدف تیر ملامت وہ صدف دُرِ کرامت وہ مجرد رجال وہ مشرف کمال وخزانۂ فضائل حضرت عبد اللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ یگانۂ روزگار تھے اور ملامتیون کے شیخ اور پرہیزگار ومتوکل تھے اور دُنیا اور مخلوق سے بالکل روگردان اور حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ کے مُرید اکمل تھے اور ظاہر و باطن کے علوم کے عالم تھے اور آپنے بہت حدیثین لکھی ہین اور سماع فرمائی ہین آپکے وقت مین کوئی مجرد آپکے مثل نہ تھا چنانچہ ایکوقت ابو علی ثقفی رحمۃ اللہ علیہ کچھ کلام فرماتے تھے آپنے فرمایا اے ابو علی موت کے واسطے تیاری کر کہ اُس سے چارہ نہین ہے، حضرت ابو علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو تیار رہ آپنے ہاتھ بجای تکیے کے سرہانے رکھکر فرمایا کہ اے لو مین تو مر گیا اور فی الفور جان بحق تسلیم ہوئے حضرت ابو علی رحمۃ اللہ علیہ شرمندہ ہوئے اسلیے کہ آپکے ساتھ مقابلے کی تاب نہ رکھتے تھے کیونکہ حضرت ابو علی رحمۃ اللہ علیہ علائق دار تھے اور حضرت عبد اللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ مجرد تھے اور حضرت عبد اللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ سے ایکمرتبہ حضرت ابو علی ثقفی رحمۃ اللہ علیہ کچھ کلام فرما رہے تھے فرمایا کہ تو نے اپنے واسطے فرمایا وخلق کے واسطے اور فرمایا کہ جو کچھ کہ تو کہے اپنا حال اپنی زبان سے کہے نہ کہ اپنی زبان سے دوسرون کا حال اپنی عبارت مین بیان کرے۔ نقل ہے کہ ایکروز ایک شخص نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا آپنے جواب دیا اُس شخص نے کہا کہ ایکبار اور فرمائیے آپنے فرمایا کہ تو کہتا ہے کہ دوبارہ کہو مین اس پریشانی مین ہون کہ ایکبار ہی کیون کہا۔ اور فرمایا جو شخص کہ فرض کو ضائع کرتا ہے ضرور ہے کہ سُنتون کو بھی ضائع کریگا اور جس کسی نے کہ سُنّت کو ضائع کیا قریب ہے کہ بدعت مین پڑے اور فرمایا تیرا سب سے فاضلترین وقت وہ ہے کہ جسمین تو نفس کے وسوسون سے امن مین ہو اور لوگ تیری بدگمانی سے محفوظ ہون اور فرمایا جسکا نفس کہ ایسی چیز کے ساتھ لگا رہتا ہے کہ اُسکی حاجت نہین وہ برباد کرتا ہے اپنی اوقات عزیز کو اسمین اسقدر کہ جسقدر اُسکو حاجت کی چیز مین صرف کرنا چاہیے اور فرمایا

آدمی اپنی بدبختی پر عاشق ہے یعنے تمامی اُن باتون کی آرزو کرتا ہی کہ اُسکی بدبختی کا باعث ہون ایک روز آپ نے اصحاب سے فرمایا تم عاشق ہوئے ہو اسپر کہ تیسر عاشق ہو اور فرمایا مجھے اُس شخص سے عجب آتا ہی کہ حیا کا ذکر کرتا ہی اور خدا سے شرم نہین رکھتا یعنے جب خدا ی تعالی کو متکلم دیکھتا ہے پھر کیون بات کرتے وقت اُسکو شرم نہین آتی اور فرمایا جسکو کہ محبّت اور فقر دیا ہی اگر اُسکو خوف نہ دین تو وہ فریفتہ ہی اور فرمایا خدمت آدب سے نہ ہمیشگی کرنا اور خدمت ادب ہے کیونکہ ادب خدمت مین عزیز تر ہی خدمت سے اور فرمایا ہم آدب کے حاجتمند زیادہ ہین بہ نسبت علم کے اور فرمایا جو کہ اپنا مرتبہ خلائق کی نظر مین برا دیکھتا ہی اُسپر واجب ہے کہ اُسکا نفس اُسکی نظر مین خوار و ذلیل ہو جاوے تو نہین دیکھتا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حق تعالی نے اپنا خلیل فرمایا اور ارشاد کیا وَاجْنُبْنِی وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ اور فرمایا غیبی احکام دُنیا مین کسی پر ظاہر نہین ہوتے لیکن دعوی کی رسوائی ظاہر ہوتی ہی اور فرمایا ہرگز تسلیم اور دعوی ایک جگہ جمع نہین ہوتے اور فرمایا جو کہ کسی چیز سے محجوب ہو جاتا ہی وہ ہرگز اپنا عیب اپنے علم سے نہین دیکھ سکتا اور فرمایا جو فقر کہ مجبوری سے ہو فضیلت سے خالی ہی اور فرمایا حقیقت فقر کی علحدگی ہے دُنیا اور آخرت سے اور خدا کے ساتھ مستغنی رہنا ہی دُنیا اور آخرت سے اور فرمایا جو کہ اوقات گذشتہ مین مشغول ہوتا ہی بیفائدہ نقد وقت کو ہاتھ سے دیتا ہی یعنے برباد کرتا ہی اور فرمایا آدمی آگے اور پیچھے نظر کرسکتا ہی حالانکہ وہ غائب ہے اُس وقت اپنے وقت اور مقام سے اور فرمایا تو ظاہر اً دعوی عبودیت کا کرتا ہی لیکن باطنا سراو صاف ربوبیت کے نکالے ہی یعنے دعوی ربوبیت کا کر رہا ہے اور فرمایا عبودیت اضطراری ہی نہ اختیاری اور فرمایا جسنے مزہ عبودیت کا چکھا اُسکو عیش کہان اور فرمایا عبودیت تمام چیزون مین خدا کی طرف رجوع کرنا ہی بغیر اضطرار کے اور فرمایا بندہ بندہ اُسکا ہے جبتک کہ کوئی خادم اپنے لیے نہ ڈھونڈھے جب کہ خادم ڈھونڈھا بندگی کی حد سے خارج ہوا۔ اور ترک ادب کیا۔ اور فرمایا ایسے شخص مین کچھ بھی نہین جسنے کہ بندگی کی خواری اور سوال کی ذلّت اور رد کی شرمساری نہین چکھی ہے اور فرمایا حق تعالی نے اقسام عبادت کو یاد فرمایا ہے۔ اَلصَّابِرِیْنَ وَالصَّادِقِیْنَ وَالْقَانِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ

بالا نچاره ہستم مقامات کا استغفار پر کیا ہر تا کہ بندہ ہوشیار ہو جاوے اپنی تقصیر پر تمامی احوال اور افعال میں۔ پس سب سے استغفار کرے اور فرمایا جسنے کہ اپنی نفس کا سابقہ اپنے نفس سے اُٹھا دیا ہر خلائق کا عیش اسکے سایے میں ہر اور فرمایا جو کہ کسب و ہنر کرتا ہر اور آپ کو خدا کو سونپتا ہے بہتر ہر اس سے کہ جو خلوت نشین ہے اور کسب و ہنر سے دست بردار ہے اور فرمایا جو کہ اس راہ مین ضعیف ہو کر آتا ہر قوی ہوتا ہے اور جو کہ قوی بنکر آتا ہر ضعیف ہوتا ہی اور رسوا۔ اور فرمایا اگر بندہ کو ساری عمر مین ایکدم بے ریائی کا میسر ہو جاتا ہر اسمین شک نہین کہ اس ایک دم کی برکتین آخر عمر تک اسکے ساتھہ باقی رہتی ہین اور فرمایا عارف وہ ہر کہ کسی چیز سے اسکو عجب نہ آوے۔ نقل ہے کہ ایک مرد نے آپ کو دُعا دی اور کہا کہ خدا تعالی آپ کو وہ چیز عطا کرے کہ جسکے آپ امیدوار ہین آپ نے فرمایا امید بعد معرفت کے ہوتی ہر یہان معرفت کہان ہے آپ کی وفات نیشاپور مین ہوئی آپ کا مدفن مشہد مین ہر۔ احمد بن اسود رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مینے آپ کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ عبداللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ سے کہدے کہ موت کی تیاری کرتا رہے کہ ایک سال کے بعد تیرا انتقال ہوگا مینے یہ بات حضرت عبداللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ سے کہی حضرت عبداللہ نے فرمایا یہ مدت مدید اور عہد بعید ہر طاقت کسکو ہے کہ دوسرے سال تک انتظار کرے۔

اکسٹھواں باب حضرت علی سہل اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

دو خواجہ درویش وحاضر بےخویش وداشتہ عیوب بہتہ دعیوب وخزانہ حقائق روحانی حضرت شیخ علی سہل اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ بڑی بزرگ اور معتبر تھے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ آپ سے مکاتبت رکھتے تھے آپ حضرت ابوتراب اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہما کے مصاحب تھے۔ آپ کا کلام حقائق مین بدرجہ اعلی ہر آپ معاملات اور ریاضات مین کامل تھے اور طریقت مین بیان شافی رکھتے تھے حضرت عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ آپ کی

زیارت کو اصفہان میں آئے اُنپر تیس ہزار درم کا قرض تھا آپنے سب قرض اُنکا بیباق کردیا۔ آپکے کلمات یہ ہین۔ عبادت کی رغبت ہونا علامت توفیق کی ہے محالفت سے باز رہنا رعایت کی علامت ہے مراعات اسرار بیداری کی علامت ہے۔ دعوی کرنیکے لیے آمادہ ہونا بشریت کے جہل و نادانی کی علامت ہے جسنے کہ شروع مین ارادت درست نکی ہوگی آخر مین عافیت اور سلامت سے محروم رہا ہوگا لوگون نے کہا کہ یافت کی حقیقت بیان فرمایئے آپنے فرمایا جو کہ گمان کرتا ہے کہ حقیقت سے نزدیکتر ہے حقیقت مین بعید تر ہے جیسے کہ آفتاب کی روشنی آئینے پر دیکھکر لڑکے جانتے ہین کہ پکڑ لین اور جھپٹ اُسکی روشنی پر ہاتھ رکھکر مٹھی بند کر لیتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اُسکو پکڑ لیا جب ہاتھ کھولتے ہین وہی خالی کی خالی پاتے ہین اور اُس روشنی کا کچھ بھی اثر نہین پاتے اور فرمایا حضوری حق کی فاضلتر ہے یقین حق سے کیونکہ حضور دل مین جاگزین ہوتا ہے اور غفلت کا وہان دخل نہین اور یقین حضوری ہوتا ہے کہ کبھی آتا ہے اور کبھی جاتا ہے حاضرین درگاہ مین رہتے ہین اور اہل یقین بر در درگاہ اور فرمایا عاقل لوگ خدای تعالے کے حکم پر زندگانی کرتے ہین اور زاہد لوگ خدای تعالی کی رحمت مین اور عارف خدای تعالی کی قربت مین اور فرمایا جو کہ خدا کو پکارتا ہے اور جانتا ہے اُسکو اُسکے غیر سے آرام و قرار پانا حرام ہے اور فرمایا تمھین توفیق ہو جبکہ تم اپنے نیک عملون پر غرور کرنے سے باعث فساد باطن اسرار کے پرہیز کرو۔ ابلیس اسی وجہ سے لعنتی ہوا۔ اور فرمایا مینے تونگری کی درخواست کی اور اُسکو علم مین پایا اور فخر و بزرگی کو چاہا اور اُسکو فقر مین پایا اور عافیت کی التماس کی اور اُسکو زہد مین پایا اور قلت حساب کی آرزو کی اور اُسکو خاموشی مین پایا اور راحت کی خواہش کی اور اُسکو نا اُمیدی مین پایا اور فرمایا آدم علیہ السلام کے وقت سے قیامت تک لوگ دل کے بارہ مین گفتگو کرتے رہے ہین اور کرتے رہین گے لیکن مین ایک ایسے شخص کو چاہتا ہون کہ مجھے وصیت کرے کہ دل کیا ہے یا کس طرح کا ہے نہین پاتا ہون۔ لوگون نے آپسے توحید کی حقیقت پوچھی۔ فرمایا کہ وہ گمانون سے بھی بہت نزدیک ہے لیکن وہ دور ہے اس وجہ سے کہ حقائق سے۔ نقل ہے کہ حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم سب خیال کرتے ہو کہ میری موت تمھاری موت کے مثل ہوگی کہ بیمار پڑونگے لوگ تمھاری بیمار پرسی کو آئینگے میری موت

اسطرح نہ ہوگی کیونکہ مین اسپر آمادہ ہون کہ مجھے پکارین اور مین حاضر ہون ایک روز آپ
چلے جارہے تھے ایکبارگی آپ کی زبان سے نکلا لبیک اور لیٹ گئے شیخ ابو الحسن فرتن نے
کہا کہ مینے آپ سے کہا کہ آپ کلمۂ شہادت پڑھیے آپ مسکرائے اور فرمایا مجھے کہتا ہے کہ کلمہ پڑھ
اسکی عزت کی قسم کہ میرے اور اسکے درمیان عزت کے پردے کے سوا کوئی چیز حائل نہین ہے
اور جان بحق تسلیم کی آپکے بعد حضرت ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ڈاڑھی پکڑ کر کہا افسوس
کہ مجھ ایسا حجام اولیاء اللہ کو تلقین شہادت کرے وای برحال من وای برحال من اور نہایت
بیقراری کے ساتھ روئے۔ رحمۃ اللہ علیہ

باسٹھوان باب حضرت شیخ خیر نساج رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ مفتی ہدایت وہ مہدی ولایت وہ عارف عقل و شرع وہ عارف اصل و فرع وہ معطی محتاج حضرت شیخ نساج رحمۃ اللہ
علیہ اکثر مشائخ کے استاد تھے اور وعظ و نصیحت مین بیان شافی رکھتے تھے اور عبارت مہذب اور خلق اور حلم
بے نہایت پرہیزگاری اور مجاہدہ بڑے درجے کا اور کلام پُر تاثیر رکھتے تھے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت
ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ دونون نے آپکی مجلس مین توبہ کی آپ نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت جنید
رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بباعث تعظیم و عظمت انکی کے بھیجا آپ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے
حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ آپ کی بہت عزت کرتے تھے اور حضرت ابو حمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی
شان مین مبالغہ کیا ہے اور آپ کو اسواسطے ابو خیر نساج کہتے تھے کہ آپ اپنے مولد سے حج کے ارادے پر
روانہ ہوئے جب کہ کوفے مین پہونچے آپ ایک میلی پھٹی گدڑی پہنے تھے آپ کا رنگ کالا تھا
ایک شخص نے آپ کو دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ کوئی پاگل و احمق ہے آپ سے پوچھا
کہ تو غلام ہے آپ نے فرمایا ہان پھر کہا کہ کیا اپنے آقا سے بھاگا ہے آپ نے فرمایا ہان۔ کہا
مین تجھے اپنے پاس رکھ لون تاکہ جب تیرا خواجہ ملے اسکے حوالے کرون آپ نے فرمایا مجھے تو

ایک مدت گذر گئی کہ اسی انتظار میں ہون کہ کوئی ایسا ملے کہ مجھے میرے آقا تک پہونچا دے کہنے
کہا اچھا اب تو میرا غلام ہے اور خیر تیرا نام ہے آپ چُپ تھے اور اس خیال سے کہ مومن جھوٹ نہین
بولتا یہ ضرور مجھکو میرے آقا تک پہونچا دیگا اُسکے ہمراہ اُسکے گھر گئے اُسنے آپ کو کپڑا بُننا سکھایا
آپ برسون اُسکا کام کرتے رہے جب کہ وہ پکارتا خیر آپ جواب مین فرماتے لبیک۔ وہ شخص
آپکے اس طرح پر فرمانے سے نہایت شرمندہ ہوتا اور جب خیال کرتا آپکو اور فراست سے پرکھتا اور
دیکھتا کہ آپ عبادت مین بہت مشغول رہتے ہین۔ آخرکار ایک روز آپ سے کہنے لگا کہ مین خفت ہون
مینے غلطی کی آپ ہرگز اس لائق نہین ہین کہ میرے غلام ہون پھر آپ وہان سے مکہ معظمہ کو گئے اور
اُس درجے کو پہونچے کہ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ آپ کو خیر نساج یعنے خیر ہماری خیر کہا فرماتے تھے اور
آپ اس نام کو یعنی خیر کو بہت پسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اچھا نہین معلوم ہوتا کہ ایک مسلمان نے
میرا نام یہ رکھا ہو اور مین اُسکو بدل دون ورنہ آپ کا اصلی نام ابوالحسن محمد بن اسمٰعیل تھا۔
نقل ہے کہ آپ کبھی پیشہ جولاہے کا کرتے کبھی دجلے پر جاتے مچھلیان آپکے قریب آجاتین اور
کچھ چیزین آپکے واسطے لاتین ایک روز آپ ایک بڑھیا کا گاڑھا بُنتے تھے اُس بڑھیا نے کہا
اگر مین اسکی مزدوری لاؤن اور آپ نہ ملین تو کسکو دیجاؤن آپنے کہا دجلے مین ڈال دینا
اتفاق سے جب وہ بڑھیا مزدوری لیکر آئی آپ موجود نہ تھے اُسنے دجلے مین ڈالدی آپ جب کہ
دجلے کے کنارے گئے ایک مچھلی وہ سیم لیکر آئی اور آپکے حوالے کی مشائخ نے جب یہ سُنا تو کہنے لگے
کہ وہ قابل قبول نہین اسکو بازیچے مین مشغول کیا ہے یہ سب حجاب ہین یہ فریدالدین عطار کہتا ہے
کہ اس قسم کی باتین نشانِ حجاب ہوسکتی ہین مگر اوروں کے لیے نہ خیر نساج کے واسطے جیسے کہ
حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے نہ تھین۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین ایک رات کو گھر
مین تھا میرے دل مین خیال آیا کہ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ دروازے پر ہین مینے اس خطرے کو
اپنے دل سے دُور کیا یہانتک کہ تین مرتبے یہی خیال آیا تب تو مین باہر آیا حضرت جُنید رحمۃ اللہ
علیہ دروازے پر موجود تھے آپنے فرمایا کہ کیون تو پہلے ہی خطرے مین باہر نہ آیا۔

نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مین ایکبار ایک مسجد مین داخل ہوا ایک درویش مجھکو چمٹ گیا اور کہنے لگا
ای شیخ مجھپر بخشش کر کہ مجھے ایک بڑی محنت درپیش آئی ہے یعنے بلا کو میرے سے لیا ہے اور
عافیت اور سلامت اسکی عوض مین مجھکو عطا کی ہے آپ فرماتے ہین کہ مینے جو اسکے حال پر غور کی
تو معلوم ہوگیا کہ ایک دینار کی اسکو فتوح حاصل ہوئی تھی۔ اور فرمایا کہ خوف حق تعالیٰ کا تازیانہ
یعنے کوڑا ہے ایسے بندون کے لیے کہ بے ادبی کے خوگر ہوگئے ہون تاکہ اس سے درست ہوجاوین اور فرمایا
کہ عمل کے کمال کی علامت وہ ہے کہ اس عمل مین کہ کرتا ہے سوائے عاجزی اور تقصیر کے نہ دیکھے نقل ہے
کہ حضرت خیر رحمۃ اللہ علیہ کی ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی جب آپ کی وفات نزدیک پہونچی مغرب
کی نماز کا وقت تھا حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لائے آپنے سر تکیے سی اٹھا کر کہا عَفَاكَ اللہ
یعنے اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے ذرا ٹھہریے اور پھر اپنا کام کیجیے اسلیے کہ مین اور آپ دونون
اسکے فرمانبردار بندے ہین آپ کو حکم ہوا ہے کہ اسکی جان قبض کر مجھکو ارشاد ہوا ہے کہ جب وقت
نماز کا آوے نماز ادا کر جو کچھ کہ آپ کو فرمایا ہے ہرگز نہین ٹلتا اور جو کچھ مجھکو ارشاد ہوا ہے فوت
ہوا جاتا ہے ذرا کی ذرا صبر کیجیے کہ وضو کرکے نماز پڑھ لون پھر آپنے وضو کیا اور نماز پڑھی اور
جان بحق تسلیم کی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ہ آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا خدای تعالیٰ نے
آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ آپ نے فرمایا مجھ سے یہ مت پوچھو۔ تمھاری دنیا کے نجس سے
نجات پاگیا۔ رحمۃ اللہ علیہ

ترسٹھوان باب حضرت ابو حمزۃ الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ شریف اقران و پیشواے اخوان و ممکن طریقت و متوکل حقیقت و کعبۂ ربانی حضرت ابو حمزہ خراسانی رحمۃ اللہ
علیہ خراسان کے بہت بڑے مشائخون سے تھے اور اکابر طریقت سے اور رفیع القدر تھے اور بڑی عالی ہمت اور فراست
مین مثل نہ رکھتے تھے اور توکل مین نہایت درجے کو پہونچے تھے اور تجرید مین کامل تھے اور آپکی ریاضت و کرامت

بہت ہی اور آپکے مناقب بیشمار ہین اور خلوتہای شائستہ رکھتے تھے اور آپنے حضرت ابوتراب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملے تھے نقل ہے کہ آپ ایکبار توکل پر جنگل مین سفر کررہے تھے آپنے دینیز دل مین عہد کرلیا تھا کہ راہ مین کسی شخص سے کوئی چیز نہ مانگونگا اور نہ کسی کی طرف توجہ کرونگا اور اسی طرح تمام راہ کو طے کرونگا نہ آپکے پاس توشہ تھا نہ رستی کچھ چاندی آپکی جیب مین تھی کہ آپکی بہن صاحبہ نے آپکو دی تھی ایکبارگی آپکو خیال آیا اور آپنے اپنے سے کہا تجھے شرم نہین آتی کہ وہ کہ آسمان کو بغیر ستون کے قائم کیے ہے تیرے پیٹ کو بغیر تیری پوشیدہ چاندی کے نگاہ نہین رکھ سکتا آپنے اُسیدم اُس چاندی کو پھینکدیا اور روانہ ہوئے کہ راہ مین ایک کنوان تھا اُسمین جا رہے لیکن خدا کے فضل سے کچھ ضرر آپکو نہ پہونچا کیونکہ یقین کامل تھا۔ جب تھوڑی دیر گذری تو نفس شور کرنے لگا آپ خاموش بیٹھے رہے ایک شخص جب قریب اُس کنوئین کے آیا تو اُسنے اس خیال سے کہ کنوان راہ مین ہے کوئی اسمین گر نہ پڑے چند کانٹے کے درخت اُکھاڑ کر اُسپر رکھدیے اور کنوئین کو ڈھانکدیا نفس نے رونا شروع کیا اور کہا کہ حق تعالے فرماتا ہے کہ وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ آپنے فرمایا کہ توکل اس سے بزرگتر ہے کہ نفس کی عاجزی اور مکاری سے باطل ہو وجہ کہ کنوئین کے اوپر نگاہ رکھتا تھا کنوئین کے اندر بھی نگاہ رکھ سکتا ہے اور آپ توکل کے قبلے کی طرف متوجہ ہوئے اور سر جھکا لیا نفس کو نہایت بے چینی رہی لیکن آپ راہ توکل پر قائم رہے دفعتہً ایک شیر آیا اور اُس کنوئین کا سر کھولا اور اپنے پنجے کنوئین کے کنارے پر مضبوط جما کر پاؤن کنوئین مین لٹکا دیے آپنے فرمایا کہ مین بلی کی ہمراہی نہ کرونگا آپکو الہام ہوا کہ خلاف عادت ہے بس اسکو پکڑ کر اوپر چڑھ جا آپ نے اُسکو پکڑا اور اوپر چڑھ آئے ایک آواز سنی کہ یَا حَمْزَةُ اَلَیْسَ هٰذَا اَحْسَنُ نَجَّیْنَاکَ مِنَ التَّلَفِ بِالتَّلَفِ یعنی جب تونے ہمپر توکل کیا ہمنے اسکو ذریعے سے کہ تیرا قاتل تھا تجکو نجات دی پھر شیر نے منہ خاک پر رگڑا اور چلا گیا۔ نقل ہے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز ابلیس کو دیکھا کہ ننگا لوگون کی گردنون پر سوار ہو رہا ہے آپنے فرمایا ای ملعون تجھے ان مردون سے شرم نہین آتی اُسنے کہا یہ آدمی نہین ہین آدمی تو وہ ہین کہ مسجد شونیزیہ مین بیٹھے ہین کہ اُنھون نے میرے جگر کو جلایا ہے حضرت جنیدؒ فرماتے ہین کہ جب مین مسجد شونیزیہ مین گیا تو مینے حضرت ابوحمزہ کو دیکھا

کہ سر گریبان میں جھکائے ہیں جوں ہی آپ نے مجھے دیکھا فرمایا جھوٹ کہا اس ملعون نے کیونکہ ادنیٰ بندہ
اس سے عزیز تر ہیں کہ ابلیس کو اُن پر اطلاع ہو۔ نقل ہے کہ آپ احرام کی نیت فرماتے اور برابر ایک
سال تک ایک کملی کے درمیان رہتے جب سال پورا ہوتا آپ باہر آتے اور احرام کو باطل کرتے اور پھر احرام
کی نیت کر لیتے۔ لوگوں نے آپ سے اُنس کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ اُنس یہ ہے کہ خلق کے ساتھ زندگی کرنے سے
دل تنگی پیدا ہووے اور فرمایا غریب وہ ہے کہ اسکو اقربا اور علاقہ داروں سے وحشت ہووے اور حق تعالےٰ کی
انسیت میں اسکا دل لگا رہے اور فرمایا کہ جو موت کی دوستی دل میں جانشین کرتا ہے باقی رہنے والی چیزوں کو
اسکا دوست بناتے ہیں اور فنا ہونیوالی چیزوں کو اسکا دشمن کرتے ہیں اور فرمایا توکل یہ ہے کہ صبح کو کہ اُٹھے
شام کا خیال اسکو نہ گذرے اور جب رات ہو جاوے تو صبح کا خیال اسکو نہ آوے ایک شخص نے آپ سے وصیت چاہی
آپ نے فرمایا بڑا سامان کر اس سفر کا کہ درپیش ہے آپ نے نیشاپور میں وفات فرمائی اور حضرت ابو حفص
رحمۃ اللہ علیہ کے ہمسایہ میں مدفون ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

چونسٹھواں باب حضرت احمد مسروق رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ رکن روزگار وہ قطب ابرار وہ فرید دہر وہ وحید عصر وہ ہم عاشق اور ہم معشوق حضرت شیخ وقت احمد مسروق
رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے بہت بڑے مشائخوں سے تھے مولد آپکا طوس تھا شہر بغداد میں بھی رہے سب کا اتفاق ہے کہ آپ
اولیاء اللہ سے تھے حضرت قطب المدار کی صحبت میں رہے اور آپ خود بھی اقطاب سے تھے لوگوں نے آپ سے پوچھا
کہ بتائیے قطب کون ہے آپ نے کچھ ظاہر نہ کیا لیکن قرینے سے ایسا پایا گیا کہ وہ خود ہیں کیونکہ آپ چالیس اہل
تمکین کی خدمت میں سرگرم رہے تھے اور اُنسے بہت فائدے حاصل کیے تھے اور ظاہری اور باطنی علوم میں
کامل تھے اور مجاہدے اور تقویٰ میں کامل رتبہ رکھتے تھے اور حضرت محاسبی اور سری سقطی کے صحبت یافتہ تھے
نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک مرد پیر میرے پاس آیا اسکی گفتگو دلچسپ اور نہایت شیریں تھی اور بڑا
تابعی اور فصیح تھا مجھ سے کہنے لگا کہ جو آپکے دل میں خطرہ گذرا ہو مجھ سے کہو یہ تم اسکی بات سنکر میرے

دل مین آیا کہ یہ شخص جہودی ہو جسنے حضرت حریری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اس سے یہ کہدون وہ مانع
ہوئے کہ نہین یہ بات کہنا برا مانے گا جسنے کہا کہ مین مجبور ہون کہ وہ کہتا ہی کہ جو کچھ تمھارے دل مین
آیا ہی مجھسے کہو مین کیا کرون آخرکار مینے اُس مرد سے کہا کہ تم کہتے ہو کہ جو دل مین گذرا ہو مجھسے کہو
ناچار مین کہتا ہون میرے دل مین تو یہ گذرا ہی کہ تم جہودی ہو یہ سنکر تھوڑی دیر وہ مرد سر جھکائے رہا
اور پھر سر اُٹھا کر کہا آپنے سچ فرمایا اور یہ کہکر کلمہ شہادت اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا اور مسلمان ہو گیا پھر کہنے لگا کہ مین تمام دُنیا مین پھرا اور تمام ملتون اور مذہبون کو
دیکھا کسی مین کچھ نہ پایا ناچار آپ بزرگون کی خدمت مین آیا کہ آپ کو بھی آزماؤن مینے آپ کو
آزمایا اور حق پر پایا۔ کلمات حضرت احمد مسروق رحمۃ اللہ علیہ۔ جو کوئی کہ سوا خدا کے شاد ہوگا
اُسکی ساری خوشی مبدل بغم ہوگی اور جسکو خدائے تعالیٰ کی خدمت مین اُنس نہوگا ہمیشہ اُسکو وحشت
رہیگی۔ جو کہ دل خدا سے باندھے گا خدائے تعالیٰ اُسکے تمامی اعضا کو گناہ سے محفوظ رکھے گا اور فرمایا جو کہ
پرہیزگاری کا پابند ہوگا دُنیا سے رُوگردانی اُسپر آسان ہوگی اور فرمایا تقوی وہ ہی کہ گوشۂ چشم سے
دُنیا کی لذات کی طرف نظر نکرے اور دل مین بھی اُنکا خیال نلاوے اور فرمایا مومن کی عزت و حرمت
کرنا خدائے تعالیٰ کی عزت و تعظیم کرنا ہوا اور بندے کی تعظیم خدا کی عظمت اور تقوی کی حقیقت تک
پہونچاتی ہی اور فرمایا باطل مین نظر کرنا معرفت کو دل سے دور کرتا ہی اور فرمایا جسکی کہ مددگار خدا کی
دوستی ہوگی کوئی اُسپر غالب نہوگا اور فرمایا دُنیا کو وحشت کا داغ لگایا ہی تاکہ خدا کے فرمانبردارون کا
اُنس خدائے تعالیٰ ہی کے ساتھ رہے دُنیا کے ساتھ نہو اور فرمایا چاہیے کہ خوف رجا سے زیادہ ہو کیونکہ حق تعالیٰ
نے بہشت کو پیدا کیا ہی اور دوزخ کو اور جب تک کہ دوزخ سے نگذر یگا بہشت مین نپہونچیگا اور فرمایا
وہ چیز کہ جس سے عارف نہایت درجہ ڈرتا ہی حق تعالیٰ کی قربت ہے اور فرمایا معرفت کے درخت کو
فکر کا پانی دینا چاہیے اور غفلت کے درخت کو نادانی کا پانی اور توبہ کے درخت کو ندامت کا پانی اور
محبت کے درخت کو موافقت کا پانی دینا چاہیے اور فرمایا اگر کرامت کا آرزومند مقام توبہ و
استغفار مین ثابت قدم نہین ہوا ہی نادانی و جہل سے کچھ نے کا چھٹنے والا ہی اور فرمایا جو کہ مقام

توبہ کے درست کرنے کے لیے خواستگار ارادت کا ہے غفلت کے میدان میں چکر کھانے والا ہے
اور فرمایا زہد وہ ہے کہ سوائے خدائے غالب اور بزرگ کے کوئی چیز اسپر غم نہ کرے انسو اور فرمایا
جب سے کہ تو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے عمر کے ضائع کرنے ہی میں ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ
وعلی التابعین والمحبین اجمعین ۞

پینتیسواں باب حضرت عبد اللہ احمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ شیخ ملت و قطب دولت و زینت اصحاب و رکن ارباب و صبح مشرق تیز بی حضرت عبد اللہ احمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ
مشائخوں کے استاد تھے اور بزرگ قدیموں سے اور اولیا کے استاد اور صوفیائے کرام کے معتمد علیہ تھے ولایت سے مشہور تھے
مریدوں کی تربیت کرنے میں مشہور و معروف لوگوں کے دلوں میں آپ کی حرمت و عظمت بہت تھی اور توکل و
تجرید میں درجہ کمال رکھتے تھے صفائے ظاہر و باطن میں کوئی مثل آپ کے نہ تھا آپ کے دو مرید حضرت ابراہیم خواص
اور حضرت ابراہیم شیبانی آپ کے کمالات کا نمونہ ہیں آپ دونوں کے پیر تھے آپ کے کلمات رفیع ہیں
اور براہین واضح آپ کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی آپ کے کام عجیب و غریب تھے کسی چیز کو کہ جس کو
آدمی کا ہاتھ لگ جاتا نہ کھاتے تھے ان گھانس کی جڑیں کھاتے تھے آپ کے مرید جہاں کہیں گھانس کی
جڑیں پاتے آپ کے واسطے لیجاتے آپ گھانس کی جڑ کھانے کے خوگر ہو گئے تھے آپ ہمیشہ سفر کرتے
آپ کے یار آپ کے ہمراہ رہتے ہمیشہ احرام باندھے رہتے آپ کے کپڑے میلے نہ ہوتے بال اور ناخن نہ بڑھتے
نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک گھر مجھے میراث میں ملا تھا میں نے اسکو پچاس دینار پر فروخت کرکے
دیناروں کو کمر میں باندھا اور جنگل کی طرف روانہ ہوا جنگل کے درمیان ایک اعرابی مجھے ملا۔
مجھ سے پوچھا تیرے پاس کیا ہے میں نے اپنے دل میں کہا سچ کہنا بہتر ہوگا میں نے کہا میرے پاس
پچاس دینار ہیں اس نے کہا مجھے دے میں نے اسکو دیدیے اس نے انھیں کھولکر دیکھا پھر اپنا
اونٹ بٹھایا اور مجھ سے کہا اسپر سوار ہو اور وہ دینار مجھکو واپس کر دیے میں نے کہا کیوں کیا ہوا

کر واپس کرتے ہو کہنے لگا کہ تیرے سچ بولنے پر مجھکو رحم آگیا اور میرا دل تیری محبت سے بھر گیا پھر
میرے ساتھ حج کو آیا اور مدت تک میرے ساتھ رہا اور اولیاء حق سے ہوا۔ نقل ہے کہ آپنے
فرمایا کہ مین ایکبار جنگل مین جا رہا تھا مینے ایک غلام کو کہ خوش و خرم چلا جا رہا تھا اور اسکے
پاس کچھ کھانے پینے کو اور سواری نہ تھی مینے کہا ای آزاد مرد کہاں جاتے ہو اسنے کہا اپنے
داہنے بائین نظر کر کیا سوای خدا کے اور بھی کوئی ہی۔ نقل ہے کہ آپکے چار بیٹے تھے آپنے
چارون کو پیشہ سکھایا ایک شخص نے کہا ای خواجہ یہ پیشہ انکے لائق نہین ہے آپنے فرمایا کہ کوئی
پیشہ سیکھ جانے دو تاکہ ضرورت کے وقت انکے کام آئے اور میری بعد یہ کہکر کہ ہم فلان کے بیٹے ہین
صدیقون کا دل نہ دکھائین۔ آپکے کلمات یہ ہین۔ آپنے فرمایا مراقبے سے اوقات کا آراستہ کرنا
افضلترین اعمال ہے۔ اور فرمایا جو کہ دعوی بندگی کا کرتا ہو اور ابھی اسکی کوئی مراد باقی ہو وہ اپنے
دعوی مین جھوٹا ہی کیونکہ بندگی کا لفظ ایسے شخص پر صادق آتا ہی کہ اپنی مرادات سے فانی ہو کر خداتعالی
کی خواہش کے موافق باقی ہوا ہو اور اسکا نام وہ ہو کہ اسکے خداوندتعالی نے رکھا ہو اور اسکی نعمت
وہ ہووے کہ جو اسکو حق تعالی نے عطا کی ہو اور وکیلان قضا و قدر جس طرح کہ اسکو آزمادین بندگی
مین درست و راست پاوین اسکے واسطے خود سے نہ نام ہو اور نہ کلام۔ اور سارے آدمیون مین خوارترین
وہ درویش ہے کہ تونگرون کے ساتھ چاپلوسی کرے اور بڑا بزرگ شخص وہ ہی کہ خلق کے ساتھ خوش
خلقی سے پیش آئے اور فرمایا درویشان خدا پرست خداتعالی کے امین ہین زمین مین اور خدا
تعالی کی محبت ہین اسکے بندون پر اور انکی برکت سے بلا خلق سے منقطع ہوتی ہی اور فرمایا جس
درویش نے کہ دنیا سے کنارہ کشی اختیار کی ہو اگرچہ اسنے کوئی عمل اعمال فضائل سے
نہ کیا ہو تو بھی اسکی ذرہ بھر نیکی عابدون اور مجاہدون کی عبادت سی افضل ہے اور فرمایا کہ
مینے دنیا سے زیادہ منصف کسی کو نہین دیکھا کہ جبتک اسکی خدمت کرو خدمت کرتی ہے
اور جب اسکی خدمت سے باز رہو وہ بھی باز رہتی ہی اور فرمایا صوفیای کرام کی جماعت تمامی
جماعتون سی زیادہ دانا ہی کہ آپ کو عشق کی آگ مین جلا کر باقی ہوئی ہے۔ آپنے طور سینا پر

وفات پائی اور مزار شریف آپ کا وہین ہے۔ اللہ کی رحمت کاملہ آپ پر نازل ہو۔

چھیاسٹھوان باب حضرت ابو علی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ اولیاؤن کے معتمد علیہ و صوفیون کے خلاصہ و پیشوا ہین مقبول و کرامت سے مخصوص وہ شیخ یہانی حضرت ابو علی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے بزرگ مشائخون سے تھے اور طریقت کے جوانمردون سے اور مجاہدہ مین کامل تھے۔ آپ کی تصانیف بہت ہین اور معاملات مین معتبر اور مشہور تھے آپ کے مبارک کلمات زبانون پر جاری ہین۔ حضرت حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اکمل تھے آپ کے کلمات یہ ہین۔ خلق کی قرارگاہ غفلت کا میدان ہے اور انکا اعتماد گمان اور تہمت پر اور انکے نزدیک ایسا ہے کہ انکا کام حقیقت پر ہے اور انکا کلام مکاشفے اور اسرار پر اور فرمایا تین چیزین توحید کی اصل و بنیاد ہین خوف اور رجا اور محبت۔ خوف کی زیادتی گناہ کے ترک کا باعث ہوتی ہے عذاب کے وعدون پر نظر کرنے کی وجہ سے اور رجا کی زیادتی عمل صالح کا باعث ہوتی ہے ثواب اور نیک عوض پانے کے خیال سے اور محبت کی زیادتی یادِ الٰہی کی کثرت کا باعث ہوتی ہے حق جل شانہ کے احسانات پر غور کرنے سے۔ پس خائف رنج والم کی کثرت سے نہین گھبراتا۔ اور راجی طلب سے باز نہین آتا اور محب ذکر خدا سے تسکین نہین پاتا بلکہ ہمیشہ زیادہ کرنے کی کوشش مین رہتا ہے۔ پس خوف ایک آگ ہے منوّر اور رجا ایک نور ہے منوّر اور محبت کا کیا کہنا نور الانوار یعنے روشنیون کی روشنی اُجالون کا اُجالا ہے اور فرمایا سعادت کی علامت یہ ہے کہ بندی پر عبادت کا ادا کرنا سہل معلوم ہو اور جملہ کاروبار مین سنت پر عمل کرنے کو دشوار نہ جانے اور نیکوکارون کا دوست ہووے اور اپنے بھائیون کے ساتھ خوش اخلاق اور خدای تعالی کی راہ مین سخی اور دینے والا اور اپنے مسلمان بھائیون کے کام مین مددگار اور اپنی اوقات کی نگہداشت مین چست و چالاک ہو اور فرمایا بدبخت وہ ہے کہ اپنے اُن گناہونکو ظاہر کرے کہ جو لوگون کے دل سے فراموش ہو گئے ہون اور فرمایا ولی وہ ہے کہ اپنے حال سے فانی ہو وے اور خدای تعالی کے مشاہدہ

سے باقی اور حق تعالیٰ اسکے اعمال کا متولی ہو وے اور اسکو اپنے اوپر کچھ اختیار نہ ہو وے اور
فرمایا عارف وہ ہے کہ اپنے دل کو حق تعالیٰ کے حوالے کیے ہو وے اور تن کو خلق کی خدمت کے
لیے چست و چالاک کیے ہو وے اور فرمایا نیک گمان لیجانا خدا پر معرفت کی نہایت ہے اور گمان بد
لیجانا نفس پر معرفت کی اصل ہے اور فرمایا جو کہ اپنے مالک کے دروازے پر ہمیشہ بیٹھا رہے گا
ضرور ہے کہ اسکے لیے دروازہ کھلے گا اور جو کہ خداے تعالے کے لیے صبر کریگا ضرور ہے کہ واصل بحق ہو گا۔
اور فرمایا صاحب استقامت ہو نہ صاحب کرامت کیونکہ نفس تمہارا کرامت چاہتا ہے اور خداے تعالے
استقامت اور فرمایا رضا سرا عبودیت کے اور صبر اسکا دروازہ اور تسلیم و تفویض اسکا مکان و دالان۔
اور موت دروازہ ہے اور فراغت سرا مین اور راحت مکان و دالان مین اور فرمایا بخل کے تین
حرف مین ایک تو بے ہے اور وہ بلا ہے دوسرے خے ہے اور وہ خسران یعنی ٹوٹا و نقصان ہے تیسرے
لام ہے اور وہ لوم یعنی ملامت ہے پس بخیل ایک بلا ہے اپنی ذات کے ایک زیاں کار ہے اپنی نفاق سے
اور ایک ملامتی ہے اپنے بخل سے آپکے کلمات ختم ہوئے۔ اللہ کی رحمت آپ کی جان پر ہو۔

ستاسٹھوان باب حضرت ابو بکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ صاحب مقام استقامت و عالی ہمت امامت و شیخ عالم و فریق زمانہ رکن کعبہ تحقیق و قبلہ روحانی حضرت
شیخ ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ مکہ تھے اور پیر زمان اہل ورع اور تقوی اور زہد و معرفت مین یکتا تھے اور
حجاز کے بزرگ مشائخون سے تھے اور طریقت مین صاحب تصانیف تھے اور صاحب تمکین اور ولایت مین صاحب
مقام تھے اور فراست مین صاحب کمال اور مجاہدہ اور ریاضت مین بزرگوار اور انواع علوم مین کمال حاصل
کر کے علم حقائق اور معرفت مین حضرت جنید و ابو سعید خراز و نوری کے درمیان کی صحبت ان سب سے
صحبت یافتہ تھی آپ کو چراغ حرم سے ملقب کیا ہے آپ مرتے دم تک مکہ معظمہ مین رہے ہین آپ کی

عادت تھی شروع شام سے آخر رات تک نماز پڑھتے اور قرآن ختم کرتے آپنے بارہ ہزار قرآن مجید
طواف میں ختم کیے تھے اور بیس برس تک مکہ معظمہ میں ناودان یعنی پرنالہ یا پتنالہ کے نیچے بیٹھے
رہے تھے اس تیس برس میں آپ رات دن میں صرف ایکبار وضو فرماتے تھے اور برابر تیس برس
تک جاگتے رہے۔ آغاز حال میں آپ نے اپنی والدہ صاحبہ سے اجازت چاہی تاکہ حجاز کے سفر
کو جاویں انھوں نے اجازت دیدی آپ روانہ ہوئے ایک رات جنگل میں آپ کو نہانے کی
حاجت ہو گئی آپ کو خیال آیا کہ میں والدہ سے کچھ عہد و پیمان کر کے نہیں آیا صرف اجازت
چاہی اور روانہ ہوا آپ وہیں سے گھر کی طرف لوٹے جب گھر کے دروازہ پر پہونچے تو ماں کو
دیکھا کہ دروازے کے پیچھے رنجیدہ و غمگین بیٹھی ہیں آپنے فرمایا اماں آپ نے مجکو اجازت نہیں
دی تھی انھوں نے فرمایا بیٹا میںنے تمکو اجازت تو دی تھی لیکن کیا کروں میں گھر کو بغیر تمھارے
نہیں دیکھ سکتی ہوں میں دروازہ کے پیچھے یہ نیت کر کے بیٹھی تھی کہ جب تک کہ تم نہ آؤ گے
یہاں سے نہ اٹھوں گی۔ ناچار آپ ماں کی رضاجوئی کے خیال سے رہ گئے جب انھوں نے وفات
پائی تو آپ کو ماں کی رضاجوئی سے بیفکری حاصل ہوئی آپ روانہ ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ میںنے
بیابان میں ایک مُردہ درویش دیکھا کہ ہنس رہا تھا میںنے کہا کہ تو مُردہ ہو کر ہنستا ہے اُسنے
جواب دیا ہاں محبت خدا کی ایسی ہی ہے حضرت ابوالحسین مزین رحمۃ اللہ علیہ ایسا فرماتے
ہیں کہ میں جنگل میں بغیر سواری اور توشے کے توکل پر گیا جب میں ایک حوض کے کنارے پر پہونچا
تو میں بیٹھ گیا اور میںنے اپنے دل میں کہا کہ اے لو میں بھی خوب ہوں کہ جنگل کو بغیر سواری اور توشہ
کے طے کر رہا ہوں اُسی حوض کے کنارے سے کسی نے مجکو للکارا کہ اے حجام لَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ
بِالْاَبَاطِیْلِ میںنے جو مڑ کر دیکھا تو حضرت کتانی رحمۃ اللہ علیہ تھے میںنے توبہ کی اور خدا ای تعالیٰ کی
طرف رجوع کی۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مجھے اپنے بدن میں بہت کمزوری معلوم
ہوئی میںنے کہا کہ چلوں طواف کروں اور دعا مانگوں میں طواف میں مشغول ہوا اور میں نے
بہت ہی عاجزی اور انکساری سے دعا مانگنی شروع کی مجکو ایک بڑھیا ملی جو وہ قریب آئی ہو آکر جسکی

وجہ سے مَیں سوال کرنا بھول گیا پھر ایک ہاتف نے آواز دی کہ جس حال میں کہ ہمنے تجکو اپنی دوستی میں لے لیا ہو تو کیوں ہماری سوا اور چیز کو ہم سے مانگتا ہو۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ مجھے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے کچھ خیال تھا کیونکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی شرط مُرُوّت اور فتوّت وہ تھی کہ اگرچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ باطل پر تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر لیکن تو بھی خلافت اُنکو دیدیتے تاکہ اسقدر خونریزی نہوتی جب کہ مَیں صفا اور مروہ کے درمیان رہتا تھا ایک رات مینے وہان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آنحضرت مع اپنے چاریار صحابیوں کے تشریف لائے اور مجھ سے معانقہ فرمایا پھر آنحضرت نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ کون ہین مینے عرض کی حضرت ابو بکر ہین یا رسول اللہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارت کی مینے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہین پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا مینے عرض کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہین پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف اشارہ کیا مَیں شرما گیا بباعث اُس غبار کے جو میری دل مین تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کے ساتھ برادری کی نسبت دی ہم ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے جب آپ چلے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا آؤ تاکہ کوہ بُو قُبیس پر چلین ہم کوہ بُو قُبیس پر گئے اور کعبے کو دیکھا جب مَیں خواب سے بیدار ہوا تو مینے اپنی آپ کو کوہ بُو قُبیس پر پایا اور اُس غبار سے اپنی سینے مین ذرّہ کے برابر اثر نہ دیکھا۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا ایک مرتبہ ایک شخص میری پاس رہتا تھا مجھے اُسکا رہنا برا معلوم ہوا مینے کچھ چیز اُسکو دی تاکہ اُسکی بُرائی میری دل سے دور ہوجاوے دور نہوئی آخر مَیں اُسکو اپنے ہمراہ گھر مین لے گیا اور مینے کہا ای عزیز میرے سر اور آنکھ پر اپنا قدم رکھ اُسنے کہا مَیں یہ تو نکرونگا مینے بہت اصرار کیا تب اُسنے اپنا قدم میری منھ پر رکھا اور دیر تک رہا یہانتک کہ وہ گرانی میرے دل سے دور ہوگئی اور اُسکی دوستی نے میری دل مین جگہ کی میری پاس فتوح سے دو سو درم حلال کمائی کے جمع ہوئے تھے مَیں اُسکے پاس لے گیا اور اُسکی جانماز کے گوشے پر رکھکر کہا کہ اپنے خرچ مین لاؤ اُسنے ایکبارگی کن انکھیوں سے میری طرف دیکھکر کہا مینے اِسوقت کو ستر ہزار دینار دیکر خریدا ہے

تو چاہتا ہے کہ اِس تھوڑے سے مال سے مجھکو فریب سے پھیر اُٹھا اور جا نماز کو جھٹک دیا اور چلدیا جتنے کبھی ایسی اسکی عزت اور ایسی ذلت نہین دیکھی جیسی کہ اسوقت کہ مین اُن درمو کو سمیٹ رہا تھا نقل ہے کہ آپ کا ایک مرید تھا جبکہ حالت نزع اُسپر طاری تھی یکایک اُسنے آنکھین کھولدین اور کعبے کی طرف دیکھنے لگا ناگاہ ایک اونٹ نے اُسکے لات ماری اور اُسکی دونون آنکھونکے ڈھیلے باہر آپڑے اُسیوقت آپ کو الہام ہوا کہ اِس حالت مین ارادت غیبی سے مکاشفہ حقیقی اُسکو ہو رہا تھا اُسنے کعبے کی طرف دیکھا تنبیہ اُسکو کی کیونکہ رب البیت کے حضور مین بیت کا نظارہ کرنا روا نہین نقل ہے کہ ایک روز ایک مرد پیر بنی شیبہ کے دروازے سے داخل ہوا اور بڑی ٹیپ ٹاپ سے چادر کندھے پر ڈالے حضرت کتانی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آیا اور کہنے لگا کہ ای شیخ آپ ہان کیون نہین چلتے کہ مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے اور سب لوگ وہان بیٹھے ہین اور احادیث سُن رہے ہین تاکہ آپ بھی سُنین کہ ایک بزرگ پیر آئے ہین اور معتبر احادیث بیان فرماتے ہین حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سُنکر سر اُٹھایا اور کہا ای شیخ کن شخصون سے وہ روایت کرتے ہین اُن مرد پیر نے کہا کہ عبدالرحمٰن و معمر اور زہری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے اور وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا ای شیخ آپ دراز اسناد لائے جو کچھ وہ وہان ساتھ اسناد کے احادیث فرماتے ہین ہم یہان بے اسناد کے سُنتے ہین مرد پیر نے کہا آپ کس سے سُنتے ہین آپنے فرمایا حَدَّثَنِی قَلْبِی عَنْ رَبِّی یعنے میرا دل میرے رب سے بیان کرتا ہے مرد پیر نے کہا آپ اسپر دلیل کیا رکھتے ہین آپنے فرمایا دلیل یہ ہے کہ آپ حضرت خضر علیہ السلام ہین یہ سُنکر اُن پیر مرد نے فرمایا کہ مین اسوقت تک خیال کرتا تھا کہ خداوند تعالیٰ کا کوئی ولی نہین ہے جسکو مین نہ پہچانتا ہون لیکن آج یہ عقدہ کھل گیا کہ مینے آپ کو نہ پہچانا اور آپنے مجھکو پہچان لیا بس مین جان گیا کہ خدای تعالیٰ کے بہت سے ایسے دوست ہین کہ وہ مجھکو پہچانتے ہین اور مین اُنکو نہین پہچانتا۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ نماز مین تھے ایک چالاک گرہ کٹ آیا اور آپکے کندھون سے چادر اُتار بازار کو راہی ہوا تاکہ اُسکو فروخت کرے فی الفور اُسکے دونون ہاتھ سوکھ گئے واپس آیا آپ جب تک نماز ہی مین تھے چادر آپکے کندھون پر ڈال کر خاموش بیٹھ گیا جن لوگون نے کہ یہ دیکھا تھا کیفیت پوچھی اُسنے بیان کی لوگون نے کہا

کہ آپ مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ تو معذرت کرے جبکہ آپ نماز سے فارغ ہوئے وہ
رُو رُو کر کہنے لگا مجھپر رحم فرمائیے آپنے فرمایا بھائی کیا ہوا اُسنے سارا ماجرا بیان کیا آپنے سُنکر
فرمایا کہ خداوند تعالیٰ کی عزت و جلال کی قسم ہر کہ نہ مجھکو تمھارے لیجانے کی خبر اور نہ لانے کی خبر
پھر آپنے دُعا فرمائی کہ الٰہی وہ لے گئی ہوئی چیز کو واپس لا یا اب آپ بھی اُسکو وہ چیز کہ
آپنے اُس سے لی ہی عطا فرمائیے اُسیدم اُسکے ہاتھ اچھے ہوگئے. نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ
مینے ایک جوان صاحب جمال کو خواب مین دیکھا پُوچھا کہ تم کون ہو اُسنے کہا مین تقوی ہون مینے
کہا تم کہان رہتے ہو اُسنے کہا غمگینون کے دِل مین. اُسیوقت مینے ایک نہایت بدصورت عورت کو
دیکھا پُوچھا تم کون ہو اُسنے کہا معصیت یعنی خندہ ہون مینے کہا تم کہان رہتی ہو کہا اہل نشاط
کے دِل مین جب مین بیدار ہوا تو مینے عہد کیا کہ کبھی نہ ہنسون گا مگر جسوقت کہ خندہ غالب ہو.
نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایک رات اکاون بار مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور
مینے آنحضرت سے مسائل پُوچھے اور ایک اور رات کو بھی مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین
دیکھا مینے پُوچھا کہ کیا کرون کہ خدای تعالیٰ میرے دِل کو ہوا و ہوس سے مار دیوے آپنے ارشاد کیا
کہ ہر روز چالیس بار یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ
اَبَدًا پڑھا کرو. نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایک روز ایک درویش میرے پاس آکر رونے لگے
اور کہا کہ مین دس روز سے فاقے سے ہون اور کچھ نہین کھایا ہے اِس اثنا مین میرے مُنھ سے بعض
یارون کے سامنے بھی بھوک کی شکایت نکل گئی میرا بازار مین جو گذر ہوا مینے ایکدرم پڑا دیکھا اُسکو
اُٹھا لیا اُسپر لکھا تھا کہ کیا خدا تیری بھوک پر واقف نہین ہر کہ تو لوگون سے شکایت کرتا پھرتا ہے
آپکے کلمات یہ ہین کسی نے آپسے وصیت چاہی آپنے فرمایا جیسے کہ کل روز قیامت کو یا بعد از
مرگ سوا خدا کے تیرا کوئی نہوگا اسیطرح تو آج کے روز اُسکا ہو رہ اور فرمایا مخلوق سے الفت
و اُنس پکڑنا باعث عذاب ہے اور اہل دُنیا کی نزدیکی معصیت اور اُنکی طرف میل کرنا اور
جھکنا مذلت و خواری ہر اور فرمایا وہ چیز کہ جسمین کوئی خواہ کوئی ہو خواہ منی اور خواہ

شامی ہو خواہ عراقی تیرے خلاف نہیں دُنیا میں وہ زہد ہے اور سخاوت نفس اور نصیحت مردان
اور فرمایا زاہد وہ ہے کہ اگر کچھ بھی نیادے تو بھی شاد و خرم رہے اور جد و جہد کو موت کے دم تک
لازم جانے اور شدائد پر صبر کرے اور عمر بھر راضی برضائے مولیٰ رہے اور فرمایا تصوف
سراسر خلق ہے جسمیں خلق زیادہ ہوگا تصوف زیادہ ہوگا اور فرمایا صوفی ظاہر میں مقیّد و
گرفتار و بندی ہیں اور باطن میں مجرّد و آزاد اور فرمایا فراست پیدا ہونا یقین کا ہے اور
دیدار غیب ان اثر ایمان کا ہے اور فرمایا محبت ایثار ہے محبوب کے واسطے اور فرمایا تصوف صفوت
اور مشاہدت ہے اور فرمایا صوفی وہ ہے کہ اسکی عبادت اسکے نزدیک جنایت و گناہ ہے جس سے
استغفار لازم آوے اور فرمایا استغفار ایک توبہ ہے اور توبہ ایک اسم ہے جامع چھ معنی کو اوّل گذرے
گناہو پر شرمندہ ہونا دوم پھر گناہ نکرنے پر پختہ نیّت کرنا سوم خدا کے فرمودہ کو کہ ضائع کیا ہے
اسکا ادا کرنا چہارم مخلوق کے حقوق جو برباد کیے ہیں انکا ادا کرنا پنجم گوشت اور چربی کہ حرام
نوالوں سے اسکے جسم پر بڑھی ہے اسکا گھلانا اور دور کرنا ششم جسم کو عبادت سے دُکھ دینا
جس طرح کہ معصیت کے ذائقہ پایا تھا اور فرمایا اوّل وجد حلو ہے یعنے شیرین اور میانہ اسکا مُر یعنے
تلخ اور آخر اسکا سقم یعنے بیماری اور فرمایا توکّل در اصل متابعت علم کی ہے اور حقیقت میں کامل ہونا
یقین کا اور فرمایا عبادت کے بہتر باب ہیں انکا بہتر باب اُس سے حیا ہے خداوند تعالیٰ کے ساتھ اور
فرمایا خداوند تعالیٰ کی عبادت سے خداوند تعالیٰ کا جاننا افضل و بزرگتر ہے اور فرمایا جو کسی کی غذا
خدا کے ذکر کا لقمہ ہے یقین کے منہ میں کہ توحید کی حالت میں اس لقمے کو رضا کے دسترخوان سے
اُٹھایا ہو یا نیک گمانی حق تعالیٰ کی کرامت پر۔ اور فرمایا ہرگز حق تعالیٰ بندوں کی زبان
دعا کے لیے گشادہ نہیں کرتا اور عذر خواہی میں مشغول نہیں کرتا جب تک کہ مغفرت کا دروازہ
اُنپر گشادہ نہیں کرتا اور فرمایا جو کوئی کہ قناعت کے مقابلے میں حرص کو ترک کرتا ہے عزت اور
مروّت پر فتح حاصل کرتا ہے اور فرمایا جب محتاجی ساتھ خدا کے درست ہو جاتی ہے اُسکی غنایت بھی
درست ہو جاتی ہے اسلیے کہ ان دو کا کمال موقوف ہے ایک دوسرے پر اور فرمایا غفلت سے

آگاہی کے وقت کا ورد اور حظ نفسانی سے انقطاع اور علیحدگی و تجرید گی کے خوف سے
لرزنا جن اور انس کی عبادت سے فاضل ہے اور فرمایا بندگی کا لباس اعمال ہیں جسکو کہ خدائے
تعالی نے قسمت کے وقت مین اپنی رحمت سے دور کیا آج کے روز عمل کو ترک کرتا ہی اور جسکو کہ
نزدیک کیا اعمال پر اقدام کرتا ہی اور مثل پیشے کے سمجھتا ہی اور فرمایا دنیا کو آزمائش پر قسمت
کیا اور بہشت کو تقوی پر اور فرمایا مرید کے لیے تین چیز خوب ہین ایک تو خواب اسکا وقت
غلبے کے ہووے دوسری اسکا کہانا وقت فاقے کے تیسرے اسکا بولنا وقت ضرورت کے یعنے جب تک کہ
خوب نیند کا غلبہ ہووے نہ سووے اور جب تک کہ خوب بھوک نہ لگے نہ کہاوے اور جب تک کہ بولنے کی
ضرورت نہ پڑے نہ بولے اور فرمایا شہوت دیو کی مہار ہی جسنے کہ مہار کو پکڑا گویا کہ دیو سے
مل گیا اور فرمایا تن سے دنیا مین رہ اور دل سے آخرت مین اور فرمایا جب خدای تعالے نے
توفیق چاہی شروع ساتھ عمل کے کر اور فرمایا ہمنے دین کی بنیاد تین چیز پر پائی حق پر عدل پر
صدق پر حق اعضاؤن پر ہے عدل دل پر صدق عقل پر یعنی حق سوای ظاہر کے نہین
رکہ سکتے ۔جیسا کہ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نحن نحکم بالظاہر یعنی ہم حکم کرتے ہین
ظاہر پر ۔ابلیس و حضرت ادریس دونون عالم باطن مین تہے جب تک ظاہر ہووے معلوم ہوا کہ ابلیس
باطل پر ہی اور حضرت ادریس حق پر ہین اور عدل دل پر ہی دل عدل کو قسمت کر سکتا ہے
موافق ہر ایک کے ۔اور صدق عقل سے علاقہ رکھتا ہی اسلیے کہ کل روز قیامت کو صدق کا سوال
عاقلون ہی سے ہوگا اور فرمایا وجود عطا ہونا بندے کو حق سے حق تعالی کا شہود ہی حق پر کیونکہ حق ہر ایک
چیز پر دلیل ہے اور کوئی چیز سوا حق کے دلیل نہین ہی حق پر اور فرمایا خدا کی ایک ہوا ہی کہ اسکو باد صبح
کہتے ہین کہ اسکا خزانہ زیر عرش ہی سحر کے وقت مین چلتی ہی اور ہر زاری اور نالہ اور استغفار کو
سمیٹ کر حق تعالی کے حضور تک پہونچاتی ہی اور فرمایا استغفار کے محل مین شکر کرنا گناہ ہے اور
شکر کے محل مین استغفار کرنا گناہ ہی ۔نقل ہے کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا لوگون نے پوچہا
کہ عالم زندگی مین آپ کا عمل کیا تہا کہ آپ اس درجے کو پہونچے آپ نے فرمایا اگر مین قریب مرگ نہ ہوتا

تو نہ کہتا۔ فرمایا میں نے چالیس برس تک اپنے دل کی دربانی کی اور خدا کے سوا ہر چیز کو اس سے دور کیا یہانتک کہ میرا دل خدای تعالی کے سوا سب کو بھول گیا۔ اللہ تعالی کی رحمت کاملہ آپ کی روح پر ہو۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۰

اڑسٹھواں باب حضرت عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ احدیت کی بارگاہ کا مقرب وہ صمدیت کی درگاہ کا مقدس وہ درگاہِ الٰہی کے سربلند و ممتاز وہ خداوند عالم کے مقبول و چیدہ وہ محقق لطیف قطب وقت حضرت عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے مشائخون کے شیخ تھے اور یگانۂ عالم اور ظاہری اور باطنی علوم مین پیشوا اس زمانے کا اور اہل طریقت کے مرجع تھے بزرگ شان رکھتے تھے اور عالی دبلند خاطر۔ بڑی شوکت کے شخص تھے آپ کی خوبیان اور بزرگیان اسقدر نہین ہین کہ احاطۂ تحریر مین آسکین یا کوئی گفتگو کر سکے یا بیان کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور یہ بات ظاہر ہی کہ آپ طریقت مین صاحب اجتہاد تھے اور طریقت مین مذہب خاص رکھتے تھے اور صوفیای کرام کی ایک جماعت تکیہ آپ پر رکھتی ہے آپ ہر چلے مین اسرار حقیقت مین ایک کتاب تصنیف فرماتی اور ظاہری علوم مین بہت عجیب و غریب تصنیفات رکھتے ہین تمامی کے مقبول و بہت مشہور شخص تھے اور جو مجاہدے کہ آپ نے کیے قوت بشری سے باہر ہین اور وہ نظر کہ حقائق و اسرار مین آپ کو تھی اُس زمانے مین کسی کو حاصل نہ تھی اور گویا کہ آپکے بعد فارس مین کوئی ایسا شخص نہ رہا کہ قابل مثال ہوتا آپ شاہی خاندان کے تھے۔

آپ نے مجرد تن تنہا بہت سے سفر کیے رُویم اور جریری اور ابن عطا اور جُنید اور منصور حلاج رحمہم اللہ کو دیکھا آغاز مین کہ دین کے درد نے آپ کا دامن پکڑا اپنے دین کا شوق پیدا ہوا ہر ایک رکعت مین دس ہزار بار قُل ھُوَ اللّٰہ پڑھتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ صبح سے شام تک ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے بیس برس تک ٹاٹ کا لباس پہنے رہے ہر سال مین چار چلے کھینچتے جس روز کہ آپ نے وفات پائی ہے چالیس چلے پورے کھینچے تھے آخری چلے مین واصل بحق ہوئے ٹاٹ کا لباس

بدن کے بدن ہی میں رہا آپ کے زمانے میں ایک بزرگوار تھے محققون سے لیکن علمائے طریقت نے تحقیق پیر بزرگ تھے شہر فارس میں رہتے تھے انکو لوگ محمد ذکری رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کبھی وہ بزرگوار مرقع نہین پہنتے تھے لوگون نے حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت مرقع پہننے مین کچھ شرط ہے اور مرقع پہننا کسکو سزاوار ہے آپنے فرمایا ہان مرقع پہننے مین وہ شرط ہے کہ محمد ذکری رحمۃ اللہ علیہ سفید پیراہن مین بجالاتے ہین اور ہم اس ٹاٹ مین بھی نہین جانتے ہین کہ بجالا سکین۔ آپ کو خفیف اسوجہ سے کہتے تھے کہ ہر رات کو آپ کی غذا افطار کے وقت مین سات منقے کے دانون سے زیادہ نہوتی تھی سبکبار رہتی سبک روح سبک حساب۔ ایک رات آپنے خادم سے فرمایا منقے لاؤ اس خادم نے کہین آٹھ دانے منقے کے لاکر آپکے حوالے کیے آپ کھا گئے اس رات آپکو عبادت مین مزہ ہر رات کے مثل نہ آیا آپ تاڑ گئے کہ آج مین آٹھ دانے منقے کے کھا گیا خادم کو بلاکر اس سے پوچھا اسنے عرض کی کہ کل مین آٹھ دانے منقے کے لایا تھا آپنے فرمایا کیون اسنے کہا کہ مینے آپکو نہایت لاغر دیکھا میرے دل مین رحم آیا اسلیے ایک دانہ آپکو بڑھا کر دیا کہ آپ مین قوت آجاوے آپنے فرمایا بھائی تم میرے دوست نہین ہو بلکہ دشمن ہو کیونکہ اگر میرے دوست ہوتے تو چھہ دانے منقے کے دیتے پھر اسکو خدمت سے خارج فرماکر دوسرا خادم اسکی جگہ مقرر فرمایا۔ آپنے فرمایا کہ چالیس برس سے خاص اور عام میرے معتقد ہین بے حساب نعمتین مجھے لاکر دین مگر مین اسطرح جیا کہ کبھی زکوٰۃ مجھپر واجب نہ ہوئی۔ آپنے فرمایا کہ جب میرا ارادہ حج کا ہوا اور مین بغداد مین پہونچا اتنا پندار میرے سر مین تھا کہ مین حضرت جنیدؒ کی زیارت کو نہ گیا جب جنگل مین گیا تو مجھے بہت زور کی پیاس لگی میرے پاس ایک لوٹا تھا ڈوری اسمین بندھی تھی مجھے ایک چشمہ نظر آیا کہ ہرن اسپر پانی پی رہا تھا جب مین اسکے سر پر پہونچا تو پانی نیچے کو اتر گیا مینے کہا یا اللہ عبداللہ کا مرتبہ ایک ہرن سے بھی کم ہے آواز آئی کہ ہرن کے پاس ڈول رسی نہ تھی تیرے پاس سب کچھ موجود تھا مجھپر ایک حالت طاری ہوگئی اسیوقت مینے لوٹا رسی پھینکدی اور روانہ ہوا ندا آئی کہ ہم تجھے آزماتے تھے کہ تجھ مین کتنا صبر ہے اب لوٹ اور پانی پی مین جو لوٹ کر آیا

تو پانی کو چشمے کے کناروں سے اُبلتا پایا پینے خوب چھک کر پیا بھی اور وضو بھی کیا پھر مجکو
مدینہ منورہ تک طہارت کی حاجت نہوئی جب کہ مین مکہ معظمہ سے واپس آیا اور جامع مسجد بغداد
مین پہونچا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی نظر مجھپر پڑی فرمایا کہ تم صبر کرتے تو پانی تمھارے قدمون کے
تلے سے برآمد ہوتا۔ آپ نے فرمایا کہ ایام جوانی مین ایک شخص میرے آگے آیا اور مین بھوکا تھا وہ
تاڑ گیا کہ یہ بھوکا ہے اور مجھے اپنے گھر لے گیا کھانا تیار تھا لیکن گوشت سڑ گیا تھا میرا دل نہین
چاہتا تھا کہ وہ گوشت کھاؤن پر کرتا کیا وہ میزبان لقمے بنا بنا کر میرے منھ مین دیتا تھا اکبارگی
جو اسکی نظر میرے چہرے پر پڑی جان گیا شرمندہ ہو گیا اور مین بھی شرمندہ ہوا مین اٹھ کھڑا ہوا
باہر آیا اور یارون کے ساتھ حج کا عزم کیا جبکہ ہم قادسیہ مین پہونچے راہ بھول گئے کئی رات دن
کچھ کھانے کو نہ ملا ہمنے خیال کیا کہ بس اب مر جائینگے آخر ہم ایک قبیلے مین پہونچے ایک کتا
چالیس دینار کو مول لے کر ذبح کیا اور اسکو بھون بھان کر مجھے بھی تھوڑا سا دیا جون ہی
کہ مینے چاہا کہ کھاؤن مجھے اُس درویش کا خیال آیا کہ مجکو مہمان لے گیا تھا اور شرمندہ ہوا تھا
مینے اُسیوقت توبہ کی توبہ کرنا ہی تھا کہ راہ مل گئی جب کہ ہم حج سے واپس آئے تو مینے
اُس درویش کو تلاش کر کے بہت معذرت کی نقل ہے کہ آپ نے فرمایا ایکبار مینے لوگون سے
سنا کہ شہر مصر مین ایک بڈھا اور ایک جوان دو نون مراقبے مین ہین مین وہان گیا مینے
دو شخصون کو دیکھا کہ رو بقبلہ بیٹھے ہین مینے تین بار سلام کیا اُنھون نے مطلق جواب نہ دیا
مینے کہا تمکو خدا کی قسم کہ تم میرے سلام کا جواب دو یہ سنکر اُس جوان نے سر اُٹھایا اور کہا اے
ابن خفیف دنیا تھوڑی ہے اور اُس تھوڑی سے تھوڑی ہی باقی ہے اِس تھوڑی سے حصہ بڑا
حاصل کر شاید تو تو بیفکر ہے کہ میرے سلام کو آیا ہے بس یہ کہکر پھر سر جھکا لیا مین بھوکا
پیاسا تھا لیکن یہ سنکر سب بھوک پیاس جاتی رہی پھر مینے اُنکے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز پڑھی
اور عرض کی کہ آپ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے اُس جوان نے کہا کہ اے ابن خفیف ہم اہل مصیبت
ہین ہمین زبان نصیحت کی کہان ہم تو خود محتاج اِسکے ہین کہ کوئی ہم ہی کو آکر

نصیحت کرے۔ پھر مین تین روز تک وہان رہا نہ تو مینے کچھ کھایا نہ سوئے۔ پھر مینے
کہا کہ مجھے نصیحت دو اس جوان نے سر اٹھا کر کہا کہ صحبت ایسے شخص کی طلب کر کہ اسکا
دیدار تجھے خدا کی یاد دلادے اور حق تعالی کی شوکت تیرے دل مین پیدا کرے اور
تجکو اپنے عمل کی زبان سے عامل بنادے نہ گفتار کی زبان سے۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا
کہ مین ایک سال روم مین تھا ایک روز جنگل کی طرف گیا کیا دیکھتا ہون کہ ایک راہب کا
جنازہ لائے اور اسکو جلایا جب جلکر راکھ ہوگیا لوگون نے وہ راکھ اٹھا اٹھا کر اندھونکی
آنکھ مین لگائی فی الفور وہ اندھے بینا ہوگئے اور بیمارون نے جو کھائی تو بھلے چنگے ہوگئے
مجھے تعجب ہوا مینے کہا یہ تو باطل پر ہین پھر یہ کیسے ہے اسی رات کو مینے خواب مین جناب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مینے کہا یا رسول اللہ آپ یہان کہان آپ نے فرمایا کہ
تیرے ہی لیے آیا ہون مینے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا حال ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ اثر صدق
اور ریاضت کا ہے کہ مذہب باطل مین ہے اگر یہ صدق و ریاضت مذہب حق مین ہوتی تو کیا
کچھ اثر ہوتا اور فرمایا کہ مینے ایک رات حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ
تشریف لائے ہین اور مجکو اپنے قدم مبارک کے اشارے سے جگاتے ہین اور مین آپکے جمال
مبارک کا نظارہ کر رہا ہون آپ فرماتے ہین کہ جو ایک راہ کو جانتا ہے لیکن اسپر رفتار نہین کرتا
اور سلوک سے باز رہتا ہے حق تعالی اسکو ایسا سخت عذاب کریگا کہ کسی ایک کو اہل عالم سے
نکریگا۔ نقل ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤن کے دونون انگوٹھون پر نماز
پڑھی ہے حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ پیرو سنت نبوی تھے چاہا کہ اسطرح نماز ادا کرین
ایک رکعت اسطرح پڑھی دوسری نہ پڑھ سکے آپنے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین
دیکھا کہ آنحضرتؐ فرماتے ہین کہ وہ نماز یعنے دونون انگوٹھون پر کھڑے ہوکر نماز کا ادا کرنا
مخصوص میرے واسطے ہے تو ایسا مت کر۔ نقل ہے کہ آپنے ایکبار آدھی رات کو خادم سے کہا کہ جا
ایک عورت کو لے آکہ مین اس سے نکاح کرونگا۔ خادم نے کہا مین تو کسی کو نہین جانتا ہون ہان ایک

لڑکی ہی اگر اجازت ہو اُسکو بُلا لاؤن آپنے فرمایا بُلا لا وہ جاکر بُلا لایا آپنے اُسکے ساتھ نکاح کیا سات
مہینے کے بعد ایک فرزند پیدا ہوا اور مر گیا آپکے خادم سی فرمایا کہ لڑکی سی کہو کہ اگر چاہے تو طلاق
لے لیوی اور اگر نہین چاہتی تو رہے خادم نے کہا ای شیخ یہ تو فرمائیے کہ اسمین کیا راز تھا کہ آپنے
آدھی رات کو حکم دیا کہ ایک عورت کو بُلا لا آپنے فرمایا کہ مینے خواب مین قیامت کو دیکھا کہ قائم ہے اور
بیشمار خلق درماندہ اور غرق گناہ ہی ناگاہ ایک لڑکا آیا اور اپنے باپ کا ہاتھ اُن تمام مین سی پکڑ کر
راہی ہوا اور آنًا فانًا مین مع اپنے باپ کے پل صراط سے اُس پار چلا گیا مینے بھی چاہا کہ میری ایک
لڑکا ہووے اب میرا مقصد حاصل ہو گیا۔ نقل ہے کہ آپنے چار سو نکاح کیے تھے کیونکہ آپ شہزادے
تھے جب توبہ کی اور آپ کا حال درجۂ کمال کو پہونچا عورتین آپ کا تقرب چاہتی تھین دو دو تین تین نکاح
مین آتی تھین لیکن ایک عورت کہ وزیرزادی تھی آپکے نکاح مین چالیس برس تک رہی ایک دن
اُن عورتون نے کہ آپکے نکاح مین تھین آپسمین پوچھا کہ شیخ تمھارے ساتھ خلوت مین کیا معاملہ
کرتا ہی سب نے کہا کہ ہمین اُنکی صحبت سے کچھ خبر نہین شاید وزیرزادی کو کچھ خبر ہو اُس سے پوچھا اُسنے کہا
کہ جس روز کہ شیخ نے میرے گھر مین آنے کا ارادہ کیا مجکو خبر کی مینے کھانا پکایا اور بناؤ سنگار کیا جب
تشریف لائے مینے کھانا آگے دھرا آپ تھوڑی دیر میری طرف دیکھتے رہے پھر میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی
آستین مین کرکے اپنے سینے اور پیٹ پر پھیرا آپکے شکم پر اٹھارہ گرہین پڑی ہوئی تھین آپنے فرمایا
ای لڑکی نہین پوچھتی کہ یہ کیا ہین مینے پوچھا آپنے فرمایا یہ سب صبر کی شدت سی ہین کہ مینے
گرہ پر گرہ لگائی ہی ایسی صورت سی اور ایسے کھانے سی کہ تو میری آگے لائی ہی بس یہ کہکر اُٹھ
کھڑے ہوئے پھر مجھے جرأت نہوئی کہ کچھ پوچھون کیونکہ آپ بڑے درجے کے مرتاض تھے۔ نقل ہے
کہ آپکے دو مرید تھے لوگ ایک کو احمد کہہ اور ایک کو احمد مہ کہتے تھے آپ احمد کہہ سے زیادہ محبت
رکھتے تھے اصحاب کو اس سے غیرت آتی تھی کیونکہ احمد مہ بڑا ریاضت کش آزمودہ کار عقیل تھا
آپنے قیافے سے معلوم کیا فرمایا کہ آؤ مین تمکو دونون کی خوبی دکھاؤن پھر آپنے احمد مہ کو آواز دی
اُسنے جواب مین لبیک کہا یعنے حاضر ہون آپکی خدمت مین آپنے فرمایا میاں اونٹ جو خانقاہ کے

دروازے پر کھڑا ہے اسکو اٹھا کر خانقاہ کے کوٹھے پر پہونچا دو آپ نے کہا بھلا حضرت اونٹ خانقاہ کے
کوٹھے پر کیسے جا سکتا ہے آپ نے فرمایا اچھا بھائی رہنے دو پھر آپ نے احمد کہ کو آواز دی اس نے کہا
لبیک۔ آپ نے فرمایا بھائی وہ اونٹ کہ خانقاہ کے دروازے پر ہے اسکو اٹھا کر خانقاہ کی چھت پر
پہونچا دو۔ یہ سنتے ہی احمد کہ نے کمر باندھی اور آستین چڑھائی اور باہر گیا اور اونٹ کے پیٹ کے تلے
دونوں ہاتھ ڈالکر اٹھانا چاہا پر اسکو حرکت بھی نہ دے سکا آپ نے فرمایا بس بھائی چلے آؤ معلوم ہو گیا
پھر آپ اصحاب کی طرف مخاطب ہوئے کہ دیکھا احمد کہ اپنی بساط بھر کسطرح ہمارا حکم بجا لایا اور اعتراض نکیا
صرف ہمارے حکم پر نظر کی نہ اپنے کام پر کہ ہو سکے گا یا نہیں۔ اور احمد مہ کو دیکھا کہ حجت کرنے لگا اور مناظرے
کے لیے آمادہ ہوا بس ظاہری حال سے باطن کا مطالعہ کرلو۔ نقل ہے کہ ایکبار آپ کے یہاں ایک مسافر
آیا سیاہ خرقہ بدن میں سیاہ عمامہ سر پر غرض سیاہ ہی پیراہن سیاہ ہی ازار پہنے آپ کو اسکا لباس
دیکھکر غیرت آئی فرمایا بھائی تم سیاہ لباس کیوں پہنے ہو اسنے کہا میرے فرمانروا مر گئے ہیں یعنی نفس اور
ہوا اور کہا اَفَرَاَیتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰہَہٗ ہَوَاہُ یعنے تونے دیکھا اسکو جسنے اپنی خواہش کو خدا بنایا ہے۔
آپ نے یہ سنکر فرمایا کہ اسکو باہر نکالدو چنانچہ باہر نکال دیا پھر فرمایا کہ بلالاؤ بلالائے پھر فرمایا کہ باہر نکالدو
باہر نکال دیا حاصل کلام آپ نے اسیطرح ستر بار حکم دیا کہ بلالاؤ اور نکالدو وہ درویش ذرا بھی رنجیدہ
نہوا سترویں بار آپ نے اٹھکر اسکے سر کو بوسہ دیا اور معذرت کی اور فرمایا کہ تمھیں سیاہ لباس پہننا
زیب دیتا ہے کہ تم اس ستر بار میں اس خواری و ذلت پر ذرا بھی رنجیدہ نہوئے۔ نقل ہے کہ دو صوفی
دور دراز ملک سے آپ کی زیارت کے عزم پر روانہ ہوئے جب آپ کی خانقاہ میں پہونچے آپ کو خانقاہ میں
نہ پایا لوگوں سے پوچھنے سے معلوم ہوا کہ آپ عضد الدولہ کے گھر گئے ہیں انھوں نے کہا ہمیں شیخ کا
بادشاہوں کے پاس کیا کام۔ ایک طرح کا خیال انکے دل میں پیدا ہو گیا پھر انھوں نے باہم کہا کہ
آؤ ذرا شہر میں گھوم آئیں بازار میں جا رہے تھے جب ایک درزی کی دکان کے قریب پہونچے تو انکے
دل میں آیا کہ خرقے کی جیب سی لیویں کیونکہ انکے خرقے کی جیب پھٹ گئی تھی اسکی دکان پر
گئے اتفاق سے اس درزی کی قینچی کھوئی گئی لوگوں نے ان دونوں صوفیوں کو پکڑ لیا اور

عضد الدولہ کے دربار میں لے گئے حضرت خفیفؒ جب تک وہاں تشریف رکھتے تھے عضد الدولہ نے
حکم دیا کہ ان صوفیوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو آپ نے فرمایا کہ ان بیچارے صوفیوں کو چھوڑ دو کیونکہ
یہ بیچارے بے گناہ ہیں آپ کے فرمانے کے موافق چھوڑ دیے گئے پھر آپ نے ان صوفیوں سے فرمایا کہ بھائی
تمہارا خیال درست تھا لیکن میں بادشاہ کے پاس ایسے ہی کاموں کے لیے آتا ہوں کہتے ہیں کہ
وہ دونوں آپ کے مرید ہو گئے۔ آگاہی جو کوئی مردانِ خدا سے بد اعتقاد ہوا مقہور ہوا نقل ہے
کہ ایک بار آپ کے یہاں ایک مسافر آکر اترا اسکو دست آنے شروع ہوئے رات میں پچاس بار آپ اسکو
پائخانے لیگئے جبکہ پچھلی رات ہوئی کہیں آپ کی آنکھ لگ گئی مسافر کو پائخانے کی حاجت ہوئی
شیخ کو آواز دی آپ حاضر نہ تھے بہت زور سے چلایا اور کہنے لگا کہاں چلا گیا تجھپر لعنت ہو آپ خواب
سے چونک پڑے اور جھٹ طشت اٹھایا اور اسکے پاس بہت ڈرتے ڈرتے لیگئے مریدوں نے کہا
حضرت اسنے تو ایسے الفاظ آپ کی شان میں استعمال کیے کہ ہم سب غصے کے مارے اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے
اور آپ کا یہ حال ہے کہ چپ ہیں اور لیے لرزاں۔ آپ نے فرمایا بھائی میرے کان میں تو یہ آواز آئی
کہ اسنے کہا تجھپر رحمت ہو۔ آپ کے کلمات یہ ہیں۔ کہ فرمایا حق تعالی نے ملائکہ اور جن اور انسان کو
پیدا کیا اور عصمت اور کفایت اور حیلت کو بھی پیدا کیا پھر ملائکہ سے ارشاد فرمایا ان تینوں چیزوں
سے جو تمکو پسند ہو اختیار کر لو انھوں نے عصمت کو اختیار کیا پھر جنوں کو حکم کیا کہ تم بھی جو پسند
کرو اختیار کر لو انھوں نے بھی عصمت کو اختیار کیا ارشاد ہوا کہ اسکو تو ملائکہ نے اختیار کیا ہے ناچار
جنوں نے کفایت کو اختیار کیا پھر انسانوں سے فرمایا کہ تم بھی اختیار کرو انسانوں نے بھی عصمت کو
اختیار کیا ارشاد ہوا کہ عصمت تو ملائکہ نے اختیار کی ہے اور کفایت جنوں نے اب باقی رہی ہے حیلت
پس انسانوں نے حیلت کو اختیار کیا یہی وجہ ہے کہ حیلہ بازی کرتے ہیں نقل ہے کہ ابو احمد صغیرؒ نے
کہا کہ اے شیخ مجھے وسوسے بہت ستاتے ہیں آپ نے فرمایا جن صوفیوں کو کہ میں نے دیکھا ہے دیو پر غلبہ رکھتے
تھے اب دیو صوفی پر غلبہ رکھتا ہے اور فرمایا صوفی وہ ہے کہ صوف پہنے اون پہنے صفا لیے صفا سے
باطن پر اور ہوا کو چکھا دے ذائقہ جفا کا اور دنیا کو ڈالے پیچھے قفا کے گزر جاوے اور فرمایا کہ وہاں ہونا

دنیا سے عین راحت کے وقت نقل کرنے کے دنیا سے اور فرمایا تصوف یہ ہی کہ قسمت کے لکھے کے ظہور میں آنے پر
صبر کرنا اور مالک جبار کے ہاتھ سے لینا۔ اور بیابان اور کوہسار کا طے کرنا اور فرمایا رضا کی دو قسم ہین
ایک رضا تدبیر مین حق کے ساتھ دوسرے رضا حق سے حق کی تقدیر مین اور فرمایا جو کچھ کہ غیب سے کشف ہوتا ہی
اُسکو تصدیق کرنا ایمان ہی اور فرمایا ترک راحت اور رنج دائمی کا نام ارادت ہی اور فرمایا وصلت دوست کے
محبوب کے ساتھ ایسا اتصال حاصل ہو کہ تمامی چیزین کہ سوای حق تعالی کی ہین بھول جائے اور فرمایا سوال کے
وقت مین شان و شوکت کا ترک کرنا انبساط ہی اور فرمایا جو چیز کہ خدا کے تعالی سے دور کرنیوالی ہی اُس سے دور رہنا
تقوی ہی اور فرمایا خدا کی عبادت سے نفس کا توڑنا اور نفس کو عبادت کے ثواب کے خیال سے روکنا ریاضت ہی اور
فرمایا جس چیز پر کہ قابو نہین ہے اُسکا طلب کرنا اور جس چیز پر کہ قابو ہی اُس سے بے پروا رہنا قناعت ہی اور
فرمایا زہد راحت پانا ہی باہر آنے سے ملک سے اور فرمایا اندوہ و رنج تن کو خوشی سے باز رکھتا ہی اور فرمایا
حق تعالی کے وصل کی امید پر شاد ہونا رجا ہی اور فرمایا ملک کی نیستی اور صفات سے باہر آنا فقر ہی اور فرمایا
یقین حقیقت اسرار ہی غیبی حکمتون پر لوگون نے پوچھا کہ عبودیت کسکو کہتے ہین آپنے فرمایا اپنے سارے
کامون کو خدا کے تعالی کی سپرد کرنا اور مصیبتون پر صبر کرنا عبودیت ہے۔ لوگون نے کہا کہ اگر کوئی درویش
تین روز کے فاقے کے بعد اپنے گوشے سے باہر آوے اور جسقدر کہ اُسکو ضرورت ہو اُسیقدر کا سوال کرے
اُسکے بارے مین آپ کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا کذاب ہے اور فرمایا جو کچھ ملے کھاؤ اور خاموش رہو اگر
درویشی آگئی رسوا ہو جاؤ گے۔ نقل ہے کہ آپنے وفات کے وقت خادم سے فرمایا کہ مین نہایت ہی
گنہگار بندہ ہون اپنے آقا سے بھاگا ہوا اب مرجاؤن ایک طوق میری گردن مین ڈالنا اور ہتکڑی
اور بیڑی میری ہاتھ اور پاؤن مین اور پھر مشکین باندھ کر میرا منھ قبلے کیطرف کر کے بٹھانا شاید
کہ وہ جل شانہ غفور رحیم اپنے فضل سے مجھکو بخشدیوے جب آپنے وفات فرمائی خادم نے چاہا کہ
وصیت کے موافق عمل کرے غیب سے ہاتف نے آواز دی کہ او بے خبر خبردار زنہار ایسا مت کرنا تو ہمارے
عزیز کو خوار کیا چاہتا ہی خادم باز رہا۔ اللہ تعالی کی رحمت آپ پر اور آپکے جملہ پیروان پر ہو اور
سلام ہو جملہ اِس کتاب کے مطالعہ کرنے والون پر۔

اُنھتروان باب حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ ولی قبلہ ولایت وہ صفی کعبہ ہدایت وہ متمکن عاشق وہ متدین صادق وہ مشاہدۂ حقائق مین ہمہ تن بصیری حضرت شیخ وقت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ یگانۂ وقت تھے اور برگزیدۂ زمانہ تھے درمیان ہمسرون کے اور واقف تھے دیر دقائق طریقت کے مقبول تھے ہر خاص و عام مین کامل تھے ادب مین اور ہر نوع علم مین کمال رکھتے تھے فقہ مین مفتی اور امام تھے اور علم اصول مین مہارت بے نہایت رکھتے تھے طریقت مین اُستاد تھے حدیہ ہے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدون سے فرمایا کہ وہ میرا ولیعہد ہے حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ تھے آداب سے ایسے متصف تھے کہ آپنے فرمایا کہ بیس برس ہو گئے کہ مینے خلوت مین بھی پانون دراز نہین کیا کہ حسن ادب حق تعالیٰ کے ساتھ اَولیٰ تر ہے۔ نقل ہے کہ ایک سال آپ کا مکہ معظمہ مین قیام ہوا نہ سوئے اور نہ بات کی نہ دیوار سے پشت لگا کر بیٹھے نہ پانون پھیلائے حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ ایسے سخت کام کے کیونکر متحمل ہوتے ہین آپنے فرمایا کہ میرے باطن کے صدق نے میرے ظاہر کو ایسا قوی بنا دیا ہے جب حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے اِس عالم سے رحلت فرمائی آپ کو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ بٹھایا۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ مینے ایک روز ایک سفید باز دیکھا چالیس برس سے اُسکے شکار کے خیال مین ہون پر اُسکا کہین پتہ نہین پایا۔ لوگون نے کہا کہ یہ کیا راز ہے آپنے فرمایا کہ ایک روز مین عصر کی نماز سے فارغ ہوا تھا کہ ایک جوان خانقاہ کے دروازے سے داخل ہوا ننگے پانون بال بکھرے زرد چہرہ پہلے اُسنے وضو کیا پھر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر مغرب کے وقت تک سر گریبان مین جھکائے بیٹھا رہا جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو اُسنے نماز پڑھی اور پھر سر گریبان مین جھکا کر بیٹھ گیا اُس رات کو خلیفہ کے یہان سے صوفیون کی دعوت کا پیغام آیا تھا مینے اُسکے پاس جا کر کہا اے درویش مین خلیفہ کے یہان دعوت مین جاتا ہون تم بھی چلو اُسنے جواب دیا کہ مجھے خلیفہ کی دعوت کی پروا نہین ہے ہان اگر آپکا جی چاہے تو تھوڑا سا حلوا مجھے لا دیجیے مینے

اپنے دل میں کہا کہ شاید تو مسلم ہی کہ اسکو ہمارے ساتھ جانے سے انکار ہی اور حلوا مانگتا ہی میں نے کچھ اسکے
کہنے پر توجہ نہ کی اور دعوت میں چلا گیا جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ وہ اسیطرح سر جھکائے بیٹھا ہی میں نے
اس سے کچھ نہ کہا اور جاکر سو رہا میں نے خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے دو بزرگ
آپکے ہمراہ تھے اور بہت لوگ آپکے قدم بقدم وہ دو بزرگ ایک تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور دوسرے موسیٰ کلیم اللہ
علیہما السلام تھے اور بیس ہزار ایک سو نبی اردگرد میں آگیا اور سلام کیا آنحضرت نے میری طرف سے منہ پھیر لیا
میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے کیا خطا ہوگئی کہ آپ مجھ سے ناخوش ہیں آنحضرت نے ارشاد کیا کہ ہمارے دوستوں میں سے
ایک نے تجھسے حلوا مانگا اور تو نے سیاہ دلی کی میں اسیوقت خواب سے چونک پڑا اور رونے لگا ناگاہ مسجد میں آہٹ
میرے کان میں آئی میں نے غور سے جو دیکھا تو وہی درویش تھے کہ باہر کو جارہے تھے میں نے کہا جناب ذرا ٹھہر جایئے
میں ابھی حلوا لاتا ہوں انہوں نے پلٹ کر کہا سچ ہی جبکہ کوئی درویش بیس ہزار ایک سو پیغمبر ونکو سفارشی
لاوے تب کہیں آپسے حلوا پاوے بیشک بڑا مشکل کام تھا سچ کہا اور چلدیے نقل ہی کہ جامع مسجد بغداد میں
ایک درویش رہتے تھے ہمیشہ خواہ جاڑا ہوتا خواہ گرمی ایک ہی پیرہن میں بسر کرتے لوگوں نے ان سے
سبب پوچھا انہوں نے کہا کہ میں اچھے اچھے لباس پہننے پر حریص تھا میں نے ایک رات خواب دیکھا کہ میں بہشت
میں جارہا ہوں ایک جماعت کو دیکھا کہ دسترخوان پر بیٹھی ہے میں چاہا کہ انکے ساتھ موافقت کروں میں بیٹھنے لگا
ایک فرشتہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا ہاں کہاں بیٹھا جاتا ہی تو انکی صحبت کے قابل نہیں ہی میں نے کہا کیوں اس
فرشتہ نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ عمر بھر ایک ہی پیرہن میں رہے ہیں اور تو تو رنگ برنگ کی پوشاک پہننے والا ہی
جب میں جاگا تو میں نے نذر کی کہ اب عمر بھر اس پیرہن کے سوا نہ پہنونگا نقل ہی کہ ایکبار حضرت جریری
رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے ایک جوان نے اٹھ کر کہا حضرت میرا دل گم ہوگیا ہی دعا کیجیے کہ ملجاوے آپ نے فرمایا
بھائی ہم سب ایسی مصیبت میں مبتلا ہیں اور فرمایا قرن اول میں معاملہ دین پر تھا اب دین گھس گیا اور
قرن دوم کے لیے معاملہ وفا پر تھا وہ بھی نہ رہی قرن سوم کے لیے معاملہ مروت پر تھا وہ بھی اٹھ گئی
قرن چہارم کے لیے معاملہ حیا پر تھا وہ بھی جاتی رہی اب وہ لوگ رہ گئے ہیں کہ انکا معاملہ ہیبت پر کرتے
ہیں اور فرمایا جو کہ نفس کے پر کان لگاتا ہی اور شہوات کے حکم کا پابند ہوتا ہی اسکو ہوا کے قید خانے میں

تعید کرتے ہین اور خداے تعالیٰ تمام فائدونکو اسکے دل پر حرام کردیتا ہی اور نہ کلام حق سے حظ پاتا ہے
نہ اسکی دُعا مقبول ہوتی ہی اور جو کہ راضی برضا ہوتا ہی اپنی قدرت بھر خداوند تعالیٰ اسکو اسکی مقدار سے زیادہ
بزرگی عطا فرماتا ہی ایک شخص نے کہا حضرت اصل کار دل کیا ہی فرمایا وہ اصل معارفت ہے کہ خدا کو دیکھتا ہی اور اسکی
نعمت کا مشاہدہ کرتا ہی اور فرمایا توکل معائنہ ہونا اضطرار کا ہی اور فرمایا صبر وہ ہی کہ نفس کے آرام کے محنت
اور نعمت مین فرق نکرے دونون حال مین۔ اور صبر سکون نفس کا ہی بلا مین اور فرمایا اخلاص یقین کا پھل ہے
اور ریا شک کا ثمرہ اور فرمایا شکر کے ادا کرنے سے آپکو نہایت عاجز جاننا کمال درجہ شکر ہی۔ لوگون نے عزلت کے
پوچھا آپنے فرمایا زمقتون سے باہر نکلنا اور سر کا نگاہ رکھنا ہی اگر تجھپر رحمت نکرین اور فرمایا عام لوگونکی جنگ
نفس کے وسوسون سے ہی اور ابدال کی جنگ فکر سے اور زاہدون کی جنگ شہوات سے۔ اور تائبون کی جنگ لغزشون سے۔
در مریدون کی جنگ بیٹھنے اور لذات سے اور فرمایا ایمان کی سلامتی اور دین کا نتیجہ اور تن کی درستی
تین چیزمین ہی ایک کفایت کرنا دوسرے منہیات سے پرہیز کرنا تیسرے غذا کا نگاہ رکھنا اور فرمایا جوکہ خدا پر
کفایت کرتا ہی اسکا باطن درستی پاتا ہی اور فرمایا جو کہ منہیات سے پرہیز کرتا ہی اسکا باطن روشن ہوتا ہے
اور جو کہ غذا کو اندازے سے کھاتا ہی اسکا نفس محنت کش بنتا ہی پس کفایت کرنے کا عوض معرفت کی
پاکیزگی ہوئی اور تقویٰ کا انجام حُسن خلعت اور پرہیز کا نتیجہ تندرستی اور اعتدال طبیعت۔ اور فرمایا
اصول کا دیکھنا فروع کے سُننے پر موقوف ہے اور فروع کا درست کرنا اصول کی مطابقت پر موقوف ہی
اور راہ نہین ہے طرف مقام مشاہدہ اور وصول کے مگر ساتھ تعظیم اُس چیز کے کہ خداے تعالیٰ نے اسکی تعظیم
کی ہی وسائل اور وسائط اور فروع سے اور فرمایا جس بندہ کو خداے تعالیٰ اپنے انوار سے زندہ کرتا ہے
وہ ابد تک نہین مرتا۔ اور جس بندے کو کہ اسکی بے برگی و بے سامانی کی وجہ سے مارتا ہی وہ ابد تک نہین زندہ
ہوتا اور فرمایا عارفون کی جاے بازگشت ابتدا ہی مین خدا کی طرف ہوتی ہی اور عوام الناس کی
جاے بازگشت نومیدی کے بعد خدا کی طرف ہوتی ہی اور فرمایا جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق
حق کو مشاہدہ فرمایا حق کے ساتھ حق سے باقی ہوئے بغیر مکان اور زمان کے کیونکہ آنحضرت کو
ایسا حضور حاصل ہوا کہ وہ نہ حضور ہی اور نہ مکان ہر وصف سے مجرد و پاک ہوگئے حق تعالیٰ نے

کے اوصاف میں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَحْکَمُ بِالصَّوَاب۔

باب ستر حضرت حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ قتیل اللہ فی سبیل اللہ وہ شیر بیشہ التحقیق وہ شجاع صفدر صدیق وہ غرقہ دریای متوج حضرت حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ عجب شان کے شخص تھے اور آپ کے واقعات عجیب و غریب ہیں آپ کا شیوہ مخصوص آپ ہی کے لیے تھا کہ سوز و اشتیاق میں غرق تھے اور فراق کے شعلوں کی لپٹ سے مست اور بیقرار تھے آپ شوریدۂ روزگار عاشق صادق پاکباز تھے وجد و حال سے سرشار تھے آپ کی بڑی بڑی ریاضتیں اور کرامتیں ہیں بڑے عالی ہمت اور بلند قدر تھے آپ کا کلام پاکیزہ اور تصانیف بہت ہیں عبارات مشکل اور کلمات مغلق ہیں اور حقائق و اسرار اور معانی اور معارف میں سخت کامل تھے اور آپ کے کلام میں فصاحت اور بلاغت وہ ہے کہ کسی کے کلام میں پائی نہیں جاتی بڑی بلند نظر فراست اور دانائی میں بھی بےمثال تھے آپ کی ساری عمر بلا میں گذری اول سے آخر تک اکثر مشائخ نے آپ کے کار میں انکار کیا اور کہا کہ اسکو تصوف سے بہرہ نہیں ہے مگر حضرت ابن عطاؒ اور عبداللہ خفیفؒ اور شبلیؒ اور ابوالقاسم نصرآبادی اور تمامی متاخرین نے بجز جنید کے آپ کو قبول کیا ہے اور حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر اور شیخ ابوالقاسم گرگانی اور شیخ ابوعلی فارمدی اور امام یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہم نے فرمایا ہے کہ آپ کا کار سراسر راز تھا اور بعض کو آپ کے معتقدوں میں سکوت ہے جیسے کہ استاد ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے حق میں فرمایا ہے کہ اگر وہ مقبول تھے خلق کی رد سے مردود نہوں گے اور اگر مردود تھے خلق کی قبول سے مقبول نہیں گے بعض نے آپ کو جادوگر بتایا ہے اور بعضے ظاہر بینوں نے آپ پر کفر باندھا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ آپ اصحاب حلول سے تھے اور بعض کا مقولہ ہے کہ آپ کا تکیہ اتحاد پر تھا لیکن جسنے بوبھی توحید کی سونگھی ہوگی وہ ہرگز آپ پر خیال حلول اور اتحاد کا نہ کریگا اور جو کہ یہ کہتا ہے وہ خود توحید سے بیخبر ہے اور اسکے مفصل بیان کرنے کے لیے ایک بڑے بیان کی ضرورت ہے اور اس کتاب میں اسکی گنجائش نہیں ہے ہاں البتہ بغداد میں زندیقوں کی

ایک جماعت نے حلول اور اتحاد کے خیال میں گمراہ ہو کر اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ ہم حقانی ہیں
اور ہمارا طریقہ وہی ہے کہ حضرت حسین منصور کا تھا اور حالانکہ آپ کے کلام کو مطلق نہیں سمجھا ہے پر
افسوس ایسے بہکے ہیں کہ مرنے اور جلنے کو آپ کی تقلید سمجھکر باعث فخر خیال کرتے وہ شخص توبہ میں
اسی واقعے میں کہ حضرت حسین بن منصور پر واقع ہوا مبتلا ہوئی اگر راست پوچھو تو تقلید اس واقعے میں
شرط نہیں ہے مجھکو بڑا تعجب آتا ہے کہ جو شخص کہ اس بات کو کہ ایک درخت سے اِنِّی اَنَا اللّٰہ کی آواز نکلے جائز رکھتا ہے
درحالیکہ درخت درمیان میں نہیں ہے وہ کیوں نہیں جائز رکھتا اسکو کہ حضرت حسین بن منصور سے صدائے
اَنَا الحق بلند ہوا اور حسین بن منصور درمیان میں نہو۔ دوسرے یہی خیال کرنا چاہیے کہ جسطرح کہ حق تعالےٰ
نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے تکلم فرمایا اسیطرح حضرت حسین بن منصور کی زبان سے بھی کلام فرمایا۔
اور ایسا خیال کر لیا جائے تو یہاں نہ حلول کو گنجایش ہے نہ اتحاد کو اور بعض کا قول ہے کہ حسین بن منصور
حلاج اور ہیں اور حسین منصور ملحد اور کیونکہ حسین ملحد بغدادی تھا استاد محمد زکریا کا اور رفیق ابوسعید
قرمطی کا اور وہ جادوگر تھا اور شہر واسط میں اسکا نشو ونما ہوا حضرت عبد اللہ خفیف رح نے کہا ہے
کہ حسین بن منصور عالم ربانی ہیں اور شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم اور حلاج ہر دو ایک چیز ہیں
ان اتنا فرق ہے کہ مجھکو دیوانہ بتایا میں نے خلاصی پائی اسکو عاقل ٹھہرایا وہ عاقل ہو کر ہلاک ہوا اگر
حسین بن منصور درحقیقت مطعون ہوتے یہ دونوں بزرگوار انکے حق میں ایسا نفرماتے بس ہمکو ان
دونوں بزرگوں کی گواہی کافی ہے حضرت حسین بن منصور اوتادتھے ہمیشہ عبادت اور ریاضت میں رہے
آپ معرفت اور توحید کے بیابان میں اہل صلاح کی صورت میں اور شرع اور سنت کے پیرو تھے اگرچہ آپ سے
ایک ایسی بات ذوق وشوق کی غایت میں کہ خلاف شریعت تھی ظہور میں آئی تو بھی آپ کو
بے دین نہیں کہہ سکتے اسلیے کہ کہنے والا درحقیقت اسکا کوئی اور ہی تھا نہ وہ۔ پوشیدہ نہ رہے کہ بعض مشائخ
نے کہ آپ کو دور و مہجور کیا ہے اسکا باعث دین و مذہب نہ تھا بلکہ ان مشائخ کا حسد تھا اور رشک کہ
آپ سے کمال استغراق پر رہے گئے چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ ظاہر ہے۔ آپ پہلے تستر میں آئے اور حضرت
عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے پھر قصد بغداد کا کیا اول سفر آپ نے اٹھارہ برس کی عمر میں کیا

پھر تستر سے بصرہ میں گئے اور بصرہ سے دو مرتبہ مکہ میں گئے اور وہاں حضرت عمرو بن عثمان مکی کی صحبت میں
اٹھارہ مہینے رہے اسی اثنا میں حضرت یعقوب اقطع نے اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کر دیا پھر جب کہ حضرت
عمرو بن عثمان مکی آپ سے باعث گنج نامہ لیجانے کے کہ بے اطلاع انکی لے گئے تھے اور آگے ہم اسکا ذکر کرینگے
رنجیدہ ہوئے تو آپ بغداد میں حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو
خلوت اور سکوت کی تعلیم فرمائی آپ چند روز تک انکی صحبت میں رہے پھر قصد حجاز کا کیا اور ایک سال تک
وہاں مجاور رہے پھر صوفیوں کی جماعت کے ساتھ بغداد کو آئے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مسئلہ پوچھا انھوں نے
جواب نہ دیا اور فرمایا کہ بہت جلد تو لکڑی کا سر سرخ کریگا یعنے سولی پر چڑھے گا آپ نے فرمایا کہ جس روز کہ میں سولی کا
سر سرخ کرونگا آپ بھی اہل ظاہر کا لباس پہنیں گے جیسا کہ نقل ہے کہ جب سب علما نے فتوی دیدیا کہ حسین منصور
قابل دار کے ہے اور قتل کرنے کے سوا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے کہ آپ صوفیائے کرام کے لباس میں تھے آپ نے
اس پر اپنے دستخط نہیں کیے پھر خلیفہ کے سامنے جب پیش کیا گیا تو اس نے کہا کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے دستخط
ضرور چاہیے حضرت جنید خانقاہ سے اٹھکر مدرسہ میں گئے اور علما کا لباس پہنکر اس استفتا پر لکھا کہ نحن نحکم
بالظاہر یعنی ظاہر حال پر وہ قتل کرنے کے قابل ہے اور فتوی ظاہر پر ہے باطن کا حال خدا جانتا ہے
کہتے ہیں کہ حضرت حسین بن منصور رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے مسئلہ پوچھنے اور اسکا جواب نہ پانے پر ایسا
ملال ہوا کہ آپ بغیر اجازت حضرت جنید کے اپنی بیوی کو لیکر تستر چلے گئے اور ایک سال تک وہاں رہے
لوگ آپکے بڑے معتقد ہو گئے اور بہت ماننے لگے لیکن آپ کسی بات میں اہل زمانہ کا پاس نہ کرتے تھے
اس وجہ سے لوگ آپ سے حسد کرنے لگے اور دوسرا سبب لوگوں کی دشمنی کا آپ سے یہ بھی ہوا کہ عمرو بن عثمان نے
آپکے بارہ میں کئی خط خوزستان کو لکھے اور آپکی بہت کچھ مذمت انمیں لکھی اہل خوزستان کی
نظروں میں آپکو حقیر کر دیا آپ کو بھی ان باتوں سے ملال ہوا آپ نے صوفیوں کا لباس اتار کر قبا
پہن لی اور دنیاداروں کے ساتھ مشغول ہوئے آپکو تمام ایک ہی نظر آنے لگے پانچ سال گم
ہو گئے اور اس مدت میں کبھی خراسان میں کبھی ماوراء النہر اور ایران و توران میں کبھی [illegible]
سیستان اور کرمان میں پھر پھر کر فارس میں آئے اور اہل فارس کو نفیس کتابیں تصنیف کر کے دیں

آپ نے اہواز کو نصیحت فرمائی خاص اور عام کے نزدیک مقبول ہوئے خلق کے روبرو اسرار حقیقت بیان
فرمائے پہلے آپ کو حلاج الاسرار سے ملقب کیا ہے پھر بصرہ تشریف لے گئے اور دوسری بار مرقع پہنا اور مکہ معظمہ
کا قصد کیا اس سفر میں بہت سے اصحاب مرقع آپ کے ہمراہ ہوئے جب مکہ معظمہ میں پہنچے تو حضرت ابو یعقوب نہرجوری
نے آپ کو سحر سے منسوب کیا پھر آپ بصرہ کو آئے اور ایک سال تک بصرہ میں رہے پھر اہواز میں گئے وہاں
آپ نے فرمایا کہ اب مجھکو بلاد شرک کی طرف چلنا چاہیے تاکہ خلق کو خدا کی طرف دعوت کروں ہندوستان میں
تشریف لائے پھر خراسان کو ہوتے ہوئے ماوراء النہر میں اور وہاں سے ماچین میں گئے اور خلق کو خدا کی طرف دعوت
کی اور انکو کتابیں تصنیف کر کے دیں جب آپ واپس آئے تو گرد و نواح عالم سے آپ کو لوگ خط لکھتے ہندو آپ کا
القاب ابو المغیث لکھتے تھے اور اہل چین ابو المعین اور اہل خراسان ابو الممیز اور اہل پارس ابو عبد اللہ زاہد
اور اہل خوزستان حلاج الاسرار اور بغداد میں آپ کو ملقب بہ مصطلم کیا تھا اور اہل بصرہ نے محیر غرض اس طرح ایک
ایک القاب آپ کے واسطے ہر ایک نے مقرر کیا تھا پھر آپ نے مکہ معظمہ کا ارادہ کیا اور دو برس تک وہاں رہے
جب واپس آئے تو آپ کی حالت بدل گئی اور اس حالت سے دوسرے رنگ پر چلے کہ خلق کے روبرو ایسی باتیں
بیان کرتے کہ کسی کی سمجھ میں نہ آتیں چنانچہ ایسا نقل کیا ہے کہ حضرت حسین منصور کو پچاس شہروں سے
باہر نکالا ہے اور آپ پر وہ زمانہ گذرا ہے کہ کسی پر نہ گذرا ہوگا آپ کو حلاج اسوجہ سے کہتے تھے کہ ایکبار
آپ کا گذر ایک روئی کے ڈھیر کی طرف سے ہوا آپ نے اشارہ فرمایا آنا فانا میں روئی سے بنولے
جدا ہو گئے اور بہت عمدہ دھنی گئی لوگ حیرت میں رہ گئے نقل ہے کہ آپ رات دن میں چار سو رکعت
نماز پڑھتے اور اسقدر رکعات کا ادا کرنا اپنے اوپر فرض سمجھتے لوگوں نے پوچھا حضرت یہ تو فرمائیے
آپ اس درجے کے شخص اور ایسے رنج و تکلیف میں مبتلا اسکا باعث کیا ہے آپ نے فرمایا
دوستوں کے حال میں رنج و راحت اثر نہیں کرتے کیونکہ دوست فانی صفت ہوتے ہیں نہ رنج محسوس
ہو نہ راحت نقل ہے کہ آپ نے پچاس برس کی عمر میں فرمایا کہ میں نے ابتک کوئی مذہب نہیں
لیا ہے مگر ان مذہبوں میں جو دشوار تر چیز تھی اسکو میں نے اختیار کیا ہے اور آج میری عمر پچاس

زمانے مین کہ آپ ریاضت کش تھے تیس برس تک ایک ہی دلق پہنے رہے ایک روز لوگون نے
بزبردستی اُسکو آپکے بدن سے اُتارا اُسمین اتنی بڑی بڑی جوئین پڑگئی تھین کہ ایک کو جو تولا تو
تین رتی وزن مین تھی۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک شخص آپکی ملاقات کو آیا دیکھا کہ ایک بچھو
آپکے آس پاس پھر رہا ہے اُس شخص نے چاہا کہ اُسکو مار ڈالے آپنے منع فرمایا اور کہا کہ بھائی یہ تو
بارہ برس سے میرا مصاحب ہے اور اسیطرح میرے گرد چکر کھایا کرتا ہے۔ نقل ہے کہ رشید خرد سمرقندی جبکہ حج کو
جارہے تھے راہ مین وعظ فرمایا اور روایت کی کہ حلاج چارسو صوفیاے کرام کے ہمراہ جنگل مین سفر کر رہے تھے چند
روز تک کچھ کھانے کو نہ ملا جب بھوک نے سب کو مجبور کیا تو عرض کی کہ خواجہ ہمکو بھنی سری چاہیے آپنے
فرمایا قطار باندھکر بیٹھ جاؤ سب بموجب ارشاد صف بستہ بیٹھے آپ ہاتھ پیچھے لیجاتے تھے اور بھنی سری
اور گرم گرم دو دو روٹیاں ہر ایک کے روبرو رکھتے جاتے تھے یہانتک کہ چارسو آدمیون کے اسیطرح ہر ایک کے
آگے دو دو روٹیان اور ایک ایک سری رکھدی سب نے خوب چھک کر کھایا۔ ایکبار کہا کہ خواجہ ہم کو
خرماے تر چاہیین آپ کھڑے ہوگئے اور فرمایا مجھکو جھاڑو مثل درخت کے آپ کو ہلایا اتنے چھوارے گرے کہ سب
سیر ہوگئے پھر سب روانہ ہوئے اور جہان کہین کہ آپ پیٹھ کسی جھاڑی سے لگاتے فی الفور خرماے تر
اُسمین پھل جاتے۔ نقل ہے کہ ایک جماعت نے جنگل مین آپ سے کہا کہ ہمکو انجیر چاہیین آپنے ہاتھ
پھیلائے اور ایک طباق تازے انجیرون کا بھرا لاکر اُنکے آگے دھر دیا اور ایکبار حلوے کی درخواست کی
آپنے ایک گرم حلوے کا بھرا طباق اُنکے آگے دھر دیا اصحاب نے کہا حضرت اسطرح کا حلوا تو بغداد کے
باب الطاق مین ہوتا ہے آپنے فرمایا میرے نزدیک باب الطاق بغداد اور بادیہ یعنے جنگل دونون
ایک ہین کہتے ہین کہ ایک حلوائی وہان یعنی باب الطاق بغداد مین بیٹھا تھا ایک طباق اُسکے
حلوے کا غائب ہوگیا وہ حیرت مین رہا کہ کوئی میرے پاس تک نہین آیا میرے حلوے کا طباق کہان گیا
اُسنے وہ تاریخ لکھ لی اور صبر کیا اتفاق سے چند روز کے بعد اُسنے وہ طباق آپکے اصحاب کے
پاس دیکھا تو پوچھا کہ تمنے یہ کہانسے پایا اور کب پایا اصحاب نے روز تاریخ بیان کی تو وہی تاریخ
اُسکے دفتر کی لکھی تھی پھر فارس مین آئے اور اہل فارس کو نفیس کتابین تصنیف کر

زیارت کو دوڑا آیا اور مرید ہو گیا۔ نقل ہے کہ ایکبار حجاز کے سفر میں چار ہزار آدمی آپکے ہمراہ تھے جب مکہ میں پہونچے آپ برہنہ سر ننگے بدن ایک برس تک برابر دھوپ میں کھڑے رہے گوشت ہڈیون سے گھل گھل کر پتھرون پر ٹپکتا تھا اور کھال پھٹی جاتی تھی آپ وہانسے حرکت بھی نہ کرتے تھے ہر روز لوگ ایک پانی کا آبخورہ اور ایک روٹی کی ٹکیا آپ کو دیتے آپ اُسکے کنارے کھا لیتے اور باقی کو آبخورے پر رکھدیتے۔ اور کہتے ہین کہ ایک بچھو نے آپکے تہبند مین گھر بنایا تھا پس مناجات مین آپنے فرمایا یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ یعنے اے رہنما حیرتمندون کے اگر مین کافر ہون تو میری کافری کو زیادہ کر۔ اور جب آپنے دیکھا کہ ہر شخص اُس روز دعا مانگ رہا ہے آپ خاموش سر ریت کے ٹیلے پر رکھے دیکھا کیے اور جب دیکھا کہ سب لوٹ گئے تو آپ نے خلوت مین ایک آہ بھری اور کہا اے بادشاہ اے عزیز مین تجھکو پاک جانتا ہون اور پاک کہتا ہون تمام تسبیح کرنے والون کی تسبیح سے اور تمامی مہللون یعنے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والون کی تہلیل سے اور تمامی صاحب پندارون کے پندار سے اور کہا الٰہی تو جانتا ہے کہ مین کیسا عاجز ہون تیرے شکر کے مواضع سے یعنی ہرگز تیرا شکر مجھسے ادا نہین ہو سکتا۔ تو ہی میری عوض اپنا شکر آپ ہی کر کہ شکر وہی ہے اور بس۔ نقل ہے کہ ایک روز آپنے جنگل مین حضرت ابراہیم خواصؒ کو دیکھا پوچھا کس کام مین مشغول ہو اُنھون نے کہا توکل کے مقامات کو درست کر رہا ہون آپنے فرمایا کہ تو نے ساری عمر تو پیٹ کے دھندے مین ختم کر دی توحید مین کب فانی ہوگا یعنے توکل کی اصل نہ کھانا ہے اور تو نے ساری عمر پیٹ کے کار مین آخر کی خواہ کھانے مین اور خواہ نہ کھانے مین توحید مین کب فنا ہوگا۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ مینے ایک روز فرغانہ مین ایک متصوفی مرغ کو دیکھا مینے اُس سے پوچھا تم کو نسی چیز سے اُسکی طرف پرواز کرتے ہو آپنے کہا اِن ہی پر اور بازون سے کہ میرے ہین مینے اُس سے کہا کہ ان پر اور بازون کو کاٹ ڈال کیونکہ وہ حق تعالیٰ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ہے یعنی کوئی چیز اُسکے مثل نہین ہے تو ان پر اور بازون سے تو نہ پہونچ سکے گا۔ نقل ہے کہ حضرت حسین منصورؒ نے فرمایا کہ ابلیس جاتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُسکو دیکھکر فرمایا اے مردود تو نے کیون

حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تاکہ مردود ہوتا اُسنے جواب دیا کہ میں نے جو انہیں کیا میں نے نظر اُس
عزاسمہ کی جانب سے دوسری طرف نہ کی میں آپکا ایسا تھوڑی ہوں کہ جب یہ دیدار کے خواہان ہوئے تو
وہانسے ارشاد ہوا اُنظر الی الجبل یعنے جبل کی طرف دیکھ آپ پہاڑ کی طرف متوجہ ہوگئے اور تکنے لگے
مجکو جب حکم ہوا کہ سجدہ کر تو میں نے کہا کہ میں تو آپکے سوا کسیکو سجدہ نہ کرونگا اور نہ آپکے سوا کسی کی طرف
دیکھونگا۔ لوگوں نے حضرت منصور سے پوچھا آپ موسیٰ علیہ السلام کی باب میں کیا کہتے ہیں آپنے فرمایا وہ حق
پر تھے پھر لوگوں نے پوچھا کہ فرعون کے باب میں کیا کہتے ہو آپنے فرمایا اُسنے بھی سچ کہا لوگوں نے کہا حضرت
اسکا مطلب کیا ہے آپنے فرمایا دو قسم کے لوگ ہیں کہ چل رہے ہیں طرف ابد کے اُس راہ پر کہ چلایا ہے انکو
روز ازل میں لوگوں نے پوچھا کہ کیا عارف کو وقت ہے آپنے فرمایا نہیں کیونکہ وقت صاحب وقت کی
صفت ہے اور جو کوئی کہ اپنی صفت پر آرام و قرار پکڑے وہ عارف نہیں اسکا مطلب ہے کہ لی مع اللہ
وقت یعنی مجھے حق تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے لوگوں نے پوچھا کہ راستہ خدا کی طرف کا کیا ہے آپنے
فرمایا وہ دو قدم ہے ایک قدم دنیا سے اُٹھانا اور دوسرا قدم آخرت سے۔ بس اسی کو واصل بحق ہوگئے اور
مولیٰ تک جا پہنچے۔ لوگوں نے پوچھا فقر کیا ہے آپنے فرمایا فقر یہ ہے کہ ما سوی اللہ سے مستغنی ہو اور اللہ تعالیٰ
کی طرف ناظر ہو۔ اور فرمایا صوفی وحدانی الذات ہے نہ وہ کسی کو جانتا ہے اور نہ کوئی اُسکو اور فرمایا
صوفی وہ ہے جو اشارہ حق سے کرے حالانکہ خلق اشارہ حق کی طرف کرتی ہے یعنے وہ خود درمیان
میں محو ہوگا اور فرمایا معرفت اُسکو کہتے ہیں کہ تمامی موجودات کو مقام فنائیت میں دیکھے اور فرمایا
جب بندہ مقام معرفت کو پہنچتا ہے غیب سے اُسکو وحی آتی ہے اور اُسکے باطن کو گونگا بناتے ہیں تاکہ
خدائے تعالیٰ کے خطرہ کے سوا اور کوئی خطرہ اُسکے دل میں نہ گذرے اور فرمایا جو کوئی کہ نور ایمان سے حق کو
ڈھونڈھتا ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئی آفتاب کو تاروں کی روشنی سے ڈھونڈھے۔ اور فرمایا حکمت
تیر ہے اور مومنوں کے دل نشانے اور تیر انداز خدائے تعالیٰ جسکی نسبت خطا کا گمان کرنا خطا ہے اور فرمایا
صاحب فراست پہلی ہی نظر میں مقصود کو پاتا ہے اور اُسکو کوئی گمان اور شک باقی نہیں رہتا اور فرمایا
مومنوں کے اخلاق یہ ہیں کہ انکو تونگری کا قصد زیادہ ہوتا ہے اگر ہووے فاقہ میں قانع رہے اور فرمایا سب سے

بڑا بخیل وہ ہے کہ خلق کا ظلم و جفا سہنا اور ترک کرے بعد اسکے کہ حق تعالیٰ کو پہچانا ہووے اور فرمایا توکل
وہ نہیں ہے کہ جب شہر میں کسی کو جانے آؤں لی ترا بھیجے سے کھاؤں میں نہ کھاؤں اور فرمایا کدورت کی آمیزش سے
عمل کا پاک و صاف کرنا اخلاص ہے اور فرمایا زبان گویا خاموش دلوں کی ہلاکت ہے اور گفتگو عمل سے متعلق ہے
اور افعال شرک سے متعلق اور حق جدا ہے ان سب سے وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ - یعنی نہیں
یقین لاتے بہت لوگ اللہ پر مگر اسکے ساتھ شریک بھی کرتے ہیں اور فرمایا بینندوں کی بصیرت اور عارفوں کی
معرفت اور علماء ربانی کا نور اور سابقان ناجی کا طریق ازل سے لیکر ابد تک اور جو ہیں کہ دونوں کے
درمیان ہے ذات واحد ہے لیکن کون جانتا ہے لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ اور
فرمایا عالم رضا میں ایک بڑا اژدہا ہے کہ اسکو یقین کہتے ہیں اٹھارہ ہزار عالم اسکے حلق میں مثل ایک
ذرے کے ہے بیابان میں اور فرمایا اگر اسکا اندوہ صورت بنکر نظر آوے تمامی انبیا اور اولیا اسے
اسکی طرف متوجہ ہو جاویں کہ کسی ایک کو بہشت یاد نہ آوے اور فرمایا اسطرح ہم ہمیشہ اسکی بلا کی طلب
میں رہتے ہیں جسطرح کہ بادشاہ ولایت کی طلب میں رہتے ہیں اور فرمایا آزاد وہ ہے کہ بندگی کے تمامی مقامات
کو طے کر گیا ہو اور بجا لایا ہو اور فرمایا خاطر حق گزین وہ ہے کہ کوئی چیز اسکو اسکی طرف سے روک نہ سکے
اور فرمایا مرید اپنی توبہ کے ساتھ ہے اور مراد عصمت کے ساتھ ہے اور فرمایا مرید وہ ہے کہ اسکے کشوفات پر
اسکا اجتہاد سبقت رکھتا ہو اور مراد وہ ہے کہ اسکے مکشوفات اسکے اجتہاد پر سابق ہوں اور فرمایا مرد
کا وقت مرادوں کی کشتی کے دریا کی صدف ہے کل روز قیامت کو ان صدفوں کو میدان قیامت میں
زمین پر پٹک کر آزماویں گے اور فرمایا دنیا کا ترک کرنا زہد نفس ہے اور آخرت کا چھوڑنا زہد دل ہے
اور اپنی خودی کا ترک کرنا زہد جان ہے اور فرمایا جو داغ زہد کا انبیا علیہم السلام کے دل پر دیا ہے
ابتک ویسا داغ کسی کے دل پر نہیں لگا۔ لوگوں نے پوچھا دست دعا دراز تر ہے یا دست عبادت۔
آپنے فرمایا ان دونوں ہاتھوں کو کسی جگہ بھی پہونچ نہیں ہے اسلیے کہ اگرچہ دعا کے ہاتھ کو
وصول کے دامن تک رسائی ہے پر مردان راہ خدا کے نزدیک وہ شرک ہے اور اسیطرح عبادت کے
ہاتھ کو تکلیف شرعی اور شرطی کے دامن تک رسائی ہے پر مردان راہ خدا کو پسند نہیں ہاں جو

ہاتھہ کہ آفرینش سے بلند زیادہ ہو پہنچے اگر پوچھو تو وہ سعادت ہی اور فرمایا اُسوقت تو سزاوار
عنایت ہو سکتا ہی کہ ایک بال کے ذریعے دونون جہان کو جڑسے اُکھاڑ ڈالے اور اولاً
جبتک کہ تو مجمول نہوگا حاصل نہین ہو سکتا اور اُسوقت مین کہ جسمین ایک بال کی برو آپکے
نہوسکے تو ہرگز سزاوار عنایت نہوگا اور فرمایا نہ جُدا ہی بشریت اُس سے اور نہ ملی ہی اُس سے اور فرمایا
وہ ذات ہی کہ جس پر کہ چاہتی ہی ایک سُوئی کے ناکے سے ظاہر ہوتی ہی اور جس سے کہ چاہتی ہی آسمان اور
زمین مین اُس سے پوشیدہ ہوتی ہی اور اُسکو نظر نہین آتی پس یاد رکھو کہ تو مغرور ہوکے خدای تعالےٰ
سے اور نہ نومید ہو وے اُس سے اور نہ اُسکی محبت کا دعویٰ کرو اور اُسکو پسند مت کر کہ تو اُسکا محب
نہو سکے اور اُسکا اثبات مت کر اور اُسکی نفی بھی مت کر اور خبردار ہوجا کہ تو توحید سے پرہیز کرے اور
فرمایا کسیکو جائز نہین کہ ایک کو دیکھے یا ایک کو یاد کرے یا کہے کہ مینے ایک کو پہچان لیا اُس ایک کو کہ جملہ
احاد اُس سے ظاہر ہین۔ اور فرمایا اسماء خدای تعالیٰ کی اس سبب سے کہ ادراک ہین اسم ہین اور اس
اعتبار سے کہ حق ہی حقیقت ہی۔ اور فرمایا ہوا حیات نفس ہے اور حق حیات دل ہی اور حقیقت
حیات جان ہی اور فرمایا وہی راگ اور گیت جو مجبوب کیے ہین لوگون کو باعث ذوق و شوق
بجاوین اگر حق تعالیٰ اپنی فضل سے اُنکو علوم قدرت پر آگاہی عطا فرماویو اور اگر اُنپر حقیقت سے کوئی
چیز کشف فرماد یوے تو تو سب مُردہ ہی نظر آوین اور فرمایا جو کہ اعمال پر نظر کرتا ہی معمول سے
مجبوب ہوتا ہی اور جو کہ معمول پر نظر کرتا ہی اعمال سے مجبوب ہوتا ہی اور فرمایا انبیا علیہم السلام غالب ہین
احوال پر اور مالک اُنپر پس گردش دیتے ہین احوال کو نہ احوال اُنکو اور جو علاوہ انبیا علیہم السلام کے ہین
احوال اُنپر غالب ہین یہی وجہ ہی کہ احوال اُنکو گردش دیتے ہین نہ وہ احوال کو نقل ہے کہ صبر کو
آپ سے پوچھا آپنے فرمایا صبر وہ ہی کہ اگر ہاتھہ پانون کاٹ کر سُولی پر بھی چڑھاوین تو بھی اُف نکرے
پر حقّار کہتا ہی کہ عجب ہے کہ یہ معاملہ آپ ہی کے ساتھہ کیا گیا اور آپنے آہ بھی نکی نقل ہے کہ ایک
روز حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آپکے پاس گئے تا کہ آپ کو قتل کرین آپنے فرمایا یا ابوبکر ذرا
ہاتھہ کو تھامے کیونکہ مینے ایک بڑے کام کا قصد کیا ہی اور ایسے کام کا دیوانہ ہو رہا ہون [illegible]

ایسے مقتولوں کو کہ جو خود مرنے پر آمادہ ہو کوئی مارتا ہے آپ سے مجھے مت مارئیے خلق یہ باتیں
سنکر متحیر ہوئی بہتیرے منکر ہوئے اکثر معتقد بھی تھے عجیب و غریب کلام آپ سے ظہور میں آنے لگے ہر ایک
زبان پر آپ کی کیفیت جاری ہوئی کوئی کچھ کوئی کچھ کہتا تھا خلیفہ کی دربار میں بھی آپ کا حال مختلف طور سے
بیان کیا گیا اور سبنے اتفاق کرکے آپکے قتل کا فتویٰ دیا اور اس بات کو سند ٹھہرایا کہ وہ انا الحق
کہتا ہے پھر آپ سے کہا کہ ہو الحق کہو آپنے فرمایا ہاں وہی ہمہ اوست ہے لیکن تم کہتے ہو گم ہوا ہے وہ گم
نہیں ہوا بلکہ حسین ہی گم ہوا ہے بحر محیط بھی کہیں کم ہوتا ہے یا گم ہوتا ہے ہرگز نہیں تو لوگوں نے حضرت جنید
رحمۃ اللہ علیہ سے جاکر کہا کہ حضرت اس کلام کی کہ منصور کہتا ہے کوئی تاویل بھی ہوسکتی ہے انھوں نے فرمایا
تم اس مقدمہ میں دخل نہ دو تاکہ وہ قتل کیا جائے کیونکہ یہ روز تاویل کا نہیں ہے بس محمد داؤد اور ایک
جماعت علما کی آپ کی مخالف ہوگئی اور معتصم سے آپکے حالات بہت ہی بری طرح پر بیان کیے اور اُسکا
وزیر جسکا نام علی بن عیسیٰ تھا آپ پر بہت غصے ہوا اور آپ کو ایک سال تک قید خانے میں رکھا لیکن
اس اثنا میں لوگ برابر آپکے پاس جاتے اور مسائل پوچھتے اور حالات دریافت کرتے رہے آخر خلق کو ممانعت
کردی کہ کوئی آپکے پاس نہ آوے پانچ مہینے تک کوئی آپکے پاس نہ گیا مگر ہاں اس مدت میں حضرت ابن عطا
رحمۃ اللہ علیہ و حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ و حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ کا آدمی باری باری سے
آپکے پاس گئے اور کہا کہ کہلا بھیجا ہے کہ آپ اس بات سے معذرت کیجیے تاکہ آپ قید سے رہا ہو جاویں آپنے
فرمایا جو کہ یہ کہتا ہے کہ معذرت کر اُس سے جاکر کہہ دو کہ تو ہی معذرت کرتا رہ حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ
نے یہ بات سنی رو دیے اور فرمایا ہم خود ایک حسین منصور ہیں نقل ہے کہ پہلی رات کو جس دن آپ
قید ہوئے لوگوں نے آکر دیکھا آپ گم تھے ہر گوشہ اُس مکان کا جس میں آپ کو قید کیا تھا چھان مارا
آپ کا پتہ نہ پایا تھک کر بیٹھ رہے پھر دوسری رات کو آکر جو دیکھا تو نہ قید خانے کو پایا اور نہ آپ کو
اور بھی حیران ہوئے تیسری رات آکر کیا دیکھتے ہیں کہ قید خانہ بھی موجود ہے اور آپ بھی پوچھا کہ آپ پہلی
اور دوسری رات کہاں رہے کہ ہم نے آکر دیکھا نہ قید خانے کو پایا نہ آپ کو اب جو دیکھتے ہیں تو دونوں
موجود ہیں آپنے فرمایا ہاں تم سچ کہتے ہو پہلی رات میں حضور میں تھا اور دوسری رات خود حضور

یہاں جلوہ فرماتے اسوجہ سے قیدخانہ بھی گم تھا اب مجھے پھر یہاں لائے ہیں حفظ شریعت کے واسطے آزاد بنا کام کرو۔ نقل ہے کہ آپ قیدخانے میں دن رات میں ہزار رکعت نماز ادا کرتے لوگوں نے پوچھا آپ تو کہتے ہیں کہ میں حق ہوں پھر یہ نماز کسکی پڑھتے ہیں آپنے فرمایا ہم ہی خوب جانتے ہیں قدر اپنی۔ نقل ہے کہ ایک رات قیدخانے میں تین سو شخص قید تھے آپنے فرمایا اے قیدیو میں تمکو آزاد کردوں اُنھوں نے کہا آپ ہمیں تو کیا کرینگے آپ خود ہی ہوجائیے اگر یہ قدرت رکھتے ہو آپنے فرمایا میں خداوند کی قید میں ہوں اور شریعت کا لحاظ رکھتا ہوں ورنہ چاہوں تو ایک اشارے سے یہ سب طوق و بیڑیاں توڑ ڈالوں پھر آپنے اُنگلی کا اشارہ کیا اُن سب کی بیڑیاں ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں اُنھوں نے کہا یہ تو فرمائیے اب ہم جائیں کدھر سے قیدخانے کا دروازہ تو بند ہے آپنے ایک اور اشارہ کیا چاروں طرف کھڑکیاں نظر آنے لگیں فرمایا لو چلے جاؤ لوگوں نے کہا آپ نہیں چلتے آپنے فرمایا کہ مجکو اپنے آقا کے ساتھ ایک راز ہے کہ بغیر سولی پر چڑھے اُسکا حل ہونا ناممکن۔ لوگوں نے جو صبح کو آکر دیکھا تو کسی قیدی کا پتا نہ پایا پوچھا قیدی کہاں ہیں آپنے فرمایا ہمنے سب کو آزاد کردیا کہا آپ کیوں نہ چلے گئے آپنے فرمایا ہمارے صاحب کا ہم پر عتاب ہے اسلیے ٹھہرے ہیں۔ یہ خبر خلیفہ کو پہونچی اُسنے حکم دیا کہ جلدی درے مار کر اُسکو قتل کرو ورنہ بڑے فساد برپا ہوجانے کا خیال ہے تاکہ یہ شور و شر رفع ہو۔ آپ کو قیدخانے سے باہر نکالا اور تین سو درے مارے آپ جسطرح کہ کھڑے تھے کھڑے رہے ذرا حرکت نہ کی اُس کوڑے مارنے والے کا قول ہے کہ ہر کوڑا کہ میںنے آپ کو مارا ایسی ایک فصیح آواز سُنی کہ یا ابن منصور لاتخف یعنی ای ابن منصور مت ڈر حضرت پیر عبدالجلیل صفار رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سُنکر فرمایا ہے کہ میرا اعتقاد کوڑے مارنیوالے پر بہ نسبت حضرت حسین ابن منصورؒ کے بہت زیادہ ہے اسلیے کہ میں حیران ہوں کہ اُسکو شریعت کے معاملے میں کیا دستگاہ حاصل تھی کہ یہ آواز سُنتا تھا اور اُسکا ہاتھ چھوٹا نہ پڑتا تھا اور کوڑے مارنے سے باز نہ رہتا تھا پھر آپ کو لے گئے کہ سولی پر چڑھا دیں ایک لاکھ آدمی جمع تھے آپ سب کی طرف نظر فرماتے تھے اور کہتے تھے حق حق حق انا الحق ایک درویش سب کو چیرتا پھاڑتا اندر گیا اور پوچھا

عشق کیا ہے آپنے فرمایا تو آج دیکھے گا اور کل دیکھے گا اور پرسون دیکھے گا یعنے اُس روز آپ کو سُولی دی اور دوسرے روز آپ کی لاش کو جلایا اور تیسرے روز خاک کو ہوا میں اُڑایا یعنے عشق یہ ہے تم آپکے خادم نے اُس حال مین وصیت چاہی آپنے فرمایا نفس کو کسی چیز مین مشغول رکھو ورنہ وہ تمکو کسی ایسے کام مین کہ کرنیکے لائق نہو گا مشغول کریگا اور یاد رکھ کہ اپنی نگاہداشت کرنا کام بڑی زبردستون کا ہے آپ کے صاحبزادہ نے کہا ابّا مجھے کچھ وصیت فرمایئے آپنے فرمایا اے فرزند وصیت وہ ہے کہ اہل جہان نیک اعمال مین کوشان ہین تو ایسے کام مین کوشش کر کہ اُسکا ذرّہ جن اور انس کے تمام عملون سے بہتر ہو اور وہ کچھ نہین ہے مگر ہان علمِ حقیقت کا ایک ذرّہ۔ پھر آپ سُولی کی طرف خرامان خرامان بڑے ذوق و شوق کے ساتھ چلے لوگون نے پوچھا کہ آپ ایسے وقت مین ایسے خوش کیون ہین آپنے فرمایا کہ اب ہم اپنے خیمہ گاہ کو جا رہے ہین اس سے بڑھکر اور کونسی وقت خوشی کا ہو سکتا ہے اور آپ بلند آواز سے یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔ اشعار

ندیمی غیر منسوب الی شی من الحیف	سقانی مثل ما یشرب کفعل الضیف بالضیف
فلما دارت الکاس دعا بالنطع والسیف	کذا من یشرب الراح مع التنین بالصیف

یعنی میرا دوست ذرا بھی ظالم نہین ہے اُسنے مجکو وہ شراب دی کہ مہمان مہمان کو دیتا ہے جب کاسہ کے کئی دَور ہو چکے تو تلوار اور نطع مانگا۔ کہ سزا ایسے شخص کی جو مقابل مین اژدہے کے ماہ تموز مین پرانی شراب پیوے یہی ہے۔ جب آپ کو سُولی کے نیچے لے گئے آپنے باب الطاق پر دار کو بوسہ دیا اور پھر قدم سیڑھی کے پایہ پر رکھا لوگون نے پوچھا کیا حال ہے آپنے فرمایا مردون کی معراج سرِ دار ہے۔ آپ ایک چادر کمر سے باندھے تھے اور ایک چادر کندھون پڑی تھی آپنے ہاتھ اُٹھائے اور قبلے کی طرف رُخ کر کے مناجات کی اور فرمایا جو کچھ چاہا پایا جب سُولی پر چڑھے آپکے مریدون کی جماعت نے پوچھا کہ آپ ہم لوگون کے بارہ مین کہ آپکے مقر ہین اور اُن لوگون کے بارہ مین کہ آپکے منکر ہین اور آپ کو سنگسار کرینگے کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا تمکو ایک ثواب اور انکو دو ثواب حاصل ہونگے اسلیے کہ تمکو صرف میرے ساتھ ایک نیک گمان ہے اور وہ لوگ توحید کی قوت اور شریعت کی سختی سے زور رہے ہین اور شرع مین توحید اصل ہے اور حُسنِ ظن فرع ہے نقل ہے کہ جس آپ کی نظر

جوانی مین ایک عورت پر پڑ گئی تھی آپ نے فرمایا ہاے وہ کیا حال تھا جو میرے اوپر گذرا کہ بعد
مدت مدید کے اسکا عوض اب لیتے ہین پھر آپ نے سیڑھی سے نیچے کی طرف دیکھا اور خادم سے کہا
جو کوئی اس طرح اوپر دیکھے گا اسیطرح نیچے دیکھیگا پھر حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آپکے روبرو آئے اور
بلند آواز سے کہا کہ اَلَم نَنْھَکَ عَنِ العَالَمِینَ ۔ اور کہا ما التصوف اے حلاج آپنے فرمایا کمترین درجہ
تصوف کا یہ ہی کہ تو دیکھ رہا ہی کہا کہ بلند ترین درجہ کونسا ہی آپ نے فرمایا تجھے وہانتک پہونچ نہین
پھر لوگون نے پتھر پھینکنے شروع کیے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سب کی موافقت کو ایک مٹی کا
چھوٹا سا ڈھیلا اٹھا کر آپ کی طرف پھینکا حضرت حلاج نے ایک آہ بھری لوگون نے پوچھا کہ حضرت
اتنے لوگون نے پتھر آپکے مارے آپنے کچھ آواز منھ سے نکالی اب ذراسی مٹی کے ڈھیلے پر آہ بھرنے کا
سبب کیا ہی آپنے فرمایا وہ لوگ نہین جانتے اسوجہ سے معذور ہین اور اسکے ناگوار گذرنے کا یہ سبب ہے
کہ وہ جانتا ہے کہ نہین پھینکنا چاہیے پھر دار کی سیڑھی پر آپکے ہاتھ کاٹے آپ ہنسے لوگون نے کہا یہ ہنسنے
کا کیا موقع ہے آپنے فرمایا یہ ظاہری ہاتھ کاٹنے آسان ہین ایسے مرد ہین کہ ہمارے صفات کے ہاتھ کو جس نے
ہمت کا تاج عرش کے سر سے اتارا ہی قطع کرین پھر آپکے دونون پانون کاٹے آپ مسکرائے اور فرمایا
اگرچہ مینے دنیا کا سفر ان پانون سے کیا ہی لیکن انکے علاوہ دوسرے قدم بھی رکھتا ہون جو اب بھی
دونون جہان کا سفر کر سکتے ہین اگر تم قدرت رکھتے ہو تو ان قدمونکو کاٹو۔ پھر دونون ہاتھ خون آلودہ
منھ کو ملتے تھے یہانتک کہ آپکی کلائیان اور منھ خون سے لتھڑ گیا لوگون نے کہا آپ ایسا کیون کرتے ہین
آپنے فرمایا بہت خون مجھ سے بہ گیا مین ایسا خیال کرتا ہون کہ میرا منھ زرد ہو گیا ہوگا تم خیال کروگے
کہ یہ زردی بباعث خوف کے ہے اسلیے مین خون منھ کو ملتا ہون کہ تمھاری نظرون مین سرخرو دکھائی
دون کیونکہ مردون کے چہرے کا غازہ انکا خون ہے۔ لوگون نے کہا کہ ہمنے مانا کہ منھ کو تو آپ اسلیے سرخ کرتے
ہین یہ تو بتائیے کہ کلائیون کو کیون خون سے لتھیڑا ہے آپنے فرمایا وضو کرتا ہون لوگون نے کہا کیسا
وضو آپنے فرمایا رکعتان فی العشق لا یصح وضوءھما الا بالدم یعنے عشق مین دو رکعت ہین کہ وضو انکا
درست نہین مگر ساتھ خون کے پھر آپ کی آنکھین نکالین ایک قیامت لوگون مین برپا ہو گئی بعضے

ڈرتے تھے یعنے پتھر پھینکتے تھے پھر چاہا کہ آپ کی زبان کاٹیں۔ آپنے فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ کہ مین ایک بات
کہہ لون آپنے آسمان کی طرف مُنہ کرکے کہا الٰہی اِتنا بخش کہ یہ لوگ تیرے لیے مجکو دُکھ دے رہے ہین تو ان کو
بے نصیب نہ کیجیو۔ اور اِس دولت سے اِنکو بے نصیب نہ کیجیو الحمد للہ کہ اگر میرے ہاتھ اور پاؤن کاٹے تو تیری
راہ مین کاٹے اور اگر میرا سر تن سے جُدا کرتے ہین تو تیرے جلال کے مشاہدے مین کرتے ہین وارثے سر کے
پھر آپکے کان اور ناک چہرے سے جُدا کی لوگ پتھر مارتے ہی تھے کہ ایک بوڑھی چھاگل ہاتھ مین لیے آئی
جون ہی کہ اُسکی نظر حضرت منصور پر پڑی چلائی ارے اسکو پتھر مارو اور خوب زور سے مارو اِس مکار
نابکار کا حق تعالیٰ کی باتون سے کیا کام۔ آپکا آخری کلام یہ تھا حب الواحد افراد الواحد حب الواحد
افراد الواحد یعنے یکتائی دوستی یکتا کرکے دیکھتی ہی یکتا کو یکتائی سے اور یہ آیت پڑھی یَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ۔ یعنے جلدی کرتے ہین اُسکی جو
ایمان نہین لائے اُسپر اور جو لوگ کہ ایمان لائے ڈرتے ہین اُس سے اور جانتے ہین کہ وہ تحقیق
حق ہے۔ یہی آپ کا آخری کلام تھا۔ پھر آپکی زبان کاٹی۔ مغرب کا وقت تھا کہ خلیفہ کا حکم آیا کہ
اُسکا سر تن سے جُدا کردو۔ سر کاٹنے کے وقت آپنے ایک قہقہہ مارا اور جان بحق ہوئے۔ یہان
یہ سب شور و غل ہی مچاتے رہے وہان آپنے قضا کا گیند رضا کے میدان مین ڈالا اور ہر ایک
عضو سے آپکے شور اَنَا الْحَق کا پیدا ہوا پھر ہر ایک عضو کو پارہ پارہ کرڈالا صرف ایک گردن
اور پشت باقی رہی اُسیطرح پشت اور گردن سے آواز اَنَا الْحَق آتی تھی دوسرے روز کہا کہ ایسا نہو
کہ کوئی فتنہ برپا ہو پس آپکے کل اعضا کو بھی اکٹھا کرکے جلایا اُس راکھ سے بھی وہی آواز آتی تھی
اور وقت قتل کے جو قطرہ کہ خون کا زمین پر ٹپکا تھا اُسمین اَنَا الْحَق کا نقش بنا تھا جس طرح اُس
درویش کا کہ سر کاٹا تھا اُسکے خون سے اللہ اللہ کا نقش بنا تھا آخر کار مجبور ہوئے اور آپ کی راکھ کو
اُٹھا کر دجلے مین ڈالا پانی کی سطح پر وہی نقش بننے لگے اور ایک جوش و خروش پیدا ہوا آپنے
عالم حیات مین اپنے خادم سے کہا تھا کہ جب میری راکھ کو دجلے مین ڈالینگے تو پانی مین وہ جوش و خروش
پیدا ہوگا اور وہ طغیانی ہوگی کہ سارا بغداد غرق ہوجائیگا تو جب یہ حالت دیکھے تو میری گدڑی دجلے کو جا

جاکر دکھا یعنی دریا ایک آفت برپا ہوگی خادم نے جب دیکھا کہ پانی میں جوش پیدا ہوا فی الفور آپ کی گدڑی لیجا کر دجلے کو دکھائی پانی ٹھہر گیا اور وہ سب اکھ اکٹھا ہو کر کنارے آلگی لوگون نے اُس راکھ کو نکالکر زمین میں دفن کیا کسیکو اہل طریقت سے یہ درجہ حاصل نہیں ہوا ایک بزرگ نے اہل حقیقت کی طرف خطاب فرماکے کہا ہی کہ جب منصورؒ کے معاملے پر نظر کرتا ہون کہ اُسکے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا تو میں حیران ہوتا ہون اور نہیں جانتا ہون کہ روز قیامت کو ان مدعیون کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا حضرت عباسہ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کل قیامت کو حسین بن منصورؒ کو قیامت کے میدان میں زنجیروں سے باندھکر لائینگے کیونکہ اگر بغیر باندھے لادینگے تو تمامی قیامت کے میدان اُلٹ پلٹ کردیگا۔ نقل ہے کہ ایک نے مشائخون سے فرمایا ہی کہ جس رات کو منصورؒ کو دار پر چڑھایا ہی میں اُس رات صبح تک دار کے نیچے نماز میں مشغول رہا جب دن نکلا تو ایک ہاتف نے آواز دی۔ اطلعنا علی سر من اسرارنا فافشی سرنا فھذا جزاء من یفشی سر الملوک یعنی ہمنے اُسکو اطلاع دی ایک راز پر اپنے رازون سے اور اُسنے اُس راز کو ظاہر کیا یہی ہی سزا ایسے شخص کی کہ جو بادشاہون کا راز ظاہر کرے۔ نقل ہے کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اُسی رات کو آپ کی قبر پر گیا اور تمام رات نماز پڑھی جب تڑکا ہوا تو مینے مناجات کی اور کہا الٰہی یہ ایک مومن بندہ تھا اور عارف اور موحد اور محبت ایسے بلا میں اُسکو مبتلا کیون کیا حضرت شبلیؒ فرماتے ہین کہ یہ کلمات میری زبان ہی پر تھے کہ مجھکو نیند آگئی مینے خواب میں ایسا دیکھا کہ قیامت قائم ہی اور حق تعالےٰ کا حکم ہوتا ہی کہ یہ معاملہ ہمنے منصورؒ کے ساتھ اسلیے کیا کہ ہمارا راز غیر سے کہتا تھا اور وہ راز کہ جو اُسکو دریاے دجلہ میں ہمسے کہنا چاہیے تھا اغیار سے کہتا تھا۔ اور حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے ایک دربار آپ کو خواب میں دیکھا مینے پوچھا کہ حق تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا مجھے صدق کے محل میں اُتارا اور نوازش فرمائی مینے کہا اُن لوگونکے ساتھ کیا کیا آپنے فرمایا ہر دو جماعت پر رحمت فرمائی ایک جماعت پر تو اسلیے رحمت فرمائی کہ اُنھون نے مجھے جانا اور مجھپر مہربانی کی اور دوسری جماعت پر اسلیے رحمت کی کہ اُنھون نے مجھکو نہ جانا اور حق کے واسطے مجھسے عداوت کی یہن دونون جماعت کے لوگ معذور تھے

اسلیے قابل رحمت ہوئے۔ ایک اور شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ قیامت کے میدان میں کھڑے
تھے ایک جام آپ کے ہاتھ میں اور ستر حُوریں گرد بیٹھیں۔ پوچھا یہ کیا معاملہ ہے کہا کہ وہ جام سر بریدوں کو
دیتا ہوں حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب منصور رحمۃ اللہ علیہ کو دار پر چڑھایا تو مینے دیکھا کہ ابلیس آپ کے
سامنے آیا اور کہا ای شیخ آپنے انا الحق کہا اور مینے انا خیر کہا آپ پر رحمت کی اور مجھ پر لعنت اسکا
سبب کیا ہے آپنے فرمایا تو نے انا اپنے ہی واسطے اور خودی سے کہا اور مینے اپنے سے خودی کو دور کیا
یہی فرق ہے کہ مجھ پر رحمت کی اور تجھ پر لعنت اسمیں نکتہ ہے جان جاؤ کہ مین بنانا خوب نہیں اور مین پنے کو
اپنے سے دور کرنا نہایت خوب ہے۔ اللہ کی رحمت انکی روح پاک پر ہو۔

اٹھتروان باب حضرت ابو بکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ معظم مسند غایت وہ موحد مقصد ولایت وہ بحر رموز دقائق وہ خضر کنز حقائق وہ دارای صفت قابضی و باسطی قطب
جہان حضرت ابو بکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے مشائخوں سے کامل ترین تھے اور شیخ الشیوخ اپنے وقت کے اور
عالی ترین اصحاب اور بہت بڑی ہمت رکھنے والے تھے حقائق اور معارف میں کسی شخص نے آپ سے آگے قدم نہ رکھا
اور توحید اور تجرید اور تفویض میں سب پر سابق تھے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب کے پیشوا اور
مقدم تھے کہتے ہیں کہ آپ فرغانہ کے باشندے تھے شہر واسط میں قیام پذیر ہوئے ہر ایک کی زبان سے
موصوف اور ہر دل میں مقبول تھے کیونکہ جسمیں نفسانیت نہیں ہوتی کوئی اس سے عداوت نہیں کرتا۔
عبارات آپ کی دق اور اشارات مشکل اور معانی عجب اور کلمات بلند تھے کہ ہر شخص کو قدرت نہ تھی
کہ سمجھ سکے اور ہر فن علوم میں کمال رکھتے تھے اور جو ریاضتیں اور مجاہدے کہ آپنے کھینچیں اور کیے امکان سے
باہر ہیں اور توجہ کہ تمامی امور میں حق تعالی کی طرف رکھتے تھے کسی کو میسر نہ تھی اور توحید کا ذکر
کسی نے آپ سے بہتر نہیں کیا۔ نقل ہے کہ آپ کو ستر شہروں سے باہر کیا اور جس شہر میں کہ جاتے
تھے جلدی سے آپ کو نکالتے تھے جب آپ باورد میں پہونچے تو ٹھہرے وہانکے لوگ آپکے معتقد ہو گئے

آپ نے اُنکے روبرو وعظ کہنا شروع کیا پر افسوس اُنھون نے آپکے کلمات کو نہ سمجھکر عجب عجب باتین
نکالین آخرکار آپ وہان سے بھی راہی ہوئے اور مرو کی طرف گئے اہلِ مرو نے آپکے کلام کی باریکی کو
سمجھا اور آپ آخر عمر تک وہان رہے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ نے اصحاب سے فرماتے تھے کہ جب سے
کہ ابوبکر واسطی بالغ ہوا ہے دن اُسکے کھانے کی گواہی نہین دیسکتا ہے اور رات اُسکے سونے کی گواہی نہین
دیسکتی ہے اور آپنے فرمایا کہ مین ایک روز ایک باغ مین دینی کام کے لیے گیا ایک چھوٹی سی چڑیا میرے
سر پر آکر اُڑنے لگی مینے یونہی اُسکو پکڑ لیا اور ہاتھ مین لیے رہا اسی اثنا مین ایک اور چھوٹی چڑیا
آئی اور میرے سر کے اوپر ایک شاخ پر بیٹھکر چیخنے لگی مجھے خیال ہوا کہ یا تو یہ اسکا بچہ ہے یا اسکا جوڑا
مجھے ترس آیا مینے جو اُسکو چھوڑا تو فوراً وہ مجھے نہایت رنج ہوا اور اُسی گھڑی سے بیمار پڑگیا اور ایک
برس تک بیمار رہا ایک رات مینے جناب رسالتمآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین
دیکھا مینے کہا یا رسول اللہ پورا ایک برس ہوگیا ہے کہ مین نماز بیٹھکر ادا کرتا ہون نہایت کمزور ہوگیا ہون
اور بیماری نے اپنا پورا پورا اثر مجھ مین کرلیا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ یہ اُسکا سبب ہے کہ شکت منک
عصفور فی الحضرۃ یعنے ایک چڑیا نے تیری شکایت حضور مین کی ہے معذرت بے سود ہوگی اسکی بعد
ایک بلی نے گھر مین بچے دیے تھے مین بیماری کی حالت مین تکیے سے لگا بیٹھا تھا اور کچھ فکر مین تھا
اسی اثنا مین مینے دیکھا کہ ایک بڑا سانپ بلی کے بچے کو منھ مین لیے جاتا ہے مینے اپنی لاٹھی اُس سانپ کے
ماری اُسکے منھ سے بلی کا بچہ چھوٹ گیا اُسی دم بلی آئی اور اپنے بچے کو منھ سے اُٹھا لے گئی مین تو
اُسیوقت تندرست ہوگیا اور بیماری گھٹنے لگی اور مینے نماز بھی کھڑے ہوکر ادا کی مینے اُسی رات کو
حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا مینے عرض کی یا رسول اللہ مین تو آج اچھا ہوگیا
آپنے فرمایا اسکا سبب یہ ہوا کہ شکرت منک ہرۃ فی الحضرۃ یعنے ایک بلی نے حضور مین تیرا شکریہ ادا کیا
نقل ہے کہ آپ ایک روز گھر مین اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے اُس گھر مین ایک روزن تھا اکبارگی دھوپ اُس
روزن سے آئی اور ایک لاکھ ذرون کے قریب تھرتھراتے نظر آئے آپنے فرمایا تمھین ان ذرون
کی حرکت سے کچھ تشویش تو نہین معلوم ہوتی اصحاب نے عرض کیا نہین آپنے فرمایا مرد موحد وہی ہے کہ اگر

دونوں جہان اور دونوں عالم اور جو کچھ کہ اُنکے اندر ہی اسیطرح حرکت میں آوے تو ذرے کے برابر اُسکے
دل میں پریشانی نہ سماوے اگر موحد ہی۔ آور فرمایا اَلذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَرِیْمٌ اَکْثَرُ غَفْلَۃً مِّنَ النَّاسِ لِذِکْرِہٖ یعنے
خدا اسکی یاد کے یاد کرنیوالے اُنکو اُسکی یاد کے فراموش کرنیوالے سے غفلت زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ جب ذاکر
حق کو یاد رکھتا ہی اگر اُسکے ذکر کو بھول بھی جاوے تو نقصان نہیں ہاں البتہ یہ نقصان ہی کہ حق تعالیٰ کے
ذکر کو یاد رکھے اور اُسکو بھول جاوے کہ یہ ذکر غیر مذکور کا ہوگا پس حق سے روگردانی کرنا ذکر کے قصور سے حق کو
نہ یاد کرنیوالے کی غفلت سے زیادہ تر غفلت ہے کیونکہ حق کو بھولنیوالا یہ نہیں سمجھتا کہ میں حق کے حضور میں حاضر
ہوں پس بے حضور کا یہ سمجھنا کہ میں حضور میں حاضر ہوں اُس شخص سے جو سمجھتا ہی کہ میں حضور میں حاضر نہیں
ہوں زیادہ غفلت کی بات ہی یہی وجہ ہی کہ طالبان حق کی ہلاک اُنکی تصور باطل میں ہی جہاں کہ تصور
بڑھا کام گھٹا اور جہاں کہ کام بڑھا تصور گھٹا۔ اور تصور کی حقیقت عقل کی ہمت سے وابستہ ہوتی ہی اور
عقل ہمت سے حاصل ہوتی ہی اور ہمت کو اس ہمت کے ساتھ کچھ نزدیکی نہیں اور بندہ خواہ حاضر ہو خواہ غیر حاضر
ذکر کی اصل یہ ہی کہ جب غیر حاضر اپنے سے غائب ہو اور حق سے حاضر تو وہ ذکر میں نہیں بلکہ مشاہدے میں ہے
اور جب اپنے سے حاضر ہوا اور حق سے غیر حاضر تو وہ ذاکر نہیں اگرچہ ذکر کرے اسلیے کہ وہ غیر حاضر ہی اور حاضر نہ ہونا
سراسر غفلت ہی۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ نے ایک بیمار خانہ میں ایک دیوانے کو دیکھا کہ وہ ہای ہو کر رہا تھا
اور چیخیں مار رہا تھا آپ نے فرمایا کہ ایسی بھاری بھاری بیڑیاں تو تمھارے پاؤں میں پڑی ہیں اسپر
بھی تم خاموش نہیں رہتے ہای ہو مچاتے ہو یہ کیا موقع ہی اُسنے کہا آپ بڑے نادان ہیں بیڑیاں میرے
پاؤں میں پڑی ہیں میرے دل پر تو نہیں ہیں۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ یہودیوں کے قبرستان کی طرف
جا رہے تھے کہیں آپکے منہ سے نکل گیا کہ یہ قوم معذور ہی اور انکو کوئی عذر نہیں ہے لوگوں نے اس بات کو
سن لیا آپکو کھینچتے قاضی کے دروازے تک لے گئے قاضی نے آپکو ڈانٹا کہ کیا بات ہی کہ آپنے کہی
کہ یہود معذور ہیں آپنے فرمایا جبکہ اُسکا حکم ہو معذور ہیں۔ نقل ہے کہ آپکا ایک مرید تھا ایکبار جمعے
کے روز جمعہ غسل کرکے مسجد کی طرف روانہ ہوا اتفاق سے راہ میں گر پڑا تمام چہرہ اُسکا چھل گیا ناچار
اُسکو پھر لوٹنا پڑا آیا غسل کیا آپنے فرمایا اس صدمے سے خوش ہو کیونکہ جب تیری سے خوش ہیں تو تکلیف

تجھے ہونچا تو ہین اور اگر تیرے ساتھ ایسا معاملہ نکرین تو جان کہ تجھ سے فارغ ہین۔ نقل ہے کہ
ایکبار آپ نیشاپور مین آئے حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب سے آپنے پوچھا کہ تمھارے پیرنے تمکو
کیا تعلیم فرمائی ہے انھون نے کہا یہ کہ عبادت ہمیشہ بجا لاؤ اور تقصیرات پر نظر رکھو آپنے فرمایا یہ تو گبر محض ہے
کیون نہ کہا کہ خدا کے دیدار کے مشاہدے اور اسکی معرفت کی رغبت نہین دلاتا۔ نقل ہے کہ حضرت شیخ
ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ نے جب ارادہ مرو کا آپکی زیارت کے خیال سے کیا تو فرمایا کہ استنجے کے لیے ڈھیلے
تو بھری ہین پھر ابو خادمون نے عرض کیا خواجہ کیا مرو مین ڈھیلے نہ ملینگے یا اور کوئی راز ہے حضرت ابو سعید نے
فرمایا وہ قرارگاہ حضرت شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اور وہ اپنے وقت کے موحدون سے ہے خاک مرو کی خاک زندہ ہے
مین جائز نہین رکھتا کہ زندہ خاک سے استنجا کرکے اس خاک کو نجس کردون۔ حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات
یہ ہین کہ فرمایا حق کی راہ مین خلق نہین ہے اور خلق کی راہ مین حق نہین ہے۔ اور فرمایا جسنے کہ رخ اپنی طرف کیا
دین کی طرف اپنی پشت کی اور جسنے کہ رخ دین کی طرف کیا اپنی نسبت اپنی ہی طرف رکھی کہ جہان کہین کہ تو ہے
تو ہے جتنا تیرا ہی کچھ ہے اور خلاف راہ ہے اور جہان کہین کہ نامرادی ہے مجال نہین وہین ہے۔ اور فرمایا شرع توحید
اور حق توحید شرع توحید کا گذر دریاے نبوت تک ہے۔ اور حق توحید بحر محیط ہے۔ شریعت کی راہ سمع بصر قال
شناخت حال کے اسباب سے پر ہے اور یہ سب اسباب اثبات کے خواہان ہین پس غیر و اثبات سے شرک پایا جاتا ہے
اور وحدانیت شرک سے منزہ اور پاک ہے جسکو کہ ایمان کہتے ہین وہ شرک ہے جو کہ مین روان ہے ایمان
بڑی شے ہے بشرطیکہ خدا کے ساتھ ہو ورنہ شرک ہرگز پسند نہین اسیطرح معرفت علم حال۔ اور یہ مخلوق
آفرینش کے دریا مین ڈوبی ہوئی ہے اور انکی دستگیری کا اسباب انبیا علیہم السلام کے ذریعے سے
جسکی بدولت خلقیت اور بشریت کے دریا سے گذر کر وحدانیت کے سمندر مین غرق ہوتے اور بالکل ہلاک
ہوجاتے ہین کہ پھر پتا نہین ملتا کہ کہان گئی۔ شرع توحید مثل چراغ کے ہے اور حق توحید مثل آفتاب کے
جس طرح کہ جب آفتاب نے جہان آراستہ کرنیوالے چہرے سے نقاب کو اٹھاتا ہے چراغ کا نور نیستی کے
جہان کی طرف راہی ہوتا ہے حالانکہ چراغ موجود ہوتا ہے پر اسکا ہونا نہونا یکسان ہوتا ہے اور ظاہر ہے
کہ چراغ کے نور کو آفتاب کے نور کے ساتھ کیا نسبت ہے اسیطرح شرع توحید صورت پذیر ہے حق

محویت پذیر نہین زبانِ ظاہری محویت پذیر ہی زبان باطنی محویت پذیر نہین - اور جب مرد دل تک پہونچتا ہی زبان گونگی ہو جاتی ہی اور دل و جان سے محو ہو جاتا ہی اسوقت جو کچھ کہتا ہی اللہ کی جانب سے ہو جاتا ہی اور یہ بات ذات مین نہین صفات مین ہی صفت بدل جاتی ہی لیکن ذات نہین بدلتی جیسے جب کہ آفتاب پانی پر چمککر پانی کو گرم کرتا ہی پانی کی صفت بدل جاتی ہی پر پانی کی ذات نہین بدلتی - اور فرمایا حق تعالی نے اغیار کے حق مین کہ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاۗءٍ یعنی صورت مین زندہ ہین اور صفت مین مردہ ہین - زندگانی وہ ہو کہ ذات حیات سے متمتع ہووے - اور وہ یعنی اغیار وجود کی حیات کے نقصان پانے ہوئی ہین اور یہ بھی اِس فقرہ کا ترجمہ ہو سکتا ہی - کہ وہ یعنی اغیار عالم ہستی مین زندہ مشہور ہین ورنہ عالم بالا کے اعتبار سے مردہ ہین - اور حق تعالی مومنون سے خبر دیتا ہی بَلْ اَحْیَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یعنے بلکہ وہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس - پس مرد کو لازم ہی کہ حق تعالی کی راہ مین جانباز ہی معدومی اختیار کرے یہ جماعت صوفیاے کرام کی معدوم ہی موجود ہی اور جماعت بیگانون کی موجود ہی معدوم ہی جو کوئی کہ اپنے سے زندہ ہی زندہ رہیگا ابد تک کالبد کی موت عدم نہین نہ کالبد کا عدم عدم ہی جہان کہ وجود ہی جان نامحرم ہی بیچاری کالبد کا تو کیا ذکر اور فرمایا توحید وجود کی شناخت کی قدرت کسی شخص کو نہین کسکی مجال ہی کہ وجود کے صحرا مین قدم رکھے جیسا کہ مشائخ نے کہا ہی اِثْبَاتُ التَّوْحِیْدِ فَسَادٌ فِی التَّوْحِیْدِ یعنے ثابت کرنا توحید کا فساد ہی توحید مین اور ایک پیر فرماتے ہین اَکْبَرُ ذَنْبِیْ مَعْرِفَتِیْ اِیَّاہُ یعنے میرا بڑا گناہ پہچاننا میرا اسکو ہی کہ اپنے وجود کے مقابلے مین اسکے وجود کا خطبہ پڑھتا ہی اپنے شرک پر گواہی دیتا ہی اور جو کہ اسکے وجود کے مقابلہ مین اپنے وجود کا خطبہ پڑھتا ہی اپنے کفر پر مہر کرتا ہی اور جو کہ اسکی ہستی کے مقابلے مین اپنی ہستی دیکھتا ہی کافر ہے - اور جو کہ اپنی ہستی کے مقابلہ مین اسکی ہستی طلب کرتا ہی ناشناختہ ہے - جسنے آپ کو دیکھا اسکو نہ دیکھا اور جسنے اسکو دیکھا آپ کو نہ دیکھا اور جسنے بیخود ہو کر اپنی جان اسپر نثار کی مرتبہ عزت کو پہونچا حق تعالی نے اسکو اپنی پاک درگاہ سے خلیفہ بنا کر بھیجا تاکہ انسانیت کی ولایت مین اسکا نائب ہو اور اسکو یعنی حق تعالی کو خلق کو دکھادے اور خود درمیان نہ رہے پس ایسے نائب کو نہ عبارت ہو اور نہ اشارت نہ زبان ہو نہ دل نہ دیدہ ہو

نہ حرف ہے نہ صوت ہے نہ کلمہ نہ صورت نہ فہم نہ خیال نہ شرک۔ اگر عبادت کرے کفر ہووے اور اگر
اشارت کرے شرک ہووے اور اگر کہے میں جانتا ہوں نادانی ہووے اور اگر کہے میں نے پہچانا ہے فضولی ہووے
اور اگر کہے میں نے نہیں پہچانا مخذول و مردود ہووے ایک عدم ہووے وجود میں اور ایک وجود ہووے
عدم میں نہ موجود ہووے حقیقت پر اور نہ معدوم ہو حقیقت پر اور کبھی موجود ہووے حقیقت پر
اور کبھی معدوم۔ عبارت محرم راہ توحید نہیں ہے اور مشنو یعنی سننا محرم راہ توحید نہیں ہے
اور دانست محرم راہ توحید نہیں ہے۔ خیال۔ توہم۔ ظن یہ سب حدوث کی گرد سے ٹھہرے ہیں
اور توحید اپنی پاکی کے جہان میں پاک ہے اور منزہ ہے گفت و شنود عبارت اشارت دید۔ صورت
خیال حس حیات وغیرہ سے یہ تمامی بشریت کی لوث سے آلودہ ہیں اور شناخت توحید بشریت
کی لوث سے پاک و منزہ ہے وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کا یہ تقاضا ہے کہ آئینت بشریت کے ساتھ وہ
کام کرے کہ موسیٰ علیہ السلام کے عصا نے فرعون کے ساحروں کے ساتھ کیا وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ
یعنے حق تعالیٰ غالب ہے اپنے کام پر حق تعالیٰ کا نور تمامی چیزوں کو اپنی بنیاد میں لیے کہہ رہا ہے
کہ وجود کے صحرا میں مت آؤ کہ غیرت کی آگ سب کو جلا دیگی ہم خود تمہارا رزق تمکو پہونچا رہے ہیں
اسرار مشائخ روضۂ توحید ہے نہ عین توحید جہاں کہ اسکی کبریائی اور بزرگی کا ذکر ہے خلق کا
وجود و عدم ہر دو ایک ہے۔ اور جہاں کہ جبروتی کا ذکر ہے خلق کا افتقار اور انکسار اور افتخار
ایک ہے۔ یہ خلق وہاں کہ قدرت ہے آشکارا ہے اور جہاں کہ توحید ہے فانی اپنا انکار نہیں کر سکتے
کیونکہ اپنے انکار میں قدرت کا انکار ہے۔ اپنا اثبات بھی نہیں کر سکتے کیونکہ توحید میں فساد پڑتا ہے
نہ روے اثبات ہے نہ روے نفی۔ یہی مثبت یہی منفی۔ قدرت تجکو ظاہر کرتی ہے۔ وحدانیت
معزول کرتی ہے۔ اور فرمایا تمامی آسمانوں اور زمینوں میں تسبیح اور تہلیل کی زبان ہے۔ لیکن
دل نہیں ہے۔ دل وہ معنی ہے کہ سواے حضرت آدم علیہ السلام اور انکی اولاد کے کسی کو نہیں ہے اور دل
وہ ہے کہ راستہ شہوت اور نعمت اور ضرورت اور اختیار کا تجپر بند کرتا ہے اور رستہ تیرا کھولتا ہے دل
کی زبان چاہیے کہ تجھے اپنی طرف بلاوے نہ قول کی زبان۔ مرد چاہیے کہ گنگ ہو کر گویا ہووے نہ

ہوکر گننگ - مردود ہو کر اُس معبود کو جو اُسکے پیرہن میں ہے یعنے نفس کو دابے اور اُسپر غضب کرے اور
اُسپر قہر کرنے میں کوشش کرے نہ شیطان پر لعنت کرنے میں ابلیس کہتا ہے کہ اے بندے میرے چہرے
کا آئینہ بناکر تیرے آگے رکھا ہے اور تیرے چہرے کا آئینہ بناکر میرے آگے رکھا ہے میں تجکو دیکھکر اپنے اوپر
روتا ہوں اور تو مجکو دیکھکر اپنے اوپر ہنستا ہے پس طریقت کی راہ اُس سے سیکھ کیونکہ اُسنے غیر حق کے سامنے
سر نہ جھکایا اور راہ باطل پر نہ چلا عالم کی ملامت قبول کی - اور اپنی راہ میں مرد نکلا - تو تو اپنے دل سے
فتوی لے کہ اگر دونوں جہان تجھپر لعنت کریں تو تیرا دل چھوٹے گا یا نہیں یعنی ذرا اپنے دل میں غور کر کہ
تجکو ہر دو جہان کی ملامت اور لعنت پر کیا کچھ ملال ہوگا پس سنبھل اور اس راہ میں قدم مت رکھ اور اگر
تو خیال کرتا ہے کہ یہ بات باعث ملالت خاطر نہوگی تو بسم اللہ یہ شربت پی اگر تو دونوں جہان میں
ایک گھانس کی پتی کو بھی حقارت کی آنکھ کے خلاف دیکھیگا عہد الست کی کنجی واپس کیے ہوئے
ہوگا یعنے اگر ان دونوں جہان کی ادنی سے ادنی شے کو تو نے نظر قبول سے دیکھا تو ایسا سمجھ لے
کہ عہد الست کے خلاف کیا اور بالکل عہد کو توڑ دیا جب تک کہ بال بال سے کہ تیرے تن پر ہے تو نافرمان
اور روگردان نہووے اور وہ بھی یعنی ہر بال تیرا منکر نہو جاوے تیری تولا اور دوستی حضرت عز و علا
کے ساتھ کامل نہوگی - ایسی چیز کو مت طلب کر کہ وہ چیز خود تیری طلب میں ہے یعنے بہشت - اور
اُس چیز سے مت بھاگ کہ وہ چیز خود تجھ سے بھاگتی ہے یعنے دوزخ تو حضرت کبریای ذوالجلال سے
اُس چیز کی درخواست کر کہ جب وہ تیری ہو جاوے تو تو ساری چیزوں کو اپنے آگے کمر بستہ دیکھے اور
فرمایا ہے ایک جزو تیرا اجزا سے ایسا ہونا چاہیے کہ ایک دوسرے جزو کے حق میں محو ہو کیونکہ دوئی
دین کی راہ میں شرک ہے نہ زبان جانے کہ آنکھ نے کیا دیکھا اور نہ آنکھ جانے کہ زبان نے کیا اور کہا
اسیطرح ہر چیز کہ تیرے سے نسبت رکھتی ہے شوا پید آیت میں محو ہو جاوے - محو اور فقر کا ذکر کرتے ہیں
یہ ایک بہت بڑا ظلم ہے ایک دوسرے کو نفی کرتے ہیں اور آپ کو اثبات کرتے ہیں - نشان اُسکا کہ مرد
کو صحرائے حقیقت میں لائے ہوں وہ ہے کہ تمامی پوششوں اور پردوں کو اسطرح اُسکی آنکھ کے
آگے سے اٹھایا ہو کہ وہ سوا تمامی چیزوں کے ہو نہ کوئی چیز سوای اُسکے - اور فرمایا کہ بندہ

حقیقت مین وہ ہی کہ اُسکی گفتار اُس تک پہونچے اور اُسکو سخن نہ رہا ہو اور وہ اپنے اُس
سخن کہنے سے آزاد ہو اور سخن کہ رُخ طرف حضرت کے رکھتا ہو وہ ہوتا ہی کہ سُننے والے کو ملال کبھی
نہین کرتا اور مخالف اور موافق کی مہربانی کرتا ہی اور کہنے والے کو تقویت زیادہ ہوتی ہے
اور جو سخن کہ سُننے والے کو مفلس کرے اور پھر دو عالم کو اُسکے ہاتھ سے باہر کرے یہ سخن نفس کے فتوی سے
حلم سے کہتا ہی اور نفس معرفت کی زبان سے وہ سخن خلق کے درمیان ظاہر کرتا ہی کہ وہ اپنے غرور مین گرفتار رہے
اور خلق اسکے غرور کے پناہ مین ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ یعنے ایک کا غرور دوسرے سے زیادہ ہو جاتا ہی
جو کوئی اس کہنے والے کی بات سُنتا ہی زندگانی کے چشمون سے جو چشمہ اُسکے سینے مین ہی خشک ہو جاتا ہی
ہرگز اُس چشمے سے حکمت نہین اُبلتی. جو کہ اپنے گھر سے باہر آوے اور پھر راستہ اپنے گھر کا جانتا ہو کہ اُسکی
طرف واپس آ سکے ایسے شخص کو طریقت مین سخن کہنا مسلّم نہین ہے. درویش دل کے نور سے چلتا ہی لوگ
عصا کے ذریعے سے چلتے ہین اسلیے کہ اندھے ہین. اور جو کہ جانتا ہی کہ کیا کہتا ہی اور کہان سے کہتا ہے اور
کسکے سامنے کہتا ہی اُس شخص کو سخن مسلّم نہووے. اور جسطرح کہ عورتونکو حیض ہوتا ہی اسیطرح مریدونکو راہ ارادت
مین حیض ہے اور وہ حیض مرید کو سخن سے ساقط کر دیتا ہی اور کوئی ہوتا ہی کہ اُسی مین رہ جاتا ہی اور ہرگز
پاک نہین ہوتا اور کوئی ہوتا ہی کہ اُسکو حیض نہین ہوتا ہمیشہ طاہر رہتا ہی کسی چیز کو وہ منفعت نہین ہے
کہ سخن کو اور سخن ایک صفت ہے صفاتِ ذات سے اور تمامی انبیا علیہم السلام متکلم یعنے کلام کرنیوالے
ہوئے ہین ولیکن ہمکو سخن اُس شخص کے ساتھ ہی کہ دعوی کرے کہ اُسکو زبان غیب ہے. مرد کو چاہیے کہ گوینده
اور خاموش ہووے اور خاموش گوینده کیونکہ یہ سخن گویائی اور خاموشی کے سوا ہی. سب سے پہلے زبان کا چشمہ
چاہیے کہ بند رہے تا کہ دل کا چشمہ کُشادہ ہووے ہزارون زبانون فصیح کو کہ اللہ اللہ کہنے والی ہین تو
زبانی یعنے داروغہ دوزخ کے ہاتھ مین دیکھیے گا دوزخ مین پر ایکدل خداشناس کو تو نہ دیکھیے گا
دوزخ مین. مرید صادق کو پیرون کی خاموشی سے زیادہ فائدہ ہوتا ہی بہ نسبت اُنکی گفتار کے. اور فرمایا
ایک خلعت بھیجا زہر آمیختہ. جیسے کہ کسی کو شربت دیوین زہر ملا ہوا. ایک کو کرامت ایک کو قربت
ایک کو حکمت ایک کو شناخت جو کوئی کہ خلعت کا عاشق ہوا اُس چیز سے کہ مقصود ہے باز رہا اور یہ

تمامی مقامات عالم شرع مین ہین اُن لوگونکے لیے کہ شرع کی روشنی مین چلتے ہین زہد ورع توکل تسلیم
تفویض رضا اخلاص یقین یہ تمامی بھی داخل شرع ہین۔ اور منزل اہل روح کی وہ ہے کہ دل کی
سواریون پر سفر کرین۔ اور یہ تمامی روح کی درگاہ پر فراش ہین پردے اٹھاتی ہین تاکہ روح کی ضیاء
روشنی سے نزدیک اور نزدیک تر ہووین اور وہ لوگ کہ روح کے مرکب پر سفر کرتے ہین اُن احوال اور
صفات کو وہان گذر نہین وہان نہ زہد ہے نہ ورع نہ توکل نہ تسلیم نہ مثل انکے مردون کی رفتار
چاہیے کہ روح پر ہو جیسے مرکب اسکا کہ روح ہے نشان پذیر نہین ہے جو کہ تجکو راہ سے کوئی خبر دیوے اپنے نفس
کی صفات سے خبر دیتا ہے کیونکہ یہ حدیث و بات نشان پذیر نہین ہے طلب سے پاک ہے اور نظر سے پاک ہے
جسکو کہ تو دیکھے طلب کا کمر بند کمر پر باندھی ہے ہر چند زیادہ بڑھے گا دور تر پڑیگا کیونکہ بندون کو
سُنا دیا ہے کہ ہمارا کام علت سے پاک ہے اور نظر علت ہے ہمنے تمھاری طلب کو وجود کے دامن پر باندھا ہے
کرم کے حکم سے اور ہمنے نمود کو دید کے دامن پر باندھا ہے نمود وہ ہوتا ہے کہ تمکو نظر مین لاتا ہے نہ نظر
علت دیدہ ہووے اور فرمایا یہ خلق عبودیت کے عالم مین غوطہ زن ہوئی کوئی شخص تہ تک نہین پہونچا
اور کوئی شخص اس عبودیت کے دریا کو عبور نہ کرسکا جب تو اسکے راز کو جان جائیگا بندگی تجھ سے
درست آویگی اور اہلِ حقیقت کی راہ عدم مین ہے جب تک کہ عدم انسان کا قبلہ نہو راہ نظر نہ آوے۔ اور
اہلِ شریعت کی راہ اثبات مین ہے جو کوئی کہ اپنی ہستی کی نفی کرتا ہے زندیقون مین جا ملتا ہے لیکن حقیقت
کی راہ مین اپنی اثبات کی ہستی نہین چاہیے جو کوئی کہ حقیقت کی راہ مین اپنے کو اثبات کرتا ہے کفر
مین پڑتا ہے شریعت کی درگاہ پر اثبات چاہیے کرنا اور حقیقت کی درگاہ پر نفی۔ دیدۂ ظاہر سوا
ظاہر کے نہین دیکھتا اور دیدۂ صفت سوا صفت کے نہین دیکھتا اور یہ ذکر سوا ذات کے ہے اور سوا
صفت کے چاہیے کہ تیرے سینے کے دریا سے ایک مگر نکلے ذات کو نگل جانیوالا اور صفات کو نگل جانے والا
اور صورت کو ہضم کر جانے والا تاکہ ہر وصف اور صورت کہ عالم مین ہے اُسکو نگل جاوے تب کہین
مردوان ہووے وَلَا تَبْقیٰ فِی الدَّارِ دَیَّارٌ۔ دولت سعادت عدم مین پوشیدہ ہے اور شقاوت وجود مین
عدم کی راہ قہر مین ہے اور وجود کی راہ لطف مین۔ اور یہ خلق عاشق وجود اور بھاگنے والی عدم سے ہے۔

اسلیے نہ عدم کو جانتے ہین نہ وجود کو۔ یہ چیز جسکو خلق وجود جانتی ہی حقیقت کے اعتبار سی وجود نہین ہے۔ بلکہ عدم ہی۔ اور جس چیز کو کہ عدم جانتی ہی وہ عدم نہین ہے عدم اِن جوانمردون کا محو پر اشارہ کرنا ہی کیونکہ عدم ہونا عین وجود ہی اور محو ہونا عین اثبات ہی پر ذات اُسکی حدوث سی پاک ہین۔ بلکہ ایک ایسا وجود ہی کہ اُسکا ایک طرف حیات کی رقم رکھتا ہی۔ لَم یَکُن فَکَان۔ اور فرمایا مُرید اوّل قدم مین مختار ہوتا ہی جب بالغ ہوتا ہی اختیار اُسکو نہین رہتا۔ اُسکا علم اپنی جہل و نادانی کو دیکھتا ہی ہستی اُسکی اپنی نیستی کو دیکھتی ہے اُسکا اختیار اپنی بے اختیاری کو دیکھتا ہی اس سے زیادہ بیان کرنا نہ چاہیے کیونکہ اس معنی سی عبارت اور اشارت محرم نہین۔ یہ معنی نہ قابل اشارت ہین نہ قابل عبارت نہ قابل حال نہ بود نہ نبود۔ اگر تو چاہی کہ مجاہدے کو جانے دجانے کا کیونکہ ملک بغداد اور روم مین مجاہدہ ہی۔ اور ملک اسلام مین مشاہدہ نقد و ربہی کہ جس مجاہدی مین کہ مشاہدہ نہووی وہ مجاہدہ نہووے جیسے کہ کوئی شخص کسی چیز کو پیشاب سے دھووے اور خیال کرے کہ پاک ہی گی میل کچیل چھوٹ جایگا پر وہ چیز ناپاک کی ناپاک ہی رہے گی۔ ایسے ہی ظاہر مرد کا باطن مرد کا ہی جہان کہ قدم اِن جوانمردون کا ہی تمامی مُرید مُشرک ہین اور ساتھ ریا کے اس واسطے کہ مُریدون کا ارادہ اور خبر کہ ہی وہ ایمان کی ضد ہی اور وہ کفر ہی اور توحید کی ضد ہی اور وہ تشبیہ ہی اور شک و ریقین کی ضد شک ہی یہ تمام حجابات ہین۔ یہ سب دروازے درگاہون مین ہین کہ مُریدون کو اُنپر گذرنا چاہیے اور اِن زُنّارون کو کاٹنا چاہیے۔ جس کام مین کہ تیرا نفس سمین موافق ہو ساتھ دل کے۔ دل کو اٹھا اُس سے۔ اور وہ کام کہ اُسمین خلاف نفس ہے اُسکو قبول کے خزانے مین بھیجتے ہین۔ اگرچہ عبادت کی صورت نہ رکھتا ہو۔ اُولٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّئَاتِہِم حَسَنَاتٍ۔ اور فرمایا تمام چیزین کہ جنکا کچھ نام ہے اور وجود مین آئین قدرت کی مُٹھی مین ذرے سے بھی کمتر ہین اور فرمایا جب حق ظاہر ہوتا ہی عقل معزول ہو جاتی ہی حق جسقدر مرد سے نزدیک تر ہوتا ہی عقل بھاگتی ہے کیونکہ عقل عاجز ہی اور ظاہر ہے کہ عاجز کی دریافت بھی عاجز ہے اور ربوبیت کی معرفت مقربان حضرت کے نزدیک عقل کا باطل ہونا ہے کیونکہ عقل عبودیت کے قائم کرنے کا آلہ ہے نہ حقیقت کے دریافت کرنے کا آلہ

اور جسکو کہ بندگی کے قائم کرنے مین مشغول کیا اور اُس سے حقیقت کی دریافت چاہی عبودیت
و بندگی اُس سے فوت ہوئی اور حقیقت کی معرفت تک نہ پہونچا اور فرمایا فاضلترین عبادت غائب
ہونا ہے اوقات سے اور فرمایا ہم ظاہر آئے ہوئے ازل و ابد کے ہین اور اسمین شک نہین ہے اور
ازل نشان ربانی ہے وقت ازل الآزال مین وہ کہ خلق کو اُسکے دیکھنے کے لیے بلایا اور فرمایا سخن راہ
معاملت مین نیک ہے لیکن حقائق مین ایک ہوا ہے کہ بیابان شرک سے نکلتی ہے۔ اور نکوئی ہے کہ عالم بشریت
سے ظاہر ہو اور فرمایا چار چیزین ہین کہ مناسبت نہین رکھتین اور عارف کے حال سے لاحق نہین ہوتین
زہد صبر توکل رضا کیونکہ یہ چار چیزین صفت قالبون کی ہین صفت روح اس سے منزہ ہے اور
فرمایا کہ فرزند ازل و ابد کا ہونا بہتر ہے فرزند اخلاص و صفا اور صدق اور حیا ہونے سے اور فرمایا
حق کی راہ مین نیست ہونا تجرید اور توحید مین ہونے سے بہتر ہے کیونکہ وہان لحاظ باقی ہے اور وہ ایک
منزل اور مقام یا مشرب گاہ ہے اور فرمایا جسنے کہ واحد کی یگانگی اور وحدانیت کو پایا وہ مقصود حق ہوا
اور جسنے کہ صفت نعت جلال اُسکی کو پایا حق اُسکا مقصود ہوا اور فرمایا ہر گناہ کہ ہو رعایت اور عنایت
اُسکی اصل اور جڑ کو تہ و بالا کرتی ہے اور ذرا بھی نشان اُسکا باقی نہین چھوڑتی اور فرمایا خداوند عز و جل
اگر تجھکو افلاس کی خواری اور درماندگی اور شکستگی مین دیکھے بہتر اُس سے کہ علم کے غرور اور معاملت کی عزت
کے جلوہ مین اور فرمایا جس کسی کا کہ مقصود یگانگی سے سوائے ذات خدا کے ہے وہ شخص زیان کار اور
نگونسار ہے۔ اور حق دار حق تعالے کو ایک کہنے کا وہ ہے کہ جسکی زبان سے بے قصد اور نیت لفظ ایک نکلے
اور راہ حق مین نیست ہو کے اور اپنی ہستی سے فنا اُسوقت یگانگی کا لفظ اُسکے حق مین قیام پکڑے
بغیر اُسکی ہستی اور نیت کے کیونکہ یہان ہستی کا کام کیا ہے۔ اور فرمایا جیسا کہ راست کہنے والون
نے راست کہا حقائق اور اسرار عارفون مین دروغ کہا حق کی حقیقت مین اور فرمایا سب سے
بڑا خُلق وہ ہے کہ تو تقدیر کے ساتھ لپٹے اور جنگ کرے یعنی جو کچھ کہ تقدیر ازلی ہو تو چاہے
کہ اُسکے خلاف ظہور مین آئے اور جو کچھ کہ قسمت مین لکھا جا چکا ہے تو چاہے کہ تغلّب اور آرزو
اور دُعا کے زور سے اُسکو مٹا دیوے اور فرمایا یہ قوم چار قسم پر ہے ایک نے پہچانا اور طلب کیا اور پایا

اور دوسری نے طلب کیا اور نہ پایا اور تیسری نے نہ پایا اور بھی کسی چیز کے ساتھ آرام نہ پایا مگر
اُسی کے ساتھ چوتھی نے پہچانا اور طلب کیا کیونکہ وہ عزیز تر اس سے ہے کہ طلب دور ہوئی اور
اُسکا ادراک اس سے ہے کہ طلب کرنیکو دخل ہو اور فرمایا جب میرا بتیر عہد و وفا پر قائم ہو مجھکو خوف
زیر دامنہ ہو اُن حادثون سے کہ زمانے مین ظہور کرتے ہین اور فرمایا جسوقت کہ طمع کی تاریکی زائل
ہو جاتی ہے نفس حجاب مین پڑتا ہے تمامی خطاؤن نفسانی سے اور فرمایا معرفت کی دو قسم ہین ایک
معرفت خصوص اور دوسری معرفت اثبات۔ لیکن معرفت خصوص مشترک ہے اور وہ حضرت معرفت اسما اور
صفات اور دلائل اور نشانات اور روشن ثبوت اور حجابات ہے اور معرفت اثبات وہ ہے کہ اسکی
طرف راہ نہین ہے نعت قدیم سے ظاہر ہوتی ہے اور جب ظاہر ہوتی ہے بعد ظہور اُسکے غیری معرفت نیست
اور ناچیز ہو جاتی ہے کیونکہ غیری معرفت محدث ہے اور جب صفت اور نعت قدیم تجلی کرتی ہے تمام محدثات
نیست ہو جاتے ہین کیونکہ جو چیز کہ سبب ہے اُسکا عوض ہوگا اور عوض خارج ہے فضل سے اور فرمایا تمامی
اندیشون کو ایک کر اور ایک ہی پر قرار لے اور تمامی دیکھنے کو ایک ہی پر لا کیونکہ تمام دیکھنے والون
کی نظر ایک سے زیادہ نہین ہے جیسا کہ ارشاد ہوا مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ یعنی تم
سب کا بنانا اور مرے پر جلانا ویسا ہی جیسا ایک جی کا اور فرمایا روح اپنی عالم کون سے باہر نہین
آئی ہے اگر باہر آئی ہوتی دل کبھی آئے ہوتے اور یہ بات ہر شخص کے پیمانے مین وسما دو اور
فرمایا چیزون کا ظہور مین لانیوالا اور کامون کا سربراہی کرنیوالا کامون اور چیزون کا ظاہر تر ہے
اور تو چاہتا ہے کہ اُسکا فہم پائے ہو اور فرمایا ہر موجود کا حجاب وجود اُسکا ہے اپنی خودی سے اور
فرمایا جب حق دلون پر ظاہر ہوتا ہے خوف اور رجا زائل ہوتی ہے اور فرمایا عوام الناس
عبودیت کی صفات ہی مین چکر کھاتے ہین اور خواص صفات ربوبیت کے محرم ہین تاکہ
مشاہدہ نکرین سوا صفات حق کے کیونکہ عوام الناس اُن صفتون کو برداشت نہین کر سکتے
نصیب اسرار اپنے کے اور اُس دوری سے کہ اُنکو سعادت حق سے حاصل ہے اور فرمایا جب ربوبیت
سرائر پر تجلی کرتی ہے جملہ رسوم کو محو کرتی ہے اور اُنکو اُجاڑ دیتی ہے اور فرمایا جب تو نظر کریگا طرف

خدا ہی تعالی کے جمع ہوگا اور جب نظر کریگا اپنی نفس پر متفرق ہو جائیگا آور فرمایا خلق کو جمع کر دیا ہی علم مین
حالانکہ وہ متفرق ہین حکم مین اپنی اور حصّون مین اپنی۔ لیکن حقیقت مین تفرقہ ہی اور تفرقہ جمع آور فرمایا
ازل اور ابد اور اخبار اور اوقات اور آہو رجلہ مثل ایک برق کے ہین نعوت مین۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا لِی مَعَ اللہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِی فِیْہِ مَعَہٗ شَیٌٔ غَیْرُ اللہِ آور فرمایا نسبتون مین شریف ترین
وہ ہی کہ تو نسبت ڈھونڈھے ساتھ حق کے ساتھ عبودیت کے آور فرمایا افضل طاعات حفظ اوقات ہی آور
فرمایا مخلوق اگرچہ عظیم قدر ہووے اور بزرگ مرتبہ جب حق اُسکو ادب کرتا ہی ہیبت نابود ہو جاتی ہی آور
فرمایا کون ہی جو کرے کہ اپنے قدرت سے منازعہ کیا ہی آور فرمایا جو کہ خدا کو بہشت کے واسطے پوجتا ہی وہ اپنے
نفس کا مزدور ہے آور جو کہ خدا کو پوجتا ہی خدا کے واسطے وہ خدا سے جاہل ہی یعنے خداوند تعالی تیری
عبادت سے بے نیاز بے پروا ہی اور تو خیال کرتا ہی کہ اُسکے واسطے کام مین ہی حالانکہ تو کام اپنی ہی واسطے
کر رہا ہی آور فرمایا وہ شخص سب سے زیادہ خدا سے دور ہی کہ خدا کو بہت یاد کرتا ہی یعنے مَنْ عَرَفَ اللہَ
کَلَّ لِسَانُہٗ یعنے جسنے خدا کو پہچانا گونگا ہوا زبانی ذکر حقیقی ذکر نہین بلکہ ذکر حقیقی وہ ہی کہ ظاہری
زبان گونگی ہو اور غیبی زبان گویا یعنے ذکر کرنا اُسکا غیر اُسکا ہی آور فرمایا تعظیم حق تعالی کی وہ ہے
کہ نہ تو تو دونون جہان کی چیزون مین کسی چیز کی طرف دیکھے اور نہ دونون جہان کے اسباب سے کسی
سبب پر نظر کرے آور فرمایا جمال اور جلال کی رگڑ سے روح پیدا ہوئی آور فرمایا اگر ایک کا فرکی بھی جان
آشکارا ہووے تمامی اہل عالم اُسکو سجدہ کرین سمجھین کہ حق ہی اُسکے حسن لطافت کے باعث سے آور فرمایا
ہر تن تاریک ہی اور اُسکا چراغ دل ہی اور جسکو کہ دل نہین ہے وہ ہمیشہ تاریکی مین ہی آور فرمایا
خلق کے حالات دیکیلان قضا و قدر نے اس حکمت سے تقسیم کیے ہین کہ حیلہ اور حرکت کو اُسکی دریافت
مین مجال نہین ہی آور فرمایا مین بیزار ہون ایسے خدا سے کہ میری طاعت پر مجھسے خوش اور میری
نافرمانی پر مجھ سے خفے ہو یعنی وہ میری قید مین ہی کہ مین کیا کرتا ہون نہین نہین بلکہ دوست روز
ازل سے دوست ہین اور دشمن روز ازل سے دشمن آور فرمایا جو کہ اپنی کو سمجھے گا کہ مین خدا کی ملک
ہون اور تمامی اشیا کو خدا کی ملک دیکھے گا خدا کے فضل سے تمامی اشیا سے بے نیاز ہوگا۔ آور فرمایا

دونون کی بقا اور حیات خدا ہی سے ہی بس چاہیے کہ خدا سے خدا مین فنا ہو دے اور فرمایا جب تک تو جانے کہ مین خداوند تعالیٰ کے ساتھ ہون شرک کرتا ہی خدا کے ساتھ بلکہ فنا در فنا مین ہے اور فرمایا نفس کی تقصیرات اور لغزشون کو دیکھنا اور نفس کو ملامت کرنا شرک ہی اور فرمایا ہرگز محبت درست نہوگی جب تک کہ اغراض کا نفس مین اثر ہیگا اور شواہد کا دل مین مرتبہ بلکہ سچی محبت وہ ہے کہ محبوب کے مشاہدے کے استغراق مین تمامی چیزون کو فراموش کرکے محبوب کے محبوب مین محب فنا ہو جاوے اور فرمایا تمامی صفتون مین رحمت ہے مگر محبت مین کہ اسمین کچھ رحمت نہین ہے قتل کرتے ہین پھر مقتول سے دیت یعنی خونبہا چاہتے ہین۔ اور فرمایا عبودیت وہ ہی کہ اعتماد اٹھ جاوے حرکت اور سکون اپنے سے جہان یہ دونون صفتین مرد کے ساقط ہوئین عبودیت کے حق کو پہونچا اور فرمایا مقبول توبہ وہ ہی کہ مقبول یعنے پیش کی گئی ہو گناہ سے پہلے اور فرمایا خوف اور رجا دو زبردست حاکم ہین کہ بے ادبی و گستاخی سے باز رکھتے ہین اور فرمایا توبۂ نصوح وہ ہی کہ اسکے صاحب پر یعنے توبۂ نصوح کرنیوالے پر معصیت کا اثر باقی نہ رہے نہ باطن مین اور نہ ظاہر مین۔ اور جسکو کہ توبۂ نصوح نصیب ہوئی پھر اسکو اپنی صبح اور شام سے چاہے کیسی ہی ہو خوف نہین۔ اور فرمایا تقویٰ وہ ہی کہ اپنے تقوے سے تقوی یعنے پرہیز و خوف کرے اور فرمایا جو زاہد کہ اہل دنیا پر تکبر کرتے ہین وہ زاہد مین صرف مدعی ہین اسلیے کہ اگر دنیا کی انکے دل مین کچھ وقعت نہوتی تو اپنی اس روگردانی کے سبب سے کہ اس سے یعنے دنیا سے کی ہی دوسرون پر تکبر نکرتے اور فرمایا تو کہانتک اپنی شوکت کو بڑھاویگا بباعث اسکے کہ مین اس چیز سے روگردان ہوا اور فلان چیز سے نافر ہوا اکہ اری احمق خدای تعالیٰ کے نزدیک وہ کل ایک مچھر کے پر سے زیادہ نہین ہے اور فرمایا صوفی وہ ہی کہ سخن اسکا معتبر ہووے اور دل اسکا منور فکر سے اور فرمایا بندے کو معرفت حق درست نہوگی جب تک کہ اسمین صفت مشغولی بحق کی یا نیازمندی کی باقی رہیگی یعنے اسکی مشغولی اسکی نیازمندی کے ساتھ حجاب ہووے اور فرمایا جسنے خدای تعالیٰ کو پہچانا وہ منقطع ہوا بلکہ گونگا ہوا اور فرمایا جو کہ محل انس تک نہ پہونچ سکا ہرگز اسکو وحشت نہوگی تمامی اکوان سے اور فرمایا طاعت پر عوض کی امید رکھنا فضل کے فراموش

کرنے کے سبب سے ہوتا ہی اور فرمایا قسمتیں کی گئی ہیں اور صفتیں پیدا ہوئی ہیں جب قسمت مقدر ہی
پھر سعی اور کوشش سے کیا مل سکتا ہی اور فرمایا جس کسیکو بندگی کرنا اُس سے چاہتے ہیں ورنہ حقیقت
حق تعالے کو جاننا دونوں مقام سے ضائع رہتا ہی اور فرمایا ہمنے عارفوں کے دلوں کے معدن
یعنے کھان کو تلاش کیا ہمنے ہوای روح ملکوت میں دیکھا کہ اُدھر ہے تھے قرب میں خدای تعالی
کی اور اُسی سے باقی تھے اور اُسی کی طرف اُنکی رجوع و بازگشت تھی اور فرمایا جب تک کہ
مرد ایسا نہو جاوے کہ عرش سے لیکر ثری تک ذرہ ذرہ اُسکی توحید کا آئینہ نہو جاوے اور ہر ذرے
میں اُسکو نہ دیکھے توحید اُسکی درست نہووے اور فرمایا جہانتک ہوسکے رضا سے کام لو ایسے
نہو کہ رضا تم سے کام لے کر محجوب ہو جاؤ گے لذت رویت سے اور مطالعہ حقیقت سے۔
یعنی جب رضا سے لذت پائی شہود حق سے باز رہا اور فرمایا خبردار طاعت کی لذت اور اُسکی
عبادت کی حلاوت پر فریفتہ نہو جانا کہ وہ زہر قاتل ہے اور فرمایا کرامات پر شاد ہونا نادانی اور
غرور کی علامت ہے۔ اتصال سے لذت پانا غفلت کی ایک نوع ہی اور فرمایا اُس قوم سی مت ہو کہ
اُسکے انعام کا مقابلہ کرتی ہی اپنی طاعت اور عبادت سے۔ ہاں فرزندان ازل ہو فرزندان عمل نہ ہو
عمل کہ دل کی حرکات سے تعلق رکھتا ہی اُس عمل سے کہ اعضا کی حرکات کا تابع ہی شریف تر ہے اگر
فعل کو حق تعالی کے نزدیک کچھ بھی قدر و قیمت ہوتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس برس تک
خالی نرہتے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہی کہ تو بالکل عمل سے دست بردار ہو جا عمل ضروری ہی جا اور فرمایا
جو کہ قسمت سے لایا جو کچھ کہ اُسکے لیے روز ازل میں لکھا گیا ہی سوال اور دعا سے فارغ ہی اور فرمایا میں
اُس ایمان کے اعتبار سے مومن ہوں کہ حق تعالی نے مجھ سے نہ جانا اسلیے کہ اُس جاننے ہوے پر
کہ میں جانتا ہوں مجکو اعتماد نہیں ہے اور فرمایا بندہ کہتا ہی اللہ اکبر یعنے خدای تعالی اُس سے
بزرگتر ہی کہ اُسکے ساتھ اِس فعل کے ذریعے سے مل سکیں یا اِس فعل کے ترک سے اُس سے علیحدہ ہو سکیں
اسلیے کہ ملنا اور علیحدہ ہونا اُس سے حرکات پر موقوف نہیں ہی ولیکن قضای سابق ازلی سے
وابستہ ہی اور فرمایا جیسے لڑکا رحم مادر سے باہر آوے یعنے پاک و بے عیب و بے گناہ اسیطرح کل قیامت کو

فرد کی سعادت کی دولت کا حال ہوگا کہ اللہ والون کی محبت اُسکے وقت سے باہر آویگی۔ اور
فرمایا مرد تین جماعت مین منقسم ہین اوّل وہ قوم ہی کہ خدا نے اُسپر احسان رکھا انوار ہدایت سے
پس وہ معصوم و بے گناہ ہین کفر اور شرک اور نفاق سے اور دوسری جماعت وہ قوم ہی کہ احسان رکھا
خدای تعالی نے اُسپر ساتھ انوار عنایت کے پس وہ بھی معصوم ہی صغائر اور کبائر سے اور تیسری جماعت وہ
قوم ہی کہ خدای عزّ و جل نے احسان رکھا اُسپر کفایت سے پس وہ بھی معصوم ہی خواطر فاسد اور حرکات
اہل غفلت سے اور فرمایا فقر کو حقیر جاننا جلد غصّہ کرنا جاہ طلبی تقاضای نفس سے ہے اور یہ خلع عبودیت
ہووی اور کوشش کرنا ساتھ آلسیت کے اور فرمایا جسنے کہ اُسکو پہچانا غائب ہوا اور جو کہ اُس کے
شوق کے سمندر مین غرق ہوا گل گیا اور جسنے کہ عمل کیا واسطے خدا ہی کے ثواب سے مشرف ہوا اور جو
غضب مین آیا گرفتار عذاب ہوا اور فرمایا بلند ترین مقام خوف وہ ہی کہ ڈرتا ہی کہ خدای تعالے مجکو
غصّے سی دیکھ رہا ہے۔ عذاب مین گرفتار کریگا اور روگردانی کریگا اور فرمایا خوف کی حقیقت موت کے
وقت مین ظاہر ہوگی اور فرمایا علامت صادق کی وہ ہی کہ ظاہراً بھائی مسلمانون سی ملا رہے اور
باطناً خدای تعالی کے ساتھ اور فرمایا خلق عظیم وہ ہی کہ کسی کے ساتھ خصومت نکرے اور کسیکو اُسکے
ساتھ خصومت نہووے معرفت سے اور فرمایا فرح اکبر خدای قطعیت ہووے کہ خدا کہینگے کہ ای اہل بہشت
خُلُودٌ وَّ لَا مَوْتَ یعنے تم ہمیشہ بہشت مین رہو تمکو موت نہین اور ای اہل دوزخ خُلُودٌ وَّ لَا مَوْتَ
یعنے تم ہمیشہ دوزخ مین رہو تمکو موت نہین۔ پھر کہینگے اِخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ اور فرمایا شرمندہ سے
جو پسینہ نکلتا ہی وہ اسکی شرم سی زیادہ ہی اور فرمایا معارضہ وقت کے ازلی اختیار جس چیز پر ہوا ہے
بہتر ہے اور فرمایا وہ نیکی کہ جسپر تمام نیکیان ختم ہین اور اگر وہ نہو تو ساری نیکوئیان ناتمام اور
بری نظر آوین استقامت ہے اور فرمایا وہ چیز کہ تیری نفس کا حصّہ ہی دکیلان قضا و قدر نے تجکو بھیجی ہے
اور کشادہ کیا اس چیز کو کہ تیری نفس کا حصّہ ونگی اور فرمایا فراست ایک روشنائی ہے کہ دلون مین اُس کے
ذریعے سے رسائی ہے اور ایک معرفت ہی کہ متمکن ہے اسرار مین غیب سے طرف غیب کے لیجاتی ہے
تاکہ اُسکے ذریعے سے اُن چیزون کو وہان دیکھے کہ حق تعالی اُسکو دکھاتا ہی یہانتک کہ خلق

کے دل کی بات کہتا ہے اور فرمایا آہ لاؤ اس قوم کے لیے اشارت تھی بغیر حرکات ہوئی اب سوائے حسرات کے باقی نہ رہا اور فرمایا اب اس قوم نے اپنی بے ادبی کا نام اخلاص رکھا ہے اور غلبۂ حرص کا انبساط نام کیا ہے اور پست ہمتی اور کم ظرفی کا جلدی۔ تمامی راہ راست سے بہک کر راہ بد پر چلنے لگے انکو دیکھکر زندگی وبال معلوم ہوتی ہے اور روح نقصان باقی ہے اگر بات کرتے ہیں تو غصے سے اگر خطاب کرتے ہیں تو تکبر سے۔ انکا نفس انکے دل سے خبر دیتا ہے اور انکی حرص ندا کر رہی ہے کھانے کی اس چیز سے کہ باطن میں انکے ہے قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ اور فرمایا ہم ایسے زمانے میں مبتلا ہوئے کہ نہ تو اسمیں ادب ہی ہے اور نہ اسلام نہ اخلاق اہلبیت اور نہ احکام صاحبان مروت اور فرمایا ایک بڑا تھیلا تیار کیا اور کتوں کو اسمیں بھرا اور تھوڑے سے فرشتوں کو بھی ان کتوں کے ساتھ تھیلے میں بند کر دیا ہر چند کوشش کر رہے ہیں کہ کتوں سے جدا رہیں تاکہ انکی صحبت اور دوستی سے بچیں مگر کہاں بچ سکتے ہیں۔ لوگوں نے ایمان کو پوچھا آپنے فرمایا ایمان چالیس برس آتش پرستی میں گذارنا چاہیے تاکہ مرد ایمان کے کامل درجے تک پہونچے لوگوں نے کہا حضرت اسکا مطلب کیا ہوا۔ آپنے فرمایا کہ ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قبل چالیس برس کے وحی نازل ہوئی اس سے یہ خیال نکرنا چاہیے کہ آن حضرت کو اس زمانے میں (معاذ اللہ سے پناہ چاہتا ہوں ایسی باتوں سے) ایمان نہ تھا۔ توبہ توبہ اگر یہ خیال کیا جائے سراسر باطل و لغو ہے۔ ہاں البتہ وہ کمال کہ آنحضرتؐ کو نبوت کے بعد حاصل ہوا قبل از نبوت وہ کمال حاصل نہ تھا۔ تم اے لوگو صاحب نفس امارہ کے ہو اور نفس گبر ہے حدیث کے حکم سے۔ جب تک کہ نفس کی گبرگی سے خلاص نہ پاؤگے ایمان حقیقی تک پہونچوگے لوگوں نے پوچھا حضرت کسی نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے سے بھی بڑھکر مرتبہ پایا آپنے فرمایا کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجے تک بھی نہیں پہونچا آگے بڑھنے کا تو کیا ذکر ہے جو کہ دعوی کرے کہ کوئی آنحضرتؐ کے مرتبے سے آگے بڑھا یا بڑھیگا وہ بے دین ہے کیونکہ نہایت درجۂ اولیا شروع درجۂ انبیا کا ہے

لوگوں نے پوچھا کون کہا نا مرغوب تر ہو۔ آپ نے فرمایا خدائے عزوجل کے ذکر کا وہ لقمہ کہ تو یقین کے ہاتھ سے معرفت کے دستر خوان سے اٹھائے۔ اور ایسی حالت میں کہ خدائے تعالیٰ کے ساتھ نیک گمان ہو۔ منقول ہے کہ وفات کے وقت میں لوگوں نے کہا کہ ہمکو وصیت کیجیے فرمایا خدائے تعالیٰ کی ارادت کو اپنی میں نگاہ رکھو دوسرے نے وصیت چاہی۔ آپ نے فرمایا اپنے انفاس مدا اوقات کی نگاہبانی کو نگاہ رکھو واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب ۔۔

بہتر واں باب حضرت ابو عمرو نجیل رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ عامل جد و جہد وہ کامل نذر و عہد وہ فرد وحدانیت وہ مرد فردانیت وہ مطلق عالم قیل شیخ وقت حضرت ابو عمرو نجیل رحمۃ اللہ علیہ اپنی زمانے کے بڑے مشائخوں سے تھے اور صوفیاء کرام کے بزرگوں سے تھے۔ ورع اور معرفت اور ریاضت اور کرامت میں بڑی شان رکھتے تھے زندہ دلوں کے مقبول تھے نیشاپور کے باشندے تھے آپ نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں سے تھے کہ آخر میں وفات پائی آپ ہی تھے آپ بڑی باریک بین تھے جیسا کہ نقل ہے کہ حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ سماع سنا کرتے آپ نے فرمایا اے ابو القاسم تم یہ سماع کیوں سنا کرتے ہو انھوں نے کہا کہ سماع کا سننا اس سے کہ ہم بیٹھیں اور غیبت کریں اور سنیں بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کہیں تم سماع میں ایسی حرکت کر بیٹھو کہ نا درست ہو کے تو وہ تو ستر برس کی غیبت سے بھی بڑھ کر ہوگی نقل ہے کہ آپ نے عہد کیا تھا کہ چالیس برس تک خدائے تعالیٰ کی رضا مندی کے سوا کسی چیز کا خواہاں نہ ہونگا آپ کی ایک صاحبزادی تھی آپ نے اسکا نکاح حضرت عبد الرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کر دیا تھا اتفاق سے صاحبزادی اسہال میں مبتلا ہوئی تمام طبیب اسکے علاج سے عاجز ہے ایک رات کہیں حضرت عبد الرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ کے منہ سے نکل گیا کہ تمھاری بیماری کا علاج تو تمھارے والد ماجد کے ہاتھ میں ہے انھوں نے پوچھا کیونکر حضرت عبد الرحمن سلمی نے کہا کہ اگر ایک گناہ کریں تو فی الفور یہ بیماری دور ہو جائے انھوں نے کہا

کہ یہ خوب عجیب و غریب بات آپنے کہی کہ اُنکے گناہ کرنے سے میں اچھی ہو جاؤں ذرا مفصل کہیے کہ اسمین راز کیا ہی حضرت عبد الرحمن سلمی رحنے فرمایا کہ آپکے والد صاحب نے عہد کیا ہی کہ چالیس برس تک حق تعالی کی رضامندی کے سوا نہ چاہونگا. اگر اس عہد کو توڑ کر تمھارے لیے دعا کرین حق تعالی اسکو شفا عطا کرے یہ سنکر اسی آدھی رات کے وقت ڈولی مین سوار ہوئین اور باپ کے گھر آئین آپنے دیکھکر فرمایا بیٹی بیس برس تمکو اپنے خاوند کے گھر گئے ہوگئے تم کبھی نہین آئین آج کیا باعث ہی کہ تم آدھی رات کو یہان آئین انھون نے کہا کہ خدا کا شکر ہی کہ مین باپ رکھتی ہون آپ جیسا اور خاوند رکھتی ہون عبد الرحمن جیسا کہ امام وقت ہے، اور آپ جانتے ہین کہ زندگی سب کو عزیز ہوتی ہی چنانچہ مجکو بھی بہت عزیز ہی کہ اسی سحر آپکو اور عبد الرحمن رح کو دیکھتی ہون مینے سنا ہی کہ آپکے اور خدا کے درمیان ایک راز ہی مین آپ کو خدا کا واسطہ دیتی ہون کہ آپ اس عہد کو توڑ ڈالین اور میرے لیے دعا کرین تاکہ حق تعالی مجکو شفا عنایت کرے آپنے فرمایا بیٹی عہد کا توڑنا ناروا ہی اور فرض کیا جائے کہ اگر تم دعا سے اچھی بھی ہو جاؤ تو کیا آج نہ مروگی کل مروگی پس جو مرنیوالا ہی اُسکے لیے مرنا ہی بہتر میری پیاری بیٹی جاؤ اور مجکو گناہ مین مبتلا نہ کرو کیونکہ اگر مین عہد توڑ ڈالونگا تو تو بُری ٹھہریگی ای بیٹی. آپ کی صاحبزادی صاحبہ یہ سنکر رخصت ہوئین اور رخصت کے وقت کہا مین جانتی ہون کہ اب مین نہ بچونگی میری موت قریب آگئی ہی مین آپسے آخری رخصت ہوتی ہون آپنے فرمایا جاؤ واللہ حافظ مین بھی تمھارے جنازے کی نماز مین شریک ہونگا حاصل کلام اپنے گھر آئین خدا کا کرنا ایسا ہوا اسیوقت سے بیماری مبدل بصحت ہونے لگی اور بالکل تندرست ہوگئین اور آپ کی وفات کے چالیس برس بعد تک زندہ رہین. بیت آنجا کہ کشے سیند قبای تو بود بہ گر نادرو گو پدر بچاپ تو بود بہ

ترجمہ ای شافی مطلق و حکیم برحق جسپر کہ تیری ذرا سے فضل کی نظر ہو وہان مان اور باپ بیچارے کیا ہین کہ تیرے مقابلے مین اُسکے دردخواہ بنین. آپکے کلمات بہت بلند ہین اور آپسے نقل کرتے ہین کہ فرمایا کسی شخص کا قدم عبودیت مین صافی نہین ہوتا جب تک کہ اپنے تمامی کاروبار کو ریا ہی ریا نہ دیکھے اور اپنی تمامی حالات کو دعوی ہی دعوی نہ جانے اور فرمایا

جو حال کہ نتیجہ علم کا نہو اگرچہ کیسا ہی عظیم و بزرگ کیون نہو اُسکا نقصان اُسکے صاحب کو زیادہ اُسکے نفع سے ہوتا ہی اور فرمایا جو کہ فرض کو اُسکے وقت پر ادا نہین کرتا حق تعالی اُس فرض کی لذت اُسپر حرام کرتا ہی اور فرمایا آفت بندہ اُسکے نفس کی رضا مین ہی اور فرمایا جو کہ اپنے آپکو بزرگ سمجھتا ہی اُسکا گناہ اُسپر آسان ہو جاتا ہی اور فرمایا جبکہ کسیکا دیدار تجھے مہذب نکرے یقین جان کہ وہ مہذب نہین ہے اور اُسنے تحصیل ادب نہین کی ہی اور فرمایا اکثر خراب باتین ہوتی ہین کہ ظہور کرتی ہین انتہا مین ضرور ابتدا کی فساد سے ہوتی ہین اسلیے کہ جب تک کسی چیز کی بنیاد مضبوط نہین ہوتی انتہا مضبوط نہین ہوتی پس شروع ہی سے محترز رہا چاہیے اور فرمایا جو کہ خلق کے روبرو اپنی جاہ و مرتبے کے ترک کرنے پر قادر ہی اُسکے واسطے دُنیا کا ترک کرنا اور اہل دُنیا سے رُو گردان ہونا آسان ہی اور فرمایا جو کہ حق تعالے پر قائم رہے گا ہرگز کبڑا نہوگا اور جو کہ کبڑا ہوا اُس ذوالجلال سے ہرگز راست نہوگا اور فرمایا جسکی فکر صحیح ہوگی گویائی اُسکی صدق کے ساتھ اور عمل اُسکا اخلاص کے ساتھ ہوگا اور فرمایا جو کہ چاہتا ہی کہ پہچانے کہ کتنی ہی اُسکی معرفت کی قدر نزدیک خدای تعالے کے اُس سے کہو کہ دیکھہ کتنی ہی قدر ہیبت خدای تعالی کی تیری نزدیک وقت خدمت و طاعت کے اور فرمایا اُنس پکڑنا ساتھہ غیر اللہ کے وحشت ہی اور فرمایا فروترین مرتبہ توکّل حُسنِ ظن ہے ساتھہ خدا ے عزّ و جلّ کے اور فرمایا تصوُّف صبر کرنا ہے امر و نہی کے احکام مین۔ وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔

ستّروان باب حضرت جعفر جلدی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ صاحب ہمت وہ نائب اُمت وہ کوہ حلم وہ بحر علم وہ دولت یار ازلی و ابدی شیخ وقت حضرت جعفر جلدی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے عالم فقہ اور علم طریقت مین یکتا حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے بزرگ اصحاب سے تھے اور انواع علوم مین متبحر اور اصناف حقائق مین متعین آپکے کلمات بلند ہین آپنے فرمایا کہ تصوّف کے

ایک سو تیس نسخے میری پاس ہین لوگون نے پوچھا حضرت کوئی کتاب حضرت حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
کی کتابون سی بھی آپ کے پاس ہی آپنے فرمایا نہین کیونکہ مین اُنکو صوفیای کرام کے حلقے مین نہین
شمار کرتا ہون بلکہ وہ مشائخ کے امین اور مقبول تھے۔ نقل ہے کہ آپ نے ساٹھ حج کیے تھے
آپ کا ایک مُرید تھا اُسکو حمزہ علوی کہتے تھے ایک رات حمزہؒ نے قصد کیا کہ اپنے گھر جاوی آپنے فرمایا
کہ آج کی رات یہین رہو حمزہؒ نے اپنے دل مین خیال کیا تھا کہ گھر چلکر مُرغ ذبح کیجیے اور پکائیے
تاکہ بال بچے صبح کو کھائین جب آپنے اُسکو یہ حکم دیا کہ یہین رہو تو اُسکے دل مین یہ خیال گذرا کہ
اب مجکو کل صبح کی نماز کیا بلکہ چاشت کے وقت تک یہان ٹھہرنا پڑیگا اور اس مین بہت دیر
ہوجائیگی بال بچے بھوکے بیٹھے رہین گے اور میری راہ تکتے رہین گے اِس خیال کے بعد پھر اُسنے
عرض کی کہ حضرت اب تو مجھے جانے دیجیے آپنے فرمایا نہین آج کی رات یہین رہو اُسنے کہا حضرت
مجھے ایک ضروری کام درپیش ہی آپنے فرمایا اچھا تمھین اختیار ہی اپنے گھر آیا اور مُرغ کو ذبح کرکے
ہانڈی مین چولھے پر چڑھایا جب صبح ہوئی تو ایک لڑکی سی کہا ہانڈی اُتار لا اور کھانا لا لڑکی
ہانڈی چولھے سے اُتار کر لا رہی تھی کہ پانون جو پھسلا ہانڈی ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گری
اور پھوٹ گئی اور سارا سالن بکھر گیا حمزہؒ نے یہ دیکھکر کہا خیر مُرغ ہی کو اُٹھا لاؤ ہم اُسکو دھوکر
کھائین گے اتنے مین ایک کُتا دروازے سے آیا اور مُرغ کو لے بھاگا حمزہؒ افسوس کرکے کہنے لگا
لیجانے دو اب مین شیخؒ کی خدمت مین جاتا ہون اسلیے کہ مُرغ تو گیا تو گیا شیخؒ کی خدمت تو نجائے
جب آپکے روبرو آیا تو آپنے فرمایا بھائی جو کہ ایک گوشت کے ٹکڑے کے لیے مشائخ کے دل کا
پاس نہین کیا کرتا ہے حق تعالیٰ اُسکے اُس گوشت کو کُتون ہی کو کھلایا کرتا ہی متاثر ہوا اور توبہ کی
نقل ہے کہ ایک روز آپنے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ تصوف
کیا ہی آن حضرتؐ نے فرمایا وہ ایک حالت ہے کہ اُسمین عین ربوبیت ظاہر ہوتی ہے اور
عین عبودیت فانی ہوجاتی ہے۔ اور فرمایا تصوف نفس کو طرح دینا عبودیت مین ہے اور
باہر آنا بشریت سے اور نظر کرنا خدای تعالیٰ پر کامل طور سے لوگون نے آپ سے پوچھا

تلوین فقر کیا ہے آپ نے فرمایا تلوین فقرا مین ایک مقام ہے واسطے ترقی کے اسی لیے جوکہ
تلوین سے بے بہرہ ہوتا ہے ترقی سے محروم رہتا ہے اور فرمایا جب کسی درویش کو دیکھو کہ بہت
کھاتا ہے جان جاؤ کہ تین چیز سے خالی نہین ہے۔ یا تو وہ وقت کہ اسپر گذر چکا ہے اُسوقت مین ایسی
حالت مین مبتلا رہا ہے کہ چاہیے بالعد اسکے ایسی حالت مین مبتلا ہوگا کہ راہ سے نیچے اُتر جاویگا۔
یا اپنے حال مین موافقت نہین رکھتا ہے لوگون نے آپ سے توکل کو پوچھا آپنے فرمایا توکل وہ ہے
کہ اگر کوئی چیز ہووے اور اگر نہووے دل دونون حالت مین یکسان رہے بلکہ اگر نہووے تو ایک طرح
کی خوشی اُسمین ہووے اور اگر ہووے تو ایک طرح کی پژمردگی۔ بلکہ توکل استقامت ہے ساتھ خدائے
تعالیٰ کے ہر دو حالت مین۔ اور فرمایا دُنیا اور آخرت کی خیر ایک ساعت کے صبر مین ہے اور فرمایا
فتوت حقیر سمجھنا نفس کا ہے اور تعظیم کرنا اہل اسلام کا اور فرمایا عقل وہ ہے کہ تجکو دور کرے جگہون
ہلاک سے اور فرمایا خدا کے خالص بندے بنو تا کہ غیرون سے نہو۔ اور فرمایا سعی و کوشش دینی
بھائیون کے واسطے کرنا چاہیے نہ اپنے نفس کے واسطے اور فرمایا بزرگ ہمت جو جس سے مردان خدا کے
مقام تک پہونچ سکتے ہو نہ مجاہدات سے اور فرمایا بندہ معاملے کی لذت نپاویگا جب تک کہ
نفس کی لذت کا فریفتہ ہے یہی وجہ ہے کہ اہل حقیقت نے اُن علاقونکو قطع کیا ہے کہ اُنکو قطع
کر ڈالے مجھے حق تعالیٰ سے پہلے اس سے کہ وہ علاقے اُنکی راہ مین حائل ہون اور فرمایا جو کہ
اپنی معرفت مین جہد و کوشش نہین کرتا اُسکی خدمت قبول نہین کرتے اور فرمایا جسکی کہ روح
صالح ہوتی ہے وہ تمام حالتون مین صدق کے ساتھ نفس سے مطالبہ کرتا ہے اور جسکی کہ روح
معرفت مجھتی ہے پہچانتا ہے جائے درد اور جائے صدور کامون کے۔ اور جسکی کہ روح مشاہد
ہوتی ہے علم لدُنی سے مکرم ہوتا ہے۔ نقل ہے کہ آپ کے پاس ایک نگینہ تھا وہ جلے مین
گر پڑا۔ آپ کو ایک دُعا یاد تھی آپ نے اُس دُعا کو پڑھا وہ نگینہ اپنی کتاب مین پایا حضرت
ابو نصر سراج نے فرمایا ہے کہ آپ کا مرقد مبارک شونیزیہ مین ہے جہان کہ حضرت سری سقطی
اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہما کا مزار شریف ہے۔

چوہترواں باب حضرت ابوالخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ پیش رو صف رجال و بدرقہ راہ کمال و دیبک بادیہ بلا و مرد مرتبہ رضا و طلیعہ فقر کے مطلع شیخ محق
حضرت ابوالخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ بڑے بزرگ مشائخون سے تھے اور بزرگانِ ہمسرون مین مقبول و محمود
آپکی کرامات اور ریاضات بہت ہین جنکو بیان کرنا خالی از طوالت نہین ہے آپ بڑے صاحب فراست تھے
اصل باشندے مغرب کے تھے حضرت ابن جلاء رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت مین رہ ہوئے تھے درندے اور جنگلی
جانور اور پرندے آپسے بہت ہلے ملے رہتے شیر اور اژدہے تک آپکے پاس آتے جاتے اور مختلف
جانور آپکے پاس آیا کرتے۔ نقل ہے کہ آپ جب کوہ لبنان پر تھے ایکبار بادشاہ وہان کا آیا
اور اُسنے اپنے معمول کے موافق ایک ایک دینار ہر ایک کے ہاتھ پر دھرنا شروع کیا جب آپ تک پہونچا
تو اُسنے ایک دینار آپکو بھی دیا آپنے وہ دینار اپنے ایک رفیق کی گود مین ڈال دیا پھر شہر کی
طرف روانہ ہوئے ایسا اتفاق ہوا کہ آپنے بغیر وضو کے کلام مجید اُٹھا لیا جب بازار کے
درمیان پہونچے تو وہان کہین لوگ چورون کو کہ ایک قوم کا مال چرا کر چھپے ہوئے تھے تلاش
کر رہے تھے اور بڑی بھیڑ لگ رہی تھی لوگونکے دل مین جو کچھ خیال آیا تو ان سب صوفیون کو
گرفتار کر لیا آپنے کہا بھائی ان سب کا سرگروہ مین ہون تم انکو چھوڑ دو اور مریدون سے فرمایا
چاہے یہ میرے ساتھ کیسا ہی معاملہ کرین تم دم نہ مارو وہ لوگ شیخ کو لے گئے اور آپ کا ہاتھ کاٹا
جب کہ بعد کو انکو شیخ کا حال معلوم ہوا کہ بے گناہ ہین تو بہت پشیمان ہوئے اور بڑی معذرت کی
جب آپ گھر آئے تو آپکے بال بچون نے یہ حال دیکھکر بہت واویلا کی آپنے فرمایا خبردار
چپ رہو کیونکہ یہ جای مبارکبادی کی ہے نہ جای ماتم پرسی کی۔ اسلیے کہ اگر میرا ہاتھ نہ کاٹتے تو
دل کاٹا جاتا کیونکہ اس ہاتھ نے خیانت کی تھی کہ بغیر وضو کے کلام مجید کو اٹھا لیا تھا اور لشکری
کی چاندی ہمراہی کی گود مین ڈالی تھی۔ نقل ہے کہ ایکبار آپکے ہاتھ مین ایک پھوڑا نکلا

طبیبوں نے کہا کہ ہاتھ کاٹنا چاہیے آپ رضامند ہوئے مریدوں نے طبیبوں سے کہا آپ ذرا توقف کیجیے یہ نماز میں مشغول ہوں تو کاٹ لینا انکو کاٹنے کی خبر بھی نہوگی جب آپ نماز میں مشغول ہوئے آپ کا ہاتھ کاٹ دیا جب کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے ہاتھ کٹا پایا۔ آپکے کلمات یہ ہیں۔ فرمایا دل صاف نہوگا مگر خداوند تعالی کے ساتھ نیّت کے صحیح کرنے سے اور تن صاف نہوگا مگر اولیا کی خدمت سے اور فرمایا دلوں کیلیے مقام ہیں ایک دل ہے کہ اسکا مقام ایمان ہو اور اُسکی علامت یہ ہے شفقت کرنا تمامی مسلمانوں پر اور کوشش کرنا مسلمانوں کے کاموں میں اور انکی مددگاری کرنا اور وہ کام کرنا جسمیں اہل اسلام کی بہتری ہو اور ایک دل ہے کہ اسکا مقام نفاق ہے اور اُسکی علامت کینہ۔ فریب۔ دغابازی۔ حسد۔ ہے اور فرمایا دعوی ایک ایسی رعونت ہے کہ پہاڑ بھی اسکو نہیں اُٹھا سکتا اور کوئی شخص بزرگ مرتبے کو نہیں پہونچتا مگر ہاں وہ شخص کہ حق سبحانہ تعالے کے ساتھ پوری موافقت کرتا ہے اور آداب عبودیت بجالاتا ہے حق تعالی کے فرائض کو کامل طور سے ادا کرتا ہے اور صحبت نیکوکاروں کے ساتھ رکھتا ہے اور بدوں سے دور رہتا ہے رحمتہ اللہ علیہ۔

چھتّرواں باب حضرت ابو عبداللہ محمد بن الحسین الترو غندی رحمتہ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ شاہد صادق اور وہ عارف عاشق وہ صاحب قبول اور وہ کامل اصول وہ ہمہ تن آرزومندی حضرت محمد بن الحسین الترو غندی رحمتہ اللہ علیہ یگانہ عہد اور نشانہ وقت تھے اور بزرگان مشائخ طوس سے تھے اور بزرگ اصحاب سے۔ ورع اور تقوی اور تجرید میں کامل تھے کرامات اور ریاضات پسندیدہ رکھتے تھے حضرت ابو عثمان طبری رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت یافتہ تھے آپنے بہت مشائخوں کو دیکھا تھا۔ آپکے کلمات یہ ہیں۔ فرمایا مرید طلب کے رنج میں ہے لیکن مسرور ہے نہ رنج وعذاب اور فرمایا صوفی بخداوند موجود ہے اور زاہد بنفس اور فرمایا حق تعالی نے ہر بندہ کو اپنی معرفت سے موافق مقدار اُس کام کے کہ در پیش رکھتا ہے ایک حصہ بخشا ہے اور اُسکی مددگاری کیلیے

بلا مین اسکا سامان رکھا ہی موافق مقدار اس معرفت کے کہ اسکو بخشی ہے تاکہ اسکی وہ معرفت اسکی مددگاری کرنیوالی ہووے اس بلا مین اور فرمایا کہ کشف ہے اور معانی مستور اور فرمایا جو کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کے فرمان کو جوانی مین ضائع کرتا ہی حق سبحانہ و تعالیٰ اسکو پیری مین خوار رکھتا ہی اور فرمایا جو کہ ایک جوان مرد کی خدمت ایک روز صدق دل سے کرتا ہے اس ایک روز کی برکت اسکی ساری عمر کو کفایت کرتی ہی پس حال ایسے شخص کا کیا ہوگا کہ جو تمام عمر خدمت صدق و مروت ہی کرتا رہے اور اپنے سارے اوقات کو جوانمردون ہی کی خدمت اور حضوری مین صرف کرے اور فرمایا کچھ انس نہین ہے برادرون کے اجتماع مین فراق کی وحشت کے سبب سے اور کوئی وسیلہ نہین ہے خداے تعالیٰ سے ملنے کا سواے خداے تعالیٰ کے اور فرمایا جسنے کہ دُنیا کو ترک کیا واسطے جاہ دُنیا کے وہ بڑا ہی حریص اور محب دُنیا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

چھہترواں باب حضرت قطب الاولیا ابی اسحٰق ابراہیم ابن شہریار گازرونی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

آپ اہل طریقت اور حقیقت کے پیشوا اور پیشوا تھے آپکے خصائل اور فضائل اور مناقب اور حال کی شرح اس سے زیادہ ہے کہ شمار مین آسکے حقیقت اور معرفت کے علم سے آراستہ تھے اور بھی شریعت اور سنت کی متابعت کے ساتھ معاملہ پسندیدہ رکھتے تھے اور بھی ریاضت اور تجرید مین فراست اکمال درجے پر تھی۔ اور مشائخ کے مقامات اور احوال اور آداب مین ایک آیت تھے اور بڑے اخلاق اور خصائل کے شخص تھے بہت مشائخ کی صحبت مین رہے آپ کی قبر مبارک کو تریاک اکبر کہتے ہین اسلیے کہ جسنے حق تعالیٰ کی بارگاہ مین آپکے طفیل سے دعا مانگی حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسکی حاجت روائی کی اور اسکی مراد برآئی۔ نقل ہے کہ جس رات کو آپ تولد ہوئے اس گھر مین کہ جسمین پیدا ہوئے ایک نور دیکھا کہ ستون کی صورت مین آسمان سے جا لگا اور اس ستون مین شاخین تھین اور ہر شاخ سے

ایک طرف کو نور پھیلتا تھا آپ کے والدین مسلمان تھے لیکن آپ کے دادا آتش پرست تھے
نقل ہے کہ لڑکپن میں آپ کے والد صاحب نے آپ کو ایک معلم کے پاس بھیجا کہ آپ کو کلام مجید
پڑھاوے آپ کے دادا مانع ہوئے اور کہا کہ کوئی ہنر سکھاؤ بہت مناسب ہوگا کیونکہ نہایت غریب
و درویش تھے لیکن آپ کی رغبت یہی ہوئی کہ کلام مجید پڑھیں آپ نے اپنے ماں باپ اور دادا سے کہا
کہ میں تو سوائے کلام مجید کے کوئی کام نہ سیکھوں گا جب انھوں نے آپ کی رغبت ادھر پائی ناچار
راضی ہوئے آپ کو علم کی تحصیل کا بہت کچھ شوق ہوا کہ سب لڑکوں سے پہلے مکتب میں جاتے رفتہ رفتہ
خلیفہ ہوگئے اور آخرکار اس درجے کو پہونچے کہ سب پر سبقت لیگئے آپ نے فرمایا جو کہ طفلی اور جوانی
میں حق تعالیٰ کا مطیع ہوگا پیری میں بھی ویسا ہی اسکا مطیع رہیگا اور اسکا باطن معرفت کے
نور سے منور ہوگا اور حکمت کے چشمے اسکے دل سے اسکی زبان پر جاری ہونگے اور جو کہ طفلی اور جوانی میں
عصیان و نافرمانی کریگا اور پیری میں توبہ کریگا اسکو مطیع کہینگے لیکن حکمت کی کمال شایستگی اسکو
دیر میں حاصل ہوگی اور کہتے اور فرمایا ابتدا میں کہ میں تحصیل علم کرتا تھا میں نے چاہا کہ طریقت ایک
شخص سے حاصل کروں اور اس شیخ کے طریق اور خدمت کو لازم پکڑوں میں نے دو رکعت نماز استخارے
کی پڑھی اور سر سجدے میں رکھا اور میں نے کہا خدایا مجھکو آگاہ کر کہ ان تین شیخوں یعنے حضرت
عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو عمرو بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے
رجوع کون سے شیخ کی طرف کروں میں سو گیا میں نے ایسا دیکھا کہ ایک شخص آئے اور ایک اونٹ انکے
ساتھ تھا اور اسپر کتابوں کا بوجھ لدا تھا مجھ سے کہا یہ کتابیں اس شیخ یعنے حضرت ابی عبد اللہ خفیف
رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں اور یہ سب کتابیں اس اونٹ سمیت آپ کو بھیجی ہیں جب میں جاگا سمجھ گیا کہ
انکی خدمت کی طرف اشارہ اور حوالہ ہے بعد اسکے حضرت شیخ اکار رحمۃ اللہ علیہ آئے اور حضرت
شیخ ابی عبد اللہ کی کتابیں شیخ کے پاس لائے یقین زیادہ ہوا اور انکی طریقت میں اختیار کی
اور انکی پیروی میں سرگرم ہوا۔ نقل ہے کہ آپکے والد صاحب نے فرمایا کہ تو درویش ہے اور تو
قدرت نہیں رکھتا کہ ہر مسافر کہ آئے اسکو مہمان کرے ایسا ہو کہ تو اس کام میں یعنی مہمانداری میں

تھا جو موجود ہو آپ سنکر خاموش ہو رہے کچھ جواب نہ دیا اتفاق سے ماہ رمضان مین ایک مسافرون کی جماعت آگئی اور کچھ موجود نہ تھا اور شام قریب تھی یکایک ایک شخص آیا دنبل پوری پکی ہوئی روٹیون کے اور مٹھے اور انجیر لایا اور کہا کہ یہ درویشون اور مسافرون مین صرف کیجیے جب آپ کے والد نے یہ دیکھا ترک ملامت کیا اور قوی دل ہوئے اور کہا جہانتک ہوسکے خدمت خلایق کی کرو حق تعالیٰ تمکو ضائع نہ چھوڑیگا۔ نقل ہے کہ آپ نے جب چاہا کہ مسجد تعمیر کرین خواب مین دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین اور مسجد کی نیو رکھ رہے ہین دوسرے روز آپ نے اتنی بڑی مسجد کی کہ جسمین صف آدمی بنیاد ڈالی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ مع اصحاب کے تشریف لائے اور مسجد کو اس حد سے کشادہ تر کیا بعد اسکے آپ نے اُس سے کشادہ تر مسجد بنائی۔ نقل ہے کہ جب آپ نے ارادہ حج کا کیا بصرہ مین مشائخ کی ایک جماعت حاضر ہوئی دسترخوان بچھا گیا پختہ گوشت بھی حاضر تھا آپ نے گوشت نہ کھایا مشائخون نے خیال کیا کہ شیخ گوشت نہین کھاتا ہے بعد اسکے کہ جب اُن مشائخون نے ایسا گمان کیا آپ نے فرمایا کہ اے نفس اپنے تنہائی مین بھی گوشت نہ کھانا چاہیے جبکہ لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ وہ گوشت نہین کھاتا پھر آپ نے عہد کیا اور جبتک زندہ رہے گوشت نہ کھایا اسیطرح کھجور سے بھی نذر کی تھی نہین کھاتے تھے اور شکر سے بھی ایکبار اسیطرح عہد کیا تھا نہین کھاتے تھے ایکبار آپ بیمار پڑے طبیب نے کہا شکر کھانے بہت کچھ طبیب نے کہا لیکن آپ نے نہ کھانا تھی نہ کھائی آپ نے کبھی خورشید مجوسی کی نہر سے کہ حاکم گازرون کا تھا پانی نہ پیا۔ نقل ہے کہ آپ نے مریدون کو وصیت کی تھی کہ ہرگز کوئی چیز تنہا نہ کھائین۔ نقل ہے کہ ایک مرید نے اجازت چاہی کہ مین اپنے رشتہ دارون کی ملاقات کو جایا چاہتا ہون آپ نے اُسکو اجازت نہ دی ایسا اتفاق ہوا کہ وہ چلا گیا اُسکے رشتہ دارون نے کہین تباہ رکھا تھا اُسنے بھی اُنکے ساتھ چند لقمے تباہ کے کھائے جب آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اتفاق سے ایک درویش سے تیغہ کر بیٹھا اور جرم بھی اُسیکا ثابت ہوا کہ اُسکے کرینے تھا جرمانے مین وہ درویشون کو دینے پڑے برہنہ رہ گیا

آپ نے جب اُسکو دیکھا فرمایا تھا ہمکو کرتا ہی مین آیا ۔ نقل ہے کہ آپ کی غذا کے واسطے غلہ کوہ قدس سے لاتے تھے اور اُسکو بطور بیج کے مباح زمینوں مین بوتے تھے آپ بقدر ضرورت اُس سے غذا تناول فرماتے جامہ مین بھی اسیطرح احتیاط فرمایا کرتے بہ سال حلال تخم سے کاشتکاری کرتے اور آپ کا جامہ اُسی کا ہوتا اور آپ یا تو گھانس کا یا اُون کا لباس پہنتے تھے بڑے صاحب ورع اور تقوی تھے ۔ نقل ہے کہ ابتدا مین آپکے اصحاب نہایت بیچارگی اور فقر و تنگی کی وجہ سے سبز گھانس کھاتے تھے یہانتک کہ گھانس کی سبزی اُنکے پوست سے جھلکنے لگی تھی اور بُرانے چیتھڑے سمیٹ کر لاتے اور اُنکو پاک کرکے اپنا ستر ڈھانکتے تھے آپنے سنہ ۴۲۵ھ چار سو پچیس مین اتوار کے روز ۲۶ چھبیسوین ذالقعدہ کو بہتر ۷۲ برس کی عمر مین اِس جہان فانی سے عالم باقی کو رحلت فرمائی بعض نے تہتر ۷۳ برس کی عمر شریف بیان کی ہے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون ۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ وعظ فرما رہے تھے ایک خراسان کا عالم بھی موجود تھا اور بہت لوگ جمع تھے سب پر ایک ذوق و شوق کا عالم طاری تھا اسی اثنا مین اُس عالم خراسانی کے دل مین گذرا کہ مین ایک بڑا مفسر اور عالم ہون اور علم بھی شیخ سے زیادہ رکھتا ہون کیا وجہ ہی کہ یہ احوال اور قبول اور جمعیت کہ شیخ کو حاصل ہے مجھکو نہین ہی آپ تاڑ گئے اُسے آپنے منبر سے قندیل کی طرف نظر کی اور فرمایا اے درویشو اے یہ قندیل کا پانی تیل کے ساتھ مناظرہ کررہا ہی کہ کیا وجہ ہی کہ مین تجھ سے عزیز تر نہین ہون اسلیے کہ تمامی مخلوقات کی زندگی مجھسے وابستہ ہی اور اسپر تیری یہ گستاخی کہ میرے سر پر چڑھکر بیٹھا ہی تیل جواب دیتا ہی کہ اسکی وجہ یہ ہی کہ مینے طرح طرح کے رنج کھینچے ہین ذرا خیال تو کر بویا گیا ہون کاٹا گیا ہون کوٹا گیا ہون اسکے بعد کولھو مین میرا عرق نکالا گیا ہی اُسکے بعد دیکھو اپنے آپ کو جلا رہا ہون اور دوسرون کو روشنی دے رہا ہون یہی سبب ہین کہ جنکی وجہ سے مینے تجھپر برتری پائی ہی۔ جب آپ وعظ فرما چکے منبر سے نیچے تشریف لائے تو وہ عالم خراسانی آپکے قریب آئے اور توبہ کی اور بہت معذرت کی ۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایکروز میرے دل مین گذرا کہ مین کیون صدقات

لیتا ہون اور اُسکو درویشان مقیم اور مسافرون پر صرف کرتا ہون مجھے اس لینے اور دینے
سے کیا کام ایسا نہو کہ کوئی قصور اِسمین ہوجاوے اور قیامت کے روز اُسکے عذاب و حساب مین
مبتلا ہون مینے چاہا کہ درویشون سے کہدون کہ بھائی ہر شخص اپنے وطن کو جاوے اور وہان جاکر
یادِ الٰہی مین مشغول ہو مین سو گیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ
آنحضرت نے مجھے ارشاد فرمایا کہ یا ابراہیم لے اور دے اور خوف مت کر۔ نقل ہے کہ دو شخص
آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اور ہر ایک اُنمیں طامع دُنیا تھا آپ منبر پر وعظ فرما رہے تھے
آپنے اُسی وعظ کے درمیان فرمایا کہ جو کہ ابراہیم کی زیارت کرو چاہیے کہ یہ اُسکی زیارت خالصاً
خدا کے واسطے ہووے دُنیا کی کسی طرح کی طمع درمیان مین نہووے اور جو کہ دُنیا کی طمع سے آویگا اُسکو کچھ
ثواب نہوگا پھر آپ کلام مجید کا ایک پارہ ہاتھ مین لیے قسم فرمانے لگے کہ اُس خدا کے حق کی قسم کہ
جسکا یہ کلام ہی کہ جو کچھ اُسنے اس کتاب مین اوامر اور نواہی کے احکام فرمائے ہین مین بجالایا ہون
قاضی طاہر اُس وعظ مین موجود تھا اُسکے دل مین گذرا کہ شیخ نے نکاح نہین کیا ہی بھلا کیسے سب
اوامر اور نواہی بجالایا ہی آپ قاضی طاہر کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ایک
اس بات کو مجھے معاف فرمایا ہی اور فرمایا مین اکثر جنگلون مین عبادت کرتا ہون جبکہ سجدے
مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتا ہون ریت اور ڈھیلے سے اُس زمین کے سُنتا ہون کہ میرے ساتھ
تسبیح کر رہے ہین۔ نقل ہے کہ ایک بار ایک جودی مسافر نہ آپکے یہان آیا تھا اور مسجد کے
ستون کی اوٹ مین چھپکر بیٹھ گیا تھا آپ ہر روز کھانا اُسکے واسطے بھیجتے تھے ایک مدت
کے بعد اُسنے اجازت چاہی کہ جاؤن آپنے فرمایا ای جودی کیون جاتے ہو کیا یہ جگہ تمکو پسند
نہین آئی جودی شرمندہ ہوا اور کہنے لگا حضرت آپنے کیسے جانا کہ مین جودی ہون اور جگہ
آپ جانتے تھے کہ جودی ہون تو آپ نے یہ سب تواضع مدارات میرے ساتھ کیون کی آپنے
فرمایا بھائی دُنیا مین کوئی بھی ایسا شخص ہوگا کہ جسکو دو روٹیان نہ ملتی ہونگی۔ نقل ہے کہ
امیر ابو الفضل جیلی ایکبار آپکی زیارت کو آیا آپنے فرمایا کہ شراب پینے سے توبہ کر اُسنے عرض کی

کہا یا شیخ مین ندیم وزیر فخر الملک کا ہون ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ توبہ ٹوٹ جائے آپ نے فرمایا
توبہ کر اگر اسکے بعد تجکو اُسکے جلسے مین شراب پینے کو کہین تو تو مجھے یاد کیجیو اُسنے توبہ کی اور
چلا گیا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ شراب خوارون کے جلسے مین حاضر تھا لوگون نے بہت کچھ
اصرار کیا کہ شراب پیجیے ایکبارگی اُس ندیم نے کہا شیخ آپ کہان ہین اُسیوقت ایک بلی
دوڑتی آئی اور شراب کے شیشے سے ایسی ٹکرائی کہ ٹوٹ گیا اور شراب سب بکھر گئی اور مجلس درہم و
برہم ہو گئی میر ابو الفضل دیلمی نے جب یہ کرامات دیکھی تو بہت رویا وزیر نے کہا کیون روتا ہے
اُسنے اپنا حال وزیر سے بیان کیا وزیر نے اُس سے کہا بہت خوب تو اسیطرح اپنی توبہ پر قائم رہ اور
پھر کبھی اُس سے شراب پینے کو نہ کہا۔ نقل ہے کہ ایک باپ اور بیٹا آپکے پاس آئے کہ توبہ کرین
آپ نے فرمایا کہ جو میرے آگے توبہ کریگا اور پھر توبہ توڑ ڈالیگا دُنیا اور آخرت دونون جہان
مین عذاب اور رنج مین گرفتار ہوگا۔ پھر اُن دونون نے توبہ کی اور چلے گئے ایسا اتفاق ہوا کہ توبہ
توڑ ڈالی ایک روز آگ جلا رہے تھے آگ اُنکو لگ گئی اور دونون جلکر خاکستر ہوگئے۔ نقل ہے
کہ ایک روز ایک پرند آپکے ہاتھ پر آ بیٹھا آپ نے فرمایا کہ چونکہ یہ پرند مجھ سے تجوف ہے میرے ہاتھ پر
آ بیٹھا اسیطرح ایک روز ایک ہرن جنگل سے بھاگا ہوا لوگون کے درمیان سے ہوتا ہوا آپکے
پاس آ کھڑا ہوا آپ نے اپنا دست مبارک ہرن کے سر پر پھیرا اور فرمایا میرے دیکھنے کو آئے ہو
پھر خادم سے فرمایا کہ جاؤ جنگل مین لیجا کر اسے چھوڑ آؤ۔ نقل ہے کہ آپکے جسم اطہر سے ایسی ہی
خوشبو آتی تھی کہ مشک اور عود کی خوشبو اُسکے آگے مات ہوتی تھی اور جہان سے کہ آپکا گذر
ہوتا تھا وہ جگہ بس خوشبو سے بس جاتی تھی۔ نقل ہے کہ ایکروز آپ فرماتے تھے کہ مجھے عجب آتا ہے
اُس شخص سے کہ اپنی پاک جامے کو ایسے رنگ سے رنگین کرتا ہے کہ اسمین شبہہ ہے یعنی رنگ نیل
جسوقت کہ آپ یہ فرما رہے تھے نیلی چادر اوڑھے تھے پس فرمایا کہ اس چادر کا رنگ نیل حلال
نیل سے ہے کہ میرے واسطے کرمان سے لائے ہین اور فرمایا جو کہ اپنا حساب نہین کرتا ہے
کھانے اور پینے اور پہننے مین اسکا حال مثل حال چارپایون کے ہے اور فرمایا حق تعالیٰ نے

ذکر کو دل مین ٹھہرا اور دنیا کو ہاتھ مین اور ایسا مت بن کہ حق تعالی کے ذکر کو زبان پر
ٹھہرائے اور دنیا کو دل مین اور فرمایا مومن کی بینائی دل کے نور سے ہوتی ہی اسلیے کہ
آخرت غیب ہے اور نور دل غیب اور غیب کو غیب سے دیکھ سکتے ہین اور فرمایا عارف کا کمترین عذاب
وہ ہی کہ ذکر کی حلاوت اس سے چھین لیوین اور فرمایا دنیا دار بندون کو اعضا کی عیب کے سبب سے
رد کرتے ہین اور اسکے ظاہر پر نظر کرتے ہین اور حق تعالے بندون کو دل کے عیب کے سبب رد کرتا ہی
اور انکے باطن پر نظر فرماتا ہی وَ اِذَا رَاَیْتَھُمْ تُعْجِبُکَ اَجْسَامُھُمْ۔ اور فرمایا ای قوم کیا اچھا ہو کہ تم
ہر چیز سے کہ ہی پلٹ کر خدا کی طرف رجوع کرو کیونکہ تمکو دنیا اور آخرت مین اس سے چارہ نہین ہے
اور فرمایا آج کے روزگار زرون مین اکثر آتش پرست ہین اور مسلمان اتنے تھوڑے ہین کہ انکو گن
سکتے ہین لیکن بہت جلد دیکھوگے کہ مسلمان بہت کثرت سے ہونگے اور آتش پرست گنتی کے۔
نقل ہے کہ چوبیس ہزار آتش پرست اور جہود آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور فرمایا مرد وہ ہے
کہ لیتا ہے اور دیتا ہی اور نیم مرد وہ ہی کہ دیتا ہے اور نہین لیتا ہی اور نامرد وہ ہے کہ نہ دیتا ہی
اور نہ لیتا ہے اور آپنے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ اس مسجد سے آسمان تک ایک سیڑھی
لگی ہتی لوگ اُترتے تھے اور اُس سیڑھی سے آسمان پر جاتے تھے اور فرمایا حق تعالی نے اس جگہ
کو وہ بزرگی عطا فرمائی ہی کہ جو قصد زیارت اس جگہ کا کریگا جو مقصد کہ دینی یا دنیوی رکھتا ہوگا
حق تعالی اسکو پورا کریگا اور فرمایا اے حیدر درویش دنیا مین اگر تجکو برہنگی اور گرسنگی اور
ذلت اور فاقہ پہونچے صبر کر کیونکہ جلدی سے گذر جائیگا اور تو آخرت کی نعمتون کو پہونچے گا
اور فرمایا تین گروہ فلاح نہ پاوینگے۔ بخیل۔ کاہل۔ ملول۔ اور فرمایا کوشش کرو کہ اگر
سابقون سے نہین بن سکتے ہو تو بہر حال انکی دوستی سے تو باز نہ رہو اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ
اور فرمایا کوشش کرو دنیا مین تاکہ غفلت سے بیدار ہو کیونکہ آخرت مین پشیمانی بے سود ہوگی۔
اور فرمایا تمامی نیک کامون مین برادران اسلام کو مقدم رکھ تاکہ حق تعالی کل قیامت کو
تجھے مقدم رکھے اور فرمایا مومن جب تک دنیا کی لذات کو ترک نہ کریگا حق تعالی کے ذکر کی

لذت دنیا دیگا اور فرمایا حق تعالیٰ نے ہر بندہ کو ایک عطا دی اور مجھکو مناجات کی لذت عطا فرمائی۔ اور ہر شخص کو انس ساتھ ایک چیز کے دیا اور مجھکو انس اپنے ساتھ دیا اور فرمایا بار خدایا سب لوگ تجھکو پکارتے ہیں اور طلب کرتے ہیں تو کس کے لیے ہو اور کس شخص کے ساتھ ہے پھر فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ہ حق تعالیٰ اُسکے ساتھ ہو جو خلا اور ملا میں اُسکے ذکر سے غافل نہیں رہتا جب اُسکا حکم سنتا ہو اُسکی بجا آوری میں دوڑتا ہو اور جب ممانعت دیکھتا ہو اُس سے باز رہتا ہو اور فرمایا اسمین کوشش کر کہ تورات کے درمیان اُٹھے اور وضو کرے اور چار رکعت نماز ادا کرے اور اگر نفس نہ مانے دو رکعت پڑھ اور یہ بھی نہو سکے تو جب تو بیدار ہو تو پڑھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک شیر کو باندھ آپ کی خانقاہ کے آگے سے لیے جاتے تھے آپ نے جو دیکھا فرمایا ای شیر تو نے کیا قصور کیا ہو کہ اس قید اور جال میں گرفتار ہوا ہے پھر فرمایا ای قوم اپنے حال پر تکیہ مت کرو کیونکہ شیطان کے جال بہت ہیں کہ ہم اُنکو نہیں پہچانتے ہیں بہت سے شیران طریقت شیطان کے جال میں گرفتار ہوئے ہیں اصحاب رُد ہوئے۔ اور فرمایا خداوندا اگر تو قیامت میں میرے ساتھ نکوئی کرے تو میرے سب دوستوں اور یاروں کو مجھ سے ملا دیو تاکہ ہم سب باہم خوش ہوں اور تیرے فضل اور رحمت سے ہم سب باہم بہشت میں داخل ہوں۔ اور اگر حال دوسری طرح پر ہو تو مجھے ایسی راہ سے دوزخ میں بھیجیو کہ کوئی مجھے نہ دیکھے تاکہ میرے دشمن شادمانی نکریں اور فرمایا جسپر کہ ہوای شہوت غالب ہے چاہیے کہ نکاح کرے تاکہ فتنے میں نہ پڑے اگر میرے سامنے دیوار اور عورت یکساں نہوتی تو میں بھی نکاح کرتا اور فرمایا کہ میں دریا میں ڈوبے ہوئے کے مثل ہوں کہ کبھی کبھی خلاص کی امید رکھتا ہوں اور کبھی ہلاک کے خوف سے ڈرتا ہوں اور کہا حق تعالیٰ فرماتا ہو اے میرے بندے جملہ عالم سے رُو گردانی کر اور ہماری درگاہ کی طرف رُخ لا کیونکہ تجھے مجھ سے کسی حال میں چارہ نہیں ہے کب تک مجھ سے بھاگتا پھرے گا اور میری طرف سے رُخ پھیرتا رہے گا اور فرمایا وہ شخص بڑا بدنصیب ہے کہ دُنیا سے جاوے اور حق تعالیٰ کے اُنس اور مناجات کی لذت نہ چکھی ہو

اور جسنے کہ اسکو پہچانا ہمیشہ سلام سلام کہتا رہتا ہو اور فرمایا کیونکر نہ ڈرے بندہ کہ ایک جانب اسکے
نفس اور شیطان ہو اور ایک جانب اسکے سلطان۔ اور وہ درمیان مین عاجز اور بیکس اور فرمایا جسکا
کہ کام دنیا مین آراستگی سے ہوگا اُسکا آخرت کا کام آراستگی سے ہوگا اور جسکے کہ دونون جہان
کے کام آراستگی کے ساتھ ہون اُسکا کیا کہنا۔ اور فرمایا جو کہ دنیا کے بادشاہ پر دلیری کرتا ہے اُسکا
مال لوٹا جاتا ہو اور جو کہ صالحون کے ساتھ دلیری کرتا ہو اور اُنکے ساتھ مخالفت کرتا ہو دین اُسکا
جاتا ہو اور ایمان اُسکا خطرہ مین پڑتا ہو اور فرمایا اُن لوگونکی نزدیکی سے کہ خوشامدی ہین پرہیز کرو
کیونکہ اُنسے بڑے فتنے اور آفتین پیدا ہوتی ہین اور فرمایا سخی کی تھیلی کا سر کشادہ ہوتا ہے اور
اُسکے ہاتھ کشادہ اور بہشت کے دروازے اُسپر کشادہ۔ اور بخیل کی تھیلی کا سر بند رہا ہوتا ہو
اور اُسکے ہاتھ عطا کرنے سے بند اور بہشت کے دروازے اُسپر بند اور فرمایا خداوندا تیری
نعمتین ہمپر بیشمار ہین منجملہ اُنکے تو نے توفیق دی ہو کہ زبان سے تیرا ذکر کرتا ہون اور دل
سے تیرا شکریہ ادا کرتا ہون اور تو خداوند قادر کریم ہے اور ہم بندے ہین عاجز و مسکین۔
شکر و سپاس تیری نعمتون کا یہ بھی فضل تیرا ہی ہے اور فرمایا جو کہ ایک مسلمان بھائی
کے مارنے کو دست دراز کرے وہ ہم سے نہین ہے اور فرمایا چار شخصون کے آگے خالی ہاتھ
مت جانا۔ ایک عیال۔ دوسرے بیمار۔ تیسرے صوفی۔ چوتھے بادشاہ۔ اور فرمایا جبکہ تو دیکھتا ہو
کہ تیرا ہاتھ مخالفت مین مشغول ہے اور زبان کذب اور غیبت مین اور دوسرے اعضا ہوا
نفس کی موافقت مین الہام۔ کشف۔ عطا کہان سے تجھکو حاصل ہوگا اور فرمایا حق تعالی
عذاب کرتا ہے عام کو اور عتاب کرتا ہے خاص کو اور جب تک کہ عتاب ہو ہنوز محبت باقی ہو۔
نقل ہے کہ جب کوئی آپ کی خدمت مین آتا تاکہ سلوک سیکھے آپ اُس سے فرماتے ای فرزند
درویشی اور صوفی ہونا ایک سخت کام ہو گرسنگی اور تشنگی اور برہنگی مین مبتلا ہونا پڑے گا۔
اور ذلت و خواری کھینچنا پڑے گی اور تجھکو گدا کہین گے اگر تم ان سب باتون کی برداشت
کر سکتے ہو تو داخل ہو ورنہ جس طرح کہ اپنے کام مین مشغول ہو مشغول رہو اور خدا کی عبادت کرتے رہو

اور فرمایا ڈرتے رہو اور کسی کے ساتھ بدی مت کرو کیونکہ اگر کوئی کسی کے ساتھ بدی کرتا ہے
حق تعالیٰ اُس پر ایک شخص کو مقرر کرتا ہے تاکہ اُس سے اُس بدی کا بدلہ لیوے جیسا کہ فرمایا حق تعالیٰ
نے اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا۔ فرمایا حق تعالیٰ کے خزانۂ غیب میں ایک
شراب ہے کہ ہر سحر کو اپنے اولیا کو پلاتا ہے وہ اُس شراب کو پی کر کھانے پینے سے بے پروا ہو جاتے
ہیں اور فرمایا خدا کا دوست ہرگز دُنیا کا دوست نہیں ہوتا اور دُنیا کا دوست ہرگز خدا کا
دوست نہیں ہوتا۔ آپ یہ دُعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ هٰذَا الْبُقْعَةَ عَامِرًا بِذِكْرِكَ وَاَوْلِيَائِكَ
وَاَصْفِيَائِكَ اِلَى الْاَبَدِ وَاجْعَلْ قُوْتَنَا وَقُوْتَهُمْ يَوْمًا بِيَوْمٍ مِنَ الْحَلَالِ مِنْ حَيْثُ لَا يُحْتَسَبُ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمُتَحَابِّيْنَ فِيْكَ وَمِنَ الْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيْكَ وَمِنَ الْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيْكَ بِحُرْمَةِ نَبِيِّكَ
مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَانْظُرْ اِلٰى حَوَائِجِنَا كَمَا يَنْظُرُ الْاَرْبَابُ فِيْ حَوَائِجِ الْعَبِيْدِ
وَاِلٰى مَا يَحِلُّ بِنَا مِنَ الذُّنُوْبِ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ
وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ يَا مَنْ اِذَا دُعِيَ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ اَعْطٰى هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ
رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنَا عَنْ بَابِ الْاَطِبَّاءِ وَعَنْ بَابِ الْاُمَرَاءِ
وَعَنْ بَابِ الْاَغْنِيَاءِ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا بِثَنَاءِ النَّاسِ مَغْرُوْرِيْنَ وَلَا عَنْ خِدْمَتِكَ مَحْجُوْبِيْنَ
وَلَا عَنْ بَابِكَ مَطْرُوْدِيْنَ وَلَا بِنِعْمَتِكَ مُسْتَدْرَجِيْنَ وَلَا مِنَ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الدُّنْيَا
بِالدِّيْنِ وَارْحَمْنَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ
الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا دَائِمًا اَبَدًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ اور فرمایا الٰہی
تیرے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تیری درگاہ سے درخواست کی کہ رَبَّنَا اِنِّیْ
اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ہ
تو نے اُن کی دُعا قبول کی اگرچہ میں ابراہیم خلیل نہیں ہوں پر تو تو رب جلیل ہے
میں بھی تجھ سے دُعا کرتا ہوں اور تجھ سے درخواست کرتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَجْعَلْ

بِذَا الْوَادِی الْقَفْرِ وَالْمَکَانِ الْوَعْرِ اَہْلًا وَعَامِرًا بِذِکْرِکَ وَاَوْلِیَائِکَ مِنْ عِبَادِکَ وَاَصْفِیَائِکَ
اور اگرچہ یہ مکان مکان کہ نہیں ہے لیکن وادی قفر سے تو خالی نہیں خیرات سے اسکو
بے نصیب مت فرما اور اہل اس بقعہ کو امن میں کر دُنیا اور آخرت میں اور مکر شیطان سے
بچا اور کہا اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ دُعَائِیْ مَرْفُوْعًا وَنِدَائِیْ مَسْمُوْعًا وَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ
تَہْوِیْ اِلَیْہِمْ وَہِمَمَہُمْ وَاقِفَۃً عَلَیْہِ حَتّٰی یَشْتَغِلَ فِیْہِ الْخَیْرَاتُ وَیَدُوْمُ اِقَامَۃُ الطَّاعَاتِ۔
اور فرمایا میں کیونکر حق سے نہ ڈروں۔ حبیب۔ خلیل۔ کلیم۔ صلوات اللہ علیہم ڈرتے رہے
اور روح علیہ السّلام ڈرتے ہیں اور فرمایا اہلِ دُنیا متاعِ دُنیا کو دوست رکھتے ہیں اور میں
ذکرِ خدا کو اور قرآن پڑھنے کو دوست رکھتا ہوں اور فرمایا اس حدیث کے معنی میں کہ
اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ۔ فرمایا چونکہ شیطان پلید ہے اور خون بھی
پلید لہذا پلید پلید میں گذرتا ہے لیکن حق تعالےٰ کا ذکر پاک ہے اور روح بھی پاک لہذا
پاک پاک میں گذرتا ہے اور فرمایا ہر شخص کی کرامت وہ ہے کہ حق تعالیٰ اُسکے ہاتھ پر
نیکیاں جاری کرے اور جس شخص سے کہ ایسے نیک کام ظاہر ہوں کہ دوسرے اُس طرح کے
نیک کام کرنے سے قاصر ہوں وہ کرامت مخصوص ہے لوگوں نے پوچھا کہ حضرت دستور ہے
کہ دوست نجاست اور پلیدی کو دوست سے جُدا رکھتا ہے اسکی کیا وجہ ہے کہ حق تعالیٰ بندۂ مومن کو
گناہ سے آلودہ کرتا ہے لیکن جو راز ہو بیان فرمایئے آپنے فرمایا کہ یہ بھی حق تعالیٰ کی حکمتوں سے
ایک حکمت ہے کہ بندہ گناہ کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تاکہ لطف اور رحمت حق تعالیٰ کی ظاہر ہو اور
طاعت کی قدر کو پہچانے۔ اور جب بھوکا اور پیاسا رہے تو کھانے اور پانی کی قدر جانے
اور فرمایا عبادت حظِ نفس ہے اور اشارت حظِ روح ہے عبادت بدن سے علاقہ رکھتی ہے اور
اشارت روح سے لوگوں نے پوچھا جب رزق قسمت کیا گیا ہے پھر سوال اور طلب کی حق تعالےٰ
سے کیا حاجت ہے آپنے فرمایا تاکہ عزت اور شرف مومن کا ظاہر ہو وے جیسا کہ ارشاد ہوا۔
کُرْ اُعْطِیْکَ مِنْ غَیْرِ مَسْئَلَۃٍ لَمْ یَظْہَرْ کَمَالُ شَرَفِکَ فَاَمَرْتُکَ بِالدُّعَاءِ لِتَدْعُوْنِیْ فَاُجِیْبَکَ۔

یعنے ہین اگر تجکو بغیر سوال کیے عطا کرتا تو نہ ظاہر ہوتا کمال شرف تیرے کا بس تیئے حکم کیا
تجکو کہ مجھ سے دعا مانگے تاکہ مین تجھے جواب دون اور فرمایا لتھوڑے کو لباس مرقع سے
یہی وجہ ہی کہ صاحب مرقع کے دیکھنے سے ایک طرح کی آرزو اور شوق پیدا ہوتا ہی نقل ہے
کہ ایک روز آپ جا رہے تھے بہت مرد اور لڑکے آپ کی زیارت کو جمع ہو گئے لوگون نے پوچھا
حضرت یہ بچے بے عقل آپ کو کیسے پہچان گئے کہ زیارت کو جمع ہوئے ہین آپ نے فرمایا
بھلا مجھے کیونکر نہ پہچانینگے کہ مین انکے لیے رات کو جبکہ وہ سوتے ہوتے ہین کھڑے ہو کر
خیر و صلاح کی دعائین مانگتا ہون اور آپ نے فرمایا مجاہدہ کی انتہا وہ ہی کہ ہر کوشش و
مشقت کو کر رکھتے ہین بخشدین اس شخص کو کہ ہر محنت اور مشقت سے پاک ہی یعنے حق تعالے
اور اس بخشش کی غایت روح ہی اور فرمایا ایمان خاص ہے اور اسلام عام ہی لوگون نے
پوچھا اگر بادشاہون کے مصاحب اور عطائے دار کوئی چیز آپکے پاس لاکر کہین کہ یہ حلال
کمائی کی ہی آپ قبول فرمائین یا نہین آپ نے فرمایا نہین اسلیے کہ انھون نے اپنی مصلحت کو
ترک کیا ہی اور جب کہ اپنی صلاحیت کی فکر مین نہین ہین کیونکر ہو سکتا ہی کہ دوسرے کی
صلاح کا خیال رکھینگے اور فرمایا جو کہ حق تعالیٰ کے سوا دوسرے کی خدمت مین عزت کا جویان ہے
قبل از مرگ اس دنیا ہی مین اس عزت طلبی کے عوض مین خوار و ذلیل ہوگا آپ یہ شعر اکثر
پڑھا کرتے قطعہ مُصَاحَبَةُ الْغَرِيبِ مَعَ الْغَرِيبِ ❊ كَمَنْ بَنَى الْبِنَاءَ عَلَى الثَّلْجِ ❊ فَذَابَ
الثَّلْجُ وَانْهَدَمَ الْبِنَاءُ ❊ وَقَدْ عَزَمَ الْغَرِيبُ عَلَى الْخُرُوجِ ❊ یعنے مسافر کی صحبت مسافر کو
مثل اسکے ہی کہ جسنے بنا کیا مکان برف پر جب گلی برف اور گرا مکان تب قصد
ارادہ کریگا مسافر کوچ کا۔ اور فرمایا چاہیے کہ تو ہمیشہ شرعی علوم کی تحصیل مین مشغول رہے
کیونکہ اہل طریقت اور حقیقت کو کسی حال مین علوم سے چارہ نہین ہے اور بعد اسکے ہر علم سے کہ جانے
ریا تجھہ سے پرہیز کرے۔ فائدہ جو کلام کہ کسی ارادے سے کیا جاوے اُسے ریا کہتے ہین اور جو
سنایا جاوے اُسے سُمعہ کہتے ہین مثلاً بلند آواز سے کوئی شخص لوگون کے سنانے کو

قرآن شریف پڑھتا ہو تا کہ لوگ سمجھیں کہ یہ قرآن شریف خوب پڑھتا ہو اور مقصود عبادت یا ختنا
یا اور غرض نہو اور جو کچھ کہ تو جانتا ہو اُسکو پوشیدہ مت کر اور ہمیشہ رضای حق تعالی کا طالب رہ۔
اور اُس علم پر عمل کرنے کی کوشش مین لگا رہ ورنہ تو ایک قالب بے روح کا۔ اور دیکھ خبردار خبردار
ہرگز علم اور عمل کو کسی دنیوی چیز کے حاصل کرنے کا وسیلہ مت ٹھہرائیو۔ اور اُس سے بچتا رہ کہ علم
اور عمل تیرا ہمیشہ ہووی کہ اُسکے ذریعے سے تو کچھ حاصل کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو کہ آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرتا ہو آبرو اُسکی جاتی رہتی ہی اور اُسکا نام نیکی سے نہین
لیتے اور اُسکا نام اہل دوزخ کے درمیان لکھتے ہین اور جو کہ دنیا کے کام سے آخرت کو
طلب کرے اُسکے لیے آخرت مین کچھ بھی حصہ نہین۔ اور علم کے پڑھنے کے بعد کوئی چیز فاضلتر
حلال کے طلب کرنے سے نہین ہو کھانے اور لباس مین کیونکہ عمل حرام خوار کا قبول نہین
کرتے۔ اور اُسکی دعا قبول نہین کرتے اور چاہیے کہ تو ہمیشہ مسکینی کے لباس مین رہے
اور آراستگی اور زینت کو یکلخت ترک کرے۔ اور پوشیدہ نہ رہے کہ تیری عزت
طاعت کی طلب اور حق تعالی کی بندگی مین ہے اور چاہیے کہ ہمیشہ قناعت کو اختیار
کرے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت مین بدترین وہ جماعت ہی
کہ اُسکا تن نعمت مین اُگا ہوا ہو اور اعضا کی پرورش کی فکر مین گرفتار ہو۔ اور دیکھ جہانتک
ہو سکے کوشش کیجیو تو درویشون اور صالحون کے ساتھ صحبت رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی ہمیشہ اس اُمت کا نگاہبان و محافظ ہی جب تک کہ تین کام
نکرینگے۔ ایک تو نیک بردن کی زیارت کو نہ جاوین دوسرے بہتر لوگ بدون کو برگزیدہ بنائین
تیسرے اہل طریقت اور اہل حقانیت سُنت کے اقارب امیرون اور ظالمون کے ساتھ میل
جول نکرین اور اگر یہ افعال کرینگے حق تعالی خواری اور درویشی اور رسوائی اُنپر مقرر کریگا
اور ایسے زبردست کے جنگل مین اُنکو سونپے گا کہ ہمیشہ اُنکو رنج پہونچاتا رہے۔ اور خبردار
ہرگز نامحرم عورتون اور بے ڈاڑھی مونچھ کے لڑکون پر نظر نہ کیجیو کیونکہ وہ ایک تیر ہے

شیطان کے فریبون سے اور ہرگز اہل بدعت کے ساتھ نشست برخاست مت رکھیو اور ہمیشہ
امر معروف کرتا رہیو اور دوستونکو نصیحت کرتا رہیو اور کوشش کیجیو کہ صبح اور رات کے
وقت قرآن شریف کی تلاوت مین مشغول ہو وے کہ قرآن شریف کے پڑھنے والے اور سُننے والے پر
رحمت برستی ہے اور کوشش کیجیو کہ ہر رات کو نماز پڑھے کہ بہت بڑے اجر اور فضیلت سے
بھری ہے اور خدا کرے تو ایسا ہو جائے کہ لوگون سے گوشہ نشینی اختیار کرے اور دیکھ
جہان تک ہو سکے گوشہ نشینی مین کوشش کرنا کہ شیطان تجھکو کبھی رسوائیون کے بیابان مین
نہ ڈالے اور اگر یہ تجھ سے نہین ہو سکتا تو مردون کی طرح کمر ہی باندھ اور خدا کی خلق کی
خدمت مین مشغول ہو نقل ہے کہ جب آپ کی وفات قریب پہونچی آپ کے مُرید آپ کی
خدمت مین جمع ہوئے آپ نے فرمایا کہ مین عنقریب دُنیا سے کوچ کرونگا مین تمکو اسوقت
چار وصیتین کرتا ہون اُنکو قبول کرلو اور بجالانا اوّل یہ کہ جو شخص کہ میرا جانشین ہو اُسکو
وقار اور تمکین سے رکھنا اور اُسکا فرمان بجالانا اور ہر صبح کو کلام مجید کی تلاوت پر مداومت
کرنا اور اگر کوئی غریب اور مسافر آ نکلے تو اُسکو بہت عزت اور بزرگی کے ساتھ اُتارنا
اور ہرگز اُسکو دوسری جگہ نہ اُترنے دینا اور دیکھو باہم ایک دوسرے کے ساتھ دل برداشت کرو
نقل ہے کہ آپکے پاس ایک کتاب تھی کہ آپنے اُسمین نام توبہ کرنے والون اور مُریدون
اور دوستون کا لکھ رکھا تھا آپکے وصیت کی کہ اِس کتاب کو میرے ساتھ قبر مین رکھدینا
چنانچہ آپکے فرمانے کے موافق آپ کی قبر مین رکھی گئی۔ نقل ہے کہ وفات کے بعد آپکو
خواب مین دیکھا پوچھا کہ حق تعالےٰ نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا اوّل
بخشش و کرامت کہ تجھیز فرمائی یہ تھی کہ جن لوگون کے نام کہ مینے اُس کتاب مین لکھ رکھے تھے
اُن سبکو بخشدیا۔ نقل ہے کہ آپ دُعا فرمایا کرتے خداوندا جو شخص کہ میرے پاس کسی
حاجت کو آوے اور مجھ سے ملاقی ہو اُسکے مقصود اور مطلوب کو روا کیجیو اور اُسپر اپنی
رحمت نازل فرمائیو۔ حق تعالےٰ آپ کی عزیز روح کو پاک کرے *

ستہترواں باب حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ بحر اندوہ وہ راسخ تر از کوہ وہ آفتاب الٰہی وہ آسمان نا متناہی وہ اعجوبۂ ربانی قطب وقت حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ مشائخ کے سلطان اور ابدال اور اوتاد کے قطب تھے اور اہل طریقت و حقیقت کے پیشوا تھے اور بڑے بھاری بھرکم اور کوہ صفت تھے اور معرفت اور توحید اور تحقیق میں نہایت کامل تھے اور ہمیشہ تن کو ریاضت اور مجاہدے سے آراستہ اور دل کو حضور اور مشاہدے سے پیراستہ رکھتے بڑے عالی ہمت اور بزرگ مرتبت تھے حضرت عزت میں آشنائی عظیم رکھتے تھے اور حضرت خداوند کے حضور میں ایسے کچھ گستاخ تھے کہ بیان سے باہر ہے۔ نقل ہے کہ شیخ بایزید ہر سال دہستان کی زیارت کو جاتے تھے کیونکہ وہاں شہدا کے مقبرے ہیں جب انکا گذر خرقان پر ہوتا تو رک کر اور سانس اوپر کو کھینچتے جیسے کوئی کسی چیز کی خوشبو لینے کے وقت کرتا ہے انکے مرید پوچھتے کہ حضرت ہمکو تو کوئی بو نہیں آتی آپ کیا سونگھتے ہیں وہ فرماتے کہ اس چوروں کے گاؤں سے ایک مرد کی بو مجھکو آتی ہے اسکی کنیت ابوالحسن اور نام علی ہے اور تین درجے مجھ سے بڑھکر ہوگا بار عیال داری کھینچے گا درخت لگائے گا کھیتی کرے گا۔ نقل ہے کہ آپ کا بیس برس تک یہ معمول رہا کہ عشا کی نماز جماعت کے ساتھ خرقان میں پڑھکر حضرت بایزید کے روضے کی زیارت کو بسطام جاتے اور جب وہاں پہونچتے تو مرقد کے پاس کھڑے ہوکر کہتے اے بار خدایا اس خلعت کے تونے بایزید کو عطا فرمایا ابوالحسن کو بھی ایک حصہ دے پھر واپس آتے اور صبح کی نماز اسی عشا کے وضو سے خرقان میں ادا کرتے اور آپ جب حضرت بایزید کے مرقد کے پاس سے روانہ ہوتے تو پھر کر پشت انکی قبر کی طرف نکرتے اسیطرح انکے مرقد کی طرف منھ کیے الٹے قدم خرقان تک واپس آتے بارہ برس کے بعد

حضرت بایزیدؒ کی قبر سے ایک آواز آئی کہ اے ابوالحسن اب وہ وقت آگیا کہ تو بیٹھے آپ نے
کہا اے بایزیدؒ ہمت بخشئے کیونکہ میں اُمّی ہوں شریعت کے رموز سے کچھ زیادہ نہیں
جانتا ہوں آواز آئی کہ اے ابوالحسن جو کچھ کہ مجھکو عطا ہوا تیری ہی برکتوں کو تھا حضرت
ابوالحسنؒ نے کہا کہ آپ تو مجھ سے اُنتالیس برس پہلے تھے انھوں نے فرمایا ہاں یوں ہی ہے
لیکن میں جب خرقان کی طرف گذرتا تھا ایک نور دیکھتا تھا کہ خرقان سے آسمان کی جانب
بلند ہوتا تھا میں تیس برس سے خداوند تعالیٰ سے ایک حاجت مانگ رہا تھا پوری ہوتی تھی
مجھے الہام ہوا کہ اے بایزید اس نور کی حرمت کو شفیع لا میں لایا حاجت بر آئی حضرت شیخ ابوالحسنؒ
نے فرمایا میں جب خرقان میں آیا تو چوبیس روز میں میں نے تمام کلام مجید پڑھ لیا اور ایک اور
روایت ہے کہ حضرت بایزیدؒ نے فرمایا سورۂ فاتحہ شروع کیجیے جب خرقان تک پہونچے تو
کلام مجید ختم کیا۔ نقل ہے کہ حضرت ابوالحسنؒ کے پاس ایک باغ تھا ایک بار جو آپ نے
بیلچے سے کھودا چاندی نکلی دوسری بار سونا تیسری بار مروارید اور جواہر نکلے آپ نے فرمایا
خداوندا ابوالحسن اسپر فریفتہ ہوگا مجھکو دین اور دنیا اگر دونوں ملینگے تو بھی اسے خداوندا
تجھ سے روگردان ہوگا کبھی ایسا ہوتا کہ آپ بیل کو زمین پر ہل چلانے کے لیے جوتے وقت
نماز آتا آپ نماز کو چلے جاتے بیل اسیطرح پھرتا رہتا جب آپ نماز سے فارغ ہو کر آتے
زمین تیار پاتے۔ نقل ہے کہ ابو العمر ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے شیخؒ سے کہا آؤ میں آپ
دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اس درخت کے اوپر سے پھاندیں اور وہ درخت ایسا
عظیم الشان تھا کہ ہزار گوسفند اُسکے سایہ میں بیٹھ سکتی تھیں آپ نے فرمایا آؤ تاکہ ہم دونوں حق تعالیٰ
کے لطف کے ہاتھ پکڑ کر اس دونوں جہان پر سے پھاندیں کہ نہ بہشت کی طرف توجہ
کریں نہ دوزخ کی طرف آیک روز شیخ المشائخ حضرت ابوالحسنؒ کے پاس آئے ایک
طشت پانی سے بھرا آپ کے آگے دھرا تھا شیخ المشائخؒ نے اپنا ہاتھ اس پانی میں ڈالکر
ایک زندہ مچھلی باہر نکالی اور آپ کے آگے دھر دی آپ نے کہا کہ تم [illegible] تھا اپنا ہاتھ

اُس تنور مین ڈالکر زندہ مچھلی نکالی اور فرمایا پانی سے زندہ مچھلی نکالنا سہل ہے آگ
سے نکالنا چاہیے۔ شیخ المشائخؒ نے کہا آؤ اس تنور مین گھسین دیکھین زندہ کون نکلتا ہے
آپنے فرمایا عبداللہ آؤ تاکہ ہم اپنی ہستی مین غوطہ لگائین دیکھین کہ اُسکی ہستی کے ساتھ
زندہ ہوکر کون نکلتا ہے یہ سنکر شیخ المشائخؒ نے دم نہ مارا۔ نقل ہے کہ شیخ المشائخؒ
نے کہا کہ تین برس ہو گئے کہ مین شیخ کے خوف سے نہین سویا ہون اور جس قدم مین کہ مینے
قدم رکھا ہے مینے اُسکا قدم اپنے قدم سے آگے دیکھا ہے دس برس سے مین چاہتا ہون کہ
بسطام مین اُس سے پہلے حضرت بایزیدؒ کی زیارت کو پہونچون نہین سکتا ہون کیونکہ وہ یعنی
حضرت ابوالحسنؒ خرقان سے بسطام تک کہ تین فرسنگ کا فاصلہ ہے مجھ سے پہلے پہونچتا ہے
حالانکہ کبھی کوئی مجھ سے پہلے وہان تک نہ پہونچا۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ یارون کے
درمیان فرماتے تھے جو کہ طالب اس حدیث کا ہے بس اُسکا قبلہ یہی ہے بلکہ سب کا اور آپنے
چارون انگلیون کو پکڑکر ایک انگلی سے اشارہ فرمایا۔ یہ بات شیخ المشائخؒ کو پہونچی انھون نے
عبرت کی راہ سے فرمایا کہ جب دوسرا قبلہ ظاہر ہو گیا تو اب ہم اُس قبلے کا راستہ کہ قدیمی ہے
بند کیے دیتے ہین۔ اُس سال حج کا راستہ بند ہو گیا جسنے کہ ارادہ حج کا کیا یا تو چورون نے
اُسکو راہ مین لوٹ لیا یا ہلاک ہوا حاصل کلام کوئی خانۂ کعبہ تک پہونچنے نہ پایا۔
لوگون نے آکر حضرت شیخ المشائخؒ سے کہا کہ یہ مخلوق کی ہلاکت کس پر مقصور کرین۔
انھون نے فرمایا کہ جہان کہ ہاتھی اپنے پہلو پر گرا کرتے ہین چند مچھر ہلاک ہی ہو جایا کرتے
ہین کچھ پروا کی بات نہین ہے مر جانے دو۔ نقل ہے کہ ایکبار ایک جماعت سفر کو
جاتی تھی حضرت ابوالحسنؒ سے کہا حضرت راہ خوفناک ہے آپ ہمین ایسی دُعا سکھا دین
کہ جسکی برکت سے ہم بلا و آفت سے امان مین رہین آپنے فرمایا جب کسی بلا کا سامنا ہو ابوالحسنؒ
یاد کرنا اُس جماعت کو یہ بات پسند نہ آئی روانہ ہوئی اتفاق سے راہ مین چورون نے
آکر گھیر لیا اور قریب تھا کہ سب کا مال و اسباب لیکر راہی ہون اُن مین سے ایک شخص نے

اس حال میں آپ کو یاد کیا یاد کرنا ہی تھا کہ چوروں کی نظروں سے غائب ہوگیا چوروں
نے غل مچایا کہ ای تو عجیب واقعہ پیش آیا کہ وہ مرد جسکا ہم مال و اسباب چھیننے کو تھے مع اسباب
و سواری غائب ہوگیا کہاں چلدیا پتا نہیں ملتا حاصل کلام وہ مرد تو بچ گیا اور باقی
سب لوٹے گئے یہاں تک کہ ننگے بچ رہ گئے جب وہ شخص جماعت کو نظر آیا تو سلامت حال تھا
پوچھنے لگے کیا ہوا تو کہاں چلا گیا کہ سلامت رہا اسنے شیخ کو یاد کرنے اور غائب ہونے کا سارا
حال انکے روبرو بیان کیا جب وہ جماعت لوٹ کر شیخ کے پاس پھر آئی تو پوچھا کہ حضرت
خدا کے واسطے فرمایے کہ اسمیں راز کیا تھا کیونکہ ہم تو سب خدای تعالے کو پکارتے رہے وہ بچے
اور اس شخص نے آپ کو یاد کیا اور بچ گیا آپنے فرمایا بھائی تم حق تعالی کو پکارتے ہو بطرف
زبان سے پکارتے ہو نہ بدل سے اور ابوالحسن دل سے پکارتا ہو بلکہ دل کے بھی دل سے
پس تم ابوالحسن کو یاد کرو کہ ابوالحسن تمہاری واسطے خدا کو یاد کرے اور تم اپنے مقصد پر
کامیاب ہو کیونکہ اگر مجازا اور عادت کے طور پر ہزار بار بھی خدای تعالی کو پکاروگے مفید نہوگا

نقل ہے کہ ایک بار آپکے ایک مرید نے اجازت چاہی کہ مین کوہ لبنان پر جاکر قطب عالم کی
زیارت سے مشرف ہونا چاہتا ہوں آپنے اسکو اجازت دی جب کوہ لبنان پر پہونچا دیکھا کہ
ایک جماعت رو بقبلہ بیٹھی ہے اور ایک جنازہ اسکے آگے دھرا ہے لیکن اس جنازے کی نماز
نہیں پڑھتی ہے مرید نے پوچھا کہ حضرات آپ اس جنازے کی نماز کیوں نہیں پڑھتے انھوں نے
کہا بھائی قطب عالم کا انتظار ہے کیونکہ یہاں پنج وقتہ نماز کے امام قطب عالم ہوتے ہیں مرید
یہ سنکر بہت خوش ہوا کہ ای لو مین تو انکے مرقد کی زیارت کو آیا تھا اب بچشم و دید انکے
دیدار سے بھی مشرف ہونگا تھوڑی ہی دیر کے بعد سب لوگ کھڑے ہوگئے مرید نے جو غور
سے دیکھا تو آپ ہی تھے کہ امام کی جگہ کھڑے اللہ اکبر فرماتے تھے یہ حالت دیکھکر مرید پر ایسی
دہشت سوار ہوئی کہ بیخود ہوگیا جب اپنے آپ مین آیا تو دیکھا کہ وہاں تو مردے کو دفن بھی
کرچکے ہیں اور آپ تشریف لے گئے ہیں مرید کو شک ہوا کہ شاید اور کوئی ہو تو لوگوں سے

پوچھا کہ یہ کون صاحب تھے انھون نے کہا تم بڑے نادان ہو حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ
علیہ تھے مرید نے پھر پوچھا کہ کیا اب پھر آوینگے لوگون نے کہا ہان پھر نماز کے وقت تشریف
لاوینگے تب تو مرید رو کر کہنے لگا کہ مین تو اُنکا مرید ہون ہای مجھسے یہ گستاخانہ کلمہ اُنکی روبرو
نکل گیا ہی آپ لوگ میری سفارش کر دینا کہ مجھے پھر خرقان کو لیجائین کیونکہ مُدت سے مین
سفر مین ہون جب وقت نماز آیا تو آپ تشریف لائے مرید شیخ کو دیکھتے ہی آگے بڑھا اور
سلام کیا اور آپ کا دامن ہاتھ سے پکڑ لیا اور لرزنے لگا اور آپکے خوف سے کچھ بول نہ سکا آپ نے
فرمایا اچھا اس شرط پر کہ جو کچھ تو نے دیکھا ہی کسی پر ظاہر نکرے مینے حق تعالی سے التجا کی ہے
کہ اس جہان مین مجکو خلق سے پوشیدہ رکھے اور مخلوق سے کوئی شخص مجکو نہ دیکھے مگر
بایزید کیونکہ وہ زندہ ہے اس عالم مین **نقل ہے** کہ ایک شخص حدیث کی سماعت کو
عراق جانا چاہتا تھا آپ سے مشورت کی آپنے فرمایا عراق جاکر کیا کروگے یہین کسی سے پڑھ لو
اُسنے کہا حضرت یہان ایسا کوئی محدث نظر نہین آتا عراق مین تو بڑے بڑے نامی
گرامی ہین آپ نے فرمایا کہ بھائی ایک تو مین ہی اَن پڑھا شخص ہون کہ حق تعالی نے
مجھے سب کچھ عطا فرمایا لیکن اُسکا احسان نہ جتایا مگر تم ان اپنا علم جو عنایت کیا اُس پر
بہت کچھ اپنا احسان بیان فرمایا۔ اُسنے کہا حضرت آپنے حدیث کس سے پڑھی آپ نے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُس شخص کے دل مین کچھ یہ بات نہ کھبی رات کو
جو سویا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین جوانمرد بات
راست کہا کرتے ہین دوسرے روز وہ مرد آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور حدیث پڑھنا شروع
کیا کبھی کبھی آپ کسی مقام پر فرماتے یہ حدیث پیغمبر صاحب کی نہین ہے وہ پوچھتا حضرت یہ آپنے
کیسے جانا آپ فرماتے کہ جب تک تم حدیث پڑھتے ہو میری دونون آنکھین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہر دو ابروی مبارک پر رہتی ہین جبکہ مین ابروی مبارک کو پُر شکن دیکھتا ہون سمجھ
جاتا ہون کہ آپ اس سے بیزار ہین حضرت عبداللہ انصاری رح کہتے ہین کہ ایکبار ایسا اتفاق ہوا

کہ مجھپر ایک جرم کی تہمت لگائی اور پابزنجیر کرکے بلخ کی طرف لے چلے مین تمام راہ سوچتا
چلا جاتا تھا کہ میرے پاؤن سے کیا خطا سرزد ہوئی ہے کہ انمین زنجیرین پڑی ہین جب مین
شہر کے درمیان پہونچا تو دیکھا کہ لوگ پتھر لیے کوٹھون پر کھڑے ہین کہ مجکو سنگسار کرین مجکو
الہام ہوا کہ آہا فلان روز تو شیخ کا مصلے بچھا رہا تھا تیرا پاؤن مصلے پر پڑ گیا تھا سے
فی الفور توبہ کی مینے دیکھا کہ لوگونکے ہاتھ مین پتھر اسیطرح رہ گئے اور میری طرف پھینک نسکے
اور خدا کے فضل سے رہا بھی ہوگیا کہ حاکم کا حکم آیا کہ بے جرم ہے چھوڑ دو نقل ہے کہ جسوقت
شیخ ابوسعید آپکے یہان مع چند آدمیون کے پہونچے اُسوقت سوا چند ٹکیون روٹی کے
اور کچھ موجود نہ تھا آپنے بی بی صاحبہ سے فرمایا کہ اِن روٹیون پر چادر ڈالدو اور جسقدر
روٹیون کی کہ ضرورت پڑے اسکے نیچے سے نکالکر دیتی جائیو چنانچہ اُنھون نے ایسا ہی کیا اور
سبنے خوب سیر ہوکر کھایا بعض نے یون نقل کیا ہے کہ بہت آدمی دسترخوان پر تھے خادم
برابر روٹیان لالاکر سبکے آگے دھرتا جاتا تھا لیکن آپ کی چادر کے ڈالنے سے یہ کچھ برکت
آگئی تھی کہ روٹیان باقی ہی نظر آتی تھین حالانکہ وہان صرف گنتی کی روٹیان تھین
اتفاقاً کسیبار کی خادم نے چادر جو اُٹھائی تو ایک ٹکیا بھی نام کو نہ تھی آپنے یہ دیکھکر فرمایا تونے بڑی
غلطی کی اگر تو چادر نہ اُٹھاتا تو اسیطرح قیامت تک اُسکے نیچے سے روٹیان لیے جاتے اور
کم نہوتین جب کھانے سے فارغ ہوئے شیخ ابوسعید نے کہا اجازت ہے کہ کچھ سرود گادین نقل ہے
کہ آپ کبھی سرود نہ سُنتے تھے مگر حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت چاہنے پر آپنے فرمایا
کہ ہمکو سماع کی پروا نہین ہے پر اب تم کہتے ہو۔ خیر سہی۔ قوالون نے ڈھولکی بجاکر ابیات پڑھنا
شروع کین حضرت ابوسعید نے کہا حضرت اب وقت برخاست ہے آپ کھڑے ہوئے تین بار
آستین جھٹکی اور سات بار زمین پر قدم مارے خانقاہ کی دیوارین ہلنے لگین شیخ ابوسعید
نے یہ حال دیکھکر کہا حضرت بس کیجیے کہ مکان ڈھے جائینگے پھر کہا کہ مین خدا کی عزت و بزرگی
کی قسم کھاتا ہون کہ آسمان اور زمین آپکے ساتھ رقص مین آ رہے تھے آپنے فرمایا کہ سماع ایسے

شخص کے واسطے مباح ہو کہ اوپر سے لیکر عرش تک اور نیچے سے لیکر تحت ثریٰ تک کشادہ دیکھے
پھر اصحاب سے فرمایا اگر تم سے کہیں کہ یہ رقص کیوں کرتے ہو تو کہنا اس قوم کی موافقت کیلیے
کر اٹھ گئی اور ایسی اور ایسی تھی۔ نقل ہے کہ حضرت شیخ ابوسعیدؒ اور حضرت شیخ ابوالحسنؒ
ہر دو صاحبوں کے دل میں آیا کہ اپنے قبض اور بسط کو باہم بدلیں ایک دوسرے سے بغلگیر
ہوئے حالت اوّل بدل ہو گئی حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ رات سے صبح تک سر زانو پر دھر
روتے رہے اور حضرت شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ رات بھر نعرہ مارتے اور رقص کرتے رہے حضرت ابوسعیدؒ
صبح کو آئے اور حضرت ابوالحسنؒ سے کہا آئیے اور میرا خرقہ مجھکو واپس دیجیے کیونکہ مجھے طاقت غم و
اندوہ کی نہیں آپ نے فرمایا بسم اللہ اور پھر بغلگیر ہوئے اور ادلا بدلا ہو گیا پھر آپ نے فرمایا
اے ابوسعیدؒ تم کل قیامت کو پہلے میدان قیامت میں نہ آنا کیونکہ بالکل میرے پیچھے ہو پہلے مجھے
آنے دینا کہ میں جا کر قیامت کے شور و غوغا کو ٹھنڈا کروں پھر تم آنا اگر کسی شخص کو یہ وہم گزرے
کہ حضرت ابوالحسنؒ قیامت کے شور و غوغا کو کیا کم کرینگے تو یہ عطار کہتا ہے کہ جبکہ خداوند تعالیٰ نے
ایک کافر کو یہ قوت عطا فرمائی کہ اسنے ایسے پہاڑ کو کہ چار فرسنگ میں تھا زمین سے اکھاڑ کر چاہا
کہ موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کے سر پر دے مارے ایک مومن سے کیا عجب ہے کہ قیامت کے شور و غوغا کو
بٹھا دے پھر حضرت شیخ ابوسعیدؒ آپ کے پاس سے رخصت ہوئے۔ ایک پتھر آپ کی درگاہ پر
پڑا تھا حضرت ابوسعیدؒ نے آپ کی تعظیم و احترام کے لحاظ سے اپنی داڑھی اُس پر ملی غرض اُنکی
اس امر سے یہ تھی کہ میں تو آپکے روبرو اس درجے کا شخص ہوں کہ آپ کی خانقاہ شریف کو
اپنی پلکوں اور داڑھی سے صاف کروں اور اس بات کو اپنے لیے باعث فخر کا سمجھوں
حضرت ابوالحسنؒ نے اُنکی حرمت کے لحاظ سے فرمایا کہ اس پتھر کو وہاں سے اٹھا کر محراب میں
لگا دیں چنانچہ لگا دیا گیا جب رات گزری تو صبح کو کیا دیکھا کہ وہ پتھر وہیں اپنی جگہ پر پڑا تھا
پھر آپ کے حکم سے محراب میں لگا دیا گیا پھر صبح کو جو دیکھا تو وہاں اپنی جگہ پر پڑا تھا اسی طرح
تین بار کیا لیکن پتھر پھر اپنی جگہ تھا حضرت ابوالحسنؒ نے فرمایا اب مت لاؤ وہیں پڑا رہنے دو

شیخ ابو سعیدؒ کا لشکر بہت ہو گیا فرمایا کہ راہ اس طرف سے بند کر دو اور دوسری طرف دروازہ کھول دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ **نقل ہے** کہ حضرت شیخ ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو سعید سے رخصت کے وقت فرمایا کہ میں نے تمکو اپنے زمانے کا ولی گردانا تیس برس سے میری حق تعالےٰ سے یہ آرزو تھی کہ ایسے شخص کو مجھ سے ملاوے کہ جس سے میں اپنے دل کا راز کہوں پر کوئی ایسا محرم راز دار نہیں ملتا تھا کہ اس سے کہتا شکر ہے خدای تعالےٰ کا کہ اُسنے تمکو بھیجا اور میں نے تم سے کہا۔ کہتے ہیں کہ حضرت شیخ ابو سعیدؒ نے آپکے روبرو بالکل بات نہیں کی مریدوں نے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ نے شیخؒ کے سامنے زبان تک نہ ہلائی حضرت شیخ ابو سعیدؒ نے فرمایا کہ مجکو صرف سننے کو بھیجا تھا اور فرمایا کہ ایک سمندر سے ایک بیان کرنیوالا کافی ہے اور فرمایا کہ میں ایک پختہ اینٹ تھا اب خرقان سے گوہر ہو کر لوٹتا ہوں۔ **نقل ہے** کہ حضرت شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ منبر پر وعظ فرما رہے تھے بہت مجمع تھا حضرت شیخ ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے بھی وہیں موجود تھے آپ نے اس وعظ میں یہ بھی فرمایا کہ جن لوگوں نے کہ اپنی خودی سے نجات پائی ہے بالکل پاک ہو گئے ہیں گویا کہ اپنی ماں کے پیٹ سے آج ہی پیدا ہوئے ہیں بلکہ عالم ارواح سے آج ہی اس عالم میں آئے ہیں اور اگر تم چاہو تو میں کہوں ای لو ایک تو جو شخص کہ اپنی خودی سے پاک ہوئے حضرت ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند رشید کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ان صاحبزادے کے والد ماجد ہی ہیں۔ **نقل ہے** کہ حضرت ابو القاسم قشیری رحؒ نے کہا کہ میں جب خرقان میں داخل ہوا تو حضرت ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ کے خوف سے میں تو بالکل گونگا ہو گیا قدرت بولنے کی نہ رہی مجھے گمان ہوا کہ میں اپنی ولایت سے معزول ہو گیا۔ **نقل ہے** کہ شیخ ابو علی سینا حضرت ابو الحسنؒ کی شہرت سنکر خرقان میں آئے جب آپ کے مکان پر گئے آپ لکڑیاں لینے جنگل کو گئے ہوئے تھے پوچھا شیخ کہاں ہیں آپ کی بی بی صاحبہ یہ سنکر بہت جھنجھلائیں اور کہا اس زندیق کذاب کو شیخ کہاں ہیں شیخ کہاں ہیں کہنے والا کون آیا ہے کہا لکڑیاں لینے جنگل گیا ہے حضرت شیخ ابو علی سینا کے دل میں گذرا کہ خدا خیر کرے

جب بی بی کا خاوند کے ساتھ یہ حال ہے نہیں معلوم کہ کیسا شخص ہے پھر بوعلی سینا
جنگل کی طرف گئے دیکھا کہ شیخ ایک شیر کی پشت پر لکڑیوں کا انبار لادے چلے آتے ہیں
شیخ بوعلی سینا کے یہ دیکھکر چھکے چھوٹ گئے جب اوسان بجا ہوئے تو کہا حضرت یہ تو
فرمایئے کہ آپ ایسے اور پھر آپ کی بی بی صاحبہ کا آپکے ساتھ یہ معاملہ کل حال کہہ سنایا۔
آپنے فرمایا بھائی اگر میں ایسی بھیڑنی کا بار نہ کھینچوں تو بھلا یہ شیر میرا بار کاہے کو کھینچے
پھر آپ مکان پر آئے حضرت بوعلی سینا بیٹھے باتیں ہونے لگیں اور بہت دیر تک ہوتی
رہیں آپنے کہیں دیوار بنانے کو مٹی بھگوئی تھی ایکبارگی آپنے فرمایا کہ آپ مجھے معاف
فرماویں کیونکہ مجھے یہ دیوار بنانا ہے اور جھٹ آپ دیوار پر چڑھ گئے اتفاق سے کسولی
آپکے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گری حضرت ابوعلی سینا اُٹھے تاکہ اُس کسولی کو اُٹھا کر آپ کو
دیں یہاں یہ اُٹھتے ہی رہے وہاں کسولی زمین سے اُٹھکر آپکے ہاتھ میں پہونچی۔ یہ دیکھکر
ابوعلی سینا حیرت میں رہ گئے اور بہت آپکے معتقد ہوئے۔ **نقل ہے** کہ عضدالدولہ نامی
بغداد میں ایک وزیر تھا اُسکے پیٹ میں درد اُٹھا ساری حکیم و طبیب جمع ہوئے پر درد
رفع نہوا آپ کی نعلین پاک لیجا کر اُسکے پیٹ پر ملیں فی الفور حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے اُسکو صحت
عطا فرمائی۔ **نقل ہے** کہ ایک بار ایک شخص نے آپکے پاس آکر عرض کی کہ حضرت اپنا خرقہ
مجھے پہنا دیجیے آپنے فرمایا پہلے ایک مسئلے کا جواب دو پھر یہ بھی سہی پھر آپنے فرمایا
اگر ایک مرد عورت کی چادر اوڑھ لے تو عورت ہو جائے گا یا نہیں اُسنے کہا نہیں۔
آپنے فرمایا اسی طرح اگر ایک عورت مرد کی چادر اوڑھ لے تو مرد نہوگی پس جس صورت
میں کہ تم مرد نہیں ہو میرا خرقہ پہننے سے تمکو کیا فائدہ ہوگا وہی نامرد کے نامرد رہو گے۔
نقل ہے کہ ایک شخص آپکے پاس آیا اور کہا حضرت مجھے اجازت دیجیے تاکہ میں خلق کو
دعوت کروں آپنے فرمایا جب تم خلق کو حق تعالیٰ کی طرف دعوت کرنا تو خبردار کہیں
اپنی طرف نہ کرنا اُسنے کہا حضرت بھلا کہیں اپنی طرف بھی دعوت کرسکتے ہیں آپنے فرمایا

کیون نہین اگر دوسرا آدمی دعوت کرے اور تجکو اُسکا دعوت کرنا ناپسند آوے سمجھ جا کہ خلق کو اپنی طرف تو دعوت کر رہا ہے نہ حق تعالی کی طرف۔ نقل ہے کہ ایکبار سلطان محمود نے ایاز سے وعدہ کیا تھا کہ مین اپنا خلعت تجکو پہناؤنگا اور تیری تلوار اپنے سینے پر رکھکر غلامون کی طرح تیرے سر پر کھڑا ہونگا جب محمود شیخ کی زیارت کو آیا تو ایک قاصد کو بھیجا اور اُس سے کہدیا کہ جا کر یون عرض کیجیو کہ سلطان محمود غزنی سے آپکی زیارت کو یہان آیا ہو آپ ذرا قدم رنجہ فرما کر بادشاہ کے خیمے تک تشریف شریف ارزانی فرمادین اور قاصد سے یہ بھی کہدیا تھا کہ اگر نہ آدین تو یہ آیت پڑھ دینا قولہ تعالی أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قاصد حاضر ہوا اور پیغام ادا کیا آپنے فرمایا مجھے معاف رکھو قاصد نے آیت مسطورہ پڑھی آپنے فرمایا کہ محمود سے کہدو کہ مین اسقدر أَطِيعُوا اللَّهَ مین مستغرق ہون کہ أَطِيعُوا الرَّسُولَ مین شرمندگی و شرمساری رکھتا ہون أُولِي الْأَمْرِ کا تو کیا ذکر ہے۔ قاصد واپس آیا سلطان محمود کو کل حال کہہ سنایا محمود کا دل بھر آیا پھر حکم دیا کہ چلو ہم ہی اُنکی زیارت کو وہان چلین وہ اُن لوگون سی نہین ہین کہ ہمنے خیال کیا تھا پھر اپنا لباس ایاز کو پہنایا اور اُسکا لباس آپ پہنا اور دس لونڈیون کو مردانہ لباس پہنا کر ہمراہ لیا اور خود بھی اُسی جماعت کے ساتھ مسلح ہو کر روانہ ہوا جب آپکی خانقاہ کے اندر آیا السّلام علیکم کہا آپنے وعلیکم السّلام کہا پھر تعظیم کو کھڑے ہوئے اور محمود کی طرف کہ غلامانہ لباس پہنے تھا متوجہ ہوئے اور ایاز کی طرف کہ شاہی لباس رکھتا تھا مطلق توجہ نہ کی محمود نے کہا کہ آپنے بادشاہ کی تعظیم نہ کی آپنے فرمایا یہ تو تمامی دام ہو سلطان نے کہا ہان بیشک دام ہو لیکن آپ ایسے پرندے نہین کہ اُسمین گرفتار ہون پھر آپنے محمود کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا آگے آؤ جب محمود آگے گئے تو کہا کچھ فرمائیے آپنے فرمایا پہلے اِن نامحرمون کو باہر بھیجیے۔ محمود نے اشارہ کیا سب لونڈیان باہر گئین پھر محمود نے کہا حضرت کوئی نقل و حکایت حضرت بایزید کی فرمائیے آپنے فرمایا بایزید نے ایسا فرمایا ہو

کہ جسنے مجھے دیکھا ہو بدبختی کی رسم سے بچ گیا ہو ۔ محمود نے کہا کیا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی آپ کا درجہ زیادہ ہو کہ ابوجہل اور ابولہب ور کئی ایک منکرون نے آنحضرت کو دیکھا اور بدبخت کے بدبخت ہی رہے ۔ آپ نے فرمایا ای محمود دیکھو ادب کا لحاظ رکھو تصرف اپنی ولایت ہی مین رکھو یہ مقام آپکے تصرف سے اعلی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بجز چار دون صحابۂ کرام کے کسی نے نہین دیکھا اور دیکھو اسپر یہ دلیل ہے وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُونَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۔ یعنے ای محبوب تو تم انکو دیکھتا ہو جو تیری طرف نظر کرتے ہین حالانکہ وہ تجکو نہین دیکھ سکتے ۔ محمود کو یہ بات پسند آئی کہا مجھے نصیحت دیجیے آپ نے فرمایا چار چیزون کا خیال رکھو ۔ اوّل پرہیز ممنوعات سے دوم نماز باجماعت سوم سخاوت چہارم شفقت خدای تعالے کی مخلوق پر ۔ محمود نے کہا آپ میری لیے دعا فرمایئے آپنے فرمایا مین خود یہ دعا کیا کرتا ہون اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ محمود نے کہا دعای خاص کیجیے آپنے فرمایا اے محمود تیری عاقبت محمود ہو پھر محمود نے ایک اشرفیون کا توڑا نذر کیا آپنے جو کی ٹکیان محمود کے آگے رکھکر فرمایا کھاؤ محمود نے آپکے ارشاد کے موافق لقمہ توڑکر منھ مین رکھا دیر تک چباتا رہا پر اسکے حلق سے نوالہ نیچے نہ اترتا تھا آپنے فرمایا شاید حلق مین اٹکتا ہے محمود نے کہا ہان آپنے فرمایا تو چاہتا ہو کہ میرے بھی حلق مین یہ اشرفیون کا توڑا یون ہی اٹکے اسکو اٹھالے کیونکہ مین اسکو طلاق دے چکا ہون ۔ محمود نے کہا کچھ تو قبول فرمایئے آپنے فرمایا نہین مین کچھ نہین لونگا پھر محمود نے کہا کہ اچھا آپ اپنا کچھ تبرک تو مجکو مرحمت فرمایئے آپنے اپنا ایک پیراہن سلطان محمود کو دیا محمود نے وقت رخصت کے کہا حضرت آپ کی خانقاہ بہت خوب ہے آپنے فرمایا اتنی بڑی سلطنت کے ہوتے کیا اس جھونپڑے کے بھی خواہان ہو پھر آپ تعظیم کے لیے چلتے وقت کھڑے ہوئے محمود نے کہا حضرت جب مین آیا تو آپنے توجہ بھی نہ فرمائی اب یہ تعظیم کیسی اس بخشش و عنایت کا باعث کیا ہو اور اس بے التفاتی کا سبب کیا تھا آپنے فرمایا آتے وقت تو تم بادشاہی کی

رعونت مین اور امتحان کو آئے تھے اور اب جاتے وقت انکساری اور درویشی کے ساتھ جاتے ہو درویشی کی دولت کا آفتاب تمپر چمک رہا ہے اسلیے اوّل مرتبہ تمھاری بادشاہی کی وجہ سے مین نہین کھڑا ہوا اب تمھاری درویشی کی وجہ سے کھڑا ہوتا ہون پھر سلطان محمود روانہ ہوا۔ نقل ہے کہ جب سلطان محمود سومنات پر حملہ آور ہوا تو اسکو یہ اندیشہ ہوا کہ میری یہان شکست ہوگی کیونکہ اسکے مخالف سرکش اور بڑی بیباک تھے ایکبارگی جو اسکو کچھ خیال آیا تو جھٹ گھوڑی سے اُتر پڑا اور ایک گوشہ مین جا کر مُنھ خاک پر رگڑا اور وہی پیراہن کہ جو حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکو دیا تھا اپنے ہاتھ مین لیکر کہا الٰہی اس خرقے کے صاحب کی آبرو کا صدقہ مجکو ان مخالفون پر فتحمندی عطا فرما جو کچھ مجھے یہان سے مال غنیمت دستیاب ہوگا سب درویشون کو دونگا یکایک مخالفون مین باہم کچھ ایسا شور و شر اور نااتفاقی پیدا ہوئی کہ خود ہی باہم لڑ لڑ کر مرنے لگے اور جدھر جسکا مُنھ اُٹھا بھاگ نکلا یہانتک کہ اہل اسلام کا لشکر فتحیاب ہوا۔ اُس رات کو محمود نے خواب مین دیکھا کہ شیخؒ فرماتے ہین کہ ای محمود تو نے اس ذرا سے کام کے لیے حضرت جلّ جلالہٗ کی بارگاہ مین میری خرقے کا طفیل دیا یہ خوب نہین کیا اری غافل اگر تو اُس ساعت مین یہ درخواست کرتا کہ اسکا طفیل سارے کفّار مسلمان ہوجائین تو سب کے سب مسلمان ہوجاتے۔ نقل ہے کہ ایک رات کو آپنے فرمایا کہ ای لو اسوقت فلان بیابان مین ڈاکوؤن نے راستہ لوٹ لیا اور کتنے ہی شخصون کو زخمی کر ڈالا جب یہ خبر تحقیق کی گئی تو اُسی طرح تھی کہ آپنے فرمایا تھا لیکن عجب یہ ہی کہ اُسی رات کو آپکے صاحبزادے صاحب کا سر کاٹ کر چوکھٹ پر رکھ گئے اور آپ اس معاملے سے بالکل بیخبر رہے اسی وجہ سے آپکی بی بی صاحبہ اس امر پر آپ کی مُنکر ہوئین اور کہنے لگین کہ کیا ذکر کرتے ہو ایسے شخص کا کہ اتنے فرسنگ کی خبر دیتا ہی جسکو یہ خبر نہوئی کہ کون اُسکے بیٹے کا سر کاٹ کر اُسکی چوکھٹ پر رکھ گیا۔ آپنے فرمایا بی بی تم سچ کہتی ہو اسوقت کہ مین دیکھ رہا تھا پردہ اُٹھا تھا اور

اُسوقت کہ لڑکے کو شہید کیا پردہ پڑا تھا۔ کہتے ہین کہ جسوقت کہ لڑکے کے شہید ہونے کی خبر
آپ کی بی بی صاحبہ کو پہونچی مارے غم کے بے حال ہوگئین اور جب کہ سر کٹا ہوا اپنے
لڑکے کا دیکھا فی الفور اپنی زلف کاٹ کر لڑکے کے سر پر ڈالی اور زار زار روئین آپ نے
بھی اُس رنج والم مین اپنی ریش مبارک سے چند بال نوچ کر لڑکے کے سر پر ڈالے اور فرمایا کہ یہ
رنج ہم دونون نے بویا تھا تمنے اپنی زلف کاٹی مینے بھی تمھاری موافقت کی۔ نقل ہے
کہ ایک بار آپ نے مع دُرویشون کے سات روز تک کچھ نہ کھایا یون ہی فاقے سے خانقاہ
مین بہت سے دُرویشون کے ساتھ بیٹھے رہے ساتوین روز ایک مرد آیا اور ایک بورا آٹے
کا اور گوسفند لایا اور آواز دی کہ یہ صوفیون کے لیے لایا ہون آپ نے فرمایا جو کہ تم سے
صوفی ہولے یوسے مین تو اس قابل نہین ہون کہ صوفی ہونے کا دم مارون یہ سُنکر کسی
شخص کو اُسکے لینے کی جرأت نہوئی آخر واپس لے گیا۔ نقل ہے کہ ایک عورت کے دو بیٹے
تھے اُنھون نے باہم اتفاق کیا تھا کہ ایک رات کو مین والدہ کی خدمت کرونگا اور تو خدا کی
عبادت اور دوسری رات کو تو والدہ کی خدمت کریگا مین خدا کی عبادت چنانچہ اسی قرارداد کے
موافق ایک رات بڑا بھائی مان کی خدمت کرتا تھا دوسری رات چھوٹا بھائی بڑے بھائی کو
حق تعالےٰ کی عبادت سے بہت کچھ حلاوت حاصل ہونے لگی ایک رات اُسنے اپنے چھوٹے بھائی
سے کہا برادر عزیز آج تمھاری باری ہے کہ حق تعالیٰ کی عبادت کرو اور میری باری ہے
کہ والدہ صاحبہ کی خدمت کرون لیکن کیا اچھا ہو کہ آج کی شب تم اپنی خدمت میرے سپرد
کرو اور میری خدمت اپنے ذمے لو اُسنے کہا بہت اچھا۔ غرض ایک دوسرے کے
کام مین مشغول ہوا بڑے بھائی نے جو اس رات کو سر سجدے مین رکھا ایک آواز سُنی کہ
ہمنے تیرے بھائی کو بخشدیا اور اُسکے طفیل مین تجھکو بھی بخشدیا اُسنے کہا یہ کیا مین تو خدا
کی عبادت مین مشغول ہون اور وہ مان کی خدمت مین اور پھر طفیل۔ ارشاد ہوا یہ سب
سچ ہے لیکن دیکھ تو جو یہ ہماری عبادت کر رہا ہے ہم اس سے بے پروا ہین پر تیری مان

تیرے بھائی کی خدمت کی محتاج ہی۔ نقل ہے کہ چالیس برس تک آپ نے تُسر تکیے پر نہ رکھا
برابر عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہی ایکبارگی آپ نے فرمایا کہ مین آرام کرونگا تکیہ
لاؤ مرید یہ سُنکر بہت خوش ہوئے اور پُوچھا ای شیخ آج کیا ہو آپنے فرمایا کہ آج کی شب
ابو الحسن نے حق تعالیٰ کی بے نیازی اور استغنا کو مشاہدہ کیا اور فرمایا تیس برس ہو گئے
کہ کوئی خطرہ حق تعالیٰ کے سوا میرے دل مین نہین گذرا۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک
مرقع پُوش ہوا سے اُترکر آپکے آگے پانون زمین پر مارنے لگا اور کہنے لگا کہ مین جنید وقت ہون
شبلی وقت ہون آپ بھی یہ دیکھکر کھڑے ہو گئے اور پانون زمین پر مارکر کہنے لگے کہ مین
خدا ای وقت ہون مصطفاے وقت ہون۔ پوشیدہ نہ رہے کہ مطلب اسکا وہی ہی کہ ہم حضرت
منصورؒ کے اَنَا الحق کے بارے مین مفصّل لکھ چکے ہین کہ وہ مقام محویّت مین تھے۔ اگر
اولیاء اللہ سے سُنّت کے خلاف بھی ظاہر ہو تو بھی انکو مطعون نہ کرنا چاہیے جیسا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنّی لَاجِدُ نَفَسُ الرَّحمٰنِ مِن قِبَلِ الیَمَنِ۔ نقل ہے کہ ایک روز
آپکے باطن مین ندا کی کہ ای ابو الحسن تو خلقان اور منکر نکیر سے نہین ڈرتا ہی آپ نے کہا
مین مُردون سے نہین ڈرتا جیسے کہ جوان و مست اونٹ گھنٹے کی آواز سے نہین ڈرتا ہی
پھر ندا آئی کہ تجھے قیامت اور اُسکے دھڑکون کا بھی خوف نہین۔ آپنے کہا الٰہی مینے ایسا
سُوچا ہے کہ جب آپ قیامت کے روز مجکو خاک سے نکالین اور مخلوق کو میدان قیامت مین
حاضر کرین مین اُس محل مین اپنے ابو الحسنی کے پیراہن کو اُتار کر وحدانیت کے سمندر مین غوطہ
لگاؤن تاکہ تمامی واحد ہی واحد ہو ابو الحسن نہو پس اُس صورت مین خوف اور بشارت کے
فرشتے کسکے روبرو جائینگے۔ نقل ہے کہ ایک رات آپ نماز مین تھے ایک آواز سُنی کہ کیون
ای ابو الحسن تو چاہتا ہے کہ جو کچھ ہم تیری نسبت جانتے ہین خلق پر آشکارا کردین تاکہ
وہ تجکو سنگسار کرین آپ نے فرمایا خداوندا آپ چاہتے ہین کہ جو کچھ کہ مین آپکی رحمت کے
بارے مین جانتا ہون اور آپکے کرم سے دیکھتا ہون خلق کے روبرو کہدون تاکہ پھر کوئی

شخص آپ کو سجدہ ہی نہ کرے فرماتے ہین کہ مینے ایک آواز سنی کہ نہ تو کچھ نہ مین کچھ کرون
نقل ہے کہ ایک بار آپ فرماتے تھے الٰہی ملک الموت کو میرے پاس مت بھیجیو کیونکہ مین
جان اسکو نہین دونگا اسلیے کہ نہ اس سے لی ہے نہ اسکو واپس دونگا مینے جان تجھ سے لی ہے
تیرے سوا نہ دونگا اور فرمایا میرے باطن مین ندا کی کہ ایمان کیا ہے مینے کہا اے خداوند وہ ایمان
کہ تونے عطا فرمایا ہے ہمارے لیے کافی ہے اور فرمایا ندا آتی ہے کہ تو ہمارا ہے اور ہم تیرے مین
جواب دیتا ہون کہ نہین بلکہ تو خداوند قادر ہے اور مین عاجز بندہ اور فرمایا حق تعالیٰ نے
خلق سے بندگی کا نشان چاہا اور مجھ سے خداوندی کا نشان اور فرمایا مین جب عرش کے
گرد تک پہونچا ملائکہ کی صفین کی صفین استقبال کو آئین اور بہت فخر سے کہنے لگین کہ ہم
کروبیان ہین اور ہم روحیان ہین مینے کہا کہ ہم الٰہیان ہین سبکے سب شرمندہ ہوگئے
اور مشائخ میرے اس جواب سے شاد ہوئے اور فرمایا مینے تین چیزون کی غایت کو نہ جانا
ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجون کی غایات کو دوسرے نفس کے مکر کے درجے کی
غایت کو تیسرے معرفت کی غایت وانتہا کو اور فرمایا جب میری خاک کے ڈھیر کو جمع کیا تو
ایک ہوا بڑے زور سے آئی اور ساتون آسمان اور زمین کو مجھ سے بھر دیا اور مین درمیان
سے گم ہوگیا اور فرمایا حق تعالیٰ نے مجھکو ایسے قدم عطا فرمائے کہ جنکی بدولت عرش سے ثریٰ تک
گیا اور ثریٰ سے عرش تک واپس آیا لیکن مجھے خبر نہین کہ کہان گیا اور کدھر آیا پس حضرت
حق تعالیٰ سے ندا ہوئی کہ جس شخص کے کہ قدم ایسے اور سیر ایسی ہو ظاہر ہے کہ کہان تک
پہونچ سکتا ہے۔ مینے عرض کیا عجب دراز سفر ہے کہ مینے کیا اور عجب کوتاہ سفر ہے کہ مینے کیا
کہ بہت کچھ چلتا ہون پر جہان کا تہان ہون اور فرمایا مینے چار ہزار سخن حق تعالیٰ سے سنے
اگر دس ہزار تک نوبت پہونچتی تو نہین معلوم کہ کیا ظہور مین آتا اور فرمایا مین اپنے اوپر
اسقدر قادر تھا کہ مینے چاہا کہ سیاہ ٹاٹ روئی دنیا ہو جائے ہوگیا شکر ہے حق تعالیٰ کا
کہ اب بھی وہی حال ہے اور فرمایا کہ مینے دل کو دنیا اور آخرت سے قطع کیا اور خدا کی طرف

واپس لے گیا اور فرمایا جسکو کہ حق تعالےٰ کے ساتھہ اتنی راہ ہو کہ زمین سے آسمان تک
اور آسمان سے عرش تک اور عرش سے قاب قوسین تک اور قاب قوسین سے مقام نور تک
اور وہ باوجود اِس سب کے اگر آپ کو اور اپنی خودی کو مچھر کے برابر دکھاوے نیک مرد نہین۔
اور فرمایا مَین اُمّی ہون لیکن بالائے حق ہون یعنے مَین نہ مَیرا سب کا سب حق مین محو ہے
حقیقت مین اور جو کچھ کہ باقی رہا ہے خیال ہی خیال ہے اور بس اور فرمایا کہ مجھ مین یہ کچھ درد ہے
کہ اگر میرے درد کا ایک قطرہ باہر آوے تو جہان مین وہ طوفان برپا ہو کہ حضرت نوح علیہ السّلام
کے زمانے مین ہوا تھا اور فرمایا اُسوقت مین کہ مَین تمھارے درمیان سے نکل کر
کوہ قاف کے پیچھے اقامت گزین ہوا ہونگا میرے لڑکون سے ایک کی روح قبض
کرنے کو ملک الموت آئے گا اور جان نکالنے کے وقت سختی کرے گا مَین قبر سے ہاتھ نکالکر
خدائے تعالیٰ کا لطف اُسکے لب و دندان پر چھڑکونگا اور فرمایا جیسے جیسے کہ خدائے تعالےٰ
کی ملک سے ایک چیز میری طرف رجوع کر رہی ہے ویسے ویسے مَین بھی خدائے تعالےٰ کی
طرف پھر رہا ہون اور فرمایا اے باری تعالےٰ اگر تو مجھے کوئی چیز دینا چاہتا ہے تو ایسی
چیز عطا فرما کہ آدم علیہ السّلام کے زمانے سے لیکر قیامت تک کسی شخص کو عطا نہ فرمائی
گئی ہو کیونکہ مَین کسی کا پس ماندہ و جھوٹا نہین کھا سکتا اور فرمایا جو نیکوئی کہ آدم
علیہ السّلام کے زمانے سے لیکر اِس دَم تک اور اِس دَم سے قیامت تک خدا نے پیرون کے
ساتھہ کی وہ تنہا تمھارے پیر کے ساتھہ کی اور جو نیکوئی کہ تمام پیرون کے مُریدون کے
ساتھہ کی وہ تنہا تمھارے ساتھہ کی اور فرمایا ہر شب نماز شام سے آرام نہین لیتا ہون
جب تک کہ اپنا حساب حق تعالےٰ کو نہین دیتا ہون اور فرمایا مَینے اپنے عمل کو اخلاص
مین نہ دیکھا جب تک کہ اپنے کو آفریدہ تنہا نہ دیکھا اور فرمایا اگر حق تعالیٰ قیامت کے روز
تمامی خلق کو میرے طفیل سے بخشے تو بھی مَین اِن آنکھون کو کہ آگے جھکائے ہون
نہ پھیرونگا اور مڑکر نہ دیکھونگا بباعث اُس بلندی ہمت کے کہ درگاہ خدا مین مجکو حاصل ہے

اور فرمایا ای لوگو تم ایسے مرد کے حق مین کیا کہتے ہو کہ قدم نہ ویرانے مین رکھتا ہے
اور نہ آبادی مین اور حق تعالی نے اُسکو ایسے مقام مین رکھا ہی کہ قیامت کے روز
اُسکو حق تعالی اُٹھائیگا اور تمامی ویرانے اور آبادی کی خلق اُسکے نور مین اُٹھے گی
اور تمامی خلق کو اُسکے طفیل سے بخشین گے حالانکہ وہ دُعا نہین کرتا اس جہان مین اور
شفاعت نکریگا اُس جہان مین اور فرمایا اس دُنیا مین ایک جھاڑی کے نیچے اپنے خداوند
کے ساتھ زندگانی کرتا ہون اور اس حالت کو اُس سے زیادہ پسند کرتا ہون کہ بہشت مین
طوبی کے نیچے زندگی بسر کرون درحالیکہ اُس جل شانہٗ سے بیخبر ہون اور فرمایا کبھی مجھکو اسی
میری گوشے مین وہ قوت وطاقت اُس خداوند عز وجل سے عطا ہوتی ہی کہ اگر چاہون
تو آسمان کو پکڑ کر گھسیٹ لون اور اگر چاہون تو تحت ثری تک اُتر جاؤن اور کبھی ہوتا ہے
کہ اپنے آپ کو دیکھتا ہون اور خدا کی طرف متوجہ کر کے کہتا ہون اس تن اور خلق کے مقابل کہ میرے
لیے ہے یہ اتنی بڑی سلطنت کیا ہستی رکھتی ہی اور فرمایا مین چکھنے والا ہون اور خود گم و
اور سننے والا ہون اور خود ناپدید اور فرمایا جو کام کرتا ہون اُسمین کرامت ظاہر ہوتی ہی
کبھی ایسا ہوا کہ مینے ہاتھ ہوا مین پھیلایا ہو اور میرا میرے ہاتھ مین سونے کا ریزہ نہکر
نہ دکھائی دی ہو حالانکہ مینے نہ کبھی مٹھی اس ارادے سے بند کی ہوگی اور نہ اس قصد
سے ہاتھ پھیلایا ہوگا کیونکہ یہ سب کرامت ہی اور جو کہ کرامت کا شائق بنتا ہی اُسکے مُنھ پر دروازہ
بند کرتے ہین اور پھر اُسکو درگاہ مین دخل نہین دیتے اور فرمایا چاہتا ہون کہ نیچے
اُتر جاؤن یا ناپدید ہو جاؤن دونون جہان سے یا ایسا ہو جاؤن کہ تمام ہی ہو رہون۔
خبردار تو مُردہ دل اور آسایش طلب نہ بنے۔ اور فرمایا مینے سفید پتھر سے مسئلے پوچھے اُسنے
چار ہزار مسئلون کا جواب مجھکو دیا مینے سب جوابات کو کرامت سے سمجھا اور فرمایا رات دن کی
جو چوبیس گھڑیان ہین مین ایک گھڑی مین ہزار ہزار بار مرا تئیس گھڑیون کا شمار کیا ہے
بتاؤن جو چوبیسوین گھڑی مین اتنی بار مرا اور فرمایا لوگ اس امید پر کہ منزل پر پہونچین دن کو

روز و رات کو نماز کرتے ہین لیکن مین اپنی منزل آپ ہی ہو رہا ہون اور فرمایا کہ جب سے اب تک کی
مین کُل باتین یاد رکھتا ہون کہ اپنی مان کے پیٹ مین چار مہینے کا ہو کر پیٹ مین پھر اچھلا اور
اُسوقت کی بھی کہ اس عالم سے باہر چلا گیا ہونگا قیامت تک واقعات تیرے سامنے مشرح بیان کرونگا
اور فرمایا آدمی کہتے ہین فلان شخص امام ہے یاد رکھو کہ امام نہوگا مگر وہ شخص کہ تمامی مخلوق سے کہ
عرش سے لیکر ثری تک اور پورب سے لیکر پچھم تک باخبر ہو اور فرمایا مین آدمیون۔ ملائکہ۔ جنات۔
چرند۔ پرند۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمامی جانداردن اور مخلوق سے کہ پیدا کیے گئے جہان کے کناریکے
زیادہ روشن نشان دے سکتا ہون بہ نسبت اُن چیزون کے کہ میرے پاس ہین۔
اور فرمایا ترکستان سے لیکر شام تک اگر کسی کی اُنگلی مین کانٹا لگے یا پانون مین ٹھوکر
یا دل مین کوئی اندوہ وغم ہو وہ اُنگلی میری اُنگلی ہے اور اس قدم کی چوٹ میری چوٹ ہے
اور وہ اندوہ وغم میرے دل مین ہے اور اگر اندوہ وغم کسی دل مین ہے وہ دل میرا دل ہے اور
فرمایا مین اس راز و نیاز کو کہ مجکو حق تعالے کے ساتھ ہے اگر کہون تو لوگ باور نکرین اور جو
کچھ کہ حق تعالے کو میرے ساتھ ہے اگر مین اُسکو کہون گویا ایک آگ ہو کر روئی مین رکھدی
تعجب ہے کہ اپنے آپے مین رہکر اُسکا کلام زبان سے کہون اور شرماتا ہون کہ اُس کے روبرو
کھڑے رہکر اُسکا کلام کہون کہ مین اُس قافلے مین نہون کہ جسکے سردار حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ
علیہ وسلم نہ ہون۔ اور فرمایا خلائق کو ابتدا ہے اور انتہا۔ ابتدا مین جو کرتے ہین اُسکا بدلا آخر
مین پاتے ہین۔ حق تعالی نے مجکو ایک ایسا وقت عطا فرمایا ہے کہ اوّل اور آخر میرے وقت کا
آرزومند ہے اور فرمایا کہ مین یہ نہین کہتا کہ بہشت اور دوزخ نہین ہے بلکہ یہ کہتا ہون کہ
بہشت اور دوزخ کا میرے نزدیک کچھ رتبہ و محل نہین ہے کیونکہ وہ دونون پیدا کیے ہوئے ہین
اور اس رستے مین کہ مین ہون آفریدہ کو دخل نہین ہے اور فرمایا نہ مین خاص سے کہہ سکتا ہون
کیونکہ افشاے راز کرینگے اور نہ عام سے کہہ سکتا ہون کیونکہ اُس تک راہ نہ لیجا سکینگے۔ اور نہ
اپنے آپ ہی سے کہہ سکتا ہون کیونکہ وہ عجب و حیرت مین مستغرق ہوگا اور اوّل تو مین وہ

زبان ہی نہین رکھتا ہون کہ جس سے اُسکا ذکر مفصّل کر سکون آور فرمایا جسوقت کہ حق تعالی
نے اپنے فضل سے مجھپر لطف فرمایا ملائکہ شرما گئے حق تعالی نے مجھے اُنسے پوشیدہ کیا اور نیست
کیا اور آفرینش سے باہر لے گیا بعد اسکے اپنے سے ساتھ اپنے کہتا تھا اور کرتا تھا اور اگر وہ نہوتا
کہ حکم اُسکا ایسا ہی کراماً کاتبین کہان مجھے دیکھتے۔ اور فرمایا مین رحم یعنے بچّہ دان مادر مین جلکر
راکھ ہو گیا جب روے زمین پر آیا پگھلا اور گلا جب حدِ بلوغ کو پہونچا بوڑھا ہوا اور فرمایا تمامی
حق تعالی کی آفرینش مثل کشتی کے ہی اور مین اُسکا ملّاح ہون اور اس کشتی کے باہر مجھے مشغول
نہین کرتے کیونکہ مین اسی مین ہون اور فرمایا حق تعالی نے مجھے ایسی فکر عطا کی کہ مین نے
ہر مخلوق کو کہ حق جلّ شانہٗ نے پیدا کیا ہی اُسمین دیکھا بس مین اُسی شغل مین شب و روز
ہو رہا پھر وہ فکر میری بینائی ہوئی پھر شرح پھر انبساط اور محبّت اور ہیبت ہوئی پھر گرانباری
بعد اسکے مین اُسکی یگانگی کی فکر مین پڑا پھر اُس مقام پر پہونچا کہ فکر حکمت ہو گئی پھر صراط المستقیم اور
شفقت بر خلق ہو گئی چنانچہ مینے اپنے سے زیادہ کسیکو اُسکی خلق پر مہربان و شفیق نہ دیکھا بس
مینے کہا کیا اچھا ہوتا کہ تمامی خلائق کے عوض مین مرجاتا تاکہ خلق کو موت کے زہر کی تلخی
نہ چکھنا پڑتی اور تمام خلائق کے بدلے مجھسے حساب کتاب لیتے تاکہ خلق کو حساب کی سختی
نہ دیکھنا پڑتی اور کیا خوب ہوتا کہ سب خلق کی عوض مجھپر عذاب کرتے تاکہ خلق کو دوزخ کا
عذاب نہ جھیلنا پڑتا اور فرمایا حق تعالی اپنے دوستونکو ایسے مقام مین رکھتا ہی کہ وہان مخلوق کا
گذر نہین اور ابو الحسن اس گفتگو مین صادق ہی اگر مین اُسکے لطف کا کچھ ذکر کرون خلق مجکو دیوانہ
کہے جو کچھ کہ مینے کھایا اور پہنا اور دیکھا اور سُنا اور ہر چیز سے کہ اُسنے پیدا کی ہی مجھسے حجاب
نکیا اور فرمایا حق تعالی نے مجھے فرمایا کہ تجھے بدبختون کو نہ دکھاؤن گا اور اُس شخص کو
دکھاؤن گا کہ مجکو دوست رکھتا ہے اور مین اُسکو دوست رکھتا ہون اب مین دیکھ رہا ہون
کہ کس کس کو لاتا ہے جس شخص کو کہ آج اس حرم تک لایا کل اُسکو وہان میرے ساتھ حاضر کریگا
مینے کہا الٰہی مجھے اپنے پاس اُٹھا لے ندا آئی کہ اے ابو الحسن میرا تجھپر حکم ہی تجکو اسیطرح رکھ رہا ہون

تا کہ جسکو کہ مین دوست رکھتا ہون آوے اور تجھکو دیکھے اور اگر تجھ تک نہ آسکے تو
تیرا نام ہی اُسکو سُنواؤن تا کہ تجھکو دوست پکڑے کیونکہ مینے تجھکو اپنی پاکی سے پیدا کیا ہے
تجھکو دوست نہ رکھینگے مگر پاک لوگ اور فرمایا جب تک حق تعالی نے مجھے دوستی مین نہ لیا
مجھے خلق کا دوست نہ کیا اور فرمایا جب مین تن سے حق تعالی کے حضور مین گیا مینو دل
کو پکارا حاضر ہوا پس ایمان اور یقین اور عقل اور نفس آئے مین دل کو ان چارون کے درمیان
لایا اُسنے یقین اور اخلاص کو اختیار کیا اور اخلاص نے عمل کو اختیار کیا تب مین حق تک
پہونچا پھر ایسا مقام میسّر ہوا کہ اپنی ہستی کو بھول گیا سب حق ہی حق مینے دیکھا پس وہ چار
چیزین کہ وہان لے گیا تھا میری محتاج ہوگئین اور فرمایا مین ہر چیز سے کہ حق تعالے کے
سوا ہے تارک و جُدا ہوا پھر اُسوقت مینے اپنے آپ ہی کو پکارا حق تعالی سے جواب سُنا مین جان گیا
کہ خلق سے در گذرا مینے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کا نعرہ بلند کیا اور محرم ہوا پھر حج کیا اور وحدانیت
مین طواف کیا بیت المعمور نے میری زیارت کی کعبے نے میری تسبیح کی ملائکہ نے میری ثنا
کی پھر ایک نور ظاہر ہوا کہ حق تعالے کا مقام اُسمین تھا جب مین اُس مقام تک پہونچا مجھمے
کچھ باقی نرہا تھا اور فرمایا تمام عبادات اور کرامات کو جو اجر و ثواب ہے ظاہر ہے اور ذکر اولیا
کو کہ واسطے حق تعالی کے ہے اجر و ثواب ظاہر نہین اور فرمایا پہلے مینے ایسا جانا کہ ایک
امانت میرے سپرد کی ہے جب خوب دیکھا تو جانا کہ اپنی خداوندی مجھپر رکھی تھی اور فرمایا ان
تمھارے سامنے اپنے معاملے سے کچھ نشان نہین بیان کرتا ہون بلکہ خداوندی پاکی اور
اُسکی دوستی اور رحمت کا نشان تمکو دیتا ہون کہ موج پر موج آتی ہے اور کشتی پر کشتی
ٹوٹتی ہے اور فرمایا پچاس برس ہوتے ہین کہ حق تعالے سے اس طرح سے سخن
کہہ رہا ہون کہ میرے دل اور زبان کو اُس سخن سے کچھ خبر نہین اور فرمایا ستّر سال
مینے اس طرح حق تعالی کے ساتھ زندگانی کی کہ ایک سجدہ شرع کے خلاف نہین کیا اور
ایک نفس نفس کی موافقت پر نہ مارا اور تکبیر اسطرح کی کہ عرش سے ثری تک میرے لیے ایک قدم کیا

اور فرمایا حق تعالیٰ سے مینے ایک تمانشی کرا دیں میرے بندے اگر اندوہ و غم کے ساتھہ تو
میرے آگے آئے گا تجکو شاد کرونگا اور ساتھہ فقر اور بنیاز کے آئے گا تجکو تونگر کرونگا
جب کہ تو بالکل اپنے سے دست بردار ہو گا آب و ہوا کو تیرے زیر حکم کرونگا اور فرمایا
ایک مرتبہ تمامی روے زمین کے خزانون کو حاضر کیا کہ مجھ جوان کو دکھائے مینے کہا
خداوندا مین اسنے فریفتہ ہونگا پھر حق تعالیٰ سے خطاب ہوا اے ابوالحسن دنیا اور آخرت
سے تجھے حصہ نہین ہر ان دونون کے عوض مین تیرے لیے ہون اور فرمایا حق تعالے
نے میری زندگی کو میری آنکھ مین گناہ کرکے دکھایا اور فرمایا جب سے کہ مینے دنیا سے
ہاتھہ اٹھایا ہے تب سے اسکی طرف ہرگز نہین گیا ہون اور جب سے کہ مینے اللہ کہا تب سے
کسی مخلوق کی طرف متوجہ نہین ہون۔ اور فرمایا جو کچھ کہ بندون کے عملون سے تھا مین
حق تعالیٰ کی توفیق سے سب کو بجالایا ہون اور جو کچھ کہ اُس جل شانہٗ کی عنایات سے تھا
تمام بندون کے ساتھہ اسنے اپنے فضل سے مجھ اکیلے کو عطا فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ کبھی معاملے
سے کہتا ہون کبھی عطا سے۔ کیونکہ جہان کہ مین ہون خلق کو وہان گذر نہین ہے۔
آپ نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھہ صحبت رکھنا چاہتا ہے۔
اُسنے کہا ہان آپ نے فرمایا اپنی عمر کے ساٹھہ برس کہ تو نے برباد کیے ہین پھر نئے سرے
سے حاصل کر اے نادان حق تعالیٰ نے کہ تجکو پیدا کیا تو اُسکی صحبت کو چھوڑکر خضر
علیہ السلام کی صحبت کا خواہان بنا ہے جب کہ مجھے صحبت اُس جل شانہٗ کے ساتھہ نصیب
ہوئی ہرگز مجھے یہ آرزو نہوئی کہ کسی مخلوق کے ساتھہ صحبت رکھون۔ اور فرمایا خلائق
میری ستایش یا نکوہش نہین کر سکتی کیونکہ جو کچھ کہ مجھ سے بیان کرے گی مین اُسکے
خلاف ہونگا اور فرمایا وقت تمام چیزون کو پہونچتا ہے پر کوئی چیز وقت تک نہین
پہونچتی اور خلق وقت کی پابند ہے اور ابوالحسن خداوند وقت ہے اگر کچھ اپنے وقت
سے کہے مخلوق مین بھاگڑ پڑجائے جوانمردون کی جان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

وقت سے حق تعالی کی ہستی تک اقرار دیتی ہو اور فرمایا جب مینے اُسکی ہستی کو دیکھا مجھے
میری ہستی دکھائی دی۔ اور جب مینے اپنی نیستی کو دیکھا اُسنے اپنی ہستی اور خداوندی
مجھے دکھائی مین اس نادہ مین ششدر رہ گیا یک بیک حق تعالی سے دل مین ندا آئی کہ
اپنی ہستی پر اقرار دے مینے کہا خداوندا تیرے سوا کون ہے کہ تیری ہستی پر اقرار دے کیونکہ
خود تو ہی نے فرمایا شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ اور فرمایا حق تعالی نے جب یہ راہ مجھپر کشادہ
کی روشنی اس راہ کی اتنی دُور تک تھی کہ ہر سال مین گویا کفر سے نبوت تک جاتا تھا اور
فرمایا رات دن کی کہ چوبیس گھڑی ہین میرے نزدیک ایک دم کے برابر ہین اور وہ دم
حق سے اور حق کے ساتھ ہو میرا دعوی خلق کے ساتھ نہین ہے اگر قدم وہان رکھون کہ
ہمت ہو اس مقام پر پہونچون کہ مقرب ملائکہ کو وہان راہ نہو اور فرمایا اُن لوگون کو کہ
وہان تک لائے مینے اُن سب کو با نور و منور دیکھا بعض کو بہت زیادہ اور بعض کو بہت کم مینے
عرض کی الٰہی جو کچھ کہ تو نے اُنھین پیدا کیا ہی پھر انپر ظاہر فرما ارشاد ہوا ابو الحسن دنیا کی
حالت اسی روش پر ہو اگر مین اُنکو تجھے دکھاؤن دنیا اجڑ جاوے اور فرمایا مینے اپنے
بھیرہ ہو کر اپنے آپ کو پانی مین ڈالا نہ ڈوبا۔ آگ مین بھی ڈالا آگ نے بھی مجھکو نہ جلایا چار مینے
دس روز تک کچھ نہ کھایا تب بھی نہ مرا بعد اسکے مینے اپنا سر عجز کی چوکھٹ پر رکھا اُس وقت
وہ کشایش نمود ہوئی کہ ایسے درجے کو پہونچا کہ بیان سے باہر ہے اور فرمایا مین راہ پر
کھڑا ہوا زمین اور آسمان کی مخلوق کے اعمالون کو دیکھا اُنکا معاملہ میری نظر مین کچھ بھی
نہ آیا بہ نسبت اُس چیز کے کہ مینے اُسکی ملک و ملکیت سے دیکھا پس حق تعالی سے ندا آئی
کہ تو اور ساری مخلوق میرے نزدیک ایسی ہو کہ یہ سب تیرے نزدیک ہین اور فرمایا مین
نہ عابد ہون نہ زاہد نہ عالم ہون نہ صوفی خداوندا تو ایک ہی مین اُس تیری ایکائی سے
ایک ناچیز ہون اور فرمایا وہ کیونکر مرد ہو سکتا ہو کہ خداوند کے حضور مین اسطرح نہ کھڑا ہو
کہ آسمان اور زمین اور پہاڑ کھڑے ہین اور جو کرلیے آپ کو نکمی دی ہین انگشت نما کرتا ہے

دلیک نہین ہو کیونکہ نیکی صفت خداوندی کی ہو اور فرمایا اگر تو چاہتا ہو کہ کرامت ممتاز ہو ایک روز کھانا کھا اور تین روز مت کھا تیسرے روز کھانا کھا پانچ روز مت کھا پانچوین روز کھا چودہ روز مت کھا چودھوین روز کھا مہینہ بھر مت کھا مہینہ بھر مین کھا چالیس روز مت کھا چالیسوین روز کھا چار مہینے مت کھا چھ مہینے کھا سال بھر مت کھا بعد اسکے ایک چیز ظاہر ہوگی مثل سانپ کے ایک چیز کو منھ مین لیے تیرے منھ مین دیدے گی بعد اسکے تجکو اشتہا ہی نہوگی اور فرمایا جب مین مجاہدے مین تھا اور میرا پیٹ خشک ہو گیا تھا وہ سانپ ظاہر ہوا مینے عرض کی الٰہی مین کوئی چیز واسطہ اور ذریعے سے نہین چاہتا پس ایک طرح کی حلاوت میرے معدے مین پیدا ہوئی خوشبودار زیادہ مشک سے شیرین زیادہ شہد سے پھر وہ راز میرے حلق سے ظاہر ہوا پس ندا آئی کہ اے ابو الحسن ہم تیرے لیے خالی معدے سے کھانا لاینگے اور پیاسے جگر سے پانی دینگے اگر نہ وہ ہوتا کہ اسکا حکم یون ہی ہو چکا ہے تو مین وہانسے کھاتا کہ خلق نہ دیکھتی اور فرمایا مینے اپنے عمل کو اخلاص سے نہین دیکھا جب تک کہ بغیر اس جل شانہٗ کے کسی کو دیکھا جب خلق سے غائب ہو گیا اور تمامی اسی اس کو دیکھا اخلاص ظاہر ہوا پھر جو مینے اسکی بے نیازی کی طرف نظر کی تو تمامی خلائق کے اعمال کو مچھر کے پر کے برابر نہ دیکھا اور جب اسکی رحمت کی طرف دیکھا تو تمامی خلائق کو رائی کے دانے کے برابر وزن اور قدر مین نہ دیکھا پس ان ہر دو سے وہان کیا ہوگا اور فرمایا مین خداوند تعالیٰ کے کام سے عجب مین رہا کہ کتنے ہی سال عقل مجھ سے لے لی اور مجھے خلق کو عقلمند دکھلاتا رہا۔ اور فرمایا الٰہی کیا اچھا ہوتا کہ دوزخ اور بہشت نہوتے تا کہ کھل جاتا کہ خداوند پرست کون ہے اور فرمایا خداوند تعالیٰ نے مجھپر ایک بازار ظاہر کیا اس بازار مین بعض رکھنے کے لائق تھے اور بعض سننے کے قابل اور بعض جاننے کے قابل پس ایک دریائے عظیم مین گرا وہ بازار میرے آگے سے اٹھا لیا پس خداوند نے سچی کی مجھپر ظاہر کیا اپنے اول اور آخر سے قیامت دیکھی جو مجھ کو اول مجھکو دیا آخر مین بھی

وہی مجھکو دیا کہ میرے سر کے بال سے لیکر پاؤن کے ناخن تک یک صد اژدھا کر دیا اور فرمایا
جب تو اپنی خودی سے گذر گیا تو نے صراط اور دوزخ کو واپس کر دیا اور فرمایا ہر شخص کو
خداوند تعالیٰ سے رستگاری و نجات حاصل ہو پر مجھے اندوہ دائمی حاصل ہو خدای تعالےٰ
قوت عطا فرمادے تاکہ اس بھاری بوجھ کو کھینچوں اور فرمایا مین خداوند تعالیٰ کے کام
سے عجب مین رہا کہ ابتدا مین اتنے بار اس تن کے پوست مین رکھے بغیر میری آگاہی کے
پھر آخر مین مجکو آگاہ کیا تب مین ایسا متحیر ہو گیا یا دلیل المتحیرین زدنی تحیرا۔ اور فرمایا
میرے سر کی کلاہ عرش ہو اور میرے ہر دو پاؤن تحت ثریٰ اور ہر دو ہاتھ مشرق اور مغرب
اور فرمایا حق تعالیٰ کی طرف جانے کے راستے گنتی سے باہر ہین جسقدر کہ بندے ہین
ہر ایک کو طرف حق تعالےٰ کے ایک راہ ہی پس مین ہر راہ مین کر گیا مینے ایک قوم کو دیکھا
مینے عرض کی خداوندا مجھے ایسی راہ مین باہر لے چل کہ مین اور تو ہی ہون خلق کو اسمین
راہ نہو حق تعالیٰ نے اندوہ وغم کی راہ میرے آگے رکھی اور فرمایا اندوہ وغم ایک بڑا
بھاری بوجھ ہے اسکو کھینچ نہ سکین گے اور فرمایا جو کہ حق تعالیٰ کے نزدیک مرد ہو خلق
کے نزدیک طفل ہے اور جو کہ خلق کے نزدیک مرد ہی وہان نامرد ہے اور اس بات کا خیال رکھو
کہ مین ایسے وقت مین ہون کہ اسکا بیان نہین ہو سکتا اور فرمایا جو کوئی کہ میری باتین
سنکر خیال کریگا کہ مینے خدا کی تعریف کی ہو اسکا سر نکالین گے اور جو کوئی خیال کریگا کہ مینے
اپنی تعریف کی ہو اسکا دل نکالین گے کیونکہ یہ میری باتین ایسے پاک دریا سے ہین کہ خلق
کی ملکیت سے اسمین ذرہ نہین ہے اور فرمایا مینے عافیت تنہائی مین پائی اور سلامت
خاموشی مین اور فرمایا میرے دل مین ندا آئی ای اباالحسن میرے فرمان پر قائم رہ کیونکہ مین
وہ زندہ ہون کہ کبھی نہ مرونگا تاکہ تجھے ایسی حیات عطا کرون کہ اسمین مرگ نہو اور
اور جس چیز سے کہ تجھے منع کیا ہی اس سے دور رہ کیونکہ میرے ملک ور بادشاہی کو زوال
نہین ہے تاکہ تجکو وہ ملک عطا کرون کہ اسکو زوال نہو اور فرمایا جسنے کہ مجکو پہچانا اور

دوست رکھا حق کو دوست رکھا اور حق نے اُسکو دوست رکھا اور جو کوئی کہ جوانمردون کی
صحبت مین بیٹھا حق تعالی کی صحبت مین بیٹھا اور فرمایا جب میری زبان حق تعالے کی
توحید اور ذکر مین کشادہ ہوئی مینے آسمانون اور زمینون کو دیکھا کہ میرے گرد اگرد طواف
کرتے تھے اور خلق اُس سے بیخبر اور فرمایا میرے دل مین ندا کی کہ خلائق مجھسے بہشت طلب
کرتے ہین اور ایمان کے شکر مین قیام نہین کیا ہی اور دوسری چیز طلب کرتے ہین اور فرمایا
صبح کو عالم زیادتی علم کی طلب کرتا ہی اور زاہد زیادتی زہد کی طلب کرتا ہی اور ابو الحسن اس
فکر مین ہوتا ہی کہ ایک مسلمان بھائی کے دل کو ایک طرح کی خوشی و مسرت پہونچا دے اور فرمایا
جو کہ یہان آتا ہی اُسے لازم ہی کہ ایسا جانے کہ قیامت کے روز مین کھڑا رہونگا جب تک کہ اُسکو
نجات نہ دلا لونگا بہشت مین قدم نہ رکھونگا اور اگر ایسا اعتقاد نہین کر سکتا ہی تو اُس سے
کہدو کہ یہان نت آ اور مجھے سلام مت کر اور فرمایا ایک ایسی چیز مجھ مین آئی کہ اُسنے مجھکو
تین روز مُردہ بنایا اُس چیز سے کہ یہ خلق اُس سے زندہ ہی دُنیا اور آخرت مین پھر مجھکو وہ
زندگانی عطا فرمائی کہ اسمین موت کو دخل نہین اور فرمایا اگر مین ایک بات علمای نیشاپور سے
کہون تو پھر کوئی منبر پر نہ چڑھے اور فرمایا مینے خداوند تعالی اور خلق کے ساتھ ایسی صلح
کی ہی کہ کبھی اُس سے جنگ نکرونگا اور فرمایا اگر مجھکو اس بات کا خوف نہوتا کہ خلائق مجھکو کہے گی
کہ بایزید کے درجے کو پہونچا ہی اور اسمین صورت بیحرمتی کی ہی تو مین جو کچھ بایزید نے
حق تعالی سے کہا ہی اور سُنا ہی تمھارے سامنے کہتا اسلیے کہ جہان بایزیدؒ کا اندیشہ گیا ہے
ابو الحسن کا وہان قدم پہونچا ہی اور فرمایا بایزید نے کہا ہی کہ نہ مقیم ہون نہ مسافر حالانکہ مین
اُسکی یگانگی مین مقیم ہون اور اُسکی یکتائی مین سفر کرتا ہون اور فرمایا جب کہ حق تعالے
مجھے میری سے باہر لایا ہی بہشت میری طلب مین ہی اور دوزخ میری خوف مین ہی اور اگر بہشت
اور دوزخ یہان کہ مین ہون گذر کرین دونون اپنے باشندگان سمیت مجھ مین فانی ہو جاوین
اور فرمایا کہ ندا آئی ای ابو الحسن ہم سب چیزین تجھکو دین مگر خداوندی مین سے غرض کی

ای خداوندا اِس وادو دہش کو درمیان سے باہر کیجیے کیونکہ یہ بات بیگانون کے لائق ہی اور
اِس سے مجھے غیرت آتی ہی کہ بیگانہ دار رہون آور فرمایا خلق وہ بات کہتی ہی جو انکو خدای تعالے
کے ساتھ ہوسا در ابوالحسن وہ بات کہتا ہی کہ حق کو اُسکے ساتھ ہو۔ آور فرمایا تیس برس ہو گئے کہ
مین خلق کی طرف رُخ کیے بات کہہ رہا ہون خلق تو اس گمان مین ہی کہ مین اُس سے باتین
کہہ رہا ہون اور مین درحقیقت حق تعالی کے ساتھ باتین کہہ رہا ہون آپنے ایک بات مین بھی
اس خلق کے ساتھ خیانت نہین کی ہی اسلیے کہ باطن سی حق تعالی کے ساتھ رہا ہون۔ آور اگر
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہان تشریف لاوین تو بھی مجھے خاموشی بجا ہیے آور فرمایا میرے
باپ اور مان حضرت آدم علیہ السّلام کے فرزندون سی تھے لیکن جہان کہ مین ہون نہ آدمی ہون
اور نہ آدم۔ خداوند تعالی کے ساتھ راستی جوانمردی ہی اور بس آور فرمایا ایک روز مین چت
لیٹا تھا عرش کے گوشہ سے ایک چیز قطرہ قطرہ میری منھ مین ٹپکتی تھی اور اُسکی حلاوت میری باطن
مین پیدا ہوتی تھی آور فرمایا مین اور بایزیدؒ اور اویسؒ قرنی ایک کفن مین تھے آور فرمایا تمام جہان
مین جو شخص کہ زندہ مجکو نظر آیا وہ بایزیدؒ تھا۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ یہ آیت پڑھتے تھے کہ
اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ آپنے فرمایا کہ شیر البطش یعنے حملہ اُسکے بطش سے سخت تر ہی کیونکہ وہ
عالم کو پکڑتا ہی اور مین اُسکی کبریائی کے دامن کو پکڑتا ہون آور فرمایا کہ میری دل پر عشق کا ایسا
نشان ہی کہ جہان مین مینے کسیکو اُسکا رازدار نہ پایا کہ اُس سے کہون آور فرمایا قیامت کے روز
حق تعالی مجھ سے فرمائیگا کہ میری نزدیک آ اور جو کچھ مانگتا ہی مانگ مین عرض کرونگا خداوندا تو
عالم تر ہی ارشاد ہوگا کہ مینے تیری ہمت تجکو دی حاجت مانگ مین عرض کرونگا الٰہی اس جماعت
کو چاہتا ہون کہ میری وقت مین تھی اور وہ جماعت کہ میری بعد قیامت تک میری زیارت کو آئی
آور وہ جماعت کہ نہین آئی اور وہ جماعت کہ جسنے میرا نام سُنا آور وہ جماعت بھی کہ جسنے میرا
نام نہ سُنا پس حق تعالے سے خطاب ہوگا کہ تونے دُنیا مین وہ کام کیے کہ مینے کیے اب ہم بھی
وہ کرینگے کہ تو کہیگا پس حق تعالے اُنسب کو میری آگے حاضر فرماویگا آور آنحضرت صلی اللہ علیہ

فرماوینگے اگر تو چاہے تو تیرے واسطے اپنے آگے جگہ خالی کرون مین عرض کرونگا یا رسول اللہ
مین دُنیا مین آپکے پیچھے تھا یہان بھی آپکے پیچھے رہونگا پھر ایک نور کا بچھونا بچھاوینگے
ابوالحسن مع اپنے خرقہ پوشون کے وہان استادہ ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُن
پیروان کو کہ اولین اور آخرین مین مثل اُسکے نہین ہوے ظاہر فرماوینگے حق تعالی ابوالحسن کو
اُسکے مقابلے مین لاکے فرماویگا اے محمدؐ یہ تیرے ضعیف ہین اور ابوالحسن ہمارا ضعیف ہے اور فرمایا
حق تعالے نے میری طرف خطاب کیا کہ جنھون نے کہ تیرے رُود سے پانی پیا ہے اُن سب کو
تیرے طفیل سے ہمنے بخشدیا۔ اور فرمایا قیامت کے روز مین اپنے زیارت کرنے والون کی
شفاعت نہ کرونگا بلکہ وہ خود شفاعت دوسرون کی کرینگے اور فرمایا جسنے کہ ہمارا کلام سُنا ہوگا
اور سُنیگا اور سُنتا ہوگا اُسکا ادنی سے ادنی درجہ یہ ہوگا کہ قیامت کے روز اُس سے
حساب نہ کرینگے اور فرمایا کہ میرے باطن مین ندا کی کہ ہمنے کل چیزین تجھکو عطا کین۔
سوائے خفیۃ کے تین بار مکرر سہ کرر یون ہی ندا کی کہ غیر الخفیۃ اور فرمایا کبھی مین ابوالحسن
اُسکا ہون اور کبھی وہ ابوالحسن میرا ہے یعنی جب ابوالحسن مقام فنائیت مین ہوتا ہے
ابوالحسن اُسکا ہوتا ہے اور جب مقام بقائیت مین آتا ہے جو کچھ کہ دیکھتا ہے تمامی خود ہی کو
دیکھتا ہے اور جو کچھ ابوالحسن کہ دیکھتا ہے وہی ہوتا ہے اور فرمایا مینے سات لاکھ
سیڑھیان بے نہایت لگائین تب حق تعالے تک پہونچا باوجود اُسکے کہ مین قدم
سیڑھی کے پہلے پایے پر رکھتے ہی حق تعالی تک پہونچا تھا اور فرمایا لوگون کے
درمیان باہم خلاف ہے کہ کل کو اُسکو دیکھینگے یا نہین۔ ابوالحسن معاملہ نقد کرتا ہے
اور فرمایا اے خداوندا اگر تو مجھے محبت کی بساط پر رکھیگا مین اسیر تیری دوستی مین
مست ہوجاؤنگا اور اگر ہیبت کی بساط پر رکھیگا مین دیوانہ ہوجاؤنگا تیرے
وہ بے سے ہان البتہ جبوقت کہ نور انبساط ظاہر ہوگا ہر دو حالت مین مین ہی ہونگا اور
اُس حال مین میرا مین بنا تو ہی ہے اور فرمایا خداوندا ایک شخص ہین کہ اُنھون نے مجھے

تیری طرف بلایا لیکن آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سوائے اُنکے جتنے تمامی خلائق
آسمانی اور زمینی کو تیری طرف بلایا اور یہ بیان حقیقت ہے اثبات شریعت کے ساتھ
اور ابو الحسن درمیان میں غائب اور فرمایا جتنے خداوند تعالے کی طرف رُخ کرکے عرض کی
الٰہی خوشی تیری ہی ذات پاک سے ہر بہشت میں اور فرمایا حق تعالے نے ندا کی کہ جتنے
تمامی خلائق کے گناہ معاف کردیے مگر اُس شخص کے کہ جس نے میری دوستی کا دعوےٰ
کیا تھا پھر تو میں نے بھی کہا اگر اُس طرف سے معافی ظاہر نہیں ہے تو اس طرف کی بھی
ندامت ظاہر نہیں ہے کوشش کرتا کہ ہم بھی کوشش کریں کیونکہ ہم جو کچھ کر چکے ہیں
اُس سے پشیمان ہوں گے اور فرمایا خداوند قیامت کے روز ہر شخص کا علاقہ و
تعلق ٹوٹ جائے گا مگر وہ علاقہ کہ میرے اور تیرے درمیان ہے ہرگز نہ ٹوٹے گا۔
اور فرمایا الٰہی تیری نعمت فانی ہے اور میری نعمت باقی ہے کیونکہ تیری نعمت میں
ہوں اور میری نعمت تو ہے اور فرمایا الٰہی قیامت کے روز پیغمبر علیہم السّلام نور کے
منبروں پر بیٹھیں گے اور لوگ اُنکا نظارہ کرینگے اور اولیا نور کی کرسیوں پر بیٹھیں گے
اور خلق اُنکو دیکھے گی اور ابو الحسن یگانگی کی بساط پر بیٹھے گا تاکہ خلق تیرا نظارہ کرے
اور فرمایا الٰہی تین چیزیں میری غیروں کے ہاتھ میں مت ڈال ایک تو میری جان کہ
جتنے اُسکو مجھ سے لیا ہے ملک الموت کو نہ دوں گا دوسرے جبکہ رات دن تو میری ساتھ ہے
کراماً کاتبین کا درمیان میں کیا کام تیسرے میں منکر و نکیر کا سوال نہیں چاہتا کیونکہ
اگر میں تیرے یقین کا نور اُنکو دوں تجھپر ایمان نہ لاویں پس میں اُنسے دست بردار
ہوں اور فرمایا اگر بندہ تمام مقاموں کو کہ حق کی پاکی سے بھرے ہیں طے بھی کر جاوے
تو بھی حق تعالے کی ہستی سے اُسپر کچھ ظاہر نہو جب تک جو کچھ کہ اُس سے لیا ہو اُسکو
واپس نہ دیوے یعنی فانی نہووے اور فرمایا خداوندا مجھے ایسے مقام پر مت رکھ کہ میں
کہوں خلق اور حق یا کہوں میں اور تو اپنے فضل سے مجھکو ایسے مقام میں رکھ کہ میں نہ رہوں۔

درمیان مین مغز سب تو ہی تو ہو۔ آور فرمایا خداوندا اگر خلق کو آزردہ کرون جب مجھے دیکھین راستہ کترا کے نکل جاوین اور مینے اِسقدر تجکو آزردہ کیا اور تو میرے ساتھہ ہی ہے کیونکہ یہ راہ پاکون کی ہے آور فرمایا الٰہی مین تجہ مین جنگل مارتا ہون تاکہ تجھسے ظاہر ہون درمیان تمامی مخلوق کے یا فرد ہجاؤن ایسا کہ ناپید ہو جاؤن آور فرمایا جب دو ہوتے ہین دوسرا اسکا ہمتا ہوتا ہو جب ایکسا ہی ہوتا ہی بے ہمتا ہوتا ہی آور فرمایا الٰہی جو کچھ کہ میری ملکیت سے تھا مینے اسکو تیری کار مین صرف کیا اور جو کچھ کہ تیری ملکیت سے تھا وہ بھی تیری کار مین صرف کیا تاکہ میرا مین بیچ درمیان سے اُٹھ جاوے اور تو ہی تو باقی رہے آور فرمایا مین ہر جگہ مین تیرا بندہ ہون اور تیرے رسول کا چاکر اور تیری خلق کا خادم آور فرمایا مینے چار ہزار تکبیرین کہین ایک تو دنیا پر دوسری خلق پر تیسری نفس پر چوتھی آخرت پر پانچوین دید طاعت پر بس اِسقدر کو خلق کے ساتھہ کہہ سکتا ہون باقی رہین اَٹھتر اُنکو کہنے کی طاقت نہین آور فرمایا مین چالیس قدم چلا ایک قدم تو اُن چالیس قدم سے ثریٰ سے عرش تک تھا دوسرے قدمون کو بیان نہین کر سکتا آور فرمایا خداوندا جب تو مجھے یاد کرے تو میری جان قربان تیری ذکر پر ہو جیو اور جب میرا دل تجھے یاد کرے تو میرا نفس اور تن میرے دل پر قربان ہو جیو آور فرمایا الٰہی جب کہ میرا تن درد کرتا ہے تو تو مجھے شفا دیتا ہے جب کہ مین تو ہی ہون اور درد ہو شفا مجھے کون دے آور فرمایا خداوندا تو نے مجکو اپنے واسطے پیدا کیا ہے اور مین ماں کے پیٹ سے تیرے ہی واسطے پیدا ہوا ہون مجھے کسی مخلوق کا شکار کرنا اور فرمایا الٰہی بعضے تیرے بندے نماز اور طاعت کو دوست رکھتے ہین اور بعضے حج اور غزا کو اور بعضے علم اور سجادے کو مجھے تو تو ایسا کردے کہ میری زندگی اور دوستی سوا تیرے نہووے آور فرمایا خداوندا اگر کوئی تن اور کوئی دل نور کا ہوتا تو بھی تیری خدمت کے قابل نہوتا پس کیونکر ایسا پریشان دل اور تن تیرے لائق ہو سکتا ہے آور فرمایا خداوندا تیرے دوستون سے کوئی ایسا شخص بھی ہے کہ تیرا نام جس طرح کہ لینا چاہیے لیتا ہے تاکہ مین اپنی بینائی کو اُسکے قدمون کے نیچے ڈالون آور فرمایا خداوندا مین دُنیا مین جہان تک کہ

قدرت رکھتا ہون ڈینگ ماردن گا تو کل قیامت کو جو کچھ کیا ہی میرے ساتھ کرنا۔
اور فرمایا الٰہی ایک جماعت ہی کہ قیامت کے روز شہید اٹھے گی جو تیری راہ مین مقتول
ہوئی ہی مین قیامت کے روز وہ شہید ہونگا کہ تیری شوق کی شمشیر کا قتل کیا ہوا ہونگا اور
ایسا درد رکھتا ہون کہ جب تک تیری ہستی باقی ہی وہ درد باقی ہے اور فرمایا تمامی کامون
مین اوّل طلب ہوتی ہی پھر یافت مگر یہان اوّل یافت ہی پھر طلب۔ نامردون کے
پانون مین چلتے چلتے آبلے پڑ گئے اور مردون کے جوتڑون مین گھٹے پڑ گئے اور
فرمایا ایک شخص ہوتا ہی کہ ستر برس مین ایکبار آگاہی پاتا ہی اور ایک ہوتا ہی کہ پچاس
سال مین اور ایک ہوتا ہی کہ چالیس سال مین اور کوئی ہوتا ہی کہ تیس برس مین
اور کوئی ہوتا ہے کہ دس برس مین اور کوئی ہوتا ہے کہ ایک سال مین ایک بار
اور کوئی ہوتا ہے کہ ہر ماہ مین ایک بار اور کوئی ہوتا ہے کہ نماز کے وقت سے
نماز کے وقت تک اور کوئی ہوتا ہے کہ اُسپر حکم چلاتا ہے اور اُسکو اس جہان کے
خبر نہین ہوتی اور فرمایا خبردار آسان سمجھ کر یہ نہ کہدینا کہ مین مرد ہون جب تک کہ
ستر برس تک اپنا معاملہ ایسا نہ دیکھے کہ اوّل تکبیر تو خراسان مین باندھے اور سلام
کعبے مین پھیرے اور تو اوپر سے عرش تک دیکھے اور نیچے سے ثریٰ تک دیکھے اُسوقت
تو جانے گا کہ بے نمازی ہون تو مین ہون اور نامرد ہون تو مین ہون اور فرمایا بعضی
خلائق کعبے مین طواف کرتی ہی اور بعضی بیت المعمور مین طواف کرتی ہی اور بعضی عرش
کے گرد اور جوانمرد اُسکی یگانگی مین طواف کرتے ہین اور فرمایا سب مسلمان نماز پڑھتے
ہین اور روزہ رکھتے ہین لیکن مرد وہ شخص ہے کہ ساٹھ برس اُسپر اسطرح گذر جاوین
کہ فرشتہ اُسپر کچھ نہ لکھے باوجود اسکے اُسکو حق تعالیٰ سے شرمانا چاہیے اور حق کو
ایک لمحہ فراموش نہ کرنا کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا کہ سال بھر سجدے مین
رہتا تھا۔ اور دوسرا تھا کہ وہ دو سال تک سجدے مین رہتا تھا لیکن مشاہدہ یہی ہے

کہ اس اُمّت کو نصیب ہے کہ بندے کی ایک ساعت کی ذکر اُسکے سال بھر کے سجدے
کے برابر ہوتی ہے اور فرمایا چاہیے کہ تو اپنے دل کو دریا کی موج کے مانند دیکھے۔
پس ایک دہکتی آگ موج کے درمیان سے ظاہر ہو گی تیج کو اس آگ میں جلا پس سوختہ
کے درمیان سے ایک وفا کا درخت پیدا ہوگا اور میوہ بقا کا اُس درخت سے ظاہر اور
حاصل ہوگا پس جب تو وہ میوہ کھائیگا اُس میوہ کا رس حلق سے اُترتا ہو کہ تو اُسکی
یگانگی میں فانی ہو جائیگا اور فرمایا حق تعالی کے روے زمین پر ایسے بندے ہیں
کہ توحید کی قوت سے اُنکے دل میں ایک ایسا نور کشادہ ہے کہ اگر عرش سے ثریٰ تک
جو کچھ کہ ہے اُس نور میں گذر کرے تو وہ نور سب کو اسطرح جلا ڈالے جس طرح کہ مرغ کے پر
کو آگ جلاتی ہے اور فرمایا جو کچھ کہ اولیاؤں کے اندر رہوتا ہے اگر اُس سے ذرے
کے برابر اُنکے دونوں لبوں کے درمیان باہر آوے تمامی مخلوق زمین اور آسمان
کی گھبرا جاوے اور فرمایا حق تعالے کے ایسے بندے بھی ہیں کہ جب رات کو اندھیرے
گھر میں زمین پر لحاف اوڑھ کر لیٹتے ہیں آسمان کے ستاروں اور ماہ کی رفتار
دیکھتے ہیں اور طاعت اور معصیت خلائق کی دیکھتے ہیں جو فرشتے زمین سے آسمان پر
لیجاتے ہیں اور خلائق کی روزی دیکھتے ہیں کہ آسمان سے زمین پر آتی ہے اور اُن
ملائکہ کو کہ آسمان سے زمین پر آتے ہیں اور پھر طرف آسمان کے جاتے ہیں۔ دیکھتے ہیں
اور آفتاب کی رفتار زمین کے نیچے دیکھتے ہیں اور فرمایا مردانِ خدا ہمیشہ زندہ تھے
اور رہیں گے اور خطاب اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ بعض نے اسطرح سُنا کہ نہ ہمہ منم یعنی کیا سب
میں ہی نہیں ہوں یعنے ہوں اور فرمایا حق تعالی اپنے اولیا کے ساتھ لطف کرتا ہے
لیکن اُسکا لطف اُسکے مکر کے مانند ہوتا ہے اور فرمایا جو کہ خدا تعالے کی مدد سے خدا کو
دیکھتا ہے خلق کو موجود نہیں دیکھتا اور فرمایا مثال جان کی مثل اُس مرغ کے ہے کہ ایک پر
اُسکا مشرق میں ہو اور ایک پر مغرب میں اور پاؤں تحت ثریٰ پر اور سر اُس جگہ کہ نشان

نہیں دے سکتے اور فرمایا دوست جب دوست کے پاس حاضر ہوتا ہو تمامی دوست کو دیکھتا ہو
اور خود کو نہیں دیکھتا اور فرمایا جسکے دل مین کہ یہ اندیشہ آوے کہ اُسکو استغفار کرنا چاہیے
وہ دوستی کے لائق نہیں اور فرمایا جوانمردون کے راز کو حق تعالی اِس جہان مین اور اُس
جہان مین آشکارا نہ کریگا اور وہ خود بھی آشکارا نہ کرینگے اور فرمایا تھوڑی سی تعظیم بہت سے
علم اور عبادت اور زہد سے بہتر ہے اور فرمایا جب حق تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرمایا
لن ترانی تمامی جوانمردون کی زبان کو اِس سوال کے پیش کرنے سے خاموش کر دیا اور فرمایا
جوانمردون کی آنکھین حق تعالی کے غیب پر لگی رہتی ہین تاکہ وہان سے وہ چیز اُنکے دل پر
نازل ہو کہ انبیا اور اولیا علیہم السلام نے اُسکا ذائقہ چکھا ہو اور یہ بھی اُسکا مزہ چکھین
اور حق تعالی نے جوانمردون کے دل پر وہ بارِ گران رکھا ہو کہ اگر اِس بار کا ایک ذرہ
تمامی مخلوق کے اوپر رکھدین فانی ہو جاوین چونکہ انکو اولیا کو خود نگاہ رکھتا ہو وہ اُسی بار کو
کھینچ سکتے ہین ورنہ ہڈیان اور پٹھے اُنکے آپس سے جدا ہو جاتے اور فرمایا حق تعالے کے
روے زمین مین ایسے بندے ہین کہ جب وہ خدا کو یاد کرتے ہین شیر اُسکی ہیبت سے دھاڑنے سے
باز رہتے ہین اور مچھلیان چلنے سے باز رہتی ہین اور آسمان کے ملائکہ مین تہلکہ پڑ جاتا ہے
آسمان اور زمین اور ملائکہ اُس ذکر کے نور سے منور ہوتے ہین اور کبھی تو ایسا ہوتا ہے
کہ زمین لرز اُٹھتی ہو لوگون کو خیال گذرتا ہو کہ بھونچال آگیا اور کبھی ایسا ہوتا ہو کہ عرش سے
ثری تک کانپ اُٹھتا ہو اور فرمایا تین جگہ ملائکہ اولیا سے ہیبت زیادہ رکھتے ہین ایک تو
ملک الموت نزع کے وقت مین دوسرے کراماً کاتبین لکھنے کے وقت مین تیسرے منکر و نکیر
سوال کے وقت مین اور فرمایا جسکو کہ حق تعالی سرفراز فرماتا ہو اُسکو وہ پاکی عطا کرتا ہے
کہ جسمین آلودگی اور تاریکی کو دخل نہیں ہوتا اور وہ قدرت دیتا ہو کہ جو کچھ کہتا ہو درمیان
کاف اور نون یعنی لفظ کُن کے ہوتا ہو اور فرمایا ندا آئی خداوند تعالی کی طرف سے کہ اے
میرے بندے جس چیز کو کہ تو دل کی سعی سے ڈھونڈھ رہا ہو نہیں پا سکتا اسلیے کہ اُسکا اول

اور آخر نہیں ہیں تو کیسے اُسکو پا سکتا ہو اور یہ راہ ایسی راہ ہو کہ اسمین خداوند تعالی ہی
کی مدد سے خداوند تعالے تک پہونچ سکتا ہو کوئی بندہ اپنی قوت سے ایک قدم بھی اس راہ
مین چل سکے کیا مجال اور فرمایا جب مینے اپنی عمر کی طرف دیکھا تو اپنی ستر برس کی طاعت
کو ایک ساعت کے برابر دیکھا اور جب اپنی معصیت کی طرف دیکھا تو اپنی عمر کو نوح علیہ السلام کی
عمر سے دراز تر پایا اور فرمایا جب تک کہ مینے یقین سے نہ جانا کہ میرا رزق اُسپر ہے مینے
ہاتھ کو کام سے نہین روکا اور جب تک کہ مینے خلق کی عجز کو نہین دیکھا مین نے پشت
خلائق کی طرف نہین کی۔ اور فرمایا اسطرح زندگانی کرو کہ کراما کاتبین کو واپس بھیجدو۔
اور اگر اسطرح نہین کر سکتے ہو تو اسطرح ضرور زندگانی کرو کہ رات کے وقت تو دیوان اُنکے
ہاتھ سے لو اور جسکو کہ چاہو مٹادو اور جو چاہو لکھدو اور اگر یہ بھی نہین کر سکتے ہو تو
سب سے ادنی بات یہ ہو کہ ایسے تو بنجاؤ کہ جب ملائکہ حق تعالی کے حضور مین لوٹ کر
جائین تو عرض کرین کہ نیکی کی اور بدی نہین کی اور فرمایا مردان راہ خدا کو اندوہ اور
شادی نہین ہوتی اور اگر ہوتی بھی ہو تو اُسی جل شانہ سے ہوتی ہے اور فرمایا
خداوند تعالی کے ساتھ صحبت رکھو خلق کے ساتھ مت رکھو اسلیے کہ دوست رکھنے کے
لائق خداوند ہی ہو اور فرمایا کوئی ہوتا ہو کہ تین روز مین مکے جاتا ہو اور لوٹ آتا ہے
اور کوئی ہوتا ہو کہ ایک رات اور دن مین اور کوئی ہوتا ہو کہ ایک لمحے مین جاتا بھی ہے
اور آتا بھی ہے اور یہ قدرت ہو اور فرمایا جب تک حق تعالی جل جلالہ بندے کو خلائق کے
درمیان رکھتا ہو اُسکی فکر خلق سے جدا نہین ہوتی مگر ہان جب کہ اُسکے دل کو تمامی خلق
سے جدا کرتا ہے پھر مخلوق مین اُسکی فکر نہین رہتی اُسکی فکر خداوند تعالے کے ساتھ
رہتی ہو یعنے اُسکے دل مین فکر باقی نہین رہتی اور فرمایا حق تعالی قادر ہو کہ کسی کو ایک
جگہ مین رکھے اور اُسکو تمامی جگہین اُسی جگہ سے دکھادے اور فرمایا حق تعالی ہر مومن کو
ہیبت اور رعب ... دا ب چالیس ملائکہ کا عطا کرتا ہو اور یہ کمتر درجہ ہو کہ اُسکو عطا کرتا ہے

اور اس ہیبت کو خلق سے پوشیدہ رکھتا ہو تا کہ خلق اُنسے ملے جلے اور فرمایا اگر کوئی
ایک جگہ بیٹھا ہوا ور نظر اُسکی لوح محفوظ پر پڑے تو روا ہی اور فائدے حاصل کرے
لیکن آفرینش کا خواہان نہو اور فرمایا اگر حق تعالیٰ جلّ جلالہٗ وعظم شانہٗ کو تو عقل سے پہچانے گا
علم تیرے ساتھ ہوگا اگر ایمان سے پہچانے گا راحت تیرے ہمراہ ہوگی اور اگر معرفت
سے پہچانے گا درد عظیم تیرے ہمراہ ہوگا اور فرمایا علی دہقان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہو کہ آدمی ایک
ناصواب اندیشے کے کرنے سے دو سو سال راہ حق تعالیٰ سے دور پڑتا ہو اور فرمایا کسی کو استاد
نہیں بنایا کیونکہ میرا رہنما اور استاد حق تعالیٰ ہو لیکن مینے خدمت سب پیرون کی کی۔
نقل ہے کہ ایک دانشمند نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ عقل اور ایمان اور معرفت کی جگہ کہان
ہے آپ نے جواب فرمایا کہ تم اُنکی رنگت بیان کرو مین تمکو اُنکی جگہ بتاؤن یہ سنکر دانشمند
رو دیا۔ لوگون نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ رسیدہ مرد کیسے ہوتے ہین اور وہ کون ہین آپ نے
فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کیونکہ آنحضرتؐ تو وہ محبوب کبریا ہین کہ نہ ایسا
کوئی ہوا ہے اور نہوگا۔ مرد وہ ہو کہ کوئی مخلوق دُنیا مین اُسکو نہین پاتی۔ اور یاد رکھو
جب تک مخلوق رہے گا ہر کوئی اُسکو پا سکے گا یعنے عالم امری ہو نہ عالم خلق سے اور فرمایا
مرد جس مقام مین کہ ہین کچھ وہان سے نہین کہتے جب نیچے آتے ہین تو کلام کرتے ہین تاکہ
سُننے والے کی سمجھ مین آوے اور فرمایا خلق فخر کرتی ہو اُس چیز پر کہ جانتی ہو جب تک کہ جانتی
ہو کہ کچھ نہین جانتی جبکہ جان گئی کہ کچھ نہین جانا تو اپنی دانش سے شرمائی پھر اُسوقت معرفت
درجۂ کمال کو پہونچتی ہے اور فرمایا حق تعالےٰ کو وہم سے جاننا لائق نہین گمان سے
جاننا ممکن نہین خبردار کہین تو کہنے لگے کہ مین اُس جل شانہٗ کو جانتا ہون درحالیکہ
تو اُسکو نہ جانتا ہوگا۔ خدا تعالےٰ کو اسطرح جاننا لائق ہو کہ جسقدر تو پاک عزاسمہٗ کو
جانتا جائے یون ہی کہتا جائے کاشکے مین اُسکو اس سے بہتر جانتا۔ اور فرمایا سعید بندہ
وہی ہو کہ اپنے خداوند سے زندگانی مین لوٹے نہ مرکے اور فرمایا جب حق تعالےٰ

بندے کو اپنی طرف راہ دکھاتا ہے سفر اور قیام اُس بندے کا اُسکی یگانگی مین ہوتا ہے یعنے سفر اور اقامت اُسکی خفیہ ہوتی ہے اور فرمایا جو دل کہ بیمار حق کا ہو وہ بڑا مبارک دل ہے اسلیے کہ اُسکی شفا بھی حق تعالیٰ ہوگا اور فرمایا جو کہ حق تعالیٰ کے ساتھ زندگانی کرتا ہے دیکھنے کے قابل جو چیزین ہین اُن سب کو دیکھتا ہو اور سُننے کے قابل جو باتین ہین اُن سب کو سُنتا ہو اور کرنے کے لائق جو کام ہین اُن سب کو کرتا ہو اور جاننے کے لائق جو باتین ہین اُن سب کو جانتا ہو اور فرمایا صوفیاے کرام کے انکار کے آگے دوسرون کی زمین اور آسمان کے برابر طاعت کچھ قدر نہین رکھتی پس مقام تامل ہے کہ جب انکار اس درجے پر ہو تو طاعت اُن بزرگان دین کی کس مرتبے پر ہوگی اور فرمایا اس راہ مین ایک بازار ہے کہ اُسکو بازارِ طریقت جوانمردان کہتے ہین وہان اچھی اچھی صورتین ہین جب رونده یعنی سالکین وہان پہونچتے ہین وہان قیام نہین کرتے اور پوشیدہ نہ رہے وہ صورتین کرامات ہین طاعت ریاضت کہ ہر عبادات ہین دُنیا۔ آخرت۔ لطف، بہشت وغیرہ ہین۔ جہان کہ انکی طرف سالک نے رُخ کیا رہا پھر حق تعالیٰ تک پہونچنا محال پس بندے کے لیے وہی بہتر کہ تمامی خلق کو چھوڑ کر خدا کے ساتھ خلوت نشین ہو سر سجدے مین رکھے اور لطف کے سمندر سے عبور کرے جہانتک کہ وہ چیزین کہ حق تعالیٰ سے بیگانہ ہین نہین حرکت کرتا چلا جائے یہانتک کہ اُسکی وحدانیت مین ایسا مستغرق ہو کہ خود درمیان مین نہ رہے اور فرمایا علم کے لیے ایک ظاہر ہو وہ وہی ہے کہ علماے ظاہر کہتے ہین اور ایک باطن ہے وہ وہی ہو کہ جوانمرد کہتے ہین اور ایک باطن کا بھی باطن ہے اور وہ جوانمردون کا راز ہے حق تعالےٰ کے ساتھ کہ خلقت کو وہان راہ نہین ہے اور فرمایا جب تک تو دُنیا کا طالب رہیگا دُنیا تجھپر بادشاہ رہے گی اور جب تو اُس سے رُوگردانی کریگا تو اُسپر بادشاہ رہیگا اور فرمایا فقیر وہ شخص ہو کہ اُسکو دُنیا اور آخرت سے سروکار نہو اور اُسکی رغبت ان دونون کی طرف نہو کیونکہ دُنیا اور آخرت اُس سے حقیر تر ہین کہ اُنکو دل کے ساتھ کوئی بھی نسبت اور تعلق

نہیں ہوسکتا اور فرمایا جسطرح کہ تجھسے نماز نہیں طلب کرتے ہیں وقت کے پہلے اسیطرح تو بھی
روزی مت طلب کر وقت سے پہلے اور فرمایا جوانمردی ایک ایسا دریا ہی کہ تین چشمے اُس سے
جاری ہیں ایک تو سخاوت دوسری شفقت بر خلائق تیسرے بے نیازی از خلق اور نیازمندی
بحق اور فرمایا نفس کہ بندی سے نکلکر حق تعالی تک جاتا ہی بندے کو آسایش پہونچاتا ہی
لیکن وہ نظر کہ حق تعالی سے بندی کی طرف آتی ہی بندے کے لیے رنج اور بلا ہوتی ہی اور
فرمایا حال والے کو حال سے خبر نہیں ہوتی اور اگر خبر ہووی وہ علم ہووی نہ حال اور فرمایا
یا تو کسی کو حق تعالے کی طرف راہ ہی یا کسی کو حق تعالی کی طرف راہ نہیں ہے۔ تمامی
مخلوق کو ابوالحسنؒ میں جگہ ہے مگر ابوالحسنؒ کو ایک قدم کی بھی جگہ اپنے میں نہیں ہے۔
اور فرمایا حق تعالے جس قوم سے کہ ایک کو سرفراز فرماتا ہی ساری قوم کو اُسکے طفیل میں
بخشتا ہے اور فرمایا ایک قوم کو اپنی دوستی میں لیا اور گھوڑی پر سوار کیا تاکہ رعیت کی
داد دیتی رہے اور ایک قوم کو اپنی دوستی میں لیا اور اُنکو خلق سے جدا کیا اور ارشاد کیا
کہ گوشے میں بیٹھو اور رخ میری طرف کرو اور فرمایا مرد کہ عروج پکڑتے ہیں پاکی سے پکڑتے
ہیں نہ عمل کی زیادتی سے اور فرمایا اگر ذرے کے برابر اپنی خوبی کو تجھپر ظاہر کرے تو
عالم میں تجھے کوئی نہ ملے گا کہ تو وہ خوبی اُس سے سُنے یا اُس سے کہے اور فرمایا علما کہتے ہیں
کہ ہم وارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں لیکن درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
وارث ہم ہیں کیونکہ جو جو صفات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تھیں بعض ہم رکھتے ہیں۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فقیر تھے اور فقر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ نے اپنے اوپر اختیار فرمایا ہمنے بھی
اپنے اوپر اختیار کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باسخاوت تھے باخلق نیکو تھے۔ اور
بے خیانت تھے اور بادیدار حق جل جلالہٗ تھے رہنمائی خلق تھے بے طمع تھے خیر اور شر کو
حق تعالی کی طرف سے دیکھتے تھے خلائق کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عیش و
راحت نہ تھا آپ اپنے وقت کے پابند نہ تھے خلق جن چیزوں سے ڈرتی ہی آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم اُن چیزون سے نہین ڈرتے تھے اور جن چیزون کے ساتھ کہ خلق اُمید رکھتی ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امید نرکھتے تھے اور کسی چیز پر غرّہ نہ تھا یہی تمامی صفات
جوانمردون مین ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے بے نہایت دریا تھے کہ اگر
ایک قطرہ اس دریا سے باہر آتا تو تمامی عالم اور اہل عالم غرق ہوجاتے اور فرمایا اس قافلے
مین کہ ہم ہین اس قافلے کا مقدمہ یعنی پیش رو حق تعالی ہی اور بعد حق تعالے کے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور درمیان مین کتاب یعنی کلام مجید اور سُنّت نبوی ہی اور بعد
اسکے متابعت صحابۂ کرام اور رفقای عظام رضوان اللہ تعالی علیہم الی یوم القیام۔ خوش حال
اُن لوگون کا کہ اس قافلے مین ہون اور اُنکی جانین یون باہم پیوستہ ہون لیکن ابوالحسن
کی جان نے کسی آفریدہ کے ساتھ پیوند نہین کیا اور فرمایا بہت کوشش کرنا چاہیے تاکہ تو
جانے کہ تو اسکے لائق نہین ہے اور بہت سے مشاہدے چاہیین تاکہ تو دیکھے کہ تو اسکے سزاوار نہین ہے
اور فرمایا اگر تو دعوی کریگا تجھسے معنی و دلیل طلب کرینگے لیکن جب معنی و دلیل ظاہر ہوگی
تو وہان نہ دعوی رہیگا اور نہ کچھ بس جوکہ اس دعوی پر باہر آتا ہی اُسکو عیب لگاتا ہے اور
فرمایا جو کچھ تو چاہتا ہی جاہ لیکن جوانمردی وہ ہی کہ بندے کو نفس اور جاہ نہو وے کیونکہ قیامت
کو خلق دشمن خلق کی ہی لیکن ہمارا خصم خداوند ہی جسکا کہ خصم وہ ہووے معاملہ کبھی فیصل نہو وے
اُسنے ہمکو خوب مضبوط پکڑا ہی اور ہمنے بھی اُسکو خوب مضبوط پکڑا ہی اور فرمایا خدای تعالے
کے ساتھ عالی ہمت رہ کیونکہ عالی ہمتی سب چیزین تجکو دے گی مگر خداوندی۔ اور اگر وہ
کہے تو کیا چاہتا ہی کہ مین تجکو دون تو کہہ کہ داون و دہم صفت خلق کی ہی بس کہہ اللہ
بے جاے اللہ بے خواست اللہ بے ہمہ چیز ہے اللہ لیکن مستی اُس شخص کو سزاوار ہے
کہ جسنے می محبّت پی ہو۔ اور فرمایا تو کب تک کہتا ہی گا صاحب راے اور صاحب حدیث
ایک بار کہہ اللہ بے خودی سے یا کہہ اللہ اُسکے لائق اور فرمایا بعضے آتے ہین گناہ
کے ساتھ اور بعضے آتے ہین طاعت کے ساتھ لیکن یہ وہ طریقت نہین ہی کہ اس مین

کسی چیز کو سائی ہو۔ تو ہر دو کو فراموش کریں کیا باقی رہا۔ اللہ اور فرمایا جو کہ وقت گفتار کے یا اندیشے کے خدای تعالی کو اپنے ساتھ نہین دیکھتا ہو ان دونون جگہون مین بڑی بڑی آفتون مین گرفتار ہوتا ہو اور فرمایا سب خلق چاہتی ہو کہ یہان سے یعنی اس دنیا سے کچھ ایسی چیز وہان یعنی آخرت مین لیجاوے کہ لائق وہان کے ہو اور یہان سے کوئی ایسی چیز وہان نہین لیجا سکتے کہ لائق وہان کے ہو مگر ان یہان سے ایک چیز وہان لیجانا چاہیے کہ وہان غریب نادر ہو اور وہ نیستی ہو اور فرمایا امام وہ ہو کہ جسنے سب راہین طی کی ہون۔ اور فرمایا کہ آسمان اور زمین کی خلائق کی طاعات سے وہان کیا زیادتی اور رونق ظاہر ہوئی ہو کہ تیری طاعات سے وہان زیادتی اور رونق ظاہر ہوگی اپنی عبادت کے معاملے پر کیا گردن بلند کرتا ہے اری معاملہ اتنا تو چاہیے کہ شریعت کا حق تو کچھ تجھپر باقی نہ رہے۔ اور علم اتنا بس ہے کہ تو امر و نہی کو جانے اور یقین اسقدر کافی ہے کہ تو جان جائے کہ جو کچھ روزی کہ تیری مقسوم مین ہو بیشک تجکو پہونچے گی۔ اور زہد سے اسقدر کافی ہے کہ تو جان جائے کہ جو کچھ کہ تو کھاتا ہو تیری روزی ہو تا کہ تو اپنے دل مین نہ کہے کہ اس سے کھاؤنگا یا وہ کھاؤنگا اور فرمایا اگر حق تعالی کسی بندے کو اسقدر مرتبہ عطا فرمادے کہ وہ علیین تک پہونچے پھر اگر اس بندے کے دل مین یہ گذرے کہ کیا اچھا ہوتا کہ میرے رفیقون سے کوئی مجکو اس مرتبے پر دیکھتا۔ وہ نیک مرد نہین اور فرمایا اگر تو چاہے کہ آسمان اور زمین اور اُسکے اہل کی صفت پہچانے اُسکے بعد خدا ے تعالی کو جانے راہ تجھپر دراز ہوگی بہتر ہو کہ یقین کے نور سے چل تا کہ راہ تجھپر کوتاہ ہووے اور فرمایا ہیبت کے مقام مین کھڑا ہو اور کہہ اللہ تا کہ تو فنا ہووے اور فرمایا ہر ایک چیز پر کفایت ہو وے اُسوقت کہ تو پانی کے چشمے پر گذر کرتا ہے اُس پر مت گذر بلکہ گذر دریا پر کر اور پانی سے اپنے خون جگر پر کفایت کرتا رہ تا کہ وہ کہ تیرے پیچھے آوے جانے کہ عاشق اور مست اور سوختہ اس راہ گئے ہین اور فرمایا جب تو

نیکون کا ذکر کرتا ہے ایک سفید ابر آتا ہی اور رحمت برستی ہی اور جب تو حق تعالے کا
ذکر کرتا ہے ایک سبز ابر نمودار ہوتا ہی اور عشق برستا ہی اور نیکون کا ذکر عام کے لیے
رحمت ہی اور خاص کے لیے غفلت ہے اور فرمایا مومن کا گلہ ہر کوئی کرتا ہی سوا تین کے
ایک حق تعالے دوم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سوم مومن پاکباز اور فرمایا غم
پانچ ہین اول پانون سے ہی دوم دل سے سوم ہمت سے چہارم دیدے پنجم فنای نفس سے
اور فرمایا مینے عرش کی طرف دیکھا تاکہ مردون کے درجون کی نہایت دریافت کرون مینے
درجون کی نہایت مین دیکھا کہ سب مردان خدا وہان بے نیاز تھے اور یاد رکھو مردون کی
بے نیازی اُنکا غایت درجہ ہی جب کہ اُنکی نظر خداوند تعالیٰ کی پاکی پر پڑتی ہی اپنی بی نیازی
کو دیکھ پاتے ہین اور فرمایا وہ مرد کہ حق تعالیٰ تک گئے ضرور کوئی ایسی چیز خداوند تعالے
سے اُنپر نازل ہوئی کہ جو کچھ کہ اُنمین تھا اُس چیز کی برکت سے اُنسے باہر گیا اور فانی ہوا
جیسے خیرات روزہ نماز تسبیح دُعا وغیرہ کیونکہ ملک خدا سے جو چیز آتی ہی سب کی جا ے
اپنی کر لیتی ہے بعد اسکے جو طاعت کہ اُنسے وجود مین آتی ہی نہ اُنسے ہی نہ اُنپر ہے اور
وہ دیکھنے سے اُس طاعت کے فانی ہوتے ہین اور فرمایا ہزار مرد شرع مین چلتے ہین تب کہین
ایک ظاہر ہوتا ہے کہ شرع اُسمین چل رہی ہے اور فرمایا صوفی کے لیے ننانوے عالم
ہین۔ ایک عالم اُن سے عرش سے ہی ثری تک اور شرق سے غرب تک دوسری باقی رہے
اٹھانوے سو وہ بیان سے باہر ہین اور فرمایا صوفی مثل روز کے ہی لیکن اُسکو آفتاب
کی حاجت نہین ہی اور مانند روشن رات کے ہی پر اُسکو چاند اور ستارون کی حاجت نہین ہے
اور فرمایا جسکو کہ حق تعالے چاہتا ہی کہ راہ اُسکو دکھاوے بس بیشک راہ اُسپر کوتاہ
ہو جاتی ہی اور فرمایا کھانا پینا جوانمردون کا حق تعالیٰ کی دوستی ہو وی اور فرمایا جو شخص کہ
غائب ہی اگر اُسکا ذکر کرین زیب دیتا ہے گر وہ شخص کہ حاضر ہی اُسکا ذکر کچھ نہین کر سکتے
اور فرمایا حق تعالیٰ اپنے اولیا کے دل پر نور سے بینائی رکھتا ہی پھر اُس بینائی پر دوسری

بینائی رکھتا ہے اور اسیطرح اُس بینائی پر دوسری بینائی رکھتا ہو یہانتک کہ تمامی بینائی اُسکی
خداوند خود ہوجاتا ہو اور فرمایا حق تعالی نے اپنی ہستی سے کچھ ایک چیز اپنے مُردوں مین
ظاہر کی ہے اگر کوئی معترض کہے کہ یہ مجہول ہے تو یہ عطار کہتا ہو کہ اسپر دلیل نور اللہ کا ہو
کہ خلق الخلق فی ظلمۃ ثم رش علیہم من نورہ ۔ اور فرمایا جب حق تعالی بندے کو اپنی
طرف بلاتا ہو اگر چاہتا ہو راہ اُسپر کشادہ فرماتا ہو اور فرمایا حق تعالی تمامی انبیا علیہم السلام
اور اولیا رحمہم اللہ کو پیاسا لاتا اور پیاسا لیجاتا ہو اور فرمایا یہ وہ دریا نہین ہو کہ کوئی کشتی کو
ڈوبنے سے بچالے گیا ہو ہزاروں اس دریا کے کنارو پر غرق ہوئے ایک بھی دریا تک
نہ پہونچا۔ یہان خدائے تعالے ہو اور بس۔ اور فرمایا جب حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
بہشت مین تشریف لیجاوینگے خلائق کو ملاحظہ فرماوینگے تو بہت سی مخلوق ہوگی کہ اُنکو
دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت بار فرماوینگے الٰہی یہ قوم کس طرح سے بہشت مین داخل
ہوگئی یہ قوم کس طرح سے یہان آگئی۔ ارشاد ہوگا کہ میری رحمت سے اور جسکو کہ ہم اپنی رحمت
سے بہشت مین داخل کرتے ہین دوسرے ہی دروازوں سے داخل کرتے ہین چونکہ جوانمرد
فانی ہوئی ہین لہذا حق تعالے اُنکو ایسی راہ سے لیجائےگا کہ اُس راہ مین خلق کو دخل نہوگا
اور فرمایا بندے سے حق تعالے تک ہزار منزلین ہین اوّل منزل کرامات اُسکی ہو اگر بندہ
کم ہمت ہوتا ہے پہلی ہی منزل پر اُترپڑتا ہو اور تمامی مقامات سے محروم رہتا ہو اور
فرمایا دو طریق ہین ایک طریق ہدایت دوسرے طریق ضلالت۔ پس راہ ضلالت وہ ہے
کہ بندے سے خدا کی طرف ہووے اور راہ ہدایت وہ ہو کہ خدا سے بندے کی طرف ہووے
پس اگر کوئی کہے مَین خدا تک پہونچا ہون وہ نہین پہونچا اور جو کوئی کہے مجکو
خدا تک پہونچایا ہے شاید کہ پہونچا ہو اور فرمایا جسنے کہ اُس جل شانہ کو پایا پھر خود باقی
نہ رہا اور جسنے کہ اُسکو پایا نہ مرا۔ اور فرمایا غیب کے عالم سے ذرّے کے برابر عشق آیا اور سب
محبوبوں کے سینوں کو ڈھونڈھا کسی شخص کو محرم نہ پایا پھر غیب کو واپس گیا اور فرمایا ہر ستون پر تن بنا

ایک ایسا شخص ماں کے رحم یعنے بچہ دان سے ظہور کرتا ہو کہ وہ حق کی یگانگی کے لائق ہوتا ہے اور فرمایا حق تعالی کے ایسے بندے ہین کہ مشرق اور مغرب اور اعلی اور ثری اُنکے سینہ کے گوشے مین کچھ وقعت نہین رکھتا اور فرمایا جس دل مین کہ خدا کے سوا اور کوئی چیز بھی ہے اگر تمامی طاعت سے بھرا ہو تو بھی مردہ ہو اور فرمایا چالیس برس ہوگئے کہ میری اور میرے دل کے درمیان جُدائی واقع ہوئی ہو اور فرمایا تین چیزون کا نگاہ رکھنا دشوار ہے اوّل حق تعالی کے راز کو خلق سے باوجود صحبت خلق کے پوشیدہ رکھنا دوّم زبان کو خلق کے ساتھ نگاہ رکھنا سوم عمل کی پاکی کو نگاہ رکھنا اور فرمایا کوئی چیز بندہ اور حق تعالی کے درمیان حجاب نہین کرسکتی مگر نفس اور ساری مرد نفس کے ہی شاکی رہے ہین حق تعالی کے سامنے اور پیغمبر علیہم الصّلوٰۃ والسّلام بھی اسی کے شاکی رہے ہین اور فرمایا دین کو شیطان سے وہ فتنہ نہین ہو کہ دو شخصون سے ایک عالم حریص دوسرا زاہد بے علم اور فرمایا دیکھو ابلیس سے بیخطر نہ رہو کیونکہ وہ سات سَو درجون مین معرفت سے سخن کہتا ہو اور فرمایا سب سے بڑا کام خداوند تعالی کا ذکر ہے بعد اسکے سخاوت اور تقوی اور صحبت صالحون کی اور فرمایا اگر تو ہزار فرسنگ بھاگے اس خیال سے کہ سلطانیون سے کسی کو نہ دیکھو تو تو نے یہ کام بڑے فائدے کا کیا ہوگا اور فرمایا مومن کی زیارت کرنا سو حج کے ثواب کے برابر سمجھنا چاہیے کیونکہ مومن کی زیارت کا ثواب ہزار دینار کے صدقہ دینے سے زیادہ ہے اور جب کہ مومن کی زیارت نصیب ہو یقین جانے کہ حق تعالی نے اُسپر رحمت فرمائی ہے اور فرمایا پانچ قبلے ہین مومنون کا قبلہ خانہ کعبہ ہے اور دوسری پیغمبرون اور اُنکی اُمت کا قبلہ بیت المقدس تیسرے ملائکہ کا قبلہ آسمان مین بیت المعمور چوتھے دعا کا قبلہ عرش پانچوین جوانمردون کا قبلہ خداوند تعالی جل جلالہٗ قال اللہ تعالی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ اور فرمایا یہ راہ حق تعالی کی تمامی بلا اور خطر ہے دس جگہ زہر کھانا پڑتا ہے لیکن گیارھوین جگہ شکر ہے اور فرمایا جب تک تجھے نہ پکارین مست ڈھونڈھ کیونکہ جو کچھ کہ تو

ڈھونڈھے گا اگر اُسکو پا بھی جاوے گا وہ تجھ ہی مین رہے گا اور تیرے ہی مثل ہوگا۔
اور فرمایا بڑا نافع علم وہ ہی کہ تو اُسکا وابستہ ہووی اور اُسپر عمل کری اور علمون مین سے
بہتر عمل وہ ہی کہ تکبیر فرض ہے اور فرمایا جب بندہ اپنی عزت خدا کو دیتا ہی خدائے تعالے
اپنی عزت اُسکی عزت پر رکھکر پھر بندے کو دیتا ہی تاکہ خدای تعالی کی عزت سے عزیز ہووے
اور فرمایا خردمند خدائے تعالی کو دل کے نور سے دیکھتے ہین اور دوست یقین کے نور سے
اور جوالمرد وساعتُو کے نور سے لوگون نے پوچھا آپنے خداوند کو کہان دیکھا آپ نے فرمایا
وہان کہ اپنے آپ کو نہ دیکھا اور فرمایا کچھ لوگ تھے کہ اُنھون نے پانے کا نشان دیا افسوس
نہ سمجھے کہ ہمارا یہ نشان دینا کہ پالیا یہی ایک حجاب ہے اور فرمایا کہ جسکے دل مین اندیشہ حق
اور باطل کا آتا ہے اُسکو ہم رسیدون سے نہین شمار کرتے اور فرمایا مین یہ نہین
کہتا ہون کہ عمل نہ کرنا چاہیے بلکہ یہ کہتا ہون کہ تو جانے کہ جو کچھ کہ تو کرتا ہی خود تو کرتا ہی
یا تیری ساتھ کرتے ہین جو کچھ کہ تو خود کرتا ہی وہ تجھے دیتے ہین اُسکا کرنا مثل اُس سوداگر کے
ہی کہ اپنے آقا کے مال سے تجارت کرتا ہی جبکہ پونجی آقا کو لوٹا دیگا خود تہیدست و مُفلس
رہ جاویگا اور خالی ہاتھ اپنے گھر کو جاویگا اور فرمایا اوّل تیری خداوند ہی اور آخر بھی تیرے
خداوند ہی اور درمیان مین بھی وہی خداوند ہے تیرا بازار اُسی سے رواہی بغیر تیرے
اور جو اپنا حصّہ بازار دیکھے گا اُسکو وہان راہ نہین ہی اور فرمایا عبادت تمام مجاہدون
کی تین چیز سے باہر نہین ہی یا تو طاعت تن ہی یا ذکر زبان یا فکر دل پس اُنکی مثال مثل
اُس پانی کے ہی کہ دریا مین گیا اور ملگیا پھر پتا نہین کہ کہان گیا جملہ معاملے تیرے اور
اُن جوانمردون کے اسیطرح غرق اور ناپیدا ہو دینگے۔ پس جوانمردی وہ ہی کہ تو اپنے
فعل کو نہ دیکھے کیونکہ تیرا فعل مثل چراغ کے ہی اور وہ دریا مثل آفتاب کے جب آفتاب
نکلتا ہی پھر چراغ کی حاجت نہین رہتی۔ اور فرمایا اے جوانمردو ہوشیار ہو کر حق تعالی کو
مرقع اور سجادے سے نہ دیکھ سکوگے پس جو کہ اس دعوی کے لیے باہر آتا ہو از رہ یقین نہ دیکھ

آتا ہے اور فرمایا جسنے نفس کی ایک آرزو کو پورا کیا ہی ہزار اندوہ وغم اُسکو حق تعالی
کی راہ مین کھانے پڑینگے اور فرمایا جبکہ حق تعالی خلائق کی روزی تقسیم کرتا تھا اندوہ وغم
کو جوانمردون کا حصّہ کیا اور اُنھون نے لیئے جوانمردون نے اُسکا یعنی اندوہ وغم کا شکریہ ادا کیا
اور اُسکو قبول کیا۔ اور فرمایا جوانمردون کو حق تعالی کی راہ مین اسقدر خوشی ہے کہ لوگونکی
صحبت سے بیزار ہین اور خلق سے اپنے احوال کو چھپاتے ہین جبکہ مشہور ہوجاتی ہین اور لوگ
اُنکو جان جاتے ہین تو اُنکا عیش ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ بے نمک کا کھانا اور فرمایا حق تعالے
تمھین توفیق دے کہ تم اپنے نیک اور بد عمل کو بھول جاؤ اور ہمیشہ خدا کی یاد مین مشغول رہو
اور فرمایا جوانمرد ہاتھ عمل سے نہین اُٹھاتے جب تک کہ عمل ہاتھ اُنسے نہین اُٹھاتا اور فرمایا
بندے کا حق تعالے کی تقدیر پر رضامند ہونا ایسے ہزار ہا عمل خیر سے کہ حق تعالی کے یہان
مقبول ہون افضل و اعلی ہے اور فرمایا کہ اگر حق تعالے کے احسان کے دریا کا ایک قطرہ
تجھپر ٹپک پڑے تو پھر تجھے اس تمام عالم مین نہ تو کسی چیز کی خواہش رہے نہ یہ حاجت کہ کسی کی
بات سُنے یا کسی کو دیکھے اور فرمایا دُنیا مین کوئی چیز سخت تر اس سے نہین ہے کہ تیری
کسی کے ساتھ خصومت ہووے اور فرمایا نماز اور روزہ بزرگ ہے لیکن کبر اور حسد کو دل سے
نکال ڈالنا زیادہ بزرگ ہے اور فرمایا معرفت کی تین قسم ہین ایک تو وہ معرفت ہے کہ
شریعت کے ساتھ آمیختہ ہے دوسرے وہ معرفت ہے کہ شریعت کے ساتھ برابر ہے تیسرے
وہ معرفت ہے کہ شریعت سے دور تر ہے پس مرد کو چاہیے کہ ان ہر سہ کو دیکھا ہوا ہووے
تاکہ ہر شخص کے ساتھ وہ جانے کہ کہ اُسکا مقام ہووے اور فرمایا ایک بار خدا کو یاد کرنا ہزار
تلوار منھ پر کھانے سے سخت تر ہے اور فرمایا دیدار وہ ہے کہ تو اُسکے سوا کسی کو نہ دیکھے اور کلام
لے سنا ہو دشنوے اور فرمایا ریاضت مردون کو چالیس برس تک ہے دس برس تک ریاضت
کرنا چاہیے تاکہ زبان راست و درست ہووے اور دس برس تک ریاضت کرنا چاہیے تاکہ
گوشت کہ اُسکے بدن پر چڑھا ہے اُس سے گھٹے اور دس برس تک ریاضت کرنا چاہیے تاکہ دل

حق تعالی کے ساتھ راست ہو وے اور دس برس تک ریاضت کرنا چاہیے تاکہ اسکے تمامی
احوال صلاحیت پر آویں۔ جو کہ اسطرح چالیس برس صدق اور اخلاص سے ریاضت کریگا
امید وہ ہے کہ ایسی بانگ اسکے حلق سے بر آویگی کہ اسمین کچھ انسو دے اور فرمایا
بہت روؤ اور کم ہنسو اور بہت خاموش رہو اور کم بولو اور بہت داد و دہش کرو اور کم
کھاؤ اور بہت بیداری کرو اور کم سوؤ اور فرمایا جو کہ حق تعالی کے کلام کی خوشی و حلاوت
کے بغیر چکھے اس جہان سے باہر گیا وہ شخص تمامی نیکیوں اور راحت سے بے نصیب رہا اور اسکو کچھ
بھی نہ ملا اور فرمایا زندگانی خلائق کے ساتھ نرمی اور ملنساری کے ساتھ چاہیے اور
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیروی اور متابعت اور آداب کے ساتھ اور حق تعالی
کے ساتھ پاکی سے کیونکہ وہ پاک ہے۔ اور پاکون کو دوست رکھتا ہے اور فرمایا یہ راہ پاکون
کی ہے اور دیوالوں اور مستوں کی۔ کیونکہ حق تعالی کے ساتھ یہی باتین خوب ہین۔ اور فرمایا
خدا کی یاد جان سے ہو اور پیروی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی دل سے ہو اور فرمایا
کوشش کر کہ مرنے سے پہلے تو یہ تین باتین اپنے مین دیکھے ایک تو یہ کہ تو اسکی محبت مین اپنے
آنسو مثل خون کے دیکھے دوسرے یہ کہ تو اسکی ہیبت سے اپنا پیشاب مثل خون کے دیکھے
تیسرے یہ کہ اسکے احکام کی بجا آوری اور ریاضت اور بیداری مین تو نے اپنے جسم کے
اعضا کو گلا دیا ہو اور فرمایا خداوند تعالی کو اسطرح یاد کر کہ دوسری بار یاد نہ کرنا پڑے یعنے
فراموش مت کر تاکہ تجھے یاد نہ کرنا پڑے اور فرمایا مردون کے کمال کی غایت کے تین درجے ہین
ایک وہ کہ تو اپنے آپ کو ایسا جانے کہ حق تعالی اسکو جانے اور بس یا اور ہم کسی کو نہین
جانتے کہ وہ اپنے کو ایسا جانتا ہو اور دوسرے وہ کہ تو اسکا ہو رہے اور وہ تیرا تیسرے یہ کہ
تو کچھ بھی نہو اور سب وہی وہ ہو۔ اور فرمایا بات مت کہہ جبتک کہ بات کا سننے والا اپنے
آپ کو اپنا صاحب نہ دیکھے اور بات مت سن جبتک کہ کہنے والا بات کا خداوند کو نہ دیکھے۔
اور فرمایا جو کہ ایکبار کہتا ہے اللہ اسکی زبان اسطرح جلجاتی ہے کہ دوسری بار نہین کہہ سکتا۔

پھر جو تو دیکھے کہ دوسری بار کہتا ہو وہ خداوند کی ثنا ہو کہ بندے کی زبان پر جاری ہے
اور فرمایا جوانمردون کا درد ایسا اندوہ ہو کہ دونون جہان مین نہین سماتا اور وہ اندوہ وہ ہو
کہ چاہتے ہین کہ اسکو یاد کرین اُسکے لائق اور نہین سکتے۔ اور فرمایا اگر تیرا دل خدا تعالی
کے ساتھ مشغول ہو تو ساری دُنیا بھی تیرے پاس ہو نقصان نکریگی اگرچہ تو لباس فاخرہ
پہنے۔ اور اگر تو ٹاٹ پہنے ہو اور مفلس ہو پر دل خدا کے ساتھ مشغول نہو اس سے تجھے
کچھ منفعت نہوگی اور فرمایا جب تو اپنے کو خدا کے ساتھ دیکھے اِسکا نام وفا ہو۔ اور جب
تو خدا کو اپنے ساتھ دیکھے اِسکا نام فنا ہے۔ اور جب تو خدا کو دیکھے اور اپنے آپ کو
نہ دیکھے اِسکا نام بقا ہے۔ اور فرمایا جسکو کہ تو اس خلق کے مقابل کو دیکھتا ہے وہ
خداوند تعالی کے سامنے مرد ہو اور جو کہ اس خلق کے سامنے مرد ہو وہ خداوند تعالی کے
نزدیک نامرد ہے۔ اور فرمایا مرد وہ ہو کہ اُسکو آزاد کرتے ہین تاکہ برخوردار ہو اور چھوڑ بھی
دیتے ہین تاکہ دیکھے اور مرد وہ ہو اگر چاہے داخل ہووے اور اگر چاہے باہر آوے اور مرد
وہ ہو کہ جب داخل ہوتا ہو پھر اُسکو نہین چھوڑتے کہ باہر آوے اور فرمایا حق تعالی نے
خلائق کو اپنے فعل سے آگاہ کیا اگر اپنے سے بھی آگاہ کرتا کوئی لآ اِلٰہ اِلَّا اللہ کہنے والا
نہ رہتا بیچ ہیبت اور تحیر مین غرق ہوجاتے اور فرمایا اگر بیٹھو تو ایسے شخص کے
ساتھ بیٹھو کہ آتش محبت سے سوختہ ہو یا درد کے سمندر مین ڈوبا ہو۔ اور فرمایا درویش
وہ ہو کہ اُسکے دل مین اندیشہ نہو کہے اور گفتار اُسکو نہو۔ سُننے اور شنوائی اُسکو نہو کھانے
اور کھانے کا مزہ اُسکو نہو حرکت اور سکون اندوہ اور شادی اُسکو نہو۔ اور فرمایا خلائق
صرف صبح اور شام عبادت مین مشغول ہوتی ہو اور اسپر یہ کہتی ہو کہ ہم اُسکے تلاش مین
تلاشی تو درحقیقت وہ ہو کہ وہ اُسکو ہر وقت ڈھونڈھتا ہی رہے اور فرمایا ایک مُہر
مُنھ پر لگا تاکہ تو کوئی بات نہ کہے سوائے اُس خداوند کے اور اسیطرح ایک مُہر دل پر لگا
تاکہ تو کوئی چیز نہ سوچے سوا اُس خداوند کے۔ اور اسیطرح ایک مُہر معاش اور اعضا پر لگا

تاکہ تو عمل نہ کرے مگر ساتھ اخلاص کے خدا کے واسطے اور نہ کھائے سوائے حلال کے
اور فرمایا جب دانشمند کہین مین تو نیم مین ہو اور جب وہ کہین نیم مین تو تو چوتھائی مین ہو
اور فرمایا اگر تو بالکل اپنی ہستی سے فانی ہوجاوے اور نہ رہے اسوقت سب تو ہی تو ہو
اور حق تعالی فرماتا ہو سب خلائق کو مینے پیدا کیا ہو لیکن مینے صوفی کو نہین پیدا کیا ہے
یعنے معدوم آفریدہ نہوے اور فرمایا صوفی ایک ایسا دل رکھتا ہو کہ اُس سے اُچکا گیا ہے
ایک ایسا تن رکھتا ہو کہ اُس سے لیا گیا ہو ایک ایسی جان رکھتا ہو کہ سوختہ ہے اور فرمایا
خداوند تعالے کے ساتھ ایک دم رہنا آسمان اور زمین کی تمامی خلائق کی عبادت سے
بہتر ہے اور فرمایا جو کچھ کہ تو واسطے خدا ہی کے کرے اخلاص ہو اور جو کچھ کہ تو خلق کے
دکھانے کے واسطے کرے ریا ہو اور فرمایا عمل مثل شیر کے ہو پر جب تو اُسکی گردن پر پانون
رکھے لومڑی ہو جاوے اور فرمایا پیرون نے کہا ہو کہ مرید جب علم کے زور پر کام کری اُسکے
کام پر چار تکبیر کر اور گیا گذرا جان اور فرمایا وہ راہ کہ بہشت کو جاتی ہو نزدیک ہو اور وہ
راہ کہ حق تعالی کی طرف جاتی ہو دور ہے اور فرمایا چاہیے کہ ایک روز مین تو ہزار بار مرے
اور پھر زندہ ہووے شاید کہ ایسی زندگانی پاوے کہ کبھی نہ مرے اور فرمایا جب تو اپنی
ہستی اُسکو دیتا ہو اور فانی ہوتا ہو وہ بھی اپنی ہستی تجکو عطا فرماتا ہو اور فرمایا جو کہ سفر
زمین پر کرتا ہے اُسکے پانون مین آبلے پڑتے ہین اور جو کہ سفر آسمان کا کرتا ہو اُس کے
دل پر آبلے پڑتے ہین اور فرمایا جو کہ تنہا بیٹھکر اپنے خداوند کے ساتھ مشغول ہوتا ہے
اُسکو جان جاؤ کہ وہ اپنے خداوند کو ہر چیز سے اور ہر شخص سے کہ ہو زیادہ دوست رکھتا ہو
اور فرمایا وہ راہ کہ خداوند سے بندے کی طرف آتی ہو وہ ہے کہ تیری کرامت اور معرفت اور
شہادت تجھپر ظاہر کرتا ہے اور اپنے آپ کو تجھپر ظاہر کرتا ہو بس جہان کہ تمامی مخلوقات سے
اپنے آپ کو تجھپر ظاہر کیا یہ وہ حالت ہو کہ بیان سے باہر ہو اور فرمایا حق تعالی اپنے
لطف کو دوستون کے لیے رکھتا ہو اور اپنی رحمت کو عاصیون کے لیے رکھتا ہو اور فرمایا

اپنے خداوند کا آشنا بن کیونکہ جب کوئی مسافر ایسے شہر مین پہونچتا ہی کہ وہان اُسکا
کوئی دوست ہوتا ہے قوی دل ہوتا ہی اور فرمایا خداوند کی دوستی اُسکے دل مین نہین
سماتی جسکو کہ اُسکی خلق پر شفقت نہین ہوتی اور فرمایا جو کہ دُنیا اور عمر کو خداوند کے
کام مین صرف نہین کر سکتا اُس سے کہدو کہ تو دعوی مت کر کہ پل صراط سے جھٹ پٹ
گذر جاؤنگا۔ نقل ہے کہ ایک شخص خراسان سے عازم مکہ ہوا آپنے اُس سے فرمایا کہان
جاتا ہی اُسنے کہا مکے کو آپ نے فرمایا کیون اُسنے کہا خدا کو طلب کرونگا۔ آپنے فرمایا خراسان کا
خدا کہان ہی کہ خدا کی طلب مین تجھے حجاز کو جانا پڑا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اُطلُبُوا العِلمَ وَلَوکَانَ بِالصِّین یعنی طلب کرو علم کو اگرچہ چین مین ہو۔ یہ نہین فرمایا
کہ خدا کی تلاش مین ایک جگہ سے دوسری جگہ جاؤ اور فرمایا وہ ایکدم کہ جسمین بندہ حق تعالے
سے شاد ہووے برسون کی نماز اور روزون سے فاضلتر ہے اور فرمایا تمامی مخلوقات
مومن کے لیے حجاب اور دام ہی نہین معلوم کون سے حجاب اور دام مین رہ جاوی اور فرمایا
وہ شخص کہ جسکی رات اور دن بغیر کسی مومن کے آزار دینے کے بسر ہوئی گویا کہ وہ
اُس رات و دن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہا اور اگر کوئی کسی
مومن کو آزار پہونچاتا ہے حق تعالی اُسکی اُس روز کی عبادت کو نہین قبول فرماتا ہے
اور فرمایا ایمان کے بعد کہ حق تعالی بندے کو بہت بڑی عطا سے سرفراز فرماتا ہی وہ پاک
دل اور راست زبان ہی کہ اس سے بڑھکر اور چیز نہین ہو سکتی اور فرمایا جو کہ اس جہان
مین خداوند تعالی اور رسول علیہ السلام اور پیرون رحمہم اللہ سے شرم و حیا رکھتا ہی اُس
جہان مین حق تعالے اُس سے شرم رکھیگا اور فرمایا تین قومون کو خداوند تعالی کے
حضور مین پہونچا ہی اوّل صاحب علم و مجرد۔ دوم صاحب مرقع و سجادہ سوم اہل کسب بغیر
دگرنہ فراغ و کاہلی نفس مرد کو ہلاک کرتی ہے اور فرمایا ٹاٹ پہننے والے اور مرقع رکھنے
والے بہت ہین لیکن وہان تو راستی دل اور اخلاص عمل کو دخل ہے نہ ہر دغل کو کیونکہ

اگر ٹاٹ پہننے اور جو کی روٹی کھانے ہی پر صوفی بننا منحصر ہوتا تو ضرور تھا کہ جملہ اون والے
اور جو کھانے والے جانور صوفی ہی ہوتے! سیلئے کہ سب پلاس پوش اور جو خوار ہیں
اور فرمایا مجھے ہرگز کوئی مرید نہیں چاہیے کیونکہ مین دعوی مرشدی کا نہین رکھتا ہون
مین تو صرف یہی کہتا ہون کہ اللہ بس۔ اور فرمایا اگر اپنی ساری عمر بھر مین ایکبار بھی
تو نے اپنے خدا کو آزردہ کیا ہو تو تجھے لازم ہی کہ ساری باقی عمر اسکی معذرت مین رہتا رہے
کیونکہ اگر معاف بھی کردے تب بھی یہ حسرت کا داغ نہ مٹے گا کہ ہاے مینے ایسے خداوند جل جلالہٗ کو
کیون آزردہ کیا اور فرمایا صحبت اور خدمت کے لائق وہ شخص ہے کہ آنکھ سے اندھا کان سے
بہرا زبان سے گونگا ہو۔ اور فرمایا خلق کی طاعت تین چیزین ہین نفس سے۔ دل سے۔ زبان سے
پس چاہیے کہ ہمیشہ ان تینون سے خدا ے تعالی کے ساتھ مشغول رہے تا کہ بعد از مرگ روز
قیامت کو بےحساب وکتاب بہشت مین لیجاوین اور فرمایا متحیر مثل اس مرغ کے ہی کہ اپنے آشیانے
سے دانے کی تلاش مین جاوے اور دانہ دیا وے اور اپنے آشیانے کا راستہ بھی بھول جاوے یونہی
بھٹکتا پھرے۔ اور فرمایا غریب وہ ہی کہ ساتون آسمان اور زمین مین کوئی شخص اسکے
ساتھ ایک بال برابر موافقت کرنے والا نہو وے اور مین نہین کہتا ہون کہ مین غریب
ہون ہان البتہ مین وہ ہون کہ زمانے اور اسکے لوگون کے ساتھ موافقت کرنے والا نہین
ہون اور زمانہ بھی مجھسے موافقت نہین رکھتا ہے اور فرمایا جو کہ مشتاق خداوند تعالی کا ہو
اگر اسکو دنیا و مافیہا دیوین تو بھی وہ خوش نہوگا اور فرمایا حق تعالی سے بندہ کو نہایت
درجے کے تین مقام ہین اول وہ کہ جب دیدار سے شرف اندوز ہوتا ہی کہتا ہے اللہ
دوم وہ کہ بیخودی سے کہتا ہی اللہ سوم وہ کہ خدا سے خدا کو کہتا ہی اللہ۔ اور فرمایا حق تعالی
کو بندہ چار چیز سے پیش آتا ہے تن سے مال سے دل سے زبان سے پس اگر تو تن
خدمت مین خدا کی دیوے اور زبان اسکے ذکر مین رکھے کچھ حصول نہو جب تک کہ تو
دل اسکے حوالے نہ کرے اور جو کچھ کہ تو رکھتا ہی سخاوت نہ کرے جبکہ تو ان چارون چیزون

اُسکی راہ مین صرف کرے تو جانے جیسے اُس جل شانہٗ سے مانگ محبت اور ہیبت اور زندگانی کرنا اُسکے ساتھ اور راہ اُسکی یگانگی مین اور فرمایا یہ غفلت خلق کے حق مین رحمت ہی کیونکہ اگر وہ ذرہ بھر آگاہ ہووین جل جاوین اور فرمایا حق تعالی نے خون کئی پیغمبرون کا بہوایا اور کئی پیغمبرون کے گلو پر تلوار چلوائی اور یہی تازیانہ دست وستون کو مارا اور ذرا پروا نہ کی وہ بڑا غنا ہے تو بھی مختار بن اور اُسکے دامن کے سوا کسیکا دامن مت پکڑ اور فرمایا حق تعالی نے ہر شخص کو ایک چیز کے ساتھ مشغول کیا ہی اور اپنے سے جدا رکھا ہی پس اے جوانمردو اپنے آپ کو کسی چیز کے ساتھ سوای حق تعالی کے مشغول مت کرو اور مرد ہو کر خدا کی طرف قدم بڑھاؤ تاکہ تم اُس جل شانہٗ سے محروم نہ رہو اور تمکو کسی چیز کے ساتھ مشغول کرکے اپنے سے جدا نہ رکھے اور فرمایا بہت سے لوگ ہین کہ روی زمین پر پھیرتے چلتے ہے ہین اور مُردہ ہین اور بہت سے شخص ہین کہ زمین کے پیٹ مین سوری ہین اور زندہ ہین اور فرمایا عالم لوگ کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج مطہرات تھین بعض کے واسطے سال بھر کا کھانا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذخیرہ فرمایا ہی اور فرزند بھی رکھتے تھے ہم کہتے ہین واقعی یہ سب درست ہے مگر عجب تو یہ ہی کہ باوجود ان سب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تریسٹھ برس اس جہان فانی مین تشریف فرما رہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہر دو جہان سے برداشتہ رہا اور بیچیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک گویا کہ یہ سب مُردہ تھے جو کچھ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خبر رکھتے تھے حق تعالی ہی سے رکھتے تھے اور فرمایا جہان کہیں نظر کر خدا ہی خدا ہی اور فرمایا جسکا دل کہ اُسکے شوق مین جلکر راکھ ہوتا ہی محبت آتی ہے اور اُس راکھ کو اُٹھا کر زمین اور آسمان کو اُس سے پُر کرتی ہے پس اگر تو چاہتا ہی کہ دیکھنے والا اور سُننے والا اور کہنے والا ہو وہ وہان موجود ہونا چاہئے لیکن مجردی اور جوانمردی ضرور ہی اور فرمایا اوّل قدم وہ ہی کہ سوا خدا اور اُس کے غیر کو مقبول جانو وہ دوسرا قدم اُنس ہے اور تیسرا قدم جل کر مٹنا اور فرمایا تو کبھی آتا ہے

گناہون کا گشتہ پیٹھ پر لادے ہوئے اور کبھی آتا ہو عبادت کا بستہ بغل مین مارے ہوئے
اور کب تک گناہ اور طاعت کا ذکر۔ چھوڑ ان دھندے کو۔ گناہونکو رکھ ایک کنارے
اور رحمت کے دریا مین غوطہ لگا۔ اور عبادت کو ایک جانب رکھ اور بے نیازی کے سمندر
مین کود پڑ بس اب رہا کیا اپنی نیستی کو اختیار کر اور اُنکی ہستی سے سر نکال اور فرمایا اگر
جبرئیل علیہ السلام ندا کرین کہ مثل تمھاری ہوا ہے اور ہوگا تم اُنکا کہنا سچ جانو لیکن خدا
کے مکر سے بیخوف مت ہو اور نفس کی آفتون اور شیطان کے عمل سے یاد رکھو جب تک
شیطان لعین فریب دیتا ہو خداوند تعالے فریب نہین دیتا لیکن جب کہ شیطان فریب
نہین دیسکتا حق تعالی کرامت سے فریب دیتا ہو اور اگر کرامت سے نہین فریب دیتا تو اپنی لطف
سے فریب دیتا ہو بس جو کہ اسپر فریفتہ ہووے جوانمرد ہے اور فرمایا غیب مین ایک ایسا بڑا
دریا ہو کہ تمامی خلائق کا ایمان گھاس کی پتی کے مثل ہے اُس دریا کی سطح پر اور ہوا
آتی ہو اور اُسکو لہراتی ہو اور کنارون پر ڈال دیتی ہو اور فرمایا جوانمردی ایک زبان ہے
بے بول کی ایک بینائی ہو بغیر دیدار کی ایک تن ہو بے کردار ایک دل ہے بے اندیشہ
ایک چشمہ ہے عظیم القدر دریا کا۔ اور فرمایا عالم علم کو اختیار کرتا ہو اور زاہد زہد کو اور عابد
عبادت کو اور اِن ہی چیزونکو اُسکے سامنے پیش ہونے کا ذریعہ بناتے ہین خبردار تو بیہودہ
پاکی سے نہ اختیار کیجیو اور پاکی ہی کو اُسکے سامنے پیش کیجیو کیونکہ وہ پاک ہو اور بے نیاز
اور فرمایا جسکی کہ زندگی خدا کے ساتھ ہوتی ہو وہ اپنی جان اور دل اور نفس پر قادر
نہین ہوتا اُسکا وقت اُسکا خادم ہوتا ہو اور بینائی اور شنوائی اور گیرائی اُسکی حق ہوتا ہے
اور جو کچھ کہ اُسکی شنوائی اور بینائی کے درمیان ہوتا ہو سوائے حق تعالی کہ جل جاتا ہو
کچھ نام کو بھی باقی نہین رہتا قُلِ اللّٰہ ثُمَّ ذَرْھُمْ اور فرمایا اگر کوئی پوچھے کہ فانی باقی کو
کیونکر دیکھتا ہے تو اُس سے کہہ کہ آج اِس جہان مین بندہ فانی خداوند باقی کو پہچانتا ہو
کل کو وہی شناخت نور ہوگی اور اُس عالم بقا مین بقا کے نور سے باقی کو دیکھیگا اور

فرمایا خدا کے اولیاؤں کو ہر شخص نہیں دیکھ سکتا مگر وہ شخص کہ محرم ہوتا ہے جیسے کہ تیرے
اہل کو نہیں دیکھ سکتے مگر وہ شخص کہ محرم ہوں اور مرید جسقدر پیر کی تعظیم میں مبالغہ زیادہ
کرتا ہے اسی قدر اسکو دیدار زیادہ ہوتا ہے اور فرمایا سب لوگ مچھلیاں پکڑنے دریا پر جاتے
ہیں اور یہ جوانمرد خشکی میں پکڑتے ہیں اور لوگ کھیتی خشکی پر کرتے ہیں اور یہ جماعت دریا کی
سطح پر کرتی ہے اور فرمایا ہزار مرادیں اس جہان کی ترک کرنا چاہییں تاکہ اس جہان کی ایک
مراد کو پہونچے اور ہزار شربت زہر کے پینا چاہییں تاکہ ایک شربت ذائقہ دار چکھے
اور فرمایا افسوس ہے کہ اتنے ہزار سرہنگ اور عیار اور مہتر اور سالار اور خواجہ اور بوڑھے
اور جوان غفلت کے کفن میں لپیٹ کر حسرت کی قبر میں سوئیں اور ایک بھی ان سے دین کی
سرہنگی پہنچنے سرداری کے لائق نہو اور فرمایا زندگانی اور مشاہدہ اور پاکی اور فنا اور بقا
یہ سب موت کے اندر ہیں اسلیئے کہ جب حق ظاہر ہوتا ہے سواے حق تعالی کے کوئی چیز نہیں
دکھائی دیتی اور فرمایا تلخی اور ترشی جب ہی تک ہے کہ تو خلق کے ساتھ ہے اور جہان بشریت
سے درگذرا پھر تو زندگانی خدا ہی کے ساتھ ہے اور فرمایا زندگانی کاف اور نون کے
درمیان چاہیے کہ جہان موت کا نام ہی نہیں اور فرمایا وہ شخص کہ ناز کرتا ہے اور روزہ
رکھتا ہے خلق سے نزدیک ہوتا ہے اور فرمایا معرفت سے حقیقت تک ستر ہزار درجے
ہیں اور حقیقت سے عین حقیقت سے آگاہ ہونے تک ایسے ایسے ہزار ہزار درجے ہیں
کہ ہر ایک کے طے کرنے کے لیے ایک عمر درکار ہے مثل عمر نوح علیہ السلام کے اور ایک
صفائی مثل صفائی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا دل کے تین
درجے ہیں ایک فانی ہے اور وہ فقر کا ماداگاہ ہے اور دوسرا نعمت کا ہے اور وہ توانگری کا
ماوا ہے اور تیسرا باقی ہے اور وہ حق تعالی کا ماداگاہ ہے اور فرمایا مجھے نہ تن ہے
نہ دل اور نہ زبان بس ماوان جو ہیں کا مجھے خدا ہی ہے اور فرمایا مجھے نہ دنیا ہے نہ آخرت
میرا دین اور دنیا خدا ہی ہے اور فرمایا کام کرنے والے بہت ہیں لیکن رندے نہیں ہیں

اور اگر بہ نذرے بہت ہین تو بیچارہ و نہین ہین۔ پس جوانمردی وہ ہے کہ کرے اور لیجاوے اور
سپرد کرے۔ اور فرمایا عشق ایک ایسا دریا ہے کہ خلق کو اُسمین گذر نہین ہے اور ایک ایسی
آگ ہے کہ جان کو اُس سے خبر نہین ہے اور ایک ایسی آورد برد ہے کہ بندی کے کسب و ہنر کو
وہان گذر نہین ہے اور فرمایا ہنسنے کی جاے ہے اُسپر کہ کہتا ہے کہ حق تعالی کو دلیل سے
پہچان سکتے ہین اسلیے کہ خدا کو خدا ہی سے پہچان سکتے ہین نہ کہ مخلوق سے اور فرمایا جو کہ
عاشق ہوا خدا کو پایا اور جسنے کہ خدا کو پایا اپنے کو فراموش اور گم کیا اور فرمایا جو کچھ کہ لوح محفوظ
مین ہے وہ حصہ لوح کا اور خلق کا ہے جوانمردون کا حصہ وہ نہین جو لوح محفوظ مین ہے حق تعالے
اُسنے ایک ایسی بات کہتا ہے کہ لوح مین نہین۔ اور فرمایا یہ وہ طریق نہین ہے کہ زبانی ہووے
کہ اُسپر اقرار لاوے یا بینائی ہووے کہ اُسکو دیکھے یا شناسائی ہو کہ اُسکو پہچانے یا ہمت اقدام کو
یہان راہ ہو کیونکہ یہ تمامی اُس جل شانہٗ کی ملکیت ہے اور جان اُسکے فرمان مین ہے یہان
خدا ہی خدا ہے اور بس۔ اور فرمایا ایک جماعت قرآن مجید کی تفسیر مین مشغول ہے لیکن جوانمرد
اپنی تفسیر مین مشغول ہین اور فرمایا عالم درحقیقت وہ عالم ہے کہ اپنے آپ ہی سے عالم و دانا ہو
نہ وہ کہ علم سے عالم ہو اور فرمایا اندوہ و غم کا درخت لگاؤ شاید کہ آخرت مین کھلے اور ثمر دے
اور بیٹھو اور روتے رہو شاید کہ آخرت مین اُس وقت تک پہونچو اور کہین کہ کیون روتے
تھے تو تمھارے لیے یہ سب کچھ موجود ہے اور فرمایا اندوہ و غم اس طرح ہاتھ آتا ہے کہ تیری تمامی سعی
کوشش اُسمین صرف ہو گو تو اُسکے کام مین پاک ہے اور پھر تو جبتک نظر کریگا اپنے کو پاک
نہ پائیگا اور اُس عزّ اسمہٗ کے لائق نہ سمجھیگا پس اندوہ و غم تجھے لاحق ہوگا اور فرمایا تمامی
پیغمبر اور اولیا علیہم السلام جو اس عالم مین آئے اور گئے تمامی اُسکے اندوہ مین تھے کیونکہ
چاہتے تھے کہ اُسکو جانین جو جاننے کا حق تھا اُس طرح نہ جان سکے پس اندوہ مند ہی
اور فرمایا حق تعالے کے کل نام بزرگ ہین لیکن بندے کا بزرگ تر نام نیستی ہے کیونکہ جب
بندہ نیست ہوجاتا ہے اور بشریت سے گذر جاتا ہے اور اُس سے کچھ باقی نہین رہتا اُس وقت

اُسکی ہستی بیگانگی ہو جاتی ہے لوگون نے مکر سے پوچھا آپنے فرمایا کہ حق تعالے کا لطف ہی
مکر حق تعالی اپنے اولیا سے مکر نہین کرتا اور فرمایا محبت کی غایت یہ ہی کہ اگر جہان کے تمام
دریاؤن کی شراب اُسکے حلق مین ڈالین تو بھی اُسکی پیاس کم نہو بلکہ زیادہ طلب کرے
اور حق تعالی کے غیر سے مُنھ پھیرے اور کسی کرامت پر مغرور نہووے اور فرمایا جوانمرد وہ ہے
کہ اگر حق تعالی ہزار کرامتین اُسکے ایک بھائی کو عطا کرے اور ایک کرامت اُسکو عطا فرماوے
تو وہ اپنی اُس ایک کرامت کو بھی ایثار اپنے اُس بھائی پر کردیوے لوگون نے پوچھا اے شیخ کیا
آپکو موت سے خوف ہی کہ نہین آپنے فرمایا مُردے کو موت سے خوف کہان - کیونکہ ہر وعید کہ
حق تعالی نے خلق کو موت اور قیامت اور دوزخ وغیرہ سے فرمائی ہی میرے رنج و مصیبت کے
سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتی اور ہر وعدہ کہ خلق سے آسایش اور راحت اور بہشت وغیرہ کا
کیا ہی میری امید کے مقابل کچھ بھی نہین ہے اور فرمایا اگر تمسے کہین کہ اس صحبت کی عوض
کہ ابوالحسن کے ساتھ تُمنے رکھی ہی کیا چاہتے ہو- ہر ایک نے ایک چیز بتائی- آپنے فرمایا
اگر مجھسے پوچھینگے کہ ان جوانمردون کی صحبت کے عوض تو کیا چاہتا ہی تو مین عرض
کرونگا کہ مین تو انہی سب کو چاہتا ہون - نقل ہے کہ آپنے ایک دانشمند سے
پوچھا کہ تو خدا کو دوست رکھتا ہی یا خدا تجکو- اُسنے کہا مین خدا کو دوست رکھتا ہون
آپنے فرمایا جا اُسکے گرد گھوم کیونکہ جو کوئی کہ کسیکو دوست رکھتا ہی اُسکے پیچھے پیچھے پھرتا ہی
نقل ہے کہ ایک روز آپنے اپنے شاگرد سے پوچھا کہ بہتر چیز کونسی ہی اُسنے کہا کہ مین نہین
جانتا آپنے فرمایا جو کہ ایسی بے علمی پر مرے اُسکے لیے بڑا خوف ہی اور فرمایا سب سے بہتر چیز
وہ دل ہے کہ اُسمین کچھ بدی نہو- ایک روز آپنے اپنے یارون سے فرمایا اگر تمھارا
دھاگا ٹوٹ جایا کرے تو اُسی کو دیا کرو کہ جوڑ دیوے لوگون نے پوچھا کہ فاوحی الی عبدہ
ما اوحی کے معنے کیا ہین آپنے فرمایا کہ خداے تعالے نے فرمایا اے محمد مین اُس سے
بزرگتر ہون کہ تجھسے یہ کہا کہ مجھکو پہچان - اور تو اُس سے بزرگتر ہے کہ یہ کہا

خلق کو میری طرف دعوت کر لوگون نے پوچھا کہ اسکا نام کس طرح لیوین۔ آپ نے فرمایا
کہ حق تعالےٰ کا نام بعض نے فرمانبرداری سے لیا اور بعض نے یقین سے اور بعض نے
دوستی سے اور بعض نے خوف و رجا سے کیونکہ وہ سلطان ہے لوگون نے کہا کہ حضرت جنید
ہشیار آئے اور ہشیار گئے اور حضرت شبلی مست آئے اور مست گئے آپ نے فرمایا
اگر جنید اور شبلی رحمہما اللہ سے سوال کرین کہ تم دُنیا مین کس طرح آئے اور کسطرح گئے
وہ آنے اور جانے کی نسبت کچھ نہ کہہ سکین کیونکہ اُنکو اپنے آنے اور جانے کی خبر ہی
نہین۔ اُسی وقت ایک ہاتف نے آواز دی کہ تو نے راست کہا کیونکہ جو کوئی کہ خدا سے
باخبر ہوتا ہے اُسکے غیرون سے بیخبر ہوتا ہے۔ لوگون نے پوچھا دعویٰ بد تر ہے یا گناہ۔
آپ نے فرمایا دعوےٰ عین گناہ ہے۔ لوگون نے پوچھا بندگی کیا ہے آپ نے فرمایا
عمر کو نامرادی مین بسر کرنا۔ لوگون نے پوچھا پھر ہم کیا کرین کہ بیدار رہو وین آپ نے
فرمایا کہ تم عمر کو ایسا تصور کرو کہ ایک نفس ہے اور وہ نفس بھی ایسا کہ لب و دندان مین
ہو بجا ہے۔ لوگون نے پوچھا بندگی کا نشان کیا ہی آپ نے فرمایا جہان کہ مین ہون
نشان خداوندی ہی بندگی کے نشان کا ذرا بھی پتا نہین لوگون نے پوچھا فقر کا نشان
کیا ہی آپ نے فرمایا دل کا ایسا سیاہ ہونا کہ پھر اُسپر دوسرا رنگ اپنا رنگ نہ جما سکے اور
فرمایا توکل وہ ہی کہ شیر اژدہا آتش دریا کشیدہ یہ پانچون تیرے نزدیک ایک ہون
کیونکہ عالم توحید مین سب ایک ہین چاہیئے کہ توحید مین حتی الامکان سعی و کوشش
کرے اگر راہ مین غرق بھی ہو جائے تو پروا نہین کیونکہ تو نے بجز النفع حاصل کیا ہوگا
اور فرمایا مین تمام دن بیٹھا اُسکی طرف اشارہ کیا کرتا ہون اور فرمایا جو اندیشہ کہ حق تعالےٰ
کے سوا میرے دل مین آتا ہی اُسکو دل سے مار کر دور کرتا ہون اور فرمایا مین ایسے مقام
مین ہون کہ کسی کا راز تک کہ بادشاہت مین کیون پیدا کی ہے مجھپر پوشیدہ نہین ہے
جا تم سو اس سے مطلب کیا ہو بیٹے ابو الحسن باقی نہین رہا ہے اور اپنے سے بے خبر

اور حق سے باخبر ہوا ہی میں درمیان میں نہیں ہون جب تو جو کچھ ہاتھ مین لیتا ہون
کہتا ہون خداوندا اسکو میرے تن کا عوض مت کر اور فرمایا مینے پچاس برس تک
خداوند کے ساتھ ایسے اخلاص سے صحبت رکھی کہ کسی مخلوق کو اسمین راہ نہتی جب عشا کی
نماز ادا کرچکتا نفس کو دونون پانون پر رکھے رہتا صبح تک اور صبح سے شام تک
عبادت مین کھڑا رہتا اور اس مدت مین جب بیٹھا دونون پانون پر بیٹھا نہ آلتی پالتی مارکے
یہانتک کہ ایسی شایستگی حاصل ہوئی کہ میرا ظاہر یہان خواب مین رہتا اور ابوالحسن بہشت
کی سیر کرتا اور دوزخ کا معائنہ کرتا اور دونون جہان میرے لیے ایک ہوگئی جبتک حق تعالے
کے ساتھ رہا اور فرمایا یہ پہلا طریق نیاز کا تھا بعد اُسکے خلوت اُسکے بعد اندوہ پھر دیدار
پھر بیداری اور فرمایا میرا ورد تھا کہ ظہر سے عصر تک پچاس رکعت نماز پڑھتا پھر جب
بیداری ظاہر ہوئی اُن تمام کو قضا کرنا پڑا اور فرمایا چالیس برس ہوگئے کہ مین نے
اپنے واسطے روٹی اور کھانا نہین تیار کیا مگر ہان مہمانون کے واسطے اور آپ کو اُسکے
مہمان کا طفیلی بنایا اور فرمایا اگر جہان کی ساری نعمتون کا ایک نوالہ بنا کر مہمان کے منھ
مین دیوین تو بھی ابھی مہمان کا حق باقی ہو اور اگر مشرق سے مغرب تک جاوین تاکہ ایک
مرد کی خدا کے واسطے زیارت کرین تو بھی یہ کچھ بڑا کام نہ کیا ہو اور فرمایا چالیس برس ہوگئے
کہ میرا نفس ایک گھونٹ ٹھنڈے پانی کا یا ایک گھونٹ کھٹے دہی کا مانگ رہا ہے اور مینے
اُسکو نہین دیا ہے نقل ہے کہ آپ کا دل چالیس برس سے بینگن کی آرزو کرتا تھا اور
نہ کھاتے تھے آخر کار ایک روز آپ نے اپنی والدہ صاحبہ کے بہت اصرار کرنے سے بینگن
کھایا اُسی روز آپ کے صاحبزادے کا سر کاٹ کر دہلیز پر رکھا گیا آپ نے جو دوسرے روز
یہ حادثہ دیکھا بہت بلند آواز سے فرمایا بیشک وہ ہانڈی کہ ہمنے چڑھائی ہے اُس
ہانڈی مین اس سر سے کمتر چیز نہ پکایا چاہیے پھر فرمایا دیکھو مین نے تم سے نہین کہا تھا
کہ میرا معاملہ اُسکا ایسا آسان نہین ہے اور تم کہتی تھین کہ بینگن کھالے اور فرمایا مین نے

ستر برس حق تعالی کے ساتھ اسطرح زندگی کی ہے کہ ایک دم بھی نفس کی مُراد کے موافق نہین چلا ہون۔ نقل ہے کہ شیخ سے پُوچھا کہ آپ کی مسجد اور دوسری مسجدون مین کیا فرق ہے آپ نے فرمایا اگر شریعت کی راہ سے پُوچھو تو سب برابر ہین اور اگر معرفت کی راہ سے پُوچھو تو اِس مسجد کا بیان بڑا طول طویل ہے مین نے دیکھا کہ اور مسجدون سے نور پیدا ہو کر آسمان کی طرف جاتا تھا اور اِس مسجد کا قبہ اُسکے لطف سے متجلّی ہو کر آسمان سے گذرتا تھا جس روز کہ یہ مسجد بنکر تیار ہوئی اور مین آکر اسمین بیٹھا ملائکہ آئے اور ایک سبز جھنڈا استادہ کیا کہ اُسکا سر عرش سے جا ملا اور اُسی طرح اُسے لگائے رکھتے ہین اور لگائے رکھینگے قیامت تک اور فرمایا ایک روز حق تعالی نے مجھے ندا فرمائی کہ جو بندہ کہ تیری مسجد مین آوے گا اُسکا گوشت پوست آگ پر حرام ہے اور جو بندہ کہ تیری مسجد مین دو رکعت نماز ادا کرے گا تیری زیست کی حالت مین یا بعد از مرگ تیرے قیامت کے روز عابدون مین اُٹھے گا اور فرمایا مومن کے لیے ہر جگہ مسجد ہے اور ہر روز جمعے کا روز اور ہر ماہ ماہِ رمضان یعنے جہان کہین کہ رہے خدای تعالے کے ساتھ رہے اور فرمایا اگر مین اِس دُنیا سے باہر جاؤن اور مجھپر چار سو دینار کا قرض ہو اور مدعی قیامت کے روز میرا دامن پکڑین مین اُسکو اِس سے زیادہ دوست رکھتا ہون کہ ایک سائل کو رد کرون اور اُسکی حاجت پوری نکرون اور فرمایا اگر قیامت کے روز مجھسے کہین گے تو کیا لایا مین کہونگا کہ تُو نے ایک کُتے کو دُنیا مین میرا مصاحب کیا تھا مین خود ہی اُس سے عاجز تھا اور اُسکی نگہبانی کرتا تھا تاکہ وہ مجکو اور تیرے بندون کو نکاٹے اور ایک طبیعت نجاست سے بھری تو نے مجکو دی تھی مین ساری عمر اُسی کے پاک کرنے مین مشغول رہا اور فرمایا مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ قیامت کے روز تمام خرابا تیون کے گناہ کے سبب مجھے عذاب کرین اور فرمایا لوگ کہتے ہین کہ الٰہی تین موقعون پر ہماری مدد فرمانا جانکنی کے وقت۔ قبر مین۔ اور قیامت کے روز اور مین کہتا ہون خداوندا ہر وقت مین توجہ

فریاد رس ہو اور فرمایا ایک رات مینے حق تعالےٰ کو خواب مین دیکھا مینے کہا الٰہی ساٹھ برس
ہوگئے کہ مین تیری اُمید اور محبت مین زمانہ گذار رہا ہون اور تیری شوق مین عمر کاٹ
رہا ہون حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ساٹھ برس ہوگئے کہ تو نے ہماری محبت کی طلب کی ہے تو
عجب کیا ہی ہم تو تجھے جب کہ تو ہماری صور علمیہ ہی تھا دوست رکھتے ہین اور فرمایا ایک بار اور
مینے حق تعالیٰ کو خواب مین دیکھا ارشاد فرمایا ای ابوالحسن تو چاہتا ہی کہ مین تیرا ہو جاؤن مینے کہا نہین
فرمایا اچھا یہ چاہتا ہی کہ تو میرا ہو جائے مینے کہا نہین ارشاد ہوا کہ اولین اور آخرین اِس
اشتیاق مین جل گئے کہ مین کسی کا ہو جاؤن تو نے مجھ سے یہ کیون کہا کہ نہین۔ مینے کہا
خداوندا یہ اختیار کہ تو مجھے دیا چاہتا ہے یہ تیرا کرم ہے کیونکہ تو کسی کے اختیار سے کوئی
کام نہین کرتا اور فرمایا کہ مینے حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ مجھکو جیسا کہ مین ہون دکھاوے
پس اُس جل شانہ نے مجھکو مجھے دکھایا کہ مین ایک میلے ٹاٹ کے لباس مین ہون مینے
پہلے تو خوب غور سے دیکھا پھر کہا مین یہی ہون آواز آئی کہ ہان پھر مینے کہا الٰہی وہ سب
ارادت۔ محبت۔ شوق۔ تضرع وزاری۔ کہان ہی ایک آواز آئی کہ وہ سب ہمارا ہی تو تو یہی ہے
جو ہے اور فرمایا جب مینے اُسکی ہستی کی طرف دیکھا تو مجکو اپنی ہستی سے باہر لایا پس مینے
اپنی نیستی کی طرف دیکھا میری نیستی سے بھی باہر لایا پس مین آکر اپنے اندوہ و غم کے زانو کے
پیچھے بیٹھ گیا بڑی ہی افسردہ دلی کے ساتھ اور مینے کہا کہ یہ کار میرا کار نہین ہی۔ نقل ہے
کہ جب شیخ کی وفات کا وقت نزدیک آیا آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ یہ میرا خون بھرا دل
چیرتے اور جہان کی خلق کو دکھاتے تاکہ جانتے کہ خداوند کے ساتھ بُت پرستی راست
نہ آوےگی پھر وصیت کی کہ مجھے تیس ۳۰ گز نیچے زمین مین دفن کرنا کیونکہ یہ زمین بسطام کی زمین سے
اونچی ہی بڑی بے ادبی ہوگی کہ میری قبر حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے اونچی رہے پس
ایسا ہی کیا کہ جب آپنے وفات فرمائی تو آپ کو آپ کے فرمانے کے موافق تیس ۳۰ گز نیچے زمین مین
مدفون کیا دوسرے روز بڑے زور سے ایک گونہ آجھکا اور لوگون نے ایک بہت بڑا پتھر

سفید رنگ کا آپ کے مرقد مبارک پر رکھا دیکھا اور شیر کے قدم کے نشان پائے جاتا کہ شیر آیا ہوگا
اور بعض کہتے ہیں کہ شیر کو دیکھا کہ آپ کے روضۂ مبارک کے ارد گرد پھرتا تھا اور یہ ایک عام خبر ہے
کہ شیخ رح نے فرمایا کہ جو ہاتھ میری تربت کے پتھر پر رکھکر حاجت چاہیگا روا ہوگی اور مجرب ہے۔
نقل ہے کہ بعض نے شیخ کو خواب میں دیکھکر پوچھا حق تعالی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا
آپ نے فرمایا میرا اعمال نامہ میری ہاتھ میں دیا میں نے عرض کی کہ تو مجھے نامے میں مشغول کرتا ہے
تو تو مجکو پہلے اس سے کہ میں نے عمل کیے جانتا ہے کہ مجھ سے کیا عمل میں آویگا میرا نامہ کراماً کاتبین کے
حوالے کر کہ وہ پڑھتے رہیں اور مجھے رہا کر تاکہ تیری ساتھ باتیں کرتا رہوں۔ نقل ہے کہ
محمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں بیمار تھا اور نفس آخر کے خیال سے نہایت غمگین اور
اُداس آپ تشریف لائے فرمایا کیوں اسقدر ہراساں کیوں ہو اچھے ہو جاؤگے میں نے کہا
حضرت موت کا خوف ہے آپ نے فرمایا موت سے ہرگز خوف کرنا نہ چاہیے اور دیکھو اگر میں تم سے
تیس برس پہلے بھی مر جاؤنگا تو تمھاری جانکنی کے وقت حاضر ہونگا تم مرنے سے ہرگز خوف
مت کرنا حضرت محمد بن الحسین رح کہتے ہیں میں اچھا ہو گیا۔ نقل ہے کہ جب شیخ کو وفات کیے
تیس برس ہو چکے تھے کہ محمد بن الحسین کی حالت جانکنی کی تھی کہ اُنکے صاحبزادے نے دیکھا
کہ وہ اُسی جانکنی کی حالت میں سیدھے کھڑے ہو گئے اور کہا آئیے آئیے وعلیکم السلام۔
اُنکے صاحبزادے نے پوچھا حضرت آپ کس کو دیکھتے ہیں۔ اُنھوں نے کہا بیٹا شیخ
ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وعدے کے موافق بہت مدت ہوئی کہ کیا تھا
تشریف لائے ہیں تاکہ میں موت سے نہ ڈروں اور ایک جماعت جوانمردوں کی آپ
کے ساتھ ہے یہ کہا اور جان بحق تسلیم ہوئے قدس اللہ سرہٗ حضرت ابو الحسن خرقانی
رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وفات یہ ہے

بو الحسن رح بود آنکہ خرقانی		خود شنیدم مثال اوثانی	
شد تاریخ صاحب خرقان		بو الحسن زیب جای قدس وجنان ۴۲۲ھ	

اٹھتر واں باب حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ غرق بحر دولت وہ برق ابر عزت وہ گردن شکن مدعیان وہ سرفراز متقیان وہ بر تر عالم حسی و عقلی شیخ عالم ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ شہر بغداد میں کہ جسکو مدینۃ الاسلام کہتے ہیں پیدا ہوئے اور وہیں ہوش سنبھالا۔ آپ طریقت میں بڑے دبدبے کے شخص تھے اور اہل تصوف کے امام اور معتبر مانے گئے ہیں آپ کی جاے ولادت میں اقوال مختلف بھی ہیں کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ آپ اپنے وقت میں یکتا اور حال و علم میں بے ہمتا تھے اور آپ کے نکات اور عبارات اور رموز اور اشارات ورریاضات اور کرامات احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہیں جو جو مشائخ کہ آپکے زمانے میں تھے آپ انکے دیدار و صحبت سے مشرف ہوئے تھے علوم طریقت میں یگانہ اور بے مثل تھے بہت سی حدیثیں آپ نے لکھی تھیں مالکی مذہب رکھتے تھے آپ ایک حجت تھے خلائق کے لیے کہ جو ریاضت کہ آپ نے کی ہر نوع میں اول سے آخر تک صفت میں آئی آپ مردانہ تھے اور کبھی کسی طرح کے فتور یا ضعف نے آپ کے حال میں راہ نہ پائی اور شوق کی آگ کی تیزی نے کسی چیز سے آپ کو تسکین نہونے دی آپ کی عمر شریف ستاسی برس کی ہوئی اور آپ نے تین سو چونتیس سنہ میں ماہ ذی الحجہ میں وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے تیس برس تک فقہ اور حدیث پڑھی یہانتک کہ ایک آفتاب میرے سینے سے طلوع ہوا پھر میں استادوں کے پاس گیا اور ان سے خدا کے علم کا خواہان و جویان ہوا کسی نے مجھکو کچھ نہ بتایا کیونکہ وہ خود نہ جانتے تھے بلکہ یوں کہنے لگے کہ ہر چیز کا ایک نشان ہے غیب کا کچھ نشان نہیں مجھے اس بات سے بڑا تعجب آیا اور میں نے کہا کہ آپ صاحب اندھیری رات میں ہیں اور میں صبح روشن میں پر افسوس کرتے ہیں اسکا شکریہ ادا نہ کیا اپنی ولایت چھوڑ کے سیر دکی پیش کر کے مگر گئے اور کہا میرے ساتھ جو کچھ کیا نقل ہے کہ آپ نے

جُہّال اور عوام الناس کے ہاتھ سے بڑی بڑی تکلیفیں پائیں اور ہمیشہ خلق کے شور و شر
و رد و قبول میں مبتلا رہے اور ہمیشہ لوگ آپ کے قتل پر آمادہ رہے کیونکہ آپ کی
بعض باتیں حضرت حسین بن منصور رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں کے ساتھ ملتی تھیں۔ آپکا
شروع شروع واقعہ یہ ہی کہ آپ امیر نہاوند کے تھے ایک بار بغداد سے نام کل امیروں
اور سرداروں کی طلب میں گئے چنانچہ جملہ دیگر سردار اور آپ بھی خلیفہ کے حضور میں
حاضر ہوئے خلیفہ نے سب کو خلعت دیے اور رخصت کیا شاید کہ ایک امیر کو چھینک آئی
اُسنے کہیں خلعت کی آستین اور دامن سے مُنھ اور ناک کو پاک کیا یہ خبر خلیفہ کو پہونچی
کہ ایسا کیا اُسنے حکم دیا کہ اسکا خلعت اُتار لو اور عمل سے معزول کرو چنانچہ ایسا ہی
کیا گیا حضرت شبلی رح نے جو یہ معاملہ دیکھا چونک اُٹھے اور خیال کیا کہ جو شخص کہ مخلوق کے
دیے ہوئے خلعت کے ساتھ ذراسی بے ادبی کرتا ہی تو اُسکا یہ حال ہوتا ہی کہ حکومت سے
معزول کیا جاتا ہی خلعت چھینا جاتا ہے خوار و بےعزت کیا جاتا ہی بھلا جو شخص کہ
جہان کے بادشاہ کے خلعت کے ساتھ بے ادبی کریگا اُسکا کیا حال ہوگا آپ فی الفور
خلیفہ کے حضور میں واپس گئے اور فرمایا اَیُّہَا الْاَمِیرُ تو کہ ایک مخلوق ہی اس بات کو نہیں
پسند کرتا کہ تیری خلعت کے ساتھ بے ادبی کیجائے اور ظاہر ہی کہ تیرے خلعت کی قدر بادشاہ
عالم کے خلعت کے سامنے کیا ہی پس اُسنے جو مجھے اپنی معرفت اور دوستی کا خلعت عطا فرمایا ہے
ہرگز نہ پسند کریگا کہ میں اُسکو ایک مخلوق کی خدمت میں میلا کروں بس یہ کہکر آپ باہر
تشریف لائے اور حضرت خیر نساج رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں توبہ کی ایک حالت ذوق و
شوق کی آپ پر ہویدا ہوئی حضرت خیر نساج رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت
میں بھیجا جبکہ آپ حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو پہونچے آپ نے کہا لوگوں نے
گوہر کا نشان آپکے پاس دیا ہی آپ یا تو وہ گوہر یوں ہی عطا فرمایئے یا بقیمت فروخت
کیجئے حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر میں فروخت کروں تو تو لے نہ سکیگا کیونکہ تیرے

پاس اسقدر قیمت نہیں ہے اور اگر مفت دوں تو تو اسکی قدر نہ جانے گا کیونکہ مفت پایا ہوا بیقدری سے برباد کر دیگا لیکن ہاں مردوں کی طرح سر سے قدم بنا اور آپ کو اس دریا میں ڈال تاکہ صبر اور انتظار کے بعد وہ گوہر تیرے ہاتھ آئے پھر آپ نے عرض کی حضرت فرمایئے اب میں کیا کروں حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جاؤ ایک سال کبریت فروشی کرو۔ آپ نے ایسا ہی کیا جب ایک سال پورا ہو گیا تو پھر حضرت جنیدؒ نے فرمایا جاؤ ایک سال دریوزہ گری کرو لیکن اسطرح پر کہ کسی چیز کے ساتھ مشغول نہ ہونا۔ آپ نے ایسا ہی کیا۔ آخر سال یہ حالت ہوئی کہ بغداد کے تمام بازار میں دریوزہ گری کی لیکن کسی نے آپ کو کچھ نہ دیا آپ نے یہ سب حال حضرت شیخ جنیدؒ سے عرض کیا حضرت جنیدؒ نے سُنکر فرمایا اب تمہیں قدر و قیمت جان گئی کہ خلق کے نزدیک کچھ بھی قدر و قیمت نہیں رکھتے ہو اب دیکھو دل ان میں مت لگانا اور انکو کسی چیز پر بھی فوقیت نہ دینا پھر فرمایا کہ تمنے نہاوند میں امیری اور حاکمی کی ہے جاؤ وہانکے لوگوں سے معافی چاہو آپ گئے اور ساری شہر میں پھرے اور ایک ایک گھر پر جاکر مرد عورت و بچے سب سے معافی چاہی سوا ایک شخص کے کہ وہ وہاں موجود نہ تھا آپ نے اسکے عوض ایک لاکھ درم خیرات کیے پر آپکے دل کو چین نہ پڑا بیقرار ہی رہے جب آپکے چار سال یوں گذر چکے تو حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ ابھی تم میں کچھ جاہ طلبی باقی ہے جاؤ اور ایک سال گدائی کرو پھر آپ ایک سال تک گدائی کرتے رہے اور جو کچھ کہ آپ کو ملتا آپ شیخؒ کے پاس لیجاتے شیخؒ درویشوں کو دیدیتے اور آپ کو بھوکا رکھتے جب سال ختم ہوا تو حضرت شیخؒ نے فرمایا اب میں تمکو اپنی صحبت میں رکھوں گا پر اس شرط پر کہ درویشوں کی خدمت کرنا ہو گی پھر آپ ایک سال تک درویشوں کی خدمت کرتے رہے پھر شیخؒ نے فرمایا یا ابابکر اب تیرے نفس کا مرتبہ تیرے نزدیک کتنا ہے آپ نے عرض کی کہ حضرت میں اپنے آپ کو ساری خلق سے ادنیٰ درجے کا جانتا ہوں اور دیکھتا ہوں یہ سنکر حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب تمہارا ایمان

درست ہوا۔ نقل ہے کہ آپ آغاز حال مین لفظ اللہ کے ایسے شائق اور دلدادہ تھے کہ جو
کہتا تھا اللہ آپ اُسکا مُنھ شکر سے پر کرتے تھے اور لڑکون کو شکر بانٹا کرتے تاکہ وہ کہین اللہ
پھر چند روز تک آپ کا یہ دستور ہوگیا کہ جو کہتا تھا اللہ آپ اُسکا مُنھ روپے اشرفی سے بھرتے
تھے پھر ایک ایسی غیرت آپ مین سمائی کہ ننگی تلوار لیے پھرتے کہ جو کہے گا اللہ مین اُسکا سر
کاٹ ڈالون گا لوگون نے پُوچھا حضرت آپ اس سے تو پہلے شکر اور زر دیتے تھے اب کیا ہوا
کہ ایسا فرماتے ہین کہ جو کہے گا اللہ مین اُسکا سر تن سے جُدا کرونگا آپنے فرمایا شروع مین
مینے ایسا گمان کیا تھا کہ وہ اُس جل شانہٗ کا نام حقیقت اور معرفت کی راہ سے لیتے ہین
لیکن اب معلوم ہوا کہ غفلت اور عادت سے کہتے ہین اور مین جائز نہین رکھتا ہون کہ غفلت سے اُس
عز اسمہٗ کا نام لیا جائے آپ جہان کہین نقش اللہ دیکھتے بوسہ دیتے اور تعظیم کرتے پس ایک
ہاتف نے آواز دی کہ کب تک مشغولِ اسم رہیگا اگر تو مرد طالب ہے تو قدم مسمی کے طلب مین رکھ۔
جب آپنے یہ ندا سُنی تو عشق غالب ہوا اور شوق چھا گیا آپ جا کر دجلے مین کود پڑے ایک لہر
جو آئی تو کنارے پر جا پڑے پھر آپ آگ مین کود پڑے پر نہ جلے اسیطرح آپنے بہت مُہلک
مقامون مین چاہا کہ آپ کو ہلاک کرین حق تعالی نے آپ کو بچا بچا لیا آپ کو اور بھی
زیادہ بیقراری ہوتی گئی۔ آپ باواز بلند کہتے وَيْلٌ لِّمَنْ لَا يَقْتُلُهُ الْمَاءُ وَالنَّارُ وَالسِّبَاعُ
وَالْجِبَالُ یعنے افسوس ہے اُس شخص پر کہ جسکو نہ پانی قتل کرے نہ آگ نہ درندے نہ پہاڑ
ایک ندا سُنی کہ مَنْ كَانَ مَقْتُوْلُ الْحَقِّ لَا يَقْتُلُهٗ غَيْرُهٗ۔ یعنے جو کہ مقتول حق ہے نہین قتل کر سکتا ہے
کوئی اُسکو حق کے سوا ہے۔ پھر آپ ایسے دیوانے ہوگئے کہ دس بار آپ کو زنجیرون سے باندھا
پر آپ کو کسی طرح چین نہ پڑتا تھا پھر آپ کو شفاخانے مین لے گئے اور ایک مکان مین مدت تک
قید رکھا اور سب یہ کہتے تھے کہ شبلی دیوانہ ہوگیا ہے آپ فرماتے کہ مین تمھارے نزدیک دیوانہ ہون
اور تم میرے نزدیک دیوانے ہو انشاء اللہ میری دیوانگی زیادہ ہوگی۔ نقل ہے کہ ایک روز
ایک جماعت آپ کے پاس گئی جبکہ آپ قید مین تھے آپ نے پوچھا تم کون لوگ ہو انھون نے کہا

ہم آپ کے دوست ہیں آپ نے پتھر اٹھا کر انکی طرف پھینکنا کہ سب بھاگے آپ نے فرمایا
اے جھوٹو میری دوستی کا دعویٰ کرتے ہو اور میری بلا پر صبر نہیں کر سکتے۔ نقل ہے کہ ایک
روز آپ ایک انگارا لیے تھے لوگوں نے پوچھا حضرت یہ آگ آپ ہاتھ میں کیوں لیے ہیں۔
آپ نے فرمایا جاتا ہوں کعبے کو جلا دونگا تاکہ سب لوگ صاحب کعبہ کی طرف متوجہ ہوں دوسرے
روز کیا دیکھتے ہیں کہ آپ ایک لکڑی جسکے دونوں سرے دھڑ دھڑ جل رہے تھے ہاتھ میں
لیے تھے اور کہتے تھے کہ بہشت اور دوزخ دونوں کو جلاؤں گا تاکہ سب خلق بندگی بغیر کسی
سبب کے کرے۔ نقل ہے کہ ایک بار آپ کا گذر ایک درخت کے نیچے ہوا ایک فاختہ اوس پر
بیٹھی کو کو کر رہی تھی یہ آواز جو آپ کے کان میں پہونچی بیخود ہو گئے اور کئی رات دن اوس
درخت کے نیچے ہو ہو کہا کیے لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا حال ہے آپ نے فرمایا ایک فاختہ اس
درخت پر بیٹھی کہتی ہے کو کو۔ یعنے پوچھتی ہے وہ کہاں ہے وہ کہاں ہے میں بھی اوسکی موافقت کو
کہتا ہوں ہو ہو۔ کہتے ہیں کہ جبتک آپ خاموش نہوئے فاختہ خاموش نہولی گویا اوس میں
بھی ایک شوق سما گیا تھا۔ نقل ہے کہ ایک بار لڑکوں نے پتھر جو مارے آپ کا پاؤں زخمی ہو گیا
خون بہنے لگا ہر قطرہ خون کا کہ زمین پر ٹپکتا تھا نقش اللہ کا نمود ہوتا تھا۔ نقل ہے کہ عید کے
روز آپ سیاہ لباس پہنے وجد و حال میں تھے لوگوں نے پوچھا حضرت عید کے روز آپ نے
سیاہ لباس کیوں پہنا ہے آپ نے فرمایا خلق کی مصیبت پر کہ خدا سے غافل ہے۔ کہتے ہیں کہ ابتدا
میں آپ سیاہ لباس پہنتے تھے جبکہ توبہ کی مرقع پہنا آپ عید کے دن اوس سیاہ لباس سے
فرماتے تھے کہ سیاہی نے سیاہی میں ہمکو اس حال پر پہونچایا پس ہم دریاں میں غرق ہو گئے
نقل ہے کہ آپ شروع میں مجاہدہ کی حالت میں نمک آنکھوں میں ڈالا کرتے تاکہ آپ کو نیند
نہ آوے کہتے ہیں کہ ساٹھ من نمک تھوڑا تھوڑا کر کے آنکھ میں ڈالا تھا اور آپ نے فرمایا کہ
حق تعالےٰ نے مجھپر تجلی کر کے ارشاد کیا کہ جو سوئے غافل ہے اور غافل مجھوب ہے۔ نقل ہے
کہ ایک روز آپ ایک چھٹی لیے تھے اور اوس سے اپنی ابرو کا گوشت نوچتے تھے حضرت جنید

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ کیا کرتے ہو آپنے عرض کیا کہ حقیقت ظاہر ہوئی ہو اور مین اُسکی طاقت نہین رکھتا ہون اسلیے یہ کام کرتا ہون کہ شاید ایک دم مجھے امن دیوین۔ نقل ہے کہ آپ آغاز حال مین زار زار رُویا کرتے اور آہین بھرا کرتے حضرت شیخ جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حق تعالےٰ کی درگاہ سے ایک امانت بطور ودیعت کے شبلی کو دی گئی تھی چاہا کہ اُسمین خیانت کرے اُسکو آہ وزاری مین مُبتلا کیا ہو کیونکہ شبلی عین اللہ ہے درمیان خلق کے۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت جُنید رح کے مُرید حضرت جُنید رح کے آگے حضرت شبلی رح کی موجودگی مین حضرت شبلی رح کی مدح کرتے تھے کہ صدق اور شوق اور عالی ہمتی مین اُس کے مثل کوئی نہین ہے حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے غلطی کی ہو وہ مردود اور خدا سے دُور ہے۔ پھر حضرت جُنید رح نے فرمایا کہ شبلی کو یہان سے نکال دو جب شبلی رح باہر گئے حضرت جُنید رح نے مُریدون سے فرمایا کہ اس مدح سے کہ تمنے شبلی کی کی یہ میرا کانا سُو درجے بڑھکر کے ہے تم اُس مدح سے اُسکو ہلاک کیا چاہتے تھے گویا کہ تمھاری مدح اُسکے واسطے مدح نہ تھی بلکہ ایک تلوار تھی کہ تمنے اُسپر کھینچی تھی کہ جس سے اُسکا نفس سرکش بن جاتا اور وہ ہلاک ہوجاتا مینے ایک ڈھال اُسکے آگے کی تاکہ ہلاک نہووے۔ نقل ہے کہ ایک تہ خانہ تھا آپ اُس مین جاتے اور ایک چھڑی کا گٹھا اپنے ہمراہ لیجاتے جسوقت کہ ذرا بھی غفلت اپنے دل مین پاتے ایک چھڑی اُس گٹھے سے نکالکر اپنے آپ کو مارتے بہت بار ایسا ہوتا کہ سب کی سب چھڑیان ٹوٹ جاتین پھر آپ ہاتھ پانُون دیوار پر دے دے مارتے۔ نقل ہے کہ ایک بار آپ خلوت مین تھے کسی شخص نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا آپنے پُوچھا کون ہو آسنے کہا ابوبکر آپ نے فرمایا اگر ابوبکر صدیق رضے اللہ عنہ بھی ہون تو بھی مین دروازہ نہ کھولونگا اور اندر آنے نہ دونگا جایئے تشریف لیجایئے زیادہ تکلیف نہ اُٹھایئے آپ کا مجھہ پر بڑا احسان ہوگا اور فرمایا عمر گذر گئی کہ چاہتا ہون کہ حق تعالیٰ کے ساتھہ ایسی خلوت مجکو نصیب ہو کہ شبلی درمیان مین نہو

اور فرمایا چالیس برس سے آرزو یہ ہے کہ ایک دم خدا کو جانون اور اُسکو پہچانون اور
فرمایا میرا آئینہ گاہ عجز و نیاز ہے اور فرمایا میرا لاٹھی پکڑ کے چلنے والا انحصار ہی اور فرمایا کیا اچھا
ہوتا کہ مین پہاڑ مین چھپا ہوتا تاکہ لوگ مجھکو نہ دیکھنے پاتے اور فرمایا میری خواری جہودون کی
خواری سے بدتر ہی اور فرمایا اگر کارکنان مین کوئی بدی پاوین وہ شبلی کے گناہ سے ہے۔
اور فرمایا مین چار بلاؤن مین مبتلا ہوا ہون نفس۔ دنیا۔ ہوا۔ شیطان۔ اور فرمایا مجھپر تین
مصیبتین پڑی ہین ایک یہ کہ حق میرے دل سے دور ہو دوسرے یہ کہ باطل حق کی جگہ آکر
بیٹھا ہے تیسرے یہ کہ ایسا نفس کافر رکھتا ہون کہ اُس مصیبت کے علاج کرنے سے فارغ ہی اور
اُسکو اس درد کے دوا کرنے کا ذرا بھی خیال نہین ہے۔ اور فرمایا خداوندا دُنیا اور آخرت
دونون کو مجھے بخش تاکہ مین دُنیا کا ایک نوالہ بنا کر ایک جہودی کے مُنھ مین رکھدون
تاکہ وہ دونون پردے خلق کے آگے سے اُٹھ جائین اور مقصود تک پہونچے اور فرمایا دل
دُنیا اور آخرت سے بہتر ہے کیونکہ دُنیا محنت کا گھر ہے اور آخرت نعمت کا گھر ہے اور دل
معرفت کا محل ہے اور فرمایا اگر مین بادشاہ کی خدمت نہ کیے ہوتا تو مشائخ کی خدمت
نکر سکتا۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ نیا لباس پہنے تھے ایک بارگی آپنے اُسکو اُتار کر آگ
مین رکھدیا جل گیا لوگون نے آپسے کہا کہ مال کا ضائع کرنا شریعت مین روا نہین ہے
آپنے فرمایا حق تعالیٰ نے ارشاد کیا ہی انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم
یعنی جس چیز پر کہ تیرا دل مائل ہے اُس چیز کو تیرے ساتھ آگ مین جلاؤن گا اُسوقت
میرا دل اس جامے پر مائل ہوا ایک غیرت آئی اُسکو جلا دیا۔ نقل ہے کہ آپ ایک روز
بازار گئے اور ایک کہنہ مرقع ڈیڑھ دانگ کو خریدا اور ایک ٹوپی آدھے دانگ کو خریدی
پھر ان دونو کو بیچکر آواز لگانے لگے کون ہے کہ ایک صوفی کو دو دانگ کی عوض مول لے
نقل ہے کہ جب آپ کے احوال نے قوت پکڑی آپ لوگون کے سامنے وعظ فرمانے لگے
اور عوام الناس کے رو برو حقیقت بیان کرنے لگے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو

ملامت کی کہ تمنے اِن باتون کو تہ خانون مین پوشیدہ رکھا ہو تم ایسے آئے کہ عوام الناس کے
آگے منبرون پر چڑھ چڑھ کر کہنے لگے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مین ہی کہتا ہون
اور خود مین ہی سنتا ہون اور میرے سوا دونون جہان مین کون ہو۔ اسلیے کہ یہ بات
کہ مین حق سے کہتا ہون حق ہی کی طرف جاتی ہو اور شبلی درمیان مین نہین حضرت جنید
نے فرمایا ای شبلی اگر یون ہو تو تجکو سزاوار ہے اور فرمایا جسکا دل کہ دُنیا اور آخرت مین
لگا ہوا اسکو ہماری مجلس مین بیٹھنا حرام ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ نے مجلس کے
درمیان بہت بار اللہ اللہ کہا ایک دُرویش نے کہا کسواسطے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ نہین کہتے
آپ نے ایک نعرہ مار کر کہا مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ مینے لا ہی کہا ہو اور میرا نفس
بند ہوگیا ہو اور اِسی گھبراہٹ مین گذر جاؤن اِس بات نے اُس دُرویش مین ایسا اثر کیا
کہ کانپ اُٹھا اور جان بحق ہوا اُس دُرویش کے رشتہ دار آئے اور شیخ کو دارالعدالت مین
لے گئے آپ اپنے وجد کے غلبون مین ایک مست کی طرح چلے جاتے تھے جب عدالت
مین پہونچے تو اُن لوگون نے آپ پر اُس جوان کے خون کا دعویٰ کیا۔ خلیفہ نے
شیخ رح سے فرمایا۔ تم کیا کہتے ہو۔ آپ نے فرمایا ایک جان تھی عشق کی آگ کے شعلے
سے انتظار بقای جلالِ حق تعالیٰ مین بالکل جلی ہوئی اور تمامی علائق سے جُدا
ہوئی ہوئی اور صفات اور آفاتِ نفسانی سے فانی ہوئی ہوئی اور طاقت سے
بے طاقت بنی ہوئی اور صبر سے بے صبر ہوئی ہوئی۔ درگاہ کے متقاضی اُسکے باطن
اور سینے پر چھائے ہوئے۔ اِس بات کے سُننے سے ایک کوندا جمال مشاہدہ کا اُسکی
جان پر چمکا اُسکی سوختہ جان مُرغ کی طرح اُسکے قالب سے اُڑ گئی شبلی کا اِس درمیان مین
کیا جُرم اور کیا گناہ خلیفہ نے حکم دیا کہ جلدی شبلی رح کو واپس لیجاؤ کیونکہ اُسکی بات سے
ایک ایسی صفت اور حالت میرے دل پر ظاہر ہوئی ہے کہ خوف ہو کہ بیہوش ہوجاؤن
نقل ہے کہ جو شخص آپ کے آگے توبہ کرتا اور سلوک طریقت کا طلب کرتا آپ اُس سے

فرماتے کہ جنگل میں جا اور توکل کر اور تجرید کے ساتھ خانۂ کعبہ کا حج کر کے آ تب تو کہین
میری صحبت کے قابل ہوگا اور آپ بغیر توشہ اور سواری کے اسکو جنگل کی طرف اپنے
یارون کے ہمراہ روانہ فرماتے لوگون نے آپ سے کہا حضرت آپ یہ خلق کے ہلاک
کرنے کی تدبیر کرتے ہین آپ نے فرمایا نہین۔ کیونکہ اُنکے آنے کا مطلب میرے پاس
یہی ہوتا ہی کہ خداشناسی حاصل ہو نہ یہ کہ میری مصاحبت۔ اور اگر کہین اُنکی مراد میری
مصاحبت ہو تو تو یہ عین بت پرستی ہی بلکہ اُنکے واسطے اس سے وہی حال کہ جسمین وہ
ہین افضل و اعلی ہے۔ کیونکہ موحد فاسق بہتر ہے رہبان زاہد سے بہرحال انکا مقصود
میرے پاس آنے سے یہی ہوتا ہی کہ حق کو پائین اب اگر راہ مین ہلاک بھی ہونگے تو بھی
اپنے مقصد سے محروم نہ رہین گے اور اگر مصیبتین جھیل کر واپس آئینگے تو اُن سفر کی
تکالیف نے اُنکو ایسا راست بنایا ہوگا کہ یہان اگر وہ دس برس مجاہدہ کرتے تو بھی ایسے
راست نہوتے۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب مین بازار مین گذرتا ہون اکثر خلق کی
پیشانی پر سعید اور شقی لکھا دیکھتا ہون کبھی کبھی آپ نعرہ مارتے اور فرماتے آہ افلاس
آہ افلاس آہ افلاس۔ لوگون نے پوچھا افلاس کس سبب سے آپ فرماتے مِن مُجالسۃِ النّاسِ
ومِن استیناسِ النّاسِ ومِن مُخالطۃِ النّاسِ ومُحادثتِھم ومُعاونتِھم یعنے خلق کے ساتھ
ہمنشینی افلاس ہے خلق کے ساتھ اُنس رکھنا افلاس ہی خلق کے ساتھ میل جول رکھنا افلاس
ہے خلق کے ساتھ بات چیت کرنا افلاس ہے خلق کی خدمت کرنا افلاس ہی۔ نقل ہے
کہ ایک روز آپ نے ایک دولتمند دنیا دارون کی جماعت کو دیکھا کہ عیش و تماشے مین
مشغول تھی آپ نے ایک نعرہ مارا پھر فرمایا افسوس ہی ان دلون سے کہ غافل و بیخبر ہین
خداوند تعالے کے ذکر سے اسی لیے انکو مردار اور دنیا کی پلیدی کا فریفتہ بنایا ہے
نقل ہے کہ ایک روز لوگ ایک جنازہ لیے جاتے تھے ایک شخص پیچھے پیچھے یہ کہتا ہوا
آہ من فراق الولد۔ چلا جاتا تھا حضرت شبلی نے جو یہ سنا تو اپنے سر اور رو پر طمانچے

بار بار کہنے لگے۔ آہ من فراق الاحبہ۔ اور فرمایا کہ ابلیس میرے پاس آیا اور کہا خبردار تجھے تیرے اوقات کی صفائی مغرور نہ بنا دے کیونکہ اُسکے نیچے آفتوں کی تاریکیاں ہین نقل ہے کہ ایک بار ایک گیلی لکڑی آگ مین آپ کے آگے جلتی تھی کہیں اُس لکڑی کے دوسرے سرے سے کچھ تری ظاہر ہوئی جیسے کہ گیلی لکڑی کے جلنے کے وقت اکثر ظاہر ہوا کرتی ہے آپنے اپنے مریدوں سے مخاطب ہوکر فرمایا اے مدعیو اگر تم سچ کہتے ہو کہ ہمارے دل شوق کی آگ سے پُر ہین تو کیا وجہ ہے کہ تمھاری آنکھوں سے آنسو نہین بہتے ہین۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ بیخودی کی حالت مین حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور حضرت جُنیدؒ کی دستار مبارک کو پریشان کیا لوگون نے کہا یہ کیا کیا آپ نے فرمایا مجھے خوب اور بھلی نظر آئی اسلیے مینے اُسکو پراگندہ کیا کہ میری نظر مین پسندیدہ نہ معلوم ہو۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ بیخودی کے عالم مین حضرت شیخ جُنید رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر گئے حضرت جُنیدؒ کی بی بی صاحبہ اپنے سر مین کنگھی کر رہی تھین چاہا کہ پردے مین ہو وین حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سر کھلی بیٹھی ہو جانے کی حاجت نہین کیونکہ اس جماعت کے مست بہشت و دوزخ سے بیخبر ہوتے ہین حضرت شبلیؒ گھر مین چلے آئے اور باتین کرنے لگے پھر خود بخود رونے لگے اُسوقت حضرت جُنیدؒ نے بی بی صاحبہ سے فرمایا کہ اب پردے مین ہو جاؤ کیونکہ اب اُسکو پھر اُسکی اصلی حالت مین لا رہے ہین۔ نقل ہے کہ ایک بار حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ من طلب وجد یعنے جسنے تلاش کیا پایا حضرت شبلیؒ نے فرمایا لا بل من وجد طلب یعنے یون نہین بلکہ یون کہو جسنے پایا اُسنے طلب کیا۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا دیکھا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی پر بوسہ دیا حضرت جُنید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ تمھارا عمل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ مین نماز مغرب کی سنت کے

دو رکعت نماز ادا کرتا ہوں اور یہ آیت پڑھتا ہوں لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ الخ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ مرتبہ تم نے اسی کی بدولت پایا۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ نے وضو کرکے ارادہ مسجد کا کیا ندا آئی کہ ایسا وضو اور پھر یہ گستاخی کہ ہمارے گھر میں جایا چاہتا ہے آپ لوٹے ندا آئی کہ تو ہماری درگاہ سے لوٹا جاتا ہے کہاں جائے گا۔ آپ نے ایک نعرہ مارا ندا آئی کہ ہمیں طعنہ مارتا ہے۔ آپ ایک جگہ میں چپ چاپ کھڑے ہو گئے۔ ندا آئی کہ صبر و تحمل کا دعویٰ کرتا ہے آپ نے فرمایا اَلْمُسْتَغَاثُ بِكَ مِنْكَ یعنے میری فریاد تجھ سے تجھی سے ہے۔ نقل ہے کہ ایک درویش تھکا ہارا مفلس بیچارہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہا کہ دین کی وفاداری کے حق کا واسطہ میری فریاد رسی کرو اور بتاؤ کہ میں کیا تدبیر کروں کہ نہایت ہی مجبور و تنگ ہوں۔ اب میں کیا کروں مایوس ہو کر راہ سے لوٹ جاؤں آپ نے فرمایا اے درویش کافری کے دروازے کی کنڈی کھٹکھٹاتا ہے تو نے نہیں سنا کہ فرماتا ہے لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ۔ یعنی خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ اس درویش نے کہا بس اب میں بےفکر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا ہاں میں حضرت جل شانہٗ کو آزماتا ہے تو نے نہیں سنا فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ہ اس درویش نے کہا پھر آپ ہی بتائیے کہ کیا تدبیر کروں۔ آپ نے فرمایا جا حضرت عزاسمہٗ کے آستانے پر سر دھرے پڑا رہ یہاں تک کہ تیری جان نکل جاوے شاید کہ تجھے کشائش کی ندا ہو کہ مَنْ عَلَى الْبَابِ یعنی ہمارے دروازے پر کون ہے۔ نقل ہے کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار حضرت ابوالحسن حضری رحمۃ اللہ علیہ کو اجازت دی کہ ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک آپ کے پاس رہیں پھر آپ نے اُن سے فرمایا کہ دیکھو اس جمعے سے دوسرے جمعے تک کہ تم میرے پاس رہو اگر حق تعالےٰ کے سوا دوسرے کا خیال تمہارے دل میں گذرے تو تم کو میری صحبت میں بیٹھنا حرام ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ

مریدوں کے ساتھ ایک جنگل میں جا رہے تھے ایک کھوپڑی دیکھی اس پر لکھا تھا خسر الدنیا
والآخرۃ۔ آپ نے ایک نعرہ مارا اور فرمایا کہ یہ سر کسی نبی یا ولی کا ہو۔ پوچھا آپ کس
طرح سے کہتے ہیں آپ نے فرمایا اسمیں ایک راز ہو جب تک کہ اس جل شانہٗ کی راہ میں دنیا
اور آخرت کو برباد نہ کروگے اس تک نہ پہونچوگے۔ نقل ہے کہ ایکبار آپ بیمار پڑے
طبیب نے آپ سے کہا پرہیز کیجیے آپ نے فرمایا کس چیز سے پرہیز کروں اس چیز سے کہ میری
روزی نہیں ہو یا اس چیز سے کہ میری روزی ہو جو چیز کہ میری روزی ہو اس سے تو ظاہر ہے
کہ پرہیز نہیں کرسکتا کیونکہ وہ تو قسمت میں لکھی ہے ضرور ہی پہونچے گی اور اگر جو تقدیر
میں نہیں ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیے تو ظاہر ہے کہ وہ خود نہ پہونچے گی۔ نقل ہے
کہ ایک روز راہ میں فقاعی آواز لگا رہا تھا کہ لم یبق الا واحد یعنے سوا ہو ایک پیالی
کے اور نہیں ہے یہی ایک پیالی باقی رہ گئی ہو۔ آپ نے یہ سنکر ایک نعرہ مارا اور فرمایا
ہاں نہیں بچی الا واحد یعنے آگاہ ہو کہ صرف ایک ہی باقی رہ گیا ہو۔ نقل ہے کہ ایک روز
آپ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی۔ پانچ تکبیریں کہیں۔ لوگوں نے کہا کیا آپ نے نیا
مذہب ایجاد کیا کہ یہ پانچ تکبیریں کہیں آپ نے فرمایا چار تکبیریں مردہ پر تھیں اور
ایک تکبیر جہان اور اہل جہان پر۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ کئی روز تک آپ غائب
رہے ڈھونڈھتے پھرے پتا نہ پایا آخر کار ہیجڑا محال میں آپ کو پایا پوچھا کہ حضرت
بھلا یہ جگہ آپ کے لائق ہو آپ نے فرمایا بیشک یہ جگہ میرے قابل ہے کیونکہ جیسے کہ یہ
مخنث دنیا میں نہ مرد ہی ہیں نہ عورت ایسے ہی میں بھی اس دنیا میں نہ مرد ہوں
نہ عورت بس تم ہی بتاؤ کہ میرے لیے اس سے اچھی جگہ اور کہاں ہو سکتی ہو۔ نقل ہے
کہ ایک روز آپ نے لڑکوں کو دیکھا کہ ایک اخروٹ پر باہم جھگڑ رہے ہیں آپ نے فرمایا
بھائی ذرا صبر کرو تاکہ میں اس اخروٹ کو تم دونوں کو بانٹ دوں جب آپ نے اسکو توڑا
اتفاق سے کھوکھلا نکلا ایک آواز سنی کہ اگر حصے بانٹنے والے بنے ہو تو آپ حصہ بانٹو

کو اندر سے محجوب جانتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا تمام جہان کی خلق سے کوئی جماعت کم حوصلہ
زیادہ رافضی اور خارجی سے نہین کیونکہ دوسرون نے کہ خلاف کیا اپنے حق مین کیا
اور باتین انکے بارے مین کہین اور یہ دونون جماعتین تو اپنا وقت خلق کی طرفداری مین
برباد کر رہی ہین اور فرمایا کہ ایک عمر ہو گئی کہ مین چاہتا ہون کہ حسبی اللہ کہون لیکن
جب کہنا چاہتا ہون میرے دل مین گذرتا ہے کہ کیون جھوٹ بکتا ہے چپ رہ جاتا ہون۔
نقل ہے کہ آپ بہت نمک آنکھون مین ڈالا کرتے تھے لوگون نے کہا شاید آپ کو
آنکھین درکار نہین ہین آپ نے فرمایا کیا ہوگا لوگون نے کہا اندھے ہو جاؤ گے۔
آپ نے فرمایا کچھ پرواہ نہین جس چیز کا کہ میرا دل مشتاق بینا ہے وہ ان آنکھون
سے پوشیدہ ہے۔ نقل ہے کہ لوگون نے آپ سے کہا کہ کیا سبب ہے کہ ہم
ہمیشہ آپ کو بےچین پاتے ہین ظاہر ہے کہ یا تو وہ آپ کے ساتھ نہین ہے
یا آپ اسکے ساتھ نہین ہین آپ نے فرمایا اگر مین اسکے ساتھ ہوتا تو مین مین
ہوتا لیکن مین محو ہون اس چیز مین کہ وہ ہے اور فرمایا مین بہت بار خیال کیا
کرتا تھا کہ مین حق تعالے کی محبت مین طرب و خوشی کرتا ہون اور اسکے مشاہدے
کے ساتھ انس پکڑتا ہون اب مین جان گیا کہ لذت و انس تو ہم جنس کے ساتھ
ہوا کرتا ہے اور فرمایا بڑی عجب بات یہ ہے کہ کوئی حق تعالے کو پہچانے پھر اسکو
آزردہ کرے اور فرمایا مرید کا کام اسوقت تمام ہوتا ہے کہ اسکا حال سفر اور حضر
مین یکسان ہو اور حاضر اور غائب اسکو ایک ہووے۔ نقل ہے کہ حضرت شبلی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ابو تراب جنگل مین بھوکے رہے تمامی جنگل طعام ہوا آپ نے
فرمایا یہ رفقی تھا اگر محل تحقیق مین ہوتا کہتا۔ انی اظل عند ربی فہو یطعمنی و
یسقینی۔ حضرت ابو العباس دامغانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھے شیخ نے وصیت کی
کہ تو تنہائی اختیار کر اور اپنا نام اس قوم کے دفتر سے باہر کر اور منہ طرف

دیوار کے کہ اسوقت تک گر نہ پڑے۔ نقل ہے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا
کہ تم حق تعالیٰ کو کس طرح یاد کرتے ہو جبکہ اُسکے یاد کرنے کی صدق اور ماہیت تم کو
حاصل نہیں ہے آپ نے کہا کہ میں مجاز سے اُسکو اسقدر یاد کرتا ہوں کہ وہ مجکو حقیقت
سے ایک بار یاد کرتا ہے حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نعرہ مارا اور بیہوش
ہوگئے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا رہنے دو کیونکہ اس درگاہ پر کبھی خلعت ہے اور
کبھی تازیانہ۔ نقل ہے کسی نے شیخ سے کہا کہ دُنیا شغل و اشتغال کے واسطے ہے اور
آخرت احوال کے واسطے پس راحت کب ہوگی آپ نے فرمایا کہ دُنیا کے اشغال سے دست بردار
ہوجاؤ تاکہ آخرت کے احوال سے نجات پاؤ۔ نقل ہے کہ لوگوں نے کہا کہ آپ ہمارے
سامنے توحید مجرد کا بیان زبان حق منفرد میں بیان فرمائیں آپ نے فرمایا افسوس ہے اُسپر
کہ توحید سے خبر دیوے عبارت میں اُسکو ملحد کہنا چاہیے۔ اور جو کہ اشارہ کرے اُسکی طرف
اُسکو ثنوی کہنا چاہیے۔ اور جو کہ ایما کرے اُسکی طرف اُسکو بت پرست کہنا چاہیے
اور جو کہ اُسکے باب میں کلام کرے اُسکو غافل کہنا چاہیے اور جو کہ اس سے خاموش
ہورہے اُسکو جاہل کہنا چاہیے اور جو کہ ایسا گمان کرتا ہے کہ اُس تک پہنچ گیا اور
اُسنے اُسکو پالیا اُسکو ناکام و نامراد کہنا چاہیے اور جو کہ اُسکی نزدیکی کا اشارہ کرتا ہے
اُسکو دور سمجھنا چاہیے اور جو کہ اپنے وجد و حال کا اظہار کرتا ہے اُسکو گمراہ خیال کرنا چاہیے
اور فرمایا یاد رکھو کہ جو کچھ کہ وہم سے دریافت کریں اور عقل سے جانیں وہ تمامی بیکار و
بے سود ہے اور محدث و مصنوع ہے مثل تمھارے بے فائدہ ہے اسلیے خدا تو وہی ہے کہ عقل و وہم
و خیال و قیاس و گمان میں نہ آوے اور فرمایا تصوف وہ ہے کہ ایسا رہے جیسا کہ اُسوقت
تھا کہ وجود میں نہیں آیا تھا۔ اور فرمایا تصوف شرک ہے کیونکہ تصوف دل کی نگہبانی
ہے غیر سے اور غیر نہیں ہے اور فنا ناسوتی ہے اور ظہور لاہوتی ہے۔ اور فرمایا
تصوف نگاہ رکھنا قوتوں کے لیے حواس کا ہے اور نگاہ رکھنا انفاس کا اور فرمایا صوفی

اسوقت صوفی ہوتا ہے کہ تمامی خلق کو اپنی عیال دیکھے یعنی سب کا بار بردار رہے اور
فرمایا صوفی وہ ہے کہ خلق سے منقطع ہو اور حق سے متصل جیسا کہ موسی علیہ السلام کو خلق
سے منقطع کیا واصطنعتک لنفسی یعنی مینے تجکو اپنی واسطے چن لیا۔ اور اپنے ساتھ انکو پیوند
دیا کہ لن ترانی اور یہ محل تحیر ہے اور فرمایا صوفی اطفال ہین حق تعالی کے لطف کی
کنار و گود مین اور فرمایا تصوف اپنے آپکو ہستی کے دیکھنے سے باز رکھنا ہے اور
فرمایا تصوف ایک سوزندہ برق ہے اور فرمایا تصوف حق تعالی کی درگاہ مین
بیغم بیٹھنا ہے اور فرمایا حق تعالے نے داود علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ میرا ذکر خاص
ذاکرون کے لیے ہے اور میری بہشت خاص مطیعون کے واسطے اور میری زیارت خاص
مشتاقون کے واسطے اور میری محبت خاص محبون کے واسطے اور فرمایا محب ایک دہشت ہے
ایک لذت مین اور ایک حیرت ہے نعمت مین اور فرمایا محبت رشک لیجاتا ہی اسلیے کہ تجھ ایسا
ایک کیا لائق اسکے ہے کہ اسکو دوست رکھے اور فرمایا محبت یہ ہے کہ جس چیز کو کہ تو
دوست رکھتا ہے محبوب کے لیے خرچ کرے اور فرمایا جو کہ محبت کا دعوے کرتا ہے اور پھر
محبوب کے سوا اور چیز کو طلب کرتا ہے وہ محبوب کے ساتھ مسخری کرتا ہی اور فرمایا ہیبت
دلون کو گلانے والی ہی اور محبت کی آگ جانون کو گھلانے والی ہی اور شوق نفسون
کو گلانے والا ہے۔ اور فرمایا جسکے نزدیک کہ توحید صورت نہین باندھتی ہرگز
توحید کی بو تک نہ سونگھے گا اور فرمایا توحید حجاب موحد کا ہے جمال احدیت
سے اور فرمایا اے سبب کے توحید تجھ سے درست نہین آئی کہ تو اسکو اپنی طرف
طلب کر رہا ہے اور فرمایا معرفت کی تین قسمین ہین ایک معرفت حق تعالے کی
اور وہ محتاج ہے ذکر کی۔ دوسری معرفت نفس کی اور وہ محتاج ہے فرائض کے
ادا کرنے کی اور تیسری معرفت باطن کی اور وہ محتاج ہے اسکے احکام اور قضا پر
رضا رہنے کی اور فرمایا جب حق تعالے چاہتا ہے کہ بلا کو عذاب کرے اسکو عارف کے

دل میں لاتا ہے اور فرمایا عارف وہ ہے کہ کبھی تو ایک مچھر کی تاب نہ لاسکے اور کبھی ساتوں آسمانوں اور زمینوں کو ایک پلک کی نوک پر اُٹھا لیوے لوگوں نے کہا حضرت آپ کبھی ایسا فرماتے ہیں اور کبھی ویسا۔ اسکا سبب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہم کبھی باخود رہتے ہیں اور کبھی بیخود۔ اور فرمایا عارف کو نشان نہیں اور محب کو گلہ نہیں اور بندے کو دعوی نہیں اور ترسندہ کو قرار نہیں اور کسیکو حق تعالی سے گریز نہیں۔ اور فرمایا خدا کی معرفت کو اوّل ہے اور اسکی کوئی انتہا نہیں اور فرمایا کسی نے حق تعالےٰ کو نہیں پہچانا ہے کیونکہ اگر اسکو پہچانتا اُسکے غیر کے ساتھ مشغول ہوتا۔ اور فرمایا عارف وہ ہے کہ دُنیا کی ازار بنائے اور آخرت کی چادر پھر دونوں سے مجرّد ہووے اور حق تعالی کے ساتھ منفرد اور فرمایا عارف سواے حق تعالی کے بینا اور گویا نہیں ہوتا اور اپنے نفس کا اُسکے سوا کوئی محافظ نہیں دیکھتا اور اُس کے غیر سے بات نہیں سُنتا اور فرمایا عارف کا وقت مثل زمانۂ بہار کے ہے گرج گرجتی ہے ابر برستا ہے کوندا چمکتا ہے ہوا چلتی ہے گل وپھول کھلتے ہیں بلبل چہچہاتے ہیں۔ ہو بہو حال عارف کا ایسا ہی ہے آنکھ روتی ہے لب ہنستے ہیں دل جلتا ہے سر ہلتا ہے ہمیشہ نام دوست کا کہتا ہے اور اُسکے دروازے پر چکّر کھاتا ہے اور فرمایا دعوت تین ہیں۔ دعوت علم۔ دعوت معرفت۔ دعوت معاینہ۔ اور فرمایا علم ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی ذات سے اپنے نفس کو جانے اور فرمایا عبارت زبان علم ہے اور اشارت زبان معرفت اور فرمایا علم الیقین وہ ہے کہ ہمکو پیغمبروں کی زبان مبارک سے پہونچا ہے اور عین الیقین وہ ہے کہ بواسطہ قلوب کے اسرار میں ہدایت کے نور سے پہونچے اور حق الیقین وہ ہے کہ اس عالم میں اُسکی طرف راہ نہیں ہے اور فرمایا ہمت خدا کا طلب کرنا ہے جو اُسکے سوا ہے وہ ہمت نہیں ہے اور فرمایا صاحب ہمت کسی چیز پر مائل نہیں ہوتا لیکن صاحب ارادہ جھٹ مائل ہوجاتا ہے

اور فرمایا فقر وہ ہے کہ خدائے تعالیٰ اسکے سوا کسی چیز سے مستغنی نہووے اور فرمایا
درویشون کے چار سو درجے ہین سب سے ادنی درجہ یہ ہے کہ اگر ساری دنیا اسکی ہوجاوے
اور تمام لوگ اسکو کھاوین پیوین پس اسکے دل مین آوے کہ کیا اچھا ہوتا کہ مین ایک
روز کا کھانا اُٹھا رکھتا اسکا فقر حقیقی نہووے اور فرمایا جمعیت کُلی کو حقیقت کہتے ہین
اور وہ فردانیت کی ایک صفت ہے اور فرمایا شریعت یہ ہے کہ تو اُسکی عبادت کرے
اور طریقت یہ ہے کہ تو اُسکو طلب کرے اور حقیقت یہ ہے کہ تو اسکو دیکھے اور فرمایا
مذکور کے مشاہدے مین اسکے ذکر کو بھولنا ایک فاضلترین ذکر ہے اور فرمایا حق تعالیٰ
کے ساتھ بیٹھنا بغیر علم کے اور کلام کے ہے اور فرمایا صابر اہل درگاہ سے ہو اور راضی
اہل پیشگاہ سے اور مفوض اہل البیت سے اور فرمایا یہ بات اُس مرغ کے مانند ہے
کہ پنجرے مین ہو ہر طرف سے نکلنا چاہے پر نکل نہ سکے اور فرمایا زہد غفلت ہے کیونکہ
دنیا ناچیز ہے ناچیز مین زہد کرنا غفلت ہووے اور فرمایا زاہد وہ ہے کہ دنیا کو فراموش کرے
اور آخرت کو یاد نہ لاوے اور فرمایا جو کچھ مقدر مین ہے ضرور پہونچے گا اور جو کچھ مقدر
مین نہین کتنی ہی محنت و مشقت پیش پہونچاؤ ہرگز نہ ملے گا پس زہد کس چیز پر ہے
اور فرمایا زہد یہ ہے کہ خالق اشیا کی طرف اشیا سے دل کو پھیرے اور فرمایا دنیا مین
استقامت دیکھنا قیامت کا ہے یعنے حق تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک وقت مقرر فرمایا
اسپر قائم رہنا استقامت ہے اور فرمایا صادق کی علامت یہ ہے کہ حرام کو منہ سے باہر
ڈالے اور فرمایا اُنس یہ ہے کہ بندے کو اپنے سے وحشت ہووے اور فرمایا جو کہ اُسکے
ذکر سے اُنس رکھتا ہے بھلا وہ اُسکے برابر کب ہو سکتا ہے کہ جو مذکور سے اُنس رکھتا ہو
لوگون نے آپ سے پوچھا کہ عارف کو جو کچھ کہ ظاہر ہوتا ہے وہ کس طرح تحقیق ہوا آپنے
فرمایا جو چیز کہ ثابت نہو کس طرح تحقیق ہو اور کس طرح سکون پکڑے بندہ اُس چیز سے
کہ ظاہر نہو اور کس طرح نا امید ہووے اُس چیز سے کہ پوشیدہ نہووے یہ بات ظاہری ہے

باطن مین اور باطنی ہے ظاہر مین اور فرمایا خلق جو اشارہ کرحق کی طرف کرتی ہے وہ
اشارہ مردود ہی مگر جو اشارہ کرحق سے حق کی طرف ہو اور اُنکو اسمین دخل نہو وہ اشارہ
مقبول ہے اور فرمایا بندگی کا بندگی کی آنکھ مین ظاہر ہونا عبودیت ہی اور حق تعالیٰ کی صفات کا
اسپر ظاہر ہونا مشاہدہ اور فرمایا لحظہ حرمان ہی اور خطرہ خذلان اور اشارہ ہجران اور کرامات
عذر خدا منع کرنے والی قُرب خدا کو اور یہ تمام مکر ہے وَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ
اور فرمایا ہر نعمت کے نیچے تین مکر ہین اور ہر ایک طاعت کے نیچے چھہ مکر اور فرمایا عبودیت
اُٹھ جانا تیری مُراد اور ارادے کا ہے اُس جل شانہٗ کی ارادت کے مقابلہ مین اور تیرے
اختیار کا ٹوٹ جانا ہو اُسکے اختیار کے مقابلے مین اور تیری آرزوؤن کا ترک ہو اسکی
قضا کے مقابلے مین اور فرمایا حق تعالیٰ کے ساتھہ کلام مین گستاخ ہونا انبساط ہے اور
فرمایا لوگون سے اُنس پکڑنا افلاس کی علامت ہو اور بغیر حق تعالےٰ کے ذکر کے
زبان کا ہلنا وسواس ہے اور فرمایا قُرب کی علامت ماسوی اللہ سے کا فنا ہے اور
فرمایا جوانمردی یہ ہی کہ تو خلق کی مصلحت کو اپنی مصلحت کے مثل چاہی بلکہ اُس سے بڑھکر
اور فرمایا کلام کلام دل کا ہی اور رجا کا بلند تر مرتبہ حیا ہی اور فرمایا بشریت کی غیرت
اشخاص کے لیے ہی اور غیرت الہیت بروقت ہی کہ ضائع کی ماسوی اللہ مین اور فرمایا
خوف وصل مین زیادہ سخت ہی خوف سے ہجر مین اور فرمایا کسی روز خوف مجہپر غالب
ہوا کہ اُس روز مین حکمت اور عبرت کے دروازے میرے دل پر کشادہ ہوگئے۔ اور
فرمایا شکر یہ ہے کہ تو نعمت کو نہ دیکھے بلکہ منعم کو دیکھے اور فرمایا جو سانس کہ بندہ
مولیٰ سبحانہٗ کی موافقت مین لیتا ہے وہ سانس تمام عابدون کی قیامت تک
کی عبادت سے افضل اور اعلیٰ ہوتی ہے اور فرمایا ہزار سال گذشتہ اور ہزار سال
آیندہ سے یہ وقت کہ جسمین تو ہی تیرے لیے غنیمت ہی ہوش رکھہ کہ تجھکو کسی چیز نے
مشغول نہ کر دیں یعنی عالم ارواح مین ماضی و مستقبل ایک ہی ہی اور فرمایا جو کہ ایک گھڑی

رات مین غفلت سے سوتا ہے وہ آخرت کی ہزار سالہ راہ سے پیچھے پڑا ہوا اور فرمایا اہل معرفت
کے لیے ایک پلک جھپکانے بھر کی بھول شرک ہے اور فرمایا جسطرح کہ خلق کا محجوب
حق تعالی سے حجاب مین ہے اسیطرح حق تعالے کا محجوب خلق سے حجاب مین ہے اور جسکو کہ
بلا کی نے اُچکا ہو ہوگا مثل اس شخص کے کہ جسکو اسکی مغفرت اور رحمت کے انوار نے
اُچکا ہو اور فرمایا جو کوئی حق سے تلف ہووے حق تعالی اسکو خلف ہووے اور فرمایا جو کوئی
کہ حق سے حق مین فانی ہوتا ہے ربوبیت سے فانی ہوتا ہے عبودیت کا تو کیا ذکر ہے۔ اور فرمایا
ایک جماعت ہے کہ وعظ کے جلسون مین ایک عادت کے طور پر جمع ہوتی ہے اور جو کچھ کہ کہا جاتا ہے
اسکو رسم کے طور پر سنتی ہے وہ اس بیٹھنے اور سننے سے کسی چیز کی مستحق نہین ہوتی مگر
بلا کی۔ اور فرمایا خدا کرے تو ایسا ہو جائے کہ ہمیشہ اللہ تعالی کا ملازم رہے اور ماسوی اللہ
سے دست بردار ہووے قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ۝ اور فرمایا اُسوقت
مجھکو آسودگی حاصل ہو کہ مین اُسکا ذاکر کسیکو اپنے سوا نہ دیکھون یعنی سب مین ہی مین
رہون۔ اور فرمایا اگر مین حق تعالے کا مرتبہ پورا پورا جان جاتا تو کسی ماسوی اللہ سے
نہ ڈرتا اور فرمایا مینے دو شخصون کو خواب مین دیکھا کہ مجھ سے کہا اے شبلی جو کہ یون اور
یون کرتا ہے وہ غافلون سے ہے اور فرمایا ایک عمر ہو گئی کہ مین اس آرزو مین ہون
کہ حق تعالے کے ساتھ ایک ایسی سانس لون کہ دل کو بھی اس سے خبر نہو پر نہین لے سکتا ہون
اور فرمایا اگر ساری دنیا کا ایک نوالہ بناکر ایک چھوٹے شیر خوار بچے کے منھ مین دین
تو بھی میرا دل اُسپر رحم کھاوے کہ اُسکا پیٹ نہ بھرا ہوگا بھوکا رہ گیا ہوگا۔ اور فرمایا
اگر ساری دنیا میرے پاس ہو اور مین ایک یہودی کو دون اور وہ قبول کر لیوے
تو مین اُسکا بڑا احسان اپنے اوپر سمجھون اور اُسکا نہایت ممنون ہون اور فرمایا اگر کل
کائنات کی یہ کائنات نہین کہ میرے دل پر گذر سکے بھلا اُسکے دل پر کسطرح گذر سکتی ہے
کہ جو حق تعالی کو جانتا ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز شبلی وجد کے غلبے مین مضطرب

اور متحیر تھے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ای شبلی اگر تو اپنا کام حق تعالیٰ پر چھوڑ دے
راحت پاوے آپ نے کہا ای شیخ اگر حق تعالیٰ میرا کام مجھپر چھوڑ دے تو البتہ راحت پاؤن
حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شبلی کی تلوار سے خون ٹپکتا ہی۔ نقل ہے کہ ایک روز
ایک شخص یارب یارب کہہ رہا تھا آپ نے فرمایا تو کب تک کہتا رہیگا یارب ارے وہ جو
کہہ رہا ہی عبدی عبدی ذرا اُسکو بھی تو سُن اُسنے کہا کہ مین اُسی کو تو سُن رہا ہون اسی لیے
تو یہ کہہ رہا ہون آپ نے فرمایا تو اب تو معذور ہے کہا کر اور فرمایا خداوندا اگر تو آسمان کو
میری گردن کا طوق بناوے اور زمین کو میرے پاؤن کی بیڑی اور سارے جہان کو
میرے خون کا پیاسا کرے تب بھی تو مین تیرے سے رُوگردان نہونگا۔ نقل ہے کہ جب
آپ کی وفات نزدیک پہونچی آپ کی دونون آنکھون کے آگے تاریکی چھاگئی آپ راکھ
مانگ مانگ کر سر پر ڈالتے تھے اور اسقدر بیقرار تھے کہ بیان مین نہین آسکتا پوچھا اسقدر
اضطراب کا باعث کیا ہے آپ نے فرمایا مجھے ابلیس پر رشک آرہا ہی اور میری جان غیرت
کی آگ مین جلی جاتی ہے کہ مجھ ایسا پیاسا یہان بیٹھا ہو اور وہ اپنی مِلک سی ایک دوسرے
کو یون نوازے کہ اِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ہ یعنے تحقیق تیری اوپر میری لعنت
قیامت تک ہے لعنت کی نسبت ابلیس کے ساتھ نہین دیکھ سکتا ہون مین چاہتا ہون
کہ میرے لیے ہوتا اسلیے کہ خلعت اضافت لعنتی کر ابلیس کو دیا ہی اگرچہ لعنت ہی ہے ہے تو
اُس دوست کی طرف سے وہ یعنی ابلیس اُسکے لائق کیسے ہوسکتا ہی۔ پھر آپ خاموش
ہوگئے تھوڑی ہی دیر نہ گذری ہوگی کہ پھر بیقرار ہوئے اور فرمایا دو ہوائین چل رہی
ہین ایک ہوا لطف کی اور ایک ہوا قہر کی۔ جسپر کہ لطف کی ہوا چلتی ہے اُسکو مقصود تک
پہونچاتی ہے اور جسپر کہ قہر کی ہوا چلتی ہے عذاب مین گرفتار ہوتا ہے اب دیکھیے
ہوا ے لطف آتی ہے یا ہوا ے قہر اگر ہوا ے لطف نے گذر کیا تو تو مین نامُرادی اور
سختی مُسکی امید پر کھینچ سکتا ہون اور اگر خدانخواستہ کہین ہوا ے قہر کا گذر ہوگیا تو تو مرجا

پیشت سختیاں اور بلائیں اُسکے آگے گیا ہیں پھر آپ نے وفات کے وقت فرمایا کہ
مجھے وضو کراؤ جب وضو کرا رہے تھے کہیں ڈاڑھی مبارک میں خلال کرنا بھول گئے آپنے
اُنکو یاد دلایا۔ نقل ہے کہ جس رات میں کہ وفات پائی تمام رات یہ بیت پڑھتے
رہے بیت کل بیت انت ساکنہ غیر محتاج الی السرج ؛ وجھک المامول حجتنا یوم
تاتی الناس بالحجج ؛ ترجمہ جس گھر میں کہ تو رہے اُس گھر کو چراغ کی حاجت نہیں ؛
تیری وہ حسین صورت کہ جسکی امید ہی ہمارے لیے حجت کافی ہے اُس روز کہ جس میں لوگ
اپنی اپنی حجتوں کے ساتھ آوینگے۔ پھر بہت لوگ آئے آپ پر نماز پڑھنے کو اور حالانکہ
آپ نے ابھی وفات نہ فرمائی تھی آپ نے فراست سے دریافت کیا اور فرمایا کہ عجب کار ہے
کہ مُردوں کی جماعت زندے پر نماز پڑھنے کو آئی ہے پھر حاضرین نے کہا کہ کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
آپ نے فرمایا جب غیر ہی نہیں نفی کسکی کروں کہا حضرت حکم شریعت یونہی ہے کلمہ
پڑھیے۔ آپ نے فرمایا سلطانِ محبت کہتا ہے کہ میں رشوت نہ قبول کرونگا۔ پھر ایک
شخص نے بہت بلند آواز سے کہا کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آپ نے فرمایا کہ ایک مُردہ آیا ہے
کہ زندے کو تلقین و پند کرے۔ پھر ایک گھڑی کے بعد لوگوں نے پوچھا کہ آپ کس طرح
ہیں۔ آپ نے فرمایا محبوب سے جا ملا اور جان دیدی۔ نقل ہے کہ آپ کو خواب میں دیکھا
پوچھا کہ منکر و نکیر سے کیا سوال و جواب ہوا آپ نے فرمایا کہ آئے اور پوچھا کہ تیرا خدا کون ہے
میں نے کہا میرا خدا وہ ہے کہ جسنے تمکو اور تمام فرشتوں کو حکم کیا تو تمنے میرے باپ آدم علیہ السلام
کو سجدہ کیا اور میں آدم علیہ السلام کی پُشت میں تھا اور تمکو دیکھتا تھا پس اُنھوں نے کہا
اسنے تو جواب تمامی اولادِ آدم کا دیدیا۔ پھر واپس گئے۔ دوسرے شخص نے شیخ کو خواب
میں دیکھا پوچھا کہ حق تعالے نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا باوجود اُن سب
دعووں کے جو میں نے کیے تھے مجھ سے کچھ مطالبہ نہ فرمایا مگر ہاں البتہ اِس بات پر کہ
ایک روز میں کہہ بیٹھا تھا کہ کوئی نقصان اِس سے بڑھکر نہوگا کہ تو بہشت سے باز رہے

اور دوزخ میں جائے۔ مجھ پر عتاب فرمایا اور ارشاد ہوا کہ سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ میرے دیدار سے باز رہیں اور محجوب ہو دیں اور ایک شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ تم نے آخرت کے بازار کو کیسا پایا آپ نے فرمایا بالکل بے رونق ہے بجائے سوختہ جگروں اور شکستہ دلوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا کیونکہ یہاں سوختہ جگروں پر مرہم رکھتے ہیں اور ٹوٹوں کو پھر جوڑتے ہیں اور کسی چیز کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب اُناسی حضرت ابونصر سراج رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ عالم عارف وہ حاکم خائف وہ امیر زمرۂ کبرا وہ نگینۂ حلقۂ فقرا وہ زبدۂ اشیاخ شیخ وقت ابونصر سراج رحمۃ اللہ علیہ امام بحق تھے اور یگانۂ زمان اور بڑے درجے کے آپ کو طاؤس الفقرا سے ملقب کیا ہے آپ کی صفت اور نعت تحریر اور تقریر سے باہر ہے آپ فنون علم میں کامل تھے اور ریاضات اور معاملات میں ایک بزرگ شان رکھتے تھے اور حال اور قال اور علم تحقیق میں ایک آیت تھے کتاب لمع آپ کی تصنیف ہے آپ نے حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ و سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تھا۔ اور اور بھی بڑے بڑے مشائخ سے ملے تھے طوس کے باشندے تھے۔ ایک بار آپ ماہ رمضان المبارک میں بغداد میں آئے لوگوں نے مسجد شونیزیہ میں ایک خلوت خانہ آپ کو دیا اور آپ کو درویشوں کا امام بنایا آپ نے عید تک درویشوں کی امامت کی اور تراویح میں پانچ قرآن ختم کیے۔ خادم ہر رات کو آتا اور ایک ٹکیا آپ کے حجرے کے دروازے پر رکھ جاتا آپ اٹھا کر اندر ایک کونے میں رکھدیتے جب عید کی نماز پڑھکر آپ کہیں کو راہی ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ تیسوں ٹکیاں ایک کونے میں دھری ہیں سب متعجب رہ گئے۔ نقل ہے کہ ایک بار جاڑے کے موسم میں آپ فقیروں

کے سامنے معرفت کا ذکر فرما رہے تھے ایکبارگی آپ پر ایک ایسی حالت طاری ہوئی کہ
آپ نے آگ پر کہ آپ کے سامنے دھک دھک جل رہی تھی سجدۂ شکر کے لیے سر
رکھدیا سب مرید ڈر گئے اور خیال کیا کہ آپ کا چہرۂ مبارک جھلس گیا ہوگا جبکہ آپ نے
سجدہ سے سر اُٹھایا تو بال بھی کا نہوا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ جو کوئی اس درگاہ میں اپنی آبرو
گرا دیگا ہمیشہ سُرخرو رہیگا اور ہرگز آگ اسکے مُنھ کو نہ جلا سکے گی۔ اور فرمایا عشق ایک ایسی
آگ ہے عاشقوں کے دل و سینے کے اندر کہ جب غلبہ پکڑتی ہے ہر چیز کو کہ خدای تعالی کے سوا
ہوتی ہے جلا کر راکھ کر دیتی ہے اور اُس راکھ کو بھی باہر نکال پھینکتی ہے اور فرمایا کہ جیسے ابن سالم
سے سُنا کہ اُنھوں نے فرمایا کہ نیت خدا کے ساتھ ہے اور خدا سے ہے اور خدا کے واسطے ہے
اور جو آفت کہ نماز میں واقع ہوتی ہے نیت سے ہوتی ہے اور اگرچہ بہت ہووے اُس کو موازنہ
نہیں کر سکتے اُس نیت کے ساتھ جو خدا کے لیے ہووے اور خدا کے ساتھ ہووے اور
فرمایا لوگ آداب میں تین قسم کے ہیں ایک اہل دُنیا کہ ادب اُنکے نزدیک فصاحت
اور بلاغت اور نگہداشت علموں کی اور رسموں کی اور سیر ملوک اور اشعار وغیرہ کی ہے
دوسرے اہل دین کہ ادب اُنکے نزدیک طہارت دل کی نگہبانی اسرار کی تادیب اعضا کی
اور نگہبانی حدود کی اور چھوڑنا خواہشوں نفسانی کا اور ریاضت نفس کی ہے تیسرے
خاص بندے خدا کے کہ ادب اُنکے نزدیک نگہبانی وقت کی اور پورا کرنا عہد کا اور کم
توجہ کرنا خواطر پر اور ٹھہرنا طلب اور اوقات حضور اور مقام قُرب میں نہایت ہی
شائستگی کے ساتھ ہے۔ نقل ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں فرمایا تھا کہ جو
جنازہ کہ میری قبر کے نزدیک لایا جاوے گا مغفور ہووے گا اب تک طوس
میں یہ رسم ہے کہ ہر جنازے کو پہلے آپ کے مرقد مبارک کے آگے لاکر رکھتے
ہیں پھر دفن کرتے ہیں۔ آپ کا کلام تو بہت کچھ ہے یہ چند کلمے بطور تبرک کے
لکھے گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ ؂

باب اسّی حضرت ابو العبّاس قصّاب رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ گستاخ درگاہ وہ مقبول اللہ وہ کامل معرفت وہ عامل مملکت وہ قطب اصحاب شیخ وقت ابو العبّاس قصّاب رحمۃ اللہ علیہ عالم کے شیخ اور بڑے مشائخ تھے اور اپنے وقت کے صدیق۔ اور فتوّت اور مروّت مین بڑا درجہ رکھتے تھے نفس کے عیبون کے بڑے پرکھنے والے تھے۔ ریاضت۔ کرامت۔ فراست۔ معرفت مین ایک بلند شان رکھتے تھے۔ آپ کو ملقب بہ عامل مملکت کیا ہے۔ آپ حضرت شیخ ابی سعید ابی الخیر قدس اللہ روحہ کے پیر تھے۔ نقل ہے کہ آپنے شیخ ابی سعید رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا اگر تم سے پوچھین کہ تم خدا کو پہچانتے ہو خبردار ہرگز مت کہنا کہ مین پہچانتا ہون کیونکہ یہ شرک ہے اور یہ بھی مت کہنا کہ نہین پہچانتا ہون کیونکہ یہ کفر ہے۔ ہان ایسا کہنا کہ اعرفنا اللہ تعالے ذاتہ بفضلہ یعنے اللہ تعالی نے اپنی ذات کی شناسائی ہمکو اپنے فضل سے عطا کی اور فرمایا جس طرح ہو سکے تم چار و ناچار اپنے خداوند کا خلق اختیار کرنا ورنہ ہمیشہ رنج مین رہوگے اور فرمایا اگر حق تعالے تیری خیر و بہتری چاہتا ہوگا علم کو تیرے اعضا مین نگاہ رکھے گا اور پھر تیرے اعضا ایک ایک تجھ سے لیویگا اور اپنی طرف کر لیوے گا اور نیستی تجھکو دکھاوے گا تاکہ تیری نیستی مین اپنی ہستی کو تجھپر آشکارا کرے پس تو اپنی صفات سے خلق دیکھے گا اور خلق کو قدرت کے میدان مین مثل ایک گیند کے پاویگا اور جانے گا کہ گیند کا گردش دینے والا گیند والا ہے اور فرمایا ہر شخص خداوند سے آزادی طلب کرتا ہے اور مین بندگی طلب کرتا ہون کیونکہ اسکا بندہ اسکی بندگی ہی مین سلامت رہ سکتا ہے اور آزاد جائے خطر اور ہلاک مین ہے اور فرمایا ہماری اور تمھارے درمیان فرق صرف ایک بات کا ہے تم ہماری سامنے کہتے ہو اور ہم اُسکے سامنے کہتے ہین تم ہمکو دیکھتے ہو اور ہمسے سُنتے ہو اور ہم اُسکو دیکھتے ہین اور اُسی سے سُنتے ہین۔ ورنہ

تمھارے ہی جیسے ہم بھی آدمی ہین اور فرمایا پیر تیرا آئینہ ہین اُنسے تو اُسیقدر دیکھ سکتا ہے
کہ جسقدر تیری ارادت کا نور ہے اور فرمایا مُرید کے لیے ایک درویش کی خدمت مین رہنا
سو رکعت نماز نفل ادا کرنے سے بہتر ہو اور ایک نوالہ کھانے کا کم کھانا تمام رات نماز نفل
پڑھنے سے بہتر ہے اور فرمایا ہم بہت سی چیزون کی حُرمت اور عزت رکھتے ہین حالانکہ
ذرے کے برابر وہان نہین ہوتے اور فرمایا صوفی آتے ہین ہر شخص کو کچھ چیز یا مرتبہ
چاہیے مجھے نہ کچھ چیز درکار ہے نہ مرتبہ چاہیے اور ہر شخص کو کرامت یا ریاست چاہیے
لیکن مجھے یہ چاہیے کہ مین مین نہ رہون اور فرمایا میری طاعت اور معصیت دو چیز سے
وابستہ ہے جب مین کھاتا ہون تو مادہ تمام معاصی کا اپنے مین پاتا ہون اور جب
نہین کھاتا ہون اور ہاتھ کھانے سے روکتا ہون تمام عبادتون کی اصل کو اپنے مین
موجود پاتا ہون۔ **نقل** ہے کہ ایک مرتبہ آپ علم ظاہر کو یاد کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا
کہ یہ وہ جوہر ہے کہ تمام پیغمبرون علیہم السلام کی دعوت اسی پر رہی اگر اس جوہر کا
ایک ذرہ پردہ توحید سے ظہور مین آوے تو یہ تمام عدم کے پردے مین روپوش ہو
اور فرمایا وہ نہ معرفت ہے نہ بصیرت نہ نور نہ ظلمت نہ فنا بلکہ وہ ہست کی ہستی ہے
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مُردہ نہین ہین تیری آنکھون کا حصہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے مُردہ ہے اور فرمایا حق تعالے کے ایسے بندے بھی ہین کہ اُنھون نے
دُنیا اور دُنیا کی زینت کو خلق پر چھوڑا ہے اور سراے آخرت اور بہشت کو مطیعون پر
وقف کیا ہو اور خود خداوند تعالے کے ساتھ قرار پکڑا ہے اور کہتے ہین کہ ہمارے لیے
یہی کافی نہین ہے کہ عبودیت کی رقم ربوبیت کی درگاہ سے ہماری جان پر پہنچی ہے
ہم تو اسکے سوا ایک اور چیز کے طالب ہین اور فرمایا خوش حال اُس بندے کا کہ جسکو
اُسکی ہستی سے اطلاع دی اور فرمایا جوانمرد خلق کے لیے راحت ہین نہ وحشت کیونکہ اُنکو
حق تعالے سے مصاحبت ہو اور خدا ہی سے خلق کو دیکھتے ہین اور فرمایا نیکون کی

صحبت اور بزرگ مقامات کی زیارت بندے کو حق تعالی کے نزدیک کرتی ہو اور فرمایا
ایسے شخص کی صحبت اختیار کرو کہ جسکی صحبت سے تمھارا ظاہر اور باطن معرفت کے نور سے
منور ہو اور فرمایا حق تعالے نے حضرت آدم علیہ السّلام کے ہزارون فرزندون سے کسی
ایک کو اپنا خاص بناتا ہے اور فرمایا دُنیا ایک ناپاکی ہے اور دُنیا کی ناپاکی سے بھی
زیادہ ناپاک وہ دل ہے کہ اُسکو حق تعالے نے دُنیا کے عشق مین مبتلا کیا ہو اور فرمایا
طمع کرنا نا جوانمردی ہے اور فرمایا جس قدر کہ بندہ خالق سے نزدیک تر ہے خلق سے
نزدیک عاجز تر ہے اور فرمایا ساری خلائق وقت اور خاطر کی پابند ہے اور وقت
اور خاطر خود ہی ہے اور فرمایا تمام پیغمبرون علیہم السّلام کی دعوت سرتاپا حق ہو لیکن
خلق کی صفت سے اگر حقیقت نشان کرے اور ظاہر ہووے تو نہ حق رہے اور نہ باطل
اور فرمایا جب تک کہ مَین اور تُو باقی رہے اشارت بھی ہو اور عبارت بھی اگر مَین پنا
اور تُو پنا اُٹھ جائے تو پھر نہ اشارت رہے نہ عبارت اور فرمایا اگر تجھ سے اس سے
آگاہی ہو جاوے تو پھر تو نہ کہہ سکے کہ مجھکو اُس سے آگاہی ہو اور فرمایا رات اور دن
کی ساعتون مین کوئی ایسی ساعت نہین کہ جسمین خدای تعالے کا فیضان تجھپر نہین
اگر خدائے تعالی تجھکو اپنے احکام کا عامل بنا دے تو تو پھر کیا گنہگار جمنبد ہو اور اگر یہ
اُسکا فضل تیرے اوپر نہو تو لائق ہے کہ ساری خلق تیری مصیبت پر روئے اور فرمایا
جو کہ خداوند تعالی کے ہو اور کچھ شے طلب کرے اُسکے وہ خدا نہین اور فرمایا خدا کو خدا ہی
ڈھونڈھے خدا کو خدا ہی پکارے خدا کو خدا ہی جانے اور فرمایا اگر خداوند تعالی تیری
کی نسبت ذرا بھی عرش سے نزدیک ہوتا تو خدائی کے لائق نہوتا اور فرمایا مَین اہل
سعادت کے ذریعے سے رسول علیہ الصلوٰۃ والسّلام تک پہونچا ہون اور اہل شقاوت
کے وسیلے سے خداوند عزّ وعلا تک اور فرمایا مَین تم سے ادب کا خواہان نہین کیونکہ وہ بڑی
بے سلیقہ اور بیہودہ ہے کہ اپنے دودھ پیتے نواسے نبیرے سے ادب چاہے مجھے ادب کا

چاہتا اُسی کو زیب دیتا ہے کہ تم جیسا اور تمھارے مثل ہو اور فرمایا کہ ابلیس بھی خداوند کا کشتہ ہے اپنے خداوند کے کشتے پر پتھر مارنا جوانمردی نہو اور فرمایا کہ اگر خداوند تعالے قیامت کے روز حساب کتاب میری حوالے کرے تو تم دیکھو کہ مین کیا کرون سب کو آگے کرون اور ابلیس کو کھڑا کرون لیکن مین جانتا ہون کہ نہ کریگا اور فرمایا ہر گز کسی نے مجھکو نہین دیکھا ہے اور جو کہ مجھکو دیکھتا ہے اپنی صفت مجھ سے دیکھتا ہے اور فرمایا وہ ایک سجدہ کہ حق جل وعلا مجھسے کرالے اپنی ہستی اور میری نیستی سے۔ بزرگتر ہو وے ہر چیز سے کہ پیدا کی اور پیدا کریگا اور فرمایا مین حضرت آدم علیہ السّلام کے فخر کا باعث ہون اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا قرۃ العین کہ حضرت آدم علیہ السّلام مجھپر فخر کرینگے کہ یہ میری ذرّیت سے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھین روشن ہونگی کہ یہ میری اُمّت مین ہے اور فرمایا میرا جھنڈا بزرگ ہے مین بازنہ رہونگا جب تک آدم علیہ السّلام سے حضرت محمد علیہ الصّلوٰۃ والسّلام تک میرے جھنڈے کے نیچے نہ لاوے یہ سخن اُس طرح کا ہے کہ حضرت شیخ بایزیدؒ نے فرمایا لِوَائِی اَعْظَمُ مِنْ لِوَاءِ الْمُحَمَّدِیَّۃ اور فرمایا کہ مین غیب کے دریا کے کنارے کھڑا تھا اور ایک بیلچہ میرے ہاتھ مین تھا پس ایک بار مینے بیلچہ لگایا عرش سے ثریٰ تک اُس ایک بیلچے مین اُکھاڑا چنانچہ دوسری بار کہ بیلچہ لگایا کچھ باقی نہ رہا تھا یہ ادنی درجہ زہد کا ہے یعنے جو چیز کہ ظاہر مین تھی پہلے ہی قدم مین میرے آگے سے اُٹھ گئی۔ اور فرمایا کل قیامت کو حق تعالی ایک قوم کو بہشت مین اُتارے گا اور ایک قوم کو دوزخ مین پھر بہشت اور دوزخ کی مہار پکڑ کر دونون کو غیب کے دریا مین ڈالے گا اور فرمایا جہان کہ خداوند تعالے ہو وے گا روح ہوگی اور بس نقل ہے کہ پوچھا کہ قیامت کے روز جب بہشتی بہشت مین جاوینگے اور دوزخی دوزخ مین۔ جوانمرد کہان ہونگے۔ آپ نے فرمایا جوانمرد وہ اشخاص ہین کہ اُنکو نہ دُنیا مین جگہ ہے نہ آخرت مین۔ نقل ہے کہ ایک مرد نے قیامت کو خواب مین دیکھا بہت آپ کو میدان مین

ڈھونڈھا نہ پایا۔ دوسرے روز آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا جب کہ ہم نابود ہیں
پھر بھلا تو کیسے ہمکو آسمین پا سکتا ہے اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے
کہ قیامت میں لوگ مجکو پا سکیں۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ خلوت میں
خداوند تعالیٰ کی یاد میں مشغول تھے مؤذن نے کہا قد قامت الصّلوٰۃ۔ آپ نے فرمایا
یہ کیسا مجھپر دشوار ہے کہ صدر و پیشگاہ سے لوٹ کر درگاہ میں آؤں پھر آپ خلوت سے
نماز کے واسطے باہر تشریف لائے اور نماز ادا کی رحمۃ اللہ علیہ۔

باب اکاسیؐ حضرت ابو اسحاق ابراہیم ابن احمد الصوفی الخواص رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ سالک بادیۂ تجرید وہ نقطۂ دائرۂ توحید وہ محتشم علم و عمل وہ محترم حکیم ازل وہ صدیق توکل و اخلاص
قطب وقت ابراہیم خواصؒ اپنے زمانے میں یگانہ تھے اور اولیاء اللہ کے مقبول اور بزرگوار تھے اور
طریقت میں بڑے ثابت قدم اور حقیقت میں کامل تھے اور اپنے زمانے کے اشخاص کے ممدوح
سب آپ کو رئیس المتوکلین کہتے تھے آپ توکل میں درجۂ کمال رکھتے تھے آپ صرف سیب
کی بو پر جنگل طے فرماتے تھے آپ ہم زمانہ حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ و نوری رحمۃ اللہ علیہ
کے تھے بہت سے بڑے بڑے مشائخ سے آپ نے ملاقات کی۔ معاملات اور حقائق میں
صاحب تصنیف بھی ہیں آپ کو خواص اسلیے کہتے تھے کہ آپ اکثر زنبیل بنا کرتے تھے۔
آپ نے بہت بار تجرید و توکل پر بادیہ نوردی کی۔ شہر ری میں سنہ ۲۹۱ ہجری میں آپ نے
رحلت فرمائی رحمۃ اللہ علیہ۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خضر علیہ السّلام نے میری
مصاحبت چاہی مینے قبول نہ کیا اور میں ڈرا کہ مبادا میرے توکل میں خلل واقع ہو
اور مینے نہ چاہا کہ حق تعالیٰ کے سوا میرے دل میں دوسرے کا مرتبہ اور عظمت جاگیر ندہ ہو

اور باوجود اس کے آپ سوئی تاگا قینچی ڈورا ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے اور فرماتے کہ یہ
چیزیں توکل میں خلل انداز نہیں اور فرمایا کہ میں نے جنگل میں ایک عورت کو دیکھا کہ وجد و حال
کی حالت میں سر برہنہ پریشان و دیوانہ وار پھر رہی ہے میں نے کہا اے کنیزک سر ڈھانک۔
اُسنے کہا اے خواص اپنی آنکھوں کو بند کر میں نے کہا میں عاشق ہوں اور عاشق کا آنکھ بند کرنا شیوہ
نہیں۔ اسوقت بے اختیار نظر مجھپر جا پڑی اُسنے کہا میں مست ہوں اور مست سر نہیں
ڈھانکا کرتے۔ میں نے کہا کس شراب خانے سے مست ہوئی ہے اُسنے کہا اے خواص کیا یہاں کوئی
اور شراب خانہ بھی ہے۔ ہل فی الدارین غیر اللہ۔ میں نے کہا اے کنیزک تو میرے ساتھ رہا چاہتی ہے
اُسنے جواب دیا چل چل لے خواص نیت ڈانواڈول مت کر میں اُنمیں کی نہیں ہوں
کہ مرد کی خواہاں ہوں بلکہ میں وہ ہوں کہ فرد کی خواہاں ہوں۔ نقل ہے کہ کسی نے
آپ سے ایمان کی حقیقت پوچھی آپ نے فرمایا اسوقت اسکا جواب میرے پاس نہیں ہے
کیونکہ جو کچھ کہونگا عبارت ہوگا میں چاہتا ہوں کہ اسکا جواب عمل سے دوں۔ میں نے مکہ معظمہ
کا قصد کیا ہے تو بھی میرے ساتھ چل راہ میں تجھے اس سوال کا جواب مل رہے گا۔ اُس مرد
نے کہا کہ میں آپ کے ہمراہ ہو لیا جب ہم ایک بیابان میں پہونچے ہر روز دو روٹی کی
ٹکیاں اور ایک آبخورہ پانی کا موجود ہوتا آپ ایک ٹکیا مجھکو دیتے اور ایک اپنے واسطے
رکھ چھوڑتے ایک روز بیابان کے درمیان ایک بوڑھے شخص ہمکو ملے جوں ہی کہ اُنکی نظر
حضرت خواص رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی جھٹ گھوڑے سے اُتر پڑے اور آپ سے ملاقی ہوئے تھوڑی
دیر تک باہم باتیں ہوتی رہیں پھر وہ بوڑھے گھوڑے پر سوار ہوکر راہی ہوئے میں نے پوچھا
حضرت یہ کون تھے آپ نے فرمایا تمہارے سوال کا جواب میں نے کہا یہ کیونکر آپ نے فرمایا
یہ خضر علیہ السلام تھے میری مصاحبت میں رہا چاہتے تھے میں نے اس ڈر کے مارے کہ
ایسا نہو کہ میرے توکل میں خلل پڑے اور حق تعالیٰ کے سوا دوسرے پر اعتماد پیدا ہو
اُنکی صحبت کو منظور نہ کیا۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں بیابان میں جا رہا تھا۔

میںنے خضر علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک مرغ کی صورت میں ہیں اور اڑے چلے جاتے ہیں جوں ہی
کہ میںنے اُنکو دیکھا اپنا سر جھکا لیا تا کہ میرا توکل باطل ہو دے وہ فی الفور میرے پاس آئے
اور کہا کہ اگر تم مڑ کر بھی میری طرف دیکھتے تو میں تمھارے پاس نہ آتا پس میںنے اُنکو سلام بھی
نہ کیا تا کہ توکل میں خلل نہ پڑے اور آپ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ سفر میں تھا پیاس کی مجھپر
یہ شدت ہوئی کہ میں گر پڑا اور بیہوش ہو گیا جب ذرا افاقہ ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک
سوار میرے منھ پر پانی کے چھینٹے دے رہا ہے میںنے آنکھیں کھولدیں اُس سوار خوبرو نے
ٹھنڈا پانی مجھے پلایا اور مجھ سے کہا کہ آپ میرے ردیف ہوں اور اُسوقت میں حجاز میں تھا
حاصل کلام میں اُسکے پیچھے سوار ہو لیا چند روز کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ مدینہ منورہ آ گیا
اُسنے مجھ سے کہا کہ اب تم یہاں اُتر جاؤ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور میں میرا سلام پہونچانا اور فرمایا میں ایک روز جنگل میں ایک ایسے درخت کے
نیچے پہونچا کہ وہاں پانی تھا دیکھتا کیا ہوں کہ ایک بڑا شیر میری طرف چلا آتا ہے میں
راضی بقضائے الٰہی ہوا اور اپنے دل میں سوچا کہ جو اُسکو منظور ہو گا ہو گا میں اُسپر راضی
وشاکر ہوں جب وہ شیر میرے قریب آیا تو میںنے دیکھا کہ لنگ کرتا ہے میرے آگے زمین پر
لیٹ گیا اور چلانے لگا میںنے جو بغور دیکھا تو اُسکا ہاتھ سوجا ہوا تھا اور ایک پھوڑا
اُسمیں تھا میںنے ایک لکڑی لیکر اُسکے پھوڑے کو کونچا دیا وہ پھوٹ گیا پیپ اُس سے بہی
جب بالکل پیپ سے خالی ہو گیا میںنے اپنی گدڑی سے ایک پارچہ پھاڑ کر اُسپر باندھ دیا وہ
شیر اُٹھا اور چلدیا تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے دو بچوں کو اپنے ساتھ
لیے چلا آتا ہے وہ میرے پاس آکر میرے ارد گرد پھرنے اور دُم ہلانے لگے اور روٹی
کی ٹکیا جو منھ میں لیے تھے میرے آگے دھر دی۔ **نقل ہے** کہ ایک مرتبہ آپ مع ایک اپنے
مرید کے بیابان میں سفر کر رہے تھے ایک روز کہیں شیر کے دھاڑنے کی آواز سُنائی
دی مرید کی تو آواز سُنتے ہی رنگت فق ہو گئی وہاں ایک درخت تھا وہ دوڑ کر اُس

درخت پر چڑھ گیا اور اسکی ایک شاخ پر جا بیٹھا مگر بدحواس۔ آپ ذرا بھی نہ گھبرائے مُصلے
بچھا کے نماز کی نیت باندھ لی۔ شیر آپکے قریب آیا تاڑ گیا کہ فرمان خاص رکھتا ہے
تھوڑی دیر تک آپ کو تکتا رہا آپ اپنے نماز مین مشغول رہے پھر چل دیا جب آپ اُس
مقام سے روانہ ہوئے راہ مین کہین آپ کو مچھر نے ڈنک مارا آپ بلبلا نے لگے مرید
نے کہا حضرت عجب معاملہ ہو کہ کل تو آپ شیر سے نہ ڈرے اور آج مچھر کے ڈنک پر یہ فریاد ہو
آپ نے فرمایا ارے غافل کل مین اپنے آپ مین نہ تھا مجھے بیخبر بنایا تھا اور آج مین اپنے
آپ مین ہون اور مجھکو باخبر بنا رکھا ہے۔ حامد اسودؒ کہتے ہین کہ مین ایکبار سفر مین
حضرت خواصؒ کے ہمراہ تھا اتفاق سے ایسے مقام پر پہونچے کہ وہان سانپون کی کثرت
تھی آپ نے ایک پہاڑ کی کھوہ مین مقام کیا اور بیٹھے مین بھی وہین ٹھہرا جب رات ہوئی
تو سانپ اپنی اپنی بانبیون سے نکلے مینے آپ کو آواز دی آپ نے فرمایا خدا کو یاد کر۔
مینے ایسا ہی کیا سب سانپ اِدھر اُدھر کو چلدیے جب رات گذری دن ہوا تو کیا دیکھتا ہون
کہ ایک بڑا سانپ گنڈلی مارے آپکے پاس بیٹھا ہے مینے کہا حضرت آپکو خبر نہ ہوئی
کہ یہ موذی آپ کے پاس بیٹھا رہا آپ نے فرمایا آج کی رات سے کوئی رات خوش تر
میری لیے نہ تھی۔ **نقل ہے** کہ ایک شخص نے کہا کہ مینے ایکبار دیکھا کہ ایک جُوں حضرت خواصؒ
کے دامن پر پھر رہا ہے مینے چاہا کہ اُسکو مارون آپنے فرمایا خبردار اسکو مت مارنا کیونکہ
سب چیزین ہماری حاجتمند ہین ہم کسی کے حاجتمند نہین بجز خدا کے۔ **نقل ہے** کہ آپنے
فرمایا کہ ایکبار مین بیابان مین سفر کر رہا تھا راہ بھول گیا بہت پھرا راستہ نہ پایا اسی طرح
چند روز پھرتے پھرتے گذر گئے پر راہ نہ ملی آخرکار مجھکو ایک گھریلو مرغ کی آواز سنائی دی
مین خوش ہوا اور اُس طرف کو راہی ہوا وہان ایک شخص مجھے نظر پڑا دوڑ کر میری پاس آیا
اور میرے اس زور سے گردنی ماری کہ مین بلبلا اٹھا اور گویا کہ گردن ٹوٹ گئی مینے کہا
خداوندا جو کہ تجھپر توکل کرے اُسکے ساتھ یہ معاملہ کرین مینے ایک آواز سنی کہ جب تک

تونے پھر توکل رکھا عزیز رہا اب کر تونے گھر یا مرغ کی آواز پر توکل کیا یہ گردنی کھائی مین
ویسی ہی رنج کی حالت مین روانہ ہوا چلا جاتا تھا ایک ندا سُنی کہ ای خواص ذرا دیکھ تو سہی
تو اسی سے رنجیدہ ہوا تھا۔ مینے جو نظر کی دیکھا کہ اُس گردنی مارنے والے کا سَر میرے آگے
پڑا تھا۔ اور فرمایا کہ مینے شام کے راستے مین ایک خوبصورت پاکیزہ لباس جوان کو دیکھا
اُس جوان نے مجھ سے کہا کہ مین آپکے ہمراہ سفر کیا چاہتا ہون مینے کہا بھوکا رہنا پڑیگا۔
اُسنے کہا بہت اچھا۔ پھر مین اور وہ چار روز تک باہم بے کھائے پیے سفر کرتے رہے
چوتھے روز ایک مقام پر دسترخوان پُر از طعام نظر پڑا مینے اُس سے کہا آؤ کھاؤ اُسنے کہا
مینے تو نیت کی ہے کہ جب تک واسطہ درمیان مین رہیگا مین نہ کھاؤنگا مینے کہا ای جوان
یہ تو بڑی نازک بات تونے سوچی ہے محال ہے اُسنے کہا ای ابراہیم دیوانگی مت کر کہ
خداوند تعالے لائق رکھنے والا موجود ہے معلوم ہوگیا کہ توکل سے تیرے پاس کچھ بھی نہین ہے
پھر کہا ادنیٰ درجہ توکل کا یہ ہے کہ جب سختی و فاقہ تجھے پیش آئے حیلہ نہ ڈھونڈھے اور اُسمین
توکل کرے یہ تجھے بس ہے اور فرمایا کہ مین ایکبار ایک بیابان مین توکل پر جا رہا تھا
مینے ایک جوان کو دیکھا کہ اُسنے مجھے آواز دی اور سلام کیا اور کہا اگر تو اجازت دے
تو مین تیری صحبت مین رہون اور وہ جوان ترسا تھا مینے کہا کہ جہان مین جا رہا ہون تجھکو
راہ نہین ہے اُسنے کہا کچھ پروا نہین مین چلونگا فائدہ سے خالی نہوگا پس ایک ہفتہ
باہم چلے۔ آٹھوین روز اُسنے مجھ سے کہا ای زاہد حنیفی جراءت کر اور اپنے خداوند سے کچھ
مانگ کہ مین بھوکا ہون آپ فرماتے ہین کہ مینے مناجات کی کہ خداوندا حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے مجھکو اس ترسا کے روبرو شرمندہ نہ کر تا فی الفور ایک
طباق روٹیون سے بھرا ہوا اور بھنی مچھلیان تازی تازی اور پانی کا آبخورہ اُس پر
دھرا ہوا نظر آیا ہم دونون نے بیٹھکر کھایا اور روانہ ہوئے جب پھر سات روز گذر گئے
تو مینے کہا کہ ای ترسا اب تو ذرا تو بھی اپنی کرامات دکھا اُس جوان نے یہ سنکر عصا کی ٹیک

لگا کر لب ہلائے اور ایک طباق ظاہر ہوا روٹی اور مچھلی اور تازی کھجوریں اور پانی
کے دو آبخوری اسپر دھرے تھے میں اس سے حیرت میں گیا اُس راہب نے کہا آپ کھایئے
مینے شرمندگی سے نہ کھایا اُسنے کہا تم کھاؤ میں تمکو دو خوشخبریاں دونگا ایک یہ ہی کہ آپ
مجھے کلمہ شہادت پڑھایئے تاکہ مین مسلمان ہوجاؤں اور جھٹ اُسنے زُنّار کاٹ ڈالا اور کہا
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور دوسری بشارت یہ ہے کہ
مینے کہا خداوندا اِس پیر کی آبرو کا صدقہ مجھے شرمندہ نہ کرنا پس یہ جو کچھ موجود ہوا ہے
آپ کی برکت اور کرامت سے موجود ہوا ہی پھر ہم دونون نے کھایا اور مکۂ معظمہ کی طرف
روانہ ہوئے اور جب مکۂ معظمہ مین پہونچے تو اُسنے وہان کی مجاوری اختیار کی اور
فرمایا کہ مین ایک بار بیابان مین جارہا تھا راہ بھول گیا مینے ایک شخص کو دیکھا
کہ اُسنے مجھے سلام کیا اور کہا تو راستہ بھول گیا ہے میرے پیچھے پیچھے چلا آ جب مین
چند قدم چلا تو وہ شخص غائب ہوگیا مینے غور جو کیا تو ٹھیک راہ پر تھا پھر اسکے بعد
مین رستہ نہ بھولا اور نہ راہ مین بھوک اور پیاس مجھکو لگی اور فرمایا ایک بار مین
ایک راہ مین جارہا تھا رات کے وقت ایک ویرانے مین جانکلا ایک بڑا شیر نظر پڑا
مین نہایت گھبرایا ایک ہاتف نے آواز دی کہ ڈر مت ستّر ہزار فرشتے تیری ساتھ
ہین کہ تیری حفاظت کرتے ہین اور آپ نے فرمایا کہ مینے ایک بار جنگل مین ایک بدصورت
شخص کو دیکھا مینے کہا تو کون ہی اُسنے کہا مین ایک بیچارہ بوڑھا ہون مکۂ معظمہ کو
جاتا ہون مینے کہا تیرے پاس توشہ و سواری نہین ہے اُسنے کہا ہماری جماعت کے سب
لوگ اسطرح سے توکل پر سفر کر رہے ہین جیسے کہ آپ مینے کہا توکل کیا ہی اُسنے کہا
خدای تعالے ہی سے لینا۔ نقل ہے کہ ایک درویش نے کہا کہ مینے حضرت خواص سے کہا
کہ مین سفر مین آپکے ساتھ رہا چاہتا ہون آپنے فرمایا اچھا لیکن شرط یہ ہی کہ ہم دونون
سے ایک حاکم ہووے دوسرا مطیع تاکہ راہ کے کاروبار بخوبی انجام پاتے رہین۔

وہ درویش بس کہتا ہی کہ مینے یہ سُنکر کہا کہ اچھا امیر آپ ہو جیسے مین مطیع رہونگا یہ کہہ کے
روانہ ہوئے جب منزل پر پہونچے تو آپ نے مجھسے کہا بیٹھو اور آپ جا کر پانی کھینچ لائے جاڑے
کا موسم تھا لکڑیان چُن لاکر آگ روشن کر دی اسیطرح آپ راہ مین ہر کام خود کرلاتے مین
اگر ارادہ کرتا بھی کہ مین کرون تو منع فرماتے اور خود ہی اُس کام کو انجام دیتے اور اگر مین
بہت اصرار کرتا تو آپ فرماتے شرط ہو چکی ہے کہ مین امیر رہون اور تم مطیع رہو۔ ایک بار
راہ مین بارش بڑے زور سے ہوئی آپنے اپنا مُرقع اُتار کر میرے سر پر تانا اور رات بھر اسیطرح
تانے کھڑے رہے مین نہایت ہی شرمندہ ہوتا تھا لیکن چونکہ شرط ہو چکی تھی دم نہ مار سکتا
تھا جب دن ہوا تو مینے کہا حضرت آج سے مین امیر ہونگا اور آپ مطیع آپ نے
فرمایا بہت اچھا جب منزل پر پہونچے تو آپ پھر اُسی طرح خدمت کرنے لگے مینے کہا
آپ امیر کے فرمان کے خلاف کیون چلتے ہین آپنے فرمایا کہ امیر کی نافرمانی تو وہ ہو وے
کہ امیر کو اپنی خدمت کے لیے کہون حاصل کلام آپ اسیطرح مکہ معظمہ تک میرے ساتھ سلوک
فرماتے رہے جب وہان پہونچے تو مین شرم کے مارے آپکے پاس سے بھاگ گیا۔ آپنے مقام منا
مین مجھکو دیکھا آپنے فرمایا خدا تمکو توفیق دے کہ تم دوستون سے اسطرح کا سلوک کرو جیسے
تم سے کیا اور فرمایا کہ مین ایک دن شام کے اطراف مین گذرا انار کے درخت دکھائی دیے
لیکن انار ابھی کچے تھے میرا دل بہت للچایا لیکن چونکہ کچے تھے مینے نہ کھائے ایک
بیابان مین پہونچا ایک شخص کو دیکھا لُنجا ٹُنڈا مصیبت مین گرفتار لاغر و نزار کیڑے اُسکے
جسم سے جھڑ رہے بھڑین اُسپر بھنبھنا رہی ہین اور ڈنک مار رہی ہین مجھے اُسکی حالت
دیکھکر اُسپر رحم آیا مینے کہا اگر تو کہے تو مین تیرے لیے جناب باری مین دعا کرون آپنے کہا
مجھے منظور نہین مینے پوچھا کیون آپنے کہا لِاَنَّ العَافِیَۃَ اِختِیَارِی وَالبَلَاءُ اِختِیَارُہٗ
وَاَنَا اَختَارُ اِختِیَارَہٗ عَلٰی اِختِیَارِی یعنے عافیت مجھے پسند ہے اور بلا اُسے پسند ہے پس مینے
اُسکی پسند کو اپنی پسند پر پسند کیا۔ مینے کہا اگر تم کہو تو ان بھڑون کو تم سے دُور رکھون

اُسنے کہا ای خواص پہلے انار شیرین کی آرزو اپنے دل سے جدا کر پھر کہین میری تندرستی چاہ
پہلے اپنے دل کو سالم بنا پھر میرا درد مند ہو مینے کہا تمنے کس طرح جانا کہ مین خواص ہون اور
انار کی آرزو رکھتا ہون اُسنے کہا جو شخص کہ خدای تعالے کو پہچان جاتا ہی کوئی چیز اُس پر
پوشیدہ نہین رہتی مینے کہا کہ تمھارا حال اِن بھڑون اور کیڑون کی موجودگی مین کیسا ہے
اُسنے کہا بھڑین ڈنک مارتی ہین اور کیڑے گوشت کھائے جاتے ہین لیکن جبکہ اُسکی مرضی
اسی مین ہی بہت خوب ہی نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مینے ایک مرتبہ بیابان مین ایک
شخص کو دیکھا پوچھا کہ کہانسے آتے ہو اُسنے کہا شہر ساغون سے مینے کہا کس کام کو آئے ہو
اُسنے کہا کہ مینے نوالے بنا بنا کر اپنی مان کے مُنھ مین رکھے ہین میرے ہاتھ لتھڑ گئے ہین سو
آیا ہون کہ آب زمزم سے دھوؤن مینے کہا ہاتھ دھونے کے بعد کیا کروگے اُسنے کہا
کہ رات کو لوٹ جاؤنگا اور اپنی مان کا بچھونا بچھاؤنگا کیونکہ میرے سوا اُنکا کوئی خادم
نہین ہے بس یہ کہا اور غائب ہو گئے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ خبر ملی کہ روم
مین ایک راہب ستر برس سے بتخانے مین گوشہ گزین ہی مینے اُسکے دیکھنے کا ارادہ کیا جب
وہان پہونچا تو اُس راہب نے کھڑکی سے سر باہر نکالکر مجھسے کہا کہ ای ابراہیم تم میرے
پاس کیون آئے ہو مین راہب نہین ہون مین تو کُتّے کا رکھوالا ہون اپنے نفس کے
کُتّے کے شر کو خلق سے جُدا کیے ہوئے ہون مینے کہا خداوندا تو قادر ہی کہ اُسکو ہدایت
دیوے اِس ضلالت و گمراہی کی حالت مین پھر اُسنے کہا ای ابراہیم تو کبتک مردون کو
تلاش کرتا پھرے گا جا اپنے آپ کو تلاش کر اور جب تو اپنے آپ کو پاجائے تو اپنے
نفس کا چوکیدار رہ کیونکہ ہر روز یہ نفس کی خواہشین تین سو ساٹھ طرح کا اُلوہیت کا
لباس بدل بدل کر بندے کو ضلالت مین پھنسانا اور اپنے دام مین لانا چاہتی ہین ــ
نقل ہے کہ آپ نے فرمایا ایک مرتبہ مین ایک بیابان مین جارہا تھا مجھے بڑے زور کی
بھوک لگی ایک بدوی میرے آگے آیا اور کہا اے بڑے بیٹھو یہ تابی تقاضا کھانے کا کیا ہے

کہ تو کر رہا ہے مینے کہا کئی روز ہو گئے کہ مینے کچھ نہین کھایا آپ نے کہا تو نہین جانتا کہ
دعوی مدعیون کے پردے کو پھاڑتا ہے تجھے توکل کے دعوی کے ساتھ کیا سروکار ہے فقط
اور فرمایا مین حق تعالے سے درخواست کرتا ہون کہ مجھے دائمی حیات اس دنیا مین عطا
کرے تاکہ مین مدام اسکی بندگی مین مشغول رہون جب آدمی بہشت مین داخل ہوکر
اسکی نعمتون مین مشغول ہوکر حق تعالی کو بھول جاوین مین دنیا کی بلاے عظیم مین
آداب شریعت کی حفاظت کے ساتھ عبودیت مین قیام کرون اور ہمیشہ حق تعالے کی
یاد کرتا رہون اور فرمایا ہاتھ ساکن اور دل فارغ طلب کر اور جہان کہین چاہے جا تا رہ
اور فرمایا جوکہ حق تعالے کو پہچانے موافق شناخت کے وفای عہد لازم پکڑے اور حق تعالی
پر اعتماد کرے اور اسی کے ساتھ چین و قرار پکڑے اور فرمایا بہت علم کا ہونا اسکو
عالم نہین کہتے بلکہ عالم وہ ہے کہ اسکا عمل علم کے موافق ہو اور سنت کی پیروی پر
ثابت قدم ہو اگرچہ علم تھوڑا رکھتا ہو اور فرمایا تمامی علم ان دو کلمون مین جمع ہے ایک تو
یہ کہ جس چیز کی حق تعالی نے تجھے تکلیف نہین دی تو اسمین تکلیف نکرے دوسری یہ کہ جس چیز
کو تجھپر فرض اور لازم کیا ہے تو اسکو ضائع نکرے اور اسکے ادا کرنے مین کوتاہی نکرے اور
فرمایا جوکہ حق تعالی کی معرفت کا دعوی کرتا ہے اور اسکے غیر کے ساتھ آرام و قرار پاتا ہے
حق تعالی اسکو ایک سخت بلا مین گرفتار فرماتا ہے پس اگر اس سے توبہ کرتا ہے اور خدای تعالے
کی طرف رجوع کرتا ہے حق تعالی ان بلاؤن شدیدہ کو اس سے دور کرتا ہے اور اگر حق تعالی کے
غیر کے ساتھ ہی آرام رہتا ہے حق تعالی خلق کے دل سے اپنی رحمت کہ جسکے باعث وہ اسپر
مہربان ہوتے ہین اٹھا لیتا ہے اور لوگون کو اسکی طرف سے سخت دل بنا دیتا ہے اور ... اسکو
طمع کا لباس پہناتا ہے پھر تو اسکی یہ حالت ہوجاتی ہے کہ ہمیشہ مانگتا خلق کا بنا رہتا ہے اور
لوگ اسپر مہربانی و شفقت نہین کرتے آخر کو یہ نوبت پہونچتی ہے کہ اسکی زندگی خود اسکو
دوبھر ہوجاتی ہے اور سواے ندامت اور تاسف کے آخرت مین اسکے پاس کچھ نہوگا

اور فرمایا جو کہ ایسا ہے کہ دُنیا مین اسیر روتے ہین آخرت مین خندان ہوگا اور فرمایا جو کہ اپنے
آپ کو بڑا تارک شہوات ثابت کرتا ہو جھوٹا ہے اور فرمایا جو کہ توکّل پر ثابت قدم ہوگا ضرور
ہے کہ اُسکے توکّل کا اثر دوسرے پر بھی پورا پورا پڑے اور فرمایا توکّل ثبات ہو محیی الاموات کے
آگے اور فرمایا کلام مجید اور سُنّت نبویؐ کے موافق عبودیت مین ثبات اور استقلال کرنا
صبر ہے اور فرمایا مُراعات یعنی نگہبانی سے مُراقبہ اور مُراقبے سے اخلاص ظاہری اور باطنی
حاصل ہوتا ہے اور فرمایا ارادون کا محو کرنا اور حاجات و تمامی صفات بشریت کو
بھلا دینا محبت ہے اور فرمایا دل کی دوا پانچ چیزین ہین قرآن پڑھنا اور اُسمین غور و تامل
کرنا ہمیشہ پیٹ کو کھانے سے خالی رکھنا رات کو قیام کرنا صبح کے وقت مین دعا و زاری
کرنا نیکون اور صالحین کے ساتھ صحبت رکھنا اور فرمایا کہ اس بات کو صبح کے وقت کی
زاری مین ڈھونڈھو اور اگر وہان نپاؤ تو اور کہین مت ڈھونڈھو کہ نہ پاؤگے۔ نقل ہے
کہ آپ اکثر سینے پر ہاتھ مار کر فرماتے وا شوقاہ جو کہ مجھے ہمیشہ دیکھتا ہو مین اُسکو نہین
دیکھتا ہون نقل ہے کہ آپسے پوچھا کہ کہانسے کھانا کھاتے ہو آپنے فرمایا وہان سے
کہ بچہ مان کے پیٹ مین کھاتا ہو اور صحرائی جانور صحرا مین ارشاد فرمایا ہو اللہ پر ترسنے
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنے رزق دیتا ہو اُسکو ایسی جگہہ سے کہ خیال مین نہ آوے
نقل ہے کہ آپسے پوچھا کہ متوکّل کو طمع ہوتی ہو آپنے فرمایا اس سبب سے کہ طمع صفتِ
نفس ہے دل مین آتی جاتی تو ضرور ہو پر اُسکو کچھ نقصان نہین پہونچا سکتی کیونکہ اُسکو
طمع کے پچھاڑنے کی قوت ہوتی ہو بباعث نا امید ہونے کے اُس چیز سے کہ آدمیون
کے ہاتھ مین ہو نقل ہے کہ آپکو آخر عمر مین جبکہ جامع مسجد رَیؔ مین تھے اس قدر کی
پیچش ہوئی کہ آپ دن رات مین ساٹھ بار غسل فرماتے اور ہر بار دو رکعت نماز ادا کرتے
پاخانے کی حاجت ہوتی جاتے جب آتے غسل فرماتے لوگون نے آپسے پوچھا کہ آپ کا
دل کسی چیز کو چاہتا ہے آپ نے فرمایا ہان یہی کہ آخر غسل کرکے جان بحق ہوئے

پس از وفات آپ کو ایک گڑھے میں لے گئے ایک بزرگ آئے ایک روٹی کا ٹکڑا آپ کے تکیے
کے نیچے سے برآمد ہوا یہ دیکھکر ان بزرگ نے فرمایا کہ اگر میں یہ روٹی کا ٹکڑا نہ دیکھتا تو
زنہار آپ کے جنازہ کی نماز نہ پڑھتا کیونکہ اس بات کا نشان ہوتا کہ آپ نے اسی توکل میں
وفات پائی اور دہا نسے عبور نہیں کیا۔ مرد کو لازم ہے کہ کسی صفت پر نہ اڑے تاکہ چلنے والا
رہے نہ توکل میں مقام کرے اور نہ دوسری کسی صفت میں کیونکہ ایک ہی صفت پر اڑ جانا
خوب نہیں۔ نقل ہے کہ ایک نے مشائخ سے آپ کو خواب میں دیکھا پوچھا حق جل شانہٗ نے
آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا اگرچہ میں نے عبادت بہت کی اور توکل پر رہا لیکن جب
میں اس عالم سے باہر گیا طہارت اور وضو کے ساتھ گیا اور ہر عبادت کا کرنے کی تھی
ثواب عطا کیا لیکن اس طہارت کے عوض میں مجھکو ایسے مقام میں اُتارا کہ تمامی بہشت کے
درجوں سے اعلیٰ تھا پھر خدا کی کہا ابراہیم یہ بڑی عطا و نوازش کہ ہمنے تجھپر کی اسوجہ سے
کی کہ تو پاک ہمارے حضور میں آیا پاکوں کے لیے اس بارگاہ میں درجہ اور رتبہ عظیم ہے۔

رحمۃ اللہ علیہ واللہ اعلم بالصواب

باب پیاسیٔی حضرت ممشاد الدینوری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ ستودۂ رجال وہ برودۂ جلال وہ صاحب دولت زمانہ وہ عالی ہمت یگانہ وہ مجرد شدہ از کینہ وری
شیخ وقت ممشاد الدینوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے پیر تھے اور یگانہ روزگار تمامی کمال اور
خصال میں برگزیدہ تھے اور ریاضت۔ مشاہدت۔ حرمت۔ خدمت میں ایک آیت تھے بہت سے
مشائخ کے صحبت یافتہ تھے اور ہر ایک کے مقبول اور پسندیدہ تھے ۲۹۹ھ دوسو ننانویں میں
آپ نے وفات فرمائی اور بقول بعض ۲۷۹ھ دوسو اُناسی میں نقل ہے کہ آپ خانقاہ کا
دروازہ بند رکھتے جب کوئی مسافر پہونچتا آپ اس سے دریافت فرماتے کہ تم مسافر ہو یا مقیم

اگر مسافر ہو چلے آؤ ورنہ یہ خانقاہ تمھاری جگہ نہیں ہے کیونکہ جب تم چند روز رہوگے اور تین ٹکے خرچ کر
ہو جاؤگے اسوقت تم چاہوگے کہ جاؤں میں تمھاری جدائی کی برداشت نکر سکوں گا۔ نقل ہے کہ
کسی نے آپ سے دعا چاہی آپ نے فرمایا جاؤ خداوند عز و علا کے دروازے پر جاؤ تاکہ تمکو ممشاد کی دعا کی
حاجت نہ پڑے اسنے کہا حضرت یہ تو فرمایئے کہ خداوند کی درگاہ کہاں ہے آپ نے فرمایا وہاں کہ
تو نہ ہو وہ مرد چلا گیا اور ایک گوشے میں جا بیٹھا خدا کا فضل اسکا دستگیر ہوا سعادت کی دولت
سے مالا مال ہو گیا اور حق تعالی کے ساتھ آرام و قرار اسکو حاصل ہوا اتفاق سے ایک بار
ایک بڑا بہاؤ آیا لوگ پراگندہ ہوئے آپ کی خانقاہ بلندی پر تھی سب لوگوں نے
آپ کی خانقاہ کی طرف رخ کیا اسی اثنا میں آپ نے اس جوانمرد کو دیکھا کہ پانی پر مصلے
بچھائے چلا آتا ہے آپ نے پوچھا کہو کیا حال ہے اس جوانمرد نے جواب دیا حضرت یہ سب
آپ ہی کا توفیق ہے اور پھر آپ پوچھتے ہیں کیا حال ہے حق تعالی نے مجھے آپ کی دعا کی
برکت سے ماسوی اللہ سے مستغنی بنا دیا ہے اور اس درجے کو پہونچایا ہے کہ آپ ملاحظہ فرما رہے
ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب سے کہ میں نے جانا کہ درویشوں کا کام تمامی جد و تحقیق ہے ہرگز کسی
درویش کے ساتھ مزاح دل لگی نہیں کی اور فرمایا ایک مرتبہ ایک درویش میرے پاس آیا
اور کہا کہ اے شیخ میں چاہتا ہوں کہ آپ فرما دیں کہ میرے لیے حلوا تیار کریں بے اختیار
میرے منھ سے نکلا کہ ارادت اور اسکے ساتھ حلوا یہ سنتے ہی وہ درویش چیخا اٹھ کر چلدیا
یہ کہتا چلا جاتا تھا ارادت اور حلوا چلتے چلتے ایک بیابان کی طرف نکل گیا اور یہی کہتے
کہتے کہ ارادت اور حلوا جان بحق ہوا جب مجھکو یہ خبر ملی تو میں نے سوچا کہ یہ میں نے خوب نہ کیا
میں نے توبہ اور استغفار کی۔ آپ نے فرمایا ہے کہ مجھپر تھوڑا سا قرض ہو گیا تھا اسکی وجہ سے میرا
دل متفکر رہتا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھسے کہتے ہیں اے بخیل اسقدر قرض کو ہم
ادا کر دینگے تو اپنا دل متفکر مت رکھ اور جسقدر تجھے ضرورت پڑے لیتا رہ تیرا یہی کام ہے
کہ تو لیوے اور ہمارا یہی کام ہے کہ ہم دیویں آپ فرماتے ہیں کہ پھر اسکے بعد میں نے کسی بقال کی

یا نانبائی وغیرہ سے حساب نہ کیا جو کچھ وہ لوگ کہتے کہ یہ ہمارا چاہیے مین دیدیا کرتا۔
آپ کے کلمات عالی ہین آپ نے فرمایا کہ اصنام یعنے بُت مختلف ہین بعض آدمیون کا صنم
یعنے بُت تو انکا نفس ہی ہو اور بعض کا صنم اُنکا فرزند ہو اور بعض کا صنم اُنکا مال ہو اور بعض کا صنم
اُنکی بیوی ہو اور بعض کا صنم اُنکی تجارت اور اُنکا حرفہ یعنے پیشہ اور بعض کا صنم اُنکی نماز
اور روزہ اور زکوٰۃ اور حال پس ہر ایک شخص مخلوق سے ایک بُت پر ان بُتون سے فریفتہ
ہو اور کسیکو ان بُتون سے چارہ نہین ہے مگر ہان اُس شخص کو کہ اپنے نفس کو کسی حال
اور کسی محل مین نہ دیکھے اور اپنے افعال و اعمال پر کچھ اعتماد نہ کرے اور جو کچھ کہ اُسکے نفس سے
ظہور مین آوے خیر اور شر سے اُس فعل پر اپنے نفس سے راضی نہووے بلکہ ہمیشہ اپنے نفس کو
ملامت کرنیوالا ہووے اور فرمایا مُرید کے آداب یہ ہین کہ پیرون کی حُرمت کرے اور اپنے
بھائیون کی حُرمت کا لحاظ رکھے اور تمام شبہون سے دست بردار رہے اور شریعت
کے آداب اور اُسکی پیروی کو پیش نظر رکھے۔ اور ہوائے نفسانی کی موافقت سے
برکران رہے اور فرمایا مین کبھی کسی پیر کی خدمت مین حاضر ہوتا مگر ہان اپنے تمامی علم
اور حالت سے خالی ہوکر اور اُسکے کلمون اور برکتون کا منتظر اور سُننے والا ہوکر اور
اُسکا یہ ثمرہ پاتا کہ بڑے بڑے فائدہ ظہور پاتے اور فرمایا جو کہ پیر کے آگے جاتے گا اور
اُسمین کچھ اپنی قدر اور خودی کی بُو باقی ہوگی اُس پیر کے کلام کے فائدون اور صحبت کی
برکتون سے محروم رہیگا اور فرمایا کہ اہل صلاح کی صحبت مین دل کی صلاح پیدا ہوتی
ہو اور اہل فساد کی صحبت مین دل کا فساد ظاہر ہوتا ہے اور فرمایا علائق کے اسباب
تین ہین۔ موانع یعنے جس چیز کی ممانعت کی جائے اُسکی طرف انسان بہت راغب ہوتا ہو
جیسا کہ اَلْاِنْسَانُ حَرِیْصٌ عَلٰی مَا مُنِعَ سے ظاہر ہے اور مسبوق پر نظر کرنے سے اور فراغت
کے زائل ہونے سے اور فرمایا بہتر حال آدمی کا وہ ہو کہ نفس عاجز ہو خلق کی طرف سے
توجہ اُٹھی ہوئی ہو خداوند تعالیٰ کے فضل پر جملہ کاروبار مین نظر ہو اور فرمایا دل کی فراغت

ان چیزون سے خالی ہونے مین ہے کہ دُنیا کے لوگ اُنکی طرف مائل ہین اور درحقیقت وہ چیزین فضول ہین اور ناکارہ اور فرمایا اگر کوئی شخص اوّلین اور آخرین کے علم اور حکمت کو جمع کرے اور اولیا اور سادات کے احوال کا دعوی کرے ہرگز عارفون کے درجے کو نہ پہونچے گا جب تک کہ اُسکا دل حق تعالی کے ساتھ قرار نہ پکڑے گا اور اُسکو ان چیزون مین پائداری اور ثابت قدمی حاصل نہوگی کہ جنکی ذمہ داری حق تعالی نے اُسکے ساتھ کی ہی اور فرمایا معرفت کا خلاصہ یہ ہی کہ خداوند تعالی کے ساتھ سچّے دل سے محتاجی وفقر اختیار کرے اور فرمایا معرفت تین طرح سے حاصل ہوتی ہی ایک تو یہ ہی کہ امور مین فکر کرے کہ اُنکو کس طرح پر اندازہ کیا ہی اور دوسرے مقادیر مین کہ کس طرح اُنکو مقدر کیا ہے تیسرے خلق مین کہ کس طرح اُنکو پیدا کیا ہی اور فرمایا جمع وہ ہی کہ خلق کو توحید مین جمع کیا ہے اور تفرقہ وہ ہے کہ شریعت مین اُنکو متفرق کیا ہے اور فرمایا حق کی راہ دور ہے اور اُسپر صبر کرنا مشکل اور فرمایا حکمانے حکمت کو خاموشی اور فکر سے حاصل کیا ہی اور فرمایا انبیا علیہم السّلام کی روحین کشف اور مشاہدے کی حالت مین ہین اور صدیقون کی روحین قربت اور اطلاع مین اور فرمایا تصوّف یہ ہی کہ دل کو صاف کرین اور جو اعمال کہ پسندیدہ خدا ہین عمل مین لادین اور لوگونکے ساتھ صحبت نہ رکھین مگر ناچاری سے اور فرمایا تصوّف تو انگری دکھانا ہی اور مجہولی یعنے ناوانستگی اختیار کرنا ہی کہ خلق نہ جانے اور ایسی چیزون کا ترک کرنا کہ بیکار ہین اور فرمایا توکّل طمع کا رخصت کرنا ہی ہر چیز سے کہ طبیعت اور نفس اور دل اُسپر مائل ہون اور فرمایا فقر کی شرط وہ ہی کہ جب بھوکا ہووے نماز پڑھے اور جب طاقت نرکھے سو رہے کیونکہ حق تعالی درویش کو تین چیز سے خالی نہین رکھتا یا قوت دیتا ہی یا غذا دیتا ہے یا موت کہ گذر جاوے منقول ہے کہ آپ کی وفات کے وقت پوچھا کہ آپ کیسے ہین آپ نے فرمایا مجھ سے پوچھتے ہو پھر کہا کہ پڑھیے لا الہ الا اللہ آپ نے منہ پھیر لیا اور دیوار کی طرف مڑ گئے اور فرمایا

کہ میں سمایا تجھ مین فانی ہوا ایسے شخص کا بدلا کہ تجھکو دوست رکھے یہی ہے اور فرمایا
تین برس سے بہشت کو میرے سامنے پیش کر رہے ہین اور مینے اسکی طرف نظر اُٹھا کر نہین
دیکھا ہے اور تیس برس ہو گئے کہ اپنے دل کو کھوئے بیٹھا ہون اور یہ آرزو نہین کی ہو کہ دل کو
پھر پاؤن اسلیے جبکہ تمامی صدیقون نے یہ آرزو کی ہو کہ دل کو حق تعالیٰ مین گم کرین مین
کس طرح دل کے ڈھونڈھنے کی آرزو کر سکتا ہون پھر وفات پائی۔ رحمۃ اللہ علیہ

تراسی باب حضرت ابو اسحٰق ابراہیم الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ سلطان اہلِ تصوف وہ برہانِ بے تکلف وہ امام زمانہ وہ ہمام یگانہ وہ خلیل ملکوت روحانی قطب وقت
حضرت ابراہیم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ پر وقت اور شیخ مطلق اور مشار الیہ و پسندیدہ اوصاف رکھنے والے
اور مقبول طریقت تھے مجاہدہ اور ریاضت مین بزرگ شان رکھتے تھے اور تقویٰ اور ورع مین ایک آیت تھے
حضرت عبد اللہ مبارک فرماتے تھے ابراہیم خدا کی حجت ہے فقرا پر اور اہل آداب و معاملات پر۔ وجد و حال
نہایت رکھتے تھے اور ہمیشہ مراقبے مین رہتے اور ہر وقت آپ کا محفوظ تھا آپ کا مقولہ ہے کہ مین
چالیس برس تک حضرت ابو عبد اللہ مغربی رح کی خدمت مین رہا لیکن ان چالیس سال مین مینے
وہ چیزین کہ لوگ کھاتے ہین نہین کھائین نہ میرے بال بڑھے اور نہ ناخن دراز ہوئے
اور نہ میرا خرقہ میلا ہوا اور مین اتنی مدت کسی چھت کے نیچے سوای خانہ کعبہ کی چھت کے
نہین سویا اور آپ نے فرمایا کہ اسی برس سے مینے کوئی چیز اپنی خواہش سے نہین کھائی اور
آپ نے فرمایا کہ مین ایک مرتبہ شام مین تھا میرا دل چاہا کہ مسور کی دال کھاؤن فی الفور مسور
کی دال کا پیالہ حاضر کیا مین اسکو کھا کر بازار کی طرف گیا چند مٹکے رکھے ہوئے دیکھے جب
مین انکو غور سے دیکھنے لگا تو لوگون نے مجھ سے کہا کہ کیا دیکھتے ہو اس مین شراب ہے

مینے یہ سنکر اپنے دل مین کہا کہ اب مجھپر یہ لازم ہو گیا کہ انکو توڑ ڈالون مین کھڑا ہو گیا اور شراب کے مٹکون کو توڑ ڈالا سب شراب بہ گئی اُس جروسنے پہلے یہ گمان کیا کہ مین بادشاہ وقت ہون خاموش رہا لیکن بعد کو جو اُسے معلوم ہوا کہ بادشاہ نہین ہو اُسنے لپک کر مجھے پکڑ لیا اور ابن طرلون کے پاس مجھکو لے گیا اُسنے حکم دیا میرے دو سو چھڑیان ماری اور بعد اسکے قیدخانے مین بھیجدیا مین ایک مدت تک اُسمین رہا یہانتک کہ شیخ ابی عبد اللہ مغربی کا وہان گذر ہوا اُنھون نے میری سفارش کی مجھکو رہا کر دیا پھر جو مین شیخ کی خدمت مین گیا فرمایا تجھے کیا ہو گیا تھا مینے کہا کہ مسور کی دال پیٹ بھر کر کھائی تھی جسکے عوض مار پڑی اور قید رہا اُنھون نے فرمایا شکر کر سستا چھوٹا۔ نقل ہے کہ جب آپ حج کا قصد فرماتے تو پہلے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت کو جاتے پھر مکۂ معظمہ مین تشریف لیجاتے اور حج ادا فرماتے اور پھر مدینۂ منورہ کو آتے اور فرماتے السّلام علیک یا رسول اللہ روضۂ مبارک سے آواز آتی وعلیک السّلام یا ابن شیبان۔ آپنے فرمایا ہی کہ مین ایک روز حمّام مین گیا جب مین غسل کر رہا تھا مینے ایک خوبصورت چاند کا ٹکڑا جوان کو دیکھا کہ اُسنے حمّام کے ایک گوشے سے پکار کر کہا کہ میان کب تک یہ ظاہر کی شست وشو مین مشغول ہوگے جاؤ باطن کی طہارت حاصل کرو اور ماسوی اللہ سے اسکو پاک کرو۔ مینے کہا تم جنّ ہو یا انسان ہو یا فرشتے کہ اسقدر خوب اور نیک ہو اُسنے جواب دیا کہ مین انمین سے کوئی نہین ہون البتّہ وہ نقطہ ہون کہ بسم اللہ کی با کے نیچے ہی مینے کہا پس یہ سب مملکت تمھارے لیے ہی اُسنے کہا اے ابراہیم ذرا اپنی نہاد سے باہر آؤ تا کہ ملکات دیکھو اور آپنے فرمایا ہی کہ علم فنا اور بقا وحدانیت کے اخلاص پر موقوف ہی اور عبودیت کی درستی پر اور جو کچھ اسکے علاوہ ہی غلطی مین ڈالتا ہے اور زندیق بناتا ہی اور فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہتا ہی کہ ہستی سے آزاد ہو جاوے اُس سے کہو کہ حق تعالیٰ کی عبادت اخلاص سے کرے کیونکہ جو کوئی عبودیت مین ثابت قدم ہوتا ہے

ماسوی اللہ سے آزاد ہوتا ہی اور فرمایا جو کوئی کہ صرف اخلاص کا ذکر ہی ذکر کرتا ہو اور
خود اپنی عمل مین اخلاص کا خواہان نہین ہوتا ہی حق تعالے اُسکو مصیبت مین مبتلا کرتا ہی اور
اُسکو اُسکے بھائیون اور ہمسرون کے روبرو بے عزت کرتا ہی اور فرمایا جو کوئی کہ مشائخ کی
خدمت کو ترک کرتا ہی جھوٹے دعوون مین مبتلا ہوتا ہی اور اُن دعوون کے سبب سے رسوا اور بدنام
ہوتا ہی اور فرمایا جو کہ چاہتا ہی کہ نیکی اور ناحق باتون سے برکران ہووے اُسکے کہ حدود احکام شرعی
پر عمل کرے اور فرمایا کمینہ و سفلہ وہ ہی کہ حق تعالی کی نافرمانی کرتا ہی نہ حق تعالی سے نہین
ڈرتا ہی اور جب کسی کے ساتھ عطا کرتا ہی تو اُسپر احسان رکھتا ہی اور فرمایا بزرگی تواضع مین ہے
اور غرور تقوی مین اور آزادی قناعت مین اور فرمایا جب خوف کسی دل مین قرار
پکڑتا ہی تو شہوتون کی جگہ کو اُسمین جلاتا ہی اور دنیا کی رغبت اُسمین باقی نہین رہتی اور
فرمایا توکل ایک ستر و راز ہے درمیان بندہ اور حق تعالی کے پس یہ واجب ہی کہ اُس
ستر و راز پر کوئی واقف ہووے سوے خداوند تعالی کے۔ اور فرمایا جو بندہ کہ مسجد مین بہت
بیٹھتا ہے اور عبادت مین مشغول رہتا ہی خداوند تعالے اُسکو اُسکے عوض مین بہشت
عطا کریگا اور جو بندہ کہ خدا کے واسطے اپنے بھائی مسلمانون کی زیارت کرتا ہے اُسکو
حق تعالے بہشت مین اپنے دیدار سے مشرف فرماویگا۔ نقل ہے کہ لوگون نے آپ سے
دعا کی درخواست کی آپنے فرمایا۔ وقت کی مخالفت بے ادبی ہے پھر دعا کیونکر کرون۔
کسی نے آپ سے التماس کیا کہ کچھ وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا خداوند تعالے کو ہمیشہ
یاد رکھ اور کبھی اُسکو فراموش مت کر اور اگر تجھ سے یہ نہین ہو سکتا ہی تو موت کو یاد رکھ
اور فراموش مت کر۔

چوراسی باب حضرت ابو بکر صیدلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ فلک عبادت وہ خورشید سعادت وہ چشمہ رضا و لقا و وفا وہ شیخ زمانی حضرت ابو بکر صیدلانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے مشائخون سے تھے اور نہایت صاحب جمال تھے کہ آپکے زمانے مین کوئی آپکا نظیر و مثل نہ رکھتا ورع اور تقوی اور مشاہدہ مین یگانہ تھے آپ کی اصل فارس سے تھی اور نیشاپور مین آپ سنے سن تین سو چالیس مین وفات کی حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی بہت تعظیم و تکریم فرماتے تھے۔ آپکے کلمات یہ ہین آپ نے فرمایا کہ ساری دُنیا ایک حکمت خانہ ہے ہر ایک اپنی کشف کے موافق اس سے بہرہ ور ہوتا ہے اور فرمایا خدای تعالی کے ساتھ صحبت رکھو اور ایسا نہین کر سکتے ہو تو ایسے شخص کی مصاحبت اختیار کرو کہ وہ خدای تعالی کے ساتھ صحبت رکھتا ہو تاکہ اسکی صحبت کی برکت تمکو خدای تعالی تک پہونچادے اور دونون جہان مین آزاد و سُرخرو ہو۔ اور فرمایا جو کہ علم کے ساتھ صحبت رکھے گا وہ ضرور امر و نہی کو دیکھے گا اور فرمایا علم جہل سے جدا کرتا ہے مگر ایسا علم کہ جو خداوند تعالی سے جُدا کرے اس سے دوری ہی خوب ہے اور فرمایا کہ وصل بے فصل رہتا ہے اسلیے کہ جب فصل آیا درمیان مین وصل نہین رہتا اور فرمایا جو کہ بندہ اور خداوند تعالی کے درمیان صدق کا لحاظ رکھتا ہے اسکا وہ صدق اسکو ایسا مشغول کرتا ہے کہ مخلوق سے فارغ ہوجاتا ہے اور فرمایا حق تعالی کی طرف کی راہین خلق کے عدد کے موافق ہین اور فرمایا خدای تعالی کی طرف سے بندہ کی طرف راہ ہے اور بندہ سے خدا کی طرف راہ نہین ہے اور فرمایا خدا کے ساتھ ہمنشینی بہت کرو اور لوگون کے ساتھ کم اور فرمایا سب مین بہتر وہ شخص ہے کہ اپنے غیر مین خیر و نیکی دیکھے اور جانے کہ راستے حق تعالی کی طرف بہت ہین لیکن اس شخص کی راہ سب سے اچھی راہ ہے خدا کی طرف اور فرمایا بندے کو چاہیے کہ توکل کی حالت مین اپنے نفس کے قصور کو دیکھے اور خدای تعالی کے احسانات پیش نظر رکھے اور فرمایا کہ بندہ کے حرکات و سکنات خاص خدای کے لیے چاہیین مگر ان ضرورت کے وقت اضطرار کی حالت مین مضائقہ نہین ورنہ عمر کو ضائع و برباد کرنا ہے اور فرمایا عاقل وہ ہے کہ ضرورت کے موافق بات کہے اور زیادتی سے مشغول باتون سے باز رہے اور فرمایا جس مین خاموشی نہین وہ فضولی مین مبتلا ہے

اگرچہ ساکن ہے اور فرمایا مُرید کی علامت یہ ہے کہ غیر جنس سے نفرت کرنے والا ہو دوسرے اور
ہمجنس کا طالب اور فرمایا مُرید کی زندگانی نفس کی موت اور دل کی حیات میں ہے اور جب
دل زندہ ہوتا ہے تو نفس مرجاتا ہے اور فرمایا نفس اَمّارہ سے بری الذمہ ہونا ممکن نہیں ہے
مگر ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے اُس سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں اور اُسکی مدد اور توفیق سے اُسکے
پنجے سے رہا ہو سکتے ہیں لیکن مدد و توفیق خدا حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ
اعتقاد و ارادہ کی درستی نہو اور ماسوی اللہ سے رُوگردانی نہو اور فرمایا نفس کی قید سے چھوٹنا بڑی نعمت ہے
اسلیے کہ بہت بڑا پردہ و حجاب بندے اور خداوند تعالیٰ کے درمیان نفس ہے پس حقیقت ظاہر نہیں ہوتی
مگر نفس کے مرنے کے بعد اور فرمایا مرگ ایک دروازہ ہے آخرت کے دروازوں میں سے اور کوئی بندہ حق تعالیٰ
تک نہیں پہونچ سکتا سوا اُس دروازے کے اور فرمایا تمامی موجودات میرے لیے حجاب و پردہ و دشمن ہے
پس میں کیا کروں اور فرمایا خبردار و خبردار نہو تا اُس نیک کام میں جسمیں نمایش کو دخل ہو اور فرمایا ہمت کو
نگاہ رکھو کیونکہ ہمت پیشرو تمامی اشیا کی ہے اور تمامی کاروبار ہمت پر موقوف ہیں اور تمامی اشیا کا مرجع ہمت ہے
جب آپنے وفات پائی تو آپکے مُرید کہتے ہیں کہ ہمنے چاہا کہ آپکے مزار پر ایک تختی لگادیں اور آپکا نام
اُسپر لکھیں جب ہم تختی لگاتے گر پڑتی اور گم ہو جاتی حالانکہ ہمارے سوا کوئی نہ اُسکو گراتا تھا نہ چھوتا تھا ہمنے
حضرت ابو علی دقاق سے پوچھا کہ فرمائیے اسمیں کیا راز ہے اُنھوں نے فرمایا کہ اُن بزرگ نے دنیا
میں اپنے کو چھپانا اختیار کیا تھا تم چاہتے ہو کہ اُنکو آشکارا کرو حق تعالیٰ اُنکو مخفی و پوشیدہ
رکھا چاہتا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

پچاسیٔ ۸۵ باب حضرت ابو حمزہ محمد بن ابراہیم البغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ سالک طریق تجرید وہ سائر سبیل تفرید وہ ساکن حظیرۂ قدس وہ خازن خزینۂ انس وہ نقطۂ دائرۂ آزادی وہ متبوع عالم
حضرت ابو حمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس طائفے کے بزرگ مشائخوں میں سے تھے اور مرید و وعظ میں جنید کامل

رکھتے تھے اور علم تفسیر اور روایات اور حدیث میں کامل تھے حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کے
مرید تھے اور حضرت سری اور نوری اور ابو خیر نساج رحمہم اللہ کے صحبت یافتہ تھے اور اکثر مشائخوں کی صحبت
فیض پائے ہوئے تھے بغداد کی مسجد رصافہ میں وعظ فرماتے تھے حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو جب
کسی مسئلے میں شک و شبہ ہوتا تو آپ ہی کی خدمت میں تشریف لاتے تھے آپ کا کلام و بیان پر تاثیر تھا
سنہ ۲۸۹ھ دوسو نواسی میں اس عالم فنا سے ملک بقا کی طرف رحلت فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون ۔
نقل ہے کہ آپ ایک روز حضرت محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے دیکھا کہ آنجناب پاکیزہ و لطیف
لباس پہنے بیٹھے ہیں اور ایک طرف کو ایک سیاہ چڑیا ایک پنجرے میں بند ہے اتفاقاً اس چڑیا نے آواز کی حضرت
ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی آواز سنکر ایک نعرہ مارا اور فرمایا لبیک یا سیدی یعنے اے میرے سردار میں
تیری خدمت میں حاضر ہوں حضرت حارث محاسبیؒ اسیوقت ایک چھرا ہاتھ میں لیکر اٹھے کہ ابو حمزہ کو
قتل کریں مریدوں نے یہ امر دیکھکر حضرت محاسبیؒ کے قدموں پر گر پڑے اور بڑی منت سماجت سے چھرا ہاتھ سے
لے لیا پھر حضرت حارث محاسبیؒ نے ابو حمزہؒ سے کہا اے مردود مسلمان ہو مریدوں نے عرض کی حضرت
ہم تو اسکو موحد اولیا دن جانتے ہیں آپ یہ کیا فرماتے ہیں حضرت حارث محاسبیؒ نے کہا میں بھی اسکو
نیک جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اسکا باطن توحید میں مستغرق ہے لیکن اسکو ایسی بات
کیوں کرنی چاہیے کہ حلولیوں کے افعال کے مانند ہو یا انکے اقوال سے مشابہت رکھتی ہو ۔ اور مرغ
کی آواز پر از خود رفتہ ہے یہ ضرور ہے جو عاشقان الٰہی ہیں وہ اس جل شانہ کے کلام سے آرام و تسکین
پاتے ہیں لیکن وہ جل شانہ کسی میں حلول نہیں کرتا اور اتحاد اور آمیزش ذات قدیم پر جائز نہیں ہے
پھر حضرت ابو حمزہؒ نے کہا اگرچہ میں در اصل حلول و اتحاد و آمیزش سے جدا تھا لیکن چونکہ میرا فعل
گمراہ قوم کے فعل کے مثل ہوا ہے لہذا میں توبہ کرتا ہوں ۔ نقل ہے کہ حضرت ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا کہ مجھے حق تعالے کو جہراً دیکھا اور مجھے ارشاد فرمایا اے ابا حمزہ وسواس کی پیروی مت کر
اور مخلوق کی بلا کھینچ سکتے ہیں کہ جب عوام الناس نے یہ بات سنی تو حضرت ابو حمزہ رحمۃ اللہ
علیہ کو بہت تکلیف دیں دیا حضرت ابو حمزہؒ نے فرمایا کہ فقر اسے دوستی کرنا نہایت دشوار ہے

اور صدیقون کے سوا کوئی اُنکی دوستی پر صبر نہین کر سکتا اور فرمایا جسکو کہ خداوند تعالی اپنی راہ
بتاتا ہی اُسکو اُسکی راہ مین چلنا آسان ہوتا ہی اور جو کہ خدا کی راہ استدلال اور واسطے سے
طلب کرتا ہی وہ کبھی راہ خطا پر چلتا ہی اور کبھی راہ صواب پر اور فرمایا جسکو حق تعالی تین چیزین
عطا فرماتا ہی وہ بہت سی آفتون سے رہائی پاتا ہی پیٹ خالی۔ دل قانع۔ فقر دائم۔ اور فرمایا جب
تیرے نفس نے تجھسے سلامتی پائی تو نے اُسکا حق ادا کیا اور جب خلق نے تجھسے سلامتی پائی تو نے
اُنکے حقوق ادا کیے اور فرمایا صادق صوفی کی علامت یہ ہی کہ عزت کے بعد خوار ہووے اور توانگری کے
بعد درویش ہووے اور شہرت کے بعد گمنام ہووے اور کاذب صوفی کی علامت اسکے برعکس سمجھو اور
فرمایا کہ جب مجھپر فاقہ گذرتا تو مین اپنے دل مین کہتا کہ یہ فاقہ ہدیے کے طور پر حق تعالی کی طرف
سے تیری طرف آیا ہی جب مین خیال کرتا کہ میرے سے بہتر و زیادہ کسی پر فاقہ نہین ہے تب مین
خوشدلی کے ساتھ اور خوشی خوشی اُس فاقہ کو کھینچتا اور اُسکے ساتھ موافقت کرتا۔ نقل ہے
کہ آپ نہایت شیرین کلام تھے اور بات نہایت سنجیدہ اور خوب فرماتے تھے ایک روز ہاتف نے
آواز دی کہ تو بات نہایت خوب سنجیدہ کہتا ہی لیکن اگر خاموش رہے تو تیرے لیے بہت بہتر ہے
تب سے آپ کو چپ لگ گئی اور اسی ہفتے مین وفات فرمائی۔ نقل ہے کہ آپ جمعے کے
روز وعظ فرما رہے تھے کچھ ایسا صدمہ آپ کو پہونچا کہ آپ کرسی سے گر پڑے اور
وفات کی۔ رحمۃ اللہ علیہ

چھیاسی باب حضرت ابو علی الدقاق رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ اُستاد علم و بیان و بُنیادِ کشف و عیان و گمشدہ عشق و وجود و دلسوختہ شوق و محبت و تحفہ ملت و آفاق
قطب وقت حضرت شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے امام اور شیخ تھے اور طریقت و حقیقت کے
سلطان تھے اور لسان الرحمن تھے احادیث اور تفسیر اور بیان اور تقریر اور وعظ اور تذکیر مین

بلندشان رکھتے تھے اور ریاضت اور کرامت مین ایک آیت تھے اور لطائف اور حقائق اور مقام اور
حال مین صاحب کمال تھے چونکہ آپ نے شیخ ابوالقاسم نصرآبادی اور بہت سے مشائخون کو دیکھا تھا
اور اُنکی خدمت مین رہ چکے تھے آپ کو نوحہ گر قوم کہتے تھے اس کثرت سے درد اور شوق اور سوز
اور ذوق آپ مین تھا کہ آپ نے اپنی عمر بھر بیٹھ نہ ٹیکی۔ ابتدا مین آپ مَرْو مین تھے کہ ایک واقعہ
آپ پر واقع ہوا جیسا کہ نقل ہے کہ ایک نے بزرگ مشائخون سے ذکر کیا ہے کہ مینے عرفہ مین
ابلیس کو دیکھا کہ خاک سر پر ڈال رہا ہے مینے پوچھا اے لعین یہ تیرا کیا حال ہے اُسنے کہا کیا کہون
جس خلعت کا کہ مین سات لاکھ برس سے منتظر تھا اور نہایت آرزو مند تھا ایک اٹھا بیچنے والے کو
پہنا دیا۔ حضرت شیخ علی فارمدیؒ فرمایا کرتے کہ مجھے قیامت کے روز کوئی حجت نہوگی مگر یہ کہ مین
کہونگا کہ مین محب اور معتقد علی دقاقؒ کا ہون حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے
کہ اگرچہ درخت خودرو کہ جسکو کسی نے نہ سینچا ہو اور نہ پرورش کیا ہو پتے لاتا ہے لیکن پھل نہین
لاتا اور اگر پھل بھی اُسمین لگتے ہین تو بے مزہ ہوتے ہین یہی حال اُس مرید کا ہوتا ہے
کہ جسنے پیر کی صحبت مین پرورش نہ پائی ہو اُس سے کسی طرح کی خیر و برکت ظہور مین نہین آتی۔
پھر فرمایا کہ مینے یہ طریقہ حضرت شیخ ابی قاسم نصرآبادی سے حاصل کیا ہے اور اُنھون نے
حضرت شبلیؒ سے اور اُنھون نے حضرت جنیدؒ سے اور اُنھون نے حضرت سریؒ سے اور اُنھون نے
حضرت معروف کرخیؒ سے اور اُنھون نے حضرت داؤد طائیؒ سے اور اسیطرح آپ نے چالیس
اولیاء اللہ کے نام بتائے (اللہ کی رحمت اُن سب پر ہو) اور فرمایا کہ مین کبھی بغیر غسل کیے
حضرت ابوالقاسم نصرآبادیؒ کی خدمت مین حاضر نہوا۔ نقل ہے کہ آپ اکثر مَرْو مین وعظ فرماتے
رہے اُسکے بعد بہت سے سفر کیے سفر حجاز اور زیارت مشائخ وغیرہ۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ
آپکے پاس جامہ نہ تھا آپ برہنہ تھے حضرت عبداللہ عمرؒ کی خانقاہ مین وارد ہوئے ایک
شخص نے آپ کو پہچانا پھر تو لوگون نے آکے آپ کو گھیر لیا اور بزرگون نے سفارش کی
کہ آپ درس فرمائین آپ نے قبول نہ فرمایا اور فرمایا کہ درس و مناظرہ کرنا ممکن نہین سمجھے

پھر لوگوں نے بہت اصرار کیا کہ آپ وعظ فرمائیے اور منبر لاکر بچھایا آپ جب منبر پر چڑھے تو
آپ نے داہنی طرف اشارہ کرکے فرمایا اللہ اکبر اور بائیں طرف اشارہ کرکے فرمایا وَاللّٰهُ
خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی پھر قبلے کی طرف منھ کرکے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَکْبَرُ یہ آپ کا فرمانا تھا کہ ایک عجیب
حالت پیدا ہوئی خلق ایکبارگی از خود رفتہ ہو گئی اور شور و غوغا بلند ہوا اور کتنے ہی شخص تو
مرگئے کہ انکے جنازے اٹھائے گئے آپ اس شور و غوغا میں منبر سے اتر کر کسی طرف کو روانہ
ہوگئے بہتیرا آپ کو تلاش کیا پر نہ ملے آپ وہاں سے مرو کو آئے اور پھر مرو سے نیشاپور میں
تشریف لائے نقل ہے کہ ایک درویش نے بیان کیا ہے کہ میں ایک روز شیخ کی مجلس میں حاضر
ہوا دیکھا کہ آپ دستار طبری باندھے ہیں یہ دیکھکر میرا دل للچایا تب شیخ سے سوال کیا کہ توکل
کیا ہے آپ نے فرمایا یہ ہے کہ مردوں کی دستار کی آرزو اپنے دل سے دور کرے اور دستار
اتار کر میرے آگے پھینکدی آپ نے فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ میں مرو میں بیمار ہوا میرا دل چاہا کہ
نیشاپور کو جاؤں ایک ہاتف نے آواز دی کہ تو اسوقت اس شہر سے باہر نہیں جا سکتا ہے
کیونکہ جنوں کی ایک جماعت کو تیرا کلام پسند آیا ہے اور وہ تیری مجلس میں حاضر ہوتی ہے تب
مجھکو انکے واسطے یہاں قیام کرنا چاہیے نقل ہے کہ جب مجلس کے درمیان کوئی ایسی چیز
واقع ہوتی کہ لوگ اسکی طرف متوجہ ہوتے آپ فرماتے کہ یہ حق تعالیٰ کی غیرت سے ہے کہ
چاہتا ہے کہ جو چیز کہ جاری ہے وہ نہ جاری رہے نقل ہے کہ ایک روز آپ منبر پر چڑھے آدمی کی
برائی بیان فرماتے تھے کہ انسان ظلوم اور جہول اور متکبر اور حسود ہے اور اسی قسم کی
بہت ظالم ۱۲ بسبب نادانی ۱۲ خود بین ۱۲ حسد کرنیوالا ۱۲
باتوں کو اختیار کرتا ہے ایک درویش نے اعتراض کیا کہ باوصف ان تمام صفات ذمیمہ کے
محل دوستی بھی تو وہی ہے آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ یعنے خدا تعالیٰ انکو
دوست رکھتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں نقل ہے کہ ایک روز آپ منبر پر
فرماتے تھے اللہ اللہ اللہ ایک شخص نے کہا خواجہ خدا کیا ہے آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا
اسنے کہا جب آپ اسکو جانتے ہی نہیں ہیں تو پھر اسکا نام کیوں لیتے ہیں آپ نے فرمایا

اگر یہ دکھون تو پھر کیا کہون۔ نقل ہے کہ ایک مرد فقاعی یعنی بوزہ فروش تھا (فقاع ایک قسم
کی شراب ہے جسمین نشہ نہین ہوتا چانولون سے بنتی ہے) درویشون کے کھانا کھانے کے وقت
حضرت شیخ کی خانقاہ مین آتا اور بہت سی پیالیان جارکی لاتا اور درویشون کے ساتھ کھانے
مین شریک ہوتا بعد کو اگر کچھ بچ رہتا تو اُٹھا لیجاتا ایک روز حضرت شیخ کی زبان پر گذرا کہ وہ جوانمرد
فقاعی صاحب باطن ہو اُسی رات کو حضرت شیخ رح نے خواب مین دیکھا کہ ایک بہت اونچا محل ہے اور
بزرگان دین اُسکے بالاخانے مین جمع ہین شیخ فرماتے ہین کہ مینے ہرچند چاہا کہ اوپر جاؤن لیکن
نہ جا سکا اتنے مین مینے کیا دیکھا کہ وہی فقاعی آیا اور کہا کہ شیخ رح مجھے ہاتھ دیجیے کیونکہ یہ وہ راہ
ہے کہ اسمین شیر مرد گوڑیون کے پیچھے ہین اور یہ کہکر اُسنے مجھکو اوپر لے لیا دوسرے روز
شیخ رح منبر پر تھے کہ وہ فقاعی دروازہ سے داخل ہوا۔ شیخ رح نے فرمایا اُسکو راہ دو کیونکہ اگر وہ کل
ہماری مدد نکرتا ہم درماندہ ہوتے پھر فقاعی نے کہا کہ ای شیخ رح ہم تو ہر رات کو وہان ہوتے
ہین آپ کہ ایک رات وہان گئے مجھکو لوگون کے روبرو رسوا کرتے ہین۔ نقل ہے کہ ایک
شخص نے آکر عرض کی کہ مین راہ دور سے آپ کی زیارت کو آیا ہون آپ نے فرمایا یہ قطع مسافت
معتبر نہین اپنے نفس سے ایک قدم جُدا ہو کہ جملہ مقاصد حاصل ہون۔ نقل ہے کہ ایک بار
ایک شخص نے شیطان کے وسوسون کی شکایت کی آپنے فرمایا کہ دُنیا کے تعلق کا درخت اپنے
دل سے بالکل اُکھاڑ ڈال تاکہ چڑیان اُسپر نہ بیٹھین کیونکہ جب تک کہ دُنیا کے تعلق کا درخت
اُگا ہے اور اُسکی محبت کی شاخین پھیلی ہین شیطان کی چڑیون سے بچنا محال ہے۔ بچنا تو
اسیطرح ہو سکتا ہے کہ اُسکو جڑ سے اُکھاڑ ڈال۔ نقل ہے کہ ایک سوداگر آپ کا مُرید تھا ایکبار
وہ بیمار پڑا آپ اُسکی بیمار پُرسی کو گئے پوچھا کہ بیماری کا سبب کیا ہوا اُسنے کہا کہ مین آدھی
رات کو وضو کے ارادے سے اُٹھا کہ وضو کرکے نماز تہجد پڑھون کہ میری پیٹھ مین چک آگئی
اور سخت درد پیدا ہوا اور اُسکی شدت سے بخار بھی آگیا حضرت شیخ رح یہ سُنکر ناخوش ہوئے
اور فرمایا کہ تجھکو اس فضولی کے ساتھ کیا کام کہ نماز تہجد کی ادا کرے ارے سادہ لوح اس مُردار

دُنیا کی خواہش کو اپنے دل سے دور کر کہ تیرے حق مین بھلا ہے اور اگر تو اسکی خواہش کو دور
نکریگا بیشک کمر کے درد مین مبتلا ہوگا فرض کر کہ کسی کے سر مین درد ہو اور وہ پانو کو لیپ
لگاوے آرام حاصل کریگا ہرگز نہین یا کسی کا ہاتھ ناپاک ہو جاوے اور وہ آستین کو پاک
کرے ہاتھ پاک ہو جاویگا ہرگز نہین۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ اپنے ایک مُرید کے گھر گئے
کہ مدت سے آپ کا منتظر تھا جب آپ تشریف لے گئے تو اُسنے کہا کہ حضرت آپ کب تک تشریف
لیجائینگے آپ نے فرمایا ای بیچارے ابھی ملاقات سے آسودگی نہین ہوئی ہے کہ تو نے جُدائی
کی آواز بلند کی۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک صوفی آپ کے روبرو بیٹھا تھا ناگاہ اُسکو چھینک
آئی آپ نے فرمایا یرحمک ربک صوفی فی الفور جوتی پہنکر جانے کو تیار ہوا لوگون نے کہا
تو کیون جاتا ہے اُسنے کہا کہ شیخ کی زبان میرے حق مین رحمت سے کُشادہ ہوئی جو مقصد تھا
وہ حاصل ہوا اب آیندہ مین ٹھہر کر کیا لونگا بس یہ کہا اور راہی ہوا۔ نقل ہے کہ ایک روز
آپ ایک نیا نہایت عمدہ مُرقع پہنے بیٹھے تھے حضرت شیخ ابوالحسن نوری جو عاقل دیوانون
سے تھے خانقاہ مین آئے ایک پھٹا گرد آلود پوستین پہنے تھے آپ نے خوش طبعی سے پوچھا
کہ ابوالحسن آپ نے یہ پوستین کتنے کو خریدا ہے یہ سُنکر شیخ ابوالحسن نے ایک نعرہ مارا اور
کہا کہ حضرت آپ رعنائی مت کیجیے کیونکہ مینے اس پوستین کو تمامی دُنیا کی عوض
خریدا ہے اور اگر ساری بہشت اسکے عوض ملے تو بھی نہ بیچونگا آپ نے یہ سُنکر سر آگے
جھکا لیا اور زار زار روئے اور ایسا فرمایا کہ آیندہ مین کسی درویش کے ساتھ خوش طبعی
نکرونگا۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک روز ایک درویش خانقاہ مین آیا اور کہنے لگا کہ
ایک کونا خانقاہ کا میرے لیے خالی کر دو تاکہ مین اُسمین مر رہون مینے یہ سُنکر ایک گھر اُسکے
لیے خالی کرا دیا وہ اُسمین گیا اور ایک گوشے کی طرف تکنے لگا اور اللہ اللہ کہنے لگا۔ آپ
فرماتے ہین کہ مین پوشیدہ اُسکو دیکھنے لگا اُسنے کہا ای ابو علی دقاق مجھکو پراگندہ خاطر
مت کیجیے مین یہ سُنکر لوٹ آیا اور وہ اُسی طرح اللہ اللہ کرتا رہا یہان تک کہ جان بحق ہوا

مینے آدمی کو بھیجا کہ کفن اور غسال کو لاوے جب اندر جاکر دیکھا تو اُسکا کہین نشان نہ پایا مین حیران
ہوا اور مینے کہا خداوندا تو نے ایسے شخص کو مجھے دکھایا کہ مینے اُسکو دیکھا اور وہ مرگیا اور گم ہوگیا
یہ تو بتا کہ وہ کہان گیا ہاتف نے آواز دی کہ کیا ڈھونڈھتا ہی ایسے شخص کو کہ جسکو ملک الموت
نے ڈھونڈھا اور نہ پایا حورون نے ڈھونڈھا نہ پایا فرشتون نے تلاش کی سُراغ نہ ملا مینے
کہا خداوندا آخر وہ کہان گیا آواز آئی کہ فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ۔ نقل ہے
کہ آپ نے فرمایا کہ مینے ایک مرتبہ ایک پیر کو ایک ویران مسجد مین دیکھا کہ اس کثرت سے
خون رُو رہا ہے کہ تمامی فرش مسجد کا خون آلودہ ہی مینے کہا اے پیر اپنے حال پر رحم کر اُسنے کہا
اے جوانمرد کیا کہون میری طاقت اُسکے دیدار کی آرزو مین طاق ہی پھر اُس پیر نے ایک
حکایت کہی کہ ایک آقا نے اپنے غلام پر غصہ کیا اور اُس سے ناخوش ہوا پھر سفارش کرنے والے
کی سفارش سے اُسکی خطا معاف کردی لیکن غلام برابر روئے جاتا تھا سفارش کرنے والے
نے پوچھا کہ اب تو کیون روتا ہے اب تو تیری خطا معاف ہوگئی غلام یہ سُنکر چپکا ہو رہا
مگر اُسکے آقا نے کہا کہ اب وہ میری رضامندی کا خواہان ہے کیونکہ جانتا ہے کہ اُسکو
مجھسے چارہ نہین ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز ایک جوان آپ کی خانقاہ مین آیا اور سوال
کیا کہ اگر کسی دل مین گناہ کا خیال گذرے تو طہارت کے لیے کچھ نقصان رکھتا ہی آپ یہ سُنکر
رو دیے اور مُریدون سے فرمایا کہ تم اِسکا جواب دو زین الاسلامؒ کہتے ہین کہ میرے دل مین
آیا کہ مین جواب دون کہ ظاہری طہارت کو کوئی نقصان نہین پہونچاتا ہان البتہ طہارتِ
باطن ٹوٹ جاتی ہے لیکن مین مرشد کی شرم کے مارے خاموش رہا۔ نقل ہے آپ نے
فرمایا کہ میری آنکھ مین درد ہوا اور یہ شدت ہوئی کہ مُدت تک مین بیقرار رہا اور روتا جاتا رہا
ناگاہ میری آنکھ لگ گئی مینے ایک آواز سُنی کہ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ پھر جو مین جاگا تو
آنکھ مین درد مطلق نہ تھا اور پھر کبھی میری آنکھ مین درد نہوا۔ نقل ہے کہ آپ نے
فرمایا کہ ایک مرتبہ مین بیابان مین راستہ بھول گیا پندرہ روز تک اِدھر اُدھر مارا مارا پھرا

بعد اسکے تین راہ کے سرے پر پہونچا ایک لشکری ملا اسنے مجھے شربت دیا مینے پیا اُس
شربت کا پینا تھا کہ وہ تاریکی اور زبان کاری میرے دل پر غالب ہوئی کہ تیس برس ہو گئے
ہیں لیکن ابھی تک کچھ باقی ہے۔ نقل ہے کہ آپکے مریدون مین بعضے توانا تھے اور بعضے
ناتوان - آپ جاڑے مین جو توانا تھے اور اپنی قوت پر نظر رکھتے تھے اُنکو فرماتے کہ
ٹھنڈے پانی سے نہاؤ اور جو کہ ناتوان اور نازک مزاج تھے اُنپر رحم فرماکر یہ حکم اُنکو دیتے
اور فرمایا کرتے ہر شخص سے محنت و مشقت اُسکی طاقت کے موافق لینی چاہیے اور فرماتے
جو کہ تُعالی کرنی چاہتا ہو اسکو بہت برتنون اور ہانڈیون وغیرہ کی ضرورت ہو لیکن جو کہ
گھر کے ایک گوشہ مین بیٹھا رہنا چاہے اُسکے واسطے تھوڑا اسباب کافی ہو یعنے علم اگر
خلق کی نمایش اور مال و مرتبہ حاصل کرنے اور نام آوری کے لیے ہو تو بہت سا سیکھنا چاہیے
اور اگر صرف اسلیے ہے کہ آخرت کا توشہ حاصل ہو تو بس اسقدر کافی ہے کہ عبودیت کی
شرائط معلوم ہو جاوین اور انپر عمل کرے اور مقصود اصلی علم سے عمل ہے اور تواضع -
نقل ہے کہ ایک مرتبہ شہر مرو مین آپ کو دعوت مین بلایا تھا آپ تشریف لیجار ہے تھے
ایک بڑھیا عورت راہ مین ملی کہتی تھی اے خدا بزرگ تو نے یہ تو فقر و فاقہ مجھکو عطا کیا
اور اُسپر اس کثرت سے لڑکے بالے مجھکو دیے ذرا یہ تو فرما کہ اسمین کیا حکمت ہے کہ تو نے میرے
ساتھ ایسا معاملہ کیا ہے آپ یہ سنتے ہوئے چپکے چلے گئے جب دعوت کے مقام پر پہونچے تو
فرمایا کہ ایک کھانے کا طباق بھر کر لاؤ جسنے دعوت کی تھی یہ سنکر بہت خوش ہوا کہ آپ گھر
لیجاوینگے اور وہان کھاوینگے حالانکہ آپکے نہ گھر تھا نہ بال بچے - جب طباق کھانے کا بھر کر
لائے تو آپ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُسکو اپنے سر پر دھر کر اُس بڑھیا کے دروازہ پر لے گئے
اور وہ طباق اُسکے حوالے کیا ذرا غور کرنے کا مقام ہو کہ کیا عاجزی اور فروتنی تھی - نقل ہے
کہ ایک روز آپ فرماتے تھے کہ اگر کل قیامت کو حق تعالیٰ مجھے دوزخ مین بھیجے اور کفار
مجھکو طعنہ دے کر کہیں کہ تمھ سے پیر جی تم مین اور ہم مین کیا فرق ہے تو مین کیا جواب دونگا جواب دینا چاہیے

اِس سے کیا پروا کہ دوزخ مقام ہو یا بہشت۔ لیکن جناب باری کا طریقہ یوں جاری ہو شعر عربی
فلما اضاء الصبح فرق بیننا ٭ واے نعیم لایکدرہ الدھر ٭ عجب وہ ہو کہ باوجود اِن باتوں کے
آپ فرماتے تھے کہ اگر میں جان جاتا کہ قیامت کے روز کوئی قدم میرے قدم کے علاوہ ہوگا تو
میں ہر چیز سے کہ بننے کی ہو روگردانی کرتا لیکن یہ ممکن ہے کہ اُسوقت میں کہ آپ نے یوں
فرمایا ہو آپ محو عبودیت ہوں اور اِسوقت میں غرق ربوبیت ہوں جیسا کہ نقل ہے
کہ ایک مرتبہ عید کے روز بہت لوگ عیدگاہ میں جمع تھے آپکے دل میں ایکبارگی کچھ ولولہ اُٹھا اور
آپ یوں فرمانے لگے اے خداے بزرگ تیری عزت کی قسم ہے اگر مجھے اِس بات پر آگاہی ہو جاوے
کہ کل قیامت کے روز مجھ سے آگے کوئی تیرے دیدار سے مشرف ہوگا تو اُسیوقت بلا تامل میری
جان بدن سے پرواز کر جاوے شاید کہ اِس سے آپ کی مُراد یہ ہو کہ چونکہ وہاں زمان نہ ہوگا
آگے اور پیچھے دیکھنا بھی نہوگا۔ اور اِس کلام کی شرح خود اُسی میں ہے۔ لیس عند اللہ
صباح ولا مساء۔ اور آپ کے کلمات بزرگ و عالی میں آپ نے فرمایا ہو۔ خبردار کبھی کسی مخلوق
سے اپنی ذات کے لیے دشمنی نکرنا کیونکہ اُسوقت تو نے دعویٰ کیا ہوگا اِسلیے کہ تو تو اُسی
کی مِلک ہو تو اپنی مِلک نہیں ہے اور اگر تو اپنی ملکیت کا دعوی دار ہے تو پھر بہت اکر
خداے تعالے تیرا کون ہو پس تجھے لازم ہو کہ اپنے آپ کو خدا کی مُلک سمجھکر اپنا کام اُسی کے
سپرد کرتا کہ وہ خود اپنی مِلک کا دعویدار بنے اور فرمایا کہ اِسطرح رہ کہ گویا تو مرگیا ہو اور مرے
پر بھی تین روز گذر گئے ہیں اور فرمایا جو کوئی کہ معشوق کے گھر کی جھاڑو اپنے آپ کو
نہیں کر سکتا وہ عاشق نہیں ہے اور فرمایا جو کہ حق تعالی کے سوا اور کسی سے اُلفت و
محبت رکھتا ہو اُسکے اُنس کا حال خداے تعالی کے ساتھ ضعیف و بے اعتبار ہو اور فرمایا
کہ حق تعالی کے ذکر کے سوا اور گفتگو کرتا ہو اُسکی وہ گفتگو لغو و بیفائدہ ہو اور فرمایا
جو شخص کہ پیر کی مخالفت کا ارادہ کرتا ہو وہ طریقت سے خارج ہو جاتا ہے اور اُسکا
حق پیر سے کٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی جگہ میں پیر کے ساتھ بسر کیوں نہ کرتا ہو اور

فرمایا جو شخص کہ صحبت مین پیر کی رہ کر دل مین پیر کے افعال و اقوال پر اعتراض کرتا ہو
پیر کی صحبت کے فوائد سے بے نصیب رہتا ہی جب تک کہ اُن اعتراضات سے توبہ نکرے یا اُسکا
تاوان نہ بھرے اگرچہ یہ کہتے ہین کہ پیر کی نافرمانی کرنے سے توبہ قبول نہین ہوتی۔
اور فرمایا بے ادبی مردودی کا پھل دیتی ہی اور فرمایا جو کہ بادشاہون کے حضور مین
بے ادبی کرتا ہے مصاحبت کے دربانی کے درجے پر جاتا ہی اور اگر وہان بھی بے ادبی
کرے تو دربانی سے ساروانی کے درجے کو پہونچتا ہی اور فرمایا جو کہ بادشاہون سے
بے ادبی کے ساتھہ گفتگو کرتا ہی بہت جلد اپنی نادانی کی سزا اپنے قتل ہوتا ہی اور فرمایا
دیکھو بغیر اُستاد اور پیر کے سلوک اور طریقت حق تعالےٰ کے ساتھہ نہایت کو نہین پہونچتی
اور جسنے کہ ابتداء حال مین کسی اُستاد یا پیر کی پیروی نہین کی محروم رہا جب تک کہ
کسی شیخ کا معتقدی و پیرو نہوا پس ضرور ہے کہ ایک راہبر کو ڈھونڈھے تاکہ بآسانی اُسکو
طریقت اور مجاہدے مین دسترس حاصل ہو اور فرمایا خدمت اور بندگی درگاہ ہی تک ہو
دیکھو مشاہدے کے پہونچنے پر رعب و داب کے ساتھہ مشاہدہ ہی اُسکے بعد قربت کے غلبے سے
افسردگی ہے پہر فنا ہے اپنی صفات سے بالکل غیبت مین۔ اور یہی وجہ ہی کہ آخر مین
مشائخون کے حالات ریاضت اور مجاہدے سے مُبدّل بسکون ہوتے ہین اور اُنکا ظاہر حال
پہلے طریقے سے بالکل ہی بدل جاتا ہی اور فرمایا اگر مرید آغاز حال مین ہم و غم سے تنہا
رہتا ہی تو آخر حال مین ہمت سے مُعطّل و بیکار رہتا ہی اور ہمّ یہ ہی کہ اپنے ظاہر کو عبادت
مین مشغول کرے۔ اور ہمت یہ ہے کہ اپنی باطن کو مراقبے سے جمع کرے اور فرمایا کہ طلب کی
خوشی وجدان و دریافت کی خوشی سے بڑھکر ہی اسلیے کہ وجدان کی خوشی جان کے خطرے
کو شامل ہے اور طلب مین امید وصال ہی اور فرمایا وصال کسی علّت اور جنبہ و جہد و ریاضت پر
نہین بلکہ سرشتی ہی جیسا کہ فرمایا ہی جناب عزّ و جلّ نے ہم اُن سب کو دوست رکھتے ہین اور
وہ سب ہمکو دوست رکھتے ہین۔ اور اس مقام پر ذکر عبادت و طاعت و علّت کا نہین فرمایا

بلکہ حضرت محبت کا ذکر فرمایا ہو اور فرمایا ہماری آج کے روز کی مصیبت کل قیامت کی اہل دوزخ کی مصیبت سے بڑھکر ہے اسلیئے کہ کل قیامت کو اہل دوزخ کا ثواب فوت ہوگا اور ہمارا آج کے روز نقد وقت حق تعالیٰ کی خدمت کے مشاہدہ کا فوت ہورہا ہے ابھی تو ہی فرق کرلے اِن دونوں مصیبتوں کے درمیان۔ اور فرمایا جو کہ حرام کو ترک کریگا دوزخ سے نجات پاویگا اور جو کہ شبہے سے دست بردار ہوگا بہشت مین داخل ہوگا اور جو کہ زیادتی سے باز رہیگا حق تعالیٰ سے واصل ہوگا اور فرمایا کوئی اِس مرتبے کو جوانمردی سے نہین پہونچ سکتا اور جو کوئی کہ اس مرتبے کو پہونچ جاوے جوانمردی ہے اِس سے خلاص نہین پاسکتا اور فرمایا دمبدم بندون پر جو شئے کہ بے طلب وارد ہوتی ہے حق تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے کہ اُس سے روح کو روشنی حاصل ہوتی ہے اور فرمایا کہ اگر بندہ نے اپنی تمام عمر مین ایک دم حق تعالیٰ کے امر کے خلاف کیا ہوگا جبکہ اُسکو بہشت کے محلات مین مقام دینگے اور جسوقت کہ حسرت اُس نفس کی اُسپر ظاہر کرینگے وہ بہشت اُسپر دوزخ ہوگی اور اگر کسی نے ساری عمر مین ایک دم صدق کے ساتھ جناب باری تعالیٰ کی عبودیت کی ہوگی اگر وہ دوزخ مین بھی ڈالا گیا ہوگا پر جسوقت کہ اُس ایک نفس کو اُسپر ظاہر کرینگے آگ سرد ہوجاویگی اور دوزخ اُسپر بہشت بنجاویگی اور فرمایا جو کہ حاضر ہے اگر کوئی چیز اپنے واسطے اختیار کریگا اُس سے اُسکا مطالبہ کرینگے۔ اور جو کہ غائب ہے اگر اختیار کرے گا پرسش نہوگی اور فرمایا اگر عذاب کرے قدرت کا اظہار ہووے اور اگر بخشدیوے رحمت کا اظہار ہووے اور فرمایا بدبخت وہ ہے کہ آخرت کو دُنیا کے عوض بیچے اور فرمایا جو کہ یہ آیت سُنے کہ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا کسطرح جان ہارنے مین بخیلی کرسکتا ہے۔ اور فرمایا اِيَّاكَ نَعْبُدُ کو نگاہ رکھنا شریعت ہے اور اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ امر حقیقی ہے اور فرمایا جبکہ حق تعالےٰ نے تمھاری تنون کو خرید لیا اور وہ بہشت ہے پس تمکو لازم ہے کہ دوسرے کے ہاتھ اپنے آپ کو مت بیچو کیونکہ یہ بیع ناجائز ہے اور دوسرے کے ساتھ معاملے مین کچھ نفع نہوگا اور فرمایا تین مرتبے ہین ایک سوال دوسرے دعا تیسرے ثنا سوال دُنیا کے

طالب کے لیے ہو اور دعا عاقبت کے خواہان کے لیے ہو اور شناء مولی کے طلبگار کے لیے ہو
اور فرمایا سخاوت کے مرتبے تین ہین- اول سخا دوم جود سوم ایثار جو کہ اپنے نفس پر
حق تعالے کو قبول کرے وہ صاحب سخا ہو اور جو کہ اپنے دل پر حق تعالی کو قبول کرے صاحب جود ہے
اور جو کہ اپنی جان پر حق تعالے کو قبول کرے صاحب ایثار ہے اور فرمایا جو کہ حق کے کہنے
سے خاموش ہے وہ ایک گونگا شیطان ہو اور فرمایا اللہ تعالے تمکو توفیق دے کہ تم
بادشاہون کی صحبت سے علیحدہ رہو کیونکہ انکی راے لڑکون کی راے کے مثل ہوتی ہو اور انکی
صولت شیرون کی صولت کے مثل ہوتی ہو اور فرمایا بادشاہون کا شیوہ ایسا ہو کہ انکے ساتھ
صحبت کی طاقت نہین ہے اور انسے چارہ اور صبر نہین ہے اور فرمایا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ
کے معنے پناہ چاہنا ہے فراق اور قطعیت سے اور فرمایا تو انگرون کی تواضع درویشون
کے لیے دیانت ہے اور درویشون کی تواضع تو انگرون کے لیے خیانت ہے اور فرمایا
جب کہ ملائکہ طالب علم کے لیے پر بچھاتے ہین اگر کوئی طالب معلوم ہووے خیال کرنے کا
مقام ہے کہ اُسکے ساتھ کیا معاملہ کرینگے اور فرمایا جب علم کی طلب فرض ہے معلوم کی طلب
عین فرض ہووے اور فرمایا مرید وہ ہو کہ نہ ہووے اور کوئی مراد اور ہواے نفس کا
طالب نہووے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج سے واپس آئے اُسکے بعد کبھی نہ سوئے
اس لیے کہ تمامی دل ہوگئے تھے اور فرمایا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو
فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا ہو کہ تجھے قربان کرون تو اُنکے بیٹے نے کہا آبا جان اگر
آپ نہ سوتے تو یہ خواب نہ دیکھتے اور فرمایا دیدار خدا کا دنیا مین اسرار سے ہو اور آخرت
مین ابصار سے- نقل ہے کہ ایک روز آپ استدراج کا بیان فرماتے تھے ایک شخص نے
سوال کیا کہ استدراج کیا ہو آپ نے کہا تو نے نہین سنا کہ فلان شخص نے مدینے مین فلان کا
گلا گھونٹا تھا- نقل ہے کہ آخری عمر مین اسقدر درد آپ کے جسم مین پیدا ہوا کہ آپ ہر شام
کے وقت گھر کے کوٹھے پر تشریف لیجاتے کہ اب آپ کی قبر کے برابر ہے اور اُسکو بیت الفتوح

کہتے ہین اور اُس کو تھے پر سے مُنھ آفتاب کی طرف کر کے فرماتے ای سرگردان مملکت
آج تو کس طرح تھا اور تو نے ملک اور ملکوت مین کس طرح گردش کی یہ تو بتا کر تو نے کسی جگہ مین
کوئی دیدار کا مشتاق و شیدا مجھسا بھی پایا یا کسی جگہ مین اس واقعے سے پریشان اور راگندہ
ہونے والون کی کچھ خبر پائی غرض آپ جب تک آفتاب غروب ہوتا اسی قسم کے کلمات فرماتے
رہتے جب آفتاب غروب ہوجاتا اُتر آتے۔ نقل ہے کہ آخری عمر مین آپ کا کلام ایسا بلند ہوا
کہ لوگون کی سمجھ اُسکے سمجھنے سے قاصر تھی اور آپکے کلام کے سننے کی طاقت نرکھتے تھے جب آپ
کسی مجلس مین وعظ فرماتے سترہ اٹھارہ آدمیون سے زیادہ نہوتے چنانچہ عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہین کہ جب سے ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کا کلام بلند و عالی ہوا اُسکی مجلس خلق سے خالی ہوئی۔
نقل ہے کہ آپ اوّل غلبات مین ایسا حال رکھتے تھے کہ ہمیشہ فرماتے خداوندا مجھے ایک
چیونٹی کے کار مین کر اور ایک پتی خشک گھانس کی خیال فرما اور بخشدے اور فرماتے
خداوندا تُ مجھے رسوا نہ کیجیے گا کیونکہ مینے منبر پر چڑھ چڑھ کر اس گنہگار مخلوق کے روبرو بہت کچھ
تجھ سے لاف و ڈینگ ماری ہے اور اگر تجھے یہی منظور ہے کہ مجھے رسوا کرے تو ان اہل مجلس کے
روبرو تو رسوا مت کرنا بلکہ صوفیون کے مرقع مین کہ ایک ہاتھ مین عصا ہو اور ایک ہاتھ مین
چھاگل دوزخ کے وادی کی طرف بھیجدینا کیونکہ مین صوفیون کے لباس کو بہت پسند
کرتا رہا ہون۔ تاکہ مین وہان ہمیشہ تیری جدائی کا اہو بیون اور اُس وادی مین ہمیشہ جدائی
کے درد کا ماتم کرون اور فرماتے ای خداوندا ہمنے تو اس عالم مین اپنے نامۂ اعمال کو گناہون
سے سیاہ کیا ہے اور تو نے ہماری سیاہ بالون کو اس عالم مین سفید کیا ہے بس اسے خالق
سیاہ و سفید اپنی رحمت اور فضل سے ہماری سیاہ کیے کو اپنے سفید کیے کے کام مین کر اور
فرماتے ای خداوندا جو کہ فی الحقیقت تجھکو جان جاوے کبھی تیری طلب سے باز نرہیے۔ اگرچہ
اُسکو یہ یقین کیون نہو جاوے کہ ہرگز تجھکو نہ پاویگا اور فرماتے خداوندا مینے مان لیا
کہ تو اپنے فضل و رحمت سے مجھے بہشت عطا کرے اور بڑے درجے کو مجھے پہونچا دے

لیکن وہ حسرت کہ مینے تیری بندگی مین تقصیر کی ہو اور مین اس سے بہتر ہو سکتا تھا پر نہوا کبھی مجھ سے جدا نہو گی۔ نقل ہے کہ حضرت شیخ ابو القاسم قشیریؒ نے آپ کو وفات کے بعد خواب مین دیکھا پوچھا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا مجھپر رحم فرمایا اور ہر گناہ کہ مینے اُسپر اقرار کیا بخشدیا سوا ایک گناہ کے کہ مجھے اُس سے اقرار کرتے شرم آئی اور اُسکے سبب سے مجھے اسقدر پسینا آیا کہ تمامی گوشت میری چہرے کا اُتر گیا اور وہ گناہ یہ ہی کہ مینے لڑکپن مین ایک لڑکے کو شہوت کی نظر سے دیکھا تھا اور میری آنکھون مین وہ پسندیدہ آیا تھا ایک بار ایک اور شخص نے آپ کو خواب مین دیکھا کہ آپ بہت بیقرار تھے اور زار زار روتے تھے پوچھا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے شاید کہ آپ چاہتے ہین کہ آپ پھر دنیا مین لوٹ کر آوین آپ نے فرمایا ہان لیکن نہ اپنی بہتری کے واسطے بلکہ اسلیے چاہتا ہون کہ کمر باندھون اور ہر ایک کا دروازہ کھٹکھٹاؤن اور کہون کہ غفلت سے جاگو کیونکہ تم نہین جانتے ہو کہ تم کس سے بچھڑے جاتے ہو اسوقت ہوشیار رہو تاکہ ہمیشہ کی حسرت مین مبتلا نہو۔ اسی طرح ایک اور نے آپ کو خواب مین دیکھا اور حال پوچھا آپ نے فرمایا کہ اوّلاً ہر عمل کہ نیک و بد مینے کیا تھا ذرہ ذرہ میرے روبرو گنا پھر کہ وہ کُل مجھپر معاف فرمائی اور مجھکو مغفرت کے سایے مین رکھا۔ رحمۃ اللہ علیہ

ستاسیٔ باب حضرت ابو علی محمد بن عبد الوہاب الثقفی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ اسرار آلہی کے پرورش یافتہ وہ انوار خدائی سے خوگرد شتہ وہ تقویٰ کے مفتی وہ معنی کے مہدی و راہ یافتہ وہ ولی صفی حضرت شیخ ابو علی ثقفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے امام اور زمانے کے عزیز تھے اور صحبت یافتہ حضرت ابو حفصؒ اور حمدونؒ کے تھے اور نیشاپور مین شیخ وقت تھے اور ظاہری اور باطنی علوم مین کمال رکھتے تھے اور فتویٰ اور علوم احادیث مین اپنے زمانے کے علماء کے پیشوا تھے۔ آپ سب سے دست بردار ہوتے

اور اہل تصوف کے علم مین مشغول ہوئے یہی وجہ ہی کہ درمیان صوفیون کے شمار مین آئے بڑی
شان رکھتے تھے اور کلمات نہایت بلند بڑے درجے کے حکیم تھے شہر نیشاپور مین ۳۵۸ھ ہجری مین
راہی ملک بقا ہوئے۔ نقل ہے کہ آپ کے ہمسایے مین ایک کبوتر باز کبوتر اڑایا کرتا تھا
ایک روز وہ ایک کبوتر کے کنکر مارتا تھا آپ کی پیشانی پر آ لگا۔ خون بہنے لگا آپ کے مرید یہ واقعہ
دیکھکر کہنے لگے کہ حاکم کے پاس چلکر نالش کرنی چاہیے تاکہ یہ فتنہ بالکل رفع ہو جاوے آپ نے
ایک مرید کو اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ دیکھو ایک چھڑی اس درخت سے توڑ کر اس کبوتر باز کو دے آؤ اور
کہ آیندہ کبوتر کو اس چھڑی سے ہنکایا کرے پتھر وغیرہ نہ پھینکے۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مینے
ایک روز دیکھا کہ ایک جنازے کو تین مرد اور ایک عورت اٹھائے ہے جس طرف کہ عورت تھی مین
گیا اور اسیطرح جنازہ لیکر قبرستان مین گیا جب نماز ہو چکی اور دفن کر چکے تو مینے اُنسے پوچھا
کہ تمھاری ہمسایے مین مرد نہ تھے کہ مدد کرتے۔ اُنھون نے کہا ہان۔ لیکن یہ میت مخنث کی تھی
اور اسکو وہ حقیر سمجھتے تھے آپ نے فرمایا کہ یہ سنکر مجھکو رحم آیا اور مینے چند درہم اور تھوڑے سے
گیہون اُنکو دیے۔ مینے اُسی رات کو خواب مین دیکھا کہ ایک شخص آیا کہ اُسکا منہ چاند کے مانند
تھا اور لباس عمدہ پہنے تھا مسکرا کر مجھ سے کہنے لگا مین وہی مخنث ہون چونکہ خلق مجھکو حقیر سمجھتی
تھی حق تعالی نے مجھپر رحم فرمایا۔ آپ کا مقولہ ہی کہ اگر کوئی ساری علم تحصیل کرے اور مشائخون
اور نیکوکارون کی صحبت مین بیٹھے ہرگز مردان خدا کے مراتب کو نہ پہونچیگا جب تک کہ نفس کو
ریاضت نہ دیگا فرمان سی کسی کامل شیخ کے یا امام متقی کے یا مرد نیکوکار ناصح کے۔ اسلیے کہ جسکو کہ
ادب فرماتے ہین اُسکو آداب خدمت کے اور صحبت کے سکھاتے ہین اور منہیات سے منع کرتے ہین
اور اعمال کے عیوب اور آفات سے مطلع کرتے ہین اور نفس کے مکر و فریب اور خود آرائیون سے
اُسکو متنبہ و آگاہ کرتے ہین اور جسکو یہ باتین حاصل نہوئی ہون وہ جملہ اُمور سے غافل
ہوتا ہی پس کسی امر مین اُسکی اقتدا و پیروی کرنا جائز نہین اور فرمایا ایسے شخص سے راستی کی طمع
مت رکھو کہ اُسکو راستی کی تعلیم نہوئی ہو اور ادب کی توقع ایسے شخص سے مت رکھو کہ جسکو ادب

نہ سکھایا ہو اور فرمایا جو کہ مشائخ کی صحبت میں رہ کر خدمت اور ادب کے طریقوں کو نگاہ میں
رکھتا ہو انکی صحبت اور نظر کے فوائد سے اور انکی برکتوں سے اور اُس انوار سے کہ خدا کے فیض سے انکے
دلون پر وارد ہوتے ہیں سب سے بے نصیب رہتا ہے اور فرمایا اور دیکھو سیدھی اور صحیح شاخیں اچھی اصل
و جڑ سے بلند ہوا کرتی ہیں پس جو کہ چاہتا ہے کہ اُسکے افعال و اعمال و کردار صحیح ہوں اور سُنّت
کی پیروی پوری پوری کرے اُس سے کہدو کہ پہلے اخلاص اور صدق دل کو درست کرے کیونکہ
باطن کے خلوص کی درستی سے ظاہری اعمال کی درستی ہوا کرتی ہے اور فرمایا حق تعالیٰ کے واسطے
جو عمل و فعل کرو راستی اور خلوص کے ساتھ کرو اور دیکھو کوئی عمل خالص کرو مگر پوری پوری
سُنّت کی متابعت سے۔ اور فرمایا کہ مرد خدا کو چار خصلتوں سے غافل اور خالی نہ رہنا چاہیے۔
صدق قول۔ صدق عمل۔ صدق مودّت۔ صدق امانت۔ اور فرمایا علم دل کی حیات ہے
کہ نادانی کی تاریکی سے بچاتا ہے اور آنکھ کا نور ہے کہ ظلمت کے اندھیرے کو ہٹاتا ہے اور فرمایا دنیا
کا شغل آفت ہے اور دنیا سے روگردانی حسرت ہے پس عاقل کو چاہیے کہ ہرگز نہ اختیار کرے
ایسی چیز کو کہ جسکا حاصل دونوں جہان میں بجز حسرت اور آفت اور کچھ نہو اور فرمایا افسوس
ایسے شخص کے حال پر کہ جسنے اچھی چیزوں کے عوض ناچیز چیزوں کو خریدا ہو اور ناچیز
چیزوں کے عوض ایسی چیزوں کو کہ سراسر نفع ہوں بیچ ڈالا ہو اور فرمایا ایک وہ وقت
آویگا کہ کسی مومن کو اُسمیں عیش و زندگانی خوش نہوگی جب تک کہ آپکو منافقوں کا ہم صحبت
نہ کریگا۔ نعوذ باللہ منہا۔ واللہ اعلم

اٹھاسی باب حضرت ابو علی احمد محمد الرّودباری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ رنج کشیدۂ مجاہدہ وہ گنج گزیدۂ مشاہدہ وہ کوہ حلم و بُردباری وہ بحر علم و دستگاری حضرت شیخ ابو علی رُودباری
رحمۃ اللہ علیہ طریقت کے سلطان سے تھے اور اہل فتوت اور ظریف ترین پیروں سے تھے اور ہر نوع علم میں اور دریافت

اور معاملت مین اور کرامت اور فراست مین بڑی شان کے شخص تھے آپ کی اصل بغداد سے تھی
اور مصر مین ساکن تھے ہر علم مین کامل تھے اور علم حقیقت مین بڑے ماہر اور بلند تقریر تھے حضرت
شیخ جنیدؒ اور ابوالحسن نوریؒ کے صحبت یافتہ تھے بڑے بڑے شیخون کو آپنے دیکھا تھا اور اُنکی
صحبت مین رہے تھے ۳۲۲ھ ہجری مین شہر مصر مین رحلت فرمائی نقل ہے کہ آپ نے فرمایا
کہ نہ تو اس جماعت (صوفیاء کرام) کا اجتماع وعدے پر ہی اور نہ پراگندہ ہونا اس جماعت کا
مشاورت پر ہے۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ ایک درویش نے وفات کی جب اُسکو دفن کیا تو مینے چاہا
کہ اُسکا چہرہ خاک پر رکھدون شاید کہ حق تعالیٰ اُسپر رحم فرماوے اس ارادے سے جو مین جھکا
دیکھا کہ وہ درویش آنکھین کھولکر مجھسے کہتا ہی آپ مجھے ذلیل کرتے ہین آگے اُسکے کہ اُسنے
مجھکو عزیز کیا ہی مینے کہا یہ تو فرمایئے کہ موت کے بعد زندگانی ہی اُسنے کہا ہان ای ابو علی
خدائے تعالیٰ کے دوست ہمیشہ زندہ ہین اور اگر کل قیامت کو مجھے آبرو حاصل ہوئی تو مین
تیری مدد کرونگا۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا ہی کہ مین مدت تک طہارت کے وسواس کی
بلا مین مبتلا رہا۔ ایک روز مین ایک جگہ مین آفتاب کے نکلنے تک پانی کے درمیان گیارہ بار گیا
اور ہر بار وسوسہ ہوتا رہا یہانتک کہ جب آفتاب نکل آیا تو مجھکو نہایت ہی ملال ہوا
کہ میرا وضو درست نہوا کہ عبادت بطہارت اداکرتا مینے عرض کی خداوندا۔ عافیت۔
ایک ہاتف نے ندا دی کہ عافیت علم مین ہی اور آپنے فرمایا تصوف یہ ہی کہ صوفی اُون کا
لباس پہنے اور نفس کو بلا وجفا کا ذائقہ چکھادے اور دُنیا کو پشت کے پیچھے ڈالے اور جناب
محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت کی پوری پوری متابعت کرے اور فرمایا جو مُرید کہ
پانچ روز کی بھوک پر شکایت کرے اُسکو بازار مین بھیک مانگنے کو بھیجنا چاہیے اور فرمایا
تصوف۔ صفوت قرب ہے بعد کدورت بُعد کے۔ اور فرمایا تصوف۔ دوست کے دروازے پر
معتکف ہوتا ہی اور آستانے پر سر رکھنا اور وہان سے ہرگز نہ ٹلنا اگرچہ سو بار نکالین۔
اور فرمایا تصوف عطائے احرار ہے اور فرمایا خوف ورجا مُرغ کے دو بازو ہین جب مُرغ

ٹھہر جاتا ہو دونوں بازو ٹھہر جاتے ہیں اور جب ایک بازو میں کچھ نقصان آجاتا ہو تو دوسرا
بازو بھی بیکار ہو جاتا ہے آور فرمایا جب مرد دونوں سے رہ جاتا ہو درجۂ شرک میں پڑتا ہے
آور فرمایا خوف کی حقیقت یہ ہو کہ حق تعالیٰ کے مقابلہ میں تو غیر حق سے نہ ڈرے آور فرمایا
محبت یہ ہو کہ تو اپنے آپ کو تھوڑا پاوے محبوب کو سونپ دیوے اور تیری نظر میں تو ہی بالکل حقیر ہے
اور فرمایا توحید دل کی استقامت ہو اثبات کے ساتھ یا مفارقت تعطیل اور انکار کے ساتھ
آور فرمایا سب سے بڑھکر نافع یقین وہ ہو کہ حق تعالےٰ کو تیری نظر میں بزرگ دکھاوے اور جملہ غیر کو
چھوٹا اور حقیر اور نابود دکھاوے اور خوف و رجا کو تیرے دل میں قائم کرے آور فرمایا جمع سر توحید
ہو اور تفرقہ زبان توحید آور فرمایا جو کچھ کہ ظاہر کرتا ہو نعمتوں سے دلیل ہے اس چیز پر کہ باطن
میں رکھتا ہو بے نہایت کرامتوں سے آور فرمایا حق تعالےٰ صاحبان ہمت کو دوست رکھتا ہو
کیونکہ صاحبان ہمت اسکو دوست رکھتے ہیں آور فرمایا ہم اس کار میں اس مقام کو پہونچے
ہیں کہ تلوار کی دھار سے تیز تر ہو اگر کسی طرح کی لغزش واقع ہو تو دوزخ میں گریں۔ اور فرمایا اگر
اُسکا دیدار ہمسے زائل ہووے تو عبودیت کا اسم ہمسے ساقط ہو جاوے یعنے ہم زندہ نہ رہیں آور فرمایا
جس طرح کہ حق تعالیٰ نے فرض کیا ہو ظاہر کرنا معجزوں اور روشن دلیلوں کا انبیا علیہم السّلام پر
اسیطرح فرض کیا ہو پوشیدہ کرنا احوال اور مقامات کا اولیاؤں پر تا کہ اغیار کی آنکھ اسپر نہ پڑے
اور کوئی اُسکو نہ دیکھے اور نہ جانے آور فرمایا جسکی نظر کہ توحید کے طریقے پر پڑتی ہو وہ توحید اسکو
دوزخ کی آگ سے نجات دیتی ہو آور فرمایا جبکہ دل دُنیا کی محبت اور اسکی ریاست سے خالی ہوتا ہے
حکمت پیدا ہوتی ہو آور نفس سے خدمت اور روح سے مکاشفہ ظہور میں آتا ہو اور ان تین چیزوں کے
بعد دیکھنا خدا کی صنعتوں کا اور اسرار دین کا اور حقائق کا حاصل ہوتا ہو آور فرمایا میں اپنی ہوا
کو سماع سے بالکل خلاص پاؤں اُسکی بہت آفتوں سے آور فرمایا آفت تین چیز سے پیدا ہوتی ہے
ایک طبیعت کی بیماری سے دوسرے ایک ہی عادت کو لازم کر لینے سے تیسرے بُری صحبت سے آور فرمایا
طبیعت کی بیماری حرام اور شبہے کے کھانے سے ہوتی ہو آور عادت کی بیماری حرام اور بیجا پر

نظر کرنے اور غیبت سُننے اور کہنے سے اور فساد صحبت خواہش نفسانی کی پیروی سے۔ اور فرمایا بندہ چار نفس سے خالی نہیں یا تو ایسی نعمت کہ موجب شکر ہووے یا ایسی منّت کہ موجب ذکر ہووے یا ایسی محنت کہ موجب صبر ہووے یا ایسی ذلّت کہ موجب استغفار ہووے اور فرمایا ہر چیز کے لیے ایک وضع ظاہر اور دل کا واعظ حیا ہے اور مومن کی افضل حالت حق سے حیا ہے اور فرمایا سماع میں وجد و اسرار کا مکاشفہ ہے محبوب کے مشاہدے سے اور فرمایا صفت اور موصوف کے درمیان ایک طریق ہے پس جو کہ نظر کرتا ہے صفت پر محجوب ہوتا ہے اور جو کہ نظر کرتا ہے موصوف پر فتح وظفر پاتا ہے اور فرمایا قبض اوّل آستانۂ فنا ہے اور بسط اوّل آستانۂ بقا ہے اور فرمایا مُرید وہ ہے کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے اُس کے واسطے چاہا ہے وہ وہی چاہے اور جوانمرد وہ ہے کہ دونوں جہان سے کسی چیز کا طالب نہو بجز حق تعالیٰ کے اور فرمایا نیک مردوں کے لیے بلا میں گرفتار ہونا نالائقوں کی ہمنشینی ہے۔ نقل ہے کہ جب آپ کی وفات نزدیک پہونچی اپنے اپنا سر اپنی بہن صاحبہ کی گود میں رکھا اور آنکھیں کھول دیں اور فرمایا کہ آسمان کے دروازے کھول دیے ہیں اور بہشتوں کو آراستہ کیا ہے اور ہمارے سامنے ظاہر کر رہے ہیں اور فرشتے آواز لگا رہے ہیں کہ ہم تجھکو ایسے مقام پر پہونچا دینگے کہ تیرے دل میں بھی نہ گذرا ہوگا اور بہشت کی حوریں بہشت بچھاور کر رہی ہیں اور ہمارے دیدار کا اشتیاق ظاہر کر رہی ہیں لیکن ہمارا دل یوں کہ رہا ہے کہ بِحَقِّکَ لَا تَنْظُرْ اِلٰی غَیْرِکَ یعنے تجھے تیرے حق کی قسم ہے کہ غیر کی طرف نظر نہ کیجیو۔ ایک بڑی عمر ایک کار کے انتظار میں بسر کی ہے ہم یہ سامان نہیں رکھتے کہ رشوت سے ٹوٹ جاویں پھر آپ نے وفات فرمائی۔ اللہ کی رحمت کاملہ آپ پر نازل ہو آمین

نواسی باب حضرت ابوالحسن علی بن ابراہیم الحصری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ عالم علم ربّانی وہ حاکم حکم روحانی وہ تدردہ قافلۂ عصمت وہ نقطۂ دائرہ حکمت وہ محرم صاحب سرّی

حضرت شیخ ابو الحسن حصری رحمۃ اللہ علیہ عراق کے شیخ تھے اور لسانِ وقت۔ اور احوال و تحقیق و عبارت و اشارت مین کامل تھے اصل آپ کی بصرہ مین تھی لیکن بغداد مین وطن رکھتے تھے اور شہر بغداد مین سنہ ۳۷۱ ہجری مین وفات فرمائی۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ صوفی وہ ہو کہ تمامی موجودات سے علیحدہ ہوا ور حق تعالیٰ سے آرام حاصل کرنیوالا ہو اور اپنے جملہ امور حق تعالیٰ کو سونپے ہوئے ہو اور بس۔ اور جب حق تعالیٰ کو پالیا پھر ضرورت ہی کیا ہو کہ کسی کی جانب رُخ کرے نقل ہے کہ احمد نصر رحمۃ اللہ علیہ کہ آپ کے مُرید تھے ساٹھ موقف کبری ہو چکے تھے اکثر احرام خراسان سے باندھتے تھے ایک بار حرم کے پیرون کے درمیان اُنکی زبان سے ایک ایسا کلمہ صادر ہوا کہ پیرون کے دل کو ناگوار گذرا اُسیوقت اُنکو حرم سے باہر نکال دیا اور فرمایا کہ دو سو اسی بزرگان دین یہان حرم مین موجود ہین تو بیچارہ کون ہو کہ ایسے بزرگون کے روبرو کلام کرے اور آپ نے بھی اسوقت دربان سے ارشاد کیا کہ اگر یہ جوان خراسانی اسکے بعد آنا چاہے تو خبردار اسکو ہرگز میرے سامنے مت آنے دینا جب احمد نصر رحمۃ اللہ علیہ بغداد مین آئے تو حضرت شیخؒ کی ملاقات کو آئے۔ دربان نے کہا کہ شیخ صاحبؒ نے فلان وقت مین فرمایا ہو کہ تجھکو شیخؒ کے روبرو آنے دون جب کہ حضرت احمد نصرؒ نے یہ بات سُنی گر پڑے اور بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے تو وہین درگاہ کے دروازے پر پڑے رہے اور مدت تک وہین رہے اتفاق سے ایک دن شیخؒ صاحب باہر تشریف لائے اور آپ نے اُنکو دیکھکر فرمایا کہ دیکھو اس بے ادبی کا جرمانہ یہی ہو کہ تم روم کو جاؤ اور شہر طرطوس مین ایک سال تک سُوؤرون کو چراؤ اور راتون کو ویرانون مین جا کر نماز مین پڑھو اور برابر ایک سال تک جاگتے رہو تاکہ عزیزون کے دل تمکو قبول کرین حضرت احمد نصرؒ نے یہ سُنکر فرمایا کہ مین فرمان بردار ہون اور ارادہ روم کا کیا۔ ناز کا لباس اُتار کر نیاز کا ٹکڑا باندھا اور جس طرح کہ شیخ صاحبؒ نے اُنکو فرمایا تھا ایک سال تک سُوؤر چرائے اسکے بعد شیخؒ صاحب کی خدمت کا ارادہ کیا جب بغداد مین پہونچے خانقاہ کے دروازے پر آئے آپ فی الفور باہر تشریف لائے اور بغلگیر ہوئے اور فرمایا یا احمدؒ انت

وَلَدِیْ وَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ۔ ای احمد نصر تم میرے بیٹے ہو اور آنکھ کی روشنی ہو حضرت احمد نصر رحمۃ اللہ
علیہ اس قول سے نہایت شاد ہوئے اور ارادہ مکۂ معظمہ کا کیا تا کہ ایک اور حج ادا کرین جب
مکۂ معظمہ مین پہونچے تو مکے کے پیرون نے استقبال کیا اور فرمایا اَنْتَ وَلَدُنَا وَ قُرَّۃُ عَیْنِنَا
اور بہت کچھ نوازش فرمائی۔ نقل ہے کہ آپنے فرمایا ہر کہ مین صبح کی مناجات مین کہا کرتا۔
الٰہی مین تجھ سے ہر حال مین راضی ہون۔ تو بھی مجھ سے راضی ہے۔ ندا آئی کہ ای دروغ گو
اگر تو ہم سے راضی ہوتا تو ہماری رضامندی کی طلب نہ کرتا اور فرمایا مجھے جوانی ہی سے
عادت وظیفہ و وظائف کی تھی اگر کبھی ایک وظیفہ ترک ہوجاتا تو مجھپر عتاب ہوتا اور فرمایا کہ مینے
تمام صاحبدلون کے دل مین نظر کی اپنے دل کو تمام دلون پر فائق پایا اور تمام صاحب
عزتون کی عزت مین نظر کی اپنی عزت کو سب کی عزت پر غالب پایا پھر فرمایا مَنْ کَانَ یُرِیْدُ
الْعِزَّۃَ فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ جَمِیْعًا۔ اور فرمایا ہمارا احوال توحید مین پانچ چیز پر ہے۔ رفع حدث۔
اثبات قدم۔ ہجر اوطان۔ مفارقت احوال۔ نسیان ہے یعنی جو کچھ کہ جانتا ہو فراموش کرے۔
اور جو کچھ کہ نہین جانتا ہو اسکی تلاش مین مشغول ہووے اور بالکل خدا کے ساتھ مشغول
ہووے اور فرمایا اگر بندے کو اسی کی حالت پر چھوڑ دیتے ہین تمامی مخالفت اور عصیان
اس سے ظہور مین آتی ہے اور جبکہ توفیق اور عنایت خدا کی اسکو شامل ہوتی ہو اس سے
تمامی موافقت اور محبت ظہور مین آتی ہو اور فرمایا جب تک کہ انکار کی تلوار سے تو اسم و رسم کا
سر نہ کاٹے گا اور دل کے میدان کو ہر چیز سے کہ معلوم اور معلول ہے ہو خالی نہ کریگا حکمت
کے چشمے تیرے دل کی تہ سے جوش زن ہونگے اور فرمایا جو کہ حقیقت کی چیزون سے دعوی
کرتا ہے شواہد و براہین اسکے اسکو جھوٹا بتاتے ہین اور فرمایا مشاہدے کی حالت مین
ایک ساعت متفکر بیٹھنا ہزار مقبول حجون سے فاضلتر ہے اور فرمایا مینے بعض سے پوچھا
کہ زہد کیا ہے۔ انھون نے کہا ترک کرنا اس چیز کا کہ مرغوب و دلپسند ہو۔ لوگون نے آپ سے
دریافت کیا کہ ملامتی کون لوگ ہین۔ آپنے نعرہ مارا اور فرمایا اگر اس زمانے مین پیغمبر جائز ہوتی

تو ضرور بتا کہ ایک پیغمبر ملا ستیون سے ہوتا اور فرمایا سماع کو دائمی تشنگی چاہیے اور شوق دائمی کہ ہر چند زیادہ پانی پیوے پیاس بڑھتی ہی جاوے اور فرمایا وہ سماع نہیں کہ ساقط ہو جاوے جب گویا خاموش رہے بلکہ سماع وہ ہے کہ دمبدم ترقی پذیر ہو نہ انقطاع گیر۔ اور فرمایا صوفی وہ ہے کہ جب اسکو حق سے وصل حاصل ہو جاوے تو پھر حوادث کا اثر مطلق اسپر ظہور نہ پاوے اور فرمایا صوفی وہ ہے کہ عدم کے بعد موجود نہو اور وجود کے بعد معدوم کو نہ دیکھے اور فرمایا صوفی وہ ہے کہ اسکا وجد اسکا وجود رہا اور اسکی صفات اسکا حجاب ہے یعنے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ اور فرمایا التصوف صفائی دل ہے مخالفات کی کدورت سے۔ اور فرمایا جب تک کہ ہستی موجود رہتی ہے تفرقہ اور پریشانی موجود رہتی ہے اور جب ہستی غائب ہوئی حق تعالے ظاہر ہوا اور یہ حقیقت جمع ہو کہ سوائے حق کے نہ دیکھتا ہے اور نہ سوا اوسکے اور کسی سے بات کہتا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ

نوی باب حضرت ابو عثمان سعید بن سلام المغربی قدس اللہ سرہ العزیز کے ذکر مین

وہ اور خچیدہ ریاضت و پروردہ عنایت وہ بینندہ انوار حقائق وہ دانندۂ اسرار دقائق در حقیقت وارث نبی شیخ وقت ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ بزرگ صاحبان طریقت سے تھے اور اصحاب ریاضت کے تھے اور ذکر و فکر مین ایک آیت تھی اور ہر نوع علم مین مرتبہ بزرگ رکھتے تھے اور تصوف مین صاحب تصنیف تھے اور بڑے بڑے مشائخ کو دیکھے ہوئے تھے مدت تک حرم مین مجاور رہے ہیں بڑے صاحب حال تھے کسی سے آپ کی مثال نہین ہو سکتی اور فراست اور ریاست اور دبدبہ و شوکت مین بے نظیر تھے عمر آپ کی ایک سو تیس سال کی ہوئی۔ نقل ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اس مدت العمر مین جب مینے اپنی مین نظر کی تو کوئی خیر و نیکی اپنے مین نہین پائی جو حال کہ لڑکپن مین تھا وہی جوانی مین برقرار پایا آپنے نیشاپور مین وفات پائی ۳۷۳ھ ہجری مین۔ نقل ہے کہ آغاز حال مین آپ بیس برس تک ایسے بیابانون

اور جنگلون مین گوشہ نشین رہے کہ جہان آدمی کا گذر دشوار تھا اور اسقدر مشقت وریاضت کھینچی کہ آپ کے بدن کا تمام گوشت گل کر گر گیا اور آنکھین ایسی معلوم ہوتین کہ دو سوراخ ہین اور آپ کی صورت دیکھنے سے ڈر معلوم ہوتا آدمی کی صورت ہی نہ رہی تھی اُسکے بعد آپ کو الہام ہوا کہ خلق کی صحبت اختیار کرین آپ نے مکۂ معظمہ کا قصد کیا مکۂ معظمہ کے مشائخ نے فراست سے دریافت کیا اور آپ کے استقبال کو باہر آئے آپ کو دیکھا کہ بالکل صورت بدل گئی ہے اور سوائے دم کے اور کچھ باقی نہین رہا ہی یہ دیکھکر اُن بزرگانِ دین نے فرمایا ای اباعثمان تم نے بیس برس تک اس طرح زندگانی کی کہ آج تک کسی شخص نے ایسا طریق نہ اختیار کیا تھا تم سب پر سبقت لیگئے اب ذرا ہمسے کہو کہ کیون تم وہان گئے اور تمنے وہان کیا دیکھا اور کیا پایا اور پھر کیون وہان سے واپس آئے آپ نے فرمایا کہ مین سُکر کے لیے گیا اور سُکر کی آفت کو دیکھا اور ناامیدی کو دیکھا اور عاجز ہوکر واپس آیا مین گیا تھا کہ اصل کو پاؤن بہت کوشش کی پر شاخ تک بھی ہاتھ نہ پہونچا بالآخر ندا آئی کہ یا اباعثمان فرع کے گرد پھر اور مستی کے خیال مین رہ اصل کو پہونچنا تیرا کام نہین صحو حقیقی ہمارے ہاتھ مین ہی پس مین ناامید ہوکر واپس آیا ہون مشائخون نے یہ سُنکر کہا کہ بیان کرنیوالون پر حرام ہی کہ آیندہ صحو و سُکر کا بیان کرین کیونکہ تو نے جیسا کہ اُسکا حق تھا ادا کیا۔ نقل ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ آغاز مجاہدہ مین میرا حال ایسا تھا کہ اگر مجھکو آسمان سے گرا دیتے تو مین نہایت خوش ہوتا اس سے کہ کھانا کھاؤن یا فرض نماز کے لیے وضو کرون اسلیے کہ اُن حالتون مین ذکر کی لذت مجھ سے غائب ہوتی اور ذکر کی لذت کا دور ہونا مجھپر ہر رنج و مصیبت سے سخت تر اور دشوار تر ہوتا اور ذکر کی حالت مین مجھپر وہ چیزین کشف ہوتین کہ اگر دوسرے پر کشف ہوتین تو کرامت جانتا لیکن مجھکو گناہ کبیرہ سے بھی سخت تر معلوم ہوتین اور مین چاہتا کہ خواب نہ آوے تاکہ ذکر سے باز نہ رہون پس مین خواب کے دور کرنے کی یہ تدبیر کرتا کہ ایسے پتھر پر کہ ایک قدم کے برابر ہوتا اور اُسکے نیچے ایسا غار ہوتا کہ ذرا پھسلون تو ہڈیان چور چور ہو جاوین بیٹھتا

تاکہ نیچے گرنے کے خوف سے نیند غلبہ نہ کرے کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ مجھے اس پتھر پر بھی نیند آجاتی
جب آنکھ کھلتی تو دیکھتا کہ ایک ایسے پتھر پر جو معلق ہوا ہے بیٹھا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک
مرتبہ عید کی رات کو حضرت ابوالفوارس رحمۃ اللہ علیہ کے میں ساتھ تھا وہ سو گئے میرے
دل میں یہ گذرا کہ میرے پاس گھی ہوتا تو میں دوستوں کے واسطے فلاں چیز طیار کرتا۔ میں نے
سنا کہ حضرت ابوالفوارسؒ خواب ہی کی حالت میں فرماتے تھے۔ اس گھی کو پھینک دے
جلدی پھینک دے تین مرتبہ یوں ہی فرمایا جب وہ بیدار ہوئے تو میں نے کیفیت پوچھی۔
فرمانے لگے کہ میں نے ایسا دیکھا کہ ہم سب ایک بلند محل میں ہیں اور وہاں سے درخواست کر رہے ہیں
کہ جناب عز و جل کے دیدار سے مشرف ہوں اور دل ہیبت سے پر تھے تم بھی اس جماعت کے
درمیان موجود تھے لیکن تمھارے ہاتھ میں روغن گاو تھا میں نے تم سے کہا کہ اس روغن گاو کو
پھینک دو۔ نقل ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اپنے دل میں لایا کہ اگر شیخؒ کوئی اپنی
آرزو کہیں تو میں بجا لاؤں فی الفور آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں کسی سے
اپنی کوئی آرزو بیان کرکے مانگوں یا کسی قسم کا کوئی سوال کروں۔ نقل ہے کہ حضرت
ابوعمرو زجاجی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مدت دراز تک اسطرح آپ کی خدمت
میں رہا کہ ایک دم کو غیر حاضر نہوا ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ کہتے ہیں ای ابوعمرو کب تک
ابوعثمان کے ساتھ مشغول رہے گا اور ہماری درگاہ کی طرف سے پیٹھ موڑے رہے گا میں نے صبح کو
آپ کے مریدوں کے سامنے یہ خواب بیان کیا یہ سنکر سب ایکبار بول اٹھے کہ میں نے بھی یہی دیکھا ہے
اور یہی خطاب سنا ہے سب اسی اندیشے میں تھے کہ شیخ صاحب کہیں ناراض نہ ہوں کہ آپ فی الفور
ننگے پاؤں گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اب تو تم سن چکے جو کچھ ارشاد ہوا اب
تمکو لازم ہے کہ ابوعثمان سے منہ پھیر لو اور حق کے بندے بن جاؤ اور اس سے زیادہ تفرقہ مجھکو
مت دو۔ نقل ہے کہ امام ابوبکر فورک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے شیخ ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ سے سنا
کہ کہا میرا اعتقاد حق تعالیٰ کے ساتھ یہ تھا کہ وہ وہ ذات ہے کہ جہت میں نہیں ہے جبکہ میں بغداد میں آیا

تو اعتقاد درست کیا کہ وہ جہت سے منزّہ ہے مینے مکہ معظمہ کے مشائخ کو خط لکھا کہ مین بغداد مین ازسر نو مسلمان ہوا۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ نے اپنے خادم سے پوچھا کہ اگر کوئی تجھسے پوچھے کہ تیرا معبود کس حالت پر ہے تو تو کیا جواب دیگا اُسنے کہا کہ مین کہونگا کہ اُسی حال پر ہے کہ ازل مین تھا آپنے فرمایا اگر پوچھین کہ ازل مین کس طرح تھا اُسنے کہا مین کہونگا اُسی طرح پر کہ اب ہے آپ نے یہ سُنکر فرمایا تو نے خوب کہا۔ نقل ہے کہ حضرت عبدالرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مین حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا ایک شخص کنوین سے پانی کھینچ رہا تھا اور چرخ کی آواز آرہی تھی آپنے فرمایا اے عبدالرحمن تو جانتا ہے کہ یہ چرخ کیا کہہ رہا ہے مینے عرض کی حضرت مین تو نہین جانتا کہ کیا کہہ رہا ہے آپنے فرمایا یہ کہہ رہا ہے اللہ اللہ۔ اور آپ نے فرمایا جو کہ دعوی سماع کا کرے اور اُسکو پرندون کی آواز اور درختون کا ہلنا اور ہوا کا چلنا سماع مین نہ لاوے وہ سماع کے دعوی مین جھوٹا ہے اور فرمایا جب بندہ حقیقت مین ذاکر ہوتا ہے مثل اس دریا کے ہوتا ہے کہ اُس سے ہر جگہ نہر جاری ہو خداوند تعالی کے حکم سے اور وہ تمامی ہستی کو دیکھتا ہے اُس نور سے کہ اُسکو ہوتا ہے اسطرح پر کہ اگر تمامی ہستی مین ایک چیونٹی بھی حرکت کرتی ہے تو اُسکو جانتا ہے اور حقیقت یہان تمام ہوتی ہے اور ذکر سے اُسکو اسقدر لذت اور حلاوت حاصل ہوتی ہے کہ چاہتا ہے کہ نیست ہو جاوے اور موت کو آرزو سے چاہتا ہے اسلیے کہ اُس حلاوت کے ذائقے کی برداشت نہین کرسکتا نقل ہے کہ ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ اس ذکر کی لذت اور حلاوت کی برداشت نکرسکے آپ خلوت سے باہر تشریف لائے اور بھاگتے ہوئے فرمایا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کو چاہیے کہ ذاکر اپنے علم کے ساتھ شامل کرے اور جو کچھ کہ اُسکے دل مین آوے نیک اور بد سے اس کلمے کی قوت اور غلبے سے اُس سب کو دل سے دور کرے اور اس غیرت کی تیغ تیز سے اُن سب خیالات کے سر کو کاٹے کیونکہ حق تعالی ان سب سے جدا ہے۔ آپکے بلند شان کلمات یہ ہین فرمایا جسکو کہ حق تعالی کے ذکر اور معرفت سے اُنس ہوتا ہے موت اُسکے اُس انس کو کچھ نقصان نہین کرتی

بلکہ سو درجے اُنس و راحت زیادہ ہو جاتی ہو اسلیے کہ پریشانی کے اسباب درمیان
سے اُٹھ جاتے ہین اور خالص محبت باقی رہ جاتی ہو اور فرمایا حق تعالیٰ کی درگاہ تک
پہونچنے کے دو راستے ہین - ایک نبوت دوسرے حدیث نبوت - اب نبوت تو منقطع
ہوئی اور خاتم انبیا صلوات اللہ علیہ گذرے اب حدیث ہماری ساتھ باقی رہی ہے
اور اُسکی راہ مجاہدہ اور ذکر ہے بس اس کم قیمت زندگانی کو ایسے قیمتی وصال کے
عوض مین غنیمت جانتا ہون اور بدل کرنا بہت ہی آسان ہو اور نہایت ہی سہل ہے
بس یہ بیچارے کیا چیز سمجھکو لائی ہو کہ اس کم قیمت زندگی کو دائمی فراق کے عوض مین
اختیار کیا ہو آخر بتا تو سہی یہ جوانمرد کہ تو نے کیا دیکھا کہ اس جوانمردی کو یہان بیچا اور فرمایا
جو کہ خلوت کو صحبت پر اختیار کرے چاہیے کہ تمام اشیا کی یادگاری سے اُسکا دل خالی ہو وے
مگر ہان حق تعالےٰ کی یاد سے بھرا ہو اور تمام ارادون سے خالی ہو اور خداوند تعالیٰ
کی رضا سے معمور ہو اور ہر آرزوے نفسانی سے صاف ہو اور تمامی اسباب سے پاک ہو
اور اگر یہ باتین نہون تو خلوت اُسکے واسطے بلا اور ہلاک ہو اور فرمایا کوئی شخص خواص
کے مقامات کو نہین پہونچا جب تک کہ کوئی چیز آداب نفوس اور ریاست سے اُسپر باقی
رہتی ہو اور فرمایا عاصی بہتر ہے مدعی سے - اسلیے کہ عاصی اپنے گناہ پر اقراری ہو اور مدعی
اپنے دعوی کے درمیان گرفتار رہو اور فرمایا جو کہ درویشون کی صحبت سے دست بردار ہو کر
توانگرون کی صحبت اختیار کرتا ہو حق تعالےٰ اُسکے دل کو موت دیتا ہو اور اندھا ہی -
اور فرمایا جو کہ نفس کی خواہش و حرص سے توانگرون کے کھانے پر ہاتھ مارتا ہو اُسکو ہرگز
فلاح نصیب نہین ہوتی اور اُسکا اس بارے مین کوئی عذر قبول نہین ہوتا مگر ہان اُس
شخص کا کہ مجبوری و ناچاری کی وجہ سے ہو اور فرمایا جو کہ خلق کے احوال کی طرف مشغول ہوا
اُسنے اپنی حال کو ضائع کیا اور فرمایا مرد کے مجاہدہ کی مثال دل کے پاک کرنے مین ایسی ہے
کہ کسی نے کہین کہ اس درخت کو جڑ سے اُکھاڑ ڈال ہر چند اندیشہ کرے کہ آسانی سے

اُکھاڑ ڈالے گا پر نہ کرسکے گا پھر اپنے دل میں کہے کہ ذرا صبر کروں کہ ایسی قوت مجھ میں آجائے کہ اسکو جڑ سے اُکھاڑ ڈالوں اور حالانکہ جوں جوں توقف کرتا جاتا ہے درخت قوی تر اور وہ ضعیف تر ہوتا جاتا ہی اور اُکھاڑنا دشوار تر اور فرمایا جو کہ سفر کرتا ہی اُسپر یہ واجب ہے کہ اوّل اپنے نفس کی مُراد اور شہوت اور ہواے سفر کرے کیونکہ سفر غربت ہے اور غربت ذلّت ہی اور مومن کو روا نہیں ہے کہ کسی مخلوق کے آگے اپنے آپ کو ذلیل کرے اور فرمایا بہت سے عالم ہیں کہ قدرت کے احکام اُنپر جاری ہیں اور خلائق کے دلوں کو دو رو ہیں ایک رو طرف عالم ملک شہادت کے ہی اور ایک رو طرف عالم ملکوت کے ہی جس وقت معارف قدسیہ کا عکس اس عالم شہادت پر پڑتا ہی تو اُسکو ہیجدہ ہزار عالم کے احوال سے خبر ہوتی ہی اور اسی کو معرفت کہتے ہیں اور فرمایا راہ سلوک کے چلنے والوں کے مردود ہونے کا باعث یہ ہوتا ہی کہ انکے فرائض اور نوافل میں خلل آجاتا ہی۔ اور فرمایا نیکوی کی صحبت یہ ہی کہ تو اپنے بھائی مسلمان پر فراخ رکھے اس چیز کو کہ اپنے اوپر فراخ رکھتا ہی اور جو چیز کہ اُسکے پاس ہو اُسمیں طمع نکرے اور اُسکی جفا پر تحمل کرے اور اُسکا عذر قبول کرے اور اُسکا انصاف دیوے اور اُس سے انصاف کا طالب نہ بنے اور اُسکا خود مطیع رہے اور اُسکو اپنا مطیع نرکھے اور جو کچھ اُس سے تجھکو پہونچے اُسکو بہت بزرگ شمار کرے اور جو کچھ کہ تجھ سے اُسکو پہونچے اُسکو حقیر اور کم جانے اور فرمایا سب سے فاضلترین چیز کہ آدمیوں کو اُسکا لازم پکڑنا ضروری ہے محاسبۂ نفس ہی اور مراقبہ اور ہر کار کو علم کے موافق نگاہ رکھنا یعنے عمل موافق علم اور فرمایا اعتکاف یہ ہی کہ خدا کے حکم کے موافق اعضا کی نگاہداشت کرے اور فرمایا کوئی شخص کسی چیز کو نہیں جانتا جب تک کہ اُسکی ضد کو نہ پہچانے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مخلص کو اخلاص کی تمیز نہیں ہوتی جب تک کہ ریا کو نہ پہچان جاوے اور ریا سے بچنے کی چیزوں کو نہ جان جاوے اور فرمایا جو کہ خوف کی سواری پر سوار ہوتا ہے ایکبارگی ناامید ہو جاتا ہے اور جو کہ امید کی سواری پر سوار ہوتا ہی ایکبارگی

کاہل ہوجاتا ہے اور کام سے باز رہتا ہے پس مرد راہِ خدا کو چاہیے کہ کبھی خوف رکھے کبھی رجا اور کبھی ہر دو کے درمیان آور فرمایا عبودیت اتباع امر ہے مشاہدۂ امر مین۔ آور فرمایا نعمت کا شکر جیسا کہ چاہیے اُسکے ادا کرنے سے اپنے آپ کو عاجز سمجھنا شکر ہے آور فرمایا تصوف قطع کرنا علائق کا ہے اور چھوڑنا خلائق کا اور ملنا حقائق سے آور فرمایا شوق کی علامت موت کا دوست رکھنا ہے راحت کی حالت مین آور فرمایا غیرت مُریدون کی صفات سے ہے اور اہل حقائق کو نہین آور فرمایا عارف معرفت کے انوار اور اُسکے علم سے روشن ہوتا ہے تو اُس سے غیب کے عجائب دیکھتا ہے آور فرمایا مرد ربانی چالیس روز مین ایکبار کچھ کھاتا ہے اور مرد صمدانی اسی روز مین ایک بار کچھ کھاتا ہے آور فرمایا جو کہ اولیاؤن کو مانتا ہے وہ بھی اولیاؤن سے ہوتا ہے آور فرمایا اولیا مشہور ہوتے ہین لیکن مفتون نہین ہوتے۔ نقل ہے کہ جب آپ بیمار پڑے تو طبیب کو لائے آپ نے فرمایا کہ طبیب کی مثال میرے ساتھ ایسی ہے جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السّلام کی مثال اُنکے بھائیون کے ساتھ۔ کہ یوسف علیہ السّلام کے باب مین تدبیر کرتے تھے اور آخر کو وہی ہوا جو تقدیر مین تھا۔ پھر آپ نے وفات کے وقت سماع کی درخواست کی اور اُسی حالت سماع مین وفات پائی۔ رحمتہ اللہ علیہ۔

اکانوے باب حضرت ابو العبّاس نہاوندی رحمتہ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ محتشم روزگار وہ محترم پرہیزگار وہ کعبۂ مروّت وہ قبلۂ فتوّت وہ اساس خردمندی حضرت شیخ وقت ابو العبّاس نہاوندی رحمتہ اللہ علیہ یگانۂ عہد تھے اور معتبر مشائخ۔ اور تمکین مین قدم استوار رکھتے تھے اور ورع اور معرفت مین عالیشان بزرگ آپ نے فرمایا کہ مین آغاز ریاضت مین بارہ سال تک ہمیشہ سر گریبان مین جھکائے رہا ہون تو ایک گوشہ میرے دل کا مجھکو دکھایا آور فرمایا کہ تمامی خلق اِس آرزو مین ہے کہ حق تعالیٰ اُنکے ساتھ ہو وہ کر

اور مین اس آرزو مین ہون کہ حق تعالی مجھے ایسی توفیق دے کہ مین اپنے آپ کو دیکھون کہ مین کیا چیز
ہون اور کہانسے ہون اور یہ میری آرزو پوری نہین ہوتی ہے اور فرمایا حق تعالی کے ساتھ
بہت رہو اور خلق کے ساتھ کم۔ اور فرمایا فقر کا آخر تصوف کا اول ہے اور فرمایا تصوف یہ ہے
کہ اپنے حال کو پوشیدہ رکھے اور اپنا مرتبہ و عزت اپنے بھائی مسلمانون پر خرچ کرے۔ **نقل ہے**
کہ کسی نے آپسے دعا کی درخواست کی آپنے فرمایا اللہ تعالی تجھکو اچھی موت عطا کرے **نقل ہے**
کہ آپ ٹوپیان سیا کرتے اور ایک ٹوپی دو درم کو فروخت کرتے اور دو درم سے زیادہ کو نہ بیچتے اور جو
شخص کہ سب سے پہلے آپکے پاس آتا آپ ایکدرم اسکو دیتے اور ایکدرم کی روٹی مول لیتے اور کسی گوشہ مین
کسی درویش کے ساتھ ملکر کھاتے بعدہ دوسری ٹوپی سینے مین مشغول ہوتے **نقل ہے** کہ آپ کا ایک
مرید تھا کہ اسکے پاس دنیا کی کچھ بضاعت تھی اسقدر کہ زکوۃ دینا اسپر واجب تھا وہ شیخ صاحب کے
پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت زکوۃ کسکو دون آپنے فرمایا اس شخص کو کہ جسپر تیرا دل اعتبار کرے وہ مرید
یہ سنکر چلا گیا راہ مین اسکو ایک اندھا ملا کہ ننگا اور پریشان حال تھا اسنے ایک اشرفی اسکو دی
اتفاق سے دوسرے روز اس مرید کا پھر ادھر سے گذر ہوا اس اندھے کو دیکھا کہ ایک دوسرے نابینا سے کہہ رہا ہے کہ
کل کے روز ایک شخص نے مجھکو ایک اشرفی دی مین شرابخانے مین گیا اور شراب مول لیکر فلان مطربہ
کے ساتھ پی اس مرید نے جب یہ سنا تو بہت گھبرایا حضرت شیخ صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا کہ کل
حال بیان کرے پہلے اس سے کہ وہ کچھ کہے شیخ صاحب نے ایکدرم اسکو دیا اور فرمایا کہ جاؤ جو شخص کہ پہلے
تمکو ملے اسکو دیدو اور یہ درم آپکی ٹوپی کی سلائی کا تھا جب وہ گیا تو اسکو سب سے پہلے ایک
سیدزادے ملے اسنے وہ درہم انکو دیدیا وہ لیکر چلے مرید بھی انکے پیچھے روانہ ہوا وہ ایک ویرانے
کی طرف گئے اور ایک مردہ کبک کہ انکے دامن کے نیچے چھپا تھا انھون نے اسکو وہان ڈالدیا اسوقت
مرید نے انسے پوچھا کہ حضرت یہ تو فرمائیے کہ اسمین کیا راز ہے انھون نے کہا آج سات روز ہوگئے کہ
میرے بال بچون نے کچھ نہین کھایا ہے اور یہ بات مجھکو پسند نہین کہ سوال کی ذلت سہون روزی کی
تلاش مین نکلا اتفاق سے یہ مردہ پرندہ اس ویرانے مین پڑا دیکھا ناچاری سے اٹھا لیا تاکہ بال بچون کے

پاس لیجاؤں وہ پکا کر کھا لیں جب تم نے یہ درہم دیا تھا اُس بزرگ کو پھینکدیا وہ فقیر یہ سنکر
حیرت میں آیا اور شیخ صاحب کے پاس لوٹ کر آیا کل کیفیت بیان کری آپ نے فرمایا کچھ تیرے بیان
کرنے کی حاجت نہیں ہے لیکن یقین کیساتھ جان جا کہ جب تو معاملہ سرکشوں اور ظالموں کیساتھ کرے تو
لائق ہے کہ ایک اندھا شراب خانے میں جا کر شراب پیوے اور جو کچھ کہ تو نے حلال کمائی سے حاصل کیا ہو
ضرور ہے کہ ایک سید زادی حقدار اُسکے ہوں اور اُسکے ذریعے سے مُردار کھانے سے بچیں اور مجبوری کے
موقع پر اُسکے کھانے کے کام میں آوے۔ نقل ہے کہ ایک ترسا نے روم میں آپکی فراست کا
شہرہ سنکر چاہا کہ آپ کا امتحان کرے اُسنے ایک مرقع پہن لیا اور ایک عصا ہاتھ میں لیا اور حضرت
ابو العباس قصاب کی خانقاہ کی طرف آیا جونہی کہ پاؤں خانقاہ کے اندر رکھا آپ بڑے
غیرت مند اور تند مزاج تھے آپ نے فرمایا اے بیگانے آشناؤں کے کوچے میں تیرا کیا کام ہے۔
ترسا یہ سنکر پلٹا اور حضرت ابو العباس نہاوندی کی خانقاہ کی طرف آیا اور یہاں اُترا آپ نے
اُسکو کچھ نہ فرمایا چار مہینے تک اُسنے قیام کیا اور برابر درویشوں کیساتھ وضو کر کے نمازیں پڑھتا رہا
بعد اُسکے ارادہ کیا کہ جاوے حضرت شیخ نے فرمایا جب حق نان و نمک کا درمیان میں آیا ہے
جوانمردی نہوگی کہ تو بیگانہ آوے اور بیگانہ ہی باہر جاوے یہ سنکر وہ ترسا صدق دل سے مسلمان ہو گیا
اور آپ ہی کی خدمت میں قیام کیا اور ریاضت اور مجاہدہ اختیار کیا یہانتک کہ اولیاؤں سے ہوا
جب آپنے وفات پائی آپکا جانشین ہوا

بانوے (۹۲) باب حضرت ابو عمرو ابراہیم الزجاجی رحمتہ اللہ علیہ کے ذکر میں

بزرگ مشائخ وقت تھے اور بزرگان اصحاب تصوف تھے اور ورع و معرفت اور ریاضت و کرامت میں بزرگ شان
رکھتے تھے صوفیائے کرام کے مقبول تھے شیخ جنید کو دیکھا تھا اور وہ شخص کہ سب سے آخر میں حضرت ابو عثمان حیری کے
شاگردوں کے مریدوں میں گزرے ہیں آپ ہی ہیں مکہ معظمہ میں مجاور رہے اور وہیں ۳۴۸ ہجری میں وفات کی۔

بڑی بدبختی ہے۔ نقل ہے کہ شیخ صاحب شیخ ابوالقاسم نصرآبادی کے ساتھ ایک مجلس سماع میں تھے شیخ نے شیخ ابوالقاسم سے فرمایا آپ سماع کیوں سنتے ہیں انہوں نے کہا سماع سننا اس سے تو کہیں بہتر ہے کہ باہم ملکر بیٹھیں اور غیبت کریں اور سنیں حضرت ابوعمرو نے کہا اگر سماع میں کہیں ایسی حرکت ہو جاوے کہ جہانتک ممکن ہو ہم اس حرکت کو نکریں تو برس کی غیبت سے بدتر ہے واللہ اعلم بالصواب قدس اللہ سرہ العزیز۔

۹۳ ترانوے باب حضرت ابوالحسن صائغ قدس اللہ سرہ العزیز کے ذکر میں

وہ مشرف خواطر و اسرار وہ مقبل اکابر و ابرار وہ سفینۂ بحر عشق وہ سکینہ کوہ صدق وہ ہر دو جہان سے فارغ حضرت شیخ ابوالحسن صائغ رحمۃ اللہ علیہ یگانۂ روزگار تھے اور مصر میں مقیم تھے اور برگزیدہ مشائخ تھے اور اپنے زمانے میں بے نظیر رکھتے تھے حضرت ابوعثمان کا مقولہ ہے کسی شخص کو ابو یعقوب نہرجوری سے نورانی تر نہیں دیکھا اور ابوالحسن صائغ سے بزرگ ہمت تر۔ نقل ہے کہ حضرت ممشاد دینوری نے کہا کہ میں نے دینور میں ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا تھا اور اسکے سر پر ایک کرگس سایہ کیے تھا جب میں نے اس مرد کی صورت دیکھی تو ابوالحسن صائغ دینوری تھے۔ حضرت صائغ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ یہ تو فرمایئے کہ غائب پر شاہد کو کیا دلیل ہے آپ نے فرمایا بھلا کیونکر اس ذات کی دلیل بیان ہو سکتی ہے کہ جو بے مثل و مانند ہو اور فرمایا ہر حال میں خدا کے تعالی کا احسان ماننا اور ہر طرح سے اپنے آپ کو انکی نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے عاجز جاننا اور سوا اسکے کسی اور سے پناہ کا نہ مانگنا اور ہر چیز کو کم زور و کم قوت سوا خداے تعالی کے پہچاننا معرفت ہے اور فرمایا کہ مرید کی صفت وہ ہے کہ حق تعالی نے فرمایا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ یعنے زمین باوجود فراخی اور کشادگی کے تنگ ہے مریدوں پر اور آپ پر تنگ ہوتے ہیں نفس انکے کہ طلب کرتے ہیں ایک اور عالم باہر ان دونوں جہان کے اور فرمایا اہل محبت اس

شوق کی آگ میں کہ محبوب کے ساتھ رکھتے ہیں اہل بہشت کے عیش و خوشی سے زیادہ خوش
ہیں اور فرمایا اپنے آپ کو دوست رکھنا اپنی ہلاک ہے اور فرمایا جو حالت کہ خوف سے
دارد ہوتی ہے حال کے ذوق سے ہوتی ہے پس جب خوف تطہیر احدیث و صفات نفس
حاصل ہوتا ہے اور برخاست طبیعت ہوتی ہے اور یہ بات پسندیدہ ہو دے کہ جو چیز کہ
نفس کا اس میں دخل دینا ظہور پاوے خودی کی کدورت سے تصفیہ اسکو تباہ کرتا ہے اور فرمایا
آرزو اور امید طبیعت کے فساد سے ہے واللہ اعلم

چورانوے باب حضرت ابوالقاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں

وہ دانای عشق و معرفت وہ دریای شوق و کرمت وہ پختہ سوختہ وہ افسردہ افروختہ وہ بندہ عالم آزادی
قطب وقت حضرت ابوالقاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑی بزرگوار تھے اور بہت بلند حال اور بہت
بلند مرتبہ اور تمام اصحاب کے نزدیک نہایت درجے کے شریف تھے اپنے زمانے میں یگانہ جہان تھے اور ہر
نوع علم میں مشہور و معروف خاص کرکے علم حدیث اور روایات عالی میں کہ اس میں صاحب تصنیف
تھے طریقت میں بڑی باریک بین اور بالغ فکر تھے نہایت سوز و شوق سے معمور تھے حضرت
شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اہل خراسان کے استاد تھے حضرت شبلی کے مرید تھے اور حضرت رودباری
اور مرتعش اور دیگر بزرگان دین کو دیکھے ہوئے اسوقت کے متاخرین سے کوئی آپ کے برابر عبادت
اور تقوی اور مجاہدی اور مشاہدی میں نہ تھا مکہ معظمہ میں مجاور رہے کہتے ہیں کہ خدا کے
شوق و محبت میں غرق تھے چنانچہ ایک روز ازار کمر پر باندھکر آتش پرستوں کے آتش کدے
کے آس پاس پھرتے تھے لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا حال ہے آپنے فرمایا کہ میں اپنی کام میں حیران
ہوں میں بہت اس جل شانہ کو کعبے میں ڈھونڈھا نہ پایا اب اس آتش خانی میں ڈھونڈھتا ہوں
شاید کہ یہاں کچھ پتہ لگے ورنہ میں ایسا ناچار ہو گیا ہوں کہ نہیں جانتا ہوں کہ کیا کروں

یہ سنکر لوگ بہت ناخوش ہوئے اور آپ کو نیشاپور سے نکالدیا۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ
ایک جہودی کے پاس گئے اور فرمایا کہ آدھا دانگ مجھے دے تاکہ کوزہ خریدون جہودی نے
کہا جاؤ مجھے مت ستاؤ آپ چلے گئے پھر دوسری بار گئے اور کہا کہ اب تو ضرور ہی دے۔
پھر اُسنے کہا جاؤ مجھے مت ستاؤ آپ چلدیے پھر پلٹ کر گئے اور کہا لا دے جہودی پھر ناراض ہوا
آپ چلدیے پھر گئے اور کہا کہ لا جہودی نے کہا کہ تو کیسا شخص ہے کہ آدھی دانگ کے لیے اسقدر
جفا کی برداشت کرتا ہی اور یہان سے نہین ٹلتا ہی۔ آپ نے فرمایا کہ بھلا فقیر بھی ٹلا کرتے ہین۔
یہ تو وہ لوگ ہین کہ اُنپر وہ چیزین کہ جنکی پہاڑ برداشت نہین کر سکتے وارد ہوتی ہین اور یہ اُنکو
سہتے ہین بھلا کہین اس ذراسی تنبیہ و توبیخ سے کہ گھانس کی پتی کے مثل ہے اپنی مقصد سے
باز رہ سکتے ہین جہودی نے جو یہ سُنا کہا کہ آپ مجھے مسلمان کیجیے اور مسلمان ہوگیا۔
نقل ہے کہ ایک روز آپ نے مکۂ معظمہ مین بہت خلق کو دیکھا کہ طواف مین مشغول تھی اور
باہم باتین کر رہی تھی آپ تھوڑی آگ اور لکڑی اُٹھا لائے لوگون نے پوچھا کیا کیجیے گا
آپ نے فرمایا کہ کعبے کو جلاؤن گا تاکہ یہ ساری غافل مخلوق خدا کی طرف مشغول و متوجہ ہو
نقل ہے کہ ایک روز حرم مین ہوا زور سے چل رہی تھی آپ بیٹھے تھے ایکبارگی آپ کی نظر
پردون پر جا پڑی کہ ہوا سے اُڑ رہے تھے آپ کو اُنکا اُڑنا ناپسند آیا آپ اُٹھ کھڑے ہوئے
اور پردے کو پکڑ کر فرمانے لگے بیت گفت ای رعنا عروس سرفراز ؎ درمیان توکہ
بنشستہ بناز ؎ آپ کو دُلھنون کی طرح جلوہ دے رہا ہے اور جہان مین خلق کو ببول
کے درخت کے نیچے گرمی اور پیاس سے ہلاک کر رہا ہے یہ اِتنے جلوے کب تک اگر تجھے
خدای تعالی نے ایک بار بیتی یعنے خانۂ من کہا تو مجھکو ستو بار عبدی یعنے بندۂ من
کہا ہے۔ نقل ہے کہ آپنے ستر حج توکل پر کیے تھے ایک روز آپ جنگل مین جا رہے تھے
آپ نے ایک کُتا بھوکا پیاسا لاغر و نزار دیکھا آپ کے پاس کچھ موجود نہ تھا آپ نے آواز لگائی
کہ کوئی ہے کہ خریدے چالیس حج کا ثواب ایک روٹی کے عوض۔ ایک شخص نے کہا ہان

آپ نے اُسکے ہاتھ بیچ ڈالا اُسنے خرید لیا۔ اور گواہ رکھا۔ آپ نے روٹی کی ٹکیا لیکر اُس کتے کو
دیدی۔ ایک بزرگ یہ واقعہ دیکھکر آئے اور شیخ کے ایک گھونسا مار کر کہا اے احمق کیا تو یہ
سمجھا ہی کہ مینے بڑا کام کیا کہ چالیس حج ایک روٹی پر بیچ ڈالے ذرا خیال کر کہ تیرے باپ آدم
نے آٹھ بہشتوں کو دو گیہوں کے عوض میں بیچا اس روٹی میں تو ویسے ویسے ہزار دانے
ہونگے آپنے یہ سُنکر شرم سے سر جھکا لیا اور ایک گوشہ میں جاکر سر جھکا کر ہو بیٹھے نقل ہے
کہ ایکبار آپ کو جبل الرحمۃ پر سخت بخار آیا اور سخت گرمی تھی چنانچہ حجاز کی گرمی تو مشہور ہے
آپ کا ایک دوست کہ عجم میں آپ کی خدمت میں تھا آپکے سرہانے آیا اور کہنے لگا حضرت
آپ اس بخار اور گرمی میں مبتلا ہیں اگر کوئی حاجت ہو تو فرمائیے آپ نے فرمایا ہاں
جی چاہتا ہی کہ آب سرد ہو اُس مرد نے کہ یہ بات سُنی سخت حیران رہا کیونکہ ایسی گرمی میں
کہ جس سے سخت پتھر پانی ہوتے تھے سرد پانی کا ملنا محال تھا آپکے پاس ہی سوچتا کہ سرد پانی
یہاں کہاں آبخورہ ہاتھ میں لیے تھوڑی دور گیا ایک ابر کا ٹکڑا نمود ہوا اور فی الفور اُولے
برسنے لگے یہ حالت دیکھکر وہ شخص سمجھ گیا کہ یہ حضرت ہی کی کرامت ہے اور لطف یہ تھا کہ وہ تمام
از ابو القاسم ۱۲
اُولے اُس شخص کے آگے اکٹھا ہوتے جاتے تھے اور وہ شخص اُٹھا اُٹھا کر آبخوری میں ڈالتا جاتا تھا
جب بھر گیا تو آپکے پاس لایا۔ آپ نے فرمایا میاں یہ کہاں سے لے آئے ایسی سخت گرمی میں
اُس شخص نے ساری کیفیت بیان کی آپکے دل میں کہیں یہ خیال گذرا کہ یہ میری ہی کرامت ہے
آپنے فی الفور فرمایا کہ اے نفس تو تو جیسا ہی ویسا ہی ہی سرد پانی چاہتا ہی اور تجھے
سرد پانی درکار ہے آگ سے گرم نہیں کرتا پھر اُس مرد سے فرمایا جاؤ مقصود حاصل ہوا
اور اس پانی کو لیجاؤ کیونکہ میں یہ پانی نہیں پیونگا وہ مرد پانی واپس لے گیا اور
آپ نے فرمایا ہی کہ ایک بار میں ایک بیابان میں جا رہا تھا میں بہت ناتوان ہو گیا اور
نا امید ہوا دن کا وقت تھا یکایک میری آنکھ چادر پر پڑی چادر پر یہ لکھا دیکھا
فسیکفیکہم اللہ فی الفور دل کو تقویت ہوئی اور قوت مجھ میں پیدا ہوئی۔ نقل ہے

کہ ایک وقت آپ خلوت مین تھے آپ کو الہام ہوا کہ تجھکو یہ دلیری اور جرأت کسنے دی کہ جسکی وجہ سے تو ایسی ایسی لاف زنی کرتا ہی اور ہماری درگاہ سے بڑے بڑے دعوی کرتا ہی تجھپر ہم ایسی بلا مقرر کرینگے کہ تو سارے جہان مین رسوا و بدنام ہوگا آپ نے جواب مین کہا خداوندا اگر تو اپنے کرم سے اس دعوی مین میرے ساتھ نرمی و موافقت نکریگا تو مین بھی اس لاف زنی سے باز نرہونگا۔ حضرت باری سے ندا آئی کہ تیری یہ بات ہمکو پسند آئی۔ نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مین ایکبار حضرت موسی علیہ السلام کی قبر کی زیارت کو گیا مینے حضرت موسیٰ کی قبر کی خاک کے ذرے ذرے سے یہ سُنا کہ ارِنی۔ ارِنی۔ اور آپنے فرمایا کہ مین ایک روز جنگل مین جا رہا تھا مینے ایک شخص کو دیکھا کہ زمین پر پڑا لوٹ رہا ہی مینے چاہا کہ الحمد پڑھکر اس پر دم کرون ایکبارگی غیب سے آواز آئی کہ پڑا رہنے دو اس سے کہ یہ ہمارے اہل بیت کا دشمن ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز آپ وعظ فرما رہے تھے ایک جوان آپ کی مجلس مین آیا کہ بڑا گانے ناچنے کا شائق تھا آپ کی گفتار نے اسمین اثر کیا ایک نعرہ مارا کہ تمام ہوگیا اور اُٹھکر روانہ ہوا جب اپنی والدہ کے پاس پہونچا تو اُسکے چہرے کا رنگ فق تھا اُسکی ماں نے یہ دیکھکر کہا معلوم ہوتا ہی کہ تجھے کوئی صدمہ پہونچا اُسنے کہا اے ماں چپ رہو کیونکہ اب میرا کام تمام ہے مین گھر مین جاتا ہون تھوڑی دیر کے بعد دو تین حمالون کو بلانا کہ مجھکو اُٹھاکر قبرستان پہونچائین اور میرا پیراہن نہلانے والے کو دینا اور قبا قبر کھودنے والے کو اور ستار کی مضراب میری آنکھ مین گڑو کر کہنا کہ جس طرح کہ تو جیا اسی طرح تو مرا بس یہ کہکر گھر مین داخل ہوا اور جان بحق ہوا۔ نقل ہے کہ لوگون نے آپ سے کہا کہ علی قوال رات کو شراب پیتا ہی اور دن کو آپ کی مجلس وعظ مین آتا ہے آپ یہ بات سنکر چپ ہو رہے ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ علی قوال ایک راہ مین مست پڑا تھا اور آپ چلے جاتے تھے کہین ایک مرید آپ کا بول اُٹھا کہ یہی علی پڑا ہے آپ نے اُسی ملامت کرنے والے کو کہا کہ اسکو اپنی گردن پر سوار کرا اور اسکو اسکے گھر پہونچا

آپ سن کر وہ مجبور ہوا اور کچھ بن نہ پڑی ناچار اُٹھایا اور سونگھا یا جب وہ ہوش مین آیا تو آپ کی خدمت مین دوڑا آیا اور توبہ کی اور بزرگانِ دین سے ہوا۔ آپ کے کلمات بہت بلند ہین۔ آور آپسے نقل کرتے ہین۔ کہ بندہ دو نسبت کے درمیان ہی۔ ایک نسبت حضرت آدم علیہ السّلام کے ساتھ ہی اور دوسری نسبت حضرت حق تعالی کے ساتھ۔ حضرت آدم علیہ السّلام کی نسبت مواضع شہوات اور آفات ہی۔ اور حق تعالی کی نسبت مقامات کشف وعصمت و ولایت ہی نسبت اوّل سے بشریت ہی اور نسبت دوم سی عبودیت حضرت آدم علیہ السّلام کی نسبت قیامت کے روز منقطع ہوگی عبودیت کی نسبت ہمیشہ قائم رہے گی۔ اور تغیر پذیر نہوگی جب بندی کو اپنی طرف نسبت کرتے ہین تو اُسکا محل و مرتبہ یہ ہوتا ہی کہ فرماتے ہین یَا عِبَادِیْ لَاخَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ہ یعنی اے میرے بندو تمکو آج کے دن خوف اور غم نہین۔ آور فرمایا حق تعالی کے بارگران کو نہین اُٹھاسکتے مگر حق تعالی کے بارگیر۔ جیساکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ تعالے افراسًا یرکبھن جمیعًا۔ آور فرمایا جوکہ اپنی نسبت حق تعالی کے ساتھ درست کرتا ہی ہرگز طبیعت کا فتنہ و فساد اور شیطان کا وسوسہ اُسمین اثر نہین کرتا آور فرمایا جوکہ قدرت وہ رکھتا ہی کہ خداے تعالی کو یاد کری مضطر نہین ہی کیونکہ مضطر وہ ہوتا ہی کہ اُسکے پاس کچھ سامان نہو کہ اُسکے ذریعے سے خدا کو یاد کرے آور فرمایا جوکہ ظاہری علم سے مُریدون کو اِس راہ مین راہبری کرتا ہی فاسد ہے لیکن جوکہ سر وحیات جاودانی سے راہ دکھاتا ہی گویا کہ زندگی ہے آور فرمایا اِس راہ مین کوئی گمراہ نہین ہوا مگر ابتدا کے فساد سے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ابتدا کا فساد انتہا مین سرایت کرے آور فرمایا جب بندے پر کوئی چیز وارد ہو حق تعالے کی طرف سے تو اُسکو لازم ہی کہ بہشت اور دوزخ کی طرف نظر نہ کرے جب اُس حال سے پلٹے تو بزرگی اُسکی کہ جسکی حق تعالی نے بزرگی کی ہی بجالاوے۔ آور فرمایا جوکہ عطا کی جانب راغب ہوتا ہی وہ بالکل ہیچ ہے۔ آور وہ کہ

عطا کرنے والے کی طرف راغب ہوتا ہے وہ اُسکا عزیز ہے اور فرمایا عبادتین کرنا متاقی
اور عفو کے واسطے قصور سے خالی نہین اسلیے کہ عبادت بر عوض و جزا چاہنا ہے۔
اور فرمایا موافقت۔ امر نیک ہے اور موافقت امر اُس سے بھی نیک زیادہ۔ اور جسکو
حق تعالی کی موافقت ایک لحظہ یا ایک لمحہ حاصل ہوئی یقین ہے کہ اُسکے بعد کسی حال مین وہ
حق تعالی کے ساتھہ مخالفت نکریگا۔ اور فرمایا جب صفت آدمؑ سے خبر دی فرمایا عصیٰ
آدم ربہ۔ اور جب اُسکے ساتھہ اپنے فضل و رحمت سے خبر دی تو فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اصطفیٰ آدم
اور فرمایا کہ اصحاب کہف کو اسلیے جوانمرد کہا کہ خدای تعالے پر بے واسطہ ایمان لائے اور
فرمایا حق تعالے غیور ہے اور یہ اُسکی غیرت ہی کے سبب سے ہے کہ اُسکی طرف راہ نہین ہے
مگر اُسکی توفیق سے۔ اور فرمایا جو اشیا کہ دلالت کرتی ہین اُس سے کرتی ہین کہ اُسپر کچھ
دلیل نہین ہے سوای اُسکے اور فرمایا سُنت کی متابعت و پیروی اسی معرفت کو پاسکتے ہین
اور فرائض کے ادا سے قُربت کو اور نوافل کی ہمیشگی سے محبت کو پاسکتے ہین اور فرمایا
جسکو آداب نفس نہین ہوتا آداب تک نہین پہونچ سکتا اور جسکو ادب دل نہو کیونکر ادب کے
سر تک پہونچ سکتا ہے اور جسکو ادب روح نہو کیونکر محل قُربت تک پہونچ سکتا ہے بلکہ
اسکے لیے کیسے ممکن ہے کہ حق تعالی کی بساط کو طی کر سکے کیونکہ حق تعالی کی بساط کو نہین
طی کر سکتا مگر وہ کہ ادب یافتہ ہو وے فنون آداب سے اور امین ہو وے سر و علانیہ مین۔
لوگون نے آپ سے کہا کہ بعضے آدمی عورتون کی صحبت مین بیٹھتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اُنکی
رویت سے معصوم ہین آپنے فرمایا جب تک یہ نفس باقی ہے امر و نہی اُسپر ہے اور اُس سے
بری الذمہ نہین ہو سکتا اور حلال و حرام کا حساب لگا ہے پس ایسے موقعون پر دلیری نکرے
مگر وہ کہ اُسکی حرمت سے روگردانی کیے ہو اور فرمایا کام یہ کام ہے کہ کتاب اور سنت پر
مستقیم ہو اور ہوا و ہوس اور بدعت سے دست بردار ہو اور پیرون کی حرمت کو
نظر رکھے اور خلق کو معذور سمجھے اور ورد و وظائف پر مداومت کرے اور جیسے حالے

سے پرہیز کرے۔ لوگون نے کہا کہ جو باتین کہ بزرگون مین ہونا چاہیئن آپ مین ہین
آپنے فرمایا ابوالقاسم مین تو نہین ہین لیکن ہان اُسمین اُنکی چھوٹ جانیکا درد ہے اور
دبانیکا افسوس۔ لوگون نے پوچھا کہ آپ کی کرامات کیا ہین آپنے فرمایا یہ ہین کہ مجھکو
نصرآباد سے دیوانہ بناکر نیشاپور کی طرف بھیجا اور وہانسے بغداد مین حضرت شبلی رح کے
پاس پہونچایا تاکہ ہر سال دو تین ہزار آدمی میرے سبب سے خدای تعالی تک پہونچین اور
مین درمیان مین نہین۔ لوگون نے پوچھا کہ دوستی آپ کی کیا ہی آپنے فرمایا یہ کہ مین منبر سے نیچے
اتر آؤن اور دوسری بار نصیحت نکرون کیونکہ مین اپنے آپ کو اُسکے لائق نہین جانتا ہون
لوگون نے پوچھا تقوی کیا ہی آپنے فرمایا یہ کہ بندہ ماسوی اللہ سے پرہیز کری۔ لوگون نے
پوچھا آپ مین ہم خدای تعالی کی کچھ محبت نہین پاتے ہین آپنے فرمایا سچ کہتے ہو لیکن مین
اُسمین جلتا ہون۔ اور فرمایا محبت یہ ہی کہ چاہیے جس حال مین ہو حالت درویشی مین
اُس سے باہر نہ آوے اور فرمایا ایک محبت ایسی ہی کہ خون سے چھڑاتی ہی اور ایک محبت
ایسی ہی کہ قتل کراتی ہی اور فرمایا اہل محبت حق تعالی کے ساتھ ایک ہی طرح پر قائم
ہین اگر ذرا بھی قدم بھر آگے بڑھین غرق ہوجاوین اور اگر قدم ذرا پیچھے ہٹاوین محجوب
ہوجاوین اور فرمایا جو کہ نعمت کا شکر کرتا ہی اُسکی نعمت زیادہ کرتے ہین اور جو کہ منعم کا
شکر کرتا ہی اُسکی معرفت اور محبت مین ترقی دیتے ہین اور فرمایا قرب فی الحقیقت
اللہ ہی سے ہی کیونکہ حیلہ نتیجے اُسی سے ہین اور فرمایا راحت ایک ظرف ہی عتاب سے بھرا ہوا
اور فرمایا ہر ایک چیز کو ایک قوت ہی اور روح کی قوت سماع ہی اور فرمایا جو کچھ کہ دل پاتا ہی اُسکی
برکتین بدن پر ظہور پاتی ہین اور جو کچھ کہ روح پاتی ہی اُسکی برکتین دل پر ظہور پاتی ہین
اور فرمایا بندے کا تن قیدخانہ ہی جب تن سے باہر آیا راحت مین پڑا پھر جہان چاہے جاوے
اور فرمایا مین بہت جہان مین پھرا اور اس بات کو تلاش کیا کسی جگہ مین نہ پایا اور کسی کو
مین نہ دیکھا مگر نفس کی خواری مین اور فرمایا پہلے خدای تعالی کی یاد تمیز سے ہوتی۔

اور آخر کو تمیز ساقط ہو جاتی ہے اور فرمایا تمام خلق کو مقام شوق ہے اور کسی شخص کو مقام اشتیاق نہین ہے اور جو کہ اُسکے حال مین ہوتا ہے ایسے مقام کو پہونچا ہے کہ اُسکا نہ اثر رہتا ہے نہ قرار۔ اور فرمایا جو کہ چاہتا ہے کہ محل رضا کو پہونچے اُس سے کہدو کہ اُس چیز کو کہ خدائے عزوجل کی رضا اُسمین ہے اختیار کرے اور لازم پکڑے اور فرمایا اشارت طبیعت کی خودآرائیون سے ہے کیونکہ جس راز کو چھپانا منظور ہوا کرتا ہے اُسمین اشارہ چلا کرتا ہے اور فرمایا مروّت فتوّت کی ایک شاخ ہے اور فتوّت یہ ہے کہ ہر دو عالم سے برگشتہ ہونا اور روگردانی کرنا اُس چیز سے کہ اُسمین ہے اور فرمایا تصوّف ایک نور ہے حق سے کہ دلالت کرتا ہے حق پر اور ایک خاطر ہے اُس سے کہ اشارہ کرتا ہے اُس سے اور فرمایا رجا طاعت کی طرف کھینچتی ہے اور خوف معصیت و نافرمانی سے دور کرتا ہے اور مراقبہ حق تعالی کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہے اور فرمایا زاہدون کو قتل سے نگاہ رکھا اور عارفون کا خون گرایا۔ **نقل ہے** کہ جناب رسالت مآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعضے قبرستان ایسے ہین کہ فرشتے اُنکے چارون گوشون کو چارطرف سے پکڑینگے اور بغیر حساب وکتاب کے بہشت مین جھٹک دینگے اور منجملہ اُنکے جنت البقیع بھی ہے اسی حدیث پر نظر کرکے حضرت شیخ ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے واسطے بقیع مین قبر طیار کرائی تھی تاکہ آپ کو وہان دفن کرین اور ہمیشہ آپ اُسکی حفاظت کرتے تھے اتفاق سے ایکبار حضرت شیخ ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ کا گذر گورستان کی طرف ہوا آپنے وہ قبر دیکھکر پوچھا کہ یہ کسکی قبر ہے لوگون نے کہا حضرت ابو عثمانؒ کی۔ آپنے فرمایا کہ یہ عجب ماجرا ہے کہ قبل از مرگ اپنی قبر یہان کھدواتے ہین مینے تو ایک رات خواب مین دیکھا کہ جنت بقیع کے جنازے ہوا مین اُڑے چلے جاتے ہین مینے پوچھا کہ یہ کیا ہے کہا کہ جو شخص کہ اس گورستان کی لیاقت نہین رکھتا ہے اگر اُسکو یہان دفن بھی کرتے ہین تو فرشتے اُسکو یہان سے دوسری جگہ لیجاتے ہین اور جو کہ یہان کے لائق ہوتا ہے اگرچہ وہ دوسری جگہ مرا گڑا ہو پر اُسکو یہان لاتے ہین یہ جنازے کہ لائے جارہے ہین یہی سبب ہے جب آپ قبرستان سے واپس آئے تو آپنے لکھے

حضرت ابو عثمان رح سے فرمایا کہ یہ قبر جو آپ نے کھدوائی ہے اس میں تو مجھکو دفن کرینگے اور تمھارے خاک نیشاپور میں لیجاوینگے حضرت ابو عثمان کو یہ بات سنکر ملال ہوا کچھ ایسا اتفاق ہوا کہ لوگوں نے وہان سے حضرت ابو عثمان کو باہر نکالدیا بغداد کو چلے گئے اور وہان بھی ایسا سبب درپیش ہوا کہ آپ ری کو گئے پھر ری سے نیشاپور مین آئے اور نیشاپور ہی مین وفات کی اور حیرہ مین مدفون ہوئے لیکن انکے باب مین روایات مختلف ہین کوئی کہتا ہے کہ خواب جو اوپر بیان ہوا حضرت ابو القاسم نصر آبادی ہی نے دیکھا اور بعض اور کسی کی طرف منسوب کرتے ہین نقل ہے کہ استاد اسحاق زاہد خراسانی مجھے موت کا بیان بہت فرمایا کرتے تھے حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ انکو منع کیا کرتے تھے کہ آپ موت کا کیا ذکر کیا کرتے ہین شوق و محبت کا ذکر کیا کیجیے لیکن وہ پذیرا نہ کرتے جبکہ حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی رح کی وفات نزدیک ہوئی تو ایک نیشاپور کا شخص آپکے سرہانے موجود تھا آپ نے اُس سے فرمایا کہ جب تم نیشاپور پہونچو تو استاد اسحاق زاہد نصر آبادی نے کہا ہے جو کچھ کہ آپ موت کا ذکر فرمایا کرتے ہین ویسے ہی ہے اور بیشک مرگ ایک سخت کار ہے جب آپنے وفات پائی تو آپ کو اسی قبر مین کہ ابو عثمان رح کے واسطے تیار ہوئی تھی مدفون کیا بعد آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا حق تعالی نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا مجھپر ایسا عتاب نہین کیا کہ زبردست اور بزرگوار کرتے ہین ہان یہ ندا کی کہ اے ابو القاسم بعد از وصال انفصال ہے میں نے کہا یا ذو الجلال ضرور ہے کہ جب محمد بن رکھا مین احد تک پہونچا۔ رحمۃ اللہ علیہ

پچانوے ۹۵ باب حضرت ابو الفضل حسن سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

پادشاہ عالم بانت وہ حال زبانت وہ عزیز بے بدل وہ خطیر بے خلل وہ سوختہ حب الوطن پیر وقت

ابو الفضل حسن رحمۃ اللہ علیہ یگانۂ روزگار تھے اور لطیفۂ زمان وجہان تھے تقوی اور محبت اور معنی اور فتوت
مین درجہ بلند رکھتے تھے اور کرامت اور فراست مین اندازے سے باہر تھے اور معارف و حقائق مین
انگشت نما تھے مولد آپ کا سرخس تھا حضرت ابو سعید ابو الخیرؒ کے پیر تھے کہتے ہین کہ جب حضرت
شیخ ابو سعیدؒ پر حالت قبض (قبض وہ زمانہ کہ جسمین نزول انوار سالک کے دل پر نہو) طاری ہوتی
تو آپ فرماتے کہ گھوڑے پر زین کسو تاکہ ہم حج کو جاوین اور آپ حضرت ابو الفضل حسنؒ کی قبر پر
آتے اور طواف کرتے قبض مبدل بہ بسط (بسط وہ زمانہ کہ جسمین انوار الٰہی سالک کے دل پر
نزول کر رہے ہون) ہو جاتا اور جو شخص کہ حضرت ابو سعیدؒ کا اگر مرید ہوتا اور حج کا خیال
اسکو گذرتا آپ اسکو حضرت ابو الفضل حسنؒ کی قبر کی طرف بھیجتے اور فرماتے اس خاک کی زیارت کر
تاکہ تیرا مقصد پورا ہو لوگون نے ایک روز حضرت شیخ ابو سعیدؒ سے پوچھا کہ آپنے یہ تمامی
دولت کہان سے پائی آپنے فرمایا کہ مین ندی کے کنارے جا رہا تھا حضرت ابو الفضلؒ اُسکے
دوسری جانب جا رہے تھے آپ کی نظر مجھپر پڑ گئی یہ تمامی دولت وہان سے ہے آرام خرامیؒ نے
نقل کی ہے کہ مین لڑکا تھا ایک محلّے مین گیا اور شہتوت توڑنے ایکدرخت پر چڑھ گیا
اسی اثنا مین حضرت ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ کا اودھر سے گذر ہوا لیکن اُنھون نے مجھے نہ دیکھا
اپنی حال مین مست و سرشار جا رہے تھے ناگاہ آپنے حالت انبساط مین سر اٹھا کر کہا الٰہی
ایک سال ہوتا ہے کہ تو نے مجھے ایک دانگ بھی نہین دیا کہ مین سر منڈاتا دوستون کے ساتھ
تو ایسا ہی معاملہ کرتا ہے آپ کا یہ کہنا ہی تھا کہ مینے دیکھا کہ اس درخت کی تمام ڈالیان اور پتّے
سونے کے ہو گئے آپنے یہ دیکھکر فرمایا عجب کار ہے جملہ تعریض اعراض پر موقوف ہے دل
کی کشایش کے لیے تجھسے بات نہ کہنا چاہیے۔ نقل ہے کہ سرخس مین ایک جوان تھا
دیوانہ اور پریشان اور نماز نہین پڑھتا تھا لوگون نے اس سے کہا تو نماز کیون نہین پڑھتا
اسنے کہا پانی کہان ہے کہ وضو کرون لوگ اسکا ہاتھ پکڑکر کنوئین کے کنارے لے گئے
اور ڈول دکھا کر کہا کہ اس سے پانی کھینچ لے۔ وہ شخص تیرہ روز تک رسی پر ہاتھ رکھے

بیٹھا رہا مطلق جنبش نہ کی حضرت ابو الفضل حسن رح نے فرمایا کہ اسکو اسکے گھر لیجاؤ کہ یہ قیود شرع
سے مطلق النفان و آزاد ہے۔ نقل ہے کہ ایک روز لقمان سرخسی حضرت پیر ابو الفضل رح
کے پاس آئے آپ کو دیکھا کہ ایک جزو ہاتھ مین لیے ہین پوچھا اس جزو مین کیا ڈھونڈھتے ہو
آپ نے فرمایا وہی چیز کہ تو اسکے ترک مین ڈھونڈھتا ہی اُنھون نے کہا پھر یہ خلاف کیون ہے
فرمایا خلاف تو ہی دیکھتا ہی کہ مجھ سے پوچھتا ہی کہ کیا ڈھونڈھتا ہی مستی سے ہوشیار ہوا اور
ہوشیاری سے بیدار ہو تاکہ تیرے سامنے سے خلاف اُٹھ جاوے اور تو جان جاوے کہ مین اور تو
کیا ڈھونڈھ رہے ہین۔ نقل ہے کہ ایک شخص حضرت ابو الفضل رح کے پاس آیا اور کہا کہ
کل مینے آپ کو خواب مین مُردہ دیکھا اور جنازے پر رکھا ہوا آپ نے فرمایا چپ رہ کہ وہ خواب
تو نے اپنے ہی لیے دیکھا ہی کیونکہ ہم لوگ ہرگز نہین مرتے مَنْ عَاشَ بِاللّٰہِ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا۔
یعنے جو اللہ تعالے سے جیا وہ ہرگز نہین مرتا۔ نقل ہے کہ شیخ ابو سعید رح نے کہا کہ مین سرخس
مین گیا حضرت پیر ابو الفضل رح نے مجھ سے فرمایا کہ رات تک ٹھہر کہ رات اسرار کے واسطے پردہ
ہوتی ہے جب رات ہوئی تو آپ نے فرمایا تو کوئی آیت پڑھ تاکہ مین اُسکی تفسیر کرون (مینے)
آیت یُحِبُّہُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ پڑھی آپ نے ایسے سات سو معنی اسکے بیان فرمائے کہ بالکل ایک دوسرے
سے علیحدہ تھے اور کچھ مشابہت ایک معنی دوسرے معنی کے ساتھ نہ رکھتے تھے اسی حالت مین
صبح ہوگئی آپ فرمانے لگے کہ اے لو رات تو ختم ہوگئی اور ہمنے اب تک اندوہ و شادی
سے کچھ نہ کہا شعر شب رفت و حدیث ما بہ پایان نرسید ؎ شب را چہ گناہ حدیث ما بود دراز
ترجمہ اے لو رات گذر گئی اور ہماری بات ختم نہوئی ؎ رات کی کیا خطا ہماری ہی بات
لمبی تھی ؎ حضرت شیخ ابو سعید رح کہتے ہین کہ مینے آپ سے پوچھا کہ ستر کیا ہے آپ نے
فرمایا تو خیر مینے پوچھا کہ سترِ ستر کیا ہی آپ نے فرمایا تو۔ نقل ہے کہ لوگون نے آپ سے کہا
دعا کیجیے کہ مینہ نہین برستا آپ نے فرمایا برسے گا اُسی رات کو بڑے زور سے برف بری
لوگون نے کہا یہ کیا کیا آپ نے فرمایا کہ مینے کل رات کو سرد شربت پیا تھا یعنے مین

قطب ہوں جب میں تجنک رہوں تمام جہان تجنک رہے۔ پھر لوگوں نے عرض کی کہ سلطان
وقت کے واسطے دعا فرمایئے کہ نیک ہوجاوے آپ نے تھوڑی دیر تامل کیا پھر فرمایا
مجھے افسوس آتا ہے اس بات سے کہ تم اسکو درمیان میں دیکھو اور فرمایا گزشتہ کو یاد مت کرو
اور آیندہ کا انتظار مت کرو اور نقد وقت کو برباد مت کرو اور فرمایا عبودیت کی حقیقت
دو چیزیں ہیں ایک تو اپنے آپ کو نہایت محتاج جاننا حق تعالی کا۔ اور یہ اصل عبودیت ہے۔
دوسری پوری پوری پیروی جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور یہ وہ ہے
کہ نفس کو اسمین کچھ بھی نصیب و راحت نہین ہے۔ نقل ہے کہ جب آپ کی وفات
نزدیک پہونچی لوگوں نے کہا کہ ہمارا ارادہ ہے کہ فلان جگہ آپ کو مدفون کرین کیونکہ وہان
مشائخ اور بزرگوں کے مرقد ہین آپ نے فرمایا ہرگز مجھکو وہان دفن نکرنا مین کون ہون
کہ ایسی پاک قوم کے ہمسایے مین مدفون ہون مین چاہتا ہون کہ تم مجھے فلان ٹیلے پر
کہ جہان خراباتی وغیرہ مدفون ہین دفن کرو کیونکہ وہ خدای تعالے کی رحمت کے زیادہ
مستحق ہین دستور ہے کہ پانی پہلے پیاسون کو پلایا کرتے ہین۔ بس وہ محتاج ہین۔ اور کریم
عطا محتاجون پر کیا کرتے ہین۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

چھیانوے باب حضرت ابو العباس السیاری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ قبلۂ امانت وہ کعبۂ دیانت وہ مجتہد طریقت وہ منفرد حقیقت وہ آفتاب متواری شیخ عالم ابو العباس
سیاری رحمۃ اللہ علیہ ائمہ وقت کے تھے اور علوم شریعت کے عالم اور معارف وحقائق کے عارف تھے بہت
مشائخون کو آپ نے دیکھا تھا اور بڑے ادب یافتہ اور ظریف ترین قوم تھے اول جس شخص نے کہ شہر
مرو میں حقائق بیان کیے آپ ہی تھے آپ فقیہ بھی تھے اور محدث بھی اور ابو بکر واسطی رح کے

مرید تھے اور آپ کا آغاز حال اس طرح پر ہے کہ آپ خاندان علم و ریاست کے تھے اور مرو میں
کسی شخص کو جاہ و قبول میں آپ کے اہل بیت پر بیشی حاصل نہ تھی آپ کو اپنے والد سے
میراث بہت ملی تھی سب آپ نے راہ خدا میں صرف کی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک
سے دو تار آپ کے پاس تھے کہ جنکی برکت سے حق تعالیٰ نے آپ کو توبہ دی اور حضرت
ابو بکر واسطی رح کی قربت نصیب ہوئی اور اس درجے کو پہونچے کہ امام حنفی ہوئے متصوفہ سے
اس طائفے کو سیاریاں کہتے ہیں آپ بڑے مرتاض و ریاضت کش تھے۔ نقل ہے کہ ایک روز
آپ ایک بقال کی دُکان پر گئے کہ اخروٹ خریدیں آپ نے بقال کو سیم دی بقال نے اپنے
شاگرد سے کہا کہ اچھے اچھے اخروٹ چھانٹ لا آپ نے فرمایا کہ بھائی تم جس کے ہاتھ
اخروٹ بیچتے ہو شاگرد کو یہی تاکید کرتے ہو اُسنے کہا نہیں لیکن میں آپ کے علم کے
سبب سے یہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ میں اپنے علم کو اس دو اخروٹ کے عوض فروخت
نہ کرونگا یہ فرمایا اور اخروٹ وہیں چھوڑے اور چلے آئے۔ نقل ہے کہ لوگوں نے آپ کو
جبری بتایا اور اسکی وجہ سے آپ نے بہت رنج کھینچا آخرکار حق تعالیٰ نے اس مشکل کو
آپ پر آسان فرمایا۔ آپ کے کلمات سے ہیں کہ کیونکر راہ پا سکتے ہیں اس گناہ کے ترک پر کہ
لوح محفوظ پر لکھا ہو۔ اور کیونکر نجات پا سکتے ہیں اُس چیز سے کہ تقدیر میں لکھ گئی ہو۔
نقل ہے کہ بعض حکمانے آپ سے پوچھا کہ آپ کی معاش کہاں سے ہے؟ آپ نے فرمایا
میری معاش اُسکے یہاں سے ہے کہ جسکی چاہتا ہے روزی تنگ کرتا ہے بغیر کسی علت کے
اور جسکی چاہتا ہے فراخ کرتا ہے بغیر کسی علت کے اور فرمایا طمع کی تاریکی مشاہدے
کے نور کو مانع ہے اور فرمایا بندے کا ایمان راست نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اس
طرح ذلت پر صابر نہ ہو جس طرح کہ عزت پر ہے اور فرمایا جو کہ اپنے دل کو صدق کے
ساتھ خدا سے لگاتا ہے حق تعالیٰ علم و حکمت اس کی زبان پر جاری کرتا ہے
اور فرمایا خطرات انبیا کو ہوتے ہیں اور وسوسے اولیا کو اور عوام کو افکار

اور فاسقون کو عزم و ارادے اور فرمایا حق تعالےٰ جس بندے پر کہ نظر مہربانی
سے فرماتا ہے فی الفور اُسکے مکروہات کو اُس سے دور فرماتا ہے اور جس بندے
پر کہ نظر قہر سے کرتا ہے اُسپر ایسی حالتین نمایان کرتا ہے کہ ہر شخص اُس سے نفرت
کرتا اور بھاگتا ہے اور فرمایا حق سے گفتگو نہین کرتا مگر وہ کہ محجوب ہو آپ سے
کسی نے پُوچھا کہ معرفت کیا ہے آپ نے فرمایا باہر آنا معارف سے اور فرمایا
توحید وہ ہے کہ تیرے دل پر حق کے ہوا نہ گذرے یعنی توحید کا غلبہ اسقدر ہو
کہ جو کچھ دل مین آوے توحید کی ترقی کا باعث ہو اور توحید کے ہی رنگ کو
اختیار کرے جیسا کہ ابتدا مین سب کچھ توحید سے نکل کر عدد کی صورت مین ہوا
یہان تمامی توحید مین ڈوب کر احد کی صورت مین ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا
کُنْتُ لَہٗ سَمْعًا وَّبَصَرًا اور فرمایا کسی غافل کو مشاہدے مین لذت حاصل نہین ہوتی
اس لیے کہ حق کا مشاہدہ فنا ہے کہ اُس مین لذت نہین ہے۔ لوگون نے آپ سے
سوال کیا کہ آپ حق تعالےٰ سے کیا چاہتے ہین آپ نے فرمایا جو کچھ کہ وہ دیوے
کیونکہ گدا کو جو کچھ دیا جائے بجا و درست ہے۔ لوگون نے آپ سے پُوچھا کہ مُرید کو
کیا ریاضت کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کہ شرع کے احکام پر صبر کرنا اور بُری باتون
سے باز رہنا اور صالحین کی صحبت مین رہنا اور فرمایا عطا دو قسم پر ہے کرامت
اور استدراج۔ جو کچھ کہ تجھ سے قبول ہووے کرامت ہے اور جو کچھ کہ رد ہووے
استدراج ہے اور فرمایا اگر بغیر قرآن کے نماز جائز ہوتی تو اس بیت سے
جائز ہوتی۔ بیت اتمنی علی الزمان محالاً ؎ ان یری فی الحیوۃ طلعت حُر
یعنے یہ مین آغاز زمان محال سے چاہتا ہون کہ اپنی تمام عمر مین ایک آزاد مرد
کو دیکھون۔ نقل ہے کہ جب آپ کی وفات نزدیک پہونچی آپ نے وصیت کی
کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے موے مبارک کے وہ دو تار کہ جنکو [illegible]

بڑی حفاظت سے رکھا ہے میرے منھ میں رکھنا آپ کے انتقال کے بعد وصیت کے موافق عمل کیا۔ آپ کی قبر آج تک شہر مرو میں موجود ہے خلق خدا اکثر اپنی حاجت برآری کے لیے وہان جاتی ہو اور آپ کی دعا سے بڑی بڑی مشکلون پر کشائش باقی ہے

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب فقط

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد کتاب مستطاب انوار الاذکیا ترجمہ تذکرۃ الاولیا اُردو دربیان حالات و مقالات نود و شش اولیاے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین با محاورہ ترجمہ شدہ بار چہارم بمطبع مجیدی واقع کانپور محلہ پٹکا پور حسب ایماے تاجر باوقار ذوالعزۃ والافتخار جناب مولوی حاجی محمد سعید صاحب صانہ اللہ تعالیٰ عن شر النوائب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۵۰) و بانتظام و اہتمام عاجز محمد احمد علی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی بماہ محرم الحرام ۱۳۲۹ ہجری مطابق ۱۱ جنوری ۱۹۱۱ء از حلیۂ طبع مزین شدہ

بتقدیر شود جلوہ گر گردید

عمدۃ لغات قرآن قرآن شریف کی پوری لغت جسکا نام ہی گویا عمدۂ لغات قرآن ہو حقیقت اسم بامسمی ہے
ابتک ایسی لغت نہین چھپی تھی اسمین ہر لفظ بلحاظ عربی اور کریم اللغات کی ترتیب پر ہر کلام سے شروع ہوا ہے کہ تلاش مین دیر
اور وقت نہو ہر لفظ کے معنی اردو مین لکھے ہین تاکہ کم فہم بھی آسانی سمجھ لین - یہ لغت پورے قرآن شریف کی ہے ایک
کوئی لفظ چھوڑا نہین گیا - اس عمدۃ لغات قرآن کی ایک ایک جلد ہر مسلمان کو ضرور رکھنا چاہیے قیمت چھ آنہ

خیر المجالس ترجمہ اردو نزہۃ المجالس یہ کتاب فن وعظ گوئی مین بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے اور وعظ و
نصیحت کی دوسری کتابون سے بڑھکر مفید والی ہے نہایت بسیط اور جامع کتاب ہے ہر مضمون ایسا بسیط اور مفصل ہے
جسکو واعظ ایک مدت تک نہایت عمدہ اور مسلسل طریقے سے بیان کر سکتا ہے جس مضمون کو شروع کیا ہے پہلے
نصوص قرآنیہ سے استدلال کیا ہے اسکے بعد احادیث پھر صحابۂ کرام کے آثار اور بزرگان دین اور فقہا و مجتہدین کے
اقوال درج کیے ہین اسکے بعد ناموران اسلام کے واقعات عبرت انگیز اور سلف صالحین کے حکایات تعجب خیز
متقدمین کے حالات متاخرین کے حادثات نہایت خوبی سے بیان کیے ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین اور ایسی
عجیب و غریب حکایتین اور نادر روایتین بیان کی ہین جسکے دیکھنے سے فرگین معصیت کو عبرت و نصیحت - اور
نیک کار و نکو نیکیون کی طرف رغبت و محبت ہوتی ہے جا بجا بیشمار لطائف و حقائق - و انتہا نکات و دقائق بیان کیے ہین اور
مزید بران طبی مسائل جسمانی امراض کی تحقیق اسکے متعلق مجرب آزمودہ نسخجات - معتبر اور صحیح اعمال - دنیا کی ہر چیز کی
حقیقت ماہیت اور خاصیت خاصکر ادویہ کے منافع و فوائد - اسماء حسنی کی خاصیتین نہایت مفصل اور واضح بیان کی
ہین - آخر مین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتداے پیدائش سے لیکر سن وفات تک کے صحیح صحیح واقعات خلفاے اربعہ
کے مناقب و فضائل اور امہات المومنین رض و صحابہ کے واقعات و کرامات نہایت شرح و بسط سے مذکور ہین خلاصہ یہ کہ ایک
ایسی جامع اور مفید کتاب نظر سے نہین گذری اور جسکی اس کتاب پر نظر ہو وہ تمام علوم سے واقف ہو سکتا ہے
اور ایسے مضامین بیان کر سکتا ہے جو ایک بڑا اور جید عالم بھی بمشکل بیان کر سکتا ہے لیکن کتاب عربی زبان مین ہونے
کی وجہ سے عوام کو نفع نہوتا تھا اسلیے احقر نے ایک نہایت ادیب اور فاضل اور جید عالم سے اسکا ترجمہ
نہایت سلیس اور فصیح زبان اردو مین کرایا ہے جسکی پوری خوبی دیکھنے پر منحصر ہے کتاب دو جلدون مین (۸۲۴) صفحون پر
ختم ہوئی ہے اور قیمت باوجود ان سب خوبیون کے صرف تین روپیہ بارہ آنہ ہے ۱۲/ عـ۳

دیوان حافظ مترجم مطبع عرصے سے جویان تھا کہ اسکا ترجمہ اردو ہو جاوے چنانچہ خوش قسمتی
سے جناب مولوی منشی میرزا جان صاحب دہلوی پروفیسر مشن اسکول کانپور نے بامحاورہ نثر اردو مین ترجمہ فرمایا
حق یہ ہے کہ مطبع زر کثیر صرف کرتا تو ایسا قابل تعریف ترجمہ دستیاب ہوتا غرض
قابل دید ہے
قیمت دو روپیہ عـ۲

اعلان

شائقین تذکرہ اولیاے کرام کی
مدت سے تمنا تھی کہ تذکرۃ الاولیا
فارسی کا جو تصنیف حضرت شاہ
فریدالدین عطار قدس سرہ کی ہی ترجمہ زبان اردو
سلیس عام فہم میں ہوجاوے تاکہ سب لوگونکو اولیاے کرام
رحمہم اللہ تعالی کے حالات اور مقالات دیکھ سنکر عبرت اور نصیحت
کامل حاصل ہو اگرچہ اسکا ترجمہ دیگر مطابع میں بھی طبع ہوا ہی لیکن وہ
بے محاورہ اور عام پسند نہیں ہے بنابرین منظور الصمد باصرار ایسے شائقین کے منشی
مولوی مرزا جان صاحب دہلوی پروفیسر مشن اسکول کانپور (جو فارسی میں اعلے
قابلیت رکھتے ہیں) بعد دینے معاوضہ کے ترجمہ کراکے بموجب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع
داخل ہی رجسٹر سرکار کیا اور اپنے مطبع مجیدی واقع کانپور میں
ماہ محرم سنہ ۱۳۲۹ھ مطابق ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۱ع کو چھپوایا لہذا جناب
مطابع اور تاجران کتب کی خدمت میں التماس ہے کہ اسکو نہ
چھاپیں یا چھپوانیکا قصد نفرماویں بلکہ جسقدر
نسخے مطلوب ہوں شہر کلکتہ حاجی محلہ
نمبر (۵۹) یا مطبع مجیدی کانپور سے
طلب فرمائیں فی جلد عمر ۱۲ المعلن محمد عبدالمجید
تاجر کتب کانپور مجیدی پریس